مسند احمد - مسند ابویعلیٰ - مسند البزار

معجم صغیر - معجم اوسط - معجم کبیر

احادیث کی ان 6 مستند کتابوں کی وہ روایات جو صحاح ستہ میں مذکور نہیں ہیں

مجمع الزوائد

ومنبع الفوائد

تصنیف

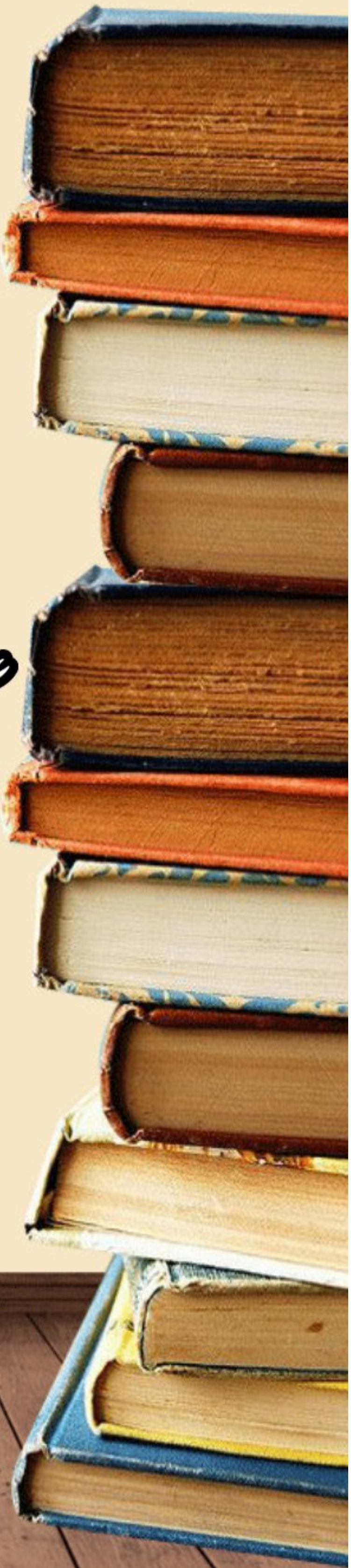
امام نور الدین ابو الحسن علی بن ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ ۸۰۷ھ

ترجمہ و تخریج

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ و بارک فی عمرہ و مالہ

اکبر بک سیلرز



مجمع الزوائد
ومنبع الفوائد

1

تصنیف:

حضرت امام نور الدین ابو الحسن علی بن ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۸۰۷ھ

ترجمہ وتخریج:

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	مجمع الزوائد فی منبع الفوائد (مترجم) جلد اوّل
تالیف	....	امام علامہ نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	....	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	808
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	علامہ ظفر اقبال شاہ
اشاعت	....	مارچ 2018ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	-/1000 روپے

ضروری گزارش

اُن تمام احباب کا شکر گزار ہوں جو ہمارے ادارے کی کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ اس کتاب ''مجمع الزوائد فی منبع الفوائد'' کو نئے ترجمہ و تخریج سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اگر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی و کمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

شرفِ انتساب

قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین

شاہ مخلص الرحمٰن جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

دِلم ز حلقہ زلفش بہ جاں خرید آشوب
چہ سود دید ندانم کہ ایں تجارت کرد!

محمد محی الدین
(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے اور اس کی ذات کا بے پایاں فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ سعادت عطا کی کہ ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا اور اپنے پیارے نبی کی امت میں پیدا کیا اور پھر ہمیں یہ توفیق اور سعادت عطا کی کہ کتابوں کی نشر و اشاعت کی صورت میں ہم اسلامی تعلیمات کی خدمت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ایک طویل عرصے سے مختلف اسلامی علوم و فنون کی کتابیں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ اسلام کی تمام تعلیمات کا بنیادی ماخذ اللہ کی کتاب اور اس کے پیارے رسول کی سنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اہلِ علم نے کتاب و سنت کے حوالے سے تعلیم، تدریس اور تصنیف کی شکل میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہر زمانے کے محدثین نے اپنے عہد کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق مختلف مجموعہ جات مرتب کیے، جن میں سے صحاح ستہ کو سب سے زیادہ مقبولیتِ عامہ نصیب ہوئی۔

...___...___...

ہم جس زمانے میں رہ رہے ہیں وہ سائنسی ترقی کا زمانہ ہے، نت نو ایجادات نے سالوں کے کام دنوں میں سمیٹ دیے ہیں۔ زندگی کے دوسرے تمام شعبوں کی طرح نشر و اشاعت کی دنیا میں بھی انقلاب آ گیا اور پہلے جن کتابوں کے صرف نام سننے یا پڑھنے کو ملتے تھے اب وہ عام دستیاب ہو جاتی ہیں۔ عالمِ عرب کے مختلف اداروں نے علمِ حدیث کے تقریباً سبھی بنیادی ماخذ تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع کر دیے ہیں۔ الحمدللہ! اُردو دان طبقے کی سہولت کے لئے ان کتب کے اُردو تراجم کی روایت کا آغاز ہوا، اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ کتاب ہے، جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

اس کتاب کا نام ''مجمع الزوائد'' ہے۔ اور اس کے مصنف علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ کتاب اور صاحبِ کتاب کا تعارف فاضل مترجم نے اگلے صفحات میں تحریر کر دیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے احادیث کے چھ اہم ماخذ کی تحقیق کی ہے، جو یہ ہیں:

(i)	مسند احمد	تصنیف: امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ	(متوفی: ۲۴۱ھ)
(ii)	مسند البزار	تصنیف: امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار رحمۃ اللہ علیہ	(متوفی: ۲۹۲ھ)
(iii)	مسند ابویعلیٰ	تصنیف: امام ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنّیٰ تمیمی موصلی رحمۃ اللہ علیہ	(متوفی: ۳۰۷ھ)
(iv)	معجم صغیر	تصنیف: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	(متوفی: ۳۶۰ھ)

(۷) معجم اوسط تصنیف: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۳۶۰ھ)
(۸) معجم کبیر تصنیف: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۳۶۰ھ)

...___...___...

علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ احادیث مبارکہ کے ان چھ مآخذ کی تحقیق کی اور ان میں ان روایات کو الگ کیا جو صحاح ستہ میں مذکور نہیں ہیں اور پھر ان تمام روایات کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ ایک مستقل تصنیف کی شکل میں جمع کر دیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے روایات کی استنادی حیثیت پر تبصرہ بھی تحریر کر دیا۔

اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا شکل درحقیقت احادیث کی چھ کتابوں کا موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مطالعہ کرے گا۔ کیونکہ مجمع الزوائد میں مذکور ہر حدیث ان کتابوں میں سے کسی ایک میں ہوگی۔ یہاں اس بات کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی کہ احادیث کی یہ چھ کتابیں موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب نہیں کی گئی ہیں بلکہ انہیں صحابہ کرام کے اسماء یا مصنف کے اساتذہ کے اسماء کی ترتیب کے حساب سے مرتب کیا گیا ہے۔

...___...___...

کتاب کی اسی اہمیت کے پیش نظر آپ کے ادارہ ''اکبر بک سیلرز'' نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اس عظیم ذخیرے کو اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اس کا اُردو ترجمہ شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ہم نے ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کی خدمات حاصل کی' جو احادیث کے اُردو تراجم کے حوالے سے علمی حلقوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔

...___...___...

اس کتاب کی عظمت شان و رفعت مکان کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ علمی اعتبار سے اس کا جو مرتبہ و مقام ہے اس کے مطابق اس کی ظاہری خوبصورتی پر بھی بھرپور توجہ دی جائے۔

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے پیش کر دی ہے' ہم اپنے مقصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے فاضل مصنف' فاضل مترجم کے ہمراہ ادارہ' اس کی انتظامیہ و متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں' اس کے فیوض و برکات حاصل کریں اور دوسروں کو اس کے بارے میں آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے دین کی خدمت کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور ہماری تمام تر کوششوں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے فوز و فلاح کے حصول کا ذریعہ' وسیلہ اور باعث بنائے۔

محمد اکبر قادری عفی عنہ

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کی ذات ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی ذات کے شایان نہ ہو اور اس کی ذات ہر اس صفت سے متصف ہے جو اس کی ذات کے لائق ہو' ہم اس کی تعریف بیان نہیں کر سکتے' وہ ویسا ہی ہے جیسے اس نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت نازل کرتے ہیں' ہم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اس کے پیارے حبیب پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی آل و اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود بھیجتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت احادیث مبارکہ کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ہم اس وقت آپ کے سامنے علم حدیث کی مشہور کتاب ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب علمی حلقوں میں بلند حیثیت و مرتبہ کی مالک ہے' کیونکہ اس کے مصنف امام نور الدین ابوالحسن علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذِ رشید اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ جن کا شمار اپنے عہد کے اکابر حافظانِ حدیث میں ہوتا ہے۔

•••___•••___•••

علم حدیث سے متعلق کتب کا مطالعہ کرنے والے افراد اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ علم حدیث سے متعلق کتابوں کے مصنفین نے اپنی تصانیف کو مختلف صورتوں میں مرتب کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس ترتیب کی پیروی کی کہ ایک صحابی کے حوالے سے منقول تمام روایات جمع کر دیں' خواہ ان کا مضمون جو بھی ہو۔ محدثین اس اسلوب کو ''مسند'' کا نام دیتے ہیں۔ بعض حضرات نے یہ کیا کہ موضوعاتی ترتیب کی پیروی کرتے ہوئے احادیث کو مرتب کیا' خواہ روایت کرنے والے صحابی جو بھی ہوں۔ اس اسلوب میں دو مختلف طریقے سامنے آئے بعض حضرات نے یہ کوشش کی کہ تمام موضوعات سے متعلق احادیث کو جمع کیا جائے' یہ اسلوب ''جامع'' کے نام سے معروف ہوا' جبکہ بعض مصنفین نے صرف ان احادیث کو مرتب کرنے کا التزام کیا جو کسی فقہی عملی حکم سے تعلق رکھتی ہیں' یہ طرز ''سنن'' کے نام سے معروف ہے۔ بعض حضرات نے یہ اہتمام کیا کہ موضوعاتی ترتیب میں نبی اکرمؐ کی احادیث کے ساتھ صحابہ کرام کے آثار اور تابعین و تبع تابعین کے اقوال بھی نقل کر دیئے' یہ اسلوب ''مصنف'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے کسی ایک موضوع سے متعلق روایات کو مختصر کتاب یا رسالے کی شکل میں جمع کر دیا۔

•••___•••___•••

یہ سارا کام ابتدائی چار صدیوں تک جاری رہا۔ اس کے بعد محدثین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مختلف کتابوں میں مذکور

احادیث کو نئی ترتیب کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ علم حدیث سیکھنے والے حضرات کے لئے آسانی ہو۔ اس پہلو کی اہمیت کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہم ایک ایسے زمانے کی بات کر رہے ہیں جس میں ذرائع نشر و اشاعت نہیں ہوتے تھے' لوگ قلمی نسخے نقل کیا کرتے تھے' ان کا سماع کرتے تھے' انہیں روایت کرتے تھے' وغیرہ۔ اس اعتبار سے ایسے مجموعہ جات ان طالب علموں کے لئے سہولت کا باعث ہوتے تھے' جنہوں نے استاد سے سماع کر کے نسخہ نقل کرنا ہوتا تھا' کیونکہ اس طرح طالب علم کو بہت سی کتابوں میں مذکور بہت سی احادیث کا ذخیرہ حاصل ہو جاتا تھا۔

آج جب کہ ذرائع نشر و اشاعت ترقی کر چکے ہیں' اور بہت سی کتابیں شائع ہو کر عام دستیاب ہوتی ہیں' لیکن اس سہولت کے باوجود زندگی کی دیگر مصروفیات' معاملات اور مسائل کی وجہ سے عملی طور پر یہ ممکن نہیں ہے کہ انسان تمام کتب احادیث کا مطالعہ کر سکے۔ اور یہ چیز اس وقت اور اہم ہو جاتی ہے جب کسی محقق کو کسی ایک موضوع سے متعلق احادیث کی تحقیق درکار ہو' اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ''مجمع الزوائد'' نامی یہ کتاب جس طرح سابقہ زمانوں میں اہمیت کی حامل تھی' اسی طرح آج کے دور میں بھی اس کی اہمیت باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم عرب کے مختلف اداروں نے مختلف محققین کی تحقیق کے ساتھ اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ یاد رہے کہ ہم نے اس جلد کے ابتدائی حصے میں کتاب الطہارت سے پہلے تک جو تخریج شامل کی ہے' وہ دارالکتب العلمیہ' بیروت کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے سے نقل کی ہے' لیکن اس کے بعد ذکر ہونے والے حوالہ جات کی نشاندہی ہم نے خود کی ہے۔

•••____•••____•••

اس کتاب کے ترجمہ کی خدمت کے دوران جن احباب کا تعاون ہمیں حاصل رہا' ہم ان سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرِفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں' اس کے علاوہ محترم قاضی ساجد درانی ہیں۔ محترم ظفر اقبال شاہ صاحب جنہوں نے سرعت سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے کمپوز شدہ مواد کو مرتب کیا۔ محمد عمران جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی اور بطورِ خاص برادرِ مکرم محمد اکبر قادری جنہوں نے مجھے اس کام کی طرف متوجہ کیا اور اس کی تیز رفتار نشر و اشاعت کا بندوبست کیا۔

شکرگزاری کے جذبات کے اظہار کے حوالے سے ایک بڑا حصہ ہمارے والدین' اساتذہ و مشائخ کا ہے' جن کی تعلیم و تربیت اور دعاؤں کی بدولت ہم اس لائق ہو سکے کہ اس خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

سب سے آخر میں حافظ شیرازی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

فرصت شمر طریقہ رندی کہ ایں نشاں چوں راہِ گنج بر ہمہ کس آشکارہ نیست

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شرفِ انتساب	۳	علامہ ہیثمی کی ''معاجم ثلاثہ'' کی روایت	۳۱
عرضِ ناشر	۵	علامہ ہیثمی کی ''معجم اوسط'' کی روایت	۳۲
حدیثِ دل	۷	علامہ ہیثمی کی ''معجم کبیر'' کی روایت	۳۳
علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	''معجم کبیر'' کے مختلف اجزاء کی روایت	۳۴
نام ونسب	۱۹	**كِتَابُ الْاِيمَانِ**	
اساتذہ کرام	۱۹	کتاب: ایمان کے بارے میں روایات	۳۷
تلامذہ عظام	۱۹	باب: اس شخص کا بیان' جو اس بات کی گواہی دے' کہ	
اخلاق وآداب	۲۰	اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے	۳۷
تصنیفی وتحقیقی خدمات	۲۰	باب: اُس چیز (یعنی کلمہ) کا بیان' جو آدمی کی جان اور مال کو	
وفات	۲۰	(دوسرے کے لئے) حرام کر دیتی ہے	۶۲
مجمع الزوائد (اجمالی تعارف)	۲۱	باب: اس (مضمون) سے متعلق دیگر روایات	۷۳
کتاب کا عمومی اسلوب	۲۱	باب: جو شخص ایسا کر لیتا ہے' اُس کے لیے امان تحریر کئے	
مؤلف (یعنی علامہ ہیثمی) کا مقدمہ	۲۳	جانے کے بارے میں کیا منقول ہے؟	۷۴
شیخ عراقی کی ترغیب	۲۳	باب اسلام اپنے سے پہلے کے امور پر غالب آجاتا ہے	۷۹
اِس کتاب کے مرکزی ابواب کی ترتیب	۲۴	باب: جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ	
کتاب کی وجہ تسمیہ	۲۶	اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو	۸۳
علامہ ہیثمی کی ''مسند احمد'' اور ''مسند ابو یعلیٰ'' کی روایت	۲۷	باب: وسوسہ کا بیان	۸۳
علامہ ہیثمی کی ''مسند بزار'' کی روایت:	۳۰	باب: بلاعنوان	۹۰

عنوان	صفحہ
باب: عمل کے بغیر ایمان قبول نہیں ہوگا' اور ایمان کے بغیر' عمل قبول نہیں ہوگا	۹۱
باب: دین کے بنیادی اصولوں اور اس کے فرائض کا بیان	۹۲
باب: بلاعنوان	۹۲
باب: اسلام کے فرائض اور اس کے حصوں کا بیان	۹۵
باب: بلاعنوان	۹۸
باب: اس مضمون سے متعلق دیگر روایات	۱۰۵
باب: اُن امور کا بیان' جن پر اسلام کی بنیاد ہے	۱۱۹
باب: اس سے متعلق دیگر روایات	۱۲۱
باب: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے کا بیان	۱۲۴
باب: بلاعنوان	۱۲۵
باب: بندوں پر' اللہ تعالیٰ کے حق کا بیان	۱۲۶
باب: بلاعنوان	۱۳۰
باب: مخلوقات کا' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا بیان	۱۳۱
باب: ایمان کی تجدید کا بیان	۱۳۲
باب: اسلام اور ایمان کا بیان	۱۳۲
باب: بلاعنوان	۱۴۳
باب: بلاعنوان	۱۴۴
باب: کامل ایمان کا بیان	۱۴۵
باب: ایمان کی حقیقت اور اُس کے کمال کا بیان	۱۴۷
باب: بلاعنوان	۱۴۸
باب: ایمان کے کمال کا بیان	۱۴۹
باب: ایمان کے خصال کا بیان	۱۵۱
باب: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اور کون سا دین' اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟	۱۵۲
باب: مؤمن کی نیت اور منافق کے عمل کا بیان	۱۵۸
باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: "تمہارے دین میں سب سے بہتر وہ ہے' جو سب سے زیادہ آسان ہو" اور اِس کی مانند (دیگر فرامین کا تذکرہ)	۱۵۹
باب: قرآن سے پہلے' ایمان کا' دل میں داخل ہونا	۱۶۳
باب: مؤمن اور غیر مؤمن کے دل (کی حالت اور کیفیت) کا بیان	۱۶۳
باب: اہل ایمان میں سے' بعض کے ایمان کا' دوسروں سے زیادہ ہونا	۱۶۴
باب: فرشتوں کے ایمان کا بیان	۱۶۵
باب: واقعہ معراج کا بیان	۱۶۶
باب: معراج کے بارے میں مزید روایات	۱۷۳
باب: واقعہ معراج کا بیان	۱۸۵
باب: دیدار کا بیان	۱۹۹
باب: اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان' وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے	۲۰۱
باب: بلاعنوان	۲۰۳
باب: اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر کرنا' یا کلام کرنا	۲۰۶
باب: مؤمن کی' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' قدر و منزلت کا بیان	۲۰۶
باب: سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ مؤمن ہے' جو دو معزز افراد کے درمیان ہو	۲۰۹
باب: مؤمن معزز اور کریم ہوتا ہے	۲۱۰

عنوان	صفحہ
باب: مؤمن کی مثال	۲۱۰
باب: بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے	۲۱۱
باب: بلاعنوان	۲۱۲
باب: جس شخص کو اپنی نیکی اچھی لگے ' وہ مؤمن ہے	۲۱۹
باب: خیر خواہی کا بیان	۲۲۰
باب: اُن لوگوں کا بیان ' جن کی محبت ایمان ہے	۲۲۳
باب: بلاعنوان	۲۲۵
باب: بلاعنوان	۲۲۶
باب: اللہ تعالیٰ کے لیے ' کسی سے محبت رکھنا ' اور اللہ تعالیٰ کے لیے ' کسی سے بغض رکھنا ' ایمان کا حصہ ہے	۲۲۷
باب: نجات دلانے والی چیزوں اور ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزوں کا بیان	۲۳۱
باب: حیاء کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۳۳
باب: سچائی کے ایمان کا حصہ ہونے کے بارے میں ' جو کچھ منقول ہے	۲۳۶
باب: اہل کتاب میں سے ' یا اُن کے علاوہ ' جو شخص اسلام قبول کرلے ' اُس کا بیان	۲۳۹
باب: نسب کے حوالے سے اسلام (یعنی مسلمان شمار کیے جانے) کا بیان	۲۴۰
باب: جس شخص کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوجائے ' اُس کا بیان	۲۴۰
باب: جو شخص کوئی بھلائی کا کام کرے اور پھر مسلمان ہو جائے	۲۴۱
باب: جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد ' کوئی اچھائی کرے ' یا برائی کرے ' اُس کا بیان	۲۴۴
باب: بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا ' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اُسی چیز کو پسند نہیں کرتا ' جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے	۲۴۴
باب: اُس شخص کا ایمان نہیں ' جس کی امانت نہ ہو	۲۴۵
باب: مؤمن ' دھوکہ سے حملہ نہیں کرتا	۲۴۷
باب: جو شخص ایمان کے کمال کے برخلاف کام کرتا ہے ' اُس کا بیان	۲۴۸
باب: مؤمن طعنے دینے والا اور لعنت کرنے والا نہیں ہوتا ہے	۲۴۹
باب: جو شخص اپنے نسب کے علاوہ کا دعویٰ کرے ' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے ' کسی اور کی طرف نسبت ولاء قائم کرے ' اُس کا بیان	۲۴۹
باب: تکبر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۵۲
باب: نبی اکرم e کا یہ فرمان: ''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے ' مؤمن نہیں رہتا '' اور اِس کی مانند دیگر فرامین کا تذکرہ	۲۵۷
باب: ریاکاری کے بارے میں ' جو کچھ منقول ہے	۲۶۳
باب: بخل (آدمی کے) اِسلام کو مٹا دیتا ہے	۲۶۳
باب: بغض (دشمنی رکھنا) اور دیگر امور کا بیان	۲۶۴
باب: مکر اور دھوکہ دہی کا بیان	۲۶۴
باب: کبیرہ گناہوں کا بیان	۲۶۴
باب: کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے ' اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی	۲۷۵

عنوان	صفحہ
باب: یقین کا کمزور ہونا	۲۷۸
باب: نفاق اور اُس کی علامات کا بیان' نیز منافقین کا تذکرہ	۲۷۸
باب: مؤمن اور منافق کی نیت' اور اُن دونوں کے عمل کا بیان	۲۸۲
باب: منافقین کا بیان	۲۸۳
باب): قیامت کے دن) ہر شخص کو' اُس کی خواہش کے مطابق اُٹھایا جائے گا	۲۹۶
باب: نفاق سے لاتعلق ہونا	۲۹۷
باب: ابلیس اور اُس کے لشکروں کا بیان	۲۹۷
باب: اُن لوگوں کا بیان' جنہیں شیطان بھٹکا دیتا ہے	۲۹۹
باب: مؤمن کے شیطان کا بیان	۳۰۲
باب: اہلِ جاہلیت کا بیان	۳۰۲
کِتَابُ الْعِلْمِ	
کتاب: علم کے بارے میں روایات	۳۱۳
باب: علم کی طلب (یعنی اُس کے حصول) کا بیان	۳۱۳
باب: علم کی فضیلت کا بیان	۳۱۵
باب: بلاعنوان	۳۱۷
باب: عالم اور طالب علم کی فضیلت کا بیان	۳۱۹
باب: بلاعنوان	۳۲۶
باب: بھلائی بہت سی ہے اور اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں	۳۲۹
باب: نوجوانوں کو علم کے حصول کی ترغیب دینا	۳۲۹
باب: علماء اور اُن کی ہم نشینی کی فضیلت کا بیان	۳۳۰
باب: بلاعنوان	۳۳۵
باب: عالم کے حق کی معرفت کا بیان	۳۳۶
باب: جو شخص کوئی بات سنے اور اس کی خرابی سمیت اسے بیان کردے	۳۳۸
باب: علم سیکھ کر حاصل ہوتا ہے	۳۳۹
باب: مجالس تین قسم کی ہوتی ہیں	۳۴۰
باب: عالم (یعنی تعلیم دینے والے) کے آداب	۳۴۰
باب: طالب علم کے آداب کا بیان	۳۴۲
باب: اہل علم کے لئے وصیت	۳۴۳
باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ''تعلیم دو اور آسانی فراہم کرو''	۳۴۶
باب: طالب علم کا بیان اور اس کے لئے خوشخبری کا اظہار	۳۴۶
باب: علم کے حصول کے لیے صبح جلدی جانا	۳۴۷
باب: عالم کے پاس بیٹھنا	۳۴۸
باب: اس شخص کا بیان جو علم اور بھلائی کے حصول کے لئے نکلتا ہے	۳۴۹
باب): اللہ تعالیٰ کی) اطاعت (یعنی فرمانبرداری کے کام میں) چلنے کا بیان	۳۵۱
باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنا	۳۵۲
باب: ہر علم' اُس کے اہل (یعنی ماہر فن) سے حاصل کیا جائے	۳۵۶
باب: حدیث کا مفہوم' قریش کے محاورے کے مطابق سمجھنا	۳۵۸
باب: دو حریص ایسے ہیں' جو سیر نہیں ہوتے ہیں' علم کا طلبگار	

عنوان	صفحہ
اور دنیا کا طلبگار	۳۵۸
باب: علم کا زیادہ ہونا اور اُس پر عمل کرنا	۳۵۹
باب: اُس شخص کا بیان' جس پر کوئی ایسا دن گزر جائے کہ اُس دن میں' اُس کے علم میں اضافہ نہ ہوا ہو	۳۶۰
باب: اُس شخص کا بیان' جو اپنے قلم کے ذریعے بھلائی کی کوئی بات' یا اِس کے علاوہ کوئی بات تحریر کرے	۳۶۰
باب: جو شخص نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرے' یا اُس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے' اُس کا نبی اکرم ﷺ پر درود تحریر کرنا	۳۶۱
باب: حدیث کا سماع اور اُس کی تبلیغ	۳۶۳
باب: ثقہ راویوں سے حدیث حاصل کرنا	۳۷۲
باب: علم کے بارے میں خیر خواہی	۳۷۵
باب: حدیث روایت کرنے سے احتراز کرنا	۳۷۵
باب: جھوٹ کی مذمت کا بیان	۳۷۷
باب: اُس شخص کا بیان' جو نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے	۳۷۹
باب: اُس شخص کا بیان' جو کسی مستند حدیث کو جھٹلا دے	۴۰۱
باب: راویوں کے بارے میں کلام کرنا	۴۰۱
باب: کوئی حدیث (بیان کرنے سے) رُک جانا	۴۰۳
باب: علم حدیث کے ماہرین کا صحیح اور ضعیف حدیث کی معرفت رکھنا	۴۰۴
باب: جو شخص '' مرسل '' روایت بیان کرے' اُس سے سند کا مطالبہ کرنا	۴۰۵
باب: علم کو تحریر کرنا	۴۰۵
باب: املاء کے بعد تحریر پیش کرنا (یعنی جس نے املاء کروائی تھی' اُسے پڑھ کر سنانا)	۴۱۲
باب: جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو' اُس کے سامنے تحریر پیش کرنا	۴۱۲
باب: کاتبین وحی کا بیان	۴۱۳
باب: خبر (یعنی اطلاع ملنے) اور معائنہ (یعنی براہِ راست خود دیکھنے) کا بیان	۴۱۴
باب: جس معاملے کے بارے میں چالیس افراد گواہی دیدیں	۴۱۵
باب: صحابہ کرام (میں سے کسی صحابی) کے بارے میں عدم واقفیت نقصان نہیں پہنچاتی ہے' کیونکہ صحابہ کرام' عادل ہیں	۴۱۵
باب: جو شخص کوئی ایسی بات بیان کرے' جس میں جھوٹ کسی اور نے بولا ہو	۴۱۶
باب: حدیث کا مفہوم روایت کرنا	۴۱۶
باب: ناسخ اور منسوخ کا بیان	۴۱۷
باب: حدیث کا احترام کرنا	۴۱۸
باب: پیچیدہ اور مشکل مسائل کا بیان	۴۲۰
باب: جس چیز کے بارے میں شک ہو' اُس کے بارے میں سوال کرنا	۴۲۱
باب: (مذہبی امور کے بارے میں' غیر ضروری) بحث کرنے کے بارے میں جو منقول ہے	۴۲۲
باب: اختلاف کا بیان	۴۲۶
باب: اُمور تین قسم کے ہوتے ہیں	۴۲۶

عنوان	صفحہ
باب: بکثرت (غیر متعلقہ' یا غیر ضروری) سوال کرنا	۴۲۷
باب: بکثرت سوال کرنے کی ممانعت کے سبب کا بیان	۴۲۹
باب: نفع حاصل کرنے کے لیے سوال کرنا' خواہ وہ (سوالات) زیادہ ہی کیوں نہ ہوں	۴۳۱
باب: اچھی طرح سے سوال کرنا اور (لوگوں کے ساتھ) مہربانی سے پیش آنا	۴۳۵
باب: جب عالم سوچ میں گم ہو' تو اُس کا عمل	۴۳۶
باب: عالم کی خلوت	۴۳۷
باب: عالم کا یہ کہنا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو!	۴۳۸
باب: علم کا ایک دوسرے کو درس دینا اور اُس کے حوالے سے مذاکرہ کرنا	۴۳۸
باب: مسائل کی تفصیل	۴۳۹
باب: عالم کا ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا' جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو	۴۴۰
باب: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟	۴۴۲
باب: جو شخص علم کی بات چھپالے' اُس کا بیان	۴۴۴
باب: جو شخص علم نہیں رکھتا' اُسے تعلیم دینا	۴۴۷
باب: جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اُسے عمل بھی کرنا چاہیے	۴۴۸
باب: عالم کے لئے اور جاہل کے لیے کیا مناسب ہے؟	۴۴۹
باب: جو شخص علم کے حصول کے لئے نماز ترک کردے	۴۵۰
باب: فقہ کے بارے میں سوال کرنا	۴۵۰
باب: اُس شخص کا بیان' جو کوئی چیز باندھ لے' تاکہ اُس کے ذریعے وہ کوئی بات یاد رکھے	۴۵۲
باب: اُس شخص کا بیان' جو علم پھیلائے' یا بھلائی کی طرف رہنمائی کرے' یا قرآن کی تعلیم دے	۴۵۳
باب: اُس شخص کا بیان' جو بھلائی کے کسی کام' یا اُس کے علاوہ (یعنی برائی) کا طریقہ آغاز کرے	۴۵۶
یا وہ ہدایت کی طرف دعوت دے	۴۵۶
باب: علم کو یاد رکھنا	۴۶۰
باب: بات چیت کرتے ہوئے خوشبو لگانا	۴۶۱
باب: کتاب وسنت پر عمل کرنا	۴۶۱
باب: اس سے متعلق دوسرا باب' جو کتاب وسنت کی پیروی کرنے' اور حرام کے مقابلے میں' حلال کی معرفت حاصل کرنے کے بارے میں ہے	۴۶۹
باب: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی اور کے قول کی گنجائش نہیں ہے	۴۷۳
باب: ہر چیز میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنا	۴۷۸
باب: نیکی اور گناہ کا بیان	۴۷۹
باب: اُس شخص کا بیان' جو کسی حرام چیز کو حلال قرار دے' یا حلال چیز کو حرام قرار دے' یا سنت کو ترک کردے	۴۸۳
باب: اس چیز کا بیان' جس سے نبی اکرم ﷺ منع کر دیں	۴۸۶
باب: اجماع (یعنی اتفاق) کا بیان	۴۸۷
باب: اجتہاد کا بیان	۴۸۹
باب: قیاس اور تقلید کا بیان	۴۹۲
باب: بلا عنوان	۴۹۷
باب: اسلاف کی پیروی کرنا	۴۹۷
باب: کسی حدیث یا کسی فتویٰ کی تحقیق کرنا' یا اُس سے رک	

عنوان	صفحہ
جانا	۵۰۲
باب: ایسے شخص کا بیان ' جو علم حاصل نہیں کرتا	۵۰۳
باب: اس شخص کا بیان ' جو اہل علم کی پیروی نہیں کرتا	۵۰۳
باب: بے وقوف کا عالم سے برتر ہو جانا	۵۰۴
باب: اُن لوگوں کا بیان ' جن کے درمیان کوئی ایسا شخص نہ ہو ' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو	۵۰۴
باب: اُس شخص کا بیان ' جو غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے	۵۰۵
باب: ایسے علم کا بیان ' جو نفع نہ دے	۵۰۶
باب: ایسے شخص کا بیان ' جو اپنے علم کے ذریعے نفع حاصل نہ کرے	۵۰۷
باب: دعویٰ کرنے کا ناپسندیدہ ہونا	۵۱۱
باب: اِس اُمت کے حوالے سے ' عالم کی لغزش ' منافق کے جدال ' اور دیگر کن اُمور کا اندیشہ ہے؟	۵۱۳
باب: بلاعنوان	۵۱۷
باب: بدعتوں اور نفسانی خواہشات کا بیان	۵۱۸
باب: بلاعنوان	۵۲۱
باب: قصے بیان کرنے کا بیان	۵۲۱
باب: بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات بیان کرنا	۵۲۹
باب: اہل کتاب سے سوال کرنے کی ممانعت	۵۳۱
باب: بلاعنوان	۵۳۱
باب: لکیر لگانے کا علم (یعنی علم رمل کا بیان)	۵۳۲
باب: علم نسب کا بیان	۵۳۳
باب: بھانجے ' حلیف اور آزاد شدہ غلام کا بیان	۵۴۱
باب: تاریخ کا بیان	۵۴۳
باب: علم کو بھول جانا	۵۵۴
باب: علم کا رخصت ہو جانا	۵۵۴

کِتَابُ الطَّهَارَت

عنوان	صفحہ
کتاب: طہارت کے بارے میں روایات	۵۶۴
باب: قضائے حاجت کے وقت دور چلے جانا	۵۶۴
باب: پیشاب کرنے کے لیے (اہتمام کے ساتھ) کہیں جانا	۵۶۶
باب: کس جگہ قضائے حاجت کرنے کی ممانعت ہے	۵۶۶
باب: اِس بارے میں ' اور قضائے حاجت کے آداب کے بارے میں بیان	۵۶۹
باب: قضائے حاجت کے وقت کیا پڑھا جائے؟	۵۷۰
باب: قضائے حاجت کے وقت پردہ کر لینا	۵۷۰
باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا	۵۷۱
باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۵۷۳
باب: قضائے حاجت کے وقت کپڑے کو کب اٹھایا جائے گا؟	۵۷۴
باب: قضائے حاجت کے لیے کیسے بیٹھا جائے؟	۵۷۵
باب: قضائے حاجت کے دوران ' کلام کرنے کی ممانعت	۵۷۵
باب: (کسی کے) آواز کے ساتھ ہوا خارج کرنے پر ہنسنے کی ممانعت	۵۷۶
باب: پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنا ' اِس سے اِس لئے احتراز کیا جائے گا ' کیونکہ اِس کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے	۵۷۶

عنوان	صفحہ
باب: کس چیز سے استنجاء کرنے کی ممانعت ہے؟	۵۸۳
باب: یہ نہیں کہا جائے گا: میں نے پانی بہایا ہے	۵۸۶
باب: پتھر کے ذریعے استنجاء کرنا	۵۸۶
باب: (قضائے حاجت کے بعد پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے) پانی اور پتھر کے استعمال کو جمع کر لینا	۵۹۰
باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا	۵۹۱
باب: پانی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۹۵
باب: طہارت کے برتن (شاید لوٹا مراد ہے) کے ذریعہ وضو کرنا	۵۹۷
باب: دھوپ میں پڑے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا	۵۹۸
باب: گرم کئے گئے پانی کے ذریعے وضو کرنا	۵۹۹
باب: تانبے (کے برتن سے) وضو کرنا	۵۹۹
باب: نبیذ کے ذریعے وضو کرنا	۶۰۰
باب: سمندر کے پانی کا بیان	۶۰۰
باب: مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا	۶۰۲
باب: بلی کے جوٹھے (پانی) سے وضو کرنا	۶۰۳
باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کر لی گئی ہو (تو اُس سے بنے ہوئے مشکیزے میں موجود پانی کے ذریعے) وضو کرنا، یا اُس کھال سے نفع حاصل کرنا	۶۰۴
باب: وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی کفایت کر جاتا ہے؟	۶۰۹
باب: وضو کا جو پانی بچ جائے اس کے ساتھ (آدمی) کیا کرے؟	۶۱۲
باب: ہاتھ کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے اُسے دھو لینا اور بسم اللہ پڑھ لینا	۶۱۳
باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھ لینا	۶۱۴
باب: مسواک کا بیان	۶۱۴
باب: وضو کی فضیلت	۶۱۸
باب: جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرے	۶۳۲
باب: وضو کے لئے مدد لینا	۶۳۳
باب: وضو کی فرضیت	۶۳۴
باب: وضو میں دائیں طرف کے اعضاء پہلے دھونا	۶۳۸
باب: وضو کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۶۳۸
باب: کانوں کا بیان	۶۵۳
باب: خلال کرنا	۶۵۴
باب: اچھی طرح وضو کرنا	۶۵۸
باب: ناخن سے میل کو صاف کرنا	۶۶۳
باب: آدمی وضو کے بعد کیا پڑھے؟	۶۶۴
باب: جب تم وضو کرو، تو انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو	۶۶۷
باب: وضو کے بعد خوشبو لگانا	۶۶۸
باب: جو شخص سر کا مسح بھول جائے	۶۶۸
باب: جو شخص اچھی طرح وضو نہ کرے	۶۶۸
باب: وضو کی محافظت کرنا	۶۷۱
باب: ہمیشہ باوضو رہنا	۶۷۲
باب: اُس شخص کا بیان، جو حدث لاحق ہونے کے بعد (فوراً) وضو نہیں کرتا	۶۷۲
باب: وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا	۶۷۴
باب: جو شخص باوضو ہو اور پھر اُسے حدث کے بارے میں	

عنوان	صفحہ
شک ہو جائے	۶۷۳
باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا	۶۷۶
باب: اُس شخص کی پردہ پوشی کرنا، جس کی ہوا خارج ہو جائے	۶۷۸
باب: اُس شخص کا بیان، جو اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے (یعنی کیا اُس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟)	۶۷۸
باب: بت کو چھونے پر وضو کرنا	۶۸۴
باب: جو شخص کسی کافر کو چھولے	۶۸۴
باب: جو شخص کسی جذام زدہ کو چھولے	۶۸۴
باب: اُس شخص کا بیان جس کا خون بہہ جائے	۶۸۵
باب: (نماز کے دوران) ہنسنے پر وضو لازم ہونا	۶۸۶
باب: جو شخص (باوضو حالت میں، بیوی کو) بوسہ دے، یا چھولے	۶۸۶
باب: جس شخص کو بواسیر کی شکایت ہو	۶۸۸
باب: سونے سے وضو لازم ہونا	۶۸۸
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھالینے) کے بعد وضو کرنا	۶۹۱
باب: اونٹ کا گوشت کھانے، یا اُس کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنا	۶۹۶
باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا	۶۹۸
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	۶۹۸
باب: موزوں پر مسح کرنا	۷۰۹
باب: موزوں پر مسح کے بارے میں مدت کا تعین کرنا	۷۲۰
باب: تیمم کا بیان	۷۲۶
باب: اس سے متعلق تیمم کا بیان	۷۳۵
باب: سردی کی شدت کی وجہ سے تیمم کرنا	۷۳۶
باب: بیماری کی وجہ سے تیمم کرنا	۷۳۷
باب: دیوار پر تیمم کرنا	۷۳۷
باب: آدمی تیمم کے ذریعے کتنی نمازیں ادا کرے گا؟	۷۳۷
باب: جو شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے اور پھر وہ پانی پالے	۷۳۸
باب: پٹی پر مسح کرنا	۷۳۸
باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ''پانی (یعنی منی کے خروج سے) پانی (یعنی غسل لازم) ہوتا ہے	۷۳۹
باب: احتلام کا بیان	۷۴۶
باب: غسل کرتے ہوئے پردہ کر لینا اور کھلی جگہ پر غسل کرنے کی ممانعت	۷۵۰
باب: کون سے وقت میں غسل کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟	۷۵۳
باب: غسل جنابت کا بیان	۷۵۳
باب: جو شخص (غسل کرتے ہوئے) جسم کا کچھ حصہ بھول جائے اور اسے نہ دھوئے	۷۶۲
باب: جنبی شخص، اپنے سر کو خطمی کے ذریعے دھوئے گا	۷۶۲
باب: جو شخص غسل کے بعد وضو کرے	۷۶۳
باب: مردوں اور خواتین کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا	۷۶۳
باب: عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا	۷۶۴
باب: جو شخص جنبی ہو، اور وہ سونے کا، یا کھانے یا پینے کا ارادہ کرے	۷۶۴
باب: غسل سے پہلے سونے کی رخصت	۷۶۸

عنوان	صفحہ
باب: جنبی شخص کی طہارت	۷۶۹
باب: اگر غسل کے بعد کسی شخص کا مواد نکل آئے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)	۷۷۰
باب: بے وضو شخص کا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا	۷۷۰
باب: جنبی شخص کا قرأت کرنا	۷۷۱
باب: قرآن کو چھولینا	۷۷۳
باب: حمام اور نورہ (یعنی بال صفا پاؤڈر) کا بیان	۷۷۴
باب: حمام میں کون سے حصے کو بے پردہ کیا جاسکتا ہے؟	۷۸۱
باب: منی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۷۸۱
باب: حیض اور استحاضہ والی عورت کے بارے میں کیا منقول ہے؟	۷۸۲
باب: نفاس والی عورت کا حکم	۷۸۶
باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا اور اس کے ساتھ لیٹنا	۷۸۷
باب: حیض والی عورت کا خون کپڑے پر لگ جانا	۷۸۹
باب: حیض والی عورت کا مسجد میں داخل ہونا	۷۹۰
باب: کافر شخص کا اسلام قبول کرنے پر غسل کرنا	۷۹۱
باب: نجاست کو کیسے دھویا جائے؟	۷۹۳
باب: مذی کا بیان	۷۹۳
باب: بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم	۷۹۴
باب: جس چیز کو نجاست کے ذریعے رنگا گیا ہو	۷۹۸
باب: زمین کی طہارت کا حکم	۷۹۸
باب: جب زمین پر نجاست لگ جائے	۷۹۹
باب: بلی اور کتے کا حکم	۸۰۱
باب: جو شخص گدھے پر سوار ہو' اور اُسے پسینہ آجائے	۸۰۳
باب: چوہے' یا نجاست کا' کھانے یا پینے کی چیز گر جانا	۸۰۳
باب: کافر کے جوٹھے کا حکم	۸۰۵

علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ

735ھ 807ھ

1335ء 1405ء

نام ونسب

آپ کا نام علی بن ابوبکر بن سلیمان ہے۔

آپ کا لقب نورالدین اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔

آپ کا اسم منسوب مصری' شافعی ہیثمی ہے۔

آپ رجب کے مہینے میں 735 ہجری میں پیدا ہوئے' 15 سال کی عمر میں اپنے علم حدیث کے سماع کا باقاعدہ آغاز کیا۔

اساتذہ کرام

علامہ ہیثمی نے علم حدیث کی طلب میں مختلف بلادوامصار کا سفر کیا' جن میں مصر' شام' حجاز کے مختلف علاقے شامل ہیں' انہوں نے اِن علاقوں میں بہت سے اہل علم سے استفادہ کیا۔

آپ کے اساتذہ میں سب سے نمایاں نام زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن رازانانی مہرانی کردی عراقی (متوفی 806 ہجری) ہیں' جو اہل علم میں ''زین الدین عراقی'' کے نام سے معروف ہیں' انہوں نے ''احیاء العلوم'' کی احادیث کی تخریج کی ہے' انہوں نے ابن صلاح کی کتاب ''علوم الحدیث'' کو نظم کیا' جو ''الفیہ عراقی'' کے نام سے مشہور ہے' یہ مجموعہ کم وبیش 1000 اشعار پر مشتمل ہے' اس کتاب میں علامہ عراقی نے کچھ فوائد کا اضافہ کیا اور کچھ امور کے حوالے سے علامہ ابن صلاح پر تنقید وتعاقب بھی کیا۔

علامہ نورالدین ہیثمی نے حافظ زین الدین عراقی کی ایماء' ترغیب اور مشورے پر ہی' یہ کتاب ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' مرتب کی ہے' کتاب کے مقدمے میں علامہ ہیثمی نے' اپنے مشائخ کا ذکر کیا ہے' جن سے انہوں نے احادیث کی مشہور کتابوں کا ''سماع'' کیا ہے' یاد رہے کہ علامہ ہیثمی' حافظ عراقی کے داماد بھی تھے' وہ حافظ عراقی کا بھرپور احترام کرتے تھے' حافظ عراقی اُن کے استاد بھی ہیں اور استاد بھائی بھی ہیں۔

تلامذہ عظام

علامہ ہیثمی کے تلامذہ میں' سب سے نمایاں نام حافظ ابن حجر کا ہے' جن کا پورا نام شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن محمد

ہے اور وہ تاریخ میں ''ابن حجر عسقلانی'' کے نام سے معروف ہیں اور صحیح بخاری کی مشہور شرح ''فتح الباری'' کے مصنف ہیں ابن حجر نے اِس کے علاوہ اور بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں یہاں تک کہ انہوں نے ''مجمع الزوائد'' پر ایک نقد بھی تحریر کرنا شروع کیا تھا جس میں فاضل مصنف کے بعض تسامحات کی نشاندہی کی گئی تھی لیکن پھر بعد میں انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا۔

اخلاق و آداب

علامہ ہیثمی کے سوانح نگاروں نے ان کی عادات و خصائل کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ انتہائی خوش اخلاق ملنسار طلباء کے لیے شفیق درسِ حدیث دینے اور احادیث کے حوالے سے تصنیفی خدمات میں مصروف رہنے والے شخص تھے اِن سب اُمور کے ہمراہ وہ ایک عبادت گزار شخص تھے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف متوجہ تھے انہیں اپنے استاد حافظ زین الدین عراقی کی بارگاہ میں نمایاں مرتبہ و مقام حاصل تھا اور وہ خود استاد کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ ہیثمی نے علم حدیث کے طلباء کی سہولت کے لیے حدیث کے اہم ماخذ میں سے اُن روایات کو ''زوائد'' کی شکل میں اکٹھا کیا جو ''صحاح ستہ'' میں مذکور نہیں ہیں اس حوالے سے انہوں نے درج ذیل کتابیں مرتب کی تھیں رحمۃ اللہ علیہ

(i) موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان یہ صحیح ابن حبان کی زوائد کے بارے میں ہے۔

(ii) البدر المنیر فی زوائد المعجم الکبیر یہ امام طبرانی کی معجم کبیر کی زوائد کے بارے میں ہے۔

(iii) مجمع البحرین فی زوائد المعجمین یہ امام طبرانی کی معجم اوسط اور معجم صغیر کی زوائد پر مشتمل ہے۔

(iv) غایۃ المقصد فی زوائد المسند یہ امام احمد کی مسند کی زوائد پر مشتمل ہے۔

(v) کشف الاستار عن زوائد البزار یہ مسند بزار کی زوائد پر مشتمل ہے۔

(vi) المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی یہ مسند ابویعلیٰ کے زوائد پر مشتمل ہے۔

(vii) بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث یہ مسند حارث کی زوائد پر مشتمل ہے۔

اِن مذکورہ بالا کتابوں میں سے ''بغیۃ الباحث'' اور ''موارد الظمآن'' کے علاوہ دیگر تمام کتابوں کو علامہ ہیثمی نے ایک بڑے اور نئے مجموعہ کی شکل میں مرتب کیا اور اس کا نام ''مجمع الزوائد و منبع الفوائد'' تجویز کیا۔

وفات

علامہ نور الدین ہیثمی کے انتقال کے بارے میں صرف یہی بات پتہ چل سکی ہے کہ اُن کا انتقال 807 ہجری بمطابق 1405 عیسوی میں ہوا تھا۔

تغمدہ اللہ بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ

•••___•••___•••

مجمع الزوائد

(اجمالی تعارف)

''زوائد'' محدثین کی ایک مخصوص اصطلاح ہے' جب کسی کتاب کی ''زوائد'' اکٹھی کی جاتی ہیں' تو اِس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اُس کتاب میں سے' وہ احادیث الگ کی جارہی ہیں' جو کسی دوسری کتاب' یا چند دوسری کتابوں میں ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

•••___•••___•••

اس موضوع پر محدثین نے بہت کام کیا ہے' جیسا کہ شیخ شہاب الدین ابوعباس احمد بوصیری شافعی نے ''دس مسانید'' کی ''زوائد'' کو ''اتحاف السادة المھرة الخیرة بزوائد المسانید العشرة'' کے نام سے مرتب کیا' اسی طرح مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے ''المطالب العالیة'' کے نام سے ''آٹھ مسانید'' کی ''زوائد'' کو مرتب کیا ہے' تاہم یہ دونوں صاحبان علامہ ہیثمی کے زمانے کے بعد کے ہیں' اور انہوں نے اپنی تصانیف میں' کسی حد تک علامہ ہیثمی کی پیروی کی ہے' اگرچہ اُن کی کتابوں کے ماخذ علامہ ہیثمی سے مختلف ہیں۔

•••___•••___•••

''مجمع الزوائد'' میں علم حدیث کے چھ اہم ماخذ یعنی ''مسند احمد'' ۔ ''مسند بزار'' ۔ ''مسند ابویعلی'' ۔ ''معجم صغیر'' ۔ ''معجم اوسط'' اور ''معجم کبیر'' میں مذکورہ وہ روایات نقل کی گئی ہیں' جو ''صحاح ستہ'' میں ذکر نہیں ہوئی ہیں' تاہم اِس سے مراد یہ نہیں ہے ''زوائد'' کے عنوان کے تحت نقل کی جانے والی اُن روایات کا مضمون ہی ''صحاح ستہ'' میں ذکر نہیں ہوا' کیونکہ اس کتاب میں بہت سی روایات ایسی ہیں' جن کا مضمون ''صحاح ستہ'' میں بھی مذکور ہے' لیکن اس کتاب میں اُنہیں اس لیے نقل کیا گیا' کہ روایت کرنے والے صحابی مختلف ہوں گے' متن کے الفاظ میں کوئی کمی یا بیشی ہوگی' روایت کا سیاق وسباق مختلف ہوسکتا ہے' وغیرہ۔

•••___•••___•••

کتاب کا عمومی اسلوب

امام ہیثمی نے اپنی کتاب کو علم حدیث سے متعلق کتابیں تحریر کرنے والے' دیگر محدثین کی طرح ''کتاب'' کے مرکزی عنوان کے تحت ابواب میں تقسیم کیا ہے' اور پھر اس عنوان (یعنی کتاب) کے تحت اُنہوں نے اس موضوع سے متعلق تمام روایات کو مختلف

''ابواب'' کے تحت نقل کیا ہے۔

وہ ایک باب کے عنوان کے تحت' اس موضوع سے متعلق مختلف روایات ذکر کرتے ہیں' اور اگر اس باب سے متعلق ضمنی طور پر کچھ دیگر پہلو بھی ہوں' تو وہ بعض اوقات اسے عنوان کے بغیر صرف ''باب منہ'' کہہ کر نشاندہی کر دیتے ہیں۔

اگر کسی ایک موضوع پر مختلف روایات ایک ہی سند کے ساتھ منقول ہوں' تو وہ اس سند کے کسی ضعیف راوی پر ایک ہی مرتبہ تبصرہ کرتے ہیں' اور بعد میں اس کی طرف رجوع کرنے کا کہہ دیتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے' کسی نقل شدہ حدیث میں کسی' مصنف نے کچھ الفاظ زائد نقل کیے ہوتے ہیں' علامہ ہیثمی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں: کہ فلاں محدث نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔

بعض اوقات وہ اس امر کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ جو حدیث نقل کی جارہی ہے' وہ ''صحاح ستہ'' میں مذکور ہے' لیکن روایت کا ''سیاق'' ۔''صحاح ستہ'' میں مذکور نہیں ہے' اس لیے وہ اس روایت کو اس کے ''اضافی سیاق'' سمیت نقل کرتے ہیں۔

•••—•••—•••

علامہ ہیثمی نے اس کتاب میں بہت سی ایسی احادیث نقل کی ہیں' جن کا نفس مضمون ''صحاح ستہ'' میں مذکور ہے' لیکن کیونکہ وہی حدیث ''مسانید ثلاثہ'' یا ''معاجیم'' کے مؤلفین نے دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کی ہوتی ہیں' تو اس حوالے سے وہ حدیث کے متن کی بجائے' روایت کرنے والے صحابی کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس کا شمار ''زوائد'' میں کر دیتے ہیں' اس کی مثال وہ حدیث ہے' جس میں اس شخص کو وعید بیان کی گئی ہے جو نبی اکرم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے۔

جب وہ کوئی روایت نقل کرتے ہیں اور وہ روایت مختلف کتابوں کے مصنفین نے نقل کی ہیں تو بعض اوقات وہ یہ وضاحت کر دیتے ہیں: روایت کے الفاظ کون سے مصنف کی نقل کردہ ہیں۔

کسی روایت کی سند میں اگر کوئی ضعیف راوی ہو' تو اُس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

اگر کوئی مجہول راوی ہو' تو یہ صراحت کر دیتے ہیں کہ میں نے محدثین میں سے کسی کو اِس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

اگر روایت میں کوئی راوی مجہول نہ ہو' لیکن اُس نے اپنے شیخ سے سماع نہ کیا ہو' تو مصنف اس کی وضاحت کر دیتے ہیں' جیسا کہ انہوں نے کئی مقام پر اس بات کی وضاحت کی ہے: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

کسی راوی کی توثیق یا تضعیف کے حوالے سے وہ علم حدیث کے ماہرین کی آراء کا ذکر کر دیتے ہیں' جیسے کسی راوی کے بارے میں وہ تحریر کرتے ہیں: امام احمد نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے' یا یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے' یا ابن حبان نے اس راوی کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے وغیرہ۔

•••—•••—•••

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُطْبَةُ الْكِتَابِ

مُقَدِّمَةُ الْمُؤَلِّف

مؤلف (یعنی علامہ ہیثمی) کا مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جَامِعِ الشَّتَاتِ وَمُحْيِي الْاَمْوَاتِ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَكْتُبُ الْحَسَنَاتِ، وَتَمْحُو السَّيِّئَاتِ، وَتُنْجِيْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمَاتِ، الْاٰمِرُ بِالْخَيْرَاتِ، النَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ.

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو بکھری ہوئی چیزوں کو اکٹھا کرنے والا اور مرے ہوؤں کو زندگی دینے والا ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی گواہی جو نیکیاں لکھواتی ہے برائیاں مٹاتی ہے ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزوں سے نجات دلاتی ہے اور میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں جامع کلمات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا وہ بھلائیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے منع کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر اپنی رحمت نازل کرے جس (رحمت کا نزول) زمینوں اور آسمانوں کے باقی رہنے تک جاری رہے۔

شیخ عراقی کی ترغیب

وَبَعْدُ، فَقَدْ كُنْتُ جَمَعْتُ زَوَائِدَ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ، وَاَبِيْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ، وَاَبِيْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ، وَمَعَاجِيْمِ الطَّبَرَانِيِّ الثَّلَاثَةِ - رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ مُؤَلِّفِيْهِمْ، وَاَرْضَاهُمْ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُمْ - كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا فِيْ تَصْنِيْفٍ مُسْتَقِلٍّ - مَا خَلَا الْمُعْجَمَ الْاَوْسَطَ وَالصَّغِيْرَ: فَاِنَّهُمَا فِيْ تَصْنِيْفٍ وَاحِدٍ. فَقَالَ لِيْ سَيِّدِيْ وَشَيْخِيْ، الْعَلَّامَةُ شَيْخُ الْحُفَّاظِ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَمُفِيْدُ الْكِبَارِ وَمَنْ دُوْنَهُمْ، الشَّيْخُ زَيْنُ الدِّيْنِ اَبُو الْفَضْلِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ الْعِرَاقِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَانَا وَمَثْوَاهُ:

اجْمَعْ هٰذِهِ التَّصَانِيْفَ، وَاحْذِفْ اَسَانِيْدَهَا: لِكَيْ تَجْتَمِعَ اَحَادِيْثُ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا فِيْ بَابٍ وَاحِدٍ مِنْ هٰذَا.

فَلَمَّا رَاَيْتُ اِشَارَتَهٗ اِلَيَّ بِذٰلِكَ صَرَفْتُ هِمَّتِيْ اِلَيْهِ، وَسَاَلْتُ اللّٰهَ - تَعَالٰى - تَسْهِيْلَهٗ وَالْاِعَانَةَ عَلَيْهِ،

وَاَسْاَلُ اللّٰهَ - تَعَالٰى - النَّفْعَ بِهٖ، اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

❁❁ حمد وصلوٰۃ کے بعد (میں یہ بیان کرتا ہوں:) میں نے امام احمد بن حنبل (کی "مسند") امام ابویعلیٰ موصلی (کی "مسند") امام ابوبکر بزار کی "مسند" اور امام طبرانی کی تینوں "معاجیم" کی "زوائد" کو جمع کیا تھا' اللہ تعالیٰ اِن کتابوں کے مؤلفین سے راضی ہو' اور اُنہیں بھی (اپنے فضل وکرم سے) راضی کرے' اور جنت کو اُن لوگوں کا ٹھکانہ بنائے!

اِن میں سے ہر ایک کو' ایک مستقل تصنیف کی شکل میں جمع کیا گیا تھا' صرف "معجم اوسط" اور "معجم صغیر" کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اِن دونوں کو ایک ہی تصنیف میں شامل کیا گیا' میرے سردار اور میرے بزرگ' علامہ' جو مشرق ومغرب کے حافظانِ حدیث کے استاد ہیں' اور اکابرین اور اُن سے کم درجے کے افراد کو فائدہ پہنچانے والے ہیں' یعنی شیخ زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن عراقی' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو' اور اُنہیں راضی کردے' اور جنت کو ہمارا اور اُن کا ٹھکانہ بنائے (انہوں نے یہ فرمایا:) تم اِن تمام تصانیف کو (ایک کتاب کی شکل میں) جمع کرو! اور اِن کی اسانید کو حذف کردو (یوں جمع کرو!) کہ اُن میں سے ہر ایک کتاب کی روایات' ایک باب کے تحت آجائیں (جو ایک موضوع سے متعلق ہوں)۔

جب میں نے یہ دیکھا: کہ اُنہوں نے اِس حوالے سے مجھے مشورہ دیا ہے' تو میں نے اپنی توجہ اِس طرف مبذول کرلی' اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: کہ وہ یہ کام آسان کرے' اور اِس کے حوالے سے مدد کرے' میں' اللہ تعالیٰ سے اِس کے حوالے سے نفع کا بھی سوال کرتا ہوں' بے شک وہ قریب ہے' اور دعا قبول فرمانے والا ہے۔

اِس کتاب کے مرکزی ابواب کی ترتیب

وَقَدْ رَتَّبْتُهٗ عَلٰى كُتُبٍ اَذْكُرُهَا لِكَيْ يَسْهُلَ الْكَشْفُ عَنْهُ: كِتَابُ الْاِيْمَانِ. كِتَابُ الْعِلْمِ. كِتَابُ الطَّهَارَةِ. كِتَابُ الصَّلَاةِ. كِتَابُ الْجَنَائِزِ - وَفِيْهِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَرَضِ وَثَوَابِهٖ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ. كِتَابُ الزَّكَاةِ - وَفِيْهِ صَدَقَةُ التَّطَوُّعِ. كِتَابُ الصِّيَامِ. كِتَابُ الْحَجِّ. كِتَابُ الْاَضَاحِيِّ وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْوَلِيْمَةِ وَالْعَقِيْقَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَوْلُوْدِ. كِتَابُ الْبُيُوْعِ. كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ. كِتَابُ الْاَحْكَامِ. كِتَابُ الْوَصَايَا. كِتَابُ الْفَرَائِضِ. كِتَابُ الْعِتْقِ. كِتَابُ النِّكَاحِ. كِتَابُ الطَّلَاقِ. كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ. كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ. كِتَابُ الطِّبِّ. كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ. كِتَابُ الْخِلَافَةِ. كِتَابُ الْجِهَادِ. كِتَابُ الْمَغَازِيْ وَالسِّيَرِ. كِتَابُ قِتَالِ اَهْلِ الْبَغْيِ وَاَهْلِ الرِّدَّةِ. كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَالدِّيَاتِ. كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - وَفِيْهِ مَا يَتَعَلَّقُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَثَوَابِهٖ وَعَلٰى كَمْ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ مِنْ حَرْفٍ. كِتَابُ التَّعْبِيْرِ. كِتَابُ الْقَدَرِ. كِتَابُ الْفِتَنِ. كِتَابُ الْاَدَبِ. كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ. كِتَابٌ فِيْهِ ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ - عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. كِتَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ. كِتَابُ الْمَنَاقِبِ. كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ. كِتَابُ الْاَذْكَارِ. كِتَابُ الْاَدْعِيَةِ. كِتَابُ الزُّهْدِ - وَفِيْهِ الْمَوَاعِظُ. كِتَابُ الْبَعْثِ. كِتَابُ صِفَةِ النَّارِ. كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

❁❁ میں نے اِس کتاب کو مختلف کتابوں (یعنی مرکزی ابواب) کے تحت مرتب کیا ہے' تاکہ اس سے استفادہ آسان

ہو جائے (وہ مرکزی ابواب درج ذیل ہیں:)

- کتاب: ایمان کے بارے میں روایات
- کتاب: علم کے بارے میں روایات
- کتاب: طہارت کے بارے میں روایات
- کتاب: نماز کے بارے میں روایات
- کتاب: جنائز کے بارے میں روایات' اِس کتاب میں' بیماری' اُس کے ثواب' بیمار کی عیادت کرنے اور اِس سے متعلق دیگر امور کے بارے میں روایات شامل ہوں گی۔
- کتاب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات' اِس میں نفلی صدقہ بھی شامل ہوگا
- کتاب: روزوں کے بارے میں روایات
- کتاب: حج کے بارے میں روایات
- کتاب: قربانی کی کھال' ذبیحہ' ولیمہ' عقیقہ اور نومولود بچے سے متعلق اُمور کے بارے میں روایات
- کتاب: خرید و فروخت کے بارے میں روایات
- کتاب: قسم اُٹھانے اور نذر ماننے کے بارے میں روایات
- کتاب: احکام کے بارے میں روایات
- کتاب: وصیتوں کے بارے میں روایات
- کتاب: وراثت کے بارے میں روایات
- کتاب: غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایات
- کتاب: نکاح کے بارے میں روایات
- کتاب: طلاق کے بارے میں روایات
- کتاب: کھانے کے بارے میں روایات
- کتاب: پینے کے بارے میں روایات
- کتاب: طب کے بارے میں روایات
- کتاب: لباس اور زینت کے بارے میں روایات
- کتاب: خلافت کے بارے میں روایات
- کتاب: جہاد کے بارے میں روایات
- کتاب: مغازی اور سیر کے بارے میں روایات

- کتاب: باغیوں اور مرتدین سے جنگ کرنے کے بارے میں روایات
- کتاب: حدود اور دیات کے بارے میں روایات
- کتاب: تفسیر کے بارے میں روایات اِس کے ضمن میں قرآن کی تلاوت اور اس کے ثواب اور قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا؟ اِس بارے میں روایات بھی مذکور ہوں گی
- کتاب: تعبیر کے بارے میں روایات
- کتاب: تقدیر کے بارے میں روایات
- کتاب: فتنوں کے بارے میں روایات
- کتاب: آداب کے بارے میں روایات
- کتاب: نیکی کرنے اور صلہ رحمی کرنے کے بارے میں روایات
- کتاب: جس میں انبیائے کرام کا تذکرہ ہوگا
- کتاب: علامات نبوت کا بیان
- کتاب: مناقب کے بارے میں روایات
- کتاب: توبہ اور استغفار کے بارے میں روایات
- کتاب: اذکار کے بارے میں روایات
- کتاب: دعاؤں کے بارے میں روایات
- کتاب: زہد کے بارے میں روایات اِس میں مواعظ سے متعلق روایات ذکر ہوگی
- کتاب: دوبارہ زندہ کئے جانے کے بارے میں روایات
- کتاب: جہنم کی صفت کا بیان
- کتاب: جنت کی صفت کا بیان

کتاب کی وجہ تسمیہ

(تَسْمِيَةُ الْكِتَابِ وَقَدْ سَمَّيْتُهُ بِتَسْمِيَةِ سَيِّدِي وَشَيْخِي لَهُ (مَجْمَعَ الزَّوَائِدِ، وَمَنْبَعَ الْفَوَائِدِ).

وَمَا تَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَدِيثِ (مِنْ تَصْحِيحٍ أَوْ تَضْعِيفٍ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ صَحَابِيٍّ وَاحِدٍ، ثُمَّ ذَكَرْتُ لَهُ مَتْنًا بِنَحْوِهِ)، فَإِنِّي أَكْتَفِي بِالْكَلَامِ عَقِبَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَتْنُ الثَّانِي أَصَحَّ مِنَ الْأَوَّلِ، وَإِذَا رَوَى الْحَدِيثَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ فَالْكَلَامُ عَلَى رِجَالِهِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِسْنَادُ غَيْرِهِ أَصَحَّ.

وَإِذَا كَانَ لِلْحَدِيثِ سَنَدٌ وَاحِدٌ صَحِيحٌ اكْتَفَيْتُ بِهِ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ إِلَى بَقِيَّةِ الْأَسَانِيدِ، وَإِنْ كَانَتْ ضَعِيفَةً.

وَمَنْ كَانَ مِنْ مَشَايِخِ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْمِيزَانِ نَبَّهْتُ عَلَى ضَعْفِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْمِيزَانِ أَلْحَقْتُهُ

بِالثِّقَاتِ الَّذِيْنَ بَعْدَهُ، وَالصَّحَابَةُ لَا يُشْتَرَطُ فِيْهِمْ أَنْ يُخَرِّجَ لَهُمْ أَهْلُ الصَّحِيْحِ: فَإِنَّهُمْ عُدُوْلٌ، وَكَذٰلِكَ شُيُوْخُ الطَّبَرَانِيِّ الَّذِيْنَ لَيْسُوْا فِي الْمِيْزَانِ.

کتاب کا نام: میں نے اس کتاب کا نام وہ تجویز کیا ہے' جو میرے سردار اور میرے استاد نے اس کا نام رکھا ہے'

یعنی:

"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد"

میں نے جس بھی حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے' خواہ اُسے صحیح قرار دیا ہو' یا ضعیف قرار دیا ہے' اور وہ حدیث کسی ایک صحابی سے منقول ہو اور پھر میں نے اُس کی مانند متن ذکر کر دیا ہو' تو میں اُن میں سے پہلے والی حدیث کے بعد کلام کرنے پر اکتفاء کروں گا' البتہ اگر دوسری روایت کا متن' پہلی سے زیادہ مستند ہو' تو معاملہ مختلف ہے' جب امام احمد نے اور اُن کے علاوہ' کسی اور نے بھی کوئی حدیث ذکر کی ہوگی' تو کلام اُن (یعنی امام احمد) کے رجال پر ہوگا' البتہ اگر دوسرے مصنف کی سند زیادہ مستند ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا' جب کسی حدیث کی ایک مستند سند موجود ہو' تو میں اُسی پر اکتفاء کروں گا' اور بقیہ اسانید کی طرف توجہ نہیں دوں گا' خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہوں' امام طبرانی کے مشائخ میں سے' جن حضرات کا ذکر ''میزان'' (شاید امام ذہبی کی تصنیف ''میزان الاعتدال'' مراد ہے) میں ہوا ہے' اُن کے ضعیف ہونے پر میں تنبیہ کر دوں گا' اور جن کا ذکر ''میزان'' میں نہیں ہوا ہے' تو میں اُنہیں اُن کے بعد والے (یعنی سند میں اُن سے اوپر والے) ثقہ راویوں کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔

صحابہ کرام کے لیے یہ شرط نہیں رکھی گئی ہے کہ ''صحیح'' کے مؤلفین نے اُن سے حدیث روایت کی ہو' کیونکہ تمام صحابہ کرام' عادل ہیں' اسی طرح امام طبرانی کے وہ اساتذہ' جن کا ذکر ''میزان'' میں نہیں ہوا ہے (وہ بھی عادل شمار کئے جائیں گے)۔

علامہ ہیثمی کی ''مسند احمد'' اور ''مسند ابو یعلیٰ'' کی روایت

(رِوَايَةُ الْمُؤَلِّفِ لِمُسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ وَمُسْنَدِ أَبِي يَعْلَى)

وَقَدْ أَخْبَرَنِي بِمُسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - الشَّيْخَانِ الْمُسْنِدَانِ - رَحِمَهُمَا اللّٰهُ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ الْعَبَّادِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُرْضِيُّ، سَمَاعًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا.

''مسند احمد'' اور ''مسند ابو یعلیٰ'' کی مؤلف (یعنی علامہ ہیثمی) کی روایت:

''مسند احمد'' کے بارے میں' مجھے دو اساتذہ نے خبر دی: جو دونوں ''مسند'' ہیں' یعنی ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم انصاری خزرجی عبادی اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد عرضی' اِن دونوں میں سے' ہر ایک نے سماع کے طور پر یہ خبر دی:

قَالَ الْأَوَّلُ: أَنْبَأَنَا الْمُسْلِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ. وَقَالَ الثَّانِي: أَخْبَرَتْنَا زَيْنَبُ بِنْتُ مَكِّيٍّ. قَالَا: أَنْبَأَنَا حَنْبَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّصَافِيُّ الْمُكَبِّرُ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُذْهِبِ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَغَيْرُهُ، فَذَكَرَ الْمُسْنَدَ وَمَا فِيْهِ مِنْ زِيَادَاتِ عَبْدِ اللهِ وَزِيَادَاتِ الْقُطَيْعِيِّ.

اِن میں سے پہلے صاحب نے یہ کہا: مسلم بن محمد نے ہمیں بتایا' اور دوسرے نے یہ کہا: زینب بنت مکی نے ہمیں خبر دی' اُن دونوں کا یہ کہنا ہے: حنبل بن عبداللہ رصافی مکبر نے ہمیں بتایا: وہ کہتے ہیں: ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد بن حصین نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابوعلی حسن بن علی بن مذہب نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں: میرے والد (یعنی امام احمد بن حنبل) اور اُن کے علاوہ دوسروں نے مجھے حدیث بیان کی' اِس کے بعد اُنہوں نے ''مسند احمد بن حنبل'' اُس میں عبداللہ بن احمد کی ہوئی ''زیادات'' اور قطیعی کی ''زیادات'' کے بارے میں ذکر کیا۔

وَاَمَّا مُسْنَدُ اَبِيْ يَعْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ بِهِ الشَّيْخُ زَيْنُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبِلْبِيْسِيُّ سَمَاعًا عَلَيْهِ بِجَمِيْعِ الْكِتَابِ، خَلَا الْجُزْءَ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ مِنْ تَجْزِئَةِ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْجَيَّانِيِّ

جہاں تک ''مسند ابویعلیٰ'' کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں مجھے خبر دی: شیخ زین الدین محمد بن محمد بن ابراہیم بلبیسی نے' جو اُن کے سامنے پوری کتاب کے ''سماع'' کے طور پر تھی' البتہ دوسرے اور تیسرے دو اجزاء کا معاملہ مختلف ہے' یہ جزء بندی' اُن کے استاد محمد بن علی جیانی نے کی ہوئی تھی۔

وَاَوَّلُهُمَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ" وَآخِرُ الثَّالِثِ اِلٰى آخِرِ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: "شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يُنَاشِدُ النَّاسَ: اَنْشُدُ اللهَ، مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ ..... وَآخِرُهُ: " وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ."

اِن دونوں اجزاء کا آغاز' اِس حدیث سے ہوتا ہے: ابوخیثمہ نے' یحییٰ بن سعید القطان کے حوالے سے' عبیداللہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میت کے اہل خانہ کے اُس پر رونے کی وجہ سے' میت کو عذاب دیا جاتا ہے''

تیسرے حصے کا اختتام' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی نقل کردہ اِس روایت پر ہوتا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں میدان میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ''غدیر خم'' کے دن یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا......الخ

اس روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں: ''تو اُس سے دشمنی رکھنا' جو اِس (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دشمنی رکھے''

فَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْقَدْرِ قَاضِي الْقُضَاةِ بَدْرُ الدِّيْنِ أَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ الْخَشَّابِ سَمَاعًا عَلَيْهِ، قَالَا: أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ ظَافِرٍ الْبَصْرِيُّ. قَالَ الْبِلْبِيْسِيُّ: خَلَا مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابِ إِلَى مُسْنَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَخَلَا مِنْ أَوَّلِ مُسْنَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى حَدِيْثِ مَاشِطَةِ بِنْتِ فِرْعَوْنَ، وَخَلَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ - إِلَى أَوَّلِ حَدِيْثِ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَأَلْتُ رَبِّي اللَّاهِينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْبَشَرِ "، وَخَلَا مِنْ حَدِيْثِ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ يَتَّخِذُونَ شَرَابَ الْبِتْعِ ... الْحَدِيْثَ، إِلَى حَدِيْثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِيْهِ: "أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ."

اِس حصے یعنی اِن دو اجزاء کے بارے میں ہمیں خبر دی: قاضی القضاۃ بدرالدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عیسیٰ بن خطاب نے اور یہ خبر اُن کے سامنے ''سماع'' کے طور پر تھی یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ابو الفضل محمد بن عمر بن ابوبکر بن جعفر بصری نے ہمیں بتایا بلبیسی فرماتے ہیں: یہ ''سماع'' کتاب کے آغاز سے لے کر ''مسند طلحہ بن عبیداللہ'' تک کے علاوہ ہے اور ''مسند عبداللہ بن عباس'' کے آغاز سے لے کر فرعون کی بیٹی کو کنگھی کرنے والی عورت سے متعلق روایت تک ہے اور اُس حصے کے علاوہ ہے جس میں عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا''

اور یہ اُس روایت کے آغاز تک ہے جسے یزید رقاشی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے پروردگار سے بنی نوع انسان میں سے لہو کا شکار ہونے والے افراد کے بارے میں سوال کیا''۔

اور یہ اُس روایت کے بھی علاوہ ہے جسے سیار ابوالحکم نے ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یمن کے لوگ ''بتع'' نام کی شراب استعمال کرتے ہیں''......الحدیث

اور یہ حصہ اُس روایت تک ہے جسے ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے''......اس روایت میں یہ مذکور ہے: ''کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف نہ کروں؟''۔

فَإِجَازَةٌ لِهٰذِهِ الْمَوَاضِعِ الْأَرْبَعَةِ مِنَ ابْنِ ظَافِرٍ - إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَاعًا - قَالَ ابْنُ ظَافِرٍ: أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْهُذْبَانِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الطَّبَرِيُّ " ح " وَأَخْبَرَنِي بِهِ

عَالِيًا قَاضِي الْقُضَاةِ عِزُّ الدِّيْنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَاضِي الْقُضَاةِ بَدْرِ الدِّيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ اللهِ بْنِ جَمَاعَةَ - إِجَازَةً مُعَيَّنَةً. قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ هِبَةِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَسَاكِرَ إِجَازَةً، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمُعِزِّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ إِجَازَةً، قَالَ هُوَ وَمَنْصُورٌ الطَّبَرِيُّ: أَنْبَأَنَا زَاهِرُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّحَّامِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَنْزَرُودِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ الْحِيرِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو يَعْلَى أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى الْمَوْصِلِيُّ.

اِن چار مقامات کی ''اجازت'' ابن ظافر سے حاصل ہوئی ہے اگرچہ یہ ''سماع'' کے طور پر نہیں ہے۔

ابن ظافر بیان کرتے ہیں: یعقوب بن محمد بن حسن ہدبانی نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: منصور بن علی بن اسماعیل طبری نے ہمیں بتایا (یہاں تحویل سند ہے:) عالی سند کے حوالے سے' مجھے اِس کے بارے میں خبر دی: قاضی القضاۃ عزالدین عبدالعزیز بن قاضی القضاۃ بدرالدین بن ابراہیم بن سعداللہ بن جماعہ نے' جو ایک معین اجازت تھی' وہ فرماتے ہیں: ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عساکر نے اجازت کے طور پر ہمیں بتایا' وہ فرماتے ہیں: عبدالمعز بن محمد ہروی نے اجازت کے طور پر ہمیں بتایا' وہ اور منصور طبری فرماتے ہیں: زاہر بن طاہر بن محمد شحامی نے ہمیں بتایا' وہ فرماتے ہیں: محمد بن عبدالرحمن بن محمد جنزرودی نے ہمیں بتایا' وہ فرماتے ہیں: ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان حیری نے ہمیں بتایا: وہ فرماتے ہیں:

امام ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی نے ہمیں بتایا (جو ''مسند ابویعلیٰ'' کے مؤلف ہیں).

علامہ ہیثمی کی ''مسند بزار'' کی روایت:

(رِوَايَةُ الْمُؤَلِّفِ لِمُسْنَدِ الْبَزَّارِ)

وَأَخْبَرَنِيْ بِمُسْنَدِ الْبَزَّارِ شَيْخُ الْإِسْلَامِ قَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ أَبُوْ عُمَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَاضِي الْمُسْلِمِيْنَ بَدْرِ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَمَاعَةَ - إِجَازَةً مُعَيَّنَةً. أَنْبَأَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الزُّبَيْرِ مُكَاتَبَةً مِّنَ الْمَغْرِبِ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَافِقِيُّ إِجَازَةً مُعَيَّنَةً، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجْرِيُّ سَمَاعًا عَلَيْهِ بِجَمِيعِ الْمُسْنَدِ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ابْنُ إِحْدَى عَشْرَةَ (إِجَازَةً)، أَنْبَأَنَا الْحَافِظُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّدَفِيُّ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ فُورْتَش، أَنْبَأَنَا أَبُوْ عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَمَنْكِيُّ إِجَازَةً، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُفَرِّجِ (ابْنُ بَدْلٌ)، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الصَّمُوْتِ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ "ح."

وَأَخْبَرَنِيْ بِهٖ أَعْلَى مِنْ هٰذَا بِدَرَجَتَيْنِ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَيْدُوْمِيُّ إِجَازَةً مُشَافَهَةً، أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْقَسْطَلَانِيُّ إِجَازَةً، أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَجَّاجِ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوسُفَ الْفِهْرِيُّ الشَّاطِبِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ إِلَيْنَا مِنَ الْمَغْرِبِ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَتَّابٍ إِجَازَةً،

حَدَّثَنِيْ أَبِيْ سَمَاعًا عَلَيْهِ، أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَمْرُوْنَ (اِجَازَةً سَنَةَ 446)، أَنْبَأَنَا ابْنُ مُفْرِجٍ - فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ.

''مسند بزار'' کے بارے میں مؤلف (یعنی علامہ ہیثمی) کی روایت:

''مسند بزار'' کے بارے میں مجھے خبر دی: شیخ الاسلام قاضی المسلمین ابوعمر عبدالعزیز بن قاضی المسلمین بدرالدین محمد بن ابراہیم بن جماعہ نے' جو ایک معین'' اجازت'' تھی' وہ کہتے ہیں: ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن زبیر نے مغرب (یعنی مراکش) سے تحریری طور پر ہمیں بتایا: وہ کہتے ہیں: ابوالحسن علی بن محمد غافقی نے معین ''اجازت'' دی' وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن محمد باجری نے ہمیں بتایا' جو اُن کے سامنے پوری ''مسند'' کے ''سماع'' کے طور پر تھا' وہ کہتے ہیں: محمد بن حسین بن احمد نے ''اجازت'' کے طور پر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: حافظ ابوعلی حسین بن محمد صدفی نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن فورتش نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابوعمر احمد بن محمد طلمنکی نے ''اجازت'' کے طور پر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: محمد بن احمد بن یحییٰ بن مفرج (ابن بدل) نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: محمد بن ایوب بن حبیب بن صموت نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں:

امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار نے ہمیں بتایا (جو ''مسند بزار'' کے مؤلف ہیں)۔

یہاں تحویل سند ہے: اِس سے دو درجہ اعلیٰ سند کے بارے میں' مجھے خبر دی: ابوالفتح محمد بن محمد میدومی نے' جو ''مشافہہ اجازت تھی' وہ کہتے ہیں: ابوالحسن علی بن احمد قسطلانی نے اجازت کے طور پر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابوالحجاج یوسف بن عبداللہ بن یوسف شاطبی نے 'مغرب' ' (یعنی مراکش سے) ہمیں مکتوب لکھ کر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن عتاب نے اجازت کے طور پر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بیان کیا' جو اُن پر ''سماع'' کے طور پر تھا' وہ کہتے ہیں: شیخ سلیمان بن خلف بن عمرون نے ہمیں بتایا: یہ اجازت سن 446 ہجری کی ہے' وہ کہتے ہیں: ابن مفرج نے ہمیں بتایا' اِس سے آگے کی سند حسب سابق ہے۔

علامہ ہیثمی کی ''معاجم ثلاثہ'' کی روایت

(رِوَايَةُ الْمُؤَلِّفِ لِمَعَاجِمِ الطَّبَرَانِيِّ الثَّلَاثَةِ)

وَقَدْ أَخْبَرَنِيْ بِالْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ لِأَبِي الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيِّ الشَّيْخَانِ الْمُسْنِدَانِ: أَبُو الْحَرَمِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، وَالْمُحَدِّثُ نَاصِرُ الدِّيْنِ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْفَارِقِيُّ - قِرَاءَةً عَلَيْهِمَا وَأَنَا أَسْمَعُ، وَقِرَاءَةً مِنِّيْ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الْفَارِقِيِّ فَقَطْ - قَالَا: أَخْبَرَتْنَا الشَّيْخَةُ الصَّالِحَةُ دَارُ إِقْبَالٍ مُؤْنِسَةُ خَاتُوْنِ ابْنَةُ الْمَلِكِ الْعَادِلِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَيُّوْبَ - قَالَ الْأَوَّلُ: بِجَمِيْعِ الْكِتَابِ، وَقَالَ الثَّانِيْ: مِنْ بَابِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ إِلٰى آخِرِ الْكِتَابِ. قَالَتْ: أَنَا الْمَشَايِخُ الْأَرْبَعَةُ: أَبُو الْفَخْرِ أَسْعَدُ بْنُ سَعِيْدِ (بْنِ سَعِيْدٍ) بْنِ رَوْحٍ، وَأَبُوْ سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ نَصْرٍ، وَأُمُّ هَانِئٍ عَفِيْفَةُ بِنْتُ أَحْمَدَ الْفَارِقَانِيَّةُ، وَأُمُّ حَبِيْبَةَ عَائِشَةُ بِنْتُ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْفَاخِرِ - إِجَازَةً - قَالُوْا: أَخْبَرَتْنَا أُمُّ إِبْرَاهِيْمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْجُوزْدَانِيَّةُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: حُضُوْرًا، وَقَالَ الْبَاقُوْنَ: سَمَاعًا "ح."

وَقَالَ الْفَارِقِيُّ: اَخْبَرَنَا الْحَافِظُ شَرَفُ الدِّيْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَلَفِ الدِّمْيَاطِيُّ - سَمَاعًا عَلَيْهِ لِجَمِيْعِ الْكِتَابِ، قَالَ: اَنَا اَبُو الْمُظَفَّرِ صَقْرُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَقْرِ الْحَلَبِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - وَاَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَلِيْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَحْمَدَ الْمَقْدِسِيُّ، قَالُوْا: اَنَا اَبُو الْفَرَجِ يَحْيَى بْنُ مَحْمُوْدِ الثَّقَفِيُّ، اَنَا اَبُوْ عَدْنَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نِزَارٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُوزْدَانِيَّةُ قَالَا: اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيْذَةَ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوْبَ الطَّبَرَانِيُّ.

امام طبرانی کی تینوں "معاجم" کی مؤلف (علامہ ہیثمی) کی روایت:

امام ابوالقاسم طبرانی کی "معجم صغیر" کے بارے میں، مجھے دو مشائخ نے خبر دی، جو دونوں مسند ہیں، ابوالحرم محمد بن محمد قلانسی اور محدث ناصر الدین ابو عبداللہ محمد بن ابوالقاسم فارقی، اِن دونوں کے سامنے کی قرأت کی گئی، اور میں اُسے سن رہا تھا، اور اُس کے بعد میں نے صرف شیخ فاروقی کے سامنے قرأت کی تھی، یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہمیں ایک بزرگ اور نیک خاتون نے خبر دی: جو عادل بادشاہ ابوبکر بن ایوب کی صاحبزادی ہیں، دونوں بزرگوں میں سے پہلے کا یہ کہنا ہے: کہ پوری کتاب کی خبر دی، جبکہ دوسرے بزرگ کا یہ کہنا ہے: کہ باب: "ح" سے شروع ہونے والے نام سے لے کر کتاب کے آخر تک کی خبر دی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: چار مشائخ نے، ہمیں اس کی خبر دی: ابوالفخر اسعد بن سعید بن سعید بن روح - ابوسعد احمد بن محمد بن ابو نصر - اُم ہانی عفیفہ بنت احمد فارنیہ - اُم حبیبہ عائشہ بنت معمر بن عبدالواحد بن فاخر - انہوں نے اجازت کے طور پر خبر دی، اِن سب کا یہ کہنا ہے: ام ابراہیم فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد جوزدانیہ نے ہمیں خبر دی، عائشہ کہتی ہیں: موجودگی میں خبر دی، اور باقی کہتے ہیں: سماع کے طور پر خبر دی۔

یہاں تحویل سند ہے: فارقی کہتے ہیں: حافظ شرف الدین ابو محمد عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی (جو احادیث مبارکہ کے مشہور مجموعہ "المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کے مؤلف ہیں) نے ہمیں خبر دی، یہ اُن کے سامنے پوری کتاب کے "سماع" کے طور پر ہے، وہ فرماتے ہیں: ابومظفر صقر بن یحییٰ بن صقر حلبی نے ہمیں بتایا، یہ الفاظ اُن کے ہیں، اس کے علاوہ ابواسحاق ابراہیم بن خلیل بن عبداللہ دمشقی نے اور ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن احمد مقدسی نے ہمیں بتایا، اِن سب کا یہ کہنا ہے: ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے ہمیں خبر دی، وہ کہتے ہیں: ابوعدنان محمد بن احمد بن نزار نے، اور فاطمہ بنت عبداللہ جوزدانیہ نے ہمیں خبر دی، اِن دونوں کا یہ کہنا ہے: ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ریدہ نے ہمیں خبر دی، وہ کہتے ہیں:

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی نے ہمیں خبر دی (جو "معجم صغیر" کے مؤلف ہیں)۔

علامہ ہیثمی کی "معجم اوسط" کی روایت

وَاَخْبَرَنِيْ بِالْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ اَبُوْ طَلْحَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يُوْسُفَ الْحَرَاوِيُّ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ

مِنْ اَوَّلِ بَابِ النُّوْنِ اِلٰى آخِرِ الْكِتَابِ، وَاِجَازَةً لِبَاقِيْهِ. قَالَ: اَنَا الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَلَفٍ الدِّمْيَاطِيُّ اِجَازَةً، اَنَا الْحَافِظُ اَبُو الْحَجَّاجِ يُوْسُفُ بْنُ خَلِيْلٍ الدِّمَشْقِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ خَلِيْلُ بْنُ اَبِي الرَّجَاءِ بْنِ اَبِي الْفَتْحِ الرَّارَانِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْحَدَّادُ اِجَازَةً، اَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ.

''معجم اوسط'' کے بارے میں مجھے خبر دی' ابوطلحہ محمد بن علی بن یوسف حراوی نے' اُن کے سامنے پڑھی جارہی تھی اور میں سن رہا تھا' یہ ''ن'' سے شروع ہونے والے ناموں سے متعلق باب کے آغاز سے لے کر کتاب کے آخر تک (اِس ''سماع'' کے طور پر ہے) اور کتاب کا بقیہ حصہ ''اجازت'' کے طور پر ہے' وہ فرماتے ہیں: حافظ ابومحمد عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی نے اجازت کے طور پر ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں: حافظ ابوحجاج یوسف بن خلیل دمشقی نے ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں: ابوسعید خلیل بن ابورجاء بن ابوالفتح رارانی نے ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابوعلی حسن بن احمد بن حسن حداد نے ''اجازت'' کے طور پر ہمیں بتایا' وہ کہتے ہیں: ابونعیم احمد بن عبداللہ حافظ نے ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں:

امام ابوالقاسم طبرانی نے ہمیں خبر دی (جو ''معجم اوسط'' کے مؤلف ہیں)۔

علامہ ہیثمی کی ''معجم کبیر'' کی روایت

وَاَخْبَرَنِيْ بِالْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ الشَّيْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْاَيُّوْبِيُّ - قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَنَحْنُ نَسْمَعُ مِنْ اَوَّلِ الْجُزْءِ السَّابِعِ وَالثَّلَاثِيْنَ: وَاَوَّلُهُ حَدِيْثُ سَلَمَةَ وَالِدِ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الْجَرْمِيِّ اِلٰى آخِرِ الْخَامِسِ وَالْاَرْبَعِيْنَ.

وَيَنْتَهِيْ اِلٰى رِوَايَةِ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ - وَاِجَازَةً لِبَاقِيْهِ.

قَالَ: اَنَا اَبُو الْعِزِّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ الْجُزْءِ السَّابِعِ وَالثَّلَاثِيْنَ اِلٰى آخِرِ الْجُزْءِ السَّادِسِ وَالسِّتِّيْنَ - وَآخِرُهُ حَدِيْثُ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

" اَلْاَنْبِيَاءُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِلَّا عَشَرَةً: نُوْحٌ، وَهُوْدٌ، وَلُوْطٌ، وَصَالِحٌ، وَشُعَيْبٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ، وَاِسْمَاعِيْلُ، وَاِسْحَاقُ، وَعِيْسٰى، وَمُحَمَّدٌ، وَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ، اِلَّا عِيْسٰى وَيَعْقُوْبَ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - " وَاِجَازَةً لِبَاقِيْهِ، قَالَ: اَخْبَرَتْنَا عَفِيْفَةُ بِنْتُ اَحْمَدَ الْفَارِقَانِيَّةُ اِجَازَةً، قَالَتْ: اَخْبَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُوْزْدَانِيَّةُ " ح " وَاَخْبَرَنَا بِهٖ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْمَيْدُوْمِيُّ سَمَاعًا عَلَيْهِ لِبَعْضِهٖ، وَاِجَازَةً لِبَاقِيْهِ، قَالَ: اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي الْعِزِّ الْاَنْصَارِيُّ اِجَازَةً، اَخْبَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ سَعْدِ الْخَيْرِ - سَمَاعًا لِلنِّصْفِ الْاَوَّلِ مِنَ الْكِتَابِ، وَاِجَازَةً لِلنِّصْفِ الثَّانِيْ - قَالَتْ: اَخْبَرَتْنَا فَاطِمَةُ الْجُوْزْدَانِيَّةُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيْذَةَ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوْبَ الطَّبَرَانِيُّ.

''معجم کبیر'' کے بارے میں' مجھے خبر دی: شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن عبدالعزیز ایوبی نے' اُن کے سامنے پڑھی جا رہی تھی اور ہم سن رہے تھے' یہ 37 ویں جزء کے آغاز سے تھا' جس کے شروع میں سلمہ کی نقل کردہ حدیث تھی' جو عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہیں' اور یہ 45 ویں جزء کے آخر تک تھا' جو شداد ابوعمار کی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت پر ختم ہوتا ہے (اس حصے کی اجازت قرأت کے طور پر تھی) اور باقی کی ''اجازت'' کے طور پر تھی۔

وہ فرماتے ہیں: ابوالعز عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن علی حرانی نے ہمیں خبر دی' یہ اُن کے سامنے قرأت کے طور پر تھا اور یہ 37 ویں جزء کے آغاز سے لے کر 66 ویں جزء کے اختتام تک ہے' جس کے آخر میں سماک بن حرب کی نقل کردہ حدیث ہے' جو عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' وہ فرماتے ہیں:

''تمام انبیاء کرام کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے' صرف دس انبیاء کرام کا معاملہ مختلف ہے' حضرت نوح' حضرت ہود حضرت لوط' حضرت صالح' حضرت شعیب' حضرت ابراہیم' حضرت اسماعیل' حضرت اسحاق' حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) اور ہر نبی کے دو نام ہوتے تھے' صرف حضرت عیسیٰ اور حضرت یعقوب علیہما السلام کا معاملہ مختلف ہے''۔

اور اُس کے بقیہ حصے کو ''اجازت'' کے طور پر ہمیں بتایا۔

وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اجازت کے طور پر خبر دی' عفیفہ بنت احمد فارقانیہ نے' وہ فرماتی ہیں: ہمیں خبر دی' فاطمہ بنت عبداللہ جوزدانیہ نے' یہاں تحویل سند ہے اور ہمیں اس کے بارے میں خبر دی' ابوالفتح محمد بن محمد بن ابراہیم میدومی نے' کچھ حصے کا اُن کے سامنے سماع کیا گیا' اور بقیہ حصے کی ''اجازت'' تھی' وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابوالعز انصاری نے ہمیں اجازت کے طور پر خبر دی اور فاطمہ بنت سعد الخیر نے ہمیں خبر دی' جو سماع کے طور پر تھا' اور کتاب کے ابتدائی نصف حصے کے بارے میں خبر دی' جبکہ باقی نصف حصہ ''اجازت'' کے طور پر تھا' وہ فرماتی ہیں: فاطمہ جوزدانیہ نے ہمیں خبر دی' وہ کہتی ہیں: محمد بن عبداللہ بن ریدہ نے ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں:

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی نے ہمیں خبر دی (جو ''معجم کبیر'' کے مؤلف ہیں)۔

''معجم کبیر'' کے مختلف اجزاء کی روایت

وَاَخْبَرَنِيْ بِالْمُجَلَّدِ الْاَوَّلِ - وَيَنْتَهِي اِلٰى رِوَايَةِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ - الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْحَذْفِيُّ - تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ - بِقِرَاءَتِيْ عَلَيْهِ، قَالَ: اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ شِبْلٍ الصِّنْهَاجِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ، اَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْقَوِيِّ بْنِ اَبِي الْعِزِّ بْنِ عَزُّوْنَ الْاَنْصَارِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ، وَاَخْبَرَنَا الْمَيْدُوْمِيُّ عَنِ ابْنِ عَزُّوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنَا فَخْرُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ بِنْتُ سَعْدِ الْخَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّةُ سَمَاعًا عَلَيْهَا، قَالَتْ: اَخْبَرَتْنَا اُمُّ اِبْرَاهِيْمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ

اللهِ بْنِ اَحْمَدَ الْجُوْزْدَانِيَّةُ قِرَاءَةً عَلَيْهَا وَاَنَا حَاضِرَةٌ، قَالَتْ: اَنَا ابْنُ رِيْذَةَ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ.

اس کی پہلی جلد' جوزہری کی خارجہ بن زید بن ثابت کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت پر ختم ہوتی ہے اُس کے بارے میں مجھے خبر دی: شیخ' امام' عالم' حافظ ابومحمد عبدالقادر بن محمد بن محمد قرشی حذفی نے' اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے' میں نے اُن کے سامنے قرأت کی تھی' وہ کہتے ہیں: ابوبکر عبداللہ بن علی بن عمر بن شبل صنہاجی نے ہمیں خبر دی' اُن کے سامنے قرأت کی جارہی تھی اور میں سن رہا تھا' وہ فرماتے ہیں: ابوطاہر اسماعیل بن عبدالقوی بن ابوالعز بن عزون انصاری نے ہمیں خبر دی' اُن کے سامنے قرأت کی جارہی تھی اور میں سن رہا تھا' اور میدومی نے ابنِ عزون کے حوالے سے ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں: فخر النساء فاطمہ بنت سعد الخیر بن محمد بن سہل انصاریہ نے ہمیں خبر دی' جو ''سماع'' کے طور پر تھی' وہ کہتی ہیں: اُم ابراہیم فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد جوزدانیہ نے ہمیں خبر دی' اُن کے سامنے کی قرأت کی جارہی تھی اور میں وہاں موجود تھی' وہ بیان کرتی ہیں: ابن ریدہ نے ہمیں خبر دی' وہ کہتے ہیں: امام ابوالقاسم طبرانی نے ہمیں خبر دی۔

وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْقَادِرِ اَيْضًا بِقِرَاءَتِيْ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ الْجُزْءِ الثَّانِيْ وَالثَّمَانِيْنَ.

وَاَوَّلُهُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْقَرَاطِيْسِيُّ، فَذَكَرَ حَدِيْثَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا - الْحَدِيْثَ، وَيَنْتَهِيْ اِلٰى تَفْسِيْرِ حَدِيْثِ هِنْدِ بْنِ اَبِيْ هَالَةَ.

وَاَخْبَرَنِيْ مِنْ هُنَا اِلٰى بَابِ اللَّامِ اَلِفِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَادِلٍ الْحَنْبَلِيُّ بِقِرَاءَتِيْ اَيْضًا.

وَاَخْبَرَنِيْ مِنْ هُنَا اِلٰى آخِرِ الْجُزْءِ التِّسْعِيْنَ - وَيَنْتَهِيْ اِلٰى آخِرِ طُرُقِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ: "اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ" - عَبْدُ الْقَادِرِ اَيْضًا.

وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ

بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاجِيُّ مِنْ هُنَا اِلٰى حَدِيْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ.

وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْقَادِرِ الْمَذْكُوْرُ مِنْ هُنَا اِلٰى حَدِيْثِ حَلِيْمَةَ بِنْتِ اَبِيْ ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ.

اور مجھے شیخ عبدالقادر نے خبر دی' جو میں نے اُن کے سامنے قرأت کی تھی' یہ 82ویں جزء کے آغاز سے تھی' اِس کے آغاز میں یہ روایت ہے: ابو یزید قراطیسی نے ہمیں حدیث بیان کی: اُس کے بعد انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ حدیث ذکر کی ہے' کہ اُن کے والد اُنہیں ساتھ لے کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے' اور عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو عطیہ دیا ہے...... الحدیث اور یہ جزء حضرت ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی وضاحت پر ختم ہوتا ہے۔

یہاں سے لے کر' باب ''ل'' تک کے حصے کے بارے میں مجھے خبر دی' شیخ ابوحفص عمر بن علی بن عادل حنبلی نے' میں نے اُن کے سامنے قرأت کی تھی۔

یہاں سے لے کر 90ویں جزء کے اختتام تک کے بارے میں بھی' شیخ عبدالقادر نے ہی مجھے خبر دی' یہ جزء ہشام بن عروہ کی فاطمہ بنت منذر کے حوالے سے' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے منقول اِس روایت کے مختلف طرق پر ختم ہوتا ہے۔

"جس کو کچھ نہ دیا گیا ہو اُس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے"
یہاں سے لے کر سیّدہ بسرہ بنت صفوان کی نقل کردہ حدیث تک کے بارے میں عبداللہ بن علی بن محمد باجی نے مجھے خبر دی۔
اور شیخ عبدالقادر جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اُنہوں نے یہاں سے لے کر سیّدہ حلیمہ بنت ابوذ ؤیب سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول حدیث تک کے بارے میں مجھے خبر دی۔

وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ الْبَاجِیِّ الْمَذْکُوْرُ مِنْ ھُنَا اِلٰی آخِرِ الْکِتَابِ، قَالُوْا ثَلَاثَتُھُمْ - عَبْدُ الْقَادِرِ، وَعُمَرُ بْنُ عَادِلٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْبَاجِیِّ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ سَاعِدٍ الْحَلَبِیُّ سَمَاعًا عَلَیْهِ، قَالَ ابْنُ الْبَاجِیِّ: خَلَا مِنْ اَوَّلِ الْحَادِی وَالتِّسْعِیْنَ اِلٰی حَدِیْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَخَلَا مِنْ قَوْلِهٖ: مَا اَسْنَدَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ، اِلٰی قَوْلِهٖ: مَا اَسْنَدَتْ اُمُّ کُرْزٍ الْخُزَاعِیَّةُ، فَاِجَازَةٌ مِنْهُ، قَالَ: اَنَا یُوْسُفُ بْنُ خَلِیْلٍ الْحَافِظُ، قَالَ: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّرَسُوْسِیُّ، اَنْبَاَ مَحْمُوْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ، وَاَبُوْ نَهْشَلٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ اَحْمَدَ الْعَنْبَرِیُّ " ح " قَالَ ابْنُ خَلِیْلٍ: وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ زَیْدِ بْنِ حَمْدٍ الْکَرَّانِیُّ، اَنْبَاَ مَحْمُوْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الصَّیْرَفِیُّ، خَلَا الْجُزْءَ الْاَخِیْرَ، فَاِجَازَةٌ مِنْهُ وَسَمَاعًا عَلٰی فَاطِمَةَ الْجُوْزْدَانِیَّةِ لِلْجُزْءِ الْمَذْکُوْرِ. قَالَ مَحْمُوْدٌ الصَّیْرَفِیُّ: اَنْبَاَ اَبُو الْحُسَیْنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ فَاذْشَاهْ، وَقَالَ اَبُوْ نَهْشَلٍ وَفَاطِمَةُ الْجُوْزْدَانِیَّةُ: اَنْبَاَ ابْنُ رِیْذَةَ، اَنْبَاَ اَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِیُّ.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ.

ابن باجی اِن کا ذکر ہو چکا ہے اُنہوں نے یہاں سے لے کر کتاب کے آخر تک کی مجھے خبر دی۔
ان تینوں یعنی شیخ عبدالقادر شیخ عمر بن عادل اور شیخ عبداللہ بن باجی کا یہ کہنا ہے: شیخ محمد بن علی بن ساعد حلبی نے ہمیں خبر دی جو سماع کے طور پر تھی ابن باجی کہتے ہیں: 91 ویں جزء کے آغاز سے لے کر سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت تک کا حصہ اِس میں شامل نہیں ہے اور جو روایات سیّدہ اُم سلیم نے نقل کی ہیں وہاں سے لے کر اُس حصے تک جس میں سیّدہ اُم کرز خزاعیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایات مذکور ہیں وہاں تک اس میں شامل نہیں ہے اس الگ حصے کی خبر اُنہوں نے اجازت کے طور پر دی ہے وہ فرماتے ہیں: یوسف بن خلیل حافظ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں: محمد بن اسماعیل بن محمد طرطوسی نے ہمیں بتایا وہ فرماتے ہیں: محمود بن اسماعیل بن محمد صیرفی نے اور ابونہشل عبدالصمد بن احمد عنبری نے ہمیں بتایا یہاں تحویل سند ہے ابن خلیل کہتے ہیں: محمد بن ابوزید بن حمد کرانی نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں: محمود بن اسماعیل صیرفی نے ہمیں بتایا البتہ آخری جزء اِس میں شامل نہیں ہیں اس کی اُن کی طرف سے "اجازت" ہے اس کے علاوہ مذکورہ جزء کا "سماع" فاطمہ جوزدانیہ کے سامنے ہوا محمود صیرفی فرماتے ہیں: ابوالحسین احمد بن محمد بن حسین بن بادشاہ نے ہمیں بتایا وہ فرماتے ہیں: ابونہشل اور فاطمہ جوزدانیہ نے یہ بات بیان کی ہے ابن ریدہ نے ہمیں بتایا وہ فرماتے ہیں: امام ابوالقاسم طبرانی نے ہمیں بتایا۔
صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ

کتاب: ایمان کے بارے میں روایات

بَابٌ فِيمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

باب: اس شخص کا بیان' جو اِس بات کی گواہی دے' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے

1 - وَبِسَنَدِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنْبَأَ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ - يُحَدِّثُ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنُوا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ، قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِّنْهُمْ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي ظِلِّ أُطُمٍ مِّنَ الْآطَامِ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ - رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ - فَسَلَّمَ عَلَيَّ فَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّهُ مَرَّ وَلَا سَلَّمَ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ - رَحِمَهُ اللهُ - فَقَالَ لَهُ: مَا يُعْجِبُكَ أَنِّي مَرَرْتُ عَلٰى عُثْمَانَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ! وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ - فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ - رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ - حَتّٰى سَلَّمَا جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: جَاءَنِي أَخُوكَ عُمَرُ، فَذَكَرَ أَنَّهُ مَرَّ فَسَلَّمَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَمَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى، وَاللهِ قَدْ فَعَلْتَ، وَلٰكِنَّهَا عُبِّيَّتُكُمْ يَا بَنِي أُمَيَّةَ. قَالَ: قُلْتُ وَاللهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ. وَقَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ. فَقُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ عُثْمَانُ - رَحِمَهُ اللهُ: تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّي فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِاخْتِصَارٍ، وَأَبُو يَعْلٰى بِتَمَامِهِ، وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ وَلٰكِنَّ الزُّهْرِيَّ وَثَّقَهُ وَأَبْهَمَهُ، وَقَدْ ذَكَرْتُهُ بِسَنَدِهِ حَتّٰى لَا أُبْعِدَهُ الْكِتَابَ بِسَنَدٍ مُنْقَطِعٍ.

1- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط2,839' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده9'اورده المؤلف فی زوائد المسند 1'اورده المؤلف فی کشف الاستار1' اورده المؤلف فی المقصد العلی7'کنزالعمال 1640 1404'طبقات ابن سعد 2/85

۱۵ امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک اہل علم نے مجھے یہ بات بتائی: اُس نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اِس حوالے سے (شدید) غم محسوس ہوا' یہاں تک کہ اُن میں سے بعض حضرات وسوسے کا شکار ہو جاتے تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن افراد میں سے ایک تھا' ایک مرتبہ میں ایک عمارت کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا' اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھے سلام بھی کیا' لیکن مجھے پتہ نہیں چلا کہ وہ گزر رہے ہیں' یا اُنہوں نے سلام کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے کہا: کیا آپ اس بات پر حیران نہیں ہوں گے؟ کہ میں عثمان کے پاس سے گزرا' میں نے اُسے سلام کیا' لیکن اُس نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے' اُن دونوں حضرات نے مجھے سلام کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بھائی عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ وہ (آپ کے پاس سے) گزرے' اور انہوں نے آپ کو سلام کیا' لیکن آپ نے اُنہیں جواب نہیں دیا' آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں نے تو ایسا نہیں کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں! اللہ کی قسم! آپ نے ایسا کیا ہے' اے بنو امیہ! یہ آپ لوگوں کی خود پسندی ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ آپ گزر رہے ہیں' یا آپ نے سلام کیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان ٹھیک کہہ رہا ہے' یہ کسی پریشانی کی وجہ سے تمہاری طرف متوجہ نہیں ہوا ہوگا' میں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ معاملہ کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی' اس سے پہلے کہ میں اُن سے اِس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کرتا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارے میں دریافت کیا تھا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں اُٹھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اور میں نے اُن سے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: (ایک مرتبہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس معاملے کی نجات کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لے' جو میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تھا اور انہوں نے اُسے قبول نہیں کیا تھا' تو وہ کلمہ اُس شخص کے لئے نجات کا باعث بن جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام ابو یعلیٰ نے اسے مکمل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا' تاہم امام زہری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اسے ''مبہم'' رکھا ہے۔

میں نے اس کی سند اسی لئے بیان کر دی ہے' تاکہ میں کتاب کا آغاز کسی ''منقطع'' سند کے ساتھ نہ کروں۔

2 - وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ؟ قَالَ: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهُوَ لَهُ نَجَاةٌ".

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْ إِسْنَادِهِ: كَوْثَرٌ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس معاملے کی نجات کیا ہے؟ جس میں ہم ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو یہ اُس کے لیے نجات کا باعث ہوگا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ''کوثر'' ہے اور وہ متروک ہے۔

3 - وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَقِيَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: مَا لِيْ أَرَاكَ وَاجِمًا؟ قَالَ: كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهَا مُوجِبَةٌ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهَا. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا أَعْلَمُ مَا هِيَ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، إِلَّا أَنَّ أَبَا وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ.

ابووائل بیان کرتے ہیں: مجھے یہ روایت بیان کی گئی ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک کلمہ کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تھا کہ وہ کلمہ واجب کر دیتا ہے' لیکن میں اُس کلمہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کر سکا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم ہے کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لا الہ الا اللہ ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ ابووائل نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع نہیں کیا ہے۔

4 - وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ." قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقُلْتُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْرُجْ فَنَادِ فِي النَّاسِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" فَقَالَ عُمَرُ: ارْجِعْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوْا عَلَيْهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا رَدَّكَ؟" فَأَخْبَرْتُهُ

2-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 19' اورده المؤلف فى المقصد العلى 1

3-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 97' اورده المؤلف فى المقصد العلى 6'المطالب العاليه 48/3

4-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 100' اورده المؤلف فى المقصد العلى 2

بِقَوْلِ عُمَرَ، فَقَالَ: "صَدَقَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَفِيْ إِسْنَادِهٖ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نکلو (یعنی باہر جاؤ:) اور لوگوں میں یہ اعلان کردو:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اُس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نکلا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی' انہوں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا ہے: تم نکلو اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس جائیں' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اِسی پر اکتفاء کرلیں گے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم واپس کیوں آ گئے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے اور وہ متروک ہے۔

5 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ." قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَا أُحَدِّثُكَ مَا هِيَ؟ هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِيْ أَلْزَمَهَا اللّٰهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - مُحَمَّدًا - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ - وَأَصْحَابَهٗ، وَهِيَ كَلِمَةُ التَّقْوَى الَّتِيْ أَلَاصَ عَلَيْهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهٗ أَبَا طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

قُلْتُ: لِعُمَرَ حَدِيْثٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ، رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں ایک کلمہ کے بارے میں جانتا ہوں' جسے کوئی بندہ سچے دل سے پڑھ لے' تو وہ آگ پر حرام ہو جاتا ہے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا:) کیا میں آپ کو بتاؤں' وہ کلمہ کون سا ہے؟ وہ کلمہ اخلاص ہے' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب پر لازم قرار دیا اور یہ تقویٰ والا وہ کلمہ ہے' جس کی تلقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (جناب ابوطالب) کو اُن کے انتقال کے وقت کی تھی' یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں' حضرت عمر کے حوالے سے منقول حدیث کو امام ابن ماجہ نے اس سیاق کے بغیر روایت کیا ہے۔

5-اورده المؤلف في زوائد المسند 3

اس کے رجال ثقہ ہیں اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

6 - وَعَنْ سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا رَدِيفُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سُهَيْلُ بْنَ الْبَيْضَاءِ"، وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ، فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنُّوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ، فَحُبِسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ، حَتّٰى إِذَا اجْتَمَعُوا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ،

وَمَدَارُهُ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: قَدْ رُوِيَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ مُرْسَلًا، وَابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا.

❁❁ حضرت سہیل بن بیضا بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' میں آپ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سہیل بن بیضاء! آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ بلند آواز میں اُنہیں پکارا' ہر مرتبہ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے آپ کو جواب دیا' جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی آواز سنی' تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں' تو جو لوگ آگے تھے' وہ رُک گئے اور جو پیچھے تھے' وہ آ کر شامل ہو گئے' یہاں تک کہ جب وہ لوگ اکٹھے ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم پر حرام قرار دے دے گا اور اس کے لیے جنت کو واجب کر دے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کا مدار سعید بن صلت نامی راوی پر ہے' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ روایت حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "متصل" روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

7 - وَعَنْ أَبِي مُوسٰى - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي نَفَرٌ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ: "أَبْشِرُوْا وَبَشِّرُوْا مَنْ وَرَاءَكُمْ أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ". فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبَشِّرُ النَّاسَ، فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فَرَجَعَ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِذًا يَتَّكِلُ النَّاسُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

6-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 60336034' اورده المؤلف فی زوائد المسند 4' اخرجه السیوطی فی الدر المنثور 62/6

7-اورده المؤلف فی زوائد المسند 7' كنزالعمال ح131

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ساتھ میری قوم کے کچھ افراد تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں تک یہ خوشخبری پہنچا دو! کہ جو شخص صدقِ دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' راوی کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نکلے' تاکہ لوگوں کو خوشخبری سنائیں' ہماری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو وہ ہمیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں لوگ اسی پر تکیہ کر لیں گے' تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں۔

8- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ" قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى، وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: "وَإِنْ زَنٰى، وَإِنْ سَرَقَ". قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ"، قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاءِ." قَالَ: فَخَرَجْتُ لِأُنَادِيَ بِهَا فِي النَّاسِ فَلَقِيَنِي عُمَرُ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَإِنَّ النَّاسَ إِنْ عَلِمُوا بِهٰذِهِ اتَّكَلُوا عَلَيْهَا. قَالَ: فَرَجَعْتُ، فَأَخْبَرْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "صَدَقَ عُمَرُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ أَصَحُّ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے''

تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو' یا اُس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو' یا اس نے چوری کی ہو' میں نے عرض کی: اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو' یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو' یا چوری کی ہو' میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو' یا چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو' یا چوری کی ہو' خواہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو! (یعنی اسے یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے)۔

راوی کہتے ہیں: میں نکلا' تاکہ لوگوں کے درمیان یہ اعلان کروں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ! کیونکہ اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل گیا' تو وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے' راوی کہتے ہیں: تو میں واپس آ گیا

8-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3400' اورده المؤلف فی زوائد المسند 10' اورده المؤلف فی کشف الاستار 5

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام احمد کی سند سب سے زیادہ مستند ہے' اس میں ایک راوی ''ابن لہیعہ'' ہے' جس سے کئی حضرات نے استدلال کیا ہے۔

9 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - إِذْ حَضَرَ، قَالَ: أَدْخِلُوا عَلَيَّ النَّاسَ، فَأُدْخِلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا جَعَلَهُ اللهُ فِي الْجَنَّةِ"، وَمَا كُنْتُ أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ، وَالشَّهِيدُ عَلَى ذٰلِكَ عُوَيْمِرٌ أَبُو الدَّرْدَاءِ. فَانْطَلَقُوا إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، وَمَا كَانَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ إِلَّا عِنْدَ مَوْتِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ أَبَا صَالِحٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

❁❁ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو میرے پاس لے آؤ' لوگ اُن کے پاس آئے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''

(پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں یہ حدیث صرف مرنے کے قریب سنا رہا ہوں' اور اس روایت کے گواہ' حضرت عویمر ابودرداء ہیں' وہ لوگ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (یعنی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) نے سچ بیان کیا ہے' اور انہوں نے موت کے قریب تمہیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ ابوصالح نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

10 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ انْقِطَاعٌ بَيْنَ شَهْرٍ وَمُعَاذٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ رِوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ ضَعِيفَةٌ، وَهٰذَا مِنْهَا.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھ سے فرمایا:

''جنت کی کنجی' اِس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

9- اورده المؤلف فی زوائد المسند 11' کنزالعمال 325

10- اورده المؤلف فی زوائد المسند 12' اورده المؤلف فی کشف الاستار 2' کنزالعمال ح1825' اخرجه السیوطی فی الدر المنثور 343/5

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس روایت میں شہر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے' اسماعیل بن عیاش' نامی راوی اہل حجاز سے جو روایت نقل کرتا ہے' وہ ضعیف ہوتی ہے اور یہ روایت بھی اُن میں سے ایک ہے۔

11 - وَعَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّهُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ مُخْلِصًا - دَخَلَ الْجَنَّةَ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِذًا يَتَّكِلُوا، فَقَالَ: "دَعْهُمْ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ، اِلَّا اَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِذًا يَتَّكِلُوا، قَالَ: "دَعْهُمْ يَتَّكِلُوا." وَفِيْ اِسْنَادِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ لِسُوْءِ حِفْظِهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان یہ اعلان کریں:

"جو شخص' اخلاص کے ساتھ' اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اِس صورت میں وہ لوگ اسی پر اکتفاء کرلیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُنہیں رہنے دو!

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر وہ لوگ اسی پر تکیہ کرلیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں تکیہ کر لینے دو!"

اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے' جو اپنے خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

12 - وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَادِ يَا عُمَرُ فِي النَّاسِ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ يَعْبُدُ اللهَ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَحَرَّمَ عَلَى النَّارِ." قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا، لَا يَتَّكِلُوْا.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! لوگوں میں اعلان کردو! کہ جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ اپنے دل کے اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا' اور اسے جہنم پر حرام کردے گا"

راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سناؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی

11-اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 1814' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 9' اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 12-اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 1814

نہیں! جی نہیں! وہ اسی پر اکتفاء کرلیں گے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

13 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ - نَفَعَتْهُ يَوْمًا مِنْ دَهْرِهٖ، يُصِيْبُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهٗ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے' تو یہ کلمہ ایک نہ ایک دن اُسے فائدہ دے گا' خواہ اُس شخص نے اِس سے پہلے جو بھی عمل کیا ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

14 - وَعَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّهٗ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدٌ مِنْ حَقِيْقَةِ قَلْبِهٖ اِلَّا وَقَاهُ اللهُ حَرَّ النَّارِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص سچے دل کے ساتھ یہ کلمہ پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے محفوظ رکھے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عاصم بن عبیداللہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

15 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ - وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ." فَاسْتَاْذَنَهٗ مُعَاذٌ لِيَخْرُجَ بِهَا اِلَى النَّاسِ فَيُبَشِّرَهُمْ، فَاَذِنَ لَهٗ، فَخَرَجَ فَرِحًا مُسْتَعْجِلًا فَلَقِيَهٗ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ عُمَرُ: كَمَا اَنْتَ، لَا تَعْجَلْ. ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، اَنْتَ اَفْضَلُ رَاْيًا، اِنَّ النَّاسَ اِذَا سَمِعُوْا بِهٰذَا اتَّكَلُوْا عَلَيْهَا فَلَمْ يَعْمَلُوْا، قَالَ: "فَرُدَّهٗ، فَرُدَّهٗ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، وَقَدْ ضُعِّفَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

13-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 3486' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 140/1' اورده المؤلف في كشف الاستار 3

14-اورده المؤلف في كشف الاستار 11

15-اورده المؤلف في كشف الاستار 8

فرمایا:

''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ اس بات کو لے کر لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں خوش خبری سنائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خوشی کے عالم میں تیزی سے نکلے' راستے میں اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ اور جلدی نہ کرو! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ویسے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سب سے بہتر ہے' لیکن لوگ اگر اس بارے میں سن لیں گے' تو اِسی پر اکتفاء کر لیں گے اور عمل نہیں کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس بلا لو! اسے واپس بلا لو!

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابولیلیٰ ہے' جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

16 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ اَیْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا - دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، اِلَّا اَنَّ مَنْ رَوَى عَنْهُمَا الْبَزَّارُ لَمْ اَقِفْ لَهُمَا عَلٰى تَرْجَمَةٍ.

❁❁ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ یہ کہے: کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ امام بزار نے جن دو حضرات سے اِسے نقل کیا ہے' میں (یعنی امام ہیثمی) اُن کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

17 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

18 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ:

16-اورده المؤلف فی کشف الاستار 7

17-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 1026' اورده المؤلف فی زوائد المسند 23' اورده المؤلف فی کشف الاستار 6' کنز 328

18-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 5074' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1235

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا - دَخَلَ الْجَنَّةَ." قِيْلَ: وَمَا اِخْلَاصُهَا؟ قَالَ: "اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَبِيْرِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِخْلَاصُهٗ اَنْ تَحْجِزَهٗ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ." وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ، وَهُوَ وَضَّاعٌ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''

عرض کی گئی: اس کے اخلاص سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کے اخلاص سے مراد) یہ ہے' کہ یہ کلمہ اُس شخص کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کے رکھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' البتہ معجم کبیر میں ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کے اخلاص سے مراد یہ ہے کہ یہ کلمہ اُس شخص کو ان چیزوں (کے ارتکاب) سے روک کے رکھے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہیں''۔

اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن غزوان ہے' جو ''وضاع'' ہے۔

19 - وَعَنْ بِلَالٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، نَادِ فِي النَّاسِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ - دَخَلَ الْجَنَّةَ، اَوْ شَهْرٍ، اَوْ جُمُعَةٍ، اَوْ يَوْمٍ، اَوْ سَاعَةٍ، قَالَ: اِذًا يَتَّكِلُوْا: قَالَ: وَاِنِ اتَّكَلُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيْفَةَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو!

''جو شخص مرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' خواہ وہ (مرنے سے) ایک سال پہلے' یا ایک ماہ پہلے' یا ایک ہفتہ پہلے' یا ایک دن پہلے' یا ایک گھڑی پہلے (اس کلمہ کو پڑھ لے)''۔

انہوں نے عرض کی: ایسی صورت میں وہ لوگ اس پر اکتفاء کر لیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ اکتفاء کر لیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی منہال بن خلیفہ ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

20 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَشِّرُ النَّاسَ: "اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا' تاکہ میں لوگوں کو یہ خوشخبری دوں کہ جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف

وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اس شخص کو جنت نصیب ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

21 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْأَشْجَعِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ اللهَ - تَعَالَى - لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ". قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيصِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❁❁ حضرت سلمہ بن نعیم اشجعی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا" میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اس میں ایک راوی عبداللہ بن حسین مصیصی ہے اور وہ متروک ہے اس سے استدلال نہیں کیا جاتا ہے۔

22 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو مِشْرَحٍ أَوْ مِشْرَسٍ لَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى تَرْجَمَةٍ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس میں ایک راوی ابومشرح یا شاید ابومشرس ہے جس کے حالات سے میں واقف نہیں ہو سکا۔

23 - وَعَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادٌ - وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ؟ " - يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ. قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ

21-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 6347، اورده المؤلف فی زوائد المسند 19

22-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7163، اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2426

23-اورده المؤلف فی كشف الاستار 124/4، اورده المؤلف فی زوائد المسند 4582، اورده المؤلف فی كشف الاستار 10

وَقَالَ: " ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ". فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ وَضَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: " الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ "، ثُمَّ قَالَ: " أَلَا أَبْشِرُوا ; فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

۞۞ یعلیٰ بن شداد بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: جبکہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے اور انہوں نے اُن (یعنی میرے والد حضرت شداد رضی اللہ عنہ) کی تصدیق کی میرے والد بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی اجنبی موجود ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں: ''اجنبی'' سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل کتاب تھے ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ بلند کرلو! اور لا الہ الا اللہ پڑھو! ہم نے کچھ دیر تک ہاتھ بلند کئے رکھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک نیچے کیا اور فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اے اللہ! بے شک تو نے مجھے اس کلمہ کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور تو نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور تُو نے میرے ساتھ اس کے حوالے سے جنت کا وعدہ کیا ہے بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم لوگ یہ خوشخبری قبول کرو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

24 - وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَضُرَّهُ مَعَهُ خَطِيئَةٌ. كَمَا لَوْ لَقِيَهُ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ وَلَمْ يَنْفَعْهُ مَعَهُ حَسَنَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ مَا خَلَا التَّابِعِيَّ ; فَإِنَّهُ لَمْ يُسَمَّ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فَجَعَلَهُ مِنْ رِوَايَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۞۞ ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیتا ہو تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا اور اس کے ہمراہ کوئی گناہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا جس طرح اگر وہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی

24-اورده المؤلف فی زوائد المسند 22

بارگاہ میں حاضر ہوتا' کہ وہ کسی کو اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا شریک قرار دیتا ہوتا' تو اُس (شخص) نے جہنم میں داخل ہونا تھا' اور اُس (شرک) کے ہمراہ کسی نیکی نے اسے فائدہ نہیں دینا تھا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ ''تابعی'' شخص کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کا نام بیان نہیں کیا گیا' یہ روایت امام طبرانی نے مسروق کی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

25 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللهَ رَبُّهُ وَاَنِّي نَبِيُّهُ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ - وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ اِلٰى جِلْدَةِ صَدْرِهِ - حَرَّمَ اللهُ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهِ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ صَفْوَانَ، وَهُوَ وَاهِي الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ بات جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کا پروردگار ہے' اور میں اس کا نبی ہوں' اور وہ سچے دل کے ساتھ (اس بات کا اعتراف کرتا ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی' تو اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو آگ پر حرام کر دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عمر بن محمد بن عمر بن صفوان ہے' اور وہ ''واہی الحدیث'' ہے۔

26 - وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

❁❁ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ایسے عالم میں انتقال کرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس شخص کے لئے مغفرت حلال ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

27 - وَعَنْ جَرِيْرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ - اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

25-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 18/124، كشف 14

"جو شخص ایسی حالت میں مرا ہو کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار نہ دیتا ہو اور اس نے کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا (اس دروازے سے) اُس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

28- وَعَنْ أَبِيْ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَأَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ فَاسْتَأْذَنَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ بَعْضِ ظُهُرِهِمْ، وَقَالُوْا: يُبَلِّغُنَا اللهُ بِهِ. فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فِيْ نَحْرِ بَعْضِ ظُهُرِهِمْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ بِنَا إِذَا نَحْنُ لَقِيْنَا الْقَوْمَ غَدًا جِيَاعًا رِجَالًا؟ وَلٰكِنْ إِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقَايَا أَزْوَادِهِمْ فَتَجْمَعَهُ، ثُمَّ تَدْعُوَ اللهَ فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ؛ فَإِنَّ اللهَ سَيُبَارِكُ لَنَا فِيْ دَعْوَتِكَ - أَوْ سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ - فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقَايَا أَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجِيْئُوْنَ بِالْحَثْيَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ، وَكَانَ أَعْلَاهُمْ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ. فَجَمَعَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَ، ثُمَّ دَعَا الْجَيْشَ بِأَوْعِيَتِهِمْ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْتَثُوْا، فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ إِلَّا مَلَئُوْهُ، وَبَقِيَ مِثْلُهُ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حَجَبَتْهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ. وَزَادَ فِيْهِ: ثُمَّ دَعَا بِرَكْوَةٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصُبَّ فِيْهَا، ثُمَّ مَجَّ فِيْهِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ، ثُمَّ أَدْخَلَ خِنْصَرَهُ - فَأُقْسِمُ بِاللهِ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَصَابِعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَفَجَّرُ يَنَابِيْعَ مِنَ الْمَاءِ - ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَمَلَئُوْا قِرَبَهُمْ وَأَدَاوِيَهُمْ. وَقَالَ: " لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهِ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❀❀ حضرت ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے گئے لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی' تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی سواری کے جانوروں میں سے کچھ کو ذبح کر لیں' انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمیں (منزل مقصود تک) پہنچا دے گا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا ہے' کہ آپ ﷺ لوگوں کو اس بات کی اجازت دے دیں کہ وہ اپنے سواری کے کچھ جانور ذبح کر لیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ جب کل ہم دشمن کا سامنا کریں گے' تو ہم بھوکے ہوں گے اور پیادہ ہوں گے' یارسول اللہ! البتہ اگر آپ مناسب سمجھیں' تو لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ باقی بچ جانے

28-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 575/1' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 63' اورده المؤلف في زوائد المسند 17

والا زادِ سفر لے آئیں' پھر آپ اللہ تعالیٰ سے اُس میں برکت کی دعا کر دیں' تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آپ کی دعا میں برکت رکھ دے گا' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کی دعا کی وجہ سے ہمارا مطلوب عطا کر دے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ باقی بچ جانے والا زادِ سفر لے کر آئیں' تو لوگ مٹھی بھر اناج' یا اُس سے کچھ زیادہ لے کر آنے لگے' جو شخص سب سے زیادہ اناج لے کر آیا تھا' وہ کھجوروں کا ایک صاع لایا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان سب چیزوں کو جمع کیا' اور جو اللہ کو منظور تھا' وہ دعا کی' پھر آپ ﷺ نے لشکر والوں کو اپنے برتن لانے کا حکم دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی مٹھیاں بھر لیں' تو لشکر میں موجود ہر برتن ان لوگوں نے بھر لیا اور پھر بھی اُتنا ہی اناج باقی بچ گیا' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں' جو بندہ اِس بات (یعنی کلمہ شہادت) پر ایمان رکھتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاظر ہو گا' تو یہ کلمہ قیامت کے دن اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اِس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

''پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا' وہ آپ ﷺ کے سامنے رکھا گیا' پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا' وہ اس میں ڈال دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس میں کلی کی' اور جو اللہ کو منظور تھا' وہ پڑھا' پھر آپ ﷺ نے اپنی چھوٹی انگلی اُس میں داخل کی' تو میں اللہ کی قسم اُٹھا کر یہ بات کہتا ہوں' کہ میں نے دیکھا' کہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے' آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا' تو انہوں نے خود پانی پیا (اپنے جانوروں کو) پلایا' اپنے مشکیزے اور برتن بھر لئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو بھی شخص قیامت کے دن' اِن دو کلمات کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اُسے جنت میں داخل کیا جائے گا' خواہ اُس (شخص) میں جو بھی خامیاں پائی جاتی ہوں''

اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

29- وَعَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ - اَوْ قَالَ بِقُدَيْدٍ - فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ، فَيَاْذَنُ لَهُمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا بَالُ رِجَالٍ يَكُوْنُ شِقُّ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ تَلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضَ اِلَيْهِمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ؟." فَلَمْ يُرَ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا بَاكِيًا، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الَّذِيْ يَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيْهٌ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا، وَقَالَ: "

29-اورده المؤلف في زوائد المسند 13

اَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ، لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ، ثُمَّ يُسَدِّدُ - اِلَّا سُلِكَ فِي الْجَنَّةِ." قَالَ: "وَقَدْ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ - عَزَّ وَجَلَّ - اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى تَبَوَّءُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِكُمْ وَاَزْوَاجِكُمْ وَذُرِّيَّاتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ - وَعِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ بَعْضُهٗ _ وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم ''کدید'' یا ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنے گھر جلدی چلے جائیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' اور پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ اللہ کے رسول کی طرف والا درخت کا حصہ' اُن کے لیے دوسری طرف سے زیادہ ناپسندیدہ ہے' تو اس وقت ہر شخص رونے لگا' ایک صاحب بولے: اِس کے بعد جو شخص اجازت مانگے گا' وہ بے وقوف ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بھلائی کی بات کی اور پھر یہ ارشاد فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: کہ جو بھی بندہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ سچے دل سے (یہ گواہی دے) اور پھر سیدھے راستے پر گامزن رہے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو یوں جنت میں داخل کرے گا کہ نہ تو اُن سے حساب لیا جائے گا' اور نہ ہی انہیں کوئی عذاب ہوگا اور مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے' جب تک تم لوگ' اور تمہارے آباؤ اجداد' تمہاری بیویوں' تمہاری اولاد میں سے نیک لوگ' جنت میں اپنا ٹھکانا نہیں بنا لیتے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

30 - وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمَا الْمُوْجِبَتَانِ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں' (ایک چیز یہ ہے:) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا اور (دوسری چیز یہ ہے:) جو شخص ایسی حالت میں مرے' کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو' وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں ایک راوی محمد بن ابان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

31 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَمَلَانِ مُنْجِيَانِ مُوجِبَانِ ; فَأَمَّا الْمُنْجِيَانِ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

قُلْتُ: وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الصَّوْمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو عمل' نجات دینے والے اور واجب کرنے والے ہیں' جہاں تک نجات دینے والے دو اعمال کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اس کا شریک ٹھہراتا ہو' تو اس شخص کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی''۔

(امام ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مکمل روایت آگے چل کر' روزوں سے متعلق کتاب میں آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یحییٰ بن متوکل ہے اور وہ ضعیف ہے۔

32 - وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَالُ سِتَّةٌ وَالنَّاسُ أَرْبَعَةٌ: فَمُوجِبَتَانِ، وَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَحَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَحَسَنَةٌ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ; فَأَمَّا الْمُوجِبَتَانِ: فَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَأَمَّا مِثْلٌ بِمِثْلٍ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ حَتَّى يَشْعُرَهَا قَلْبُهُ وَيَعْلَمَهَا اللهُ مِنْهُ - كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ، وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَبِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَمَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَحَسَنَةٌ بِسَبْعِمِائَةٍ. وَأَمَّا النَّاسُ: فَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُوْرٌ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، وَمَقْتُوْرٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ.

قُلْتُ: رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْهُ ذِكْرَ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُرَيْمٍ. وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

32-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 41514155' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4059' اورده المؤلف فی زوائد المسند 27' کنز 16142

''اعمال چھ قسم کے ہیں اور لوگ چار قسم کے ہیں' دو قسم کے عمل' واجب کرنے والے ہیں' (ایک قسم کا عمل) برابر' برابر کی بنیاد پر ہے' (ایک قسم کا عمل یہ ہے) کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا' (ایک قسم کا عمل ایسا ہے) کہ ایک نیکی کا بدلہ سات سو گنا ہو' جہاں تک واجب کرنے والی دو چیزوں کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے' کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ایسی حالت میں مرجائے' کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہو' ایسا شخص جہنم میں جائے گا' جہاں تک برابر' برابر کی صورت کا تعلق ہے' تو جو شخص نیکی کا پختہ ارادہ کرے اور اس کے دل کو اس نیکی کا شعور ہو' اور اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے حوالے سے اس نیکی کا علم ہو (کہ وہ شخص واقعی وہ نیکی کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے لیکن پھر کسی وجہ سے وہ شخص وہ نیکی نہ کر سکے) تو اس شخص کے لیے ایک نیکی نوٹ کی جائے گی' اور جو شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے' تو اس کے لیے ایک برائی نوٹ کی جائے گی' جو شخص کسی نیکی پر عمل کرے' تو اسے دس گنا اجر و ثواب حاصل ہوگا' اور جو شخص' اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے گا' اُسے سات سو گنا اجر و ثواب حاصل ہوگا' اور جہاں تک (دو قسم کے) لوگوں کا تعلق ہے' تو کچھ ایسے لوگ ہیں' جنہیں دنیا میں گنجائش نصیب ہوتی ہے اور وہ آخرت میں تنگی کا سامنا کریں گے' اور کچھ ایسے ہیں' جنہیں دنیا میں تنگی کا سامنا ہوتا ہے' اور ان کے لیے آخرت میں کشادگی ہوگی''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی اور امام نسائی نے اس روایت میں سے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے متعلق حصہ نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' یہ روایت رکین بن ربیع کے حوالے سے' ایک شخص کے حوالے سے حضرت خریم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ امام طبرانی نے یہ بات کہی ہے: یہ روایت رکین بن ربیع کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ان کے چچا یسیر بن عمیلہ سے منقول ہے' اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

33 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ خَفِيفُ الظَّهْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي اِسْنَادِهٖ ابْنُ لَهِيعَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور اس نے کسی کو قتل نہ کیا ہو' تو وہ شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' کہ اُس کی پشت ہلکی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

33-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 11192

34 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ - اَطَاعَ بِهَا قَلْبُهُ، وَذَلَّ بِهَا لِسَانُهُ - وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - حَرَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، وَالْاَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهِ.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ پڑھے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' (اور اس کلمے کے حوالے سے) اُس کا دل اس کی اطاعت کرے' اور اس کی زبان اس کے حوالے سے عاجزی کرے' (اور وہ شخص یہ بھی پڑھے) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس (اللہ تعالیٰ) کے بندے اور اس کے رسول ہیں' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جہنم پر حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ہے' زیادہ تر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

35 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ مُنْذُ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلٰى اَنْ يَّقُوْمَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - فَاِنْ وَّافَى اللهَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ صَادِقًا اَوْ بِاسْتِغْفَارٍ - كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان شخص کو' جب اُس کی ماں جنم دیتی ہے' اُس وقت سے لے کر' جب وہ شخص (مرنے کے بعد) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اُس وقت تک' وہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے' تو اگر وہ سچے دل کے ساتھ' اِس بات کی گواہی کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ استغفار کے ہمراہ (حاضر ہو) تو اس شخص کے لیے جہنم سے بری ہونا نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کو ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے اپنے والد سے روایت کیا ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

36 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَمْ اُحَدِّثْ بِهِ اَحَدًا مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ

34-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1364

35-اورده المؤلف فی کشف الاستار 12

36-اورده المؤلف فی کشف الاستار 14

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ رَبُّهُ وَاَنِّيْ نَبِيُّهُ مُوقِنًا بِقَلْبِهٖ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلٰى جِلْدِهٖ - حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عِمْرَانُ الْقَصِيْرُ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ. وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْقَلُوْصِ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں؟ کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی وہ حدیث سنی ہے اُسے کسی کے سامنے اِس اندیشے کے تحت بیان نہیں کیا' کہ لوگ اِسی پر اکتفاء کرلیں گے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے دل کے یقین کے ساتھ' یہ بات جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کا پروردگار ہے اور میں اُس کا نبی ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جلد کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم پر حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمران القصیر ہے' اور وہ متروک ہے' ایک اور راوی عبداللہ بن ابوالقلوص ہے۔

37 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ آخِرَ الْحَدِيْثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ". فَقُلْتُ بِيَدِيْ هٰكَذَا - يُحَرِّكُ بِيَدِهٖ اَنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ جَيِّدٌ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَمَا فَاتَكَ مِنْ صَدْرِ الْحَدِيْثِ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ. قُلْتُ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَهَاتِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَّهٗ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ، وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں آیا' نبی کرم اُس وقت اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا آخری حصہ پایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت (یعنی سنتیں) ادا کرلے گا' اُسے (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی''۔

تو میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے۔ یہاں انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔ اس طرح اشارہ کر کے کہا: یہ تو بہت عمدہ بات ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بولے: اس حدیث کا ابتدائی حصہ' جو تمہیں (سننے کو) نہیں ملا' وہ تو بہت ہی زیادہ عمدہ ہے میں نے کہا ہے: اے خطاب کے صاحبزادے! وہ آپ بیان کردیں! تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ

37- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 2580

کے رسول نے ہمیں یہ بات بتائی ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں نقل کی ہے' اور اس (کی سند) میں ایک راوی حجاج بن نصر ہے' اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

38 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا اَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هَبَطَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ مِنْ ثَنِيَّةٍ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَحْدَهُ، فَلَمَّا اَسْهَلَتْ بِهِ الطَّرِيقُ ضَحِكَ وَكَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا لِتَكْبِيرِهِ، ثُمَّ سَارَ رَتْوَةً، ثُمَّ ضَحِكَ وَكَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا لِتَكْبِيرِهِ، ثُمَّ اَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَبَّرْنَا لِتَكْبِيرِكَ، وَلَا نَدْرِي مِمَّ ضَحِكْتَ! فَقَالَ: " قَادَ النَّاقَةَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا اَسْهَلَتِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: اَبْشِرْ، وَبَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهُ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - دَخَلَ الْجَنَّةَ. فَضَحِكْتُ وَكَبَّرْتُ رَبِّي، ثُمَّ سَارَ رَتْوَةً، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: اَبْشِرْ، وَبَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهُ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ، فَضَحِكْتُ وَكَبَّرْتُ رَبِّي، فَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ لِأُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ وَوَثَّقَهُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' آپ کی سواری ایک گھاٹی سے نیچے اتر رہی تھی' نبی اکرم ﷺ تنہا چل رہے تھے' جب راستہ سیدھا ہوا' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے اور آپ نے تکبیر کہی' آپ ﷺ کے تکبیر کہنے کی وجہ سے' ہم نے بھی تکبیر کہہ دی' کچھ دیر چلنے کے بعد' نبی اکرم ﷺ پھر ہنس پڑے اور اپنے تکبیر کہی' آپ ﷺ کے تکبیر کہنے کی وجہ سے ہم نے بھی تکبیر کہی' جب ہم آپ کے پاس پہنچے' تو حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ کے تکبیر کہنے کی وجہ سے ہم نے بھی تکبیر کہہ دی تھی' لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی' کہ آپ ﷺ کس بات پر ہنسے تھے؟ نبی اکرم ﷺ میں ارشاد فرمایا: جبرائیل میری اونٹنی کو لے کر چل رہے تھے' جب راستہ سیدھا ہوا' تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ یہ خوشخبری حاصل کریں اور اپنی امت کو بھی یہ خوشخبری دیں کہ جو شخص یہ پڑھ لے گا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' تو میں ہنس پڑا اور میں نے اپنے پروردگار کے کبریائی بیان کی' پھر کچھ چلنے کے بعد' وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ یہ خوشخبری حاصل کریں اور اپنی امت کو یہ خوشخبری دیں کہ جو شخص یہ پڑھے گا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دے گا' تو میں ہنس پڑا اور میں نے اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کی' اور میں اپنی امت کے لئے اس بات پر خوش ہو گیا۔

38-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 6522

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس میں ایک راوی سلامہ بن روح ہے ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے اس کی توثیق کی ہے۔

39 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: جِئْتُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَاكِبًا حَتَّى حَلَلْنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابِي: مَنْ يَرْعَى إِبِلَنَا وَنَنْطَلِقُ فَنَقْتَبِسُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَاحَ اقْتَبَسْنَاهُ مَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ فَقُلْتُ: أَنَا. ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلِّي مَغْبُونٌ ; يَسْمَعُ أَصْحَابِي مَا لَا أَسْمَعُ مِنْ نَبِيِّ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَحَضَرْتُ يَوْمًا فَسَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوءًا كَامِلًا، ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ - كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ." فَعَجِبْتُ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَكَيْفَ لَوْ سَمِعْتَ الْكَلَامَ الْآخَرَ كُنْتَ أَشَدَّ عَجَبًا ؟! فَقُلْتُ: ارْدُدْ عَلَيَّ - جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ، وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ." فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ مُسْتَقْبِلَهُ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي، فَقُمْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنِّي؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: "أَوَاحِدٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمِ اثْنَا عَشَرَ؟ "مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ رَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي.

قُلْتُ: لَهُ فِي الصَّحِيحِ حَدِيثٌ غَيْرُ هَذَا، وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِي إِسْنَادِهِ الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بارہ افراد سمیت آیا' ہم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس (یعنی مدینہ منورہ سے باہر) سواریاں کھڑی کیں' میرے ساتھیوں نے کہا: ہمارے اونٹوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ تاکہ ہم جائیں اور نبی اکرم ﷺ سے فیض حاصل کریں' پھر جب وہ شخص آئے گا' تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ سنا ہوگا' وہ اسے بتائیں گے' میں نے کہا: میں ایسا کر لیتا ہوں' پھر میں نے دل میں سوچا' اس طرح تو میں گھاٹے کا سودا کروں گا' کیونکہ اس طرح میرے ساتھی نبی اکرم ﷺ سے وہ باتیں سن لیں گے' جو میں نے نہیں سنی ہوں گی' ایک دن میں موجود تھا' میں نے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مکمل وضو کرے اور پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"

مجھے یہ بات اچھی لگی' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت کیا ہوتا جب تم نے دوسری بات سنی ہوتی' جو اس

39- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7947

سے بھی زیادہ اچھی ہے میں نے کہا: آپ وہ بات میرے سامنے دہرا دیں اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس (دروازے) میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں''

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا تو میں اُٹھا اور (دوسری طرف سے) آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا ایسا تین مرتبہ ہوا جب چوتھی مرتبہ ہوئی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ مجھ سے چہرہ کیوں پھیر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے نزدیک ایک زیادہ پسندیدہ ہے یا بارہ؟ یہ بات اپنے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان صحابی کے حوالے سے ''صحیح'' میں اس کے علاوہ حدیث منقول ہے یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی قاسم ابو عبدالرحمن ہے اور وہ متروک ہے۔

40 - وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُمَا الْمُوجِبَتَانِ: مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ.

❁❁ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ شخص جنت میں جائے گا اور جو شخص ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابان ہے۔

41 - وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ جَاءَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، فَاِنْ كُنْتَ تَرَى هٰذِهٖ مُؤْمِنَةً فَاُعْتِقُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ؟" قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: "اَتَشْهَدِيْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اَتُؤْمِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: "اَعْتِقْهَا.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

40-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5585

41-اورده المؤلف في زوائد المسند 25، ذكره ابن كثير في التفسير 547/1، ذكره ابن عبدالبر في التمهيد b113/9

ایک انصاری کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

''وہ ایک سیاہ فام کنیز کو لے کر آیا' اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر ایک مؤمن گردن کو آزاد کرنا لازم ہے' اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کنیز مومن ہے' تو میں اسے آزاد کردیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتی ہو؟ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان رکھتی ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے (اس انصاری شخص سے) فرمایا: تم اسے آزاد کردو!''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

42 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ اَعْجَمِيَّةٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ عَلَيَّ (عِتْقَ) رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَيْنَ اللهُ؟ " فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَاءِ بِاُصْبُعِهَا السَّبَّابَةِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ اَنَا؟ "

فَاَشَارَتْ بِاُصْبُعِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى السَّمَاءِ ; اَیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: " اَعْتِقْهَا.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَهَا: مَنْ رَّبُّكِ؟ " فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: اللهُ.

وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

قُلْتُ: وَتَاْتِيْ اَحَادِيْثُ مِّنَ الطَّبَرَانِيِّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ كِتَابِ الْعِتْقِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ایک سیاہ فام عجمی کنیز کو ساتھ لے کر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر ایک مؤمن گردن کو آزاد کرنا لازم ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے شہادت کی انگلی اور سر کے کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے اپنی انگلی کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا' یعنی یہ کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (اس شخص سے) فرمایا: تم اسے آزاد کردو!

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو اس نے سر کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ

42-اورده الامام احمد فی مسنده 291/2' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5523' اورده المؤلف فی زوائد المسند 26' اورده المؤلف فی كشف الاستار 13

کیا اور بولی: اللہ تعالیٰ ہے"۔

اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے (علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: طبرانی کی نقل کردہ احادیث' جو اس موضوع سے متعلق ہیں' وہ غلام آزاد کرنے سے متعلق کتاب میں آئیں گی۔

43 _ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَاتًا، فَقَالَ:

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا ... رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلَاهُمَا ... لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ
وَأَنَّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيهِمُ ... يَقُومُ بِذَاتِ اللهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَأَنَا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَهُوَ مُرْسَلٌ.

❁❁ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: حضرت حسان بن ثابت ؓ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ اشعار سنائے:

"اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے رسول ہیں' جو تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ یحییٰ اور یحییٰ کے والد (شاید یہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام مراد ہیں) ان دونوں کا عمل' جو ان کے دین کے بارے میں ہے' وہ مقبول ہے' اور یہ کہ احقاف سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی جس نبی کو ان لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا) جب وہ اُن لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر اُن کے درمیان کھڑے ہوئے' اور عدل کرتے رہے"

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی (یعنی میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں)۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور یہ "مرسل" ہے۔

بَابٌ فِي مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمَرْءِ وَمَالَهُ

باب: اُس چیز (یعنی کلمہ) کا بیان' جو آدمی کی جان اور مال کو (دوسرے کے لئے) حرام کر دیتی ہے

44- عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارًا مُنَافِقًا يَصْنَعُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟" قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "أُولَئِكَ نُهِيتُ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِي إِسْنَادِهِ مَسَاتِيرُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى سَيِّئُ الْحِفْظِ.

43-اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 2645' اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 34

44-اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 3345

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میرا پڑوسی ایک منافق شخص ہے وہ اس اس طرح کے کام کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان (یعنی کلمہ گو) لوگوں (کو قتل کرنے) سے مجھے منع کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ''مستور'' راوی ہیں اور محمد بن ابولیلیٰ نامی راوی کا حافظہ خراب ہے۔

45 - وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ فَسَارَّهُ يَسْتَاْذِنُهُ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَجَهَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ؟." قَالَ الْاَنْصَارِيُّ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ؟." قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا شَهَادَةَ لَهُ. قَالَ: "اَلَيْسَ يُصَلِّيْ؟." قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا صَلَاةَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَهَانِي اللهُ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَاَعَادَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

عبید اللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں یہ بات بتائی: کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سرگوشی میں بات کرتے ہوئے آپ سے ایک منافق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں دریافت کیا: کیا وہ شخص اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے؟ اس انصاری نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا؟ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! لیکن اس کی گواہی کی کوئی حیثیت نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! یارسول اللہ! لیکن اُس کی نماز کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ (یعنی کلمہ گو) لوگ ہیں جن (کو قتل کرنے) سے اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں انہوں نے یہی روایت دوبارہ عبید اللہ بن عدی بن خیار کے حوالے سے عبد اللہ بن عدی انصاری سے نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن عدی نے انہیں یہ حدیث بیان کی اور پھر انہوں نے اسی مضمون کی حدیث ذکر کی ہے۔

46 - وَعَنْ جَرِيْرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ

45-اورده المؤلف فی زوائد المسند 50

46-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 200/11 اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3625

النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ - عَزَّوَجَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ، وَفِیْ اِسْنَادِهٖ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُیَیْنَةَ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْاَکْثَرُوْنَ، وَقَالَ ابْنُ مَعِیْنٍ: کَانَ مُسْلِمًا صَدُوْقًا.

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ کہہ دیں گے' تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اُن لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن عیینہ ہے' اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: وہ ایک سچا مسلمان تھا۔

47 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ، وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْاَکْثَرُ عَلٰی تَضْعِیْفِهٖ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں گے' تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اُن لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی مصعب بن ثابت ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

48 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا اَنَّ فِیْهِ اِسْحَاقَ بْنَ یَزِیْدَ الْخَطَّابِیَّ، وَلَمْ اَعْرِفْهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

48- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11487

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ کہہ دیں گے' تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اُن لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن یزید خطابی ہے' میں اُس سے واقف نہیں ہوں۔

49- وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَا اَعْلَمُهُ يُرْوٰى عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَاَحْسَبُ اَنَّ عِمْرَانَ اَخْطَاَ فِيْ اِسْنَادِهٖ.

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ یہ کہہ دیں گے' تو وہ اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے روک لیں (یعنی محفوظ کر لیں) گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اُن لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق' یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر' صرف اِسی سند کے ساتھ منقول ہے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ عمران نامی راوی نے اس کی سند میں غلطی کی ہے۔

50- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَرَعَ اَحَدُكُمْ بِالرُّمْحِ اِلَى الرَّجُلِ، فَاِنْ كَانَ سِنَانُهُ عِنْدَ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ، فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَلْيَرْفَعْ عَنْهُ الرُّمْحَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْ اِسْنَادِهِ الصَّلْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَيْدِيُّ، لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نیزے کے ذریعے' کسی (غیر مسلم) پر حملہ آور ہو' اور جب نیزے کی نوک' اُس (غیر مسلم) کی گردن کے اوپر ہو اور اس وقت وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے' تو مسلمان شخص کو اُس سے نیزا اُٹھا لینا چاہیے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صلہ بن عبدالرحمن زبیدی ہے' جس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔

49-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 68

50-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 10292' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 69

51 - وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے جب وہ یہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

52 - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے جب وہ یہ پڑھ لیں گے تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیسیٰ حجاز ہے اور وہ ضعیف ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

53 - وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ

52-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 3625
53-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 6465

لیتے' جب وہ یہ پڑھ لیں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے' جس سے استدلال کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

54 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا". قِيْلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: "زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ كُفْرٌ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ فَيُقْتَلُ بِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، وَالْاَكْثَرُ عَلٰى تَوْثِيْقِهٖ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے' جب وہ یہ پڑھ لیں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' عرض کی گئی: اُن کے حق سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا' یا اسلام قبول کرلینے کے بعد کفر اختیار کرنا' یا کسی کو قتل کرنا' تو اُس کے عوض میں اس شخص کو قتل کردیا جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن ہاشم بیروتی ہے' اکثر محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔

55 - وَعَنْ عِيَاضٍ الْاَنْصَارِيِّ رَفَعَهٗ قَالَ: اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ كَلِمَةٌ عَلَى اللهِ كَرِيْمَةٌ، لَهَا عِنْدَ اللهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ، وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَنَتْ دَمَهٗ وَاَحْرَزَتْ مَالَهٗ، وَلَقِيَ اللهَ غَدًا فَحَاسَبَهٗ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ اِنْ كَانَ تَابِعِيُّهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

❁❁ حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا الہ الا اللہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز کلمہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بلند حیثیت حاصل ہے' یہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ جو شخص سچے دل کے ساتھ اسے پڑھ لے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کردے گا۔ اور جو شخص جھوٹ کے طور پر اسے پڑھے گا' یہ کلمہ اس کی جان بچالے گا اور اس کے مال کو محفوظ کردے گا' کل جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔

54- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3221

یہ روایت امام بزار نے روایت کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' اگرچہ اس کا تابعی عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ہیں۔

56 - وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: غَزَا عُمَارَةُ بْنُ قُرْصٍ اللَّيْثِيُّ غَزَاةً لَهُ، فَمَكَثَ فِيْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ رَجَعَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِّنَ الْأَهْوَازِ سَمِعَ صَوْتَ الْأَذَانِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ عَهْدٌ بِصَلَاةٍ بِجَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مُنْذُ ثَلَاثٍ، وَقَصَدَ نَحْوَ الْأَذَانِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَزَارِقَةِ، فَقَالُوْا لَهُ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ إِخْوَانِي. قَالُوْا: أَنْتَ أَخُو الشَّيْطٰنِ، لَنَقْتُلَنَّكَ. قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ مِنِّي بِمَا رَضِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ قَالُوْا: أَيُّ شَيْءٍ رَضِيَ بِهِ مِنْكَ؟ قَالَ: أَتَيْتُهُ وَأَنَا كَافِرٌ، فَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَخَلّٰى عَنِّي. فَأَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عمارہ بن قرص لیثی رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شریک ہوئے' جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا' وہ وہاں رہے' پھر وہ واپس روانہ ہو گئے' جب وہ اہواز کے قریب پہنچے اور انہوں نے اذان کی آواز سنی' تو بولے: اللہ کی قسم! میں نے گزشتہ تین دن سے مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا نہیں کی' وہ اذان کی طرف چل پڑے' اُن کا ارادہ (باجماعت) نماز ادا کرنے کا تھا' لیکن وہ مسجد ''ازارقہ'' (یعنی خوارج) کی تھی' اُن لوگوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے اللہ کے دشمن! تم کیوں آئے ہو؟ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ میرے بھائی یعنی مسلمان نہیں ہو؟ اُن لوگوں نے کہا: تم شیطان کے بھائی ہو' ہم تمہیں ضرور قتل کر دیں گے' تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم میری طرف سے اُس چیز سے راضی نہیں ہو گے' جس سے اللہ کے رسول راضی ہوئے تھے؟ اُن لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیا چیز تھی؟ جس کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی ہوئے تھے؟ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں کافر تھا' پھر میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک آپ' اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) لیکن اُن خوارج نے انہیں پکڑ کر شہید کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

57 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

56-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8559

57-اورده المؤلف فی کشف الاستار 15

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھ لیتے' جب وہ لوگ یہ پڑھ لیں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اموال مجھ سے محفوظ کر لیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

58- وَعَنْ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا هَجَمْنَا عَلَى الْقَوْمِ تَقَدَّمْتُ أَصْحَابِي عَلَى فَرَسٍ، فَاسْتَقْبَلَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ يَضِجُّونَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: تُرِيدُونَ أَنْ تُحْرِزُوا أَنْفُسَكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قُولُوا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوهَا، فَجَاءَ أَصْحَابِي فَلَامُونِي وَقَالُوا: أَشْرَفْنَا عَلَى الْغَنِيمَةِ فَمَنَعْتَنَا، ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا صَنَعَ؟ لَقَدْ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ إِنْسَانٍ كَذَا وَكَذَا"، ثُمَّ أَدْنَانِي مِنْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' جب ہم نے دشمن پر حملہ کیا' تو میں گھوڑے پر سوار ہو کر' اپنے ساتھیوں سے آگے نکل آیا' خواتین اور بچے ہمارے سامنے آئے' جو چیخ و پکار کر رہے تھے' میں نے اُن سے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنی جانیں بچا لو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: پھر تم لوگ یہ کہو: "ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا' جب میرے ساتھی آئے' تو انہوں نے مجھے ملامت کی اور یہ کہا: ہمیں تو غنیمت حاصل ہونے کی توقع تھی' لیکن تم نے وہ ہمیں نہیں ملنے دیا' (راوی بیان کرتے ہیں:) جب ہم لوگ واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' (تو نبی اکرم ﷺ نے) میرے ساتھیوں سے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ کہ اس نے کیا کیا ہے (یعنی اِس شخص کے اِس عمل کا اجر و ثواب کتنا ہوگا؟) اللہ تعالیٰ نے (اسلام قبول کرنے والے) ہر ایک انسان کے بدلے میں اتنی' اتنی (نیکیاں یا اجر و ثواب) اِسے عطا کر دیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے قریب کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی حارث بن مسلم ہے' اور وہ مجہول ہے۔

59- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَأَغَارُوا عَلَى قَوْمٍ، فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ وَمَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهُ، فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ: إِنِّي مُسْلِمٌ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، فَنَمَى الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

59- اخرجه الامام احمد فى مسنده 110/4' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 356/17' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 6794' اورده المؤلف فى زوائد المسند 4403

فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا بَلَغَ الْقَاتِلَ. فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَالَ الْقَاتِلُ: وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ، وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ. فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَفُ الْمَسَاءَةُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا (قَالَهَا) ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ بَدَلَ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ.

✿✿ حضرت عقبہ بن مالک لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی' ان لوگوں نے دشمن پر حملہ کیا تو دشمن کا ایک فرد اُن سے الگ ہو گیا' ایک مسلمان اس کے پیچھے تلوار لہراتا ہوا گیا' تو الگ ہونے والے اُس فرد نے یہ کہا: میں مسلمان ہوں' لیکن مسلمان نے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا' اس بات کی اطلاع قتل کرنے والے مسلمان کو ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' اسی دوران اُس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اس (مقتول) شخص نے یہ بات صرف قتل سے بچنے کے لیے کہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اور اس طرف موجود افراد سے منہ پھیر لیا' اور اپنا خطبہ جاری رکھا' اس شخص نے دوسری مرتبہ پھر یہی بات کہی: اللہ کی قسم! اس نے قتل سے بچنے کے لیے یہ بات کہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا اور اپنا خطبہ جاری رکھا' اس شخص سے صبر نہیں ہوا' یہاں تک کہ اس نے تیسری مرتبہ یہ کہا: اللہ کی قسم! اس نے قتل سے بچنے کے لیے یہ بات کہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے' آپ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار واضح تھے' آپ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مؤمن کو قتل کر دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں مجھے منع کیا ہے"۔

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے راوی کا نام حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی بجائے' حضرت عقبہ بن خالد رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے' اس روایت کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

60 - وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ - رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ - قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ بَشِيرٌ مِنْ سَرِيَّتِهِ فَأَخْبَرَهُ بِالنَّصْرِ الَّذِي نَصَرَ اللهُ سَرِيَّتَهُ، وَبِالْفَتْحِ الَّذِي فَتَحَ اللهُ لَهُمْ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بَيْنَا نَحْنُ نَطْلُبُ الْقَوْمَ وَقَدْ هَزَمَهُمُ اللهُ - تَعَالَى إِذْ لَحِقْتُ رَجُلًا بِالسَّيْفِ، فَوَاقَعْتُهُ وَهُوَ يَسْقُ

60- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 1519' اورده المؤلف فى المقصد العلى 1843

وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنِّي مُسْلِمٌ، إِنِّي مُسْلِمٌ. قَالَ: "فَقَتَلْتَهُ؟" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا تَعَوَّذَ. قَالَ: "فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ فَنَظَرْتَ أَصَادِقٌ هُوَ أَمْ كَاذِبٌ" قَالَ: لَوْ شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ مَا كَانَ عِلْمِي؟ هَلْ قَلْبُهُ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ؟ قَالَ: "لَا مَا فِي قَلْبِهِ تَعْلَمُ، وَلَا لِسَانَهُ صَدَّقْتَ!" قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: "لَا أَسْتَغْفِرُ لَكَ" فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَدَفَنُوْهُ، فَأَصْبَحَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، ثُمَّ دَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ اسْتَحْيَوْا وَخَزُوا لِمَا لَقِيَ، فَاحْتَمَلُوْهُ فَأَلْقَوْهُ فِي شِعْبٍ مِنْ تِلْكَ الشِّعَابِ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ بِاخْتِصَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ وَشَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِمَا.

❁❁ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق ''بجیلہ'' قبیلے سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب ایک جنگی مہم کی طرف سے خوش خبری سنانے والا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ اطلاع دی: کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگی مہم کی مدد کرتے ہوئے اُنہیں کامیابی عطا کی ہے اور انہیں فتح نصیب کردی ہے' اس شخص نے یہ بھی بتایا: یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کردیا اور ہم ان کا تعاقب کررہے تھے' اس دوران میں تلوار لے کر ایک شخص کے پاس پہنچا' میں اس پر حملہ کرنے لگا' تو وہ دوڑ پڑا اور بولا: میں مسلمان ہوں' میں مسلمان ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تو کیا تم نے اسے قتل کردیا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ بچنا چاہ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُس کا دل کیوں نہیں چیر دیا؟ تاکہ تم یہ دیکھ لیتے کہ کیا وہ سچا ہے' یا جھوٹا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: اگر میں اس کا دل چیر بھی لیتا' تو بھی مجھے یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا' کیونکہ اس کا دل' تو صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے دل میں جو تھا' نہ تو تم اس کے بارے میں جان سکتے تھے' اور نہ ہی تم نے اُس کی زبان کی تصدیق کی' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے دعائے مغفرت نہیں کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص مرگیا اور لوگوں نے اسے دفن کردیا' تو اگلے دن اس کی لاش (قبر سے باہر) زمین پر پڑی ہوئی تھی' لوگوں نے اُسے دوبارہ دفن کیا' (تو اگلے دن) اس کی لاش پھر زمین پر پڑی ہوئی تھی' ایسا تین مرتبہ ہوا' جب لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی' تو اس شخص کے معاملے کے حوالے سے انہیں حیا محسوس ہوئی اور شرمندگی محسوس ہوئی' تو لوگوں نے اس کی لاش اُٹھا کر ایک گڑھے میں ڈال دی۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے' اس کی سند میں دو راوی' عبدالحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب ہیں' اِن دونوں سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

61 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَا أُقَاتِلُ النَّاسَ إِلَّا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَاللهِ لَا أَسْتَغْفِرُ لَكَ أَوْ كَمَا قَالَ.

قُلْتُ: ذُكِرَ هٰذَا فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ فِي الْفِتَنِ، وَهٰذَا لَفْظُهُ. وَفِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی مذکورہ بالا روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''میں لوگوں کے ساتھ صرف اسلام کی بنیاد پر جنگ کرتا ہوں' اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے دعائے مغفرت نہیں کروں گا'' (راوی بیان کرتے ہیں:) یا جس طرح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات ایک طویل حدیث میں ذکر کی گئی ہے' جسے امام ابن ماجہ نے فتنوں سے متعلق باب میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

62 - وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ قَتَادَةَ السَّدُوسِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ابْسُطْ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى نَفْسِي وَعَلَى ابْنَتِي الْحُوَيْصَلَةِ، وَلَوْ كَذَبْتُ عَلَى اللهِ لَخَدَعْتُكَ، قَالَ: وَحَمَلَ عَلَيْنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، (فِي خَيْلِهِ) فَقُلْنَا: إِنَّا مُسْلِمُوْنَ، فَتَرَكَنَا، وَغَزَوْنَا مَعَهُ الْأُبُلَّةَ، فَفَتَحَهَا، فَمَلَأْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَهُوَ قَتَادَةُ الَّذِي رَوَاهُ عَنْ قُطْبَةَ لَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَهُ.

حضرت قطبہ بن قتادہ سدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دستِ مبارک آگے کیجئے' تاکہ میں اپنی ذات اور اپنی بیٹی ''حویصلہ'' کے حوالے سے' آپ کی بیعت کرلوں' اور اگر میں اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا' تو میں آپ کو دھوکا دوں گا۔

حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے شہسواروں کے ساتھ ہم پر حملہ کیا تھا' تو ہم نے کہا: ہم مسلمان ہیں' تو انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا' ہم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ ''اُبلہ'' میں حصہ لیا تھا' انہیں فتح نصیب ہوئی' تو انہوں نے ہمارے ہاتھ (مالِ غنیمت کے ذریعے) بھر دیے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے' اور وہ قتادہ نامی شخص ہے' جس نے حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اس راوی (قتادہ) کا ذکر کیا ہو۔

61۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 243/18

62۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 191/4' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 78/4

63 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذِبَابٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ. فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْمَلَنِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِي أَبُو بَكْرٍ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ.

رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَسَمَّاهُ فِي مَكَانٍ آخَرَ سَعِيدًا، وَذَكَرَ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

وَفِي إِسْنَادِهِ مُنِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ مَجْهُولٌ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْأَزْدِيُّ أَيْضًا.

❁❁ حضرت سعد بن ابوذیاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اسلام قبول کرلیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری قوم کے افراد جن اموال (یعنی زمینوں) سمیت اسلام قبول کریں گے' آپ وہ (زمینیں) اُن لوگوں کی ملکیت رہنے دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا' اور آپ ﷺ نے مجھے ان لوگوں پر عامل مقرر کردیا' نبی اکرم ﷺ کے بعد' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے عامل مقرر کیا' اور اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے ہی عامل مقرر کیا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور دوسرے مقام پر' اُنہوں نے راوی کا نام ''سعید'' (بن ابوذیاب) نقل کیا ہے' اور اپنی سند کے ساتھ' اِس راوی کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی منیر بن عبداللہ ہے اور وہ مجہول ہے' ازدی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: اس (مضمون) سے متعلق دیگر روایات

64 - عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ سَاوَى: "مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَاكُمُ الْمُسْلِمُ، لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ الرَّسُولِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلْوَانِيُّ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَهُ، وَهُوَ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منذر بن ساویٰ کو خط میں یہ لکھا تھا:

''جو شخص ہماری نماز ادا کرے' اور وہ ہمارا ذبیحہ کھائے' تو وہ مسلمان شمار ہوگا' اور اُس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ (ثابت) ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی حسن بن ادریس حلوانی ہے' (علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' نیز یہ روایت ابوعبیدہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے' حالانکہ اُنہوں (یعنی ابوعبیدہ) نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

63- اخرجه الامام احمد في مسنده 79/4' اورده المؤلف في زوائد المسند 52

65 - وَعَنْ جُنْدُبٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذَاكَ الْمُسْلِمُ، لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَعُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ التَّمَّارُ لَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى تَرْجَمَةٍ.

❁❁ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہماری نماز ادا کرے' اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے' وہ مسلمان شمار ہوگا' اُس کے لیے اللہ کا' اور اُس کے رسول کا ذمہ (ثابت) ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' عبید بن عبیدہ تمار' نامی راوی کے حالات سے میں واقف نہیں ہوسکا۔

66 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاعِزٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ مَاعِزًا أَسْلَمَ أَحْرَزَ مَالَهُ، وَإِنَّهُ لَا يَجْنِيْ عَلَيْهِ إِلَّا يَدُهُ". فَبَايَعْتُ عَلَى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ هُنَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَهُوَ مَجْهُوْلٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماعز نے اسلام قبول کیا' تو اپنا مال محفوظ کرلیا' اب اُس کے خلاف صرف اُس کا اپنا ہاتھ ہی جنایت کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو اِس بات پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرلی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اِس کی سند میں ایک راوی ہنید بن قاسم ہے اور وہ مجہول ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ فِيْمَا كُتِبَ بِالْأَمَانِ لِمَنْ فَعَلَهُ

باب: جو شخص ایسا کرلیتا ہے' اُس کے لیے امان تحریر کئے جانے کے بارے میں کیا منقول ہے؟

67 - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَحْمَرَ أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ قُدُومُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَ إِلَيْهِ، فَقَبِلَ إِسْلَامَهُ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ كِتَابًا يَدْعُو بِهِ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَكَتَبَ لَهُ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَالِكِ بْنِ أَحْمَرَ وَلِمَنِ اتَّبَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَمَانًا لَهُمْ مَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَآتَوُا الزَّكَاةَ، وَاتَّبَعُوا الْمُسْلِمِيْنَ، وَجَانَبُوا الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَدَّوُا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ. وَسَهْمَ الْغَارِمِيْنَ، وَسَهْمَ كَذَا، وَسَهْمَ كَذَا - فَهُمْ آمِنُوْنَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَأَمَانِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجُذَامِيُّ، وَلَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى تَرْجَمَةٍ.

67- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6819

❁❁ حضرت مالک بن احمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب انہیں نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی اطلاع ملی' تو وہ وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ اُن کے لیے کوئی تحریر لکھوادیں' جس میں انہیں اسلام کی دعوت دی گئی ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے لئے چمڑے کے ٹکڑے پر یہ تحریر لکھوائی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ تحریر' اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے' مالک بن احمر کے لیے' اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں کے لئے ہے' یہ اُن کے لیے امان نامہ ہے' جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں گے' زکوٰۃ دیتے رہیں گے' مسلمانوں کی پیروی کرتے رہیں گے مشرکین سے لاتعلق رہیں گے' مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کریں گے' غارمین کا حصہ' اور فلاں حصہ' اور فلاں حصہ ادا کریں گے' تو یہ لوگ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی امان' اور اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے ملنے والی امان کے تحت محفوظ رہیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن منصور جذامی ہے' میں اُس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

68 - وَعَنْ اَبِيْ شَدَّادٍ - رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ ذِمَارٍ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى عُمَانَ - قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ عُمَانَ: " سَلَامٌ، اَمَّا بَعْدُ: فَاَقِرُّوا بِشَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَدُّوا الزَّكَاةَ، وَاِلَّا غَزَوْتُكُمْ." قَالَ اَبُوْ شَدَّادٍ: فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْكِتَابَ حَتّٰى وَجَدْنَا غُلَامًا اَسْوَدَ، فَقَرَاَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ. فَقُلْتُ لِاَبِيْ شَدَّادٍ: مَنْ كَانَ عَلٰى اَهْلِ عُمَانَ يَلِيْ اَمْرَهُمْ؟ قَالَ: اِسْوَارٌ مِنْ اَسَاوِرَةِ كِسْرٰى يُقَالُ لَهُ: سُبَيْخِتَانُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهُ لَمْ اَرَ اَحَدًا ذَكَرَهُمْ اِلَّا اَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ. قُلْتُ: وَلَيْسَ بِالتَّبُوذَكِيِّ; لِاَنَّ هٰذَا يَرْوِي عَنِ التَّابِعِيْنَ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت ابوشداد' جن کا تعلق عمان کی ایک بستی ''ذمار'' سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کا مکتوب آیا' جو اہل عمان کی طرف تھا (اس میں یہ تحریر تھا:)

''تم لوگ اِس بات کی گواہی کا اقرار کرو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں' اللہ کا رسول ہوں' تم لوگ زکوٰۃ ادا کرو! ورنہ میں تمہارے ساتھ جنگ کروں گا''۔

حضرت ابوشداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا' جو ہمیں وہ مکتوب پڑھ کر سنا تا' آخر کار ایک سیاہ فام لڑکا ملا' اس نے ہمیں وہ مکتوب پڑھ کر سنایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوشداد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت اہل عمان کا حکمران کون تھا؟ انہوں نے

68-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6849

جواب دیا: کسریٰ کی طرف سے مقرر کردہ ایک گورنر تھا' جس کا نام سیجہان تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند کے حوالے سے' میں نے کسی کو ان راویوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ امام طبرانی نے یہ بات بیان کی ہے: موسیٰ بن اسماعیل اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی ''تبوذکی'' نہیں ہے' کیونکہ یہ تابعین سے روایات نقل کرتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

69 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ بَعَثْتَنَا وَلَيْسَ لَنَا زَادٌ وَلَا لَنَا طَعَامٌ، وَلَا عِلْمَ لَنَا بِالطَّرِيْقِ. قَالَ: " إِنَّكُمْ سَتَمُرُّوْنَ بِرَجُلٍ صَبِيْحِ الْوَجْهِ، يُطْعِمُكُمْ مِّنَ الطَّعَامِ، وَيَسْقِيْكُمْ مِّنَ الشَّرَابِ، وَيَدُلُّكُمْ عَلَى الطَّرِيْقِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ." فَلَمَّا نَزَلَ الْقَوْمُ عَلَيَّ جَعَلَ يُشِيْرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ. فَقُلْتُ: يُشِيْرُ بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَتَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ! فَقَالُوْا: أَبْشِرْ بِبُشْرٰى مِنْ عِنْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ: فَإِنَّا نَعْرِفُ فِيْكَ نَعْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْنِيْ بِمَا قَالَ، فَأَطْعَمْتُهُمْ، وَسَقَيْتُهُمْ، وَزَوَّدْتُهُمْ، وَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى دَلَلْتُهُمْ عَلَى الطَّرِيْقِ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأَوْصَيْتُهُمْ بِإِبِلِيْ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا الَّذِيْ تَدْعُوْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: "أَدْعُوْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ". فَقُلْتُ: إِذَا أَجَبْنَاكَ إِلٰى هٰذَا فَنَحْنُ آمِنُوْنَ عَلٰى أَهْلِنَا وَأَمْوَالِنَا وَدِمَائِنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ ". فَأَسْلَمْتُ وَرَجَعْتُ إِلٰى قَوْمِيْ فَأَعْلَمْتُهُمْ بِإِسْلَامِيْ، فَأَسْلَمَ عَلٰى يَدَيَّ بَشَرٌ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ.

قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي الْمَنَاقِبِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ صَخْرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمِّهِ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَهُمَا. وَاللهُ أَعْلَمُ.

❁❁ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگی مہم روانہ کرنے لگے' تو ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں روانہ کرنے لگے ہیں' لیکن ہمارے پاس نہ تو زادِ سفر ہے' اور نہ ہی اناج ہے' اور نہ ہی ہمیں راستے کا علم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوگا' جس کا چہرہ خوبصورت ہوگا' وہ تمہیں کھانا بھی فراہم کرے گا' اور مشروب بھی پلائے گا' اور راستے کے بارے میں بھی بتائے گا اور وہ شخص جنتی ہوگا' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ان لوگوں نے میرے پاس پڑاؤ کیا' تو وہ ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرنے لگے' اور میری طرف دیکھنے لگے' میں نے کہا: تم لوگ میری طرف دیکھ کر ایک دوسرے کو کیا اشارے کر رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے خوش خبری قبول کرو! کیونکہ ہمیں تمہارے اندر وہ نشانی نظر آ رہی ہے' جو اللہ کے رسول نے بیان کی تھی' پھر ان لوگوں نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بارے میں بتایا' تو میں نے انہیں کھانا فراہم کیا' مشروب فراہم کیا' زادِ سفر دیا اور ان کے ساتھ نکل

69- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4081

کر گیا' یہاں تک کہ میں نے راستے کے بارے میں ان کی رہنمائی کی' پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس آیا' انہیں اپنے اونٹوں کے بارے میں ہدایات دیں' اور پھر نبی اکرم ﷺ کی طرف روانہ ہو گیا' (آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد) میں نے دریافت کیا: آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دینے کی طرف دعوت دیتا ہوں: کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں' اللہ کا رسول ہوں' اور نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے' بیت اللہ کا حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے (کی طرف بھی دعوت دیتا ہوں) میں نے دریافت کیا: اگر ہم اس دعوت کو قبول کر لیتے ہیں' تو کیا ہم اپنے اہل خانہ' اپنے اموال اور اپنی جانوں کے حوالے سے محفوظ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو میں نے اسلام قبول کر لیا' پھر میں اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور انہیں اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتایا' تو ان میں سے بہت سے افراد نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

(علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ مکمل روایت ''مناقب'' سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صخر بن حارث ہے جس نے اپنے چچا سے یہ روایت نقل کی ہے' لیکن میں نے کسی کو ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

70 - وَعَنْ عُمَيْرٍ قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانَ وَمَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَمْدَانَ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا إِسْلَامُكُمْ بَعْدَ مَقْدِمِنَا مِنْ أَرْضِ الرُّومِ، فَأَبْشِرُوْا ; فَإِنَّ اللهَ قَدْ هَدَاكُمْ بِهِدَايَتِهِ ; فَإِنَّكُمْ إِذَا شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ، وَأَعْطَيْتُمُ الزَّكَاةَ - فَإِنَّ لَكُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَعَلَى أَرْضِ الرُّومِي الَّذِي أَسْلَمْتُمْ عَلَيْهَا: سَهْلِهَا، وَغَوْرِيهَا، وَمَرَاعِيهَا، غَيْرُ مَظْلُوْمِينَ وَلَا مُضَيَّقٌ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنَّ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ قَدْ حَفِظَ الْغَيْبَ، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ، (وَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ)، فَآمُرُكَ يَا ذَا مَرَّانَ بِهِ خَيْرًا ; فَإِنَّهُ مَنْظُورٌ إِلَيْهِ فِي قَوْمِهِ، وَلْيُحْبِبْكُمْ رَبُّكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ عُمَيْرِ بْنِ ذِي مَرَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَهُمْ بِتَوْثِيقٍ وَلَا جَرْحٍ.

❁❁ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کا مکتوب آیا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ مکتوب' اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے' عمیر ذی مُران اور ہمدان سے تعلق رکھنے والے' ہر اُس فرد کی طرف ہے' جو اسلام

70- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 50/17

قبول کر چکا ہو' تم لوگوں پر سلام ہو! میں تمہارے سامنے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' امابعد! روم کی سرزمین سے ہماری واپسی پر تم لوگوں کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع ہمیں ملی' تو تم لوگ یہ خوش خبری قبول کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہدایت نصیب کی ہے جب تم لوگ اِس بات کی گواہی دے دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور تم لوگ نماز قائم کرو گے' اور زکوٰۃ ادا کرو گے' تو تمہاری جانوں اور تمہارے اموال اور تمہاری وہ سرزمین جس کا تعلق روم سے ہے' جس پر موجود رہتے ہوئے' تم نے اسلام قبول کیا ہے' اس کا آباد اور بے آباد حصہ اور اس کی چراگاہیں ان سب کے حوالے سے' تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو گئے' نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے گا' نہ تمہیں تنگی کا شکار کیا جائے گا' محمد (ﷺ) اور اُن کے اہلِ بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے' بیشک مالک بن مرارہ رہاوی نے پوشیدہ چیز کی حفاظت کی' اور امانت کو ادا کیا (یعنی پیغام پہنچا دیا) تو اے ذو مران! اُس کے بارے میں' میں تمہیں بھلائی کا حکم دیتا ہوں' کیونکہ وہ اپنی قوم کا ایک اہم فرد ہے' تمہارا پروردگار تم سے محبت رکھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمیر بن ذی مران کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا سے نقل کی ہے اور میں نے کسی کو اِن حضرات کا تذکرہ' کسی توثیق یا جرح کے ہمراہ' کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

71 - وَعَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ قَالَ: اَخْرَجَ اِلَيْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَطَاءٍ الْعَامِرِىُّ كِتَابًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُكْتُبُوهُ، وَلَمْ يُمْلِهِ عَلَيْنَا. زَعَمَ اَنَّ ابْنَهُ الْفُجَيْعَ حَدَّثَهُ بِهِ.

" هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفُجَيْعِ وَمَنْ مَّعَهُ. وَمَنْ اَسْلَمَ، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَاَطَاعَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَاَعْطٰى مِنَ الْمَغْنَمِ خُمُسَ اللهِ، وَنَصَرَ نَبِيَّ اللهِ، وَاَشْهَدَ عَلٰى اِسْلَامِهٖ، وَفَارَقَ الْمُشْرِكِيْنَ - فَاِنَّهٗ آمِنٌ بِاَمَانِ اللهِ وَمُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهٗ مُنْقَطِعٌ.

❁❁ ابونعیم بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن عطاء عمری نے ہمیں نبی اکرم ﷺ کا مکتوب نکال کر دکھایا اور بولے: تم لوگ اسے نوٹ کر لو! انہوں نے اس کی عبارت ہمیں املاء نہیں کروائی' اُن کا یہ کہنا تھا: اُن کے فُجیع نے انہیں اس کے بارے میں حدیث بیان کی ہے (اس مکتوب میں یہ تحریر تھا:)

''یہ اللہ کے رسول' حضرت محمد ﷺ کی طرف سے فُجیع اور اُس کے ساتھیوں کے نام مکتوب ہے' جس نے بھی اسلام قبول کیا' نماز قائم کی' زکوٰۃ ادا کی' اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی' مالِ غنیمت میں سے' اللہ تعالیٰ کا پانچواں حصہ ادا کیا' اللہ کے نبی کی مدد کی' اس نے اپنے اسلام پر گواہ بنایا' مشرکین سے لاتعلقی اختیار کی' تو وہ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی امان کے تحت محفوظ شمار ہوگا''۔

71-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 321/18

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔

72 - وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَحْمَرَ الْمَازِنِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي اِبِلٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَرْعَاهَا، فَاَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، فَجَمَعْتُ اِبِلِيْ وَرَكِبْتُ الْفَحْلَ فَتَفَاجَّ يَبُولُ، فَنَزَلْتُ عَنْهُ، وَرَكِبْتُ نَاقَةً، فَنَجَوْتُ عَلَيْهَا، وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ، وَلَمْ يَكُوْنُوْا اقْتَسَمُوْهَا. قَالَ جَوَّابُ بْنُ عُمَارَةَ: فَاَدْرَكْتُ اَنَا وَاَخِي النَّاقَةَ الَّتِيْ رَكِبَهَا عُمَارَةُ يَوْمَئِذٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ قُتَيْلَةُ بِنْتُ جُمَيْعٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ. وَلَمْ اَرَ اَحَدًا تَرْجَمَهُمْ.

حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میں اپنے اونٹ چرا رہا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہ سواروں نے ہم پر حملہ کر دیا میں نے اپنے اونٹ جمع کئے اور ایک اونٹ پر سوار ہوا تو وہ پیشاب کرنے کے لئے رُک گیا میں اس سے نیچے اترا اور اونٹنی پر سوار ہو گیا جس کی وجہ سے میں بچ گیا وہ لوگ میرے اونٹ ہانک کر لے گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جو اُن لوگوں نے ابھی تقسیم نہیں کیے تھے۔

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جواب بیان کرتے ہیں: میں نے اور میرے بھائی نے وہ اونٹنی دیکھی ہے جس پر سوار ہو کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں قتیلہ بنت جمیع ہے جس نے یزید بن صیف کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے ان میں سے کسی کے حالات (کسی کتاب میں) نہیں دیکھے ہیں۔

بَابُ الْاِسْلَامِ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ

باب اسلام اپنے سے پہلے کے امور پر غالب آجاتا ہے

73 - عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ الرِّيَاحِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَلَمْ اَجِدْهُ، وَرَاَيْتُ الْمَرْاَةَ، فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: هُوَ ذَاكَ فِيْ ضَيْعَةٍ لَهُ، فَجَاءَ يَقُوْدُ - اَوْ يَسُوْقُ - بَعِيْرَيْنِ، قَاطِرًا اَحَدَهُمَا فِيْ عَجُزِ صَاحِبِهٖ، فِيْ عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَوَضَعَ الْقِرْبَتَيْنِ. قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا كَانَ فِي النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْكَ، وَلَا اَبْغَضَ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَاهُ مِنْكَ، قَالَ: لِلّٰهِ اَبُوْكَ، وَمَا يَجْمَعُ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ كُنْتُ وَاَدْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُنْتُ اَرْجُوْ فِيْ لِقَائِكَ اَنْ تُخْبِرَنِيْ اَنَّ لِيْ تَوْبَةً وَمَخْرَجًا، وَكُنْتُ اَخْشٰى فِيْ لِقَائِكَ اَنْ تُخْبِرَنِيْ اَنَّهُ لَا تَوْبَةَ

73-اورده المؤلف فی زوائد المسند 55

لِي، فَقَالَ: أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: عَفَا اللهُ عَمَّا سَلَفَ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي عِشْرَةِ النِّسَاءِ.

رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ نعیم بن قعنب ریاحی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آیا' تم وہ مجھے نہیں ملے' میں نے ایک خاتون کو دیکھا' تو اس سے دریافت کیا: تو اس خاتون نے بتایا: وہ اپنی زمین پر گئے ہوئے ہیں' اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دو اونٹوں کو ہانک کر لاتے ہوئے تشریف لے آئے' اونٹ آگے پیچھے تھے اور اُن میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک مشکیزہ تھا' انہوں نے دونوں مشکیزے رکھ دیئے' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوذر غفاری! مجھے دنیا میں سب سے زیادہ آپ سے ملاقات پسند ہے' اور آپ سے ملاقات سب سے زیادہ ناپسند بھی ہے' انہوں نے فرمایا: کیا کہہ رہے ہو بھئی؟ یہ دونوں صورتیں کیسے جمع ہوسکتی ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ دفن کر دیا تھا' تم میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ سے ملوں اور آپ مجھے بتائیں کہ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اور مجھے آپ سے ملتے ہوئے یہ اندیشہ بھی تھا' کہ کہیں آپ مجھے یہ نہ کہہ دیں کہ میرے لیے توبہ کی گنجائش نہیں ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے جو کچھ کیا' اللہ تعالیٰ اُس کے حوالے سے درگزر کرے۔

(علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مکمل روایت آگے چل کر' خواتین کے ساتھ طرزِ سلوک سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

74 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ." قَالَ ابْنُ ثَوْبَانَ: يَعْنِي: أَسْلِمُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو الْعَذْرَاءِ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا اجلال کرو! وہ تمہاری مغفرت کر دے گا''۔

ابن ثوبان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ اسلام قبول کرو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابوعذراء ہے جو مجہول ہے۔

75 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: جَاءَ شَابٌّ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَدَعْ سَيِّئَةً إِلَّا عَمِلَهَا، وَلَا خَطِيئَةً إِلَّا رَكِبَهَا، وَلَا

74-اورده المؤلف في زوائد المسند 56

75-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 6361

اَشْرَفَ لَهٗ سَهْمٌ (فَمَا فَوْقَهٗ) اِلَّا اقْتَطَعَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، وَمَنْ لَوْ قُسِّمَتْ خَطَايَاهُ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَغَمَرَتْهُمْ! فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَسْلَمْتَ؟" - اَوْ "اَنْتَ مُسْلِمٌ؟" - قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ! فَقَالَ: "اذْهَبْ، فَقَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكَ حَسَنَاتٍ". فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟ قَالَ: "وَغَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ" ثَلَاثًا، فَوَلَّى الشَّابُّ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَلَمْ اَزَلْ اَسْمَعُهٗ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ اَوْ خَفِيَ عَنِّيْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ يَاسِيْنُ الزَّيَّاتُ يَرْوِي الْمَوْضُوْعَاتِ.

حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نوجوان آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا' اُس نے بلند آواز میں کہا: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس نے ہر برائی پر عمل کیا ہو' ہر خطا کا ارتکاب کیا ہو' جو بھی چیز اُس کے سامنے آئی ہو' وہ اُس نے ہتھیالی ہو' جو ایسا شخص ہو کہ اگر اُس کی خطائیں' تمام اہل مدینہ پر تقسیم کی جائیں' تو اُن سب کو ڈھانپ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم مسلمان ہو؟ اس نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! تمہاری برائیاں' نیکیوں میں تبدیل کردی گئی ہیں' اس نے عرض کی: میری عہد شکنیوں اور زیادتیوں کا کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عہد شکنیاں اور زیادتیاں بھی (نیکیوں میں تبدیل کردی گئی ہیں) یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ نوجوان مڑ گیا' اور وہ جاتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: میں مسلسل اُسے تکبیر کہتے ہوئے سنتا رہا' یہاں تک کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھ سے چھپ گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یاسین زیات ہے' جو موضوع روایات نقل کرتا ہے۔

76 - وَعَنْ اَبِيْ طَوِيْلٍ شَطْبٍ الْمَمْدُوْدِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً اِلَّا اَتَاهَا فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: "فَهَلْ اَسْلَمْتَ؟" قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ) وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: (نَعَمْ) "تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ". قَالَ: وَغَدَرَاتِيْ وَفَجَرَاتِيْ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ. فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهٖ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ اَبِيْ نَشِيْطٍ، وَهُوَ

76- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 7235

ثِقَةٌ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي حَدِيثُ أَنَسٍ فِي فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فِي الْأَذْكَارِ.

❁❁ حضرت ابوطویل شطب الممدود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس نے ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب کیا ہو' اُن میں سے کوئی بھی گناہ ترک نہ کیا ہو' اور اس نے ہر قسم کی برائی کا ارتکاب کیا ہو' تو کیا اس شخص کے لیے توبہ کی گنجائش ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ اُن صاحب نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے' اب تم نیکیاں کرتے رہنا اور برائیاں چھوڑ دینا' تو اللہ تعالیٰ اُن سب برائیوں کو تمہارے لئے نیکیاں بنا دے گا' اس نے دریافت کیا: میری عہد شکنیوں اور زیادتیوں کو بھی (اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردے گا؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: اللہ اکبر! اُس کے بعد وہ مسلسل تکبیر کہتا رہا' یہاں تک کہ وہ (ہماری نگاہوں سے) اوجھل ہوگیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' امام بزار کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف محمد بن ہارون ابونشیط کا معاملہ مختلف ہیں' ویسے وہ ثقہ ہے۔

(علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: لا الہ الا اللہ کی فضیلت کے بارے میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اذکار سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

77 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَقْبَلَ شَيْخٌ يَدَّعِمُ عَلَى عَصًا حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ لِي غَدَرَاتٍ وَفَجَرَاتٍ، فَهَلْ يُغْفَرُ لِي؟ قَالَ: "أَلَيْسَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟" قَالَ: نَعَمْ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. قَالَ: "فَقَدْ غُفِرَ لَكَ غَدَرَاتُكَ وَفَجَرَاتُكَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ مَكْحُولٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، فَلَا أَدْرِي أَسَمِعَ مِنْهُ أَمْ لَا.

❁❁ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بوڑھا شخص عصا کے سہارے چلتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا' اُس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میری کچھ عہد شکنیاں ہیں اور کچھ زیادتیاں ہیں' کیا میری مغفرت ہوجائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں' کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری عہد شکنیوں اور زیادتیوں کی مغفرت ہوچکی ہے۔

77- مسند احمد 385' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 18

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' تاہم اسے مکحول نے' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' مجھے (یعنی علامہ ہیثمی کو) نہیں معلوم کہ مکحول نے' اُن سے سماع کیا ہے یا نہیں؟

78 - وَعَنِ الْجَارُودِيِّ الْعَبْدِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: عَلٰى اَنِّي اِنْ تَرَكْتُ دِيْنِيْ وَدَخَلْتُ فِيْ دِيْنِكَ لَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ. قَالَ: "نَعَمْ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت جارودی عبدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ آپ کی بیعت کرلوں' میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں اپنا دین چھوڑ کر' آپ کے دین میں داخل ہو گیا ہوں' تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے آخرت میں عذاب نہ دے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! (اللہ تعالیٰ تمہیں آخرت میں عذاب نہیں دے گا)۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِيْمَنْ مَّاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

باب: جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو

79 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قِيْلَ لَهُ: اُدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَقَدْ وُثِّقَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' تو اُس سے کہا جائے گا: تم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس سے چاہو' (جنت میں) داخل ہو جاؤ!"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے' جس کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

باب: وسوسہ کا بیان

80 - عَنْ عُثْمَانَ - يَعْنِي ابْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -

---

78-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 914' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 300/2' اورده المؤلف فى المقصد العلى 41

79-اخرجه الامام احمد فى مسنده 16/1' اورده المؤلف فى زوائد المسند 24

80-اخرجه الامام احمد فى مسنده 8/1' اورده المؤلف فى زوائد المسند72

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا يُنْجِيْنَا مِمَّا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِيْ اَنْفُسِنَا. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "يُنْجِيْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا اَمَرْتُ بِهٖ عَمِّيْ اَنْ يَقُوْلَهٗ فَلَمْ يَقُلْهُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَبُو الْحُوَيْرِثِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَالْاَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ.

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اِس بارے میں دریافت کیا ہوتا' کہ شیطان ہمارے من میں جو چیز ڈال دیتا ہے' اُس سے نجات کا طریقہ کیا ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِس سے تمہیں یہ چیز نجات دلائے گی کہ تم وہ کلمہ پڑھ لو' جو میں نے اپنے چچا کو اُن کے انتقال کے وقت پڑھنے کا کہا تھا' اور انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوحویرث عبدالرحمن بن معاویہ ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' تاہم زیادہ تر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

81 - وَعَنْ خُزَيْمَةَ - يَعْنِي: ابْنَ ثَابِتٍ - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَاْتِي الشَّيْطٰنُ الْاِنْسَانَ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ؟ فَيَقُوْلُ: اللهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اللهُ، حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهٖ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان انسان کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے: آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے' شیطان کہتا ہے: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے' یہاں تک کہ شیطان کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کوئی شخص اِس طرح کی صورتحال پائے' تو اُسے یہ کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

82 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَحَدَكُمْ يَاْتِيْهِ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اللهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُذْهِبُ عَنْهُ."

81-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 214/5' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 71

82-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 257/6' اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 4685' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 70' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 50' اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 25

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور یہ کہتا ہے: تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے شیطان کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص ایسی صورتحال پائے' تو اُسے یہ کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں' تو یہ چیز (یعنی وسوسہ) اُس سے دور ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

83 - وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: شَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُونَ مِنَ الْوَسْوَسَةِ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَجِدُ شَيْئًا لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَاكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، بِنَحْوِهِ، إِلَّا أَنَّ لَفْظَ أَبِي يَعْلَى: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَائِشَةَ: إِنَّ أَحَدَنَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ ذَهَبَتْ آخِرَتُهُ، وَلَوْ ظَهَرَ (عَلَيْهِ) لَقُتِلَ، (قَالَ) فَكَبَّرَتْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَتْ: سُئِلَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا يُخْتَبَرُ بِهَذَا الْمُؤْمِنُ. وَفِي إِسْنَادِهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وسوسے آنے کے حوالے سے شکایت کی انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایسا خیال بھی پاتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی ایک آسمان سے گر جائے' تو یہ اُس کے نزدیک اس خیال کے بارے میں بات کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ محض ایمان ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابویعلیٰ نے' اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم امام ابویعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم میں سے کسی ایک شخص کو بعض اوقات ایسا خیال آتا ہے کہ اگر آدمی اُس کے بارے میں بات کر لے' تو اس کی آخرت تباہ ہو جائے اور اگر وہ اُس خیال کو ظاہر کر دے' تو اُسے قتل کر دیا جائے' راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ تکبیر کہی' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ تکبیر کہی تھی اور پھر یہ ارشاد فرمایا تھا: اس کے ذریعے مؤمن کا امتحان لیا جاتا ہے۔

اس روایت کی سند میں' ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

84 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاشْتَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَرَرْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَانْطَلَقَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرُدَّ عَلَى أَخِيكَ

83-اخرجه الامام احمد فى مسنده 2/ 106' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 4114' اورده المؤلف فى زوائد المسند 96' اورده المؤلف فى المقصد العلى 27

84-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 128' اورده المؤلف فى المقصد العلى 29

حِيْنَ سَلَّمَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: وَاللهِ مَا شَعَرْتُ اَنَّهُ مَرَّبِيْ، وَاَنَا اُحَدِّثُ نَفْسِي فَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّهُ سَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَمَاذَا تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: خَلَا بِي الشَّيْطٰنُ فَجَعَلَ يُلْقِي فِيْ نَفْسِي اَشْيَاءَ مَا اُحِبُّ اَنِّي تَكَلَّمْتُ بِهَا وَاَنَّ لِيْ مَا عَلَى الْاَرْضِ، قُلْتُ فِيْ نَفْسِي حِيْنَ اَلْقَى الشَّيْطٰنُ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِي: يَا لَيْتَنِيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الَّذِيْ يُنْجِيْنَا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِيْ اَنْفُسِنَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاِنِّي وَاللهِ لَقَدِ اشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهُ: مَا الَّذِيْ يُنْجِيْنَا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِيْ اَنْفُسِنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُنْجِيْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ تَقُوْلُوْا مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُ بِهِ عَمِّيْ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ يَفْعَلْ."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَعِنْدَ اَحْمَدَ طَرَفٌ مِنْهُ، وَفِيْ اِسْنَادِهِ اَبُو الْحُوَيْرِثِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْاَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهِ. وَاللهُ اَعْلَمُ.

❁❁ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا' لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے سامنے شکایت کی' اور یہ بتایا کہ میں عثمان کے پاس سے گزرا تھا' میں نے اُسے سلام کیا تھا' لیکن اس نے مجھے جواب نہیں دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: وہ مسجد میں بیٹھا ہوا ہے' یہ دونوں حضرات' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ کے بھائی نے جب آپ کو سلام کیا تھا' تو آپ نے اسے جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ میرے پاس سے گزرے ہیں' میں اپنے خیالوں میں گم تھا' اس لیے مجھے پتہ نہیں چل سکا' کہ انہوں نے سلام کیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کن خیالوں میں گم تھے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب میں اکیلا ہوتا ہوں' تو شیطان میرے ذہن میں ایسے خیالات ڈالتا ہے کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے' کہ میں اُن کے بارے میں بات چیت کروں' اگرچہ اس کے بدلے میں مجھے روئے زمین پر موجود ہر چیز مل رہی ہو' جب شیطان میرے ذہن میں اس طرح کے خیال ڈالتا ہے' تو میں دل میں سوچتا ہوں' کاش میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا ہوتا' کہ شیطان ہمارے ذہنوں میں اس طرح کے خیال پیدا کرتا ہے تو اس سے کیا چیز ہمیں نجات دے سکتی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اِسی چیز کی شکایت کی تھی اور میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا' شیطان ہمارے ذہنوں میں جو خیال ڈالتا ہے' کیا چیز اُس سے ہمیں نجات دے سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''اس سے تمہیں وہ چیز نجات دے سکتی ہے' کہ تم وہ (کلمہ) پڑھو' جو میں نے اپنے چچا کو پڑھنے کے لیے کہا تھا' جب اُن کا انتقال ہونے لگا تھا' تو انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد نے اس کا ایک حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوحویرث

عبدالرحمن بن معاویہ ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' تاہم اکثر اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

85 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ لَاَنْ يَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَيَتَقَطَّعَ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَاكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى

وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا يَزِيْدَ بْنَ اَبَانٍ الرَّقَاشِيَّ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اِس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ بعض اوقات ہم میں سے کسی ایک کو ایسا خیال آتا ہے کہ اگر وہ آسمان سے گرے اور اس کے ٹکڑے ہو جائیں' تو یہ چیز اُس شخص کے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہوگی کہ وہ اس خیال کے بارے میں کلام کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ محض ایمان ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے رجال ہیں' صرف یزید بن ابان رقاشی کا معاملہ مختلف ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَكُوْنُ عِنْدَكَ عَلٰى حَالٍ حَتّٰى اِذَا فَارَقْنَاكَ نَكُوْنُ عَلٰى غَيْرِهٖ. قَالَ: " كَيْفَ اَنْتُمْ وَنَبِيُّكُمْ؟ " قَالُوْا: اَنْتَ نَبِيُّنَا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. قَالَ: " لَيْسَ ذَاكَ النِّفَاقَ."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ، اِلَّا اَنَّ الْبَزَّارَ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ وَرَبُّكُمْ؟ " قَالُوْا: اللّٰهُ رَبُّنَا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ.

وَرِجَالُ اَبِيْ يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں' تو ہماری مخصوص کیفیت ہوتی ہے' اور جب ہم آپ سے جدا ہوتے ہیں' تو وہ کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا' اپنے نبی کے ساتھ تعلق کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کی: پوشیدہ اور علانیہ (ہر حال میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز (یعنی کیفیات کا تبدیل ہونا) منافقت نہیں ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم امام بزار کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارا اور تمہارے پروردگار کا تعلق کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: پوشیدہ اور علانیہ (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے''۔

امام ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

87 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

85- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 4114

86- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 3356' اورده المؤلف فى كشف الاستار 52

إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ الطَّحَّانَ شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے وہ پوچھتا ہے: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے وہ پوچھتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جب کوئی شخص یہ صورتحال پائے تو اُسے یہ کہنا چاہیے: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف احمد بن محمد بن نافع طحان کا معاملہ مختلف ہے جو امام طبرانی کے استاد ہیں۔

88 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي الشَّيْءَ لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، فَقَالَ: "ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا شَيْخِ الطَّبَرَانِيِّ مُنْتَصِرٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے بعض اوقات ایسا خیال آتا ہے کہ میں کوئلہ بن جاؤں یہ میرے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اُس خیال کے حوالے سے کلام کروں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صریح ایمان ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف منتصر کا معاملہ مختلف ہے جو امام طبرانی کے استاد ہیں۔

89 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَوْ تَكَلَّمْتُ بِهِ لَأَحْبَطْتُ آخِرَتِي، فَقَالَ: "لَا يَلْقَى ذٰلِكَ الْكَلَامَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ سَيْفُ بْنُ عُمَيْرَةَ، قَالَ الْأَزْدِيُّ: يَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ.

❁❁ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: ایک شخص نے آپ سے سوال کرتے ہوئے یہ کہا: میرے ذہن میں ایسا خیال آجاتا ہے کہ اگر میں اس کے بارے میں کلام کروں تو میں اپنی آخرت کو برباد کردوں گا تو

87-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1896

88-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 115/2

89-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3430' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 129/1

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی بات (یعنی وسوسہ) کا سامنا صرف مؤمن کرتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سیف بن عمیرہ ہے' ازدی کہتے ہیں: علماء نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْوَسَةِ. فَقَالَ: "ذَاكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَشَيْخُ الطَّبَرَانِيِّ ثِقَةٌ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ محض ایمان ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' امام طبرانی کے استاد بھی ثقہ ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

91 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَيَعْرِضُ فِيْ نَفْسِيَ الشَّيْءُ، لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُّعْبَدَ بِأَرْضِيْ هٰذِهِ، وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُعَاذٍ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' بعض اوقات میرے ذہن میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے' کہ میں جل کر کوئلہ بن جاؤں' یہ میرے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اُس خیال کے بارے میں کلام کروں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِس بات پر' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' کہ شیطان اِس بات سے مایوس ہو چکا ہے' کہ اب میری اِس سرزمین پر اُس کی عبادت کی جائے' البتہ اب وہ تمہارے اعمال میں سے' معمولی سی چیزوں (یعنی گناہوں اور کوتاہیوں) سے بھی راضی ہو جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' یہ روایت ذر بن عبداللہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

92 - وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ - أَوِ ابْنِ الْحَسَنِ - عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْوَسَةِ الَّتِيْ يَجِدُهَا أَحَدُهُمْ، لَأَنْ يَّسْقُطَ مِنْ عِنْدِ الثُّرَيَّا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَأْتِي الْعَبْدَ فِيْمَا دُوْنَ ذٰلِكَ، فَإِذَا عُصِمَ مِنْهُ وَقَعَ فِيْمَا هُنَالِكَ."

92-اورده المؤلف في كشف الاستار 49

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ أَئِمَّةٌ.

❀❀ عمارہ بن ابوالحسن' یا شاید عمارہ بن حسن' اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس وسوسہ کے بارے میں دریافت کیا' جس کا سامنا اُن میں سے کوئی ایک کرتا ہے' کہ اس کا ثریا ستارے سے گرجانا' اُس شخص کے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ وہ شخص اُس وسوسے کے حوالے سے کلام کرے' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صریح ایمان ہے' بیشک شیطان' بندے کے پاس' اس سے کم معاملے کے بارے میں آتا ہے' تو جب وہ اس سے محفوظ ہوجاتا ہے تو پھر کسی دوسرے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے روایت کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ائمہ ہیں۔

93 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ اللهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ - وَلَهُ فِي الصَّحِيحِ حَدِيثٌ غَيْرُ هٰذَا - وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: لوگ مسلسل یہ کہتے رہیں گے' اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھا' اس سے پہلے کیا تھا؟

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے ''صحیح'' میں اِس راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ ایک اور روایت منقول ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

94 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَقْبَحُ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَقْبَحُ النَّاسِ ثِيَابًا، وَأَنْتَنُ النَّاسِ رِيحًا، جِلْفًا جَافِيًا يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ قَالَ: "اللهُ." قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: "اللهُ." قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: "اللهُ." قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سُبْحَانَ اللهِ" - مَرَّتَيْنِ - وَأَمْسَكَ بِجَبْهَتِهِ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيَّ بِالرَّجُلِ" فَطَلَبْنَاهُ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا إِبْلِيسُ جَاءَ يُشَكِّكُكُمْ فِي دِينِكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ،

93-اورده المؤلف فی کشف الاستار 51

94-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5966

وَقَدْ رَمَاهُ النَّاسُ بِالْوَضْعِ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ فِي بَابِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران ایک شخص آیا جس کا چہرہ انتہائی بدصورت تھا' اور اُس کا لباس بھی انتہائی برا تھا' وہ انتہائی بدبودار تھا اور وہ بازو پھیلا کر چل رہا تھا' وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا' آ کر نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' اُس نے دریافت کیا: آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اُس نے دریافت کیا: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اُس نے دریافت کیا: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اُس نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ سبحان اللہ کہا' اور اپنی پیشانی کو پکڑ لیا' (یا شاید اُس کی پیشانی کو پکڑ لیا) وہ شخص اُٹھا اور چلا گیا' نبی کریم نے فرمایا: اُس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ! راوی کہتے ہیں: ہم نے اُسے تلاش کیا' لیکن وہ یوں ہو گیا' جیسے وہ تھا ہی نہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ابلیس تھا' جو تمہارے دین کے بارے میں تمہیں شک کا شکار کرنے کے لئے آیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن جعفر مدینی ہے' جو علی بن مدینی کے والد ہیں' لوگوں نے اُن پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: (اس نوعیت کی دوسری) احادیث' شیطان اور اُس کے لشکروں سے متعلق باب میں آئیں گی۔

بَابُ لَا يُقْبَلُ إِيمَانٌ بِلَا عَمَلٍ، وَلَا عَمَلٌ بِلَا إِيمَانٍ

باب: عمل کے بغیر' ایمان قبول نہیں ہوگا' اور ایمان کے بغیر' عمل قبول نہیں ہوگا

95 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقْبَلُ إِيمَانٌ بِلَا عَمَلٍ، وَلَا عَمَلٌ بِلَا إِيمَانٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا، وَاخْتُلِفَ فِي ثِقَتِهِ وَجَرْحِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمل کے بغیر' ایمان قبول نہیں ہوگا' نہ ہی ایمان کے بغیر' عمل قبول ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن زکریا ہے' اس کے ثقہ یا مجروح ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِيْ أُصُولِ الدِّيْنِ وَبَيَانِ فَرَائِضِهِ

باب: دین کے بنیادی اصولوں اور اس کے فرائض کا بیان

96 - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ اَصْلًا مِنْ اُصُولِ الدِّيْنِ.

وَفِيْ اِسْنَادِهِ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت عمرو بن عوف بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر یا سیکھ کر) دین کے بارہ اُصول یاد کیے تھے۔

اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن عبداللہ ہے اور وہ ضعیف الحدیث ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

97 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لَلَوْحًا فِيْهِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّخَمْسَ عَشْرَةَ شَرِيْعَةً، يَقُوْلُ الرَّحْمٰنُ - عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ، لَا يَأْتِيْ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِيْ لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْ اِسْنَادِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَاشِدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کے سامنے ایک لوح موجود ہے' جس میں تین سو پندرہ شریعتیں ہیں' رحمان فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے! میرے بندوں میں سے' جو بھی بندہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا' تو وہ ان میں سے' جس کسی پر بھی عمل پیرا ہوگا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن راشد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

98 - وَعَنْ عُبَيْدٍ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْاِيْمَانُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّثَلَاثُوْنَ شَرِيْعَةً، مَنْ وَّافٰى بِشَرِيْعَةٍ مِّنْهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهِ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خِرَاشٍ وَضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدٍ لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

96- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 23/ 17

97- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 1309' اورده المؤلف فى المقصد العلى 17

حضرت عبید رضی اللہ عنہ، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"ایمان کی تین سو تیس شریعتیں ہیں، جو شخص اُن میں سے، جس شریعت کو پورا کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے، جسے ابن حبان اور ابن خراش نے ثقہ قرار دیا ہے، اور جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جبکہ عبدالرحمن بن عبید نامی راوی کے بارے میں، میں نے کسی کو ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

99 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - مِائَةَ خُلُقٍ وَسِتَّةَ عَشَرَ خُلُقًا، مَنْ أَتَاهُ بِخُلُقٍ مِنْهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ الْكَبِيْرِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرَى: "مِائَةَ خُلُقٍ وَسَبْعَةَ عَشَرَ خُلُقًا." وَفِيْ إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَاشِدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ، وَقَالَ: مِائَةٌ وَسَبْعَ عَشْرَةَ شَرِيْعَةً."

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے (مقرر کردہ، یا پسندیدہ) ایک سو سولہ اخلاق ہیں، جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر عمل پیرا ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے "مسند کبیر" میں نقل کی ہے، ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ایک سو سترہ اخلاق ہیں"۔

اس کی سند میں موجود ایک راوی عبداللہ بن راشد ہے اور وہ ضعیف ہے، امام بزار نے یہ روایت عبداللہ بن راشد کے حوالے سے نقل کی ہیں اور یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "ایک سو سترہ شریعتیں"۔

100 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - لَوْحًا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ تَحْتَ الْعَرْشِ، كَتَبَ فِيْهِ: أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، خَلَقْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةِ خُلُقٍ، مَنْ جَاءَ بِخُلُقٍ مِنْهَا مَعَ شَهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ أَبُوْ ظِلَالٍ الْقَسْمَلِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيْفِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عرش کے نیچے موجود، سبز زبرجد سے بنی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی ایک لوح ہے، جس میں اُس نے یہ تحریر کیا ہے: میں اللہ ہوں، میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، میں نے تین سو دس سے کچھ زیادہ

99-اورده المؤلف في كشف الاستار 36

100-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1093

اخلاق پیدا کیے ہیں' جو شخص لا الہ الا اللہ کی گواہی کے ہمراہ' اِن میں سے کوئی ایک اخلاق لے کر آئے گا' میں اُسے جنت میں داخل کر دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی ابوظلال قسملی ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ زیادہ تر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

101 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْإِسْلَامُ ثَلَاثُمِائَةِ شَرِيْعَةٍ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ شَرِيْعَةً، لَيْسَ مِنْهَا شَرِيْعَةٌ يَلْقَى اللهَ بِهَا صَاحِبُهَا اِلَّا وَهُوَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کی تین سو تیرہ شریعتیں ہیں' ان میں سے ہر ایک شریعت کا یہ عالم ہے کہ جو بھی شخص اُس شریعت کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں عبیداللہ بن زحر نامی راوی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

102 - وَعَنْ عُبَيْدٍ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِيمَانُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثُوْنَ شَرِيْعَةً، مَنْ وَافَى بِوَاحِدَةٍ مِنْهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ مَجَاهِيْلُ، وَالْمِنْهَالُ بْنُ بَحْرٍ وَأَبُوْ سِنَانٍ.

❁❁ حضرت عبید رضی اللہ عنہ' انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اُن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''ایمان کی تین سو تیس شریعتیں ہیں' جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر عمل کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں مجہول راوی پائے جاتے ہیں' جیسے منہال بن بحر اور ابو سنان۔

103 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، اَرْفَعُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ مَسْتُوْرُوْنَ. وَاللهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

101- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 12958' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1093

102- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7310

103- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4712

''ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں' جن میں سب سے بلند تر لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے' اور سب سے معمولی (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جس کی سند کے افراد مستور ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

باب: اسلام کے فرائض اور اس کے حصوں کا بیان

بَابٌ مِّنْهُ فِيْ بَيَانِ فَرَائِضِ الْإِسْلَامِ وَسِهَامِهِ

104 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْإِسْلَامُ عَشَرَةُ أَسْهُمٍ - وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَهِيَ الْمِلَّةُ. وَالثَّانِيَةُ: الصَّلَاةُ، وَهِيَ الْفِطْرَةُ. وَالثَّالِثَةُ: الزَّكَاةُ، وَهِيَ الطُّهْرَةُ. وَالرَّابِعَةُ: الصَّوْمُ، وَهِيَ الْجُنَّةُ. وَالْخَامِسَةُ: الْحَجُّ، وَهِيَ الشَّرِيْعَةُ. وَالسَّادِسَةُ: الْجِهَادُ، وَهِيَ الْعُرْوَةُ. وَالسَّابِعَةُ: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَهُوَ الْوَفَاءُ . وَالثَّامِنَةُ: النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَهِيَ الْحُجَّةُ. وَالتَّاسِعَةُ: الْجَمَاعَةُ، وَهِيَ الْأُلْفَةُ. وَالْعَاشِرَةُ: الطَّاعَةُ، وَهِيَ الْعِصْمَةُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ حَامِدُ بْنُ آدَمَ، مَشْهُوْرٌ بِوَضْعِ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کے دس حصے ہیں اور وہ شخص رُسوا ہو گیا' جس کا ان میں سے کوئی بھی حصہ نہ ہو' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ چیز ملت ہے' دوسری (چیز) نماز ہے اور یہ فطرت ہے' تیسری چیز زکوٰۃ ہے اور یہ پاکیزگی ہے' چوتھی چیز روزہ ہے' اور یہ ڈھال ہے' پانچویں چیز حج ہے اور یہ مخصوص طریقہ ہے' چھٹی چیز جہاد ہے' اور یہ مضبوط پشت ہے ساتویں چیز نیکی کا حکم دینا ہے اور یہ وفا ہے' پانچویں چیز برائی سے منع کرنا ہے' اور یہ حجت ہے نویں چیز جماعت ہے اور یہ الفت ہے' دسویں چیز اطاعت ہے اور یہ بچاؤ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حامد بن آدم ہے' جو حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔

105 - وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ: لَا يَجْعَلُ اللهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ - وَأَسْهُمُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ - وَلَا يَتَوَلَّى اللهَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ الرَّجُلُ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللهُ مَعَهُمْ، وَالرَّابِعَةُ: لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَرَجَوْتُ أَنْ لَا آثَمَ: لَا يَسْتُرُ اللهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ

104-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7893' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 11958

105-اورده المؤلف في كشف الاستار 145/6 160' اخرجه الامام ابويعلي في مسنده 4548' اورده المؤلف في زوائد المسند 46

اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى أَيْضًا.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''تین چیزوں پر میں حلف اُٹھا سکتا ہوں' جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اُسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے جس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے تین حصے ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ (دوسری بات یہ ہے:) اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کو دوست رکھتا ہے' تو قیامت کے دن اُسے کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور (تیسری بات یہ ہے:) آدمی جب کسی قوم سے محبت رکھتا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اُسے ان لوگوں کے ساتھ کر دے گا' اور اگر ایک چوتھی بات پر میں حلف اٹھاؤں' تو مجھے امید ہے کہ میں گناہگار نہیں ہوؤں گا' (اور وہ یہ ہے: کہ) اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے۔

106 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

107 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِنَّ لَبَرَرْتُ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ أَنْ لَا آثَمَ: لَا يَجْعَلُ اللهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللهُ عَبْدَهُ فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيهِ غَيْرَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَلَا يُحِبُّ عَبْدٌ قَوْمًا إِلَّا بَعَثَهُ اللهُ مَعَهُمْ (وَبَيْنَهُمْ)، وَالرَّابِعَةُ: لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْمَعَادِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ فَضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزوں کے بارے میں' اگر میں قسم اٹھالوں تو میں سچا ہوؤں گا' اور اگر چوتھی بات کے بارے میں بھی قسم اٹھالوں' تو مجھے امید ہے کہ میں گناہگار نہیں ہوؤں گا' (پہلی بات یہ ہے:) جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اُسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو (دوسری بات یہ ہے:) اللہ تعالیٰ جس بندے کو دنیا میں دوست بنالے' تو وہ آخرت میں اُس بندے کو کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' (تیسری بات یہ ہے:) جب بندہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اُن لوگوں کے ہمراہ (اور اُن کے درمیان) دوبارہ زندہ کرے گا' (چوتھی بات یہ ہے:) کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں' جس بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

107-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8023

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں ایک راوی فضال بن جبیر ہے اور وہ ضعیف ہے۔

108 - وَعَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: الْإِسْلَامُ سَهْمٌ، وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ، وَالْحَجُّ سَهْمٌ، وَالْجِهَادُ سَهْمٌ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ."

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَارِثُ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی کلمہ شہادت) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' حج ایک حصہ ہے' جہاد ایک حصہ ہے' رمضان کے روزے ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' وہ شخص رُسوا ہوگیا' جس کا (اِن میں سے) کوئی حصہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حارث ہے اور وہ کذاب ہے۔

109 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: الْإِسْلَامُ سَهْمٌ، وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ، وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ، وَالصِّيَامُ سَهْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ سَهْمٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی کلمہ شہادت) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' روزے رکھنا ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' تحقیق وہ شخص خسارے کا شکار ہوگیا' جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یزید بن عطاء ہے' جسے امام احمد اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن ایک جماعت نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

110 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: ثَلَاثٌ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِنَّ، فَذَكَرَهُ مَوْقُوفًا. وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین باتیں ہیں' جن پر میں قسم اُٹھا سکتا ہوں...... اِس کے بعد مصنف نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کی سند منقطع ہے۔

108-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده519' اورده المؤلف فى المقصد العلى 14

109-اورده المؤلف فى كشف الاستار336 337 875

110-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير/257 3

111 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِلْإِسْلَامِ صُوًى وَعَلَامَاتٍ كَمَنَارِ الطَّرِيقِ. وَرَأْسُهُ وَجِمَاعُهُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَتَمَامُ الْوُضُوْءِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کی مخصوص روشنی اور علامات ہیں' جس طرح راستے میں مینار ہوتا ہے' اس کا سرا اور مجموعہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوۃ دینا اور مکمل وضو کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

112 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَدِّثْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِسْلَامُ أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ". قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: "فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ". قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَدِّثْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ: "الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ." قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: "فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ" قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ حَدِّثْنِي: مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ." قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَدِّثْنِي: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

سُبْحَانَ اللهِ! خَمْسٌ مِّنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ، إِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ. وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِمَعَالِمَ لَهَا دُوْنَ ذٰلِكَ." قَالَ: أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَحَدِّثْنِي، قَالَ: قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا - أَوْ رَبَّهَا - وَرَأَيْتَ أَصْحَابَ الْبُنْيَانِ يَتَطَاوَلُوْنَ بِالْبُنْيَانِ، وَرَأَيْتَ

112-اورده المؤلف فی زوائد المسند31' اورده المؤلف فی کشف الاستار24

الْحُفَاةَ الْجِيَاعَ الْعَالَةَ كَانُوْا رُءُوسَ النَّاسِ - فَذٰلِكَ مِنْ مَّعَالِمِ السَّاعَةِ وَمِنْ اَشْرَاطِهَا." قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ اَصْحَابُ الْبُنْيَانِ الْحُفَاةُ الْجِيَاعُ الْعَالَةُ؟ قَالَ: "الْعَرِيْبُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهٖ، اِلَّا اَنَّ فِي الْبَزَّارِ: اَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَيْئَةِ رَجُلٍ شَاحِبٍ مُسَافِرٍ. وَفِيْ اِسْنَادِ اَحْمَدَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے' انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں' نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیں' اور بولے: یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دو' اور تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں' انہوں نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسا کرو گے' تو تم مسلمان ہو گے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن' فرشتوں' کتاب' انبیاء' موت' موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھو' اور تم جنت' جہنم' حساب اور میزان پر ایمان رکھو' اور تم ہر قسم کی اچھی یا بری تقدیر پر ایمان رکھو' انہوں نے عرض کی: جب میں ایسا کروں گا' تو کیا میں مؤمن ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسا کرو گے تو تم مؤمن ہو گے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بتائیے' احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان سے مراد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے یوں عمل کرو! گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! غیب سے تعلق رکھنے والی پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک قیامت کا علم' اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہ بارش نازل کرتا ہے' اور وہ جانتا ہے کہ جو رحم میں ہے' اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی جگہ پر مرے گا' بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا' خبر رکھنے والا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا:) لیکن اگر تم چاہو' تو میں اُس سے پہلے رونما ہونے والی کچھ نشانیاں تمہیں بتا دیتا ہوں' انہوں نے کہا: ٹھیک ہے' یا رسول اللہ! آپ مجھے بتا دیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کنیز کو دیکھو کہ اُس نے اپنی مالکن کو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ تھے:) اپنے آقا کو جنم دیا ہے' یا تم عمارتیں تعمیر کرنے والوں کو دیکھو' کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں' طویل عمارتیں بنا رہے ہیں' اور تم دیکھو کہ جن لوگوں کے پاس جوتے بھی نہیں تھے' وہ بھوکے تھے' تنگدست تھے' وہ لوگوں کے حکمران بن گئے ہیں' تو یہ امور قیامت (قریب آنے) کی علامات اور نشانیوں میں سے ہوں گے' انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ!

عمارتوں والے وہ لوگ جن کے پاؤں میں جوتے بھی نہ ہوں اور جو بھوکے ہوں اور تنگ دست ہوں ان سے مراد کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عریب (تنگدست)

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور بزار نے اس کی مانند نقل کی ہے تاہم امام بزار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نوجوان ضرورت مند مسافر شخص کی شکل میں حاضر ہوئے''۔

امام احمد کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

113 - وَعَنِ ابْنِ عَامِرٍ - أَوْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَصْحَابُهُ جَاءَهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فِي غَيْرِ صُورَتِهِ يَحْسَبُهُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ وَضَعَ جِبْرِيلُ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "أَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ، وَتَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ." قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ." قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". ثُمَّ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَهُوَ يَرَاكَ." قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ أَحْسَنْتُ؟ قَالَ: "نَعَمْ." وَنَسْمَعُ رَجْعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى الَّذِي يُكَلِّمُهُ وَلَا نَسْمَعُ كَلَامَهُ. قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سُبْحَانَ اللهِ! خَمْسٌ مِّنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِعَلَامَتَيْنِ تَكُونَانِ قَبْلَهَا" قَالَ: حَدِّثْنِي قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ تَلِدُ رَبَّهَا، وَيَطُولُ أَهْلُ الْبُنْيَانِ بِالْبُنْيَانِ، وَعَادَ الْعَالَةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ". قَالَ: وَمَنْ أُولٰئِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "الْعَرِيبُ." قَالَ: ثُمَّ وَلَّى، قَالَ: فَلَمَّا لَمْ نَرَ طَرِيقَهُ قَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ! هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا جَاءَ فِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ الْمَرَّةُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ.

113 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 129/4164 اورده المؤلف فی زوائد المسند 32

حضرت ابن عامر' یا شاید حضرت ابو عامر' یا شاید حضرت ابو مالک کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

"ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے' جس میں آپ کے اصحاب بھی موجود تھے' اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' (دیکھنے والا) انہیں ایک مسلمان محسوس کرتا' انہوں نے سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب دیا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر رکھا اور عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنا آپ' اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو' اور تم اِس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور تم نماز قائم کرو' اور تم زکوٰۃ ادا کرو' انہوں نے عرض کی: جب میں ایسا کرلوں گا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن' فرشتوں' کتاب' انبیاء' موت' موت کے بعد کی زندگی' جنت' جہنم' کتاب' میزان' اور اچھی یا بری' ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھو! انہوں نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مؤمن شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پھر انہوں نے سوال کیا: یارسول اللہ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ سکتے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' انہوں نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوؤں گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کا جواب سن رہے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' جو شخص بات کر رہا تھا' ہم اُسے نہیں دیکھ رہے تھے' اور نہ ہی اُس کا کلام سن رہے تھے' اُس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! غیب سے تعلق رکھنے والی پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے (جن کا ذکر قرآن مجید میں' اِن الفاظ میں ہے:)

"بے شک قیامت کا علم' اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' اور وہ بارش نازل کرتا ہے' اور رحم میں جو ہے' وہ اُس کو جانتا ہے' کوئی یہ نہیں جانتا' کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی سرزمین پر مرے گا؟ بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا' خبر رکھنے والا ہے"

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن اگر تم چاہو' تو میں تمہیں اس کی علامات کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جو قیامت سے پہلے رونما ہوں گی' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے بتا دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کنیز نے اپنے آقا کو جنم دیا ہے' اور عمارتیں بنانے والے' بلند عمارتیں تعمیر کر رہے ہیں' اور ایسے تنگ دست لوگ' جن کے پاؤں میں جوتے بھی نہیں ہوتے تھے' وہ لوگوں کے حکمران بن گئے ہیں' (تو یہ قیامت قریب آ جانے کی بڑی نشانیاں ہوں گی) انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عریب (تنگدست)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا' ہم نے اُس کا راستہ (یعنی اُس کو جاتے ہوئے) نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ جبرائیل تھے' جو لوگوں کو اُن کے دین کی تعلیم دینے کے لئے آئے تھے' اُس ذات کی قسم! جس کے دست

قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ جب بھی میرے پاس آئے' تو میں نے اُنہیں پہچان لیا' البتہ اِس مرتبہ کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

114 - وَعَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السَّفَرِ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ، حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا." قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرُوْا هُوَ يَسْاَلُهٗ وَهُوَ يُصَدِّقُهٗ، كَاَنَّهٗ اَعْلَمُ مِنْهُ، وَلَا يَعْرِفُوْنَ الرَّجُلَ، ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: "الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ، وَبِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ، وَبِالْحِسَابِ، وَبِالْجَنَّةِ، وَبِالنَّارِ، وَبِالْقَدَرِ كُلِّهٖ." قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ: مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: "اَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَمْ تَرَهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ." قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ." وَاَدْبَرَ الرَّجُلُ فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَاتَّبَعُوْهُ يَطْلُبُوْنَهٗ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا. فَعَادُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اتَّبَعْنَا الرَّجُلَ فَطَلَبْنَاهُ فَمَا رَاَيْنَا شَيْئًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَاكَ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ كُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ، قَالَ الْبَزَّارُ: لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ، وَضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے' اِس دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جس پر سفر کا لباس تھا' وہ لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' اُس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنے پر رکھا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد (ﷺ) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا' اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو' اُس میں دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے (ایک

114- اورده المؤلف فی كشف الاستار 22

دوسرے سے) کہا: تم لوگ اس شخص کو دیکھو کہ یہ خود ہی نبی اکرم ﷺ سے سوال کر رہا ہے اور آپ کی تصدیق یوں کر رہا ہے جیسے یہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس شخص کو پہچانتے نہیں تھے اس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن' فرشتوں' کتاب' انبیاء' موت' دوبارہ زندہ ہونے' حساب' جنت' جہنم اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھو اُس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کروں گا' تو کیا میں مؤمن شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' پھر وہ بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو! گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اُس نے کہا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں احسان والا شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' پھر اُس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ) قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس بارے میں' جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ شخص مڑا اور چلا گیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کو میرے پاس لاؤ' لوگ اس کے پیچھے گئے انہوں نے اسے تلاش کیا' لیکن انہیں کچھ نظر نہیں آیا' وہ لوگ واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور بولے: یا رسول اللہ! ہم اس شخص کے پیچھے گئے' ہم نے اُسے تلاش کیا' لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے' جو تمہارے پاس اِس لئے آئے تھے' تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ضحاک بن نبراس ہے' امام بزار کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

115 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَتَى ابْنَ عُمَرَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّا نُسَافِرُ فَنَلْقَى اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ: لَا قَدَرَ. قَالَ: فَاِذَا لَقِيتَ اُولَئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ، كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، نَقِيُّ الثَّوْبِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَدْنُو مِنْكَ؟ قَالَ: "اُدْنُهْ". فَدَنَا دَنْوَةً. قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى اصْطَكَّتَا رُكْبَتَاهُ بِرُكْبَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: "شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ." قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. فَمَا الْاِيمَانُ؟ قَالَ: "الْاِيمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ مِنَ اللّٰهِ." قَالَ: "فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. فَمَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ تَكُنْ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ." قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: صَدَقْتَ. قُلْنَا: مَا رَاَيْنَا رَجُلًا (اَحْسَنَ

115-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 13581

وَجْهًا وَلَا) أَطْيَبَ رِيحًا وَلَا أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلَهُ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيَّ بِالرَّجُلِ". فَقُمْنَا. وَقُمْتُ أَنَا إِلَى طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَلَمْ نَرَ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَنْ هٰذَا؟" قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "هٰذَا جِبْرِيلُ يُعَلِّمُكُمْ مَنَاسِكَ دِينِكُمْ. مَا جَاءَنِي فِي صُورَةٍ قَطُّ إِلَّا عَرَفْتُهُ. إِلَّا فِي هٰذِهِ الصُّورَةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

''ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم سفر کرتے ہیں' تو ہماری ملاقات کچھ ایسے لوگوں سے ہوتی ہے' جو یہ کہتے ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو' تو تم انہیں بتا دینا کہ عبداللہ بن عمر کا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے' (پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ حدیث بیان کی:)

ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس کا چہرہ خوبصورت تھا' خوشبو پاکیزہ تھی' لباس صاف ستھرا تھا' اُس نے کہا: یارسول اللہ! آپ کو سلام ہو' کیا میں آپ کے قریب آ جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریب آ جاؤ! تو وہ کچھ قریب ہو گیا' اس نے چند مرتبہ یہی بات کی' یہاں تک کہ اُس کے گھٹنے' نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے مل گئے' اس نے کہا: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' بیت اللہ کا حج کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت کے بعد غسل کرنا اس نے دریافت کیا: جب میں یہ کر لوں گا' تو کیا میں مسلمان شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے' ایمان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان سے مراد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' جنت' جہنم' اچھی یا بری' میٹھی یا کڑوی' (یعنی ہر قسم کی) تقدیر' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایمان رکھو' اُس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کر لوں گا' تو کیا میں مؤمن شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اُس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کروں گا' تو کیا میں احسان والا شمار ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے سوچا' ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو اس شخص سے زیادہ خوبصورت' زیادہ پاکیزہ خوشبو والا ہو' نبی اکرم ﷺ کا زیادہ احترام کرتا ہو' اور پھر بھی یہ نبی اکرم ﷺ سے یہ کہہ رہا ہے: کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے (جب وہ شخص چلا گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ! ہم اُٹھے' میں بھی اُٹھ کر مدینہ منورہ کے ایک راستے کی طرف گیا' لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون تھا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے' جو تمہیں تمہارے دین کے مناسک کی تعلیم دے رہے تھے' یہ

جس بھی شکل میں میرے پاس آئے میں نے اُنہیں پہچان لیا' البتہ اس صورت کا معاملہ مختلف ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ ثَانٍ

باب: اس مضمون سے متعلق دیگر روایات

116 - عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَرَزْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِذَا رَاكِبٌ يُوضِعُ نَحْوَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَأَنَّ هٰذَا الرَّاكِبَ أَتَاكُمْ "، يُرِيدُنَا. قَالَ: فَانْتَهَى الرَّجُلُ إِلَيْنَا فَسَلَّمَ، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ " قَالَ: مِنْ أَهْلِي وَوَلَدِي وَعَشِيرَتِي. قَالَ: " فَأَيْنَ تُرِيدُ؟ " قَالَ: أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فَقَدْ أَصَبْتَهُ. " قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلِّمْنِي مَا الْإِيمَانُ؟ فَقَالَ: " تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. " قَالَ: أَقْرَرْتُ. قَالَ: ثُمَّ إِنَّ بَعِيرَهُ دَخَلَتْ يَدُهُ فِي شَبَكَةِ جُرْذَانٍ، فَهَوَى بَعِيرُهُ وَهَوَى الرَّجُلُ، فَوَقَعَ عَلَى هَامَتِهِ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيَّ بِالرَّجُلِ. " قَالَ: فَوَثَبَ إِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَأَقْعَدَاهُ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللهِ، قُبِضَ الرَّجُلُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَا رَأَيْتُمَا إِعْرَاضِي عَنِ الرَّجُلِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ مَلَكَيْنِ يَدُسَّانِ فِيهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هٰذَا وَاللهِ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ) (الأنعام: 82). قَالَ: ثُمَّ قَالَ: " دُونَكُمْ أَخَاكُمْ. " قَالَ: فَاحْتَمَلْنَاهُ إِلَى الْمَاءِ، فَغَسَّلْنَاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَمَلْنَاهُ إِلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: " اَلْحِدُوا، وَلَا تَشُقُّوا.

وَفِي رِوَايَةٍ: " هٰذَا مِمَّنْ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا. "

وَفِي رِوَايَةٍ: " فَدَخَلَ خُفُّ بَعِيرِهِ فِي جُحْرِ يَرْبُوعٍ. "

رَوَاهَا كُلَّهَا أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو جَنَابٍ وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر (پر جانے کے لئے) نکلے' جب ہم مدینہ منورہ سے باہر آ گئے' تو سامنے سے ایک سوار ہماری طرف آ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لگتا ہے' یہ سوار تم

116-اخرجه الامام احمد في مسنده 359/4' اورده المؤلف في زوائد المسند 39

لوگوں کی طرف آ رہا ہے' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ وہ ہماری طرف آ رہا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ ہمارے پاس پہنچا' تو اُس نے سلام کیا' ہم نے اسے سلام کا جواب دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اپنے بیوی بچوں اور خاندان والوں کی طرف سے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے عرض کی: میں اللہ کے رسول کی طرف جا رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُن تک پہنچ گئے' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے تعلیم دیجیے کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو' اُس نے کہا: میں اقرار کرتا ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے اونٹ کا پاؤں جرذان (ایک مخصوص قسم کے چوہے) کی بل میں داخل ہوا' تو وہ اونٹ گر گیا اور وہ آدمی بھی گر گیا' وہ شخص سر کے بل گر کے انتقال کر گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ! تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تیزی سے اس کی طرف گئے' اُن دونوں حضرات نے اُسے بٹھایا اور عرض کی: یارسول اللہ! اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی طرف سے منہ پھیر لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا: تم نے مجھے اس شخص کی طرف سے' جو منہ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس پر جنت کے پھل نچھاور کر رہے تھے' تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ مرتے وقت یہ بھوکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ اُن لوگوں میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا' اُنہی لوگوں کے لیے امن ہو گا اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی دیکھ بھال کرو! تو ہم اس کی میت اٹھا کر پانی کے پاس لے کر گئے' ہم نے اسے غسل دیا اسے خوشبو لگائی' اسے کفن پہنایا' پھر اس کی میت اُٹھا کر قبر کے پاس لے کر گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لحد بنانا! شق نہ بنانا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جنہوں نے تھوڑا عمل کیا اور انہیں زیادہ اجر دیا گیا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اُس کے اونٹ کا پاؤں یربوع (مخصوص قسم کا چوہا) کی بل میں داخل ہوا۔

یہ تمام روایات امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہیں' اس کی سند میں ایک راوی ابوجناب ہے' جو تدلیس کرتا ہے' اور اس نے یہ روایت بھی ''عن'' کے صیغہ کے ساتھ نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

117 - وَعَنْ جَرِيرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: لَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُهُ لِأُبَايِعَهُ،

117- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 22662358' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 793

قَالَ: "لِأَيِّ شَيْءٍ جِئْتَنَا يَا جَرِيرُ؟" قُلْتُ: جِئْتُ لِأُسْلِمَ عَلَى يَدَيْكَ، فَدَعَانِي إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: فَأَلْقَى إِلَيَّ كِسَاءَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: "إِذَا جَاءَكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ وَكَذِبِهِ.

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا‘ تو میں آپ کی بیعت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جریر! تم ہمارے پاس کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلوں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دی‘ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ‘ اور کوئی معبود نہیں ہے‘ اور میں (یعنی نبی اکرم) اللہ کا رسول ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:) تم فرض نماز ادا کرنا‘ فرض زکوٰۃ دینا‘ اچھی اور بری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان رکھنا‘ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میری طرف بڑھائی‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"جب کسی قوم کا کوئی معزز فرد تمہارے پاس آئے‘ تو اُس کا احترام کرو"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حصین بن عمر ہے‘ جس کے ضعیف اور جھوٹے ہونے پر اتفاق ہے۔

118 - وَعَنِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ السَّدُوسِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ، فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَتُصَلِّي الْخَمْسَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ." فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَّا اثْنَتَانِ فَلَا أُطِيقُهُمَا: الزَّكَاةُ، فَوَاللهِ مَا لِي إِلَّا عَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رُسُلُ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ، وَأَمَّا الْجِهَادُ فَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَنْ وَلَّى الدُّبُرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ، فَأَخَافُ إِذَا حَضَرَنِي قِتَالٌ خَشَعَتْ نَفْسِي فَكَرِهْتُ الْمَوْتَ، فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا، وَقَالَ: "لَا صَدَقَةَ وَلَا جِهَادَ فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟" فَبَايَعْتُهُ عَلَيْهِنَّ كُلِّهِنَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَاللَّفْظُ لِلطَّبَرَانِيِّ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں‘ آپ کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر یہ شرط عائد کی: کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ‘ اور کوئی معبود نہیں ہے‘ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں‘ اور تم پانچ نمازیں ادا کرو‘ رمضان کے روزے رکھو‘ زکوٰۃ ادا کرو‘ بیت اللہ کا حج کرو‘ اور تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دو چیزوں کی تو میں طاقت نہیں رکھتا‘ زکوٰۃ ادا کرنے کی‘ کیونکہ میرے

118-اخرجه الامام احمد فی مسنده 224/5‘ اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 44/245‘ اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1126‘ اورده المؤلف فی زوائد المسند 33

پاس صرف دس اونٹ ہیں اور وہ میرے گھر والوں کے کام کاج اور سفر کے کام آتے ہیں اور دوسری چیز جہاد ہے کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں: کہ جو شخص پیٹھ پھیر کر واپس آ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا غضب ساتھ لاتا ہے تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب میں جنگ کے موقع پر موجود ہوا اور پھر میرے دل میں خوف آ گیا اور مجھے موت ناپسند ہوئی (تو میں جہاد چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق نہ بن جاؤں) تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی مٹھی بند کی اُسے حرکت دی اور فرمایا: نہ صدقہ ہے نہ جہاد ہے تو پھر تم کس بنیاد پر جنت میں داخل ہو گے؟

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو میں نے اُن سب باتوں پر نبی اکرم ﷺ کی بیعت کر لی۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں اور امام احمد کے رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

119 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ مُخْلِصًا بِهِمَا، وَصَلّٰى وَصَامَ، وَاَدَّى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ - حَرَّمَهُ اللّٰهُ - تَعَالٰى - عَلَى النَّارِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ شخص اِن دونوں چیزوں کے بارے میں اخلاص کے ساتھ (گواہی دے) اور نماز ادا کرے روزہ رکھے زکوٰۃ دے بیت اللہ کا حج کرے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جہنم پر حرام کر دے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن مسعدہ باہلی ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

120 - وَعَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَاَلِجُ؟ فَقَالَ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: "اُخْرُجِيْ اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الْاِسْتِئْذَانَ، فَقُوْلِيْ لَهُ: فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟" قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ قَالَ: فَاَذِنَ، - اَوْ قَالَ: فَدَخَلْتُ - فَقُلْتُ: بِمَا اَتَيْتَنَا؟ قَالَ: "لَمْ آتِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، اَتَيْتُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ - قَالَ شُعْبَةُ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ - وَاَنْ تَدَعُوا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى، وَاَنْ تُصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَاَنْ تَصُوْمُوْا مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا، وَاَنْ تَحُجُّوا الْبَيْتَ،

119-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1469

120-اخرجه الامام احمد في مسنده 368/5369 اورده المؤلف فيه زوائد المسند 34

وَاَنْ تَأْخُذُوا مِنْ اَمْوَالِ اَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ." قَالَ: فَقَالَ: هَلْ بَقِيَ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: "قَدْ عَلِمَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - خَيْرًا كَثِيرًا، وَاِنَّ مِنَ الْغَيْبِ مَا لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - الْخَمْسَ: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ، اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ."

قُلْتُ: عِنْدَ اَبِي دَاوُدَ طَرَفٌ مِنْهُ.

وَقَدْ رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اَئِمَّةٌ.

❁❁ بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگتے ہوئے عرض کی: کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے کنیز سے فرمایا: تم باہر اِس کے پاس جاؤ' اسے صحیح طریقے سے اجازت لینا نہیں آتا' تم اس سے کہو: کہ وہ یہ کہے: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن لیا' تو میں نے کہا: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے اجازت دے دی' تو میں اندر آ گیا' میں نے عرض کی: آپ ہمارے پاس کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے پاس صرف بھلائی لے کر آیا ہوں' میں تمہارے پاس (یہ احکام) لے کر آیا ہوں کہ تم لوگ صرف' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' (یہاں شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور تم لوگ لات اور عزیٰ کو چھوڑ دو' اور تم لوگ رات اور دن میں پانچ نمازیں ادا کرو' اور تم سال میں ایک ماہ روزے رکھو' اور تم لوگ بیت اللہ کا حج کرو' اور اپنے خوشحال لوگوں سے مال (یعنی زکوٰۃ) لے کر اپنے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دو' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے دریافت کیا: کیا غیب میں سے کوئی ایسی چیز باقی رہ گئی ہے' جس کا آپ کو علم نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت سی بھلائی کا علم رکھتا ہے' اور غیب میں سے کچھ امور ایسے ہیں' جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اُن میں پانچ چیزیں یہ ہیں: (جن کا ذکر قرآن میں ہے:)

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' اور وہ بارش نازل کرتا ہے اور وہ رحموں میں جو کچھ ہے' اس کے بارے میں علم رکھتا ہے' کوئی یہ نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا' اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی سرزمین پر مرے گا' بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا' خبر رکھنے والا ہے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِس روایت کا کچھ حصہ امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ اور ائمہ ہیں۔

121 - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ يُقَالُ لَهٗ: ابْنُ الْمُنْتَفِقِ قَالَ: وُصِفَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبْتُهٗ بِمَكَّةَ، فَقِيلَ لِي: هُوَ بِمِنًى، فَطَلَبْتُهٗ بِمِنًى، فَقِيلَ لِي: هُوَ بِعَرَفَاتٍ، فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، فَزَاحَمْتُ

121-اخرجه الامام احمد فى مسنده 383/6' اورده المؤلف فى زوائد المسند 35

عَلَيْهِ حَتَّى خَلَصْتُ إِلَيْهِ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: بِزِمَامِهَا. قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَ مُحَمَّدٌ - حَتَّى اخْتَلَفَتْ أَعْنَاقُ رَاحِلَتَيْنَا. قَالَ: فَمَا قَرَعَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: مَا غَيَّرَ عَلَيَّ، هٰكَذَا حَدَّثَ مُحَمَّدٌ - قَالَ: قُلْتُ: ثِنْتَانِ أَسْأَلُكَ عَنْهُمَا: مَا يُنْجِيْنِي مِنَ النَّارِ؟ وَمَا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ نَكَسَ رَأْسَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ. قَالَ: "إِنْ كُنْتَ أَوْجَزْتَ فِي الْمَسْأَلَةِ، لَقَدْ أَعْظَمْتَ وَأَطْوَلْتَ، فَاعْقِلْ عَنِّي إِذًا: اعْبُدِ اللهَ، لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَأَدِّ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَمَا تُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَهُ النَّاسُ بِكَ فَافْعَلْهُ بِهِمْ، وَمَا تَكْرَهُ أَنْ تَأْتِيَ إِلَيْكَ النَّاسُ فَذَرِ النَّاسَ مِنْهُ". ثُمَّ قَالَ: "خَلِّ سَبِيْلَ الرَّاحِلَةِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عَقِيْلٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرُ ابْنِهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

❁❁ قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی' جن کا نام ابن منتفق ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میرے سامنے نبی اکرم ﷺ کا حلیہ بیان کیا گیا' میں نے مکہ میں آپ کو تلاش کیا' تو مجھے بتایا گیا: آپ ﷺ منیٰ میں ہیں' میں نے منیٰ میں آپ کو تلاش کیا' تو مجھے بتایا گیا آپ ﷺ عرفات میں ہیں' جب میں آپ کے پاس پہنچا' تو ہجوم میں سے گزرتا ہوا' آپ کے پاس آیا' میں نے نبی اکرم ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ لی' یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' یہاں تک کہ ہماری سواریوں کی گردنیں ایک دوسرے سے مل گئیں' لیکن نہ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ڈانٹا' اور نہ ہی پرے کیا' میں نے عرض کی: میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں' کیا چیز مجھے جہنم سے نجات دلوا سکتی ہے؟ اور کیا چیز مجھے جنت میں داخل کروا سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا' پھر اپنا سر جھکایا' پھر میری طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا: تم نے مختصر سوال کیا ہے' لیکن یہ بڑا (اہم) اور طویل (سوال) ہے' تم میری یہ بات یاد رکھنا! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز ادا کرو' فرض زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' جس چیز کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ اُس طرح کا سلوک کریں' تو تم بھی اُن کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو' اور جس چیز کے بارے میں تمہیں یہ ناپسند ہو' کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا کریں' تو تم بھی لوگوں کے ساتھ ویسا نہ کرنا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سواری کا راستہ چھوڑ دو!

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن ابو عقیل یشکری ہے' میں نے اُس کے بیٹے مغیرہ بن عبداللہ کے علاوہ' اور کسی کو اس سے روایت نقل کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

122 - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ - أَوْ عَنْ عَمِّهِ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، وَأَخَذْتُ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ أَوْ خِطَامِهَا، فَدَفَعْتُ عَنْهُ. فَقَالَ: "دَعُوهُ، فَأَرَبٌ مَا جَاءَ بِهِ." قُلْتُ: نَبِّئْنِي

122-اورده المؤلف في زوائد المسند 37

بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ أَوْجَزْتَ لَقَدْ أَعْظَمْتَ وَأَطْوَلْتَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يَأْتُوهُ إِلَيْكَ، وَمَا كَرِهْتَ لِنَفْسِكَ فَدَعِ النَّاسَ مِنْهُ. خَلِّ زِمَامَ النَّاقَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ مِنْ زِيَادَاتِهِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِأَسَانِيدَ وَرِجَالٍ، بَعْضُهَا ثِقَاتٌ، عَلَى ضَعْفٍ فِي يَحْيَى بْنِ عِيسَى كَثِيرٍ.

❁❁ مغیرہ بن سعد اپنے والد یا شاید اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرفہ میں حاضر ہوا میں نے آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) مجھے آپ سے پیچھے کیا جانے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! یہ کسی اہم کام کے سلسلے میں آیا ہو گا۔ میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جو مجھے جہنم سے دور کردے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا' اور پھر یہ ارشاد فرمایا: تم نے مختصر' لیکن اہم اور طویل سوال کیا ہے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ دو' بیت اللہ کا حج کرو' رمضان کے روزے رکھو' اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو' جس کے بارے میں تم یہ پسند کرتے ہو' کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کریں' اور اپنی ذات کے حوالے سے' جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو' تو تم لوگوں کے ساتھ بھی ویسا نہ کرو' اور اب اونٹنی کی لگام چھوڑ دو!

یہ روایت (امام احمد کے صاحبزادے) عبداللہ نے اپنی ''زیادات'' میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف اسناد اور مختلف راویوں کے حوالے سے نقل کیا ہے' جن میں سے بعض ثقہ ہیں' تاہم اس میں یحییٰ بن عیسیٰ کثیر نامی راوی ضعیف ہے۔

123 - وَعَنْ حُجَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَ يُكْنَى أَبَا الْمُنْتَفِقِ - قَالَ: أَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: بِعَرَفَةَ، فَأَتَيْتُهُ فَذَهَبْتُ أَدْنُو مِنْهُ حَتَّى اخْتَلَفَتْ عُنُقُ رَاحِلَتِي وَعُنُقُ رَاحِلَتِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَبِّئْنِي بِمَا يُنْجِينِي مِنْ عَذَابِ اللهِ وَيُدْخِلُنِي جَنَّتَهُ. قَالَ: " اعْبُدِ اللهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَأَدِّ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَحُجَّ وَاعْتَمِرْ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَانْظُرْ مَا تُحِبُّ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوهُ إِلَيْكَ فَافْعَلْهُ بِهِمْ، وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتُوهُ إِلَيْكَ فَذَرْهُمْ مِنْهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ حُجَيْرٌ، وَهُوَ ابْنُ الصَّحَابِيِّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حجیر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' جن کی کنیت ابو منتفق ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا' میں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ عرفہ میں ہیں' میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچ گیا' یہاں تک کہ میری اونٹنی کی گردن' نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی گردن سے ملنے لگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے

بارے میں بتائیے' جو مجھے اللہ کے عذاب سے بچا دے' اور جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز ادا کرو' فرض زکوٰۃ ادا کرو' حج اور عمرہ کرو' رمضان کے روزے رکھو اور اس بات کا جائزہ لو کہ تم جس چیز کو پسند کرتے ہو' کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا کریں' تو تم بھی لوگوں کے ساتھ ویسا ہی کرو' اور جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو' کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا کریں' تو تم بھی لوگوں کے ساتھ ویسا نہ کرنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ''حجیر'' ہیں' جو صحابی کے صاحبزادے ہیں' لیکن میں نے کسی کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

124 - وَعَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "بَعَثَ اللهُ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ عِيسَى قَالَ اللهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِيسَى، قُلْ لِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِمَّا أَنْ تُبَلِّغَ مَا أُرْسِلْتَ بِهِ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَإِمَّا أَنْ أُبَلِّغَهُمْ، فَخَرَجَ يَحْيَى حَتَّى صَارَ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلًا وَأَحْسَنَ إِلَيْهِ وَأَعْطَاهُ، فَانْطَلَقَ وَكَفَرَ نِعْمَتَهُ، وَوَالَى غَيْرَهُ. وَإِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ، فَأَرَادُوا قَتْلَهُ فَقَالَ: لَا تَقْتُلُونِي، فَإِنَّ لِي كَنْزًا وَأَنَا أَفْدِي نَفْسِي، فَأَعْطَاهُمْ كَنْزَهُ وَنَجَا بِنَفْسِهِ. وَإِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَصَدَّقُوا، وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ مَشَى إِلَى عَدُوِّهِ وَقَدْ أَخَذَ لِلْقِتَالِ جُنَّةً، فَلَا يُبَالِي مِنْ حَيْثُ أُتِيَ. وَإِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقْرَءُوا الْكِتَابَ، وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ قَوْمٍ فِي حِصْنِهِمْ صَارَ إِلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ وَقَدْ أَعَدُّوا فِي كُلِّ نَاحِيَةٍ مِنْ نَوَاحِي الْحِصْنِ قَوْمًا، فَلَيْسَ يَأْتِيهِمْ عَدُوُّهُمْ مِنْ نَاحِيَةٍ مِنْ نَوَاحِي الْحِصْنِ إِلَّا وَبَيْنَ أَيْدِيهِمْ مَنْ يَدْرَؤُهُمْ عَنْهُمْ عَنِ الْحِصْنِ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَا يَزَالُ فِي أَحْصَنِ حِصْنٍ." وَلَمْ أَرَ فِي كِتَابِي الْخَامِسَةَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، إِلَّا شَيْخَ الْبَزَّارِ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، فَإِنِّي لَمْ أَعْرِفْهُ.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں::

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو' پانچ کلمات کے ہمراہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! تم یحییٰ بن زکریا سے یہ کہو! کہ میں نے تمہیں جس چیز کے ہمراہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا ہے' یا تو تم اس کی تبلیغ کر دو' یا میں انہیں تبلیغ کر دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نکلے اور بنی اسرائیل کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کسی غلام کو آزاد کرتا ہے' اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اسے مال وغیرہ دیتا ہے' وہ غلام چلا

124-اورده المؤلف في كشف الاستار 337

جاتا ہے اور اس شخص کی نعمت کا انکار کر دیتا ہے اور اس شخص کی بجائے کسی اور سے تعلق قائم کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ تم لوگ نماز قائم کرو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جسے دشمن قید کر لیتا ہے اور اسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شخص یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے قتل نہ کرو' میرے پاس خزانہ موجود ہے' اور میں اپنی ذات کا فدیہ دے دوں گا' تو وہ شخص ان لوگوں کو اپنا خزانہ دیتا ہے اور اپنی ذات کو نجات دلوا دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ تم لوگ صدقہ کرو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو دشمن کی طرف جاتا ہے اور جنگ کے لئے ڈھال رکھتا ہے' وہ اس بات کی پروانہیں کرتا کہ اس پر کس طرف سے حملہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم لوگ کتاب کی تلاوت کرو! اس کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے' جو اپنے قلعے میں ہوتے ہیں' اُن کا دشمن ان کی طرف جاتا ہے' تو ان لوگوں نے قلعے کے ہر طرف لوگ تیار رکھے ہوتے ہیں' تو دشمن قلعہ کے جس بھی طرف سے آتا ہے' اس کے سامنے ایسے افراد موجود ہوتے ہیں' جو اسے قلعے کی طرف جانے سے روکتے ہیں' تو یہ مثال اُس شخص کی ہے' جو قرآن پڑھتا ہے' تو وہ سب سے زیادہ مضبوط قلعے میں ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں' پانچویں چیز کا ذکر نہیں پایا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ امام بزار کے استاد حسن بن محمد بن عباد کا معاملہ مختلف ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں ان سے واقف نہیں ہوں۔

125 - وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِي، قَالَ: لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ، فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ؟ فَقَالَ: "اَمَا وَاللهِ لَئِنْ كُنْتَ اَوْجَزْتَ الْمَسْاَلَةَ لَقَدْ اَعْظَمْتَ وَاَطْوَلْتَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَاَدِّ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَمَا اَحْبَبْتَ اَنْ يَّفْعَلَهُ النَّاسُ بِكَ فَافْعَلْهُ بِهِمْ، وَمَا كَرِهْتَ اَنْ يَّفْعَلَهُ النَّاسُ بِكَ فَدَعِ النَّاسَ مِنْهُ. خَلِّ زِمَامَ النَّاقَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ.

❁❁ سوید بن حجیر بیان کرتے ہیں: میرے ماموں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ کہتے ہیں: عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی' میں نے آپ ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے سوال مختصر کیا ہے اور بات اہم اور طویل دریافت کی ہے' تم فرض نماز ادا کرو' فرض زکوٰۃ ادا کرو' بیت اللہ کا حج کرو' تم جو پسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ ویسا کریں' تو تم بھی اُن کے ساتھ

125- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 7284

وہی کرو اور جس چیز کے بارے میں تم یہ ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا کریں' تو تم بھی لوگوں کے ساتھ ویسا نہ کرو اور اونٹنی لگام چھوڑ دو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قزعہ بن سوید ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام بخاری اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

126 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عِصْمَةُ هٰذَا الْأَمْرِ وَعُرَاهُ وَوَثَاقُهُ؟ قَالَ: " أَخْلِصُوا عِبَادَةَ اللّٰهِ - تَعَالَى - وَأَقِيمُوا خَمْسَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْثَدٍ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے دریافت کیا: اِس معاملے کی رسی اور اس کی بندش کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالص طور پر' اللہ کی عبادت کرو! پانچ نمازیں ادا کرو' اپنی دلی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو' اپنے مخصوص مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن مرثد ہے' لیکن اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

127 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ - تَعَالَى - يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ - كَانَ عَبْدَ اللّٰهِ حَقًّا، وَمَنِ اخْتَانَ مِنْهُنَّ شَيْئًا كَانَ عَدُوَّ اللّٰهِ حَقًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پانچ نمازوں' رمضان کے روزوں' اور غسل جنابت کرنے کے ہمراہ حاضر ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ شمار ہوگا' اور جو اِن میں سے' کسی چیز میں خیانت کا مرتکب ہوگا' وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی دشمن شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن رشدین بن سعد ہے' جس کو ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

128 - وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: " تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتُحِبُّ

لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز ادا کرو' زکوٰۃ دو' رمضان کے روزے رکھو اور لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو' جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اور اُن کے لئے وہی چیز ناپسند کرو' جو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے۔

129 - وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا بَعْدَ إِذْ آمَنَ بِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَأَدَّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ - وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص' اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد' کسی کو اس کا شریک قرار نہ دے' اور نماز قائم کرے' فرض زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرے' اور پھر اسی حالت میں مرجائے' اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسماعیل بن عیاش ہے اور وہ ضعیف ہے۔

130 - وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِمَا أَرْسَلَكَ رَبُّنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَكُلُّ مُسْلِمٍ مِنْ مُسْلِمٍ حَرَامٌ، يَا حَكِيمُ بْنَ مُعَاوِيَةَ، هَذَا دِينُكَ أَيْنَمَا تَكُنْ يَكْفِكَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ السَّفْرُ بْنُ نُسَيْرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ وَرِوَايَتُهُ عَنْ حَكِيمٍ أَظُنُّهَا مُرْسَلَةً. وَاللهُ أَعْلَمُ.

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس بات کے ہمراہ کہ) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اور تم نماز قائم کرو' اور زکوٰۃ ادا کرو' ہر مسلمان (یعنی اُس کی جان اور

129- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 3443

مال) دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے' اے حکیم بن معاویہ! یہ تمہارا دین ہے' تم جہاں کہیں بھی ہو گے' یہ تمہارا بچاؤ کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حبیب بن حبیب ہے' جو حمزہ بن حبیب زیات کا بھائی ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

131 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَقَرَى الضَّيْفَ - دَخَلَ الْجَنَّةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ حَبِيبُ بْنُ حَبِيبٍ أَخُو حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' بیت اللہ کا حج کرے' رمضان کے روزے رکھے اور مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حبیب بن حبیب ہے' جو حمزہ بن حبیب زیات کا بھائی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

132 - وَعَنْ سَمُرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَحُجُّوا وَاعْتَمِرُوا، وَاسْتَقِيمُوا يُسْتَقَمْ بِكُمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، وَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ وَوَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' حج اور عمرہ کرو' اور سیدھے رہو' تمہارے ساتھ سیدھا رہا جائے گا (یعنی تمہارا انجام ٹھیک ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر' معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمران القطان ہے' امام بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے' جبکہ امام احمد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن دیگر حضرات نے اسے ضعیف بھی کہا ہے۔

133 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتٌّ مَنْ جَاءَ بِوَاحِدَةٍ جَاءَ وَلَهُ عَهْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَقُولُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قَدْ كَانَ يَعْمَلُ بِي: الزَّكَاةُ، وَالصَّلَاةُ، وَالْحَجُّ، وَالصِّيَامُ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ."

132-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 216/7' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2034' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 52/1

133-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7993

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ يُونُسُ بْنُ أَبِي خَثْمَةَ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَهُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھ چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک بھی لے کر آئے گا' تو وہ ایسی حالت میں آئے گا' کہ قیامت کے دن اُس کے لیے عہد ہوگا' ان میں سے ہر ایک چیز یہ کہے گی: یہ شخص مجھ پر عمل کیا کرتا تھا' (وہ چیزیں یہ ہیں:) زکوٰۃ' نماز' حج' روزہ' امانت کی ادائیگی' اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں' ایک راوی یونس بن ابوخثمہ ہے' اور میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

134 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ: أَنِ احْشُدُوا لِلصَّلَاةِ غَدًا، فَإِنَّ لِي إِلَيْكُمْ حَاجَةً. فَقَالَ رُفْقَةٌ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، دُونَكَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ يَتَكَلَّمُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الَّتِي تَلِيهَا، لِئَلَّا يَفُوتَهُمْ شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ صَلَاتِهِمْ قَالَ: " هَلْ حَشَدْتُمْ كَمَا أَمَرْتُكُمْ؟ " قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: " اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: " أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ. أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ. أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ. هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: " اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا. هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ هَلْ عَقَلْتُمْ هٰذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ. فَكُنَّا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَتَكَلَّمُ كَلَامًا كَثِيرًا، ثُمَّ نَظَرَ فِي كَلَامِهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَمَعَ لَنَا الْأَمْرَ كُلَّهُ.

قُلْتُ: عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ بَعْضُهُ بِغَيْرِ سِيَاقِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِبْرِيقٍ الْحِمْصِيُّ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَبُو حَاتِمٍ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) عشاء کی نماز کے وقت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ کل صبح تم نے نماز کے وقت تیار رہنا' مجھے تم لوگوں سے ایک کام ہے' تو ان لوگوں میں سے کچھ نے یہ کہا: اے فلاں! تم نے اس چیز کا خیال رکھنا ہے' جو کلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ارشاد فرمائیں گے' دوسرے کلمے کا خیال تم نے رکھنا ہے' اُن لوگوں کا مقصد یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں سے کوئی چیز رہ نہ جائے' (اگلے دن صبح) جب وہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اسی طرح تیار ہو؟ جس طرح میں نے تمہیں ہدایت کی تھی' اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ! کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ

134-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7678

گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو تم لوگ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو تم لوگ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اطاعت وفرمانبرداری کرو تم لوگ اطاعت وفرمانبرداری کرو تم لوگ اطاعت وفرمانبرداری کرو کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ طویل گفتگو کریں گے لیکن جب ہم نے آپ کے کلام کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ آپ ﷺ نے پورے معاملے کو (یعنی دین کی بنیادی تعلیمات کو) ہمارے لئے جمع کر دیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی نے اِس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے لیکن وہ اِس سیاق کے بغیر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم بن زبریق حمصی ہے یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام نسائی اور امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

135 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا شَيْخَيِ الْبَزَّارِ، وَأَرْجُو إِسْنَادَهُ أَنَّهُ إِسْنَادٌ حَسَنٌ أَوْ صَحِيْحٌ.

❁❁ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں پانچوں نمازیں ادا کرتا ہوں رمضان کے روزے ان کے وقت پر رکھتا ہوں اور میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت پر انتقال کرے گا وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور امام بزار کے دونوں استادوں کے علاوہ اِس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس کی سند حسن یا صحیح ہوگی۔

136 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ - لَا أَدْرِي ذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا - كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ." قُلْتُ: أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ، فَإِنَّ الْجَنَّةَ

135-اورده المؤلف فی کشف الاستار 25

136-اورده المؤلف فی کشف الاستار 26

مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَأَوْسَطُهَا، وَفَوْقَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَفِيهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذٍ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي فِي الْبَابِ بَعْدَ هٰذَا أَحَادِيثُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' پانچ نمازیں ادا کرے' بیت اللہ کا حج کرے (راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے زکوٰۃ کا ذکر کیا تھا' یا نہیں کیا تھا؟) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس شخص کی مغفرت کر دے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: میں لوگوں کو یہ بات بتا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو رہنے دو کہ وہ عمل کرتے رہیں! کیونکہ جنت میں ایک سو درجات ہیں' اور اُن میں سے' ہر دو درجات کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے' اور جنت الفردوس سب سے بلند اور عمدہ درجے کی ہے' اُس کے اوپر' رحمان کا عرش ہے' اور اُسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں' جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو' تو اُس سے جنت الفردوس (کی دعا) مانگو!''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اسے عطاء بن یسار نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بعد والے باب میں' ایسی احادیث آئیں گی' جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

بَابٌ فِيمَا بُنِيَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ

باب: اُن امور کا بیان' جن پر اسلام کی بنیاد ہے

137 - عَنْ جَرِيرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ صَحِيحٌ.

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے' جبکہ امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی سند صحیح ہے۔

137-اخرجه الامام احمد في مسنده 363/4364' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 8/2' اخرجه الامام ابويعلي في مسنده 74647469' اورده المؤلف في زوائد المسند 43

138 - وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا: الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ.

❁❁ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار امور ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان میں سے تین لے آئے گا' تو وہ اُس کے کسی کام نہیں آئیں گے' جب تک وہ اُن سب پر عمل پیرا نہیں ہوتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے' اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

139 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ" قِيْلَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: "الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمَنِ ابْنَ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِيْنِهِ غَيْرِهَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ہیں' جو شخص ایمان کے ہمراہ اُنہیں لائے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' جو شخص پانچ نمازوں کی' اُن کے وضو' رکوع' سجدوں اور اوقات سمیت' حفاظت کرے' رمضان کے روزے رکھے' بیت اللہ کا حج کرے' اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اور اپنی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے اور امانت ادا کرے' عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنابت کے بعد غسل کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو انسان کے دین کے حوالے سے' اس کے علاوہ اور کسی چیز کے حوالے سے اندیشہ نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند عمدہ ہے۔

140 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ، عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ

138 - اورده المؤلف فی زوائد المسند 45

139 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 772

140 - اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2345' اورده المؤلف فی المقصد العلی 20

بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ." ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَجِدُهُ كَثِيرَ الْمَالِ لَا يُزَكِّي

فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ كَافِرًا وَلَا يَحِلُّ دَمُهُ، وَتَجِدُهُ كَثِيرَ الْمَالِ لَمْ يَحُجَّ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ كَافِرًا وَلَا يَحِلُّ دَمُهُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِتَمَامِهِ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِلَفْظِ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالصَّلَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، فَمَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ كَافِرًا حَلَالَ الدَّمِ." فَاقْتَصَرَ عَلَى ثَلَاثَةٍ مِنْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَوْقُوفَ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے: (یہاں حماد بن زید نامی راوی یہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہوگی:) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی رسّی اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں' جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے' جو شخص اِن میں سے کوئی ایک ترک کردے گا' تو وہ اس کی وجہ سے کافر ہو جائے گا اور اس کا خون بہانا حلال ہوگا' اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم کسی شخص کو پاؤ گے' جس کا مال بہت سا ہوگا' لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہوگا اور اس حوالے سے وہ کافر ہوگا' لیکن اس کا خون بہانا حلال نہیں ہوگا' اسی طرح تم کسی شخص کو پاؤ گے کہ اس کے پاس بہت سا مال ہوگا' لیکن وہ حج نہیں کرے گا' تو وہ اس وجہ سے کافر ہوگا' لیکن اس کا خون بہانا جائز نہیں ہوگا۔

یہ روایت مکمل طور پر' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے معجم کبیر میں اِن الفاظ میں نقل کی ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا' جو شخص اِن میں سے کسی ایک کو ترک کردے گا' تو وہ کافر ہوگا' جس کا خون بہانا جائز ہوگا''۔

تو امام طبرانی نے صرف یہی تین باتیں ذکر کی ہیں' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ''موقوف'' قول نقل نہیں کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ ثَالِثٌ

باب: اِس سے متعلق دیگر روایات

141 - وَعَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، فَقَالَ: "لَقَدْ أَوْجَزْتَ فِي الْمَسْأَلَةِ، وَلَقَدْ

أَعْرَضْتَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُصَلِّي الْخَمْسَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَاكْرَهْهُ لَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهٖ وَائِلٌ أَبُو كُلَيْبِ بْنُ وَائِلٍ، لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور بولا: اے اللہ کے نبی! آپ میری رہنمائی ایسے عمل کی طرف کیجئے' جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور وہ مجھے جہنم سے دور کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نے مختصر سوال کیا ہے' لیکن بڑی بات پوچھ لی ہے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم پانچ نمازیں ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو اور جس چیز کے بارے میں تم یہ ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا کریں' تو اس چیز کو تم بھی اُن لوگوں کے لیے ناپسند کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی وائل ابوکلیب بن وائل ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

142 - وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: "إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ الْمُصَلُّونَ، وَمَنْ يُقِيمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَيْهِ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهُ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ مُحْتَسِبًا طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا." فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَمِ الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: هِيَ تِسْعٌ، أَعْظَمُهُنَّ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالسِّحْرُ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ، أَحْيَاءً أَمْوَاتًا. لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هَؤُلَاءِ الْكَبَائِرَ، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ إِلَّا رَافَقَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُحْبُوحَةِ جَنَّةٍ، أَبْوَابُهَا مَصَارِيعُ الذَّهَبِ."

قُلْتُ: عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ بَعْضُهُ. وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ عبیداللہ بن عمیر لیثی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ کے دوست نمازی ہیں' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرتا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر لازم کی ہیں اور وہ رمضان کے روزے رکھتا ہے' اور اپنے روزے رکھنے کے حوالے سے ثواب کی امید رکھتا ہے' اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اور اُن کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے (تو ایسے لوگ بھی اللہ کے دوست ہیں)''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جواب دیا:

''وہ نو ہیں' جن میں سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مؤمن کو ناحق قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاکدامن عورت پر الزام لگانا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا' اور بیت عتیق کی بے حرمتی کرنا' جو قابل احترام ہے' اور زندگی اور موت' ہر حال میں تمہارا قبلہ ہے' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ اُس نے اِن میں سے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور وہ شخص نماز قائم کرتا ہو' اور زکوٰۃ ادا کرتا ہو' تو ایسا شخص جنت کے درمیان میں' حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہوگا' جس جنت کے دروازوں کے کواڑ سونے کے بنے ہوئے ہیں''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ روایت کا کچھ حصہ امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

143 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْقَيْنِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: "الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ" يَعْنِي: الْيَهُودَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: "الضَّالِّينَ". يَعْنِي: النَّصَارَى. قُلْتُ: فَلِمَنِ الْمَغْنَمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - سَهْمٌ، وَلِهَؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ." قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِالْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى السَّهْمُ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهِ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

❁❁ عبداللہ بن شقیق نے ''بلقین'' سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اُس وقت وادی قریٰ میں تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم لوگ نماز ادا کرو' اور زکوٰۃ دو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ (یعنی یہودی) کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ وہ لوگ ہیں) جن پر غضب کیا گیا' میں نے عرض کی: یہ لوگ (یعنی عیسائی) کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ وہ لوگ ہیں) جو گمراہ ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مال غنیمت کس کے لیے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے ایک حصہ (یعنی خمس یعنی پانچواں حصہ) ہوگا' اور چار حصے لوگوں کے لیے ہوں گے' میں نے دریافت کیا: کیا کوئی ایک کسی دوسرے سے زیادہ مال غنیمت کا حقدار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! یہاں تک کہ جس حصے کو کوئی شخص اپنے پہلو میں لیتا ہے' وہ بھی اس کے بارے میں کسی دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں ہوگا۔

143- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 7143' اورده المؤلف فى المقصد العلى 21

یہ روایت امام ابویعلیٰ نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

144 - وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ مُخْلِصًا بِهِمَا، وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ: حَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ عَلَى النَّارِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ' اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ پانچ نمازیں ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم پر حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم صواف ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

بَابٌ فِي الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

باب: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے کا بیان

145 - عَنْ زَيْدٍ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَخٍ بَخٍ، لِخَمْسٍ، مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى فَيَحْتَسِبُهُ وَالِدُهُ." وَقَالَ: "بَخٍ بَخٍ، لِخَمْسٍ، مَنْ لَقِيَ اللهَ مُسْتَيْقِنًا بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ: يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْحِسَابِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

زید ابوسلام نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' پانچ چیزوں کے کیا کہنے؟ وہ میزان میں کتنی وزنی ہیں؟ لاالہ الا اللہ پڑھنا' اللہ اکبر پڑھنا' سبحان اللہ پڑھنا' الحمد للہ پڑھنا' اور وہ نیک اولاد (جو بچپن میں) انتقال کر جائے اور اُن کا والد اِس پر ثواب کی امید رکھے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''پانچ چیزوں کے کیا کہنے؟ جو شخص اِن پر یقین رکھنے کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' وہ جنت میں داخل ہوگا' (یعنی ایسا شخص کہ جو) اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن' جنت' جہنم' مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے' اور حساب پر ایمان رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

144-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1495

145-اورده المؤلف في زوائد المسند 48

146 - وَعَنْ عُمَرَ - يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' تو اُس سے کہا جائے گا: تم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جاؤ!''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

147 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ جَالِسٌ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَفَاطِمَةُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: "يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْمَلِيْ لِلّٰهِ خَيْرًا ; فَإِنِّيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ." قَالَ - يَعْنِي ذٰلِكَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: "يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْمَلْ لِلّٰهِ خَيْرًا ; فَإِنِّيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ اللهِ شَيْئًا " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، ادْنُ " فَدَنَوْتُ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، ادْنُ " فَدَنَوْتُ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، وَآمَنَ بِمَا جِئْتُ بِهِ ; حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ، وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ." قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُسِرُّ هٰذَا أَوْ أُعْلِنُهُ؟ قَالَ: "أَعْلِنْهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ رِوَايَةِ قَطَرِيٍّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَقَالَ الْبَزَّارُ: لَا نَعْلَمُهُ إِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَطَرِيٌّ لَمْ أَعْرِفْهُ.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف تشریف فرما تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ کے لیے بھلائی کا عمل کرو' کیونکہ میں قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ نے فرمایا ہے: اے جناب عبدالمطلب کے صاحبزادے! جناب عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ کے لیے بھلائی کا عمل

146-اخرجه الامام احمد فی مسنده 16/1، اورده المؤلف فی زوائد المسند 24

147-اورده المؤلف فی كشف الاستار 28

کریں' کیونکہ قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! قریب ہو جاؤ! میں قریب ہوا' تو آپ نے پھر یہ فرمایا: اے حذیفہ! قریب ہو جاؤ! میں قریب ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ شخص اِس بات پر ایمان رکھے' جو میں لے کر آیا ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دے گا' اور اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس بات کو پوشیدہ رکھوں؟ یا اِس کا اعلان کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اِس کا اعلان کر دو!

یہ روایت امام بزار نے' قطری نامی راوی کے حوالے سے' سماک بن حذیفہ سے نقل کی ہے' امام بزار فرماتے ہیں: ہمیں اِس راوی (یعنی سماک بن حذیفہ) کا علم' صرف اِسی روایت کے حوالے سے ہے' اور قطری نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

بَابٌ فِيْ حَقِّ اللهِ تَعَالٰى عَلَى الْعِبَادِ

باب: بندوں پر' اللہ تعالیٰ کے حق کا بیان

148 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلٍ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: " يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلَكَ الْمُكْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَثَا بِكَفَّيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ. " وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ "، ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً فَقَالَ: " يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ " قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: " لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ "، ثُمَّ مَشٰى سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: " هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّاسِ " قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: " فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَحَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. "

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ: " لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، وَلَهٗ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ: " الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ اَثْبَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اہل مدینہ میں سے کسی شخص کے کھجوروں کے باغ میں سے گزر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! (مال و دولت کی) کثرت والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اِس طرح اور اِس طرح اور اِس طرح کرے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' آپ نے دونوں ہتھیلیاں ملا کر دائیں اور بائیں طرف اور سامنے کی طرف تین مرتبہ (خرچ کرنے کا اشارہ کیا) اور فرمایا: لیکن ایسے لوگ کم ہیں' پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا میں جنت کے خزانوں میں

148- اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 152/5' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 30

سے ایک خزانہ کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وہ یہ پڑھنا ہے:)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا' اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' صرف اُسی کی ذات جائے پناہ ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو' بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ بندے صرف اُسی کی عبادت کریں' اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اُنہیں عذاب نہ دے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں سے صرف لا حول و لا قوۃ الا باللہ کے الفاظ نقل کئے ہیں' حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

''کثرت والے لوگ' قلت والے ہوں گے''۔

اِس روایت کے رجال' ثقہ اور ثبت ہیں۔

149 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ " قَالَ مُعَاذٌ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حَقُّهُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا " قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا عَبَدُوْهُ وَلَمْ يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا؟ " قَالَ مُعَاذٌ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: " حَقُّهُمْ عَلَيْهِ اَنْ يُّدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ. " قَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا آتِي النَّاسَ فَاُبَشِّرَهُمْ؟! فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا، دَعْهُمْ فَلْيَعْمَلُوْا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کا اُن (بندوں) پر یہ حق ہے کہ وہ (بندے) اُسی کی عبادت کریں اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے اُس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں' تو بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن (بندوں) کا اُس پر یہ حق ہوگا کہ وہ اُنہیں جنت میں داخل کردے' حضرت

149-اورده المؤلف فی کشف الاستار 18

معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر انہیں خوشخبری نہ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اُنہیں رہنے دو! تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

150 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا"، ثُمَّ قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ - تَعَالَى - إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟" قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "يَغْفِرُ لَهُمْ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ تَابِعِيٌّ ثِقَةٌ، وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ أَمْ لَا.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! کیا تم جانتے ہو؟ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ وہ (بندے) اُس کی عبادت کریں اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں' پھر آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ کہ جب بندے ایسا کرلیں' تو اُن کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ وہ اُن کی مغفرت کردے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں' سماک بن ولید نامی راوی' تابعی ہے اور ثقہ ہے' لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اُس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' یا نہیں کیا ہے؟

151 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ قَالَ: "أَرْبَعُ خِصَالٍ: وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَكَ، وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِي ; فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا. وَأَمَّا الَّتِي لَكَ عَلَيَّ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ جَزَيْتُكَ بِهِ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِي فَارْضَ لَهُمْ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ."

هٰذَا لَفْظُ أَبِي يَعْلَى، وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِي إِسْنَادِهِ صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَتَدْلِيسُ الْحَسَنِ أَيْضًا.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (حدیث قدسی میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

150-اورده المؤلف فی کشف الاستار 17

151-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2749'اورده المؤلف فی کشف الاستار 19'اورده المؤلف فی المقصد العلی 22

"چار چیزیں ہیں' جن میں سے ایک میرے لئے ہے' (اے بندے!) ایک تمہارے لئے ہے' ایک میرے اور تمہارے درمیان ہے' اور ایک تمہارے اور میرے (دوسرے) بندوں کے درمیان ہے' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے جو میرے لئے ہے' تو وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک قرار نہ دو' جہاں تک اُس چیز کا تعلق ہے جو میرے ذمہ لازم ہے (یعنی جو تمہارے لیے ہے) وہ یہ ہے کہ تم جو بھی بھلائی کرو گے' میں تمہیں اُس کی جزا دوں گا جہاں تک اُس چیز کا تعلق ہے' جو میرے اور تمہارے درمیان ہے' تو وہ یہ ہے: کہ دعا تمہاری طرف سے ہوگی اور اُسے قبول کرنا میرے ذمہ ہوگا' جہاں تک اُس چیز کا تعلق ہے' جو تمہارے اور میرے دوسرے بندوں کے درمیان ہے' تو وہ یہ ہے کہ تم اُن کے لیے اُسی چیز سے راضی رہو' جس چیز سے تم اپنے لیے راضی ہوتے ہو"۔

روایت کے یہ الفاظ امام ابویعلیٰ کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی صالح مری ہے اور وہ ضعیف ہے' اس روایت میں حسن نامی راوی کی "تدلیس" بھی ہے۔

152 - وَعَنْ سَلْمَانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، ثَلَاثَةُ خِصَالٍ: وَاحِدَةٌ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَكَ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ; فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتُكَ بِهِ، فَإِنْ أَغْفِرْ فَأَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الِاسْتِجَابَةُ وَالْعَطَاءُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، لَكِنَّهُ مُدَلِّسٌ، وَفِيهِ ضَعْفٌ.

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے:

"اے انسان! تین خصائل ہیں' ایک میری لیے ہے' ایک تمہارے لئے ہے' اور ایک میرے اور تمہارے درمیان ہے جہاں تک اُس کا تعلق ہے' جو میرے لئے ہے' تو وہ یہ ہے: کہ تم میری عبادت کرو' اور کسی کو میرا شریک قرار نہ دو' جہاں تک اُس کا تعلق ہے' جو تمہارے لئے ہے' تو وہ یہ ہے: کہ تم جو بھی عمل کرو گے' میں تمہیں اُس کی جزا دوں گا اور اگر میں مغفرت کر دوں' تو میں مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا ہوں' جہاں تک اُس چیز کا تعلق ہے' جو میرے اور تمہارے درمیان ہے' تو تم پر دعا کرنا لازم ہے' اور اُس کو قبول کرنا اور عطا کرنا' میرے ذمہ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حمید بن ربیع ہے' جسے کئی حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن وہ "تدلیس" کرنے والا ہے اور اُس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

153 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ: لَسْتُ بِنَاظِرٍ فِي حَقِّ عَبْدِي حَتَّى يَنْظُرَ عَبْدِي فِي حَقِّي".

152- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 6137

153- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 540

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ سَلَّامٌ الطَّوِيْلُ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ وَثَّقَهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ (حدیثِ قدسی میں) فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے حق کی طرف' اُس وقت تک نظر (یعنی اس پر اپنا فضل) نہیں کرتا' جب تک میرا بندہ میرے حق کا جائزہ نہیں لیتا (یعنی اسے ادا نہیں کرتا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ''سلام طویل'' ہے' جو متروک الحدیث ہے' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اُسے ثقہ قرار دیا ہو۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

154 - عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخِرُّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى يَوْمِ يَمُوْتُ فِي مَرْضَاةِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - لَحَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَلٰكِنَّهُ صَرَّحَ بِالتَّحْدِيْثِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوْا.

❁❁ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے' مرنے کے دن تک' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے' اپنے چہرے کے بل گرا رہے' تو قیامت کے دن' وہ اس عمل کو بھی حقیر سمجھے گا''

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی بقیہ ہے' اور وہ تدلیس کرنے والا ہے لیکن یہاں اس نے ''تحدیث'' کی صراحت کی ہے' اس روایت کے باقی راویوں کی توثیق کی گئی ہے۔

155 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى يَوْمِ يَمُوْتُ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - لَحَقَّرَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت محمد بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام میں سے ہیں' وہ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے لے کر' بوڑھا ہونے کے بعد مرنے کے دن تک' اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے چہرے کے بل چلتا رہے' تو قیامت کے دن وہ اسے بھی حقیر سمجھے گا' اور یہ آرزو کرے گا: کہ اُسے دنیا کی طرف واپس بھیج دیا جائے' تاکہ اُس کے اجر وثواب میں اضافہ ہو''۔

154-اخرجه الامام احمد فی مسنده 185/4' زوائد 4922

155-اخرجه الامام احمد فی مسنده 185/4' اوزده بالمؤلف فی زوائد المسند 4923

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

156 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ قَدَمٍ وَلَا شِبْرٍ وَلَا كَفٍّ، إِلَّا فِيْهِ مَلَكٌ قَائِمٌ، أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوْا جَمِيْعًا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ إِلَّا أَنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: كَانَ أُمِّيًّا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ساتوں آسمانوں میں ایک قدم جتنی' یا ایک بالشت جتنی' یا ایک ہتھیلی جتنی جگہ (بھی خالی نہیں ہے' ہر جگہ پر) یا کوئی فرشتہ قیام کی حالت میں' یا کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں (عبادت کر رہا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا' تو وہ سب یہی کہیں گے: تو ہر عیب سے پاک ہے' ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی' جو تیری عبادت کا حق ہے' تاہم' ہم کسی کو تیرا شریک قرار نہیں دیتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عروہ بن مروان ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ پڑھا لکھا نہیں تھا' اور قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي طَاعَةِ الْمَخْلُوقَاتِ لِلّٰهِ تَعَالٰى

باب: مخلوقات کا' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا بیان

157 - عَنْ بُرَيْدَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ أَطْوَعُ لِلّٰهِ - تَعَالَى - مِنِ ابْنِ آدَمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ بِإِسْنَادَيْنِ، وَفِيْهِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْأَشْجَعِيِّ، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ سَمَّاهُ وَلَا تَرْجَمَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(انسان کے علاوہ) ہر ایک چیز' انسان سے زیادہ' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابوعبیدہ بن اشجعی ہے' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا' جس نے اس کا "نام" بیان کیا ہو' یا اس کے حالات ذکر کیے ہوں' تاہم اس روایت کے باقی راوی' صحیح کے رجال ہیں۔

157- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 51/2

بَابُ تَجْدِيدِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کی تجدید کا بیان

158 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَخْلَقُ فِي جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ، فَسَلُوا اللهَ - تَعَالَى - أَنْ يُجَدِّدَ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے پیٹ (یعنی سینے یا دل) کے اندر ایمان بوسیدہ ہو جاتا ہے' جس طرح کوئی کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے' تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال (یعنی دعا) کرو! کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کی تجدید کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

159 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ. "قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيمَانَنَا؟ قَالَ: "أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَفِيهِ سُمَيْرُ بْنُ نَهَارٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے ایمان کی تجدید کرو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے' اس کی سند میں ایک راوی سمیر بن نہار ہے' امام ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ

باب: اسلام اور ایمان کا بیان

160 - عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ، وَالْإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ. "قَالَ: ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: "التَّقْوَى هَا هُنَا، التَّقْوَى هَا هُنَا."

159-اخرجه الامام احمد فی مسنده 359/2'اورده المؤلف فی زوائد المسند 4583

160-اخرجه الامام احمد فی مسنده 134/3135'اخرجه ابویعلی فی مسنده 2916'اورده المؤلف فی زوائد المسند 73'اورده المؤلف فی كشف الاستار 20'اورده المؤلف فی المقصد العلی 9

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى بِتَمَامِهٖ، وَالْبَزَّارُ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ مَا خَلَا عَلِيَّ بْنَ مَسْعَدَةَ، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُوْ حَاتِمٍ وَّابْنُ مَعِيْنٍ، وَضَعَّفَهٗ آخَرُوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

''اسلام علانیہ ہوتا ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اپنے دست مبارک کے ذریعے تین مرتبہ اشارہ کیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام بزار نے اِسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے علی بن مسعدہ نامی راوی کے علاوہ' اِس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں' اور اُسے بھی ابن حبان' ابوداؤد طیالسی' ابوحاتم اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

161 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا ثَلَاثَةُ اَجْزَاءٍ: اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ لَهٗ طَمَعٌ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ دَرَّاجٌ وَقَدْ وُثِّقَ، وَضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا میں ایمان والے تین قسم کے ہیں' وہ لوگ' جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک کا شکار نہیں ہوئے' اور انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ' اللہ کی راہ میں جہاد کیا (اور دوسری قسم' وہ اہل ایمان ہیں) کہ دوسرے لوگ اپنے اموال اور اپنی جانوں کے حوالے سے اُن سے محفوظ ہوں (اور تیسری قسم' وہ اہل ایمان ہیں) کہ جب کوئی لالچ کی چیز اُن کے سامنے آئے' تو وہ اللہ کی رضا کے لیے اُسے ترک کر دیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی ''درّاج'' ہے' جس کی توثیق کی گئی ہے' تاہم ایک سے زیادہ افراد نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

162 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّقُوْلَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ.

قُلْتُ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

161-اخرجه الامام احمد فی مسنده 8/3'اورده المؤلف فی زوائد المسند 74

162-اخرجه الامام احمد فی مسنده 310/3 ح1367313674'اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2698

"ایمان کے حوالے سے آدمی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ یہ کہے: کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' حضرت محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت ہشام بن عروہ کے حوالے سے صرف محمد بن عمیر نے نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس راوی کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

163 - وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحَيْمًا أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سحیم رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا: کہ وہ لوگوں کے درمیان یہ اعلان کر دیں:

"جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

164 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، فَمَنْ أَعْطَاهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتَّى يَسْلَمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ." قُلْتُ: وَمَا بَوَائِقُهُ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: "غِشُّهُ وَظُلْمُهُ، وَلَا يَكْسِبُ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَلَا يَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ، إِنَّ اللهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ، وَلَكِنَّهُ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ، إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ بَعْضُهُمْ مَسْتُورٌ، وَأَكْثَرُهُمْ ثِقَاتٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق اُسی طرح تقسیم کیے ہیں' جس طرح اُس نے تمہارے درمیان تمہارا رزق تقسیم کیا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ دنیا اُسے بھی عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے اور اُسے بھی عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا ہے' لیکن وہ دین صرف اُسے عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' تو جس شخص کو وہ دین عطا کردے (تو اس کا مطلب

163-اورده المؤلف فی زوائد المسند 94

164-اخرجه الامام احمد فی مسنده 387/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 75

یہ ہوگا:) کہ وہ اُسے پسند کرتا ہے اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' کوئی بندہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا' جب تک اُس کا دل اور زبان مسلمان نہیں ہوتے (یا سلامت نہیں رہتے) اور وہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا' جب تک اُس کا پڑوسی اُس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اُس کی زیادتیوں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس کا دھوکہ دینا اور ظلم کرنا۔ ...

(نبی اکرم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:) ایسا نہیں ہوتا کہ آدمی نے حرام طور پر مال کمایا ہو' اور پھر اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہو' تو اِس کے لیے اُس مال میں برکت ڈال دی گئی ہو' یا اُس شخص نے اُس مال میں سے صدقہ کیا ہو' تو وہ اُس کی طرف سے قبول ہو جائے' اگر وہ ایسا مال اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے' تو وہ مال جہنم کی طرف جانے کے لیے اُس کا زادِ سفر ہوگا' بیشک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعے نہیں مٹاتا ہے' بلکہ وہ برائی کو اچھائی کے ذریعے مٹاتا ہے' کیونکہ خبیث چیز' کسی خبیث چیز کو نہیں مٹاتی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند کے بعض راوی مستور ہیں' جبکہ زیادہ تر ثقہ ہیں۔

165 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ وَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کا ایمان اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا' جب تک اُس کا دل ٹھیک نہ ہو' اور اُس کا دل اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا' جب تک اُس کی زبان ٹھیک نہ ہو' اور آدمی اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' جب تک اُس کا پڑوسی اُس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی علی بن مسعدہ ہے' جسے ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

166 - وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتَى؟ قَالَ: " أَمَرَرْتَ بِأَرْضٍ مِنْ أَرْضِكَ مُجْدِبَةً، ثُمَّ مَرَرْتَ بِهَا مُخْصِبَةً؟ " قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: " كَذٰلِكَ النُّشُورُ. " قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: " أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْكَ

165-اخرجه الامام احمد فى مسنده 198/3، اورده المؤلف فى زوائد المسند 77

166-اورده المؤلف فى زوائد المسند 81

مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ تَحْتَرِقَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ، وَأَنْ تُحِبَّ غَيْرَ ذِي نَسَبٍ لَا تُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، فَإِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِكَ كَمَا دَخَلَ حُبُّ الْمَاءِ لِلظَّمْآنِ فِي الْيَوْمِ الْقَائِظِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ لِي

بِأَنْ أَعْلَمَ أَنِّي مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: "مَا مِنْ أُمَّتِي - أَوْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ - عَبْدٌ يَعْمَلُ حَسَنَةً فَيَعْلَمُ أَنَّهَا حَسَنَةٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - جَازِيهِ بِهَا خَيْرًا، وَلَا يَعْمَلُ سَيِّئَةً وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْهَا، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ يَغْفِرُ - إِلَّا وَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَأَبُو حَاتِمٍ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

❁❁ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کبھی تمہارا گزر اپنے علاقے میں کسی ایسی زمین کے پاس سے ہوا ہے؟ جو پہلے بنجر تھی اور پھر جب تم اُس کے پاس سے گزرے' تو وہ سرسبز و شاداب ہو چکی ہو؟ حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِسی طرح (انسانوں کو) دوبارہ زندہ کیا جائے گا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اِس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' اور یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول' تمہارے نزدیک اُن دونوں کے علاوہ' ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' اور یہ کہ تم آگ میں جل جاؤ' یہ تمہارے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہو' کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار دو' اور یہ کہ تم کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھو' جو نسب والا نہ ہو (یعنی جس کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہ ہو) تم صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر' اُس سے محبت رکھو! جب تم ایسے ہو جاؤ گے' تو ایمان کی محبت تمہارے دل میں یوں داخل ہو جائے گی' جیسے سخت گرم دن میں' پانی کی محبت پیاسے شخص (کے دل میں) داخل ہو جاتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ بات کیسے جان سکتا ہوں کہ میں مؤمن ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اِس امت کا جو بھی شخص نیکی کرے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ نیکی ہے' اور اللہ تعالیٰ اُسے اِس کی جزائے خیر عطا کرے گا' یا جو شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے اور پھر اُس کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی مغفرت کر سکتا ہے' تو ایسا شخص مؤمن ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن موسیٰ ہے' جسے یحییٰ بن معین اور ابو حاتم نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

167 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ مَعَكَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: " حُرٌّ وَعَبْدٌ " قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: " طِيبُ الْكَلَامِ، وَإِطْعَامُ

167-اخرجه الامام احمد فی مسنده 385/4'اورده المؤلف فی زوائد المسند 76

الطَّعَامِ." قُلْتُ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ." قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْإِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهٖ" قُلْتُ: اَيُّ الْإِيمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "خُلُقٌ حَسَنٌ." قُلْتُ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُوْلُ الْقُنُوْتِ." قُلْتُ: اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ.

قُلْتُ: رَوَى مُسْلِمٌ مِنْهُ: مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: حُرٌّ وَعَبْدٌ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلٰى ضَعْفٍ فِيْهِ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دریافت کیا: دین میں آپ ﷺ کا ساتھ دینے والے کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام، میں نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ (یعنی اسلام کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی گفتگو کرنا اور کھانا کھلانا، میں نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ میں جواب دیا: صبر اور نرمی، میں نے دریافت کیا: اسلام میں (کون سا شخص) سب سے بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں، میں نے دریافت کیا: ایمان (یعنی مؤمن کی) کون سی چیز سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق، میں نے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طویل قیام والی، میں نے دریافت کیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اُس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ، جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہو۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کہ امام مسلم نے اِس روایت میں سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس دین میں آپ کے ساتھ کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے، اس میں موجود ضعف کے باوجود اس کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

168 - وَعَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ، وَقَدْ شَارَكَهٗ فِيْهِ حُمَيْدٌ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

168- اخرجه الامام احمد فی مسنده 154/3' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4171' اورده المؤلف فی زوائد المسند 79' اورده المؤلف فی کشف الاستار 21

"مؤمن وہ ہے جس سے لوگ امان میں ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت (یعنی محفوظ) رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے لاتعلق ہو جائے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اُس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو"۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے اس روایت کے بارے میں حمید اور یونس بن عبید نے اس کی مشارکت کی ہے۔

169 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ السَّالِمَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ زَبَّانَ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيفٌ، وَقَدْ وَثَّقَ زَبَّانَ أَبُو حَاتِمٍ، وَرَوَاهُ زَبَّانُ أَيْضًا فَقَالَ: الْمُسْلِمُ، بَدَلَ: السَّالِمِ. وَلَيْسَ فِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ.

سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سلامتی والا وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے کہ اسے ابن لہیعہ نے زبان سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں زبان کو ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے زبان نے ہی یہ روایت لفظ "سالم" کی جگہ لفظ "مسلم" کے ساتھ نقل کی ہے لیکن اس روایت کی سند میں ابن لہیعہ نہیں ہے۔

170 - وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: "مَنْ أَمِنَهُ جَارُهُ، وَلَا يَخَافُ بَوَائِقَهُ" فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَوْثِيقِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مؤمن کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس سے اُس کا پڑوسی محفوظ ہو اور جس کی زیادتی کا (اُس کے پڑوسی کو) خوف نہ ہو۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے اسے امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے اکثر حضرات نے اُس کی توثیق کی ہے۔

171 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَمَعَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: "أَمُؤْمِنُونَ أَنْتُمْ؟" فَسَكَتُوا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ عُمَرُ فِي آخِرِهِمْ: نَعَمْ نُؤْمِنُ عَلَى مَا أَتَيْتَنَا بِهِ، وَنَحْمَدُ اللهَ فِي الرَّخَاءِ، وَنَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ، وَنُؤْمِنُ بِالْقَضَاءِ. فَقَالَ

169-اورده المؤلف فی زوائد المسند 78

170-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 3897 اورده المؤلف فی المقصد العلی 1

171-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 9427

رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَلَهُ فِي الْكَبِيْرِ: فَقَالَ عُمَرُ فِي آخِرِهِمْ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟" فَقَالَ عُمَرُ: نَرْجُوْ ثَوَابًا مِنَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. وَفِي إِسْنَادِهِ يُوْسُفُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيْفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مؤمن ہو؟ تو وہ لوگ خاموش رہے' ایسا تین مرتبہ ہوا' آخری مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! ہم اُس چیز پر ایمان رکھتے ہیں' جو آپ ہمارے پاس لے کر آئے ہیں' ہم خوشحالی پر اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور آزمائش پر صبر سے کام لیتے ہیں اور تقدیر کے فیصلے پر ایمان رکھتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(تم لوگ) مؤمن ہو' رب کعبہ کی قسم!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ معجم کبیر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اُن میں سے آخری مرتبہ میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم لوگ) مؤمن ہو' رب کعبہ کی قسم!

اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن میمون ہے اسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اکثر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

172 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ: أَمُؤْمِنٌ؟ فَلَا يَشُكَّ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، وَثَّقَهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ حَاتِمٍ، وَضَعَّفَهُ آخَرُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں کسی سے یہ پوچھا جائے: کیا تم مؤمن ہو؟ تو وہ شخص شک کا اظہار نہ کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی احمد بن بدیل ہے' جسے امام نسائی اور ابو حاتم نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

173 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ: إِنِّي مُؤْمِنٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قُلْ إِنِّي فِي الْجَنَّةِ، لٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص نے یہ کہہ دیا: بے شک میں مومن ہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم یہ بھی کہہ دو: بے شک میں جنتی ہوں لیکن ہم (تو یہ کہتے ہیں:) ہم اللہ تعالیٰ اُس کے فرشتوں اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

174 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ مِنْ مَكَّةَ يَدْعُو النَّاسَ اِلَى الْاِيمَانِ بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِهٖ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ، وَالْقِبْلَةُ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَيْنَا نَزَلَتِ الْفَرَائِضُ وَنَسَخَتِ الْمَدِيْنَةُ مَكَّةَ، وَالْقَوْلَ فِيهَا، وَنَسَخَ الْبَيْتُ الْحَرَامُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَصَارَ الْاِيمَانُ قَوْلًا وَعَمَلًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ جَمَاعَةٌ لَمْ اَعْرِفْهُمْ.

❀❀ حضرت عثمان بن سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے (مدینہ منورہ) تشریف لانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتے تھے اور قول کے ذریعے اُس کی تصدیق کرنے (کی دعوت دیتے تھے) اس میں عمل کی شرط نہیں ہوتی تھی اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے ہماری طرف تشریف لے آئے اور فرائض کے احکام نازل ہو گئے تو مدینہ نے مکہ (یعنی وہاں کے احکام) کو منسوخ کر دیا اور اس بارے میں قول (یعنی ایمان کے لیے عمل کی شرط کے بغیر صرف زبانی اقرار کافی ہونے کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا) اور بیت الحرام (کے قبلہ ہونے کے حکم نے) بیت المقدس کو منسوخ کر دیا تو ایمان قول اور عمل (کے مجموعہ کا نام) ہو گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں (راویوں کی) ایک جماعت ایسی ہے جن سے میں واقف نہیں ہوں۔

175 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيمَانِ: اَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، وَاَنْ لَا يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ فَضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ، لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ.

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں موجود ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت کو پا لے گا ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے

174- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8312

175- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8019

نزدیک اُن دونوں کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ وہ کسی شخص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھے اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُسے کفر سے بچالیا ہے تو وہ کفر کی طرف واپس نہ جائے (وہ کفر کی طرف واپس جانے کو) اُسی طرح ناپسند کرے جس طرح وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی فضال بن جبیر ہے جس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

176 - وَعَنْ قَتَادَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَجِدُ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: تَرْكُ الْمِرَاءِ فِي الْحَقِّ، وَالْكَذِبِ فِي الْمِزَاحَةِ، وَيَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ اُن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت پالے گا' حق کے بارے میں بحث (کوترک کرنا) مذاق کے طور پر جھوٹ بولنے کو ترک کرنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ جو چیز آدمی کو ملنی ہے وہ اُسے ملے بغیر نہیں رہے گی اور جو چیز اُسے نہیں ملنی ہے وہ (کسی صورت میں) نہیں ملے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور قتادہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

177 - وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَيْهِ: إِيمَانٌ بِاللهِ، وَحُبُّ اللهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَأَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ فَيَحْتَرِقَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ."

قُلْتُ: لَهُ فِي الصَّحِيحِ حَدِيثٌ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَنَوْفَلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ لَهُ تَرْجَمَةً، إِلَّا أَنَّ الْمِزِّيَّ قَالَ فِي تَرْجَمَةِ يَحْيَى الْقَطَّانِ: رَوَى عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مَسْعُوْدٍ صَاحِبِ أَنَسٍ.

❁❁ یحییٰ بن سعید نے نوفل بن مسعود کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے! جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

176-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 8790

177-اخرجه الامام احمد فی مسنده 113/3 'اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4266 'اورده المؤلف فی زوائد المسند 95 'اورده المؤلف فی المقصد العلی 30

''تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' اُسے آگ پر حرام قرار دیا جائے گا' اور آگ کو اُس پر حرام قرار دیا جائے گا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا' اور آگ میں ڈالے جا کر' جل جانا' اُس کے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہو' کہ وہ کفر کی طرف واپس چلا جائے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن کے حوالے سے ''صحیح'' میں یہ حدیث مذکور ہے' لیکن وہ اِس سیاق کے بغیر ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور نوفل بن مسعود کے بارے میں' میں نے کسی کو نہیں دیکھا' کہ کسی نے اُس کے حالات ذکر کئے ہوں' صرف امام مزی نے یحییٰ القطان کے حالات میں یہ بات کہی ہے: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نوفل بن مسعود سے روایات نقل کی ہیں۔

178 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَقَدْ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ لَا شَيْءَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَ اَنْ يُحْرَقَ فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرْتَدَّ عَنْ دِيْنِهِ، وَمَنْ كَانَ يُحِبُّ لِلّٰهِ وَيُبْغِضُ لِلّٰهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قَوْلِهِ: "وَيُبْغِضُ لِلّٰهِ". وَفِيْ اِسْنَادِهِ اَبُو الْحُوَيْرِثِ، ضَعَّفَهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَعِيْنٍ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے گا' وہ شخص کہ کوئی بھی چیز اُس کے نزدیک' اللہ اور اُس کے رسول سے زیادہ محبوب نہ ہو' اور وہ شخص کہ جس کے نزدیک آگ میں جل جانا اِس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ اپنے دین (یعنی اسلام) کو چھوڑ دے' اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی خاطر (کسی سے) محبت رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر (کسی سے) بغض رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور یہ ''صحیح'' میں بھی منقول ہے' صرف یہ الفاظ نہیں ہیں: ''وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھتا ہو'' اِس کی سند میں ایک راوی ابوحویرث ہے' جسے امام مالک اور یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

179 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ فَضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ.

178-اخرجه الامام احمد فى مسنده 248275288،103/3172174230 اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 724، اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير 258/1

179-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 8021، اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 2543

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مسلمان کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت (یعنی محفوظ) رہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی فضال بن جبیر ہے جس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

180 - وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے' (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

181 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ: " وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اور مسلمانوں وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

182 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الْإِيمَانِ، مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا إِيمَانَ لَهُ: التَّسْلِيْمُ لِأَمْرِ اللهِ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ، وَالتَّفْوِيضُ إِلَى أَمْرِ اللهِ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ، وَالصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. وَلَمْ يَطْعَمِ امْرُؤٌ حَقِيقَةَ الْإِسْلَامِ حَتَّى يَأْمَنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ". فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، عَلَامَاتٌ كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحُكْمُ بِكِتَابِ اللهِ وَطَاعَةُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَالتَّسْلِيْمُ عَلَى بَنِي آدَمَ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ."

180-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3745

182-اورده المؤلف فی كشف الاستار 29

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَّلَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں::

''پانچ چیزیں ایمان میں سے ہیں' جس شخص میں اِن میں سے کوئی چیز نہیں ہوگی' اُس کا ایمان نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا' اللہ تعالیٰ کے (یعنی تقدیر کے) فیصلے سے راضی رہنا' معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا' اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور صدمے کے آغاز میں صبر کرنا آدمی اسلام کی حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک لوگ اپنی جانوں اور اموال کے حوالے سے' اُس سے محفوظ نہ ہوں''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اُس شخص کا' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں' راستے کے نشان کی طرح' اِس کی کچھ علامات ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دینا' اُمّی نبی (ﷺ) کی فرمانبرداری کرنا' اور جب بنی نوع انسان (میں سے کسی سے بھی) تمہاری ملاقات ہو' تو انہیں سلام کرنا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سعید بن سنان ہے' جس سے استدلال نہیں کیا جائے گا

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

183 - عَنْ عَمَّارٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ مِّنَ الْإِيمَانِ: الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ شَيْخَ الْبَزَّارِ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ، وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ.

❀❀ حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں' تنگ دستی کے باوجود خرچ کرنا' سب لوگوں کو سلام کرنا' اور اپنی طرف سے انصاف کرنا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ میں نے کسی کو امام بزار کے استاد کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' اور وہ استاد حسن بن عبداللہ کوفی ہیں۔

183-اورده المؤلف فی کشف الاستار 30

بَابٌ فِيْ كَمَالِ الْإِيْمَانِ

باب: کامل ایمان کا بیان

184 - وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: ثَلَاثُ خِلَالٍ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ خِلَالَ الْإِيمَانِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، مَا هٰذِهِ الْخِلَالُ الَّتِي زَعَمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین خصائل جو شخص جمع کر لے گا' وہ ایمان کے خصائل جمع کر لے گا' اُن کے ساتھیوں میں سے کسی نے اُن سے دریافت کیا: اے ابوالیقظان! وہ خصائل کیا ہیں؟ جن کے بارے میں آپ کا یہ کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جو اُنہیں جمع کر لے گا' وہ ایمان کو جمع کر لے گا' تو اُس وقت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (یعنی وہ خصائل درج ذیل ہیں:)

''تنگدستی کے وقت خرچ کرنا' اپنی ذات کی طرف سے انصاف کرنا' اور سب کو سلام کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمن ہے اور وہ ضعیف ہے۔

185 - وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَوْجَبَ الثَّوَابَ وَاسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ: خُلُقٌ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ، وَوَرَعٌ يَحْجِزُهُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ، وَحِلْمٌ يَرُدُّهُ عَنْ جَهْلِ الْجَاهِلِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ الْبَزَّارُ: حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ ثواب کو واجب کر دے گا اور ایمان کو مکمل کر لے گا' (ایسے اچھے) اخلاق' جن کے ہمراہ وہ لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرے' پرہیز گاری' جو اُسے اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں سے بچا کے رکھے' اور بردباری' جو اُسے (کسی) جاہل کے خلاف جہالت (کا مظاہرہ) نہ کرنے دے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن سلیمان ہے' امام بزار فرماتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں' جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

186 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ

185- اورده المؤلف فى كشف الاستار 31

عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ وَلَا يُدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

"رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْهِ: عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کا ایمان' اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا' جب تک اُس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا اور اُس کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اُس کی زبان ٹھیک نہیں ہوتی' اور وہ اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' جب تک اُس کا پڑوسی اُس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی علی بن مسعدہ ہے' جسے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

187 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُوْدٍ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْتَقِيْمُ دِيْنُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، ولا يَسْتَقِيْمُ لِسَانُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يُدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ " قِيْلَ: مَا الْبَوَائِقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " غِشُّهُ وَظُلْمُهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٌ اَصَابَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ، وَاَنْفَقَ مِنْهُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَاِنْ تَصَدَّقَ لَمْ يُقْبَلْ، وَمَا بَقِيَ فَزَادُهُ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يُكَفِّرُ الْخَبِيْثَ، وَلٰكِنَّ الطَّيِّبَ يُكَفِّرُ "رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ: حُصَيْنُ بْنُ مَذْعُوْرٍ، عَنْ فَرِيْسٍ التَّمِيْمِيِّ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کا ایمان نہیں' جس کی امانت نہ ہو' اور اُس شخص کا دین نہیں' جس کا عہد نہ ہو' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے' آدمی کا دین اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا' جب تک اُس کی زبان ٹھیک نہ ہو' اور اُس کی زبان اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتی' جب تک اُس کا دل ٹھیک نہ ہو' اور آدمی اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' جب تک اُس کا پڑوسی اُس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو' عرض کی گئی: اُس کی زیادتیوں سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کا دھوکہ دینا اور ظلم کرنا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) جو شخص حرام طور پر مال حاصل کرے اور پھر اُس میں سے خرچ کرے' تو اُس کے لیے اُس مال میں برکت نہیں رکھی جائے گی' اور اگر وہ (اُس مال کو) صدقہ کرے گا' تو وہ قبول نہیں ہوگا' اور جو مال بچ جائے گا' وہ جہنم کی طرف جانے کے لیے اُس کا زادِ سفر ہوگا' بیشک خبیث کسی خبیث کو ختم نہیں کرتا' بلکہ پاکیزہ چیز (خبیث چیز) کو ختم کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے کہ اسے حصین بن مذعور نے فرس تیمی سے نقل

186-اورده المؤلف فی کشف الاستار 198/3 اورده المؤلف فی زوائد المسند 77

187-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10553

کیا ہے اور میں نے کسی کو اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

188 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، وَالْيَقِيْنُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ فرماتے ہیں:

''صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِيْ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَكَمَالِهِ

باب: ایمان کی حقیقت اور اُس کے کمال کا بیان

189 - عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: " كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثَةُ؟ " قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. قَالَ: " انْظُرْ مَا تَقُوْلُ ; فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكَ؟ " قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا، فَأَسْهَرْتُ لَيْلِي، وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغَوْنَ فِيهَا. قَالَ: " يَا حَارِثَةُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ. "

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَفِيْهِ مَنْ يَحْتَاجُ إِلَى الْكَشْفِ عَنْهُ.

❁❁ حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حارثہ! تم نے کس حال میں صبح کی ہے (یا تمہاری کیفیت کیا ہوتی ہے؟) تو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ایسی حالت میں صبح کی (یا میری کیفیت یہ ہے:) کہ میں حقیقی مؤمن ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اِس بات کا جائزہ لو! کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہر قول کی کوئی حقیقت ہوتی ہے تو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے لاتعلق کر لیا ہے' اور میں رات بھر جاگتا ہوں (یعنی عبادت کرتا رہتا ہوں) اور دن کو پیاسا رہتا ہوں (یعنی نفلی روزہ رکھتا ہوں) اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں اپنے پروردگار کے عرش کو دیکھ رہا ہوں' اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر رہے ہیں' اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں اہل جہنم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُس (جہنم) میں چیخ و پکار کر رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے معرفت حاصل کر لی ہے' تو اِس کا دھیان رکھنا!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اور اِس میں ایسے راوی بھی

188-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8544

189-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 3367

ہیں' جن کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

190 - وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: حَارِثَةُ، فِي بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: " كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثَةُ؟ " قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. قَالَ: " إِنَّ لِكُلِّ إِيمَانٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكَ؟ " قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا، فَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي، وَكَأَنِّي بِعَرْشِ رَبِّي بَارِزًا، وَكَأَنِّي بِأَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي بِأَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ يُعَذَّبُونَ. فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات مدینہ منورہ کی کسی گلی میں' ایک صاحب سے ہوئی' جن کا نام حارثہ تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ہے: اے حارثہ! تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے حقیقی مؤمن ہونے کے عالم میں صبح کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایمان کی کوئی حقیقت ہوتی ہے' تو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرا من دنیا سے اُچاٹ ہو گیا ہے' تو میں دن میں پیاسا رہتا ہوں اور رات میں جاگتا رہتا ہوں' مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے پروردگار کا عرش میرے سامنے ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں اہل جنت کو جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں' اور اہل جہنم کو جہنم میں عذاب کا شکار ہوتے دیکھ رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ٹھیک ہو! اس کا دھیان رکھنا' (تم ایک ایسے) مؤمن ہو' جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور عطا کیا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن عطیہ ہے' جس سے استدلال نہیں کیا جاتا ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب: بلاعنوان

191 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ جو چیز اُسے ملنی ہے وہ ملے بغیر نہیں رہے گی' اور جو چیز اُسے نہیں ملنی ہے' وہ اُسے کبھی نہیں ملے گی''۔

190-اورده المؤلف فى كشف الاستار 32

191-اورده المؤلف فى كشف الاستار 33

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اِس کی سند حسن ہے۔

192 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ لِلّٰهِ، وَيَرْضَى لِلّٰهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِينَ يُذْكَرُونَ بِذِكْرِي، وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ.

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ' ایمان کی حقیقت کا حقدار' اُس وقت تک نہیں ہوتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غضب ناک نہیں ہوتا' اور اللہ تعالیٰ کے لئے راضی نہیں ہوتا' جب وہ ایسا کر لیتا ہے' تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق بن جاتا ہے (اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:)

''میرے محبوب بندے اور میرے ولی وہ ہیں' جن کا ذکر' میرے ذکر کے ساتھ کیا جاتا ہے' اور میرا ذکر' اُن کے ذکر کے ساتھ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے' زیادہ تر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ مِنْهُ فِي كَمَالِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کے کمال کا بیان

193 - عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُولُ الْقُنُوتِ." قَالَ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "جُهْدُ الْمُقِلِّ." قَالَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا؟ قَالَ: "أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، اخْتُلِفَ فِي ثِقَتِهِ وَضَعْفِهِ، وَتَأْتِي أَحَادِيثُ مِنْ هٰذَا بَعْدُ.

حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طویل قیام والی' اُس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تنگ دست کا محنت کر کے (دیا جانے والا صدقہ) اس شخص نے دریافت کیا: اہل ایمان میں' سب سے زیادہ کامل ایمان کس کا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سوید ابوحاتم ہے' جس کے ثقہ یا ضعیف ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس کے بعد بھی' اُس کے حوالے سے کچھ احادیث آئیں گی۔

192- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 651

193- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 48/17' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2106

194 - عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ أَبُوْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَلَا أَعْرِفُهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے::

"اہل ایمان میں' سب سے زیادہ کامل ایمان اُس کا ہے' جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے کہ اسے ابوایوب نے محمد بن منکدر سے نقل کیا ہے اور میں اس راوی سے واقف نہیں ہوں۔

195 - عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَكْمَلَ النَّاسِ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَإِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل ایمان میں' سب سے زیادہ کامل ایمان اُس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اچھے اخلاق کی وجہ سے آدمی' نماز اور روزے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

196 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، الْمُوَطَّئُوْنَ أَكْنَافًا، الَّذِيْنَ يَأْلَفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ، وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ إِلَّا يَعْقُوْبُ بْنُ أَبِيْ عَبَّادٍ الْقُلْزُمِيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل ایمان اُس کا ہے' جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو' وہ لوگ جو (دوسروں سے) اُلفت رکھتے ہیں' اور اُن سے اُلفت رکھی جاتی ہے' اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو الفت نہیں رکھتا ہو اور جس سے اُلفت نہیں رکھی جاتی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محمد بن علی نامی راوی کے حوالے سے' اِسے صرف یعقوب

194- اورده المؤلف في كشف الاستار 34

195- اورده المؤلف في كشف الاستار 35

196- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4422

بن ابوعباد قلزمی نے روایت کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) اور میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اُس کا ذکر کیا ہو۔

بَابٌ فِیْ خِصَالِ الْاِیْمَانِ

وَقَدْ تَقَدَّمَتْ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ مِنْ هٰذَا فِیْ بَابِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ

باب: ایمان کے خصال کا بیان

اس موضوع سے متعلق بہت سی احادیث' اسلام اور ایمان سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں

197 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِیْمَانِ: مَنْ اِذَا غَضِبَ لَمْ یُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِیْ بَاطِلٍ، وَمَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ، وَمَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَتَعَاطَ مَا لَیْسَ لَهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِیْرِ، وَفِیْهِ بِشْرُ بْنُ الْحُسَیْنِ، وَهُوَ کَذَّابٌ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں' ایمان کے اخلاق میں سے ہیں' جو شخص غضبناک ہو تو اُس کا غضب اُسے باطل میں داخل نہ کروادے' اور جو شخص راضی ہو' تو اُس کی رضامندی اُسے حق سے نہ نکال دے' اور ایسا شخص کہ جب وہ قدرت رکھتا ہو' تو وہ چیز نہ لے' جس کا اُسے حق نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بشر بن حسین ہے اور وہ کذاب ہے۔

198 - وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِیْمَانِ، قَالَ: "اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ."

رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی، وَفِیْهِ یُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر اور نرمی (یا سخاوت)۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن محمد بن منکدر ہے اور وہ متروک ہے۔

197- اخرجه الطبرانی فی معجمه الصغیر 61/1

198- اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 1849' اورده المؤلف فی المقصد العلی 37

بَابٌ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الدِّينِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ

باب: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اور کون سا دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟

199 - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: "أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُكَ، وَأَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ." قَالَ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْإِيمَانُ." قَالَ: وَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ." قَالَ: فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْهِجْرَةُ." قَالَ: مَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: "أَنْ تَهْجُرَ السُّوءَ." قَالَ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ." قَالَ: وَمَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: "أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيتَهُمْ." قَالَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ."

قُلْتُ: وَهُوَ يَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي فَضْلِ الْحَجِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تمہارا دل فرمانبردار ہو اور تمہاری زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ ہوں' اس شخص نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان' اُس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتوں' اُس کی کتابوں' اُس کے رسولوں' اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان رکھو! اس شخص نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہجرت' اُس نے دریافت کیا: ہجرت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ! اُس نے دریافت کیا: کہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اُس نے دریافت کیا: جہاد سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جب تمہارا کفار سے سامنا ہو' تو تم اُن کے ساتھ جنگ کرو! اُس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور آدمی کا خون بہا دیا جائے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت آگے چل کر حج کی فضیلت سے متعلق باب میں' مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اِس کی مانند روایت نقل کی ہے اور اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

200 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

199- اخرجه الامام احمد فى مسنده 114/4' اورده المؤلف فى زوائد المسند 85

200- اخرجه الامام احمد فى مسنده 451/5' اورده المؤلف فى زوائد المسند 82

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ". ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِيْ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَلَّا يَشْهَدَ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے کہ اسی دوران آپ نے کچھ لوگوں کو سنا' جو یہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور مبرور حج' پھر آپ ﷺ نے وادی میں کسی شخص کو بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور میں اِس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص اِس کلمے کے حوالے سے گواہی دے گا' وہ شرک سے لاتعلق ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام احمد کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

201 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ - رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقٌ بِهِ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ." قَالَ: أُرِيْدُ أَهْوَنَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "السَّمَاحَةُ وَالصَّبْرُ" قَالَ: أُرِيْدُ أَهْوَنَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "لَا تَتَّهِمِ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فِيْ شَيْءٍ قَضَى لَكَ بِهِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اُس کی تصدیق کرنا' اُس کی راہ میں جہاد کرنا' اور مبرور حج' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اِس سے زیادہ آسان چیز چاہتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نرمی (یا سخاوت) اور صبر' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس سے بھی زیادہ آسان چیز چاہتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں جو فیصلہ دیا ہو' تو تم اُس کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہ کرنا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

201-اخرجه الامام احمد فى مسنده 318/5' اورده المؤلف فى زوائد المسند 83

202 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيْمَانٌ بِاللهِ وَتَصْدِيْقٌ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ." قَالَ: أَكْثَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَبَذْلُ الطَّعَامِ، وَسَمَاحٌ، وَحُسْنُ خُلُقٍ." قَالَ الرَّجُلُ: أُرِيْدُ كَلِمَةً وَاحِدَةً. قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ لَا تَتَّهِمِ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - عَلٰى نَفْسِكَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ رِشْدِيْنُ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی تصدیق کرنا' اس کی راہ میں جہاد کرنا اور مبرور حج' اُس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے زیادہ باتیں بتا دی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نرم گفتگو کرنا' کھانا کھلانا' نرمی کرنا اور اچھے اخلاق' اس شخص نے کہا: میں صرف ایک بات چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا:

''تم جاؤ! اور اپنی ذات کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض نہ کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی رشدین ہے اور وہ ضعیف ہے۔

203 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: "الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَلَمْ يُصَرِّحْ بِالسَّمَاعِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا دین سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھے راستے پر قائم سہولت والا۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' جو تدلیس کرنے والا ہے' اور اُس نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے۔

204 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَفْضَلَ الْإِيْمَانِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللهَ مَعَكَ حَيْثُمَا كُنْتَ."

202-اورده المؤلف فی زوائد المسند 84

203-اخرجه الامام احمد فی مسنده 236/1' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11572' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 794' اورده المؤلف فی زوائد المسند 86' اورده المؤلف فی کشف الاستار 78

204-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8796

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ. قُلْتُ: وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ بِثِقَةٍ وَلَا جَرْحٍ.

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے زیادہ فضیلت والا ایمان یہ ہے کہ تم اِس بات کا علم (یعنی یقین) رکھو! کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عثمان بن کثیر اِسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے کسی شخص کو اِس کا تذکرہ توثیق یا جرح کے ہمراہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

205 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھے راستے پر قائم سہولت والا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اِس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن ابراہیم غفاری ہے جو ''منکر الحدیث'' ہے۔

206 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ - أَحْسَبُهُ قَدْ ذَكَرَ جَدَّهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، كَذَّابٌ وَضَّاعٌ.

❀❀ عمر بن عبدالعزیز اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے اپنے دادا کا ذکر بھی کیا تھا (وہ بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہے جو سیدھے راستے پر قائم سہولت والا ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اِس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن ابان ہے جو کذاب اور جھوٹی روایات

205 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7351

206 - اورده المؤلف في كشف الاستار 77

ایجاد کرنے والا ہے۔

207 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَشْرَفُ الْإِيمَانِ اَنْ يَّأْمَنَكَ النَّاسُ، وَاَشْرَفُ الْإِسْلَامِ اَنْ يَّسْلَمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ، وَاَشْرَفُ الْهِجْرَةِ اَنْ تَهْجُرَ السَّيِّئَاتِ، وَاَشْرَفُ الْجِهَادِ اَنْ تُقْتَلَ وَتُعْقَرَ فَرَسُكَ ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ مُنَبِّهٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ شرف والا ایمان یہ ہے: کہ لوگ تم سے محفوظ رہیں' اور سب سے زیادہ شرف والا اسلام یہ ہے: کہ لوگ تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں' اور سب سے زیادہ شرف والی ہجرت یہ ہے: کہ تم برائیوں سے لاتعلق ہو جاؤ' اور سب سے زیادہ شرف والا جہاد یہ ہے: کہ تمہیں قتل کر دیا جائے' اور تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: منبہ نامی راوی اِسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

208 - وَعَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دین (یعنی اعمال) میں سب سے بہتر وہ ہے' جو سب سے زیادہ آسان ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن یزید اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

209 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ: اَيُّ الْإِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ." قِيلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَاُهْرِيقَ دَمُهُ." قِيلَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: " طُوْلُ الْقُنُوتِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي اَحَادِيثُ مِنْ نَحْوِ هٰذَا فِي فَضْلِ الْجِهَادِ وَفَضْلِ الْحَجِّ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

''آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زبان اور

207-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 12/113

208اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير107/2

ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں' عرض کی گئی: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں آدمی کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں' اور آدمی کا خون بہا دیا جائے' عرض کی گئی کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: طویل قیام والی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نوعیت کی دیگر احادیث آگے چل کر' جہاد کی فضیلت اور حج کی فضیلت سے متعلق ابواب میں آئیں گی۔

210 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ تَبِعَكَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: " حُرٌّ وَعَبْدٌ. " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: " طِيبُ الْكَلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ. " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: " الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ. " قُلْتُ: فَأَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. " قُلْتُ: فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " خُلُقٌ حَسَنٌ. " قُلْتُ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " طُولُ الْقُنُوتِ. " قُلْتُ: فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " أَنْ تَهْجُرَ السُّوءَ. " قُلْتُ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ. "

قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ مِنْهُ: " مَنْ تَبِعَكَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ " قَالَ: " حُرٌّ وَعَبْدٌ. " وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْهُ: " أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ.

❁❁ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے دریافت کیا: اِس معاملے (یعنی دین) کے بارے میں آپ کی پیروی کرنے والا کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام' میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ گفتگو کرنا اور کھانا کھلانا' میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر اور نرمی (یا سخاوت) میں نے دریافت کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں' میں نے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق' میں نے دریافت کیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: طویل قیام والی' میں نے دریافت کیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' میں نے دریافت کیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں آدمی کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اُس (یعنی آدمی) کا خون بہا دیا جائے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ''صحیح'' میں اِس (روایت) کا یہ حصہ مذکور ہے: ''اِس معاملے (یعنی دین) کے بارے میں آپ کی پیروی کرنے والا کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام''۔

امام ابن ماجہ نے اِس روایت کا یہ حصّہ نقل کیا ہے: ''کون سا جہاد افضل ہے؟''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

211- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْإِيمَانِ. قَالَ: " اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لَهُ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ." قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ، وَاَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا اَوْ تَصْمُتَ."

قُلْتُ: رَوَى التِّرْمِذِيُّ بَعْضَهُ بِغَيْرِ سِيَاقِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اِس سے مراد ہے) کہ تم (کسی کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو اور اُس کے لیے بغض رکھو! اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی یاد والا عمل کرواؤ! اُنہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے:) کہ تم لوگوں کے لیے اسی چیز کو پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان کے لیے وہی چیز ناپسند کرو جو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اور تم بھلائی کی بات کہو! ورنہ خاموش رہو۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی نے اس روایت کا کچھ حصہ اس سیاق کے بغیر نقل کیا ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

بَابٌ فِيْ نِيَّةِ الْمُؤْمِنِ وَعَمَلِ الْمُنَافِقِ

باب: مؤمن کی نیت اور منافق کے عمل کا بیان

212 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى نِيَّتِهِ، فَاِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِيْ قَلْبِهِ نُوْرٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا حَاتِمَ بْنَ عِبَادِ بْنِ دِيْنَارٍ الْجُرَشِيُّ، لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ لَهُ تَرْجَمَةً.

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''مؤمن کی نیت' اُس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور منافق کا عمل اُس کی نیت سے بہتر ہوتا ہے' ہر شخص اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے' لیکن جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے' تو اُس کے دل میں نور پھیل جاتا ہے''۔

211- اخرجه الامام احمد فی مسنده 247/5، اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 191/20

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے صرف حاتم بن عباد بن دینار جرشی کا معاملہ مختلف ہے میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ خَيْرُ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ''تمہارے دین میں سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو'' اور اس کی مانند (دیگر فرامین کا تذکرہ)

213- عَنْ اَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آسانی فراہم کرو تنگی میں مبتلا نہ کرو تسکین فراہم کرو متنفر نہ کرو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

214- وَعَنِ الْاَعْرَابِيِّ الَّذِيْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "خَيْرُ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ ایک دیہاتی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے دین میں سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

215- وَعَنْ عُرْوَةَ الْفُقَيْمِيِّ قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَخَرَجَ رَجُلٌ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مِنْ وُضُوْءٍ اَوْ غُسْلٍ، فَصَلّٰى، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ دِيْنَ اللهِ فِيْ يُسْرٍ" - ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا - وَقَالَ يَزِيْدُ مَرَّةً: جَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا تَقُوْلُ فِيْ كَذَا؟ مَا تَقُوْلُ فِيْ كَذَا؟ مَا تَقُوْلُ فِيْ كَذَا؟ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ عَاصِمُ بْنُ هِلَالٍ، وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ وَاَبُوْ دَاوُدَ،

213-اورده المؤلف فی کشف الاستار75

214-اورده المؤلف فی زوائد المسند87

215-اخرجه الامام احمد فی مسنده69/5'اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده6828'اورده المؤلف فی زوائد المسند88'اورده المؤلف فی المقصد العلی53

وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ، وَغَاضِرَةُ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ عَاصِمٍ هٰذَا - هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْمِزِّيُّ.

حضرت عروہ فقیمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اللہ کے رسول کا انتظار کر رہے تھے (یعنی ہم نے اُنہیں پہلے نہیں دیکھا تھا) ایک صاحب تشریف لائے' جن کے سر سے وضو یا شاید غسل کی وجہ سے' پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' اُنہوں نے نماز پڑھانی شروع کی' جب وہ نماز سے فارغ ہوئے' تو لوگوں نے اُن سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس صورت میں ہم پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کا دین آسانی میں ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' (یہاں یزید نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کئے ہیں:) لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں صورت کے بارے میں' آپ ﷺ کیا کہتے ہیں؟ فلاں صورت کے بارے میں آپ ﷺ کیا کہتے ہیں؟ فلاں صورت کے بارے میں آپ ﷺ کیا کہتے ہیں؟

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن ہلال ہے' جسے ابوحاتم اور امام ابوداؤد نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے' غاضرہ نامی راوی سے عاصم نامی اِس راوی کے علاوہ' اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' امام مزی نے اسی طرح اُس کا ذکر کیا ہے۔

216 - وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ، فَأَوْغِلُوْا فِيْهِ بِرِفْقٍ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، إِلَّا أَنَّ خَلَفَ بْنَ مِهْرَانَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسًا. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ دین مضبوط ہے' تو تم لوگ اِس میں نرمی کے ساتھ رہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ یہ ہے کہ خلف بن مہران نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

217 - وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ، فَأَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ، فَإِنَّ الْمُنْبَتَّ لَا أَرْضًا قَطَعَ، وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَبُوْ عَقِيْلٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ دین مضبوط ہے' تو تم لوگ اِس میں نرمی کے ساتھ رہو! کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر کرتا ہے' نہ تو زمین پار کرتا ہے' اور نہ ہی (جانور پر) گوشت کو باقی رہنے دیتا ہے"۔

---

216 - اورده المؤلف في زوائد المسند 90

217 - اورده المؤلف في كشف الاستار 74

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن متوکل ابوعقیل ہے اور وہ کذاب ہے۔

218 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَةٍ، فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا، فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ أَيْدِينَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي يُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتُرَاهُ يُرَائِي؟" فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَتَرَكَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، ثُمَّ جَمَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُصَوِّبُهُمَا وَيَرْفَعُهُمَا، وَيَقُولُ: "عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلا' تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مجھ سے آگے جا رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم ایک ساتھ چلنے لگے' ہمیں اپنے سامنے ایک شخص نظر آیا' جو نماز ادا کر رہا تھا اور بکثرت رکوع و سجود کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس شخص کے بارے میں' تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ دکھاوا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر' اپنے دونوں ہاتھ ملائے' اُنہیں نیچے کیا' پھر اُنہیں بلند کیا اور پھر ارشاد فرمایا:

''تم پر میانہ روی کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے' تم پر میانہ روی کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے' تم پر میانہ روی کا طریقہ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ جو شخص اس دین کے بارے میں سختی سے کام لے گا' یہ دین اس پر غالب آ جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

219 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِسْلَامُ ذَلُولٌ، لَا يَرْكَبُ إِلَّا ذَلُولًا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو خَلَفٍ الْأَعْمَى، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام آسان ہے اور اس پر صرف آسان شخص ہی سوار ہو سکتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوخلف نابینا ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

220 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِتَشْدِيدِهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ، وَسَتَجِدُونَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارَاتِ."

218-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 350/5' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 91

219-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 145/5' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 89

220-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 3078

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، وَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی ذات کے حوالے سے شدت اختیار نہ کرو! کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنی ذات کے حوالے سے شدت اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے اور اُن لوگوں کے بقایا جات کو تم گرجا گھروں اور مندروں میں پاؤ گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے جو لیث بن سعد کا کاتب ہے ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

221- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ، فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ غَلَا كَثِيرٌ مِنْهُمْ، حَتَّى كَانَتِ الْمَرْأَةُ الْقَصِيرَةُ تَتَّخِذُ خُفَّيْنِ مِنْ خَشَبٍ فَتَحْشُوهُمَا، ثُمَّ تُولِجُ فِيهِمَا رِجْلَيْهَا، ثُمَّ تَقُومُ إِلَى جَنْبِ الْمَرْأَةِ الطَّوِيلَةِ فَتَمْشِي مَعَهَا، فَإِذَا هِيَ قَدْ تَسَاوَتْ بِهَا، وَكَانَتْ أَطْوَلَ مِنْهَا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ. قَالَ ابْنُ مَعِينٍ: كَذَّابٌ خَبِيثٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ غلو سے بچو! کیونکہ بنی اسرائیل میں سے بہت سے لوگوں نے غلو اختیار کیا یہاں تک کہ ایک چھوٹے قد کی عورت نے لکڑی کے جوتے بنوائے اور ان میں پاؤں داخل کیے پھر وہ ایک طویل القامت عورت کے ساتھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ چلنے لگی تو وہ اُس کے برابر کے قد کی یا اُس سے طویل محسوس ہوتی تھی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذب اور خبیث ہے۔

222- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللهَ - تَعَالَى - لَيْسَ إِلَى عَذَابِكُمْ بِسَرِيعٍ، وَسَيَأْتِي قَوْمٌ لَا حُجَّةَ لَهُمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ، وَلَكِنَّهُ صَرَّحَ بِالتَّحْدِيثِ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میانہ روی اختیار کرو! اور یہ خوش خبری حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عذاب کی طرف جلدی کرنے والا نہیں ہے اور عنقریب ایسی قوم آئے گی جن کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی''۔

221- اورده المؤلف فی کشف الاستار 76

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے' لیکن اُس نے (اِس روایت میں) تحدیث کی صراحت کی ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْاِيْمَانِ فِي الْقَلْبِ قَبْلَ الْقُرْآنِ

باب: قرآن سے پہلے' ایمان کا' دل میں داخل ہونا

223 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي اَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَلَا اَجِدُ قَلْبِي يَعْقِلُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ قَلْبَكَ حُشِيَ الْاِيْمَانَ، وَاِنَّ الْاِيْمَانَ يُعْطَى الْعَبْدَ قَبْلَ الْقُرْآنِ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قرآن پڑھتا ہوں' لیکن میں اپنے دل کو ایسا نہیں پاتا ہوں' کہ وہ اُس کو یاد رکھ پائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے دل میں ایمان بھرا ہوا ہے اور بندے کو ایمان' قرآن سے پہلے دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے۔

بَابٌ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَغَيْرِهِ

باب: مؤمن اور غیر مؤمن کے دل (کی حالت اور کیفیت) کا بیان

224 - عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ: قَلْبٌ اَجْرَدُ فِيْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ، وَقَلْبٌ اَغْلَفُ مَرْبُوْطٌ عَلَيْهِ غِلَافُهُ، وَقَلْبٌ مَنْكُوْسٌ، وَقَلْبٌ مُصَفَّحٌ; فَاَمَّا الْقَلْبُ الْاَجْرَدُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِيْهِ سِرَاجُهُ فِيْهِ نُوْرُهُ، وَاَمَّا الْقَلْبُ الْاَغْلَفُ فَقَلْبُ الْكَافِرِ، وَاَمَّا الْقَلْبُ الْمَنْكُوْسُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ عَرَفَ ثُمَّ اَنْكَرَ، وَاَمَّا الْقَلْبُ الْمُصَفَّحُ فَقَلْبٌ فِيْهِ اِيْمَانٌ وَنِفَاقٌ فَمَثَلُ الْاِيْمَانِ فِيْهِ كَمَثَلِ الْبَقْلَةِ يَمُدُّهَا الْمَاءُ الطَّيِّبُ، وَمَثَلُ النِّفَاقِ فِيْهِ كَمَثَلِ الْقَرْحَةِ يَمُدُّهَا الْقَيْحُ وَالدَّمُ، فَاَيُّ الْمَدَّتَيْنِ غَلَبَتْ عَلَى الْاُخْرَى غَلَبَتْ عَلَيْهِ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَفِي اِسْنَادِهِ لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ.

223-اخرجه الامام احمد فی مسنده172/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند93

224-اخرجه الامام احمد فی مسنده17/3' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر110/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند99

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دل چار قسم کے ہوتے ہیں' ایک وہ دل جو مجرد ہو' اُس میں چراغ روشن ہوتا ہے' ایک وہ دل جو پردے میں ہوتا ہے' اُس پر اس کا غلاف چڑھا ہوتا ہے' ایک دل اوندھا ہوتا ہے' اور ایک دل کشادہ ہوتا ہے' جہاں تک مجرد دل کا تعلق ہے' تو وہ مؤمن کا دل ہے جس میں اس کا چراغ موجود ہوتا ہے اور اس میں اس کی روشنی ہوتی ہے' جہاں تک غلاف والے دل کا تعلق ہے' تو وہ کافر کا دل ہوتا ہے' جہاں تک اوندھے دل کا تعلق ہے' تو وہ منافق کا دل ہوتا ہے' جو (حق کو) پہچان لیتا ہے اور پھر انکار کر دیتا ہے' جہاں تک کشادہ دل کا تعلق ہے' تو وہ ایسا دل ہے' جس میں ایمان بھی ہوتا ہے اور نفاق بھی ہوتا ہے' اس میں موجود ایمان کی مثال سبزی کی مانند ہے' جسے صاف پانی بڑھا دیتا ہے' اور اُس میں موجود نفاق کی مثال' اُس زخم کی مانند ہے' جس میں پیپ اور خون زیادہ ہوتا ہے' تو دونوں میں سے جس کی زیادتی' دوسرے پر غالب آ جائے' وہ حالت دوسری حالت پر غالب آ جاتی ہے''

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے۔

225 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا أَبَا أُمَامَةَ، إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لِي قَلْبُهُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوامامہ! وہ شخص بھی اہل ایمان میں شمار ہوگا' جس کا دل میرے لیے نرم ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ زِيَادَةِ إِيمَانِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

باب: اہل ایمان میں سے' بعض کے ایمان کا' دوسروں سے زیادہ ہونا

226 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ لَهُ طَمَعٌ تَرَكَهُ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ."۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ دَرَّاجٌ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

225-اورده المؤلف فی کشف الاستار67/5' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر7499' اورده المؤلف فی زوائد المسند97

226-اخرجه الامام احمد فی مسنده3/8' اورده المؤلف فی زوائد المسند 74

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"دنیا میں مؤمنین تین قسم کے ہوتے ہیں (پہلی قسم) وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر کسی شک کا شکار نہیں ہوتے ہیں وہ اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم) وہ لوگ کہ (دوسرے) لوگ اپنے اموال اور جانوں کے حوالے سے اُن سے محفوظ ہوں اور پھر (تیسری قسم) وہ لوگ کہ جب اُن کے سامنے لالچ کی کوئی چیز آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اُسے ترک کردیتے ہیں"۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اِس کی سند میں ایک راوی "دراج" ہے جس کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

227 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نَعْلَمُ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مِائَةٍ مِثْلِهِ إِلَّا الرَّجُلَ الْمُؤْمِنَ."
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، إِلَّا أَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ فِي الْحَدِيثِ: "لَا نَعْلَمُ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ." وَمَدَارُهُ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہمیں ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جو اپنے ہی جیسی "ایک سو" چیزوں سے زیادہ بہتر ہو البتہ مؤمن شخص کا معاملہ مختلف ہے"۔
یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے البتہ امام طبرانی نے روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:
"ہمیں ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جو اپنے جیسی "ایک ہزار" چیزوں سے زیادہ بہتر ہو"
اس کی سند کا مدار اسامہ بن زید بن اسلم نامی راوی پر ہے اور وہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي إِيمَانِ الْمَلَائِكَةِ

باب: فرشتوں کے ایمان کا بیان

228 - عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوحُ بِهِ: أَنَّ أَحَدًا عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْجُفْرِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

227-اخرجه الامام احمد فى مسنده109/2 اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط3500 اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير147/1 اورده المؤلف فى زوائد المسند98

228-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط6538

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو درست نہیں سمجھتے تھے کہ (کہ یہ کہا یا سمجھا جائے) کوئی شخص حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ایمان پر ہے (یعنی اُن جیسا ایمان رکھتا ہے)

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حسن بن ابوجعفر جفری ہے اور وہ متروک ہے اس سے استدلال نہیں کیا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْإِسْرَاءِ

باب: واقعہ معراج کا بیان

229- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ فَظِعْتُ بِأَمْرِي، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ، فَقَعَدْتُ مُعْتَزِلًا حَزِينًا." فَمَرَّ بِهِ عَدُوُّ اللهِ أَبُو جَهْلٍ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ: هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ" قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: "إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ." قَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: "إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ." قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ" فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَهُ الْحَدِيثَ إِنْ دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ دَعَوْتُ قَوْمَكَ أَتُحَدِّثُهُمْ مَا حَدَّثْتَنِي؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: هَيَّا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ. قَالَ: فَانْتَقَضَتْ إِلَيْهِ الْمَجَالِسُ، وَجَاءُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا. قَالَ: حَدِّثْ قَوْمَكَ بِمَا حَدَّثْتَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ." قَالُوا: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: "إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ" قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ." قَالَ: فَمِنْ بَيْنِ مُصَفِّقٍ، وَمِنْ بَيْنِ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ زَعَمَ. قَالُوا: وَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ؟ - وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إِلَى ذٰلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ" قَالَ: "فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عُقَيْلٍ - أَوْ عِقَالٍ - فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ. قَالَ: وَكَانَ مَعَ هٰذَا نَعْتٌ لَمْ أَحْفَظْهُ" قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ لَقَدْ أَصَابَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مجھے رات کے وقت سیر کروائی گئی اور اگلے دن میں مکہ میں موجود تھا' تو میں اپنے معاملے کے بارے میں پریشانی

229 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 309/1' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 12782' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2447' اورده المؤلف فی زوائد المسند 104' اورده المؤلف فی کشف الاستار 56

کا شکار ہوا' اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے' میں الگ تھلگ ہو کر پریشان بیٹھ گیا' اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل' نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا' تو وہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا' اس نے مذاق اڑانے کے انداز میں' نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا کچھ ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کروائی گئی' اُس نے دریافت کیا: کہاں تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس تک' اُس نے دریافت کیا: اور پھر (اب) آپ ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ آپ کی بات کو جھٹلا رہا ہے' اُسے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر وہ نبی اکرم ﷺ کی قوم کو آپ ﷺ کے پاس بلا کر لایا' تو کہیں نبی اکرم ﷺ اس بات کا انکار نہ کر دیں' اس نے دریافت کیا: اِس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں آپ کی قوم کو بلا کر لاؤں' تو جو چیز آپ نے مجھے بیان کی ہے' وہ آپ اُن کے سامنے بھی بیان کر دیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُس نے کہا: اے بنو کعب بن لوی! اِدھر آؤ! تو مختلف محافل میں بیٹھے ہوئے لوگ اُس کی طرف آئے' وہ لوگ آئے اور اُن دونوں کے پاس بیٹھ گئے' تو ابوجہل نے کہا: آپ نے جو بات مجھے بیان کی ہے' وہ اپنی قوم کو بھی بیان کر دیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کروائی گئی' اُن لوگوں نے دریافت کیا: کہاں تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس تک' اُنہوں نے کہا: پھر آپ صبح کے وقت (یعنی اب) ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو اُن میں سے کسی نے تالی بجائی' کسی نے حیرانگی کا اظہار کیا اور اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا' اُن کا یہ گمان تھا کہ یہ غلط بیانی ہے' اُنہوں نے کہا: کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ اس مسجد کا نقشہ ہمارے سامنے بیان کریں؟ اُن لوگوں میں سے کچھ افراد نے اس شہر تک کا سفر کیا ہوا تھا اور وہ مسجد بھی دیکھی ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اُس کا نقشہ بیان کرنا شروع کیا' تو اس کو بیان کرنے کے دوران مجھے التباس ہوا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ مسجد لائی گئی اور میں یہ دیکھ رہا تھا' یہاں تک کہ اس مسجد کو دارِ عقیل کے پچھلی طرف رکھ دیا گیا- راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: دارعقال -تو میں نے اُس مسجد کو دیکھ کر اُس کا نقشہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت میں اس (مسجد) کے نقشے کے الفاظ بھی تھے' لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے کہا: جہاں تک نقشے کی بات ہے' تو اللہ کی قسم! وہ انہوں نے صحیح بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

230 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِيْ اَتَيْتُ عَلَى رَائِحَةٍ طَيِّبَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، مَا هٰذِهِ الرَّائِحَةُ الطَّيِّبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ رَائِحَةُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِهَا. قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهَا؟ قَالَ: بَيْنَا هِيَ تُمَشِّطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ ذَاتَ يَوْمٍ

230-اخرجه الامام احمد فى مسنده 39/1' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 12279 12280' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 2517' اورده المؤلف فى زوائد المسند 112' اورده المؤلف فى كشف الاستار 54

إِذْ سَقَطَ الْمِدْرَى مِنْ يَدِهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللهِ، فَقَالَتْ لَهَا ابْنَةُ فِرْعَوْنَ: أَبِي؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ رَبِّيْ وَرَبُّ أَبِيكِ اللهُ. قَالَتْ: أُخْبِرُهُ بِذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْبَرَتْهُ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ، وَإِنَّ لَكِ رَبًّا غَيْرِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ. وَأَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِنْ نُحَاسٍ فَأُحْمِيَتْ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُلْقٰى هِيَ وَأَوْلَادُهَا فِيهَا. قَالَتْ لَهُ: إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً. قَالَ: وَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: أُحِبُّ أَنْ تَجْمَعَ عِظَامِيْ وَعِظَامَ أَوْلَادِيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَتَدْفِنَنَا جَمِيعًا. قَالَ: ذٰلِكَ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ. قَالَ: فَأَمَرَ بِأَوْلَادِهَا فَأُلْقُوا بَيْنَ أَيْدِيهَا وَاحِدًا وَاحِدًا إِلٰى أَنِ انْتَهٰى ذٰلِكَ إِلٰى صَبِيٍّ لَهَا مُرْضَعٍ، كَأَنَّهَا تَقَاعَسَتْ مِنْ أَجْلِهِ. قَالَ: يَا أُمَّهْ، اقْتَحِمِيْ، فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، فَاقْتَحَمَتْ." قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَكَلَّمَ أَرْبَعَةٌ صِغَارٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَابْنُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَلٰكِنَّهُ اخْتَلَطَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے سیر کروائی گئی' تو میں ایک پاکیزہ خوشبو کے پاس آیا' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ پاکیزہ خوشبو کس کی ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ فرعون کی بیٹی اور اس کی اولاد کو کنگھی کرنے والی عورت کی خوشبو ہے' میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ یہ عورت فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی' اس دوران اُس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی' تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' فرعون کی بیٹی نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم میرے باپ کو مراد لے رہی ہو؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! میری مراد' میرا اور تمہارے باپ کا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میں اپنے باپ کو یہ بات بتادوں؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! فرعون کی بیٹی نے فرعون کو یہ بات بتائی' تو فرعون نے اُس عورت کو بلوالیا اور بولا: اے فلانہ! کیا تمہارا میرے علاوہ کوئی اور پروردگار ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! میرا اور تمہارا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' فرعون نے حکم دیا' تو کچھ سیسہ پگھلایا گیا' پھر فرعون کے حکم کے تحت اُس عورت اور اس کی اولاد کو اس میں ڈال دیا گیا' اُس سے پہلے اس عورت نے فرعون سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے' فرعون نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: میں یہ کہتی ہوں کہ تم میری ہڈیوں اور میری اولاد کی ہڈیوں کو ایک ہی کپڑے میں جمع کر دینا اور پھر ہمیں ایک ساتھ دفن کر دینا' فرعون نے کہا: یہ ہمارے ذمہ ہے' پھر فرعون نے حکم دیا: کہ اُس کی اولاد کو ایک ایک کر کے اُس عورت کے سامنے اُس میں ڈال دیا جائے' ایسا ہی کیا گیا یہاں تک کہ اُس عورت کے دودھ پیتے بچے کی باری آ گئی' اس بچے کی وجہ سے وہ عورت پریشان ہوئی' تو اس (دودھ پیتے بچے) نے کہا: اے امی جان! حوصلہ رکھیں' کیونکہ دنیا کا عذاب' آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے' تو وہ عورت کود گئی۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کم سنی میں چار بچوں نے کلام کیا ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

نے' جریج کے واقعہ والے بچے نے' حضرت یوسف علیہ السلام کے گواہ نے' اور فرعون کی بیٹی کو کنگھی کرنے والی عورت کے بچے نے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' جبکہ امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' وہ ثقہ ہے لیکن اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

231 - وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: "فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ. ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِي مُحَمَّدٌ. قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَافْتَحْ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ تَبَسَّمَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى. قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قَالَ: قُلْتُ لِجِبْرِيلَ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى. قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَفَتَحَ لَهُ."

رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ مِنْ زِيَادَاتِهِ عَلَى أَبِيهِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''میرے گھر کی چھت کو کھول دیا گیا' میں اُس وقت مکہ میں موجود تھا' حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے' انہوں نے میرے سینے کو کھولا اور پھر اسے آبِ زمزم کے ذریعے دھویا' پھر وہ ایک طشت لے کر آئے' جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا' انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر اُسے بند کر دیا' پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے' جب آسمانِ دنیا آیا' تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: (دوسری طرف سے) پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل' (دوسری طرف سے) پوچھا گیا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں' (دوسری طرف سے) پوچھا گیا: کیا اُنہیں بلوایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو دروازہ کھول دیا گیا۔

231-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ5/143 144'اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ3614'اوردہ المؤلف فی زوائد المسند105

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب ہم آسمان دنیا پر آئے‘ تو وہاں ایک صاحب موجود تھے‘ اُن کے دائیں طرف بھی بہت سے لوگ تھے اور بائیں طرف بھی بہت سے لوگ تھے‘ جب وہ دائیں طرف دیکھتے تھے‘ تو مسکرا دیتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے‘ تو رونے لگ جاتے تھے‘ انہوں نے (نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے) فرمایا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جبرائیل سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اِن کے دائیں طرف اور بائیں طرف موجود افراد اِن کی اولاد کی جانیں ہیں‘ دائیں طرف والے لوگ جنتی ہیں اور بائیں طرف موجود افراد جہنمی ہیں‘ جب یہ دائیں طرف دیکھتے ہیں‘ تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں‘ تو رونے لگ جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل مجھے ساتھ لے کر اوپر گئے‘ یہاں تک کہ وہ دوسرے آسمان کے پاس پہنچ گئے‘ تو انہوں نے اس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس کی دربان نے بھی وہی مکالمہ کیا‘ جو آسمانِ دنیا کے دربان نے کیا تھا‘ پھر اُس نے بھی دروازہ کھول دیا‘‘۔

یہ روایت عبداللہ نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل کی ’’مسند‘‘) پر اپنی ’’زیادات‘‘ میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

232- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَنَظَرْتُ فَوْقَ - قَالَ عَفَّانُ: فَوْقِيْ - فَاِذَا اَنَا بِرَعْدٍ وَبُرُوْقٍ وَصَوَاعِقَ. قَالَ: فَاَتَيْتُ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ، فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ. قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا، فَلَمَّا نَزَلْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَظَرْتُ اَسْفَلَ مِنِّيْ، فَاِذَا اَنَا بِرِيْحٍ وَاَصْوَاتٍ وَدُخَانٍ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ شَيَاطِيْنُ يَحُوْفُوْنَ عَلٰى اَعْيُنِ بَنِيْ اٰدَمَ لَا يَتَفَكَّرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَرَاَوُا الْعَجَائِبَ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْهُ قِصَّةَ اَكَلَةِ الرِّبَا، وَفِيْهِ اَبُو الصَّلْتِ لَا يُعْرَفُ، وَلَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

’’جس رات مجھے معراج کروائی گئی‘ اس میں جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچ گئے اور میں نے اوپر کی طرف دیکھا (یہاں ایک راوی نے یہ لفظ نقل کیا ہے) اپنے اوپر کی طرف دیکھا‘ تو وہاں کڑک دار چمکتی ہوئی بجلی تھی‘ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس آیا‘ جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے اور ان میں سانپ موجود تھے جو اُن کے پیٹ کے باہر سے بھی نظر آرہے تھے‘ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ سود کھانے والے ہیں‘ جب میں نیچے کی طرف آتے ہوئے آسمانِ دنیا پر آیا اور میں نے اپنے نیچے دیکھا‘ تو میرے سامنے ہوا تھی‘ آوازیں تھیں اور دُھواں تھا‘ میں نے

232- اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 2/353، 363 اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 3122

دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ شیاطین ہیں' جو اولاد آدم کی آنکھوں کو دھوکہ دیتے ہیں' (اُن لوگوں کو) جو لوگ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں غور و فکر نہیں کرتے ہیں' اور اگر ایسا نہ ہوتو وہ عجیب و غریب چیزیں دیکھیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس میں سے سود کھانے والوں کا قصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوصلت ہے' جو معروف نہیں ہے اور علی بن زید کے علاوہ اور کسی نے اُس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِیْ وَضَعْتُ قَدَمَيَّ حَيْثُ تُوضَعُ اَقْدَامُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَعُرِضَ عَلَيَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُرِضَ عَلَيَّ مُوْسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَيَحْيَى وَابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں نے دیکھا کہ میں نے بیت المقدس میں اپنے پاؤں وہیں رکھے' جہاں انبیاء کرام علیہم السلام کے قدم رکھے جاتے تھے' میرے سامنے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آئے' تو لوگوں میں اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت عروہ بن مسعود رکھتا ہے' میرے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے' تو اُن کا حلیہ ایسا تھا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے فرد محسوس ہوتے تھے' میرے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے' تو لوگوں میں اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت' تمہارے آقا (یعنی نبی اکرم) رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ابوسلمہ ہے' امام احمد' یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

234 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ لَيْلَتِهٖ، فَحَدَّثَهُمْ بِمَسِيْرِهٖ وَبِعَلَامَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَبِعِيْرِهِمْ، فَقَالَ نَاسٌ - قَالَ حَسَنٌ: نَحْنُ نُصَدِّقُ مُحَمَّدًا بِمَا يَقُوْلُ، فَارْتَدُّوْا كُفَّارًا، فَضَرَبَ اللّٰهُ اَعْنَاقَهُمْ مَعَ اَبِیْ جَهْلٍ، وَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: يُخَوِّفُنَا مُحَمَّدٌ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ، هَاتُوْا تَمْرًا وَزُبْدًا فَتَزَقَّمُوْا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ اِلَّا اَنَّ هِلَالَ بْنَ خَبَّابٍ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ: اِنَّهٗ تَغَيَّرَ قَبْلَ مَوْتِهٖ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ: لَمْ يَتَغَيَّرْ وَلَمْ يَخْتَلِطْ، ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ، وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَزَادَ: قَالَ: وَرَاَى الدَّجَّالَ فِیْ صُوْرَتِهٖ

233-اخرجه الامام احمد فى مسنده 258/2، اورده المؤلف فى زوائد المسند 107

234-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 2720، اورده المؤلف فى زوائد المسند 111

رُؤْيَا عَيْنٍ، لَيْسَ رُؤْيَا مَنَامٍ، وَعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَإِبْرَاهِيمَ. قَالَ: فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ: "رَأَيْتُهُ فَيْلَمَانِيًّا، أَقْمَرَ، هِجَانًا، إِحْدَى عَيْنَيْهِ قَائِمَةٌ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، كَأَنَّ شَعْرَهُ أَغْصَانُ شَجَرَةٍ، وَرَأَيْتُ عِيسَى شَابًّا أَبْيَضَ، جَعْدَ الرَّأْسِ، حَدِيدَ الْبَصَرِ، مُبَطَّنَ الْخَلْقِ، وَرَأَيْتُ مُوسَى أَسْحَمَ، آدَمَ، كَثِيرَ الشَّعْرِ، شَدِيدَ الْخَلْقِ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ، فَلَا أَنْظُرُ إِلَى إِرْبٍ مِنْ آرَابِهِ إِلَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ صَاحِبُكُمْ. قَالَ: وَقَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَلِّمْ عَلَى أَبِيكَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت بیت المقدس تک لے جایا گیا اور پھر اُسی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس بھی تشریف لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے تشریف لے جانے کے بارے میں اور اُنہیں بیت المقدس کی نشانیوں اور اُن لوگوں کے اونٹوں کے بارے میں بتایا' تو کچھ لوگوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہہ رہے ہیں' ہم اُس کے حوالے سے اُن کی تصدیق کرتے ہیں' لیکن پھر اُس کے بعد وہ لوگ مرتد ہو کر کافر ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی گردنیں ابوجہل کے ساتھ ملا دیں ابوجہل نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس زقوم کے درخت سے ڈراتے ہیں' تم لوگ کھجور اور پنیر لاؤ اور ان کو چیر دو!''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث روایت کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں' صرف ہلال بن خباب کا معاملہ مختلف ہے' یحییٰ القطان کہتے ہیں: مرنے سے پہلے یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ نہ تو متغیر ہوا تھا اور نہ ہی اختلاط کا شکار ہوا تھا' یہ ثقہ اور مامون ہے۔

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی اصل شکل وصورت دیکھی اور یہ دیکھنا' آنکھ کے ذریعے تھا خواب میں دیکھنا نہیں تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سوال کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اُسے دیکھا کہ وہ بھاری بھرکم صاف رنگ کا مالک تھا' اُس کی ایک آنکھ موجود تھی جو چمکدار ستارے کی مانند تھی اور اس کے بال درخت کی ٹہنیوں کی مانند تھے' میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گوری رنگت کے نوجوان تھے' اُن کے بال ہلکے سے گھنگریالے تھے' نگاہ تیز تھی' جسم مضبوط تھا اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگت کے مالک تھے' بال بہت زیادہ تھے اور جسم مضبوط تھا' میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا' میں نے اُن کے جسم کے جس حصے پر بھی نظر ڈالی' تو یوں لگا جیسے وہ تمہارے آقا (یعنی خود نبی اکرم) ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: آپ اپنے جدامجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو سلام کریں' تو میں نے اُنہیں سلام کیا''۔

بَابٌ مِّنْهُ فِي الْاِسْرَاءِ

باب: معراج کے بارے میں مزید روایات

235 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بِفَرَسٍ، يَجْعَلُ كُلَّ خَطْوٍ مِّنْهُ اَقْصَى بَصَرِهٖ، فَسَارَ وَسَارَ مَعَهٗ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى عَلٰى قَوْمٍ يَزْرَعُوْنَ فِيْ يَوْمٍ، وَيَحْصُدُوْنَ فِيْ يَوْمٍ، كُلَّمَا حَصَدُوا عَادَ كَمَا كَانَ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، تُضَاعَفُ لَهُمُ الْحَسَنَةُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَمَا اَنْفَقُوا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى قَوْمٍ تُرْضَخُ رُءُوْسُهُمْ بِالصَّخْرِ، كُلَّمَا رُضِخَتْ عَادَتْ كَمَا كَانَتْ، وَلَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَثَاقَلَتْ رُءُوْسُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى قَوْمٍ عَلٰى اَدْبَارِهِمْ رِقَاعٌ، وَعَلٰى اَقْبَالِهِمْ رِقَاعٌ، يَسْرَحُوْنَ كَمَا تَسْرَحُ الْاَنْعَامُ اِلَى الضَّرِيْعِ وَالزَّقُّوْمِ وَرَضْفِ جَهَنَّمَ. قَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يُؤَدُّوْنَ صَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللهُ، وَمَا اللهُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ لَحْمٌ فِيْ قِدْرٍ نَضِيْجٌ، وَلَحْمٌ آخَرُ نِيْءٌ خَبِيْثٌ، فَجَعَلُوْا يَاْكُلُوْنَ الْخَبِيْثَ وَيَدَعُوْنَ النَّضِيْجَ الطَّيِّبَ. قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الرَّجُلُ مِنْ اُمَّتِكَ يَقُوْمُ مِنْ عِنْدِ امْرَاَتِهٖ حَلَالًا، فَيَاْتِي الْمَرْاَةَ الْخَبِيْثَةَ، فَيَبِيْتُ مَعَهَا

حَتّٰى يُصْبِحَ، وَالْمَرْاَةُ تَقُوْمُ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا حَلَالًا طَيِّبًا، فَتَاْتِي الرَّجُلَ الْخَبِيْثَ فَتَبِيْتُ عِنْدَهٗ حَتّٰى تُصْبِحَ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ جَمَعَ حُزْمَةً عَظِيْمَةً لَا يَسْتَطِيْعُ حَمْلَهَا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِكَ عَلَيْهِ اَمَانَةُ النَّاسِ، لَا يَسْتَطِيْعُ اَدَاءَ هَا وَهُوَ يَزِيْدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَتَى عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ وَاَلْسِنَتُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ حَدِيْدٍ، كُلَّمَا قُرِضَتْ عَادَتْ كَمَا كَانَتْ، لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ الْفِتْنَةِ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى جُحْرٍ صَغِيْرٍ يَخْرُجُ مِنْهُ ثَوْرٌ عَظِيْمٌ، فَيُرِيْدُ الثَّوْرُ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ فَلَا يَسْتَطِيْعُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّجُلُ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيْمَةِ فَيَنْدَمُ عَلَيْهَا، فَيُرِيْدُ اَنْ يَّرُدَّهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ، ثُمَّ اَتَى عَلٰى وَادٍ فَوَجَدَ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَوَجَدَ رِيْحَ مِسْكٍ مَعَ صَوْتٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: صَوْتُ الْجَنَّةِ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْتِنِيْ بِاَهْلِيْ وَبِمَا وَعَدْتَنِيْ، فَقَدْ كَثُرَ غَرْسِيْ، وَحَرِيْرِيْ، وَسُنْدُسِيْ، وَاِسْتَبْرَقِيْ، وَعَبْقَرِيِّيْ، وَمَرْجَانِيْ، وَقَصَبِيْ، وَذَهَبِيْ، وَاَكْوَابِيْ، وَصِحَافِيْ، وَاَبَارِيْقِيْ، وَفَوَاكِهِيْ، وَعَسَلِيْ، وَثِيَابِيْ، وَلَبَنِيْ، وَخَمْرِيْ، ائْتِنِيْ بِمَا وَعَدْتَنِيْ. قَالَ: لَكِ كُلُّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ وَّمُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ. وَمَنْ آمَنَ بِيْ وَبِرُسُلِيْ، وَعَمِلَ صَالِحًا، وَلَمْ

235-اورده المؤلف فی کشف الاستار 55

يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُوْنِيْ أَنْدَادًا - فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ سَأَلَنِيْ أَعْطَيْتُهُ، وَمَنْ أَقْرَضَنِيْ جَزَيْتُهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيَّ كَفَيْتُهُ، إِنِّيْ أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لَا أُخْلِفُ لِمِيعَادِيْ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. فَقَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ، ثُمَّ أَتَى عَلَى وَادٍ فَسَمِعَ صَوْتًا مُنْكَرًا، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ قَالَ: هٰذَا صَوْتُ جَهَنَّمَ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْتِنِيْ بِأَهْلِيْ وَبِمَا وَعَدْتَنِيْ، فَقَدْ كَثُرَ سَلَاسِلِيْ، وَأَغْلَالِيْ، وَسَعِيْرِيْ، وَحَمِيْمِيْ، وَغَسَّاقِيْ، وَغِسْلِيْنِيْ، وَقَدْ بَعُدَ قَعْرِيْ، وَاشْتَدَّ حَرِّيْ، ائْتِنِيْ بِمَا وَعَدْتَنِيْ. قَالَ: لَكِ كُلُّ مُشْرِكٍ وَمُشْرِكَةٍ وَخَبِيْثٍ وَخَبِيْثَةٍ، وَكُلُّ جَبَّارٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ. قَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ. ثُمَّ سَارَ حَتّٰى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَنَزَلَ فَرَبَطَ فَرَسَهُ إِلٰى صَخْرَةٍ، فَصَلّٰى مَعَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ قَالُوْا: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. قَالُوْا: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللهُ مِنْ أَخٍ وَخَلِيْفَةٍ، فَنِعْمَ الْأَخُ، وَنِعْمَ الْخَلِيْفَةُ. ثُمَّ لَقُوا أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَثْنَوْا عَلٰى رَبِّهِمْ - تَعَالٰى - فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا، وَأَعْطَانِيْ مُلْكًا عَظِيْمًا، وَجَعَلَنِيْ أُمَّةً قَانِتًا، وَاصْطَفَانِيْ بِرِسَالَاتِهِ، وَأَنْقَذَنِيْ مِّنَ النَّارِ، وَجَعَلَهَا عَلَيَّ بَرْدًا وَسَلَامًا، ثُمَّ إِنَّ مُوْسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَلَّمَنِيْ تَكْلِيْمًا، وَاصْطَفَانِيْ وَأَنْزَلَ عَلَيَّ التَّوْرَاةَ، وَجَعَلَ هَلَاكَ فِرْعَوْنَ عَلٰى يَدَيَّ، وَنَجَاةَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى يَدَيَّ، ثُمَّ إِنَّ دَاوٗدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِيْ مُلْكًا، وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الزَّبُوْرَ، وَأَلَانَ لِيَ الْحَدِيْدَ، وَسَخَّرَ لِيَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ مَعِيْ وَالطَّيْرَ، وَآتَانِيَ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ، ثُمَّ إِنَّ سُلَيْمَانَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لِيَ الرِّيَاحَ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَسَخَّرَ لِيَ الشَّيَاطِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مَا شِئْتُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِيْ وَقُدُوْرٍ رَاسِيَاتٍ، وَعَلَّمَنِيْ مَنْطِقَ الطَّيْرِ، وَأَسَالَ لِيْ عَيْنَ الْقِطْرِ، وَأَعْطَانِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ، ثُمَّ إِنَّ عِيْسٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَّمَنِي التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ، وَجَعَلَنِيْ أُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَأُحْيِي الْمَوْتٰى بِإِذْنِهِ، وَرَفَعَنِيْ وَطَهَّرَنِيْ مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا، وَأَعَاذَنِيْ وَأُمِّيْ مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ عَلَيْنَا سَبِيْلًا. وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: كُلُّكُمْ أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهِ، وَأَنَا مُثْنٍ عَلٰى رَبِّيْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ، وَكَافَّةً لِلنَّاسِ، بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا، وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَجَعَلَ أُمَّتِيْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، وَجَعَلَ أُمَّتِيْ وَسَطًا، وَجَعَلَ أُمَّتِيْ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْآخِرُوْنَ، وَشَرَحَ لِيْ صَدْرِيْ، وَوَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ، وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ، وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَخَاتِمًا، فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ أُتِيَ بِآنِيَةٍ ثَلَاثَةٍ مُغَطَّاةٍ، فَدُفِعَ إِلَيْهِ إِنَاءٌ فِيْهِ مَاءٌ، فَقِيْلَ لَهُ: اشْرَبْ، ثُمَّ دُفِعَ إِلَيْهِ إِنَاءٌ آخَرُ

فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِىَ، ثُمَّ دُفِعَ اِلَيْهِ اِنَاءٌ آخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ، فَقَالَ: قَدْ رَوِيتُ، لَا اَذُوقُهُ، فَقِيْلَ لَهٗ: اَصَبْتَ، اَمَا اِنَّهَا سَتُحَرَّمُ عَلٰى اُمَّتِكَ، وَلَوْ شَرِبْتَهَا لَمْ يَتَّبِعْكَ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا قَلِيلٌ. ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ، فَنِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَدَخَلَ فَاِذَا بِشَيْخٍ جَالِسٍ تَامِّ الْخَلْقِ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ خَلْقِهٖ شَيْءٌ كَمَا يَنْقُصُ مِنْ خَلْقِ الْبَشَرِ، عَنْ يَّمِينِهٖ بَابٌ يَخْرُجُ مِنْهُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ، وَعَنْ شِمَالِهٖ بَابٌ تَخْرُجُ مِنْهُ رِيحٌ خَبِيثَةٌ، اِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَابِ الَّذِىْ عَنْ يَّمِينِهٖ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَابِ الَّذِىْ عَنْ يَّسَارِهٖ بَكٰى وَحَزِنَ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ وَمَا هٰذَانِ الْبَابَانِ؟ قَالَ: هٰذَا اَبُوكَ آدَمُ، وَهٰذَا الْبَابُ الَّذِىْ عَنْ يَّمِينِهٖ بَابُ الْجَنَّةِ، اِذَا رَاٰى مَنْ يَّدْخُلُهٗ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ ضَحِكَ وَاسْتَبْشَرَ، وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَابِ الَّذِىْ عَنْ شِمَالِهٖ بَابِ جَهَنَّمَ مَنْ يَّدْخُلُهٗ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ بَكٰى وَحَزِنَ. ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ. قَالُوْا: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ، فَنِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ بِشَابَّيْنِ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هٰذَانِ الشَّابَّانِ؟ قَالَ: هٰذَا عِيسٰى وَيَحْيٰى ابْنَا الْخَالَةِ، ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ، فَنِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ جَالِسٍ قَدْ فَضَلَ عَلَى النَّاسِ فِى الْحُسْنِ كَمَا فَضَلَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: اَخُوكَ يُوسُفُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ صَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ وَّنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الْجَالِسُ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ اِدْرِيسُ، رَفَعَهُ اللّٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا. ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ فَنِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَدَخَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ جَالِسٍ يَقُصُّ عَلَيْهِمْ. قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هٰذَا؟ وَمَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ؟ قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَلَّفُ فِىْ قَوْمِهٖ، وَهٰؤُلَاءِ قَوْمُهٗ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيلَ، ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوْا: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوْا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ وَّخَلِيفَةٍ، فَنِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ.

فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ جَالِسٍ فَجَاوَزَهُ، فَبَكَى الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُبْكِيهِ؟ قَالَ: تَزْعُمُ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنِّي أَفْضَلُ الْخَلْقِ، وَهٰذَا قَدْ خَلَفَنِي، فَلَوْ أَنَّهُ وَحْدَهُ، وَلٰكِنَّ مَعَهُ كُلَّ أُمَّتِهِ. ثُمَّ صَعِدَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، فَقَالُوا: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالُوا: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوا: حَيَّاهُ اللّٰهُ مِنْ أَخٍ وَمِنْ خَلِيفَةٍ، فَنِعْمَ الْأَخُ وَنِعْمَ الْخَلِيفَةُ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ

جَاءَ ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ أَشْمَطَ، جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيٍّ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ جُلُوسٌ فِي أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ - قَالَ عِيسَى (يَعْنِي: أَبَا جَعْفَرٍ الرَّازِيَّ: وَسَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ: سُودُ الْوُجُوهِ) - فَقَامَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ فِي أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ، فَدَخَلُوا نَهَرًا يُقَالُ لَهُ: "نِعْمَةُ اللّٰهِ"، فَاغْتَسَلُوا فِيهِ، فَخَرَجُوا وَقَدْ خَلَصَ مِنْ أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ، فَدَخَلُوا نَهَرًا آخَرَ يُقَالُ لَهُ: "رَحْمَةُ اللّٰهِ"، فَاغْتَسَلُوا فِيهِ، فَخَرَجُوا وَقَدْ خَلَصَ مِنْ أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ، فَدَخَلُوا نَهَرًا آخَرَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ - تَعَالَى:(وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا)(الإنسان: 21)، فَخَرَجُوا وَقَدْ خَلَصَتْ أَلْوَانُهُمْ مِثْلَ أَلْوَانِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَلَسُوا إِلَى أَصْحَابِهِمْ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا الْأَشْمَطُ الْجَالِسُ؟ وَمَنْ هٰؤُلَاءِ الْبِيضُ الْوُجُوهِ؟ وَمَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ فِي أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ، فَدَخَلُوا هٰذِهِ الْأَنْهَارَ فَاغْتَسَلُوا فِيهَا، ثُمَّ خَرَجُوا وَقَدْ خَلَصَتْ أَلْوَانُهُمْ؟ قَالَ: هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ شَمِطَ عَلَى الْأَرْضِ، وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الْبِيضُ الْوُجُوهِ قَوْمٌ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ فِي أَلْوَانِهِمْ شَيْءٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَابُوا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ مَضَى إِلَى السِّدْرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذِهِ السِّدْرَةُ الْمُنْتَهَى، يَنْتَهِي كُلُّ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِكَ خَلَا عَلَى سَبِيلِكَ، وَهِيَ السِّدْرَةُ الْمُنْتَهَى، يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ، وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ، وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى، وَهِيَ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا سَبْعِينَ عَامًا، وَإِنَّ وَرَقَةً مِنْهَا مُظِلَّةُ الْخَلْقِ، فَغَشِيَهَا نُورٌ وَغَشِيَتْهَا الْمَلَائِكَةُ - قَالَ عِيسَى: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ(إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى)(النجم: 16)- فَقَالَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - لَهُ: سَلْ، فَقَالَ: إِنَّكَ اتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَأَعْطَيْتَهُ مُلْكًا عَظِيمًا، وَكَلَّمْتَ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَأَعْطَيْتَ دَاوُدَ مُلْكًا عَظِيمًا، وَأَلَنْتَ لَهُ الْحَدِيدَ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ، وَأَعْطَيْتَ سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيمًا، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالشَّيَاطِينَ وَالرِّيَاحَ، وَأَعْطَيْتَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَعَلَّمْتَ عِيسَى التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ، وَجَعَلْتَهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَأَعَذْتَهُ وَأُمَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِمَا سَبِيلٌ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى: " قَدِ اتَّخَذْتُكَ خَلِيلًا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدٌ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ، وَأَرْسَلْتُكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ هُمُ الْأَوَّلُونَ وَهُمُ الْآخِرُونَ، وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ لَا تَجُوزُ لَهُمْ خُطْبَةٌ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّكَ عَبْدِي وَرَسُولِي، وَجَعَلْتُكَ أَوَّلَ

النَّبِيِّينَ خَلْقًا وَآخِرَهُمْ بَعْثًا، وَأَعْطَيْتُكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَلَمْ أُعْطِهَا نَبِيًّا قَبْلَكَ، وَأَعْطَيْتُكَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ أُعْطِهَا نَبِيًّا قَبْلَكَ، وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا." وَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضَّلَنِي رَبِّي - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - بِسِتٍّ: قَذَفَ فِي قُلُوبِ عَدُوِّيَ الرُّعْبَ مِنْ مَّسِيرَةِ شَهْرٍ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُعْطِيتُ فَوَاتِحَ الْكَلَامِ وَجَوَامِعَهُ، وَعُرِضَ عَلَيَّ أُمَّتِي ; فَلَمْ يَخْفَ عَلَيَّ التَّابِعُ وَالْمَتْبُوعُ مِنْهُمْ، وَرَأَيْتُهُمْ أَتَوْا عَلَى قَوْمٍ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ، وَرَأَيْتُهُمْ أَتَوْا عَلَى قَوْمٍ عِرَاضِ الْوُجُوهِ، صِغَارِ الْأَعْيُنِ، فَعَرَفْتُهُمْ مَا هُمْ. وَأُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: بِكَمْ أُمِرْتَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: بِخَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ اللهَ التَّخْفِيفَ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ لَهُ: بِكَمْ أُمِرْتَ؟ قَالَ: بِأَرْبَعِينَ صَلَاةً. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ التَّخْفِيفَ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لَهُ: بِكَمْ أُمِرْتَ؟ قَالَ: بِثَلَاثِينَ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَلَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلَ رَبَّهُ التَّخْفِيفَ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ لَهُ: بِكَمْ أُمِرْتَ؟ قَالَ: بِعِشْرِينَ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ عَنْ أُمَّتِكَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ رَبَّهُ التَّخْفِيفَ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لَهُ: بِكَمْ أُمِرْتَ؟ قَالَ: بِعَشْرٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ عَنْ أُمَّتِكَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ رَبَّهُ التَّخْفِيفَ، فَوَضَعَ عَنْهُ خَمْسًا، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ لَهُ: بِكَمْ أُمِرْتَ؟ قَالَ: بِخَمْسٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ ; فَإِنَّ أُمَّتَكَ أَضْعَفُ الْأُمَمِ، وَقَدْ لَقِيتُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ شِدَّةً. قَالَ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ، وَمَا أَنَا بِرَاجِعٍ إِلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: كَمَا صَبَرْتَ نَفْسَكَ عَلَى الْخَمْسِ ; فَإِنَّهُ يُجْزِئُ عَنْكَ بِخَمْسِينَ، يُجْزِئُ عَنْكَ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا." قَالَ عِيسَى: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّهُمْ عَلَيَّ أَوَّلًا، وَخَيْرَهُمْ آخِرًا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ أَنَسٍ قَالَ: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ غَيْرِهِ. فَتَابِعِيُّهُ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا' جس کا ہر ایک قدم اتنی دور پڑتا

تھا جہاں تک نگاہ جاتی تھی' نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو ایک ہی دن میں پیداوار کو بوتے تھے اور ایک ہی دن میں پیداوار کاٹ لیتے تھے' جب وہ اُسے کاٹ لیتے تھے' تو وہ پہلے کی طرح ہو جاتی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی ایک نیکی کا بدلہ اُنہیں سات سو گنا دیا گیا' اور انہوں نے جو کچھ خرچ کیا تھا' اس کی جگہ مزید عطا کیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سروں کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' جب بھی اُن کے سر کو کچل دیا جاتا' تو وہ پھر پہلے کی طرح ہو جاتا اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر نماز کی ادائیگی سے بوجھل ہوتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کی پشت پر پرانا کپڑا تھا اور آگے کی طرف پرانا کپڑا تھا' اور وہ زقوم کے درخت اور جہنم کے انگاروں کی طرف یوں چل کر جاتے تھے' جس طرح جانور چارے کی طرف چل کر جاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظلم نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سامنے ہنڈیا میں پکا ہوا پاکیزہ گوشت موجود تھا اور اس کے ساتھ کچا گوشت بھی موجود تھا' تو وہ لوگ کچا گوشت کھا رہے تھے اور پاکیزہ پکا ہوا گوشت چھوڑ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: آپ کی اُمت کا ایک فرد جس کی بیوی موجود تھی' جس کے ساتھ قربت اُس کے لئے حلال تھی' لیکن پھر بھی وہ خبیث عورت کے پاس چلا جاتا اور اس کے ساتھ رات گزارتا تھا' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی' اسی طرح ایک عورت جس کا شوہر موجود تھا' جس کے ساتھ قربت (اس کے لیے) حلال اور پاکیزہ تھی وہ اسے چھوڑ کر چلی جاتی تھی اور خبیث شخص کے پاس چلی جاتی تھی' اور اس کے پاس گزارتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی' پھر نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے' جس نے بڑا سا گٹھا اکٹھا کیا ہوا تھا' لیکن وہ اُس کو اُٹھانے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا اور وہ اُس گٹھے میں اضافہ بھی کرنا چاہتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ اُنہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کا وہ فرد ہے' جس کے ذمہ لوگوں کی امانت تھی' یہ اُنہیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' لیکن مزید امانتیں لینا چاہتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے' جب اُنہیں کاٹ لیا جاتا' تو وہ پہلے کی طرح ہو جاتے اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ فتنہ پیدا کرنے والے خطیب ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ ایک چھوٹے سے بل کے پاس تشریف لائے' جس میں سے ایک بڑا سا بیل نکلا' پھر وہ بیل اُس بل میں داخل ہونا چاہتا تھا' جہاں سے وہ نکلا تھا' لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ شخص ہے' جو ایک بڑی (یعنی گناہ کی یا مصیبت) بات کہتا تھا' اور پھر اُس پر ندامت کا شکار ہوتا تھا' وہ اُس کو واپس لینا چاہتا تھا' لیکن واپس نہیں لے

سکتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ ایک وادی کے پاس تشریف لائے وہاں آپ ﷺ کو پاکیزہ خوشبو محسوس ہوئی' وہاں آپ ﷺ کو مشک کی خوشبو کے ہمراہ آواز محسوس ہوئی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل نے بتایا: یہ جنت کی آواز ہے' جو یہ کہہ رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے پاس میرے اہل افراد کو لے آ! اور وہ چیز لے آ! جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' کیونکہ میرے درخت' میرا ریشم' میرا سندس' میرا استبرق' میرا عبقری' میرا مرجان' میرا قصب' میرا سونا میرے کوزے' میرے پیالے' میرے ابریق' میرے پھل' میرا شہد' میرے کپڑے' میرا دودھ' میرا مشروب زیادہ ہو گئے ہیں' تو میرے پاس وہ چیز لے آ! جس کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: تمہیں ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت' مؤمن مرد اور مؤمن عورت ملتے ہیں' وہ لوگ جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے' اور اُنہوں نے نیک عمل کیے' انہوں نے کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیا' اور میرے علاوہ' کسی کو معبود نہیں بنایا' تو ایسا شخص امن والا ہوگا' جو شخص مجھ سے مانگے گا' میں اُسے عطا کروں گا' جو مجھے قرض دے گا' میں اُسے جزا دوں گا' جو شخص مجھ پر توکل کرے گا' میں اُس کی کفایت کروں گا' بیشک میں اللہ ہوں' میرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جاتی' تحقیق ایمان والے کامیاب ہو گئے' اور اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے عمدہ خالق ہے' تو جنت نے کہا: میں راضی ہو گئی ہوں۔

پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' جہاں سے آپ کو ناگوار آواز سنائی دی' آپ نے فرمایا: اے جبرائیل یہ کس چیز کی آواز ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جہنم کی آواز ہے' جو یہ کہہ رہی ہے: اے میرے پروردگار! تو میرے پاس میرے اہل افراد اور اُن کو لے آ! جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' کیونکہ میری زنجیریں' میری بیڑیاں' میرا بھڑکنا' میرا گرم پانی' میرا کھولتا ہوا پانی' میرا غسلین زیادہ ہو گئے ہیں' میرا گڑھا گہرا ہو گیا ہے' میری تپش شدید ہو گئی ہے' تو میرے پاس وہ چیز آ! جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' تو پروردگار نے فرمایا: ہر مشرک مرد اور مشرک عورت' خبیث مرد اور خبیث عورت تمہیں ملیں گے' اور ہر ایسا سرکش بھی ملے گا' جو یوم حساب پر ایمان نہ رکھتا ہو' تو جہنم نے کہا: میں راضی ہو گئی ہوں۔

پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ بیت المقدس تشریف لائے' وہاں آپ ﷺ سواری سے اُترے' آپ ﷺ نے اپنے گھوڑے کو ایک پتھر کے ساتھ باندھ دیا اور فرشتوں کے ہمراہ نماز ادا کی' جب نماز مکمل ہو گئی' تو اُن حضرات نے دریافت کیا: اے جبرائیل! آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت محمد ﷺ ہیں' جو اللہ کے رسول ہیں' اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' انہوں نے دریافت کیا: کیا اُنہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ انہیں بھائی اور خلیفہ کی طرف سے تحیت بھیجے' اچھے بھائی اور اچھے خلیفہ ہیں''۔

پھر آپ ﷺ کی ملاقات' انبیاء کی ارواح سے ہوئی' تو انبیاء کرام نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے خلیل بنایا' اور اُس نے مجھے عظیم بادشاہی عطا کی' اُس نے مجھے فرمانبردار اُمت (یعنی بندہ) بنایا' اور مجھے رسالت کے لیے منتخب کیا' اور اُس نے مجھے آگ سے بچا لیا' اور اُس نے آگ کو

میرے لئے ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے ساتھ کلام کیا' اُس نے مجھے منتخب کیا' اُس نے مجھ پر تورات نازل کی' اُس نے میرے ذریعے فرعون کو ہلاکت کا شکار کیا' اور میرے ذریعے بنی اسرائیل کو نجات عطا کی' پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے بادشاہی نصیب کی' اُس نے مجھ پر زبور نازل کی' اُس نے میرے لیے لوہے کو نرم کر دیا' اور میرے لیے پہاڑوں کو مسخر کر دیا' وہ میرے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے اور پرندے بھی (میرے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے) اُس نے مجھے حکمت اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا کی' پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے لیے ہواؤں' جنات اور انسانوں کو مسخر کیا اس نے میرے لیے شیاطین کو مسخر کیا' وہ میرے لئے وہ کام کرتے تھے' جو میں چاہتا تھا' جس کا تعلق بلند و بالا قلعوں' مجسموں' بڑے برتنوں جو تالاب کی طرح کے ہوتے تھے اور جمی ہوئی دیگوں کو بنانے کے حوالے سے تھا۔ اُس نے مجھے پرندوں کی بولی کا علم عطا کیا' اور اُس نے میرے لیے سیسہ کا چشمہ بہا دیا' اس نے مجھے ایسی بادشاہی عطا کی' جو میرے بعد کسی اور کو نصیب نہیں ہوگی' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی اور یہ کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے تورات اور انجیل کا علم عطا کیا' اُس نے مجھے ایسا بنایا کہ میں پیدائشی اندھوں اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتا تھا' اور میں اُس کے اِذن کے تحت مُردوں کو زندہ کر دیتا تھا' اُس نے مجھے بلندی عطا کی' اور کفر کرنے والوں سے مجھے پاک کر دیا' اُس نے مجھے اور میری والدہ کو مردود شیطان سے محفوظ رکھا' کہ شیطان کا ہم پر کوئی بس نہیں چلتا تھا' پھر حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی اور یہ کہا: آپ سب نے' اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی ہے' میں بھی اپنے پروردگار کی تعریف بیان کرتا ہوں' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے' اور تمام بنی نوع انسان کے لئے' خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے' اُس نے مجھ پر ''فرقان'' (یعنی قرآن مجید) نازل کیا' جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے' اُس نے میری اُمت کو سب سے بہتر اُمت بنایا ہے' جسے لوگوں کے لیے لایا گیا' اُس نے میری امت کو درمیانی بنایا ہے' اُس نے میری امت کو ایسا بنایا ہے کہ وہ پہلے والے بھی ہیں اور آخر والے بھی ہیں' اُس نے میرے سینے کو کشادہ کیا' میرے بوجھ کو ختم کر دیا' میرے لیے میرے ذکر کو بلند کیا' مجھے کھولنے والا اور ختم کرنے والا بنایا' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اِس حوالے سے حضرت محمد ﷺ آپ سب حضرات (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میرے پاس تین برتن لائے گئے' جو ڈھانپے ہوئے تھے' اُن میں سے ایک برتن نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا گیا' اُس میں پانی موجود تھا' آپ سے کہا گیا: آپ اِسے پی لیں! پھر ایک اور برتن آپ کی طرف بڑھایا گیا' اُس میں دودھ موجود تھا' آپ نے اُسے پی لیا یہاں تک کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے' پھر ایک اور برتن آپ ﷺ کی طرف بڑھایا گیا' اُس میں شراب موجود تھی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سیر ہو چکا ہوں' میں اِسے نہیں چکھوں گا' تو آپ سے کہا گیا: آپ نے ٹھیک کیا ہے' یہ (شراب) عنقریب آپ کی اُمت پر حرام کر دی جائے گی' اگر آپ اِس کو پی لیتے' تو آپ کی

امت میں سے تھوڑے سے افراد نے ہی آپ کی پیروی کرنی تھی۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر وہ مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف بڑھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا' تو پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل! پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ) اُن (فرشتوں) نے پوچھا: کیا اُنہیں بلوایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! اُن (فرشتوں) نے کہا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھائی اور خلیفہ کی طرف سے تحیت ہو' وہ اچھے خلیفہ ہیں اور اچھے مہمان ہیں' جو تشریف لائے ہیں' نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے' تو وہاں ایک بزرگ تشریف فرما تھے' جن کی تخلیق مکمل تھی ان میں ایسی کوئی کمی نہیں تھی' جس طرح کی کوئی کمی' کسی بشر کی تخلیق میں ہوتی ہے' اُن کے دائیں طرف ایک دروازہ موجود تھا' جس میں سے پاکیزہ خوشبو آرہی تھی' اور اُن کے بائیں طرف بھی ایک دروازہ موجود تھا' جس میں سے بدبو آرہی تھی' جب وہ دائیں طرف والے دروازے کو دیکھتے تھے' تو ہنسنے لگتے تھے اور جب وہ بائیں طرف موجود دروازے کو دیکھتے تھے' تو رونے لگ جاتے تھے اور غمگین ہو جاتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ بزرگ کون ہیں؟ اور یہ دو دروازے کیا ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں' اور وہ دروازہ' جو اِن کے دائیں طرف موجود ہے' یہ جنت کا دروازہ ہے' جب یہ دیکھتے ہیں کہ اِن کی اولاد میں سے کوئی اس میں داخل ہو رہا ہے' تو یہ ہنس پڑتے ہیں اور خوش خبری حاصل کرتے ہیں' اور جب یہ اپنے بائیں طرف موجود جہنم کے دروازے کو دیکھتے ہیں کہ ان کی اولاد میں سے کوئی اس میں داخل ہو رہا ہے' تو رو پڑتے ہیں اور غمگین ہو جاتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف چل گئے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: دربان نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل! دربان نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ) جو اللہ کے رسول ہیں (دربان فرشتوں) نے دریافت کیا: کیا اُنہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان فرشتوں نے کہا: یہ اچھے بھائی اور اچھے خلیفہ ہیں' اور اچھے مہمان ہیں جو تشریف لائے ہیں' وہاں دو نوجوان افراد موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ دو نوجوان افراد کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں' جو دونوں خالہ زاد بھائی ہیں' پھر وہ تیسرے آسمان کی طرف گئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: تو دربان فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ) دربان فرشتوں نے پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو فرشتوں نے کہا: بھائی اور خلیفہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ ان پر تحیت بھیجے' یہ اچھے بھائی اور اچھے خلیفہ ہیں اور تشریف لانے والے اچھے فرد ہیں' آپ اندر (یعنی آسمان پر) تشریف لائے' تو وہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے' جنہیں خوبصورتی کے حوالے سے' دیگر تمام لوگوں پر وہی فضیلت حاصل تھی' جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

پھر وہ چوتھے آسمان کی طرف چڑھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا: تو دربان فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: حضرت محمد (ﷺ) ہیں' فرشتوں نے دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو فرشتوں نے کہا: بھائی اور خلیفہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ ان پر تحیت بھیجے۔ یہ تشریف لانے والے عمدہ فرد ہیں' نبی اکرم ﷺ وہاں داخل ہوئے' تو وہاں ایک صاحب موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ بیٹھے ہوئے صاحب کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت ادریس علیہ السلام ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں بلند جگہ کی طرف اُٹھالیا تھا' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر پانچویں آسمان کی طرف بڑھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا' تو دربان فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: حضرت محمد (ﷺ) ہیں' فرشتوں نے دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر بھائی اور خلیفہ کی طرف سے تحیت بھیجے' یہ اچھے بھائی اچھے خلیفہ ہیں اور اچھے آنے والے فرد ہیں' نبی اکرم ﷺ وہاں داخل ہوئے' تو وہاں ایک صاحب موجود تھے' جو بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کے سامنے کچھ بیان کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ اور جو لوگ اِن کے اردگرد موجود ہیں' یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں' جنہیں ان کی قوم میں نائب مقرر کیا گیا تھا' اور اِن کے اردگرد موجود افراد اِن کی قوم کے لوگ' یعنی بنی اسرائیل ہیں۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر' چھٹے آسمان کی طرف بلند ہوئے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: حضرت محمد (ﷺ) ہیں' فرشتوں نے دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! اِن فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ بھائی اور خلیفہ کی طرف سے ان پر تحیت بھیجے' یہ اچھے بھائی اور اچھے خلیفہ ہیں اور آنے والے اچھے فرد ہیں' وہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزر کر آگے گئے' تو وہ صاحب رونے لگے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل یہ سمجھتے ہیں کہ میں مخلوق میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں' لیکن یہ (یعنی نبی اکرم) مجھے پیچھے چھوڑ رہے ہیں' کاش کہ یہ تنہا ہوتے' لیکن اِن کے ساتھ' تو اِن کی پوری امت ہے' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیں ساتھ لے کر ساتویں آسمان کی طرف گئے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا' تو دربان فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ) ہیں' انہوں نے دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! تو فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ بھائی اور خلیفہ کی طرف سے اِن پر تحیت بھیجے یہ عمدہ بھائی اور عمدہ خلیفہ ہیں' اور آنے والے عمدہ فرد ہیں' وہاں ایک صاحب موجود تھے' جن کے بالوں میں سفیدی تھی وہ جنت کے دروازے کے پاس' ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے' اِن کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے

تھے جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی (یہاں عیسیٰ یعنی ابوجعفر رازی نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اُن کے چہرے سیاہ تھے) پھر وہ لوگ اٹھے جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی اور وہ لوگ ایک نہر میں داخل ہوئے جس کا نام ''نعمۃ اللہ'' تھا' انہوں نے اس نہر میں غسل کیا' جب وہ اُس میں سے باہر آئے' تو ان کی رنگت کچھ بہتر ہو چکی تھی' پھر وہ لوگ ایک اور نہر میں داخل ہوئے' جس کا نام ''رحمۃ اللہ'' تھا' انہوں نے اس میں غسل کیا' جب وہ اس میں سے باہر آئے' تو ان کی رنگت کچھ بہتر ہو چکی تھی' پھر وہ لوگ ایک اور نہر میں داخل ہوئے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ''اور اُن کا پروردگار اُنہیں پاکیزہ مشروب پلائے گا'' جب وہ لوگ اس میں سے باہر آئے' تو ان کے ساتھیوں کی رنگت کی طرح' اُن لوگوں کی رنگت بھی (صاف شفاف) ہو چکی تھی' وہ لوگ اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ بیٹھے ہوئے صاحب کون ہیں؟ اور یہ سفید رنگت والے افراد کون ہیں؟ اور یہ لوگ کون ہیں؟ ان کی رنگت میں کچھ خرابی تھی' جو لوگ ان نہروں میں داخل ہوئے اور انہوں نے ان (نہروں) میں غسل کیا' پھر جب وہ لوگ باہر آئے' تو ان کی رنگت ٹھیک ہو چکی تھی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں' روئے زمین پر یہ وہ پہلے فرد ہیں' جن کے بالوں میں سفیدی آئی تھی' اور یہ لوگ جن کے چہرے سفید تھے' یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ' کسی ظلم کو نہیں ملایا' اور وہ لوگ جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی' یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے نیک اعمال اور برائیوں کو ملا دیا تھا' پھر انہوں نے توبہ کی' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی' پھر نبی اکرم ﷺ سدرہ (یعنی سدرۃ المنتہیٰ) کے پاس تشریف لے گئے' آپ کو بتایا گیا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے' آپ کی امت کا ہر فرد جو آپ کے راستے پر چلے گا' یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے' جس کی جڑ میں سے نہریں نکلتی ہیں' وہ ایک ایسا درخت ہے' جس کے سائے میں سوار شخص' ستر سال تک چلتا رہے' اور اس کا ایک پتہ بہت سے لوگوں کو سایہ فراہم کر دے' اُس (درخت کو) نور نے ڈھانپا ہوا تھا' اور فرشتوں نے اُسے ڈھانپا ہوا تھا' (یہاں عیسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ''جب سدرہ کو اُس چیز نے ڈھانپ لیا' جس نے اُس کو ڈھانپا''۔

اُس وقت' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: تم مانگو! تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: بے شک تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور انہیں عظیم بادشاہی عطا کی' اور تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' اور تو نے حضرت داؤد علیہ السلام کو عظیم بادشاہی عطا کی' اور تو نے اُن کے لیے لوہے کو نرم کر دیا اور اُن کے لیے' ایک تو نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا' تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم بادشاہی عطا کی' تو نے اُن کے لیے جنات' انسانوں' شیاطین اور ہواؤں کو مسخر کر دیا' تو نے انہیں ایسی بادشاہی عطا کی' جو اُن کے بعد کسی کو نصیب نہیں ہو گی' تو نے حضرت عیسیٰ کو تورات اور انجیل کی تعلیم دی' اور اُنہیں ایسا بنایا کہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیا کرتے تھے' تو نے اُنہیں اور ان کی والدہ کو' مردود شیطان سے محفوظ رکھا' کہ شیطان کو اُن دونوں پر کوئی قابو نہیں تھا' تو پروردگار نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا:

''میں نے تمہیں بھی خلیل بنا لیا ہے اور یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے' حضرت محمد ﷺ رحمان کے حبیب ہیں' میں

نے تمہیں تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا' اور تمہاری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلے والے ہیں اور وہی بعد والے ہیں' اور میں نے تمہاری امت کو ایسا بنایا ہے کہ اُن کے لئے خطبہ دینا اس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ تم میرے خاص بندے اور میرے رسول ہو' میں نے تخلیق کے اعتبار سے تمہیں تمام انبیاء میں اوّل بنایا اور بعثت کے حوالے سے آخری بنایا ہے' میں نے تمہیں ''سبع مثانی'' عطا کی ہیں' جو میں نے تم سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی ہیں' میں نے تمہیں عرش کے نیچے موجود خزانے سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی ہیں' جو میں نے تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی ہیں' میں نے تمہیں کھولنے والا اور ختم کرنے والا بنایا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

میرے پروردگار نے مجھے چھ حوالے سے فضیلت عطا کی ہے' اُس نے ایک ماہ تک کے فاصلے سے' میرا رعب میرے دشمن کے دل میں ڈال دیا ہے' میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا' میرے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' مجھے ابتدائی اور جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں' میری امت کو میرے سامنے پیش کیا گیا' تو اُن میں سے کوئی بھی مجھ سے مخفی نہ رہا' نہ پیروی کرنے والا' اور نہ ہی وہ شخص جس کی پیروی کی جاتی ہے' میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ لوگ (یعنی میری امت کے افراد) ایسے لوگوں کے پاس پہنچ جائیں گے' جو بالوں سے بنا ہوا جوتا پہنتے ہوں گے' اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ لوگ ایسی قوم تک پہنچیں گے' جن کے چہرے بڑے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی' تو میں نے پہچان لیا کہ اُنہیں کیا صورتحال پیش آئے گی؟ مجھے پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی نمازوں کا حکم ملا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: پچاس نمازوں کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں' اور اس سے تخفیف مانگیں! کیونکہ آپ کی امت سب سے زیادہ کمزور امت ہے اور مجھے بنی اسرائیل کی طرف سے شدت کا سامنا ہو چکا ہے' تو حضرت محمد ﷺ واپس تشریف لے گئے' اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کا سوال کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس نمازیں معاف کر دیں' پھر واپسی پر نبی اکرم ﷺ' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی (نمازوں) کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چالیس نمازوں کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں' اور اُس سے اپنی امت کے لئے تخفیف مانگیں' کیونکہ آپ کی اُمت سب سے زیادہ کمزور امت ہے' اور میں بنی اسرائیل کی طرف سے شدت کا سامنا کر چکا ہوں' نبی اکرم ﷺ واپس گئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کا سوال کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس نمازیں مزید معاف کر دیں' جب نبی اکرم ﷺ واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی نمازوں کا حکم دیا گیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: تیس کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف مانگیں' کیونکہ آپ کی امت سب سے زیادہ کمزور

امت ہے اور میں بنی اسرائیل کی طرف سے شدت کا سامنا کر چکا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے' آپ نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں مزید معاف کر دیں' جب نبی اکرم ﷺ واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی (نمازوں) کا حکم دیا گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیس کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لیے تخفیف مانگیں' کیونکہ آپ کی امت سب سے زیادہ کمزور ہے' اور میں بنی اسرائیل کی طرف سے شدت کا سامنا کر چکا ہوں' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے' آپ نے اپنے پروردگار سے تخفیف مانگی' تو پروردگار نے دس نمازیں مزید معاف کر دیں' جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی (نمازوں) کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: دس کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اُس سے اپنی امت کے لئے تخفیف مانگیں' کیونکہ آپ کی امت سب سے زیادہ کمزور امت ہے اور میں بنی اسرائیل کی طرف سے شدت کا سامنا کر چکا ہوں' حضرت محمد ﷺ واپس تشریف لے گئے' اور اپنے پروردگار سے تخفیف مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے مزید پانچ نمازیں معاف کر دیں۔

جب آپ ﷺ واپس' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: آپ کو کتنی (نمازوں) کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: پانچ کا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اسے تخفیف کے لیے کہیں! کیونکہ آپ کی امت سب سے زیادہ کمزور امت ہے' اور میں بنی اسرائیل کی طرف سے سختی کا سامنا کر چکا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اتنی مرتبہ اپنے پروردگار کے پاس جا چکا ہوں کہ اب مجھے اُس سے حیا آتی ہے' اب میں اُس کی طرف نہیں جاؤں گا' تو آپ ﷺ سے کہا گیا: اگر آپ پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں گے' تو یہ آپ کی طرف سے پچاس نمازوں کی ادائیگی شمار ہوگی' کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا۔

یہاں عیسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آغاز میں' حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے لئے' اُن سب میں سب سے زیادہ سخت تھے' لیکن (معاملے کے) انجام کے حوالے سے اُن میں سب سے بہتر ثابت ہوئے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ ربیع بن انس نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ ابوالعالیہ' یا شاید کسی اور سے منقول ہے' اس حوالے سے اس روایت کا تابعی مجہول ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ فِي الْإِسْرَاءِ

باب: واقعہ معراج کا بیان

236 - عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ أُسْرِيَ بِكَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِكَ؟ قَالَ: " صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي صَلَاةَ الْعَتَمَةِ بِمَكَّةَ مُعْتِمًا، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ بِدَابَّةٍ بَيْضَاءَ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ،

236-اورده المؤلف فى كشف الاستار 53

فَاسْتَصْعَبَتْ عَلَيَّ، فَأَدَارَهَا بِأُذُنِهَا حَتَّى حَمَلَنِي عَلَيْهَا، فَانْطَلَقَتْ تَهْوِي بِنَا، تَضَعُ حَافِرَهَا حَيْثُ أَدْرَكَ طَرْفُهَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ. قَالَ: انْزِلْ، فَنَزَلْتُ، ثُمَّ قَالَ: صَلِّ، فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَكِبْنَا. قَالَ لِي: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ: صَلَّيْتَ بِيَثْرِبَ، صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ تَهْوِي، تَضَعُ حَافِرَهَا حَيْثُ أَدْرَكَ طَرْفُهَا، حَتَّى بَلَغْنَا أَرْضًا بَيْضَاءَ. قَالَ لِي: انْزِلْ، فَنَزَلْتُ، ثُمَّ قَالَ: صَلِّ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَكِبْنَا. قَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: صَلَّيْتَ بِمَدْيَنَ صَلَّيْتَ عِنْدَ شَجَرَةِ مُوسَى. ثُمَّ انْطَلَقَتْ تَهْوِي بِنَا تَضَعُ حَافِرَهَا - أَوْ يَقَعُ حَافِرُهَا - حَيْثُ أَدْرَكَ طَرْفُهَا، ثُمَّ ارْتَفَعْنَا. قَالَ: انْزِلْ، فَنَزَلْتُ، فَقَالَ: صَلِّ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَكِبْنَا فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ! قَالَ: صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ مِنْ بَابِهَا الْيَمَانِي، فَأَتَى قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ فَرَبَطَ دَابَّتَهُ، وَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ مِنْ بَابٍ فِيهِ تَمِيلُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ، فَصَلَّيْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ - قَالَ ابْنُ زِبْرِيقٍ - ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ عَسَلٌ، أُرْسِلَ إِلَيَّ بِهِمَا جَمِيعًا، فَعَدَلْتُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ هَدَانِيَ اللّٰهُ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَشَرِبْتُ حَتَّى قَدَعْتُ بِهِ جَبِينِي، وَبَيْنَ يَدَيَّ شَيْخٌ مُتَّكِئٌ، فَقَالَ: أَخَذَ صَاحِبُكَ الْفِطْرَةَ، أَوْ قَالَ: بِالْفِطْرَةِ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَيْتُ الْوَادِيَ الَّذِي بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا جَهَنَّمُ تَنْكَشِفُ عَنْ مِثْلِ الزَّرَابِيِّ" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ وَجَدْتَهَا؟ قَالَ: " مِثْلُ - وَذَكَرَ شَيْئًا ذَهَبَ عَنِّي . ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيرٍ لِقُرَيْشٍ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قَدْ أَضَلُّوا بَعِيرًا لَهُمْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: هٰذَا صَوْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيْنَ كُنْتَ اللَّيْلَةَ، فَقَدِ الْتَمَسْتُكَ فِي مَكَانِكَ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: إِنِّي أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، فَصِفْهُ لِي. فَفُتِحَ لِي شِرَاكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، لَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ عَنْهُ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: انْظُرُوا إِلَى ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ اللَّيْلَةَ! قَالَ: " نَعَمْ، وَقَدْ مَرَرْتُ بِعِيرٍ لَكُمْ فِي مَكَانِ كَذَا، قَدْ أَضَلُّوا بَعِيرًا لَهُمْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، وَأَنَا مُسَيِّرُهُمْ لَكُمْ: يَنْزِلُونَ بِكَذَا، ثُمَّ يَأْتُونَكُمْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَقْدُمُهُمْ جَمَلٌ آدَمُ عَلَيْهِ مِسْحٌ أَسْوَدُ وَغِرَارَتَانِ سَوْدَاوَتَانِ". فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ أَشْرَفَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ، حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ أَقْبَلَتِ الْعِيرُ يَقْدُمُهُمْ ذٰلِكَ الْجَمَلُ كَالَّذِي وَصَفَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، إِلَّا أَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ فِيهِ: " قَدْ أَخَذَ صَاحِبُكَ الْفِطْرَةَ، وَإِنَّهُ لَمَهْدِيٌّ، وَقَالَ فِي وَصْفِ جَهَنَّمَ كَيْفَ وَجَدْتَهَا؟ قَالَ: مِثْلَ الْحَمَّةِ السُّخْنَةِ." وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جس رات آپ کو سیر کروائی گئی تو وہ سیر کیسے کروائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ میں عشاء کی نماز ادا کی اُس کے بعد جبرائیل میرے پاس سفید رنگ کا ایک جانور لے کر آئے جو گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا اُس (جانور) نے میرے سامنے شوخی کی تو جبرائیل نے اُس کے کان مروڑے یہاں تک کہ میں اُس پر سوار ہو گیا تو وہ ہمیں لے کر روانہ ہوا جس کا پاؤں وہاں پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی یہاں تک کہ ہم ایک سرزمین پر پہنچے جہاں کھجوروں کے بہت سے باغات تھے جبرائیل نے کہا: آپ اُتریں میں اُتر گیا پھر انہوں نے کہا: آپ نماز ادا کیجئے! میں نے نماز ادا کی پھر ہم سوار ہو گئے انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے انہوں نے بتایا: آپ نے یثرب میں نماز ادا کی ہے آپ نے ''طیبہ'' میں نماز ادا کی ہے۔

پھر وہ جانور ہمیں لے کر روانہ ہوا اُس کا ایک قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی تھی یہاں تک کہ ہم لوگ ایک سفید زمین تک پہنچ گئے تو جبریل نے مجھ سے کہا: آپ اُتریں! میں اُتر گیا پھر انہوں نے کہا آپ نماز ادا کیجئے! میں نے نماز ادا کی پھر ہم سوار ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (شاید یہاں ''اُس کا رسول'' کے الفاظ اضافی ہیں یہ اضافہ کاتب یا کمپوزر کی غلطی ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے پہلے کے جملے میں اور اس کے بعد والے جملے میں صرف یہ الفاظ ہیں: ''اللہ بہتر جانتا ہے'') جبرائیل نے بتایا: آپ نے ''مدین'' میں حضرت موسیٰ علیہ السلام والے درخت کے پاس نماز ادا کی ہے پھر وہ جانور ہمیں لے کر روانہ ہوا اُس کا ایک قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی تھی پھر ایک مقام پر پہنچ کر حضرت جبرائیل نے کہا: آپ نیچے اتریں! میں نیچے اُترا! تو اُنہوں نے کہا: آپ نماز ادا کیجئے! میں نے نماز ادا کی پھر ہم سوار ہو گئے اُنہوں نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے انہوں نے بتایا: آپ نے ''بیت اللحم'' میں نماز ادا کی ہے جہاں حضرت عیسیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر وہ مجھے لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم آٹھویں دروازے سے شہر میں داخل ہوئے وہ مسجد کے قبلہ کی سمت والے حصے کی طرف آئے اور وہاں انہوں نے جانور کو باندھ دیا ہم مسجد میں ایسے دروازے سے داخل ہوئے جس میں سورج اور چاند کی تصویر تھی جہاں اللہ کو منظور تھا وہاں میں نے مسجد میں نماز ادا کی۔

(یہاں ابن زبریق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے اُن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد تھا وہ دونوں میری طرف بھیجے گئے تھے میں اُن دونوں کو برابر سمجھ رہا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب کی تو میں نے دودھ کو حاصل کر لیا اور اُسے پی لیا یہاں تک میری پیشانی پر اس کے اثرات محسوس ہوئے۔ میرے سامنے ایک عمر رسیدہ صاحب ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: تمہارے آقا نے فطرت کو اختیار کیا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر وہ مجھے ساتھ لے کر چل پڑے یہاں تک کہ میں شہر میں موجود وادی کے پاس آیا تو وہاں جہنم یوں سامنے آئی جیسے وہ بچھونا ہوتا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اُسے کیسا پایا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کوئی بات ذکر کی تھی' لیکن وہ مجھے بھول گئی ہے (پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) میرا گزر فلاں مقام پر' قریش کے اونٹ کے پاس سے ہوا' اُن لوگوں کا ، ونٹ گم ہو چکا تھا' میں نے اُن لوگوں کو سلام کیا' تو اُن لوگوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ تو (حضرت) محمد (ﷺ) کی آواز ہے۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) پھر میں صبح ہونے سے پہلے مکہ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا' ابوبکر میرے پاس آیا' اور بولا: یارسول اللہ! گزشتہ رات آپ کہاں تھے؟ میں آپ کی تلاش میں آپ کے گھر آیا' لیکن میں نے آپ کو نہیں پایا' تو میں نے (اس کو) بتایا: گزشتہ رات میں بیت المقدس گیا ہوا تھا' اُس نے کہا: یارسول اللہ! وہ تو ایک ماہ کی مسافت کے فاصلے پر ہے' آپ اس کا نقشہ میرے سامنے بیان کریں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اُسے میرے سامنے پیش کیا گیا' گویا میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' لوگوں نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا' میں نے اُنہیں اُس کے بارے میں بتا دیا' تو ابوبکر نے کہا: میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' جبکہ مشرکین نے یہ کہا: تم ابوکبشہ کے صاحبزادے کی طرف دیکھو! اِن کا یہ کہنا ہے کہ یہ گزشتہ رات بیت المقدس گئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! فلاں مقام پر میں تمہارے اونٹ کے پاس سے بھی گزرا تھا' اُن لوگوں (یعنی تمہارے اونٹوں کے چرواہوں) نے فلاں' فلاں مقام پر' اپنے اونٹ کو گم کر دیا تھا' میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں' انہوں نے فلاں جگہ پر پڑاؤ کیا ہوگا اور پھر وہ فلاں' فلاں دن تمہارے پاس آ جائیں گے' اُن کے آگے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہوگا' جس پر سیاہ لگام نما چیز ہوگی اور سیاہ رنگ کی دو رکابیں ہوں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ مخصوص دن آیا' تو لوگوں نے جائزہ لینا شروع کیا' یہاں تک کہ نصف النہار کے قریب وہ قافلہ آ گیا اور اُس کے آگے وہی اونٹ تھا' جس طرح کے اونٹ کا نقشہ نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' البتہ امام طبرانی نے اس میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''تمہارے آقا نے فطرت کو اختیار کیا ہے' بے شک یہ ہدایت کا مرکز ہیں''

اِسی طرح جہنم کی صفت کے بارے میں' اُنہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''صحابہ نے دریافت کیا: آپ نے اُسے کیسا پایا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرم پانی کے چشمے کی مانند''

اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم بن العلاء ہے' ویسے یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

237 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ فَرَكِبْتُهُ، إِذَا أَتَى عَلَى جَبَلٍ ارْتَفَعَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا هَبَطَ ارْتَفَعَتْ يَدَاهُ، فَسَارَ بِنَا فِي

237-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير9976؛ اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده5014؛ اورده المؤلف فى كشف الاستار59؛ اورده المؤلف فى المقصد العلى1252

أَرْضٍ غُمَّةٍ مُنْتِنَةٍ، ثُمَّ أَفْضَيْنَا إِلَى أَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ." قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: " قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، كُنَّا نَسِيرُ فِي أَرْضٍ غُمَّةٍ نَتِنَةٍ، ثُمَّ إِلَى أَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ! فَقَالَ: تِلْكَ أَرْضُ النَّارِ، وَهٰذِهِ أَرْضُ الْجَنَّةِ " - وَقَالَ الْبَزَّارُ أَحْسَبُهُ: " قَالَ جِبْرِيلُ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ أَرْضُ أَهْلِ النَّارِ، وَهٰذِهِ أَرْضُ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ قَائِمٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ مَعَكَ؟ قَالَ: أَخُوكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا أَخُوكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسِرْنَا، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: هٰذَا أَخُوكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: سَلْ لِأُمَّتِكَ التَّيْسِيرَ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا أَخُوكَ مُوسَى - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَى مَنْ كَانَ تَذَمُّرُهُ؟ قَالَ: عَلَى رَبِّهِ. قُلْتُ: عَلَى رَبِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ عَرَفَ حِدَّتَهُ. ثُمَّ سِرْنَا فَرَأَيْتُ شَيْئًا. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا - أَوْ مَا هٰذِهِ - يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ شَجَرَةُ أَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ، أَدْنُ مِنْهَا. قُلْتُ: نَعَمْ "، وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: " قُلْتُ: أَدْنُو مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَنَوْنَا مِنْهَا، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَنُشِرَتْ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ، مَنْ سَمَّى اللّٰهُ وَمَنْ لَمْ يُسَمِّ، فَصَلَّيْتُ." قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: بِهِمْ. ثُمَّ اتَّفَقَا إِلَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ: إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''میرے پاس براق لایا گیا' میں اُس پرسوار ہوا' جب وہ کسی پہاڑ کے پاس آتا تھا' تو اپنی ٹانگیں بلند کرلیتا تھا اور جب وہ نیچے کی طرف چلتا تھا' تو اپنے ہاتھ بلند کرلیتا تھا' وہ ہمیں لے کر چلتا ہوا ایک بدبودار جگہ کے پاس آیا' پھر ہم ایک کشادہ اور پاکیزہ جگہ کی طرف آئے۔

یہاں امام طبرانی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! پہلے ہم ایک بدبودار جگہ کے پاس سے گزر رہے تھے' پھر ہم ایک خوشبودار جگہ کی طرف آ گئے' تو انہوں نے بتایا: وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے۔

امام بزار فرماتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جبرائیل نے کہا: وہ اہل جہنم کی سرزمین تھی اور یہ اہل جنت کی سرزمین ہے۔

پھر میں ایک صاحب کے پاس آیا جو کھڑے ہوئے تھے' انہوں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت محمد ﷺ ہیں' تو انہوں نے خوش آمدید کہتے ہوئے' میرے لئے برکت کی دعا کی' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' پھر ہم روانہ ہوئے' میں نے ایک آواز سنی (جس میں کچھ تیزی تھی) پھر ہم ایک صاحب کے پاس آئے' انہوں نے دریافت

کیا: یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرائیل نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت محمد ﷺ ہیں' تو انہوں نے سلام کیا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور یہ کہا: آپ اپنی اُمت کے لئے آسانی مانگیے گا' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ تیز لہجے میں کس کے ساتھ بات کر رہے تھے؟ انہوں نے بتایا: اپنے پروردگار کے ساتھ' میں نے دریافت کیا: اپنے پروردگار کے ساتھ؟ انہوں نے بتایا: جی ہاں! وہ (یعنی اُن کا پروردگار) اُن کے مزاج کی تیزی کے بارے میں جانتا ہے' پھر ہم چلتے رہے' میں نے ایک چیز دیکھ کر دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اے جبرائیل!۔ یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔ تو انہوں نے بتایا: یہ آپ کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے' آپ اس کے قریب ہو جائیں! میں نے کہا: ٹھیک ہے۔

یہاں امام طبرانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں اس کے قریب ہو جاؤں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ہم اُس درخت کے قریب ہو گئے' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (مجھے) خوش آمدید کہا اور میرے لئے برکت کی دعا کی' پھر ہم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم بیت المقدس آ گئے' میں نے اپنا جانور اُس حلقے کے ساتھ باندھا' جس کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام (اپنے جانوروں کو) باندھا کرتے تھے' پھر ہم مسجد میں داخل ہوئے' تو میرے سامنے تمام انبیاء کرام لائے گئے' وہ بھی جن کا نام اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے' اور وہ بھی جن کا نام بیان نہیں کیا ہے' تو میں نے نماز ادا کی۔

یہاں امام طبرانی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں نے اُنہیں نماز پڑھائی' پھر وہ دونوں راوی متفق ہیں' البتہ ان تین حضرات کا معاملہ مختلف ہے' یعنی حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام۔

یہ روایت امام بزار' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

238- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ اِذْ جَاءَ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَكَزَ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَقُمْتُ اِلٰى شَجَرَةٍ فِيْهَا كَوَكْرَيِ الطَّيْرِ، فَقَعَدَ فِيْ اَحَدِهِمَا، وَقَعَدْتُ فِي الْاٰخَرِ، فَسَمَتْ وَارْتَفَعَتْ حَتّٰى سَدَّتِ الْخَافِقَيْنِ، وَاَنَا اُقَلِّبُ طَرْفِيْ، وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَمَسَّ السَّمَاءَ لَمَسِسْتُ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ كَاَنَّهٗ حِلْسٌ لَاطِئٌ، فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهٖ بِاللّٰهِ عَلَيَّ، وَفُتِحَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ، وَرَاَيْتُ النُّوْرَ الْاَعْظَمَ، وَاِذَا دُوْنَ الْحِجَابِ رَفْرَفَةُ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا شَاءَ اَنْ يُّوْحِيَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران جبرائیل آ گئے اور انہوں نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا' تو میں اُٹھ کر ایک درخت کی طرف آیا' جس میں پرندوں کے گھونسلوں کی طرح کی دو چیزیں موجود تھیں' اُن میں سے ایک میں وہ بیٹھ گئے اور

238- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6214' اورده المؤلف فی کشف الاستار 58

دوسرے میں بیٹھ گیا' وہ روانہ ہوا اور بلند ہونا شروع ہوا' یہاں تک کہ اس نے زمین و آسمان کے درمیان ہ فاصلہ طے کر لیا' میں اپنی پلک جھپک سکتا تھا اور اگر میں آسمان کو چھونا چاہتا' تو چھو سکتا تھا' جبرائیل میری طرف متوجہ ہوئے' تو ان کی حالت زمین پر بچھائی جانے والی پرانی چادر کی طرح تھی' تو مجھے اندازہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اُنہیں علم کے حوالے سے مجھ پر فضیلت حاصل ہے' پھر آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا گیا' تو میں نے سب سے عظیم نور دیکھا اور وہاں حجاب سے پہلے موتیوں اور یاقوت کا بنا ہوا تخت تھا' پھر اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا اُس نے وہ چیز میری طرف وحی کی''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

239- وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - قَالَتْ: بَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فِيْ بَيْتِيْ، فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَامْتَنَعَ مِنِّي النَّوْمُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُوْنَ عَرَضَ لَهُ بَعْضُ قُرَيْشٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ جِبْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَتَانِيْ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَخْرَجَنِيْ، فَإِذَا عَلَى الْبَيْتِ دَابَّةٌ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، فَحَمَلَنِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَأَرَانِيْ إِبْرَاهِيْمَ يُشْبِهُ خَلْقُهُ خَلْقِيْ، وَيُشْبِهُ خُلُقِيْ خُلُقَهُ، وَأَرَانِيْ مُوْسٰى آدَمَ، طَوِيْلًا، سَبْطَ الشَّعْرِ، يُشَبَّهُ بِرِجَالِ أَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَأَرَانِيْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَبْعَةً، أَبْيَضَ، يَضْرِبُ إِلَى الْحُمْرَةِ، شَبَّهْتُهُ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ، وَأَرَانِيَ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، شَبَّهْتُهُ بِقَطَنِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى، وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلٰى قُرَيْشٍ فَأُخْبِرُهُمْ بِمَا رَأَيْتُ " فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ فَقُلْتُ: إِنِّيْ أُذَكِّرُكَ اللهَ، إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا يُكَذِّبُوْنَكَ، وَيُنْكِرُوْنَ مَقَالَتَكَ، فَأَخَافُ أَنْ يَسْطُوْا بِكَ. قَالَ: فَضَرَبَ ثَوْبَهُ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ، فَأَخْبَرَهُمْ مَا أَخْبَرَنِيْ، فَقَامَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ كُنْتَ شَابًّا كَمَا كُنْتَ، مَا تَكَلَّمْتَ بِمَا تَكَلَّمْتَ بِهِ وَأَنْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ مَرَرْتَ بِإِبِلٍ لَنَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: " نَعَمْ وَاللهِ، قَدْ وَجَدْتُهُمْ، قَدْ أَضَلُّوْا بَعِيْرًا لَهُمْ فَهُمْ فِيْ طَلَبِهِ." قَالَ: فَهَلْ مَرَرْتَ بِإِبِلٍ لِبَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: " نَعَمْ وَجَدْتُهُمْ فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، قَدِ انْكَسَرَتْ لَهُمْ نَاقَةٌ حَمْرَاءُ، فَوَجَدْتُهُمْ وَعِنْدَهُمْ قَصْعَةٌ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا." قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا عِدَّتُهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الرُّعَاةِ؟ قَالَ: " قَدْ كُنْتُ عَنْ عِدَّتِهَا مَشْغُوْلًا " فَقَامَ فَأُتِيَ بِالْإِبِلِ فَعَدَّهَا وَعَلِمَ مَا فِيْهَا مِنَ الرُّعَاةِ، ثُمَّ أَتٰى قُرَيْشًا فَقَالَ لَهُمْ: " سَأَلْتُمُوْنِيْ عَنْ إِبِلِ بَنِيْ فُلَانٍ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا، وَفِيْهَا مِنَ الرِّعَاءِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَسَأَلْتُمُوْنِيْ عَنْ إِبِلِ بَنِيْ فُلَانٍ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا، وَفِيْهَا مِنَ الرِّعَاءِ ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَهِيَ مُصَبِّحَتُكُمْ بِالْغَدَاةِ عَلَى الثَّنِيَّةِ."

قَالَ: فَقَعَدُوْا إِلَى الثَّنِيَّةِ يَنْظُرُوْنَ، أَصَدَقَهُمْ، فَاسْتَقْبَلُوا الْإِبِلَ فَسَأَلُوْا: هَلْ ضَلَّ لَكُمْ بَعِيْرٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَسَأَلُوا الْآخَرَ: هَلِ انْكَسَرَتْ لَكُمْ نَاقَةٌ حَمْرَاءُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالُوْا: فَهَلْ كَانَ عِنْدَكُمْ قَصْعَةٌ؟ قَالَ:

239-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 432/24434

اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا وَاللّٰهِ وَضَعْتُهَا فَمَا شَرِبَهَا اَحَدٌ، وَلَا هَرَاقُوْهُ فِي الْاَرْضِ، وَصَدَّقَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَآمَنَ بِهٖ، فَسُمِّيَ يَوْمَئِذٍ الصِّدِّيْقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ اَبِي الْمُسَاوِرِ، مَتْرُوْكٌ كَذَّابٌ.

سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی اُس رات آپ میرے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے رات کے وقت میں نے آپ کو غیر موجود پایا' تو میں اس اندیشے کے تحت ساری رات سو نہیں سکی' کہ کہیں قریش میں سے کسی نے آپ کو نقصان نہ پہنچا دیا ہو (جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے) تو آپ ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے باہر لے گئے' گھر کے باہر ایک جانور موجود تھا' جو خچر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا' جبرئیل نے مجھے اس پر سوار کروایا اور پھر روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے' انہوں نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دکھائے' اُن کی ظاہری شکل و صورت میری ظاہری شکل و صورت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' اور میرے اخلاق اُن کے اخلاق کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' جبرئیل نے مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام دکھائے' جو گندمی رنگت کے طویل القامت شخص تھے' اُن کے بال گھنگریالے تھے' وہ ازدشنوءہ قبیلے کے افراد کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے' جبرئیل نے مجھے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی دکھائے تھے' وہ درمیانے قد اور سفید رنگ کے مالک تھے' جو سرخی مائل تھا' میں اُنہیں عروہ بن مسعود ثقفی کے مشابہہ قرار دے سکتا ہوں' جبرئیل نے مجھے دجال بھی دکھایا' اس کی دائیں آنکھ نہیں تھی' میں اسے قطن بن عبدالعزیٰ کے مشابہہ قرار دے سکتا ہوں' (پھر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے فرمایا:) اب میں قریش کی طرف جانے لگا ہوں اور میں نے جو کچھ دیکھا ہے' اُنہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے آپ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کی: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں' کہ اگر آپ اپنی قوم کے پاس گئے' تو وہ لوگ آپ کو جھوٹا قرار دیں گے اور آپ کی بات کا انکار کریں گے' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ آپ کو نقصان پہنچائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاتھ سے اپنا کپڑا چھڑوایا' اور اُن لوگوں کے پاس تشریف لے گئے' وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھی وہی بات بتائی' جو آپ ﷺ نے مجھے بتائی تھی' تو جبیر بن مطعم کھڑا ہوا' اور بولا: اے محمد (ﷺ)! کاش کہ آپ ویسے ہی جوان ہوتے' جیسے پہلے تھے' اور آپ نے ہمارے درمیان جو کچھ بیان کیا ہے' جبکہ آپ ہمارے درمیان تھے۔

حاضرین میں سے ایک شخص بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ فلاں مقام پر ہمارے اونٹوں کے پاس سے بھی گزرے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے اُن لوگوں کو پایا کہ اُن کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اور وہ لوگ اُسے تلاش کر رہے تھے' اس شخص نے دریافت کیا: کیا آپ بنو فلاں کے اونٹوں کے پاس سے بھی گزرے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُن لوگوں کو فلاں' فلاں مقام پر پایا تھا' اُن کی سرخ اونٹنی (کر گردن) ٹوٹ گئی تھی' میں نے اُن لوگوں کو پایا کہ اُن کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا' میں نے اُس پانی کو پیا تھا' اُن لوگوں نے کہا: آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اُن (اونٹوں) کی تعداد کتنی تھی؟ اُن کے ساتھ چرواہے کتنے تھے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس وقت تو میں نے اُن کی گنتی نہیں کی تھی' لیکن پھر نبی

اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو آپ کے سامنے وہ منظر آ گیا' آپ نے اُن اونٹوں کی گنتی کی' اوران کے ہمراہ موجود چرواہوں کا علم حاصل کیا' پھر آپ ﷺ قریش کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُن سے فرمایا: تم نے مجھ سے بنوفلاں کے اونٹوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو وہ اتنے' اتنے ہیں' اوران کے ساتھ اتنے چرواہے ہیں' جوفلاں اورفلاں ہیں' تم نے مجھ سے بنوفلاں کے اونٹوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو وہ اتنے ہیں اوران کے ساتھ اتنے چرواہے ہیں' ابوقحافہ کا بیٹا ہے اورفلاں ہے' اوروہ لوگ کل صبح گھاٹی کے پاس تمہارے سامنے آجائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ اُس گھاٹی کے پاس بیٹھ کر جائزہ لینے لگے' کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ سچ بیان کیا ہے؟ اُن کے سامنے اونٹ آئے' تو اُن مشرکین نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: کیا تمہارا اونٹ گم ہوا تھا؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر دوسرے لوگوں سے اُن مشرکین نے دریافت کیا: کیا تمہاری سرخ اونٹنی (کی گردن) ٹوٹ گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مشرکین نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی پیالہ تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اُسے رکھا تھا اور اُس میں سے کسی نے بھی نہیں پیا اور نہ ہی لوگوں نے اُسے زمین پر بہایا (پھر بھی اُس میں سے پانی کم ہو گیا تھا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان رکھا' تو اُس دن اُن کا نام ''صدیق'' رکھا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اوراس کی سند میں ایک راوی عبدالاعلیٰ بن ابومساور ہے' جو متروک اور کذاب ہے۔

240 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ: "اِنِّیْ رَاَيْتُ رُؤْيَا هِیَ حَقٌّ فَاعْقِلُوْهَا: اَتَانِیْ رَجُلٌ فَاَخَذَ بِيَدِیْ، فَاسْتَتْبَعَنِیْ حَتّٰى اَتٰى بِیْ جَبَلًا طَوِيْلًا وَعْرًا، فَقَالَ لِیْ: ارْقَهْ، فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِيْعُ. فَقَالَ: اِنِّیْ سَاُسَهِّلُهٗ لَكَ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا رَقِيْتُ قَدَمِیَ وَضَعْتُهَا عَلٰى دَرَجَةٍ، حَتّٰى اسْتَوَيْنَا عَلٰى سَوَاءِ الْجَبَلِ، فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ. ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ مُسَمَّرَةٍ اَعْيُنُهُمْ وَآذَانُهُمْ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرُوْنَ اَعْيُنَهُمْ مَا لَا يَرَوْنَ، وَيُسْمِعُوْنَ آذَانَهُمْ مَا لَا يَسْمَعُوْنَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِنِسَاءٍ مُعَلَّقَاتٍ بِعَرَاقِيْبِهِنَّ، مُصَوَّبَةٍ رُءُوْسُهُنَّ، تَنْهَشُ ثُدِيَانَهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَمْنَعُوْنَ اَوْلَادَهُنَّ مِنْ اَلْبَانِهِنَّ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ مُعَلَّقَاتٍ بِعَرَاقِيْبِهِنَّ، مُصَوَّبَةٍ رُءُوْسُهُنَّ، يَلْحَسْنَ مِنْ مَاءٍ قَلِيْلٍ وَحَمَاٍ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ. ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ اَقْبَحِ شَیْءٍ مَنْظَرًا، وَاَقْبَحِهِ لَبُوْسًا، وَاَنْتَنِهِ رِيْحًا، كَاَنَّمَا رِيْحُهُمُ الْمَرَاحِيْضُ. قُلْتُ: مَا

240-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7666 7667

هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزُّنَاةُ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِمَوْتَى أَشَدِّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا، وَأَنْتَنِهِ رِيحًا. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ مَوْتَى الْكُفَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ نَرَى دُخَانًا وَنَسْمَعُ عُوَاءً. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذِهٖ جَهَنَّمُ فَدَعْهَا، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ نِيَامٍ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ مَوْتَى الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِجَوَارٍ وَغِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ أَحْسَنِ شَيْءٍ وَجْهًا، وَأَحْسَنِهٖ لَبُوسًا، وَأَطْيَبِهٖ رِيحًا، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْقَرَاطِيسُ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الصِّدِّيقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَشْرَبُونَ خَمْرًا وَيُغَنُّونَ، فَقُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذَاكَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٌ، وَابْنُ رَوَاحَةَ، فَمِلْتُ قِبَلَهُمْ، فَقَالُوْا: قَدْنَا لَكَ، قَدْنَا لَكَ، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذَاكَ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ، وَمُوسٰى، وَعِيسٰى، وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ - صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ."۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے بتایا: میں نے ایسا خواب دیکھا ہے جو حق ہے تو تم لوگ اسے یاد کر لو! ایک شخص میرے پاس آیا اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک اونچے اور سپاٹ پہاڑ کے پاس آیا اُس نے مجھ سے کہا: آپ اس پر چڑھیں! میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا اُس نے کہا: میں اِس کام کو آپ کے لیے آسان کر دوں گا جب میں نے چڑھنا شروع کیا تو میرا پاؤں کسی سیڑھی پر پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم لوگ پہاڑ کے اوپر پہنچ گئے ہم چلتے ہوئے جا رہے تھے اِس دوران ہمارے سامنے کچھ مرد اور عورتیں آئے جن کی باچھیں چیری ہوئی تھیں میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ باتیں بیان کرتے تھے جن کا اُنہیں علم نہیں ہوتا تھا پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہمارے سامنے کچھ مرد اور عورتیں آئے جن کی آنکھیں اور کان جامد تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی آنکھوں کو وہ چیزیں کھاتے تھے جو انہوں نے دیکھی ہوئی نہیں ہوتی تھیں (یعنی جھوٹے خواب بیان کرتے تھے) اور اپنے کانوں کو وہ باتیں سناتے تھے جو انہوں نے سنی ہوئی نہیں ہوتی تھیں (یعنی کوئی بات سننے کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے) پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہمارے سامنے کچھ عورتیں آئیں جو پنڈلیوں کے بل لٹکی ہوئی تھیں اُن کے سر نیچے کی طرف تھے اور اُن کی چھاتیوں کو سانپ نوچ رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم چلتے رہے ہمارے سامنے ایسے مرد اور عورتیں آئے جو پنڈلیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے اُن کے سر نیچے کی طرف تھے وہ تھوڑا سا پانی اور کیچڑ چاٹ رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اس نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے تھے اور افطاری کا وقت ہونے سے پہلے روزہ ختم کر دیتے تھے پھر ہم چلتے رہے ہمارے سامنے کچھ مرد

اور عورتیں آئے جن کا منظر دیکھنے میں انتہائی برا تھا' اُن کا لباس انتہائی برا تھا' اُن کی بو انتہائی بدبودار تھی' یوں محسوس ہوتا تھا کہ اُن کی بو بیت الخلا کی بو ہو' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں' پھر ہم چلتے رہے' ہمارے سامنے کچھ مردے آئے جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے اور انتہائی بدبودار تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ کفار کے مرے ہوئے لوگ ہیں' پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے دھواں دیکھا اور چیخ و پکار سنی میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا: یہ جہنم ہے' آپ اسے رہنے دیں' پھر ہم چلتے رہے' ہمارے سامنے کچھ افراد آئے' جو ایک درخت کے سائے میں سوئے ہوئے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ مسلمانوں کے مرحومین ہیں' پھر ہم چلتے رہے' تو ہمارے سامنے کچھ بچے اور بچیاں آئے' جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ اہل ایمان کی اولاد ہیں (یعنی مسلمانوں کے وہ بچے ہیں' جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے) پھر ہم چلتے رہے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے جن کے چہرے خوبصورت تھے' لباس خوبصورت تھا' خوشبو انتہائی پاکیزہ تھی' اُن کے چہرے قرطاس (اس سے مراد کاغذ بھی ہو سکتا ہے اور مصر کی مخصوص چادر بھی ہو سکتی ہے) محسوس ہوتے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ صدیقین' شہداء اور صالحین ہیں' پھر ہم چلتے رہے' ہمارے سامنے تین افراد آئے' جو مشروب پی رہے تھے اور کچھ (ترنم کے ساتھ) پڑھ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ زید بن حارثہ' جعفر (طیار) اور ابن رواحہ ہیں' میں اُن کی طرف جانے لگا' تو اُنہوں (یعنی فرشتوں) نے کہا: ہم آپ کو لے کر چلتے ہیں' ہم آپ کو لے کر چلتے ہیں۔ میں نے اپنا سر اٹھایا' تو عرش کے نیچے تین افراد موجود تھے' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُس نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ حضرات آپ کا انتظار کر رہے ہیں (راوی کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اِن سب پر نازل ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

241- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُرَاقِ، فَحَمَلَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَاِذَا بَلَغَ مَكَانًا مُطَاْطِنًا طَالَتْ یَدَاهَا وَقَصُرَتْ رِجْلَاهَا حَتّٰی تَسْتَوِیَ بِهٖ، وَاِذَا بَلَغَ مَكَانًا مُرْتَفِعًا قَصُرَتْ یَدَاهَا وَطَالَتْ رِجْلَاهَا حَتّٰی تَسْتَوِیَ، ثُمَّ عَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ عَنْ یَمِیْنِ الطَّرِیْقِ فَجَعَلَ یُنَادِیْهِ: یَا مُحَمَّدُ، اِلَی الطَّرِیْقِ، مَرَّتَیْنِ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ: امْضِ وَلَا تَكَلَّمْ، ثُمَّ عَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ عَنْ یَسَارِ الطَّرِیْقِ، فَقَالَ لَهٗ: اِلَی الطَّرِیْقِ یَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ: امْضِ وَلَا تُكَلِّمْ اَحَدًا، ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ جَمْلَاءُ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ: تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِ الطَّرِیْقِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا. قَالَ: تِلْكَ الْیَهُوْدُ دَعَتْكَ اِلٰی دِیْنِهِمْ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: تَدْرِیْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِیْ دَعَاكَ عَنْ یَسَارِ الطَّرِیْقِ؟

241- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3879

قَالَ: لَا. قَالَ: تِلْكَ النَّصَارٰی دَعَتْكَ اِلٰی دِيْنِهِمْ، هَلْ تَدْرِیْ مَنِ الْمَرْاَةُ الْحَسْنَاءُ الْجَمْلَاءُ؟ قَالَ: تِلْكَ الدُّنْيَا دَعَتْكَ اِلٰی نَفْسِهَا، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَيْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَاِذَا هُوَ بِنَفَرٍ جُلُوْسٍ فَقَالُوْا: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، فَاِذَا فِي النَّفَرِ الْجُلُوْسِ شَيْخٌ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ، ثُمَّ سَاَلَهٗ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوْسٰی، ثُمَّ سَاَلَهٗ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا عِيْسَی ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَدَافَعُوْا حَتّٰی قَدَّمُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَتَوْا بِاَشْرِبَةٍ، فَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ، قَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ: اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ قِيْلَ لَهٗ: قُمْ اِلٰی رَبِّكَ فَقَامَ فَدَخَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَقِيْلَ لَهٗ: مَاذَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: فُرِضَتْ عَلٰی اُمَّتِيْ خَمْسُوْنَ صَلَاةً، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ ; فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ هٰذَا! فَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ. فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: مَاذَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: رَدَّهَا اِلٰی خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلَاةً، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ، فَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ حَتّٰی رَدَّهَا اِلٰی خَمْسٍ، فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ مِمَّا اُرَاجِعُهٗ، وَقَدْ قَالَ لِيْ: "لَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْاَلَةٌ اُعْطِيْكَهَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ هٰكَذَا مُرْسَلًا، وَقَالَ: لَا يُرْوٰی عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰی اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَمَعَ الْاِرْسَالِ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰی، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس براق لے کر آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس پر سوار کروایا' جب وہ کسی ہموار جگہ پر پہنچتا تھا' تو اس کے ہاتھ لمبے ہو جاتے تھے اور ٹانگیں چھوٹی ہو جاتی تھیں' اور جب کوئی بلند جگہ آتی تھی' تو اس کے ہاتھ چھوٹے ہو جاتے تھے اور ٹانگیں لمبی ہو جاتی تھیں' یہاں تک کہ وہ سیدھا ہو جاتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے دائیں طرف ایک شخص آیا' اُس نے آپ کو پکار کر کہا: اے حضرت محمد! اِس طرف آیئے! اُس نے دو مرتبہ یہ کہا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ چلتے رہیے اور کلام نہ کریں! پھر راستے کے بائیں طرف' نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا' اور اُس نے یہ کہا: اے حضرت محمد! اِس طرف آیئے! حضرت جبرائیل نے آپ ﷺ سے کہا: آپ چلتے رہیے! اور کسی کے ساتھ کلام نہ کریں! پھر ایک حسین و جمیل عورت نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئی' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ راستے کے دائیں طرف جو شخص تھا' وہ کون تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: جی نہیں! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: وہ یہودی تھے' جو آپ کو اپنے دین کی طرف دعوت دے رہے تھے' پھر حضرت جبرائیل نے آپ سے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں' وہ شخص کون تھا؟ جو راستے کے بائیں طرف آپ کو بلا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت جبرائیل نے بتایا: وہ عیسائی تھے' جو آپ کو اپنے دین کی طرف بلا رہے تھے' کیا آپ جانتے ہیں؟ وہ حسین و جمیل عورت کون تھی؟ حضرت جبرائیل نے بتایا: وہ دنیا تھی' جو آپ کو اپنی طرف بلا رہی

تھی' پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم بیت المقدس آ گئے' وہاں کچھ افراد بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے کہا: ''اُمّی نبی'' کو خوش آمدید! اُن بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان ایک عمر رسیدہ صاحب بھی تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو حضرت جرائیل نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ حضرت جرائیل نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' پھر نماز کھڑی ہوئی' تو ان حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو (امامت کے لئے) آگے کر دیا۔

پھر فرشتے کچھ مشروب لے کر آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دودھ کو اختیار کیا' حضرت جرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کی پیروی کی ہے' پھر آپ سے کہا گیا: آپ اُٹھ کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں' آپ اُٹھے اور اندر داخل ہو گئے' جب آپ تشریف لائے تو آپ سے دریافت کیا گیا: آپ نے کیا کیا (یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں' اور اُس سے اپنی امت کے لیے تخفیف مانگیں! کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' آپ واپس تشریف لے گئے' جب آپ آئے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے دریافث کیا: کیا بنا؟ آپ نے بتایا: پروردگار نے اُنہیں پچیس میں تبدیل کر دیا ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جایئے اور اُس سے اپنی امت کے لئے تخفیف مانگیے! نبی اکرم ﷺ واپس گئے' پھر آئے' یہاں تک کہ پروردگار نے جب پانچ نمازیں فرض کر دیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف مانگیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بار بار جانے کی وجہ سے' اب مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے جبکہ پروردگار نے مجھے یہ فرما دیا ہے:

''میں نے جب بھی تمہیں واپس کیا' تو ہر مرتبہ کے عوض میں' ایک سوال کا حق دیتا ہوں جو میں پورا کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابویعلیٰ کے حوالے سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ منقول ہے' ایک تو اس میں ''ارسال'' پایا جاتا ہے' دوسرا اس میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

242 - وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: لَمَّا عُرِضَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ ثُمَّ الْخَمْرُ ثُمَّ اللَّبَنُ، اَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: اَصَبْتَ (اَخَذْتَ) الْفِطْرَةَ، وَبِهَا غُذِّيَتْ كُلُّ دَابَّةٍ، وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوِيتَ وَغَوِيَتْ اُمَّتُكَ، وَكُنْتَ مِنْ اَهْلِ هٰذِهٖ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْوَادِي الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ: وَادِي جَهَنَّمَ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ يَلْتَهِبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

242۔اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير7313

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (معراج کی رات) جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی‘ پھر شراب اور پھر دودھ پیش کیا گیا‘ تو آپ نے دودھ لے لیا‘ حضرت جبرائیل نے آپ سے کہا: آپ فطرت تک پہنچ گئے ہیں‘ اسی کے ذریعے ہر جانور کو غذا دی جاتی ہے‘ اگر آپ شراب لے لیتے‘ تو آپ بھی گمراہ ہو جاتے‘ اور آپ کی اُمت بھی گمراہ ہو جاتی‘ اور پھر آپ نے یہاں کا رہنے والا ہو جانا تھا‘ اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ''وادی'' کی طرف اشارہ کیا‘ جس کا نام وادی جہنم تھا‘ میں نے اُس کی طرف نظر کی‘ تو وہ بھڑک رہی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

243 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، فَلَمَّا رَجَعَ كَانَ بَيْنَ الْمَقَامِ وَزَمْزَمَ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَطَارَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: "سَمِعْتُ تَسْبِيْحًا فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلٰى مَعَ تَسْبِيْحٍ كَثِيْرٍ، سَبَّحَتِ السَّمَاوَاتُ الْعُلٰى مِنْ ذِي الْمَهَابَةِ مُشْفِقَاتٍ لِذِي الْعُلَا بِمَا عَلَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مِسْكِيْنُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، ذَكَرَ لَهُ الذَّهَبِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: اِنَّهٗ مُنْكَرٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کروائی گئی‘ جب آپ واپس آئے‘ تو آپ مقام ابراہیم اور زم زم کے کنویں کے درمیان کھڑے ہوئے‘ حضرت جبرائیل آپ کے دائیں طرف تھے اور حضرت میکائیل آپ کے بائیں طرف تھے‘ یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کو ساتھ لے کر پرواز کر گئے‘ یہاں تک کہ آپ ساتوں آسمانوں تک پہنچ گئے‘ جب آپ واپس تشریف لائے‘ تو آپ نے بتایا: میں نے اوپر کے آسمانوں میں بہت سی تسبیح کے ہمراہ یہ تسبیح بھی سنی‘

''اوپر والے آسمان ہیبت والی ذات کی تسبیح بیان کرتے ہیں‘ بلندی والی ذات سے ڈرتے ہوئے‘ اُس کے حوالے سے جو بلندی اُسے حاصل ہے‘ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے‘ اس کی سند میں ایک راوی مسکین بن میمون ہے‘ امام ذہبی نے اس کے حوالے سے یہ روایت ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر ہے۔

244 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ، انْتَهَيْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَاِذَا نَبِقُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهَا.

243-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط3742

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب مجھے سیر کروائی گئی، تو میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا، تو اُس کے پتے گھڑوں کی مانند (یعنی بڑے) تھے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک خاتون زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس ہیں، میں نے کسی کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

245 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَانْتَهَيْتُ إِلَى قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ يَتَلَأْلَأُ نُوْرًا، وَأُعْطِيتُ ثَلَاثًا: إِنَّكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ هِلَالٌ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ. لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

حضرت عبداللہ بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس رات مجھے سیر کروائی گئی، تو میں موتیوں کے بنے ہوئے ایک محل تک آیا، جس کا نور جھلملا رہا تھا، مجھے تین چیزیں دی گئیں (اور یہ کہا گیا:) تم تمام رسولوں کے سردار اور تمام پرہیزگار لوگوں کے امام ہو، تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہو، اور چمکدار پیشانی والوں کے قائد ہو''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اس کو ہلال صیرفی نے ابوکثیر انصاری سے نقل کیا ہے، میں نے کسی کو اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

246 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: "مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِالْمَلَإِ الْأَعْلَى وَجِبْرِيْلُ كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)
''جس رات مجھے سیر کروائی گئی (اُس رات میں) میں فرشتوں کے گروہ کے پاس سے گزرا، تو جبرائیل اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے وہ پرانی چادر کی مانند تھے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

باب: دیدار کا بیان

247 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ

245- اورده المؤلف في كشف الاستار 60
246- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4679

رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

248 - وَعَنْ عِكْرِمَةَ:)"وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ)(الإسراء: 60)." قَالَ: شَيْءٌ أُرِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقَظَةِ، رَآهُ بِعَيْنَيْهِ حِينَ ذُهِبَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مَوْقُوفًا عَلَى عِكْرِمَةَ، وَفِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

❀❀ عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا ہے' انہیں ہم نے لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے''

عکرمہ فرماتے ہیں: یہ وہ چیز ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری کے دوران دکھائی گئی تھی' آپ نے اسے اپنی ظاہری آنکھوں کے ساتھ دیکھا تھا' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب آپ کو بیت المقدس لے جایا گیا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے عکرمہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس میں ایک راوی ابن اسحاق ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

249 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً بِبَصَرِهِ، وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، خَلَا جَهْوَرِ بْنِ مَنْصُورٍ الْكُوفِيِّ، وَجَهْوَرُ بْنُ مَنْصُورٍ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرماتے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دو مرتبہ دیکھا ہے' ایک مرتبہ اپنی بصارت کے ساتھ' اور ایک مرتبہ دل کے ساتھ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف جہور بن منصور کوفی کا معاملہ مختلف ہے' اس کا ذکر ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

250 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَظَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَبِّهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى . قَالَ

247-اورده المؤلف فی كشف الاستار285/1290' اورده المؤلف فی زوائد المسند108

248-اورده المؤلف فی زوائد المسند110

249-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير12564' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط5761

عِكْرِمَةُ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: نَظَرَ مُحَمَّدٌ إِلَى رَبِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، جَعَلَ الْكَلَامَ لِمُوسَى، وَالْخُلَّةَ لِإِبْرَاهِيمَ وَالنَّظَرَ لِمُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، رَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ تَوْثِيقَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الطَّهْرَانِيِّ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے''۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے خلت (یعنی خلیل ہونا) اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیدار مخصوص کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حفص بن عمر عدنی ہے' ابن ابو حاتم نے ابوعبداللہ طہرانی کے حوالے سے اس کی توثیق نقل کی ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِي عَظَمَةِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان' وہ ہر عیب سے پاک ہے اور بلند و برتر ہے

251 - عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَأَلْتُ جِبْرِيلَ: هَلْ تَرَى رَبَّكَ؟ قَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نُورٍ، لَوْ رَأَيْتُ أَدْنَاهَا لَاحْتَرَقْتُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ قَائِدُ الْأَعْمَشِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عِنْدَهُ أَحَادِيثُ مَوْضُوعَةٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ: يَهِمُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے جبرائیل سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے اور اس کے درمیان نور کے 70 حجاب ہیں' اگر میں اُن میں سے (اپنی طرف والے) سب سے قریب والے (حجاب) کو دیکھ لوں' تو میں جل جاؤں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس میں اعمش کو ساتھ لے کر چلنے والا شخص موجود ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اس سے موضوع احادیث منقول ہیں' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے: یہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

250۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 9396

251۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 6407

252 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دُوْنَ اللّٰهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ وَظُلْمَةٍ، مَا تَسْمَعُ نَفْسٌ شَيْئًا مِنْ حِسِّ تِلْكَ الْحُجُبِ اِلَّا زَهَقَتْ نَفْسُهَا."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَهْلٍ اَيْضًا، وَفِيْهِ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے نور اور ظلمت کے ستر ہزار حجاب ہیں' جو بھی شخص ان حجابوں میں سے کسی کی آہٹ بھی سنے گا' اُس کی جان رخصت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ہے' جس سے استدلال نہیں کیا جاتا ہے۔

253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلِ احْتَجَبَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - عَنْ خَلْقِهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ نَارٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ ظُلْمَةٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ رَفَارِفِ الْاِسْتَبْرَقِ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ رَفَارِفِ السُّنْدُسِ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ دُرٍّ اَبْيَضَ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ دُرٍّ اَحْمَرَ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ دُرٍّ اَصْفَرَ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ دُرٍّ اَخْضَرَ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ ضِيَاءٍ اسْتَضَاءَ هَا مِنْ ضَوْءِ النَّارِ وَالنُّوْرِ،
وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ ثَلْجٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ مَاءٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ غَمَامٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ بَرَدٍ، وَسَبْعُوْنَ حِجَابًا مِنْ عَظَمَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تُوْصَفُ" قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْمَلَكِ الَّذِيْ يَلِيْهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَصَدَقْتُ فِيْمَا اَخْبَرْتُكَ يَا يَهُوْدِيُّ؟" قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَاِنَّ الْمَلَكَ الَّذِيْ يَلِيْهِ اِسْرَافِيْلُ، ثُمَّ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ، ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ."-

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ، كَذَّبَهُ اَحْمَدُ، وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے آسمانوں اور زمین کے علاوہ' کسی اور چیز کے ذریعے بھی حجاب کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ

252-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير5802'اخرجه الامام ابويعلى في مسنده7487
253-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط8942

نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کی ذات اور اس کے اردگرد موجود فرشتوں کے درمیان نور کے 70 حجاب ہیں آگ کے 70 حجاب ہیں' ظلمت کے 70 حجاب ہیں' استبرق کے رفرف کے 70 حجاب ہیں' سندس کے رفرف کے 70 حجاب ہیں' سفید قیمتی پتھر کے 70 حجاب ہیں' سرخ قیمتی پتھر کے، 70 حجاب ہے' زرد قیمتی پتھر کے 70 حجاب ہیں' سبز قیمتی پتھر کے 70 حجاب ہیں' روشنی کے 70 حجاب ہیں' جس سے آگ اور نور دونوں روشنی حاصل کرتے ہیں' برف کے 70 حجاب ہیں' پانی کے 70 حجاب ہیں' بادل کے 70 حجاب ہیں' اولوں کے 70 حجاب ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے 70 حجاب ہیں' جن کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی ہے' اس شخص نے کہا: آپ مجھے اس فرشتے کے بارے میں بتایئے! جو اُس کے قریب ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یہودی! میں نے تمہیں جو بیان کیا ہے' کیا میں نے سچ کہا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کے سب سے زیادہ قریب اسرافیل ہے' پھر جبرائیل ہے' پھر میکائیل ہے اور پھر ملک الموت (یعنی عزرائیل) ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالمنعم بن ادریس ہے' جسے امام احمد نے جھوٹا قرار دیا ہے اور ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

254- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا لَوْ قِيْلَ لَهُ: الْتَقِمِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ بِلُقْمَةٍ، لَفَعَلَ، تَسْبِيْحُهُ: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ وَهْبُ بْنُ رِزْقٍ. قُلْتُ: وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ لَهُ تَرْجَمَةً.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اُسے یہ کہا جائے: کہ تم ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ایک لقمے کے طور پر نگل جاؤ! تو وہ ایسا کرلے گا' اُس کی تسبیح کے کلمات یہ ہیں: ''تو ہر عیب سے پاک ہے' تو جہاں کہیں بھی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہب بن رزق نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے کسی کو اس راوی کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

255- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى، وَعَلٰى قَرْنِهِ الْعَرْشُ، وَبَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ خَفَقَانُ الطَّيْرِ سَبْعَمِائَةِ سَنَةٍ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْمَلَكُ: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ."

254- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6442

255- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6503

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُنْكَدِرِ. قُلْتُ: هُوَ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ اجازت دی گئی کہ میں عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کے بارے میں بات چیت کرسکتا ہوں اس فرشتے کے دونوں پاؤں سب سے نیچے والی زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اس کے کان کی لو سے لے کر گردن تک کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کوئی پرندہ سات سو سال میں طے کرتا ہے وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: ''تو ہر عیب سے پاک ہے تو جہاں کہیں بھی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن منکدر اسے نقل کرنے میں منفرد ہے (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ اور اُس کا باپ دونوں ضعیف ہیں۔

256 - وَعَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا." قُلْتُ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ خَلَا قَوْلَهُ: سَبْعِينَ عَامًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اجازت دی گئی کہ میں عرش کو اٹھانے والے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کے بارے میں بیان کروں اُس فرشتے کی کان کی لو سے لے کر اُس کی گردن کے درمیان تک ستر برس کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے 70 برس کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

257 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ قَدْ مَرَقَتْ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ السَّابِعَةَ، وَالْعَرْشُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَهُوَ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ أَيْنَ كُنْتَ وَأَيْنَ تَكُونُ."

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ اجازت دی گئی کہ میں اس فرشتے کے بارے میں بیان کروں جس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور عرش

256 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط1709 4421

257-اخرجه الامام ابويعلى في مسنده6588

اُس کے کندھوں پر ہے اور وہ یہ کہتا ہے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے تو جہاں کہیں بھی تھا اور جہاں کہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

258 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَتَانِيْ مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ إِلَى الْاَرْضِ قَبْلَهَا قَطُّ بِرِسَالَةٍ مِنْ رَبِّيْ، فَوَضَعَ رِجْلَهٗ فَوْقَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَرِجْلَهٗ فِي الْاَرْضِ يُقِلُّهَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّنِيْسِيُّ، وَالْاَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ، وَقَدْ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَدُحَيْمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے پہلے کبھی زمین کی طرف نازل نہیں ہوا تھا وہ میرے پروردگار کا پیغام لایا تھا اُس نے اپنا ایک پاؤں آسمانِ دنیا کے اوپر رکھا اور ایک پاؤں زمین میں رکھا کیونکہ زمین اُس کے لئے تھوڑی پڑ رہی تھی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ تنیسی ہے زیادہ تر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے تاہم یحییٰ بن معین اور دحیم نے اُس کی توثیق کی ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكًا يُقَالُ لَهٗ: اِسْمَاعِيْلُ، عَلٰى سَبْعِيْنَ اَلْفِ مَلَكٍ، كُلٌّ مِنْهُمْ عَلٰى سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ هَارُوْنَ، وَاسْمُهٗ عِمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام ''اسماعیل'' ہے وہ ستر ہزار فرشتوں کا نگران ہے اور اُن (ستر ہزار فرشتوں) میں سے ہر ایک (فرشتہ مزید) ستر ہزار فرشتوں کا نگران ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابو ہارون ہے اس کا نام عمارہ بن جوین ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

258-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط6687

259-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير70/2

بَابٌ فِي التَّفَكُّرِ فِي اللهِ تَعَالَى وَالْكَلَامِ

باب: اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر کرنا' یا کلام کرنا

260 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَفَكَّرُوْا فِي آلَاءِ اللهِ، وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں غور و فکر کرو! اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر نہ کرو!''۔

یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی وازع بن نافع ہے اور وہ متروک ہے۔

261 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُكْفَرَ بِاللهِ جَهْرًا، وَذٰلِكَ عِنْدَ كَلَامِهِمْ فِي رَبِّهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اِلَّا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ. قُلْتُ: وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ اِسْمَاعِيلَ وَلَا الَّذِيْ رَوَى عَنْهُ، وَهُوَ اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ. قُلْتُ: وَتَاْتِيْ اَحَادِيْثُ بِمَقْلُوْبِهَا.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک اللہ تعالیٰ کا کھلے عام انکار نہیں کیا جائے گا اور ایسا اس وقت ہوگا' جب لوگ اپنے پروردگار کے بارے میں کلام کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: امام اوزاعی کے حوالے سے' یہ روایت صرف اسماعیل بن یحییٰ نے نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اسماعیل کا ذکر کیا ہو' اور نہ ہی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے' جس نے اُس سے روایت نقل کی ہو اور وہ اسحاق بن زریق ہے' میں یہ کہتا ہوں: مقلوب روایات آگے آئیں گی۔

بَابُ مَنْزِلَةِ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ رَبِّهِ

باب: مؤمن کی' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' قدر و منزلت کا بیان

262 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

260-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط6319

261-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط4843

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ -عَزَّ وَجَلَّ- مِنَ الْمُؤْمِنِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ تَمَّامٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' کوئی بھی چیز' مؤمن سے زیادہ معزز نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن تمام ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

263- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: "لَقَدْ شَرَّفَكِ اللهُ وَكَرَّمَكِ وَعَظَّمَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھا اور یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے شرف عطا کیا ہے' بزرگی عطا کی ہے اور عظمت عطا کی ہے' لیکن مؤمن کی حرمت تم سے زیادہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: یہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا سے منقول ہے۔

264- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: "أَنْتِ حَرَامٌ، مَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ! وَأَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ الْمُؤْمِنُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ،

وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مِحْصَنٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا' تو اس کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا:

''تم قابل احترام ہو' تمہاری حرمت کتنی زیادہ ہے؟ تمہاری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کی حرمت تم سے بھی زیادہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن محصن ہے اور وہ کذاب ہے' جو حدیث ایجاد کرتا ہے۔

265- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ

262- اخرجه الامام الطبرانی، فی معجمه الاوسط7084' اخرجه الطبرانی فی معجمه الصغیر47/2

263- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط5719

264- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط695

الْمَلَائِكَةَ قَالَتْ: يَا رَبَّنَا، أَعْطَيْتَ بَنِي آدَمَ الدُّنْيَا يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَيَلْبَسُونَ، وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَلَا نَأْكُلُ وَلَا نَلْهُو، فَكَمَا جَعَلْتَ لَهُمُ الدُّنْيَا، فَاجْعَلْ لَنَا الْآخِرَةَ. فَقَالَ: لَا أَجْعَلُ صَالِحَ ذُرِّيَّةِ مَنْ خَلَقْتُ بِيَدِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ، فَكَانَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ الْمِصِّيصِيُّ، وَهُوَ كَذَّابٌ مَتْرُوكٌ. وَفِي سَنَدِ الْأَوْسَطِ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ أَيْضًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تو نے اولادِ آدم کو دنیا عطا کردی وہ اس میں کھاتے ہیں پیتے ہیں لباس پہنتے ہیں اور ہم تیری حمد کے ہمراہ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں ہم نہ کھاتے ہیں نہ غافل ہوتے ہیں مگر جس طرح تو نے اُن کے لئے دنیا بنائی ہے ہمارے لئے آخرت مقرر کردے! تو پروردگار نے فرمایا: جس (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے اُس کی نیک اولاد کو میں اُن کی مانند نہیں کروں گا جن (فرشتوں) سے میں نے یہ کہا: ہو جاؤ! تو وہ ہو گئے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن عبداللہ بن خالد مصیصی ہے اور وہ کذاب اور متروک ہے معجم اوسط کی سند میں ایک راوی طلحہ بن زید ہے اور وہ بھی کذاب ہے۔

266 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ - جَلَّ ذِكْرُهُ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَنِي آدَمَ " قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: " وَلَا الْمَلَائِكَةُ، إِنَّ الْمَلَائِكَةَ مَجْبُورُونَ، بِمَنْزِلَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. "

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ تَمَّامٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولادِ آدم سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہوگی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! فرشتے بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بھی نہیں کیونکہ فرشتے پابند ہیں وہ سورج اور چاند کی طرح (حکم کے پابند) ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن تمام ہے اور وہ ضعیف ہے۔

267 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللهُ: عَبْدِي الْمُؤْمِنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِي. "

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو الْمُهَزِّمِ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ مِنْ قَوْلِهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ. "

265 اخرجه الطبراني في معجمه الاوسط 6173

267-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط6634

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا مؤمن بندہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابومہزم ہے اور وہ متروک ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن الفاظ کے طور پر نقل کی ہے:

''مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کے بعض فرشتوں سے زیادہ معزز ہے''۔

268 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - أَضَنُّ بِمَوْتِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِكَرِيمَةِ مَالِهِ حَتَّى يَقْبِضَهُ عَلَى فِرَاشِهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَأَكْثَرُ النَّاسِ، وَرَجَّحَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ لَهِيعَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو اپنے مؤمن بندے کی موت کے حوالے سے اس سے زیادہ الجھن ہوتی ہے' جتنی تم میں سے کسی ایک شخص کو اپنے عمدہ مال کے حوالے سے ہوتی ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بستر پر موت دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم ہے' جس کو امام احمد اور زیادہ تر لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے' تاہم بعض حضرات نے اسے ابن لہیعہ پر ترجیح دی ہے۔

بَابُ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَيْنِ

باب: سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ مؤمن ہے' جو دو معزز افراد کے درمیان ہو

269 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَيْنِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى، أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مؤمن جو دو معزز افراد کے درمیان ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی معاویہ بن یحییٰ ہے' اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

268-اورده المؤلف فی کشف الاستار 42

269-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 430/5' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 82/19

بَابُ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ

باب: مؤمن معزز اور کریم ہوتا ہے

270 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤمن معزز اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن سفر ہے اور وہ کذاب ہے۔

بَابٌ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی مثال

271 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْعَطَّارِ، إِنْ جَالَسْتَهُ نَفَعَكَ، وَإِنْ مَاشَيْتَهُ نَفَعَكَ، وَإِنْ شَارَكْتَهُ نَفَعَكَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤمن کی مثال عطار کی مانند ہے اگر تم اُس کے ساتھ بیٹھو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا اگر تم اس کے ساتھ چلو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا اگر تم اُس کے ساتھ شراکت کرو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

272 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ، مَا أَتَاكَ مِنْهَا نَفَعَكَ."

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلِهِ: " مَا أَتَاكَ مِنْهَا نَفَعَكَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ضَعِيفٌ فِيمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْوِ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ.

272-اورده المؤلف فی کشف الاستار 43

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ فِي "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ" وَغَيْرِ ذٰلِكَ، بَعْضُهَا فِي الْمَرَضِ وَثَوَابِهِ وَفِي الْجَنَائِزِ، وَبَعْضُهَا فِي الْأَدَبِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے' اُس میں سے جو بھی چیز تمہارے پاس آئے گی' وہ تمہیں نفع پہنچائے گی''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث ''صحیح'' میں منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''اس میں سے جو چیز تمہارے پاس آئے گی' وہ تمہیں نفع پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' سفیان بن حسین نامی راوی' زہری سے جو روایات نقل کرتا ہے' اُن میں اُسے ضعیف قرار دیا گیا ہے' اور یہ روایت اُس نے زہری سے نقل نہیں کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہونے کے حوالے سے روایات آگے آئیں گی' اُن میں سے کچھ بیماری اور اُس کے ثواب سے متعلق باب میں ہوں گی' کچھ جنائز سے متعلق باب میں ہوں گی اور بعض ادب سے متعلق باب میں ہوں گی۔

بَابُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ

باب: بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے

273 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: "وَقَعَ فِي نَفْسِهِ: هَلْ يَنَامُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَأَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا، فَأَرَّقَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَعْطَاهُ قَارُورَتَيْنِ، فِي كُلِّ يَدٍ قَارُورَةٌ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَحْتَفِظَ بِهِمَا، قَالَ: فَجَعَلَ يَنَامُ وَتَكَادُ يَدَاهُ تَلْتَقِيَانِ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ فَيَحْبِسُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، حَتّٰى نَامَ نَوْمَةً، فَاصْطَفَقَتْ يَدَاهُ فَانْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ، قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ لَهُ مَثَلَهُ: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ كَانَ يَنَامُ لَمْ تَسْتَمْسِكِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ."

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ أُمَيَّةُ بْنُ شِبْلٍ، ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ أَحَدًا ضَعَّفَهُ، وَإِنَّمَا ذَكَرَ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَضَعَّفَهُ بِهِ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. قُلْتُ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ منبر پر' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ بات بیان کررہے تھے:

''ایک مرتبہ اُن کے ذہن میں خیال آیا' کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اُن کی طرف بھیجا' اس نے تین دن انہیں بیدار رکھا' پھر اس نے انہیں شیشے کے دو بوتلیں دیں' ان کے ہر ایک ہاتھ میں ایک بوتل رکھ دی'

273- اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 6639

اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کی حفاظت کریں' جب انہیں اونگھ آنے لگتی' اور اُن کے ہاتھ سے بوتل گرنے لگتی' تو وہ بیدار ہو جاتے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ نہ ٹکرانے دیتے' آخر کار اُنہیں نیند آ گئی' اُن کے ہاتھ ملے اور دونوں بوتلیں ٹوٹ گئیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو یوں اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جائے تو آسمان اور زمین اپنی جگہ پر قائم نہیں رہیں گے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی امیہ بن شبل ہے' امام ذہبی نے اس کا ذکر ''میزان الاعتدال'' میں کیا ہے' لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کسی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے اور اس راوی کی وجہ سے اِس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس راوی کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

274 - عَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ. فَعَظَّمَ الرَّبَّ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَقَالَ: " إِنَّ كُرْسِيَّهُ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَإِنَّ لَهُ أَطِيطًا

كَأَطِيطِ الرَّحْلِ الْجَدِيدِ إِذَا رُكِبَ مِنْ ثِقَلِهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کر دے! تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اُس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے' اور اُس میں سے یوں آواز آتی ہے' جس طرح کسی نئے پالان پر سوار ہوا جائے' تو بوجھ کی وجہ سے (اس پالان میں سے) آواز آتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

275 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضَهُ بِيَدِهِ - وَقَبَضَ يَدَهُ، وَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا - ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ "قَالَ: وَيَمِيلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

274- اورده المؤلف في كشف الاستار 39

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ''جبار'' (یعنی اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے گا' اور پھر ہاتھ کو بند کرلے گا' وہ اُسے بند کرے گا' کھولے گا اور پھر یہ فرمائے گا: میں زبردست ہوں' میں بادشاہ ہوں' خود کو زبردست کہنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: یہ ارشاد فرماتے ہوئے' نبی اکرم ﷺ دائیں' بائیں ہلنے لگے' یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے نیچے حرکت کر رہا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہ منبر' نبی اکرم ﷺ سمیت گر تو نہیں جائے گا؟''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن بکیر نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

276 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَطْوِي اللهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - السَّمَاوَاتِ فَيَأْخُذُهُنَّ بِيَمِينِهِ، وَيَطْوِي الْأَرْضَ فَيَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْمُلُوكُ؟ " قَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

قُلْتُ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ هٰكَذَا، وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّحِيحِ بِغَيْرِ سِيَاقِهِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو لپیٹے گا اور پھر انہیں دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا' وہ زمین کو لپیٹے گا اور اُسے دوسرے ہاتھ میں پکڑ لے گا پھر وہ یہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

عمر بن حمزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث عکرمہ کو بیان کی' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے' اُس کے بعد انہوں نے اس روایت کی مانند حدیث بیان کی' جو سالم نامی راوی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول اِس حدیث کی مانند ہے۔

276-اورده المؤلف فی کشف الاستار 41

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام بزار نے اسی طرح نقل کی ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''صحیح'' میں اس سیاق کے بغیر منقول ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

277 - وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلْمِيْزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِيْنَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زان رحمن کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ قوموں کو سربلندی عطا کرتا ہے اور کچھ کو پستی دیتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

278 - وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ مِنْ يَأْسِ عِبَادِهٖ وَقُنُوْطِهِمْ وَقُرْبِ الرَّحْمَةِ مِنْهُمْ ". فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوَيَضْحَكُ رَبُّنَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، إِنَّهٗ لَيَضْحَكُ!." قُلْتُ: فَلَا يُعْدِمُنَا خَيْرًا إِذَا ضَحِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ جَارِيَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اِس بات پر ہنس پڑتا ہے کہ اُس کے بندے مایوس اور ناامید ہو جاتے ہیں اور رحمت اُن کے کتنے قریب ہوتی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہمارا پروردگار ہنستا بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ ہنستا بھی ہے تو میں نے عرض کی: اگر وہ ہنستا ہے تو پھر وہ ہمیں بھلائی سے محروم نہیں رکھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی جاریہ بن مصعب ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

279 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ - تَعَالٰى - لَا يُغْلَبُ وَلَا يُخْلَبُ، وَلَا يُنَبَّأُ بِمَا لَا يَعْلَمُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ مغلوب نہیں ہوتا اور اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا اور اسے کسی ایسی چیز کے بارے میں خبر نہیں دی

277-اورده المؤلف في كشف الاستار 40

278-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط4885

279-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير369/19،اخرجه الامام ابويعلي في مسنده7381

جاتی' جو وہ نہ جانتا ہو (یعنی وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یزید بن یوسف سنانی ہے' وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔

280 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "رَبُّنَا سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ" وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَيْنَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَلَهٗ طُرُقٌ تَاْتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا پروردگار سننے والا اور دیکھنے والا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے مختلف طرق سورۂ نور سے متعلق باب میں آئیں گے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

281 - وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتٰى؟ قَالَ: "اَوَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ مَحْلًا، ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ خَضِرًا، ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ مَحْلًا، ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ خَضِرًا؟ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتٰى."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کبھی تمہارا گزر اپنی قوم کے علاقے میں کسی ایسی بنجر جگہ سے ہوا ہے؟ کہ جب تم بعد میں اُس کے پاس سے گزرے ہو' تو وہ سرسبز ہو چکی ہو' پھر جب تم اُس کے پاس سے گزرو' تو وہ بنجر ہو چکی ہو' پھر تم اُس کے پاس سے گزرو' تو وہ سرسبز ہو' اِسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

282 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: "اِنَّ رَبَّكُمْ - تَعَالٰى - لَيْسَ عِنْدَهٗ لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ، نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مِنْ نُوْرِ وَجْهِهٖ، وَاِنَّ مِقْدَارَ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِكُمْ عِنْدَهٗ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَاعَةً، وَتُعْرَضُ عَلَيْهِ اَعْمَالُكُمْ بِالْاَمْسِ اَوَّلَ النَّهَارِ الْيَوْمَ، فَيَنْظُرُ فِيْهَا ثَلَاثَ سَاعَاتٍ، فَيَطَّلِعُ فِيْهَا عَلٰى مَا يَكْرَهُ فَيُغْضِبُهٗ ذٰلِكَ، فَاَوَّلُ مَنْ يَعْلَمُ غَضَبَهٗ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، يَجِدُوْنَهٗ ثُقُلَ عَلَيْهِمْ، فَتَسْجُدُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ

280-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 282/17

282-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8886

وَسُرَادِقَاتِ الْعَرْشِ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَسَائِرُ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ يَنْفُخُ جِبْرِيلُ بِالْقَرْنِ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا سَمِعَ صَوْتَهُ، فَيُسَبِّحُونَ الرَّحْمٰنَ - عَزَّ وَجَلَّ - ثَلَاثَ سَاعَاتٍ، حَتّٰى يَمْتَلِءَ الرَّحْمٰنُ رَحْمَةً، فَتِلْكَ سِتُّ سَاعَاتٍ، ثُمَّ تُؤْتَى بِالْأَرْحَامِ فَيَنْظُرُ فِيهَا ثَلَاثَ سَاعَاتٍ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي كِتَابِهِ)"هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ)(آل عمران: 6) "،)"يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ - أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ)(الشورىٰ: 49-50) " فَتِلْكَ تِسْعُ سَاعَاتٍ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْأَرْزَاقِ فَيَنْظُرُ فِيهَا ثَلَاثَ سَاعَاتٍ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ)"يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ)(الرعد: 26) كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ)(الرحمٰن: 29). "قَالَ: هٰذَا مِنْ شَأْنِكُمْ وَشَأْنِ رَبِّكُمْ - عَزَّ وَجَلَّ ."-

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ. قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَجْهُولٌ، وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مِكْرَزٍ - أَوْ عُبَيْدُ اللهِ عَلَى الشَّكِّ - لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے پروردگار کے پاس رات اور دن نہیں ہوتے ہیں' آسمانوں اور زمین کا نور' اُس کی ذات کے نور کے فیض کی وجہ سے ہے' اور تمہارے دنوں کے حوالے سے' ایک دن اُس کی بارگاہ میں بارہ گھڑیوں کا ہوتا ہے' گزشتہ دن کے تمہارے اعمال' آج کے دن کے ابتدائی حصے میں اُس کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' تو وہ تین گھڑیوں میں اُن کا جائزہ لیتا ہے اور جب وہ اُن اعمال میں کوئی ایسی چیز پاتا ہے' جو اسے ناپسند ہو' تو یہ چیز اسے غضبناک کر دیتی ہے' اس کے غضب کے بارے میں سب سے پہلے عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں کو علم ہوتا ہے' وہ اپنے اوپر اس کا بوجھ پاتے ہیں' تو عرش کو اٹھانے والے عرش کے پردوں کو اٹھانے والے' دیگر مقرب فرشتے' اور تمام فرشتے سجدہ میں چلے جاتے ہیں' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سینگ میں پھونک مارتے ہیں' تو ہر چیز اُن کی آواز سنتی ہے' پھر وہ سب تین گھڑیوں تک رحمن کی تسبیح بیان کرتے ہیں' یہاں تک کہ رحمان' رحمت سے بھر جاتا ہے' تو یہ چھ گھڑیاں ہو گئیں' پھر ''ارحام'' کو بلایا جاتا ہے' تو وہ تین گھڑیوں تک اُن کا جائزہ لیتا ہے' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود اس آیت سے یہی مراد ہے:

''وہی وہ ذات ہے' جو ارحام میں' تمہاری صورت بناتی ہے' جیسے وہ چاہتا ہے''

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ جسے چاہتا ہے' بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے' بیٹے دیتا ہے یا وہ مذکر اور مؤنث کے جوڑے بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے بانجھ رکھتا ہے' بے شک وہ علم والا' قدرت والا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) تو یہ نو گھڑیاں ہو گئیں' پھر رزق لائے جاتے ہیں تو وہ تین گھڑیوں تک اُن کا جائزہ لیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''وہ جسے چاہتا ہے' کشادہ رزق عطا کرتا ہے' اور جسے چاہتا ہے' تنگی کا شکار کر دیتا ہے''۔

''ہر دن میں اُس کی الگ شان ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ تمہارا اور تمہارے پروردگار کا معاملہ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعبدالسلام ہے' امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ مجہول ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور عبداللہ بن مکرز نامی راوی کا ذکر شک کے ساتھ ہوا ہے' کہ شاید اُس کا نام عبیداللہ ہے' تاہم میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

283 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ: " هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذِهِ؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " الْعَنَانُ وَرَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهُ اللهُ إِلَى مَنْ لَا يَشْكُرُهُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَدْعُونَهُ، أَتَدْرُونَ مَا هٰذِهِ فَوْقَكُمْ؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " الرَّقِيعُ، مَوْجٌ مَكْفُوفٌ، وَسَقْفٌ مَحْفُوظٌ، أَتَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟ ". قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ "، ثُمَّ قَالَ: " أَتَدْرُونَ مَا الَّتِي فَوْقَهَا؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " سَمَاءٌ أُخْرَى. أَتَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ. " حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: " هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ. " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: الْعَرْشُ. " قَالَ: تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ "، ثُمَّ قَالَ: " أَتَدْرُونَ مَا هٰذِهِ تَحْتَكُمْ؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ: " أَرْضٌ، أَتَدْرُونَ مَا تَحْتَهَا؟ " قُلْنَا: اللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " أَرْضٌ أُخْرَى، أَتَدْرُونَ كَمْ بَيْنَهُمَا؟ " قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: " مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ "، حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ، ثُمَّ قَالَ: " وَايْمُ اللهِ، لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ لَهَبَطَ "، ثُمَّ قَرَأَ:)" هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ (الحديد: 3)."

قُلْتُ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ: بَيْنَ كُلِّ أَرْضٍ وَأَرْضٍ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَهُنَا سَبْعِمِائَةِ عَامٍ، وَعِنْدَهُ أَيْضًا: " لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ لَهَبَطَ عَلَى اللهِ "، وَهُنَا لَمْ يَذْكُرِ الْجَلَالَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' اس دوران بادل گزرا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو' یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عنان ہے اور یہ زمین کے دور دراز کے گوشوں تک جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اُن لوگوں کی طرف بھی بھیج دیتا ہے کہ اُس کے بندوں میں سے جو لوگ اُس کا شکر نہیں کرتے ہیں' اور اُس کی عبادت نہیں کرتے ہیں' کیا تم لوگ جانتے ہو' اس کے اوپر کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: (اِس سے اوپر) رقیع ہے' جو ایک مکفوف موج ہے اور محفوظ چھت ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم

283 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 370/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند 3325

جانتے ہو کہ اُس سے اوپر کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: دوسرا آسمان ہے' کیا تم جانتے ہو؟ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے' یہاں تک کہ آپ نے سات آسمانوں کو شمار کروایا' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اس سے اوپر کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: عرش ہے' آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اُس (یعنی عرش) اور ساتویں آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت کا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ تمہارے نیچے کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: زمین ہے' کیا تم جانتے ہو؟ اُس کے نیچے کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ بہتر جانتا ہے' آپ نے فرمایا: ایک اور زمین ہے' کیا تم جانتے ہو؟ دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: سات سو سال کی مسافت کا' یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں شمار کروائیں' پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم کوئی رسی لٹکاؤ گے تو وہ نیچے جائے گی' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی اوّل ہے' آخر ہے' ظاہر ہے' باطن ہے' اور وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھنے والا ہے''

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''

جبکہ یہاں یہ ذکر ہوا ہے کہ وہ فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہے' اسی طرح امام ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' ''اگر تم کوئی رسی لٹکاؤ گے تو وہ اللہ تعالیٰ پر جائے گی''۔ اور یہاں اسمِ جلالت ذکر نہیں ہوا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حکم بن عبد الملک ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

284 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّهُ قَالَ: مَا بَيْنَ سَمَاءِ الدُّنْيَا وَالَّتِيْ تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْكُرْسِيِّ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمَا بَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ، وَالْعَرْشُ عَلَى الْمَاءِ، وَاللّٰهُ - جَلَّ ذِكْرُهُ - عَلَى الْعَرْشِ، يَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ بَقِيَّةُ هٰذَا فِيْ بَابِ التَّفَكُّرِ فِي اللّٰهِ.

❁❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمانِ دنیا اور اِس کے بعد والے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے' ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے' کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش' پانی کے اوپر ہے' اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے' اور پھر بھی وہ تمہارے بارے میں (ہر چیز کا) علم رکھتا ہے۔

284- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 8987

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اس کا بقیہ حصہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور و فکر کرنے سے متعلق باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

بَابُ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب: جس شخص کو اپنی نیکی اچھی لگے' وہ مومن ہے

285 - عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَسُرَّ بِهَا، وَعَمِلَ سَيِّئَةً فَسَاءَتْهُ ; فَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ مَا خَلَا الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ وَلَكِنَّهُ يُدَلِّسُ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي مُوسَى، فَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص کوئی نیکی کرے اور پھر اس پر خوش ہو' یا کوئی برائی کرے' اور وہ اُسے بری لگے' تو وہ مومن ہوگا"

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف مطلب بن عبداللہ کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرتا ہے' اور اُس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہوا' تو یہ روایت منقطع ہے۔

286 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: " إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ ; فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری اچھائی' تمہیں اچھی لگے' اور تمہاری برائی' تمہیں بری لگے' تو تم مومن ہو'

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

287 - وَلَهُ فِي الْأَوْسَطِ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: مَا الْإِثْمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: " مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ فَدَعْهُ " قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: " مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ ; فَهُوَ مُؤْمِنٌ."

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَإِنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ.

285-اخرجه الامام احمد فى مسنده 398/4' اورده المؤلف فى زوائد المسند 114' اورده المؤلف فى كشف الاستار 79

286-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 7539

287-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 2993

انہی کے حوالے سے معجم اوسط میں یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز تمہارے من میں کھٹکے تم اُسے چھوڑ دو! اُس شخص نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اُس کی برائی بری لگے اور اچھائی اچھی لگے وہ مؤمن ہوگا۔

اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ابوکثیر ہے وہ تدلیس کرتا ہے اگرچہ وہ صحیح کے رجال میں سے ہے۔

288 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ هَالِكٌ فِي الضَّعْفِ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اُس کی برائی بری لگے وہ مؤمن ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ہے جو ضعیف ہونے کے حوالے سے ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ

باب: خیر خواہی کا بیان

289 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ: أَحَبُّ مَا يَعْبُدُنِي بِهِ عَبْدِي إِلَيَّ النُّصْحُ لِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ جن طریقوں سے میری عبادت کرتا ہے اُن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز یہ ہے کہ میری خیر خواہی کی جائے (یعنی کسی کو میرا شریک قرار نہ دیا جائے)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: کہ اسے عبیداللہ بن زحر نے علی بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

290 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الدِّينُ النَّصِيحَةُ." قَالُوا: لِمَنْ؟ قَالَ: " لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ "

288-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7474

289-اخرجه الامام احمد فی مسنده 254/5 اورده المؤلف فی زوائد المسند 101

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَقَالَ: "وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ."
قَالَ أَحْمَدُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَمُقْتَضَى رِوَايَةِ أَحْمَدَ الِانْقِطَاعُ بَيْنَ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَمَعَ ذَلِكَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ وَقَدْ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ: أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ. وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَلَفْظُ أَبِي يَعْلَى: قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "لِكِتَابِ اللهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ."

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''دین' خیرخواہی کا نام ہے' لوگوں نے دریافت کیا: کس کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی' اُس کے رسول کی' اور اہل ایمان کے حکمرانوں کی''۔
یہ روایت امام احمد' امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''مسلمانوں کے حکمرانوں اور اُن کے عام افراد کی''۔
امام احمد نے اس کی سند میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: عمرو بن دینار سے یہ منقول ہے: وہ کہتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جبکہ امام طبرانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت عمرو بن دینار کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' امام احمد کی روایت کا تقاضا یہ ہے کہ عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے' اس کے ہمراہ اس روایت کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان ہے' اُسے امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اِس کی نقل کی ہوئی روایات منکر ہوتی ہیں' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' امام ابویعلیٰ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:
''لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کی' اُس کے نبی کی' اور مسلمانوں کے حکمرانوں کی''۔

291 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرَنِي جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِالنُّصْحِ."
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جبرائیل نے مجھے خیرخواہی کی ہدایت کی تھی''
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن علی ہاشمی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

290-اخرجه الامام احمد فی مسنده 351/1' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2368' اورده المؤلف فی زوائد المسند 102' اورده المؤلف فی کشف الاستار 61' اورده المؤلف فی المقصد العلی 35
291-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 6326

292 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دین خیرخواہی (کا نام) ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

293 - وَعَنْ ثَوْبَانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَأْسُ الدِّينِ النَّصِيحَةُ." قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "لِلهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَلِدِينِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دین کا سر (یعنی بنیادی تعلیم) خیرخواہی ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کس کی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی' اُس کے دین کی' مسلمان حکمرانوں کی اور مسلمانوں کے عام افراد کی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن سوید ہے اور وہ ضعیف ہے' اُس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

294 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُصْبِحْ وَيُمْسِي نَاصِحًا لِلهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِإِمَامِهِ وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ضَعَّفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَوَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا اہتمام (یعنی اس کی صحیح دیکھ بھال) نہیں کرتا' وہ اُن میں سے نہیں ہے' اور جو شخص ایسے عالم میں صبح یا شام نہیں کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول' اُس کی کتاب' اُس کے مقرر کردہ حکمران' اور عام مسلمان افراد کا خیرخواہ ہو' تو وہ بھی اُن میں شمار نہیں ہوگا"

292-اورده المؤلف فی کشف الاستار 62

293-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط1184

294-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط471' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر50/2

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن ابوجعفر رازی ہے' جسے محمد بن حمید نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابوحاتم' ابوزرعہ اور ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔

295 - وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَدَعَانِي فَقَالَ: "لَا أَقْبَلُ مِنْكَ حَتَّى تُبَايِعَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ" فَبَايَعْتُهُ.

قُلْتُ: لَهُ حَدِيثٌ فِي الصَّحِيحِ غَيْرُ هٰذَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی' جب میں واپس مڑ گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور ارشاد فرمایا: میں (اس بیعت کو) تمہاری طرف سے' اُس وقت تک قبول نہیں کروں گا' جب تک تم ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کی بیعت نہیں کرتے' راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اِس بات پر بھی آپ کی بیعت کر لی۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِن کے (یعنی حضرت جریر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ''صحیح'' میں حدیث منقول ہے' جو اس کے علاوہ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ حُبُّهُمْ إِيمَانٌ

باب: اُن لوگوں کا بیان' جن کی محبت ایمان ہے

296 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ، وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❁❁ عبدالرحمان بن ابولیلیٰ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا' جب تک میں اس کے نزدیک' اس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا' اور میرے اہل بیت اُس کے نزدیک' اُس کے اپنے اہل خانہ سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتے' اور میری عترت' اُس کے نزدیک اُس کی اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتی' اور میری ذات اُس کے نزدیک' اُس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتی''۔

295-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 2457' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الصغیر 189/1

296-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 46 16' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 5790

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اُس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ہے اور وہ خراب حافظے کا مالک ہے' اُس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

297- وَعَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا' جب تک میں' اُس کے نزدیک' اُس کی اولاد' اُس کے ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

298- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَتَى الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَتَيْتُ قَوْمًا يَتَحَدَّثُونَ، فَلَمَّا رَأَوْنِي سَكَتُوا، وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّهُمْ اسْتَثْقَلُونِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقَدْ فَعَلُوهَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُهُمْ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِحُبِّي، أَتَرْجُونَ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ أَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: یارسول اللہ! میں کچھ لوگوں کے پاس آیا' جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے' جب انہوں نے مجھے دیکھا' تو وہ خاموش ہو گئے' ایسا صرف اس وجہ سے ہوا کہ اُنہوں نے مجھے بوجھ محسوس کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے ایسا کیا ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اُن میں سے کوئی ایک' اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا' جب تک وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے آپ لوگوں سے محبت نہیں رکھتا (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:) کیا تم لوگ یہ اُمید رکھتے ہو کہ میری شفاعت کی وجہ سے تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور بنو عبدالمطلب کو اُس کی اُمید نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی اصرم بن حوشب ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

297- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 8859

298- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 4674' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الصغیر 96/2

299 - وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ صَادِقًا غَيْرَ كَاذِبٍ، وَلَقِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَحَبَّهُمْ، وَكَانَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَهُ كَمَنْزِلَةِ نَارٍ أُلْقِيَ فِيْهَا - فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ." أَوْ قَالَ: "فَقَدْ بَلَغَ ذُرْوَةَ الْإِيمَانِ." الشَّكُّ مِنْ صَفْوَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ، اخْتُلِفَ فِي سَمَاعِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ لِتَدْلِيسِهِ.

❁❁ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹا ہوئے بغیر' سچا ہونے کے طور پر' اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے' اور جب وہ اہل ایمان سے ملتا ہے' تو ان سے بھی محبت کرتا ہے اور زمانہ جاہلیت کا معاملہ اُس کے نزدیک آگ میں ڈالے جانے کی مانند ہو' تو اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا''۔

راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایمان کی چوٹی تک پہنچ جاتا ہے'' یہ شک صفوان نامی راوی کو ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اُس کی سند میں ایک راوی شریح بن عبید ہے' وہ ثقہ ہے' اور تدلیس کرنے والا ہے' اور اس کی تدلیس کے وجہ سے' اُس کے صحابہ کرام سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

300 - عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - حُرُمَاتٌ ثَلَاثٌ، مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِيْ، وَحُرْمَةُ رَحِمِيْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَلَمْ أَرَ مَنْ وَثَّقَهُ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حرمتیں تین ہیں' جو شخص اُن کی حفاظت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے' اور جو شخص اُن کی حفاظت نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرتا' اسلام کی حرمت' میری حرمت اور میرے رشتہ داروں کی حرمت''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن حماد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

299-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 257/20

300-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 203

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں نے کسی کو اُس کی توثیق کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

301 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ:

أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْعَبْدَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ فَضَّالُ بْنُ جُبَيْرٍ لَا يَحِلُّ الِاحْتِجَاجُ بِهِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا' یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول' اُس شخص کے نزدیک اُن دونوں کے علاوہ' ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' یہ کہ وہ کسی بندے کے ساتھ محبت رکھتا ہو اور وہ اُس (بندے) کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہو' اور یہ کہ آگ میں ڈالا جانا' اُس کے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہو' کہ وہ کفر کی طرف واپس چلا جائے' اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کفر سے بچالیا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی فضال بن جبیر ہے' جس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

302 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُبُّ قُرَيْشٍ إِيمَانٌ، وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ، وَحُبُّ الْعَرَبِ إِيمَانٌ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْهَيْثَمُ بْنُ جَمَّازٍ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالْبَزَّارُ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي الْمَنَاقِبِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قریش سے محبت رکھنا ایمان ہے اور اُن سے بغض رکھنا کفر ہے' عربوں سے محبت رکھنا ایمان ہے' جو شخص عربوں سے محبت رکھے گا' وہ مجھ سے محبت رکھے گا' اور جو عربوں سے بغض رکھے گا' وہ مجھ سے بغض رکھے گا"۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن جماز ہے' جسے امام احمد امام یحییٰ بن معین اور امام بزار نے ضعیف قرار دیا ہے۔

301- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 80/9، اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 2540

302- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 2537، اورده المؤلف في كشف الاستار 64

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس موضوع سے متعلق دیگر روایات' مناقب سے متعلق باب میں آئیں گی۔

بَابٌ مِّنَ الْإِيمَانِ الْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے لیے' کسی سے محبت رکھنا' اور اللہ تعالیٰ کے لیے' کسی سے بغض رکھنا' ایمان کا حصہ ہے

303 - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ صَرِيحَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلّٰهِ وَيُبْغِضَ لِلّٰهِ. فَإِذَا أَحَبَّ لِلّٰهِ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَايَةَ مِنَ اللّٰهِ، إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْ عِبَادِي وَأَحِبَّائِي مِنْ خَلْقِي الَّذِينَ يُذْكَرُونَ بِذِكْرِي، وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ' صریح ایمان کا حقدار اُس وقت تک نہیں ہوتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت نہیں رکھتا' اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے بغض رکھتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جاتا ہے (اور حدیث قدسی میں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''میرے بندوں میں سے' میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے' میرے محبوب بندے' وہ ہیں کہ میرے ذکر کے ہمراہ اُن کا ذکر کیا جاتا ہے' اور اُن کے ذکر کے ہمراہ' میرا ذکر کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی کی رشدین بن سعد ہے' اور وہ منقطع اور ضعیف ہے۔

304 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَجِدُ الْعَبْدُ صَرِيحَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلّٰهِ وَيُبْغِضَ لِلّٰهِ، فَإِذَا أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَايَةَ، وَإِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْ عِبَادِي وَأَحِبَّائِي مِنْ خَلْقِي الَّذِينَ يُذْكَرُونَ بِذِكْرِي، وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ رِشْدِينُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی' صریح ایمان کو اُس وقت تک نہیں پا سکتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کے ساتھ محبت نہیں رکھتا' اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھتا ہے' تو وہ ولایت کا مستحق ہو جاتا ہے (حدیث قدسی میں' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:)

''میرے بندوں میں سے' میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے' میرے محبوب بندے' وہ ہیں کہ میرے ذکر کے

303- اخرجه الامام احمد فی مسنده 430/3' اورده المؤلف فی زوائد المسند 115

ساتھ اُن کا ذکر کیا جاتا ہے اور اُن کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی رشدین ہے اور وہ ضعیف ہے۔

305 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ، قَالَ: "أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللهِ." قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ"، وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: "وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ."

وَفِي الْأُولَى رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيفٌ.

رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے افضل ایمان کے بارے میں سوال کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو' اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھو' اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر کے لیے استعمال کرو! حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یوں کہ تم لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو' جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو' اور تم لوگوں کے لیے وہی چیز ناپسند کرو' جو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''اور یہ کہ تم بھلائی کی بات کہو یا پھر خاموش رہو''۔

پہلی روایت میں رشدین بن سعد ہے' اور دوسری روایت میں ابن لہیعہ ہے' اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں' یہ دونوں روایات امام احمد نے نقل کی ہیں۔

306 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْثَقُ؟" فَقَالُوا: الصَّلَاةُ. قَالَ: "حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا؟" قَالُوا: صِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: "حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ؟" قَالُوا: الْجِهَادُ. قَالَ: "حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ؟" قَالَ: "إِنَّ أَوْثَقَ عُرَى الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُ.

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے دریافت کیا: اسلام کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نماز' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اچھی ہے' لیکن یہ مراد نہیں ہے' لوگوں نے عرض کی: رمضان کے روزے' آپ نے فرمایا: یہ بھی اچھے ہیں لیکن یہ مراد نہیں ہے' لوگوں نے عرض کی: جہاد

305- اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 247/5' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 116

306- اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 286/4' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 118

کرنا' آپ نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے' لیکن یہ مراد نہیں ہے' پھر آپ نے فرمایا: اسلام کی سب سے مضبوط رسی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو اور اللہ کے لیے بغض رکھو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے' جسے اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

307 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ " قَالَ قَائِلٌ: الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ، وَقَالَ قَائِلٌ: الْجِهَادُ. قَالَ: " اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - الْحُبُّ لِلّٰهِ، وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ. "

قُلْتُ: عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ طَرَفٌ مِنْهُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ کون سا عمل' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ کسی نے کہا: نماز اور زکوٰۃ' کسی نے کہا: جہاد' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت رکھی جائے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے بغض رکھا جائے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا شخص ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

308 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ - وَقَالَ هَاشِمٌ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھے - یہاں ہاشم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: - جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے' اُسے کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے' جس کے ساتھ' وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

309 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "

307- اخرجه الامام احمد فی مسنده 146/5' اورده المؤلف فی زوائد المسند 119

308- اخرجه الامام احمد فی مسنده 289/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند 120' اورده المؤلف فی كشف الاستار 63

يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ؟ "قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "أَوْثَقُ عُرَى الْإِسْلَامِ: الْوَلَايَةُ فِي اللهِ، وَالْحُبُّ فِي اللهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللهِ "فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي الْعِلْمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ عَقِيلُ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! ایمان کی کون سی رسی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی سب سے مضبوط رسی اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھنا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھنا ہے...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ مکمل روایت علم سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عقیل بن جعد ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

310- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمِينُ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَغَيْرُهُمَا، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَحَلُّهُ الصِّدْقُ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے روک لیتا (یعنی نہیں دیتا) ہے' وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے' جسے امام بخاری' امام احمد اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔

311- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ بَيْنَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَبِي إِسْحَاقَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے ساتھ یوں محبت رکھے کہ وہ اُس کے ساتھ صرف' اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھے۔

309- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير10531 10357' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير 223/1

310- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير7613' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط9083

311- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير8860

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسحاق طبری ہے اور یہ روایت ''منقطع'' ہے اور یہ ''انقطاع'' عبدالرزاق نامی راوی اور ابواسحق نامی راوی کے درمیان ہے۔

312 - وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِي: أَحِبَّ فِي اللهِ، وَأَبْغِضْ فِي اللهِ، وَوَالِ فِي اللهِ، وَعَادِ فِي اللهِ ; فَإِنَّهُ لَا تُنَالُ وِلَايَةُ اللهِ إِلَّا بِذَلِكَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ - وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ - حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ، وَصَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى ضَعْفِهِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ فِيمَنْ يَغْضَبُ لِلَّهِ وَيَرْضَى لِلَّهِ.

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھو! اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھو اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی رکھو اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی رکھو اللہ تعالیٰ کی ولایت تک صرف اِس (عمل) کے ذریعے ہی پہنچا جاسکتا ہے اور آدمی نے خواہ کتنی ہی نمازیں پڑھی ہوں اور روزے رکھے ہوں وہ ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ ایسا نہیں ہوجاتا لوگوں کا بھائی چارہ تو دنیاوی معاملے کے حوالے سے ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اکثر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس سے پہلے حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے جو اُس شخص کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر غضبناک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر راضی ہوتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُنْجِيَاتِ وَالْمُهْلِكَاتِ

باب: نجات دلانے والی چیزوں اور ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزوں کا بیان

313 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ، وَثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ ; فَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَخَشْيَةُ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. وَأَمَّا الْكَفَّارَاتُ: فَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَنَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ. وَأَمَّا الدَّرَجَاتُ: فَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

312- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 13537

313- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5754

''تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں' تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں' تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں' تین چیزیں درجات (میں اضافہ کا باعث) ہیں' جہاں تک ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ ایسی کنجوسی ہے' جس کی اطاعت کی جائے' اور ایسی نفسانی خواہش ہے' جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا اپنے بارے میں خود پسندی کا شکار ہونا ہے' جہاں تک نجات دلانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ غضب یا رضامندی کے عالم میں (یعنی ہر حال میں) عدل کرنا' تنگی یا خوشحالی (ہر حال میں) میانہ روی اختیار کرنا' پوشیدہ اور علانیہ (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے' جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا' اور قدم اُٹھا کر (یعنی زیادہ دور سے چل کے) باجماعت نماز کے لیے جانا ہے' جہاں تک درجات (میں اضافہ کا باعث بننے) والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور رات کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا ہے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا ایک ایسا راوی ہے' جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

314 - وَعَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " ثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ، وَثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ ; فَأَمَّا الْكَفَّارَاتُ: فَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَوَاتِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَنَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ. وَأَمَّا الدَّرَجَاتُ: فَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَخَشْيَةُ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ. وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِبَعْضِهِ، وَقَالَ: " إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ مِنَ الْخُيَلَاءِ ". وَفِيهِ زَائِدَةُ بْنُ أَبِي الرُّقَادِ وَزِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ، وَكِلَاهُمَا مُخْتَلَفٌ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں کفارہ ہیں' تین چیزیں درجات میں اضافہ کا باعث ہیں' تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں' جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' قدم اُٹھا کر (یعنی دور سے چل کے) جمعہ (یا باجماعت نماز) کی ادائیگی کے لئے جانا ہے' جہاں تک درجات میں اضافہ کا باعث بننے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات میں اُس وقت (نفل) نماز ادا کرنا ہے' جب لوگ سو رہے ہوں' جہاں تک نجات دلانے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو وہ غصہ اور رضامندی (ہر حال میں) عدل کرنا' تنگی اور خوشحالی (ہر حال میں) میانہ روی اختیار

314-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط5452'اورده المؤلف في كشف الاستار 80'اورده المنذري في الترغيب والترهيب 161/1

کرنا اور پوشیدہ وعلانیہ (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ہے' جہاں تک ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے' تو ایسی کنجوسی' جس کی اطاعت کی جائے' ایسی نفسانی خواہش' جس کی پیروی کی جائے' اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا' تکبر کا حصہ ہے''۔

اِس روایت کی سند میں' ایک راوی زائدہ بن ابورقاد ہے' اور ایک راوی زیاد نمیری ہے' اِن دونوں سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

315- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُهْلِكَاتُ ثَلَاثٌ: إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ."

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں تین ہیں' آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا' بخل کی اطاعت کیا جانا' اور نفسانی خواہش کی پیروی کی جانا''۔

316- وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِي سَنَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى كِلَاهُمَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الْخُرَاسَانِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' اِس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت دونوں کی سند میں' ایک راوی محمد بن عون خراسانی ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

باب: حیاء کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

317 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ."

315-اورده المؤلف فی کشف الاستار 82' اورده ابونعيم فی الحلية 219/3' اورده المؤلف فی کشف الاستار 83

316-اورده المؤلف فی کشف الاستار 9/2501

317-اخرجه الامام احمد فی مسنده 501' اورده المؤلف فی زوائد المسند 122

رَوَاهُ أَحْمَدُ - وَفِي الصَّحِيحِ مِنْهُ: "الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ" - وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا' اور بے حیائی جفاء کا حصہ ہے اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ''صحیح'' میں اس کا یہ حصہ منقول ہے: ''حیاء ایمان کا حصہ ہے''

اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

318 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو الْمِقْدَامِ لَا يَحِلُّ الاِحْتِجَاجُ بِهِ، ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَلَمْ يُوَثِّقْهُ أَحَدٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیاء ایمان کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہشام بن زیاد ابومقدام ہے' جس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور کسی نے بھی اُس کی توثیق نہیں کی ہے۔

319 - وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ".

قُلْتُ: حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَاهُمَا جَمِيعًا الطَّبَرَانِيُّ فِي الأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِي مُسْنَدِهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمَأْمُونِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ عَبْدَ الْجَبَّارِ.

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیاء ایمان کا حصہ ہے' اور ایمان جنت میں ہوگا' بے حیائی' جفاء کا حصہ ہے اور جفاء' جہنم میں ہوگی''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ان دونوں روایات کو امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے' اس کی سند میں یہ بات مذکور ہے: اسے عبدالجبار بن عبداللہ نامی راوی نے مامون کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور میں نے کسی کو عبدالجبار نامی اس راوی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

320 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ بِصَاحِبِهِمْ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ،

إِنَّ صَاحِبَنَا هٰذَا قَدْ أَفْسَدَهُ الْحَيَاءُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ شَرَائِعِ الإِسْلَامِ، وَإِنَّ الْبَذَاءَ مِنْ لُؤْمِ الْمَرْءِ".

318-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 7463

319-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 5055؛ اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير 115/2

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ وَثَّقَهُمُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اپنے ایک ساتھی کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارے ساتھی کو حیاء نے خراب کر دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حیاء' اسلامی احکام کا حصہ ہے اور بے حیائی' آدمی کی کمینگی میں سے ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

321 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعِيَّ مِنَ الْإِيمَانِ، وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ. وَالْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ مِنَ الشَّيْطَنِ، وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ." فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ لِأَبِي أُمَامَةَ: إِنَّا لَنَقُولُ فِي الشِّعْرِ: إِنَّ الْعِيَّ مِنَ الْحُمْقِ. قَالَ: إِنِّي أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجِيئُنِي بِشِعْرِكَ الْمُنْتِنِ؟!.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مِحْصَنٍ الْعُكَاشِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک حیا اور عی (یعنی بات کرتے ہوئے جھجک کا شکار ہونا) ایمان کا حصہ ہیں' اور یہ دونوں جنت کے قریب کر دیتے ہیں' اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں' جبکہ فحش کلامی اور بے حیائی' شیطان کی طرف سے ہیں' یہ دونوں جہنم کے قریب کر دیتے ہیں' اور جنت سے دور کر دیتے ہیں"

ایک دیہاتی شخص نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم تو شاعری میں یہ کہتے ہیں: عی' حماقت کا حصہ ہے' تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بیان کر رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:' اور تم (اُن کے مقابلے میں) میرے سامنے اپنا بدبودار شعر پیش کر رہے ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن محصن عکاشی ہے اور وہ ضعیف ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

322 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ إِلَّا جَمِيعًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْقَوْمِسِيُّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"حیاء اور ایمان' ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں' اور یہ دونوں (اگر کسی شخص سے جدا ہوں گے) تو ایک سا

321-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7481

322-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4471' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 223/1

تم جدا ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عبیدہ قومسی نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

323 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ فِي قَرَنٍ، فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ كَذَّابٌ خَبِيثٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حیاء اور ایمان ملے ہوئے ہیں جب اِن دونوں میں سے کوئی ایک سلب کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اُس کے پیچھے رخصت ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے جو کذاب اور خبیث ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصِّدْقَ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: سچائی کے ایمان کا حصہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

324 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: " الصِّدْقُ، وَإِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ، وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ."

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي ذَمِّ الْكَذِبِ مِنْ كِتَابِ الْعِلْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سچ بولنا جب آدمی سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو وہ ایمان والا ہوتا ہے اور جب وہ ایمان والا ہوتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو کتاب العلم میں جھوٹ کی مذمت سے متعلق باب میں مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

325 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ كُلَّهُ

323-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8313

324-اخرجه الامام احمد في مسنده 176/2، اورده المؤلف في زوائد المسند 103

حَتّٰى يَتْرُكَ الْكَذِبَ فِي الْمُزَاحَةِ، وَالْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ مَنْصُوْرُ بْنُ أُذَيْنٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيْثُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، بَعْضُهَا فِي الْعِلْمِ، وَبَعْضُهَا فِي الْأَدَبِ - إِنْ شَاءَ اللهُ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اُس وقت تک مکمل طور پر مؤمن نہیں ہوتا' جب تک وہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا' اور جھگڑا کرنا ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ سچا ہی (یعنی جھگڑا کرنے میں حق پر ہی) کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی منصور بن اُذین ہے' میں نے کسی کو اِس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِس موضوع سے متعلق دیگر احادیث آگے آئیں گی' جن میں سے کچھ علم سے متعلق باب میں آئیں گی اور کچھ ادب سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

326 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ صَرِيْحَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَدَعَ الْمِزَاحَ وَالْكَذِبَ، وَيَدَعَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی صریح ایمان تک' اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ مزاح اور جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا' اور جھگڑا کرنے کو ترک نہیں کر دیتا' اگرچہ (جھگڑا کرنے میں) وہ حق پر ہی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''کبیر'' میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں یہ مذکور ہے: اِسے محمد بن عثمان نے' سلیمان بن داؤد سے نقل کیا ہے' اور میں نے کسی کو اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

327 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا، إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ بَيْنَ الْأَعْمَشِ وَأَبِي أُمَامَةَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن میں ہر عادت ہو سکتی ہے' صرف خیانت اور جھوٹ نہیں ہو سکتے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اعمش اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے درمیان میں یہ منقطع ہے۔

325-اخرجه الامام احمد في مسنده 352/2353' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5103' اورده المؤلف في زوائد المسند 3047

327-اورده المؤلف في زوائد المسند 126

328 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خُلَّةٍ غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤمن میں ہر عادت ہو سکتی ہے' سوائے خیانت اور جھوٹ کے (یعنی اُس میں خیانت اور جھوٹ کبھی نہیں ہو سکتے)''۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ خُلُقٍ، لَيْسَ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن میں' ہر اخلاق (یعنی ہر عادت) ہو سکتی ہے' لیکن خیانت اور جھوٹ بولنا نہیں ہو سکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن ولید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

330 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَجْتَمِعُ الْكُفْرُ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ، وَلَا يَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْكَذِبُ جَمِيعًا، وَلَا تَجْتَمِعُ الْخِيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ جَمِيعًا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کفر اور ایمان کسی ایک شخص کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں' اور سچ اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں' اور خیانت اور امانت دونوں (کسی ایک شخص کے دل میں) اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

331 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: كُلُّ الْخِلَالِ يُطْوَى عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مؤمن' ہر عادت میں مبتلا ہو سکتا ہے' لیکن خیانت اور جھوٹ بولنے میں (مبتلا نہیں ہو سکتا ہے)''۔

328-اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 197/10

330-اورده المؤلف في زوائد المسند 125

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

332 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ؛ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ؛ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سچائی کو تم (لازمی) اختیار کرو! کیونکہ وہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور وہ دونوں (یعنی سچائی اور نیکی) جنت میں ہوں گی اور جھوٹ سے بچنا تم پر لازم ہے! کیونکہ وہ گناہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور وہ دونوں (یعنی جھوٹ اور گناہ) جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

333 - وَعَنْ مَازِنِ بْنِ الْغَضُوبَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ؛ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت مازن بن غضوبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے::

''تم پر سچ کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ جنت کی طرف لے جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

باب: اہل کتاب میں سے' یا اُن کے علاوہ' جو شخص اسلام قبول کر لے' اُس کا بیان

334 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيلًا، فَكَانَ فِيمَا قَالَ: "مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا، وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَهُ أَجْرُهُ، وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے نیچے موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمدہ گفتگو ارشاد فرمائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا' اُس میں یہ بات بھی تھی:

''اہل کتاب میں سے' جو شخص مسلمان ہو جائے' اُسے دوگنا اجر ملے گا' اُسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے' جو

333-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 337/20' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7564

334 -اخرجه الامام احمد في مسنده 295/5' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 77867856

ہمیں (یعنی مسلمانوں کو) حاصل ہیں اور اُس پر وہ تمام چیزیں لازم ہوں گی جو ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) لازم ہیں' مشرکین میں سے جو شخص مسلمان ہوگا' اُسے ایک گنا اجر حاصل ہوگا' اُسے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور اس پر وہ تمام چیزیں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمن ہے' جسے امام احمد اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ الْإِسْلَامِ بِالنَّسَبِ

باب: نسب کے حوالے سے اسلام (یعنی مسلمان شمار کیے جانے) کا بیان

335 - قَالَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: فَوُلِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ، وَهُوَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ، ثُمَّ زَيْنَبُ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَلِيًّا وَأُمَامَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي غَاضِرَةَ، فَافْتَصَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوهُ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: "مَنْ شَارَكَنِي فِي شَيْءٍ فَأَنَا أَحَقُّ بِهِ، وَأَيُّمَا كَافِرٍ شَارَكَ مُسْلِمًا فِي شَيْءٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ."

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ كَمَا تَرَى.

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' زبیر بن بکار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ کے ہاں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' جو آپ ﷺ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے' پھر سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں' نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی' حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اُن کے (دو بچوں) علی اور اُمامہ کو جنم دیا' علی نامی صاحبزادے' بنو غاضرہ میں دودھ پیتے بچے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کا دودھ چھڑوا دیا تھا (اُن کا شیرخوارگی کی عمر میں انتقال ہو گیا تھا) اُن کے والد (یعنی حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس) اُس وقت مشرک تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز میں' میرا شراکت دار بن جائے' تو اُس چیز کا میں زیادہ حقدار ہوں گا' اور جب کوئی کافر' کسی مسلمان کا کسی چیز میں حصے دار بن جائے' تو وہ (مسلمان) اُس چیز کے بارے میں' اُس (کافر) سے زیادہ حقدار ہوگا''۔

بَابٌ فِيمَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ أَحَدٌ

باب: جس شخص کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو جائے' اُس کا بیان

336 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَسْلَمَ عَلَى

يَدَيْهِ رَجُلٌ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ، وَضَعَّفَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: كَذَّابٌ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ هَذَا الْبَابِ فِي الْجِهَادِ - إِنْ شَاءَ اللهُ - وَحَدِيثُ عَائِشَةَ فِيمَنْ رَبَّى صَغِيرًا حَتَّى يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فِي الْبِرِّ وَالصِّلَةِ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو جائے' اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن معاویہ نیشاپوری ہے' اسے امام احمد نے ثقہ قرار دیا ہے اور اکثر لوگوں نے اِسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس موضوع سے متعلق دیگر احادیث' جہاد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

جو شخص کسی کمسن بچے کی تربیت کرے (یعنی اُسے پال پوس کر بڑا کرے) یہاں تک کہ وہ بچہ اتنا بڑا ہو جائے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے' ایسے شخص کے بارے میں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث' نیکی اور صلہ رحمی سے متعلق باب میں آئے گی۔

بَابٌ فِيمَنْ عَمِلَ خَيْرًا ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: جو شخص کوئی بھلائی کا کام کرے اور پھر مسلمان ہو جائے

337 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ أَنَّهُ كَانَ يُشَارِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فِي التِّجَارَةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ جَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَرْحَبًا بِأَخِي وَشَرِيكِي، كَانَ لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي، يَا سَائِبُ، قَدْ كُنْتَ تَعْمَلُ أَعْمَالًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا تُقْبَلُ مِنْكَ، وَهِيَ الْيَوْمَ تُقْبَلُ مِنْكَ." وَكَانَ ذَا سَلَفٍ وَصِلَةٍ.

قُلْتُ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَغَيْرُهُ بَعْضَهُ، وَلَهُ طَرِيقٌ تَأْتِي فِي الْبِرِّ وَالصِّلَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت سائب بن ابوسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام سے پہلے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارت میں شراکت دار تھے' فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بھائی اور (کاروباری) شراکت دار کو خوش آمدید ہے جو دھوکہ نہیں دیتا اور فریب نہیں دیتا تھا (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں مخاطب کر کے فرمایا:) اے

336-أخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 3546' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 157/1

337-اخرجه الامام احمد في مسنده 425/3' اورده المؤلف في زوائد المسند 154

سائب! تم نے زمانہ جاہلیت میں کئی ایسے کام کئے' جو تمہاری طرف سے قبول نہیں ہوئے تھے' وہ آج (اسلام قبول کر لینے کے بعد) تمہاری طرف سے قبول ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب اُدھار دیدیا کرتے تھے اور صلہ رحمی کرتے تھے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد اور' ایک اور صاحب نے' اِس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' اس کی ایک اور سند بھی ہے' جو نیکی اور صلہ رحمی سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

338- وَعَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْمُجَاشِعِيِّ، وَهُوَ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ بْنِ غَالِبِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي آيًا مِّنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي عَمِلْتُ أَعْمَالًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهَلْ لِي فِيهَا مَنْ أَجْرٍ؟ قَالَ: " وَمَا عَمِلْتَ؟ " فَقُلْتُ: إِنِّي أَضْلَلْتُ لِي نَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ، فَخَرَجْتُ أَتْبَعُهُمَا عَلَى جَمَلٍ لِي، فَرُفِعَ لِي بَيْتَانِ فِي فَضَاءٍ مِّنَ الْأَرْضِ، فَقَصَدْتُ قَصْدَهُمَا، فَوَجَدْتُ فِي أَحَدِهِمَا شَيْخًا كَبِيرًا، فَقُلْتُ: هَلْ أَحْسَسْتَ نَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ؟ قَالَ: مَا نَارَاهُمَا، قُلْتُ: مِيسَمُ بَنِي دَارِمٍ. قَالَ: قَدْ أَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ، وَنَتَجْنَاهُمَا فَظَأَرْنَاهُمَا، وَقَدْ نَعَشَ اللهُ بِهِمَا أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ قَوْمِكَ مِنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ. قَالَ: فَبَيْنَا هُوَ يُخَاطِبُنِي إِذْ نَادَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ الْآخَرِ: وَلَدَتْ. قَالَ: وَمَا وَلَدَتْ؟ إِنْ كَانَ غُلَامًا فَقَدْ شَرِكَنَا فِي قَوْمِنَا - وَقَالَ الْبَزَّارُ: فَقَدْ تَبَارَكْنَا فِي قَوْمِنَا - وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَادْفِنَاهَا، فَقَالَتْ: جَارِيَةٌ؟، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْمَوْءُودَةُ؟ قَالَ: ابْنَةٌ لِي، فَقُلْتُ: إِنِّي أَشْتَرِيهَا مِنْكَ. قَالَ: يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ، أَتَقُولُ: أَتَبِيعُ ابْنَتَكَ وَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنِّي رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ؟ فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَشْتَرِي مِنْكَ رَقَبَتَهَا، إِنَّمَا أَشْتَرِي رُوحَهَا أَنْ لَا تَقْتُلَهَا. قَالَ: بِمَ تَشْتَرِيهَا؟ قُلْتُ: بِنَاقَتَيَّ هَاتَيْنِ وَوَلَدَيْهِمَا. قَالَ: وَتَزِيدُنِي بَعِيرَكَ هٰذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، عَلَى أَنْ تُرْسِلَ مَعِي رَسُولًا، فَإِذَا بَلَغْتُ إِلَى أَهْلِي رَدَدْتُ إِلَيْكَ الْبَعِيرَ، فَفَعَلَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ أَهْلِي رَدَدْتُ إِلَيْهِ الْبَعِيرَ. فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ فَكَّرْتُ فِي نَفْسِي أَنَّ هٰذِهِ مَكْرُمَةٌ مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ، وَظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَقَدْ أَحْيَيْتُ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ مَوْءُودَةً، أَشْتَرِي كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ بِنَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ وَجَمَلٍ، فَهَلْ لِي فِي ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَكَ أَجْرٌ إِذْ مَنَّ اللهُ عَلَيْكَ بِالْإِسْلَامِ." قَالَ عَبَّادٌ: وَمِصْدَاقُ قَوْلِ صَعْصَعَةَ قَوْلُ الْفَرَزْدَقِ:

وَجَدِّي الَّذِي مَنَعَ الْوَائِدَاتِ ... فَأَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوأَدِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو التَّمِيمِيُّ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: لَا يَصِحُّ حَدِيثُهُ. وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

338- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7412' اورده المؤلف فی کشف الاستار 72

حضرت صعصعہ بن ناجیہ مجاشعی رضی اللہ عنہ‘ جو فرزدق بن غالب بن صعصعہ (یعنی عربی کے مشہور شاعر فرزدق) کے دادا ہیں‘ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی‘ میں نے اسلام قبول کرلیا‘ نبی اکرم ﷺ نے مجھے قرآن کی کچھ آیات کی تعلیم دی‘ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ اچھے کام کیے تھے‘ کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ میں نے بتایا: ایک مرتبہ میری دو اونٹنیاں گم ہوگئیں تھیں‘ جن کے ہاں بچے کی پیدائش ہونے والی تھی۔ میں اُن دونوں کی تلاش کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہوکر نکلا‘ ایک کھلی جگہ پر میرے سامنے دو گھر آئے‘ میں اُن دونوں کی طرف چلا گیا‘ اُن دونوں میں سے ایک گھر میں‘ میں نے ایک عمر رسیدہ بوڑھے کو پایا‘ تو میں نے دریافت کیا: کیا تمہیں دو عشراوی اونٹنیوں کے بارے میں کچھ پتہ ہے؟ اس نے دریافت کیا: اُن دونوں کا نشان کیا ہے؟ میں نے بتایا: بنو دارم کے مخصوص آلے سے نشان لگایا گیا‘ اُس نے کہا: تمہاری دو اونٹنیاں ہمیں ملی تھیں‘ ہم نے ان کا بچہ پیدا کروالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کے ذریعے تمہاری قوم کے‘ یعنی عربوں کے مضر قبیلے کے دو گھرانوں کو سہولت عطا کی‘ ابھی وہ شخص میرے ساتھ گفتگو کررہا تھا‘ کہ اسی دوران‘ دوسرے گھر میں سے ایک عورت نے بلند آواز میں یہ کہا: پیدائش ہوگئی ہے‘ اس شخص نے دریافت کیا: کیا پیدا ہوا ہے؟ اگر تو لڑکا ہے‘ تو وہ ہماری قوم میں ہمارا حصہ دار ہوگا۔ یہاں امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں‘ اُس کے ذریعے ہماری قوم میں برکت ہوگی‘ اور اگر لڑکی ہوئی ہے‘ تو تم اُسے دفنا دو! اُس عورت نے جواب دیا: لڑکی ہوئی ہے‘ میں نے دریافت کیا: کس کو زندہ درگور کرنے کی بات ہورہی ہے؟ وہ کون ہے؟ اُس شخص نے بتایا: وہ میری بیٹی ہے‘ میں نے کہا: میں اُسے تم سے خرید لیتا ہوں‘ اُس نے کہا: اے بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے فرد! کیا تم یہ کہہ رہے ہو؟ کہ میں اپنی بیٹی فروخت کردوں‘ جبکہ میں تمہیں یہ بات بتاچکا ہوں کہ میں ایک عرب ہوں اور میرا تعلق مضر قبیلے سے ہے‘ میں نے کہا: میں تم سے اُس کا وجود نہیں خرید رہا‘ میں اُس کی زندگی خرید رہا ہوں کہ تم اُس کو قتل نہ کرو! اُس نے دریافت کیا: تم کس چیز کی عوض میں اُسے خریدو گے؟ میں نے کہا: اپنی اُن دونوں اونٹنیوں اور اُن کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کے عوض میں‘ اُس نے کہا: تم اپنا یہ اونٹ بھی مجھے دو گے‘ میں نے کہا: ٹھیک ہے‘ تم اپنا کوئی آدمی میرے ساتھ بھیج دو‘ جب میں اپنے گھر پہنچ جاؤں گا‘ تو یہ اونٹ تمہیں بھجوا دوں گا‘ اُس نے ایسا ہی کیا‘ جب میں اپنے گھر پہنچا‘ تو میں نے اُسے اونٹ واپس کردیا‘ رات کو کسی وقت میں سوچ رہا تھا کہ یہ نیکی مجھ سے پہلے کسی عرب نے نہیں کی ہوگی‘ جب اسلام کا ظہور ہوا‘ تو اُس وقت تک‘ میں 360 بچیوں کی زندگی بچاچکا تھا‘ جنہیں زندہ درگور کیا جاناتھا‘ میں نے اُن (بچیوں) میں سے ہر ایک کو دو عشراوی اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں خریدا تھا‘ تو کیا مجھے اِس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ بھی اجر ملا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت نصیب کی ہے۔

عباد نامی راوی کرتے ہیں: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ نے جو بیان کیا تھا‘ اُسی کی طرف فرزدق کے اِس شعر میں اشارہ پایا جاتا ہے:

’’اور میرا دادا‘ وہ ہے‘ جس نے بچیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا‘ تو اُس (یعنی میرے دادا) نے انہیں زندگی دی

اور انہیں زندہ دفن نہیں کیا گیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی طفیل بن عمرو تمیمی ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی ہے عقیلی فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی جاتی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ اَحْسَنَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْ اَسَاءَ

باب: جوشخص اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی اچھائی کرے یا برائی کرے اُس کا بیان

339 - عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: "مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ مِنْكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ اَسِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے زمانہ جاہلیت میں جو عمل کیے تھے کیا اُن کے حوالے سے ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اچھے کام کرے اُس کے اُن کاموں کا مواخذہ نہیں ہوگا' جو اُس نے زمانہ جاہلیت میں کیے تھے' اور تم میں سے جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بھی برے کام کرے گا' تو اُس نے زمانہ جاہلیت میں' اور زمانہ اسلام میں' جو برے کام کیے ہوں گے' اُن (سب) کے حوالے سے اُس شخص کا مواخذہ ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسید بن زید ہے اور وہ کذاب ہے۔

بَابٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

باب: بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اُسی چیز کو پسند نہیں کرتا' جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے

340 - عَنْ اَنَسٍ: كُنْتُ جَالِسًا وَرَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ." قَالَ اَنَسٌ: فَخَرَجْتُ اَنَا وَالرَّجُلُ اِلَى السُّوْقِ فَاِذَا سِلْعَةٌ تُبَاعُ فَسَاوَمْتُهُ، فَقَالَ: بِثَلَاثِيْنَ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ: قَدْ اَخَذْتُهَا بِاَرْبَعِيْنَ، فَقَالَ

339-اورده المؤلف فی کشف الاستار 73

340-اورده المؤلف فی کشف الاستار 68

صَاحِبُهَا: مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هٰذَا وَاَنَا اُعْطِيكَهَا بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا؟ ثُمَّ نَظَرَ اَيْضًا فَقَالَ: قَدْ اَخَذْتُهَا بِخَمْسِينَ، فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هٰذَا وَاَنَا اُعْطِيكَهَا بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ "، وَاَنَا اَرٰى اَنَّهُ صَالِحٌ بِخَمْسِينَ.

قُلْتُ: فِي الصَّحِيْحِ طَرَفٌ مِنْهُ عَنْ اَنَسٍ وَّحْدَهُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور ایک شخص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا، جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہیں کرتا، جس کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور وہ صاحب اُٹھ کر بازار کی طرف گئے، وہاں ایک سامان فروخت ہو رہا تھا، میں نے اُس کی قیمت دریافت کی: تو اُس شخص نے بتایا: یہ تیس کے عوض میں ہے، اُن صاحب نے اُس کو دیکھا اور بولے: میں اِسے چالیس کے عوض میں لوں گا، اُس شخص نے کہا: تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ جبکہ میں تمہیں اِس سے کم قیمت میں یہ چیز دے رہا ہوں، اُن صاحب نے پھر اس چیز کا جائزہ لیا اور بولے: میں اِسے پچاس کے عوض میں لوں گا، دوسرے فریق نے کہا: تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ جبکہ میں تمہیں یہ چیز اِس سے کم قیمت میں دے رہا ہوں، اُن صاحب نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے، اُسی چیز کو پسند نہیں کرتا، جس کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"

تو میری یہ رائے ہے کہ یہ چیز پچاس (درہم یا دینار) کی ہونی چاہیے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: "صحیح" میں اِس روایت کا ایک حصہ مذکور ہے، جو صرف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ

باب: اُس شخص کا ایمان نہیں، جس کی امانت نہ ہو

341 - عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ: " لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ اَبُوْ هِلَالٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ

النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی ہمیں خطبہ دیتے تھے تو آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہ ہو اور اُس شخص کا دین نہیں جس کا عہد نہ ہو (یعنی جو امین نہ ہو اور جو عہد کی پاسداری نہ کرتا ہو)''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوہلال ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

342 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَلَهُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ: لَا دِينَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ. وَفِيهِ الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہ ہو اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم مؤمن نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے انہی صحابی کے حوالے سے ایک اور روایت نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) ''اُس کا دین نہیں جس کی امانت نہ ہو''۔

اس کی سند میں ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمان ہے اور وہ اکثر حضرات کے نزدیک ضعیف ہے۔

343 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ."

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَدْ تَقَدَّمَ، وَفِيهِ حُصَيْنُ بْنُ مَذْعُورٍ عَنْ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيِّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں جس کا عہد نہ ہو''

341-اورده المؤلف فی کشف الاستار 135/3154210251 اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2606 اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2856 اخرجه البیهقی فی السنن الکبری 288/6 وابن حبان فی صحیحه 194 والبغوی فی شرح السنه 38 اورده المؤلف فی زوائد المسند 129 اورده المؤلف فی کشف الاستار 100 اورده المؤلف فی المقصد العلی 4445

342-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7798

343اخرجه الطبرانی فی معجمه الکبیر 10553

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے حصین بن مذعور نے قریش تمیمی میں سے نقل کیا ہے اور میں نے کسی کو ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

بَابُ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

باب: مؤمن دھوکہ سے حملہ نہیں کرتا

344 - وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: أَلَا أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا؟ قَالَ: لَا، وَكَيْفَ تَقْتُلُهُ وَمَعَهُ الْجُنُودُ؟ قَالَ: أَلْحَقُ بِهِ فَأَفْتِكُ بِهِ. فَقَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْإِيمَانَ قَيْدُ الْفَتْكِ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَكِنَّهُ مُدَلِّسٌ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ.

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: کیا میں آپ کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کردوں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! تم اُنہیں کیسے قتل کر سکتے ہو؟ جبکہ اُن کے ساتھ لشکر موجود ہے؟ اس نے کہا: میں اُن کے ساتھ جا کے مل جاتا ہوں اور پھر دھوکہ سے اُن پر حملہ کردوں گا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان دھوکے سے حملہ کرنے کے لئے بیڑی ہے' مؤمن دھوکہ سے حملہ نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرتا ہے' تاہم اس روایت میں اُس نے یہ کہا ہے: حسن بصری نے ہمیں یہ بات بیان کی۔

345 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - فَقَالَتْ لَهُ: أَمَا خِفْتَ أَنْ أُقْعِدَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتِ لِتَفْعَلِي وَأَنَا فِي بَيْتِ أَمَانٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَعْنِي: " الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ " كَيْفَ أَنَا فِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكِ وَفِي حَوَائِجِكِ؟ قَالَتْ: صَالِحٌ. قَالَ: فَدَعِينَا وَإِيَّاهُمْ حَتَّى نَلْقَى رَبَّنَا - عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، إِلَّا أَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى عَائِشَةَ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے فرمایا: کیا تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا؟ کہ میں نے تمہارے لیے کسی شخص کو (اپنے گھر میں' چھپا کر) بٹھا کر رکھا ہوگا اور وہ تمہیں قتل کردے گا؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہیں کرسکتی ہیں' میں امان والے گھر میں موجود ہوں اور

344-اخرجه الامام احمد فی مسنده 166/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 133

345-اورده المؤلف فی کشف الاستار 92/4' اورده المؤلف فی زوائد المسند 135

میں نبی اکرم ﷺ کو ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سن چکا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تھا: ''ایمان دھوکے سے حملہ کرنے کے لئے بیڑی ہے''۔

(پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:) آپ کی خدمت اور آپ کی ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے میں کیسا ہوں؟ سیّدہ عائشہ نے جواب دیا: اچھے ہو! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ مجھے اور اُن لوگوں کو (ہمارے حال پر) رہنے دیں، یہاں تک کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے تاہم امام طبرانی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ سعید بن مسیب کے حوالے سے مروان سے منقول ہے وہ بیان کرتا ہے: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا...... اس روایت کی سند میں ایک راوی علی بن زید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يُخَالِفُ كَمَالَ الْإِيمَانِ

باب: جو شخص ایمان کے کمال کے برخلاف کام کرتا ہے اُس کا بیان

346 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مُسْتَكْمِلِ الْإِيمَانِ مَنْ لَمْ يَعُدَّ الْبَلَاءَ نِعْمَةً، وَالرَّخَاءَ مُصِيبَةً." قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: " لِأَنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتْبَعُهُ إِلَّا الرَّخَاءُ، وَكَذٰلِكَ الرَّخَاءُ لَا يَتْبَعُهُ إِلَّا الْبَلَاءُ وَالْمُصِيبَةُ، وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مُسْتَكْمِلِ الْإِيمَانِ مَنْ لَمْ يَسْكُنْ فِي صَلَاتِهِ." قَالُوْا: وَلِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: "لِأَنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَإِذَا كَانَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ إِنَّمَا يُنَاجِي ابْنَ آدَمَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَدَنِيُّ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مؤمن کامل ایمان والا نہیں ہوتا جو آزمائش کو نعمت اور خوشحالی کو مصیبت شمار نہیں کرتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیونکہ ہر آزمائش کے بعد سہولت آتی ہوتی ہے اسی طرح ہر سہولت کے بعد آزمائش اور مصیبت آتی ہے اور وہ شخص کامل ایمان والا نہیں ہوتا جو نماز میں پرسکون نہیں رہتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیونکہ نمازی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اور جب آدمی نماز کی حالت میں نہ ہو تو وہ انسان سے مناجات کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن یحییٰ مدنی ہے امام بخاری فرماتے ہیں: وہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

346-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 10949

بَابُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ

باب: مؤمن طعنے دینے والا اور لعنت کرنے والا نہیں ہوتا ہے

347 - عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءٍ، وَثَّقَهُ اَبُوْ زُرْعَةَ وَجَمَاعَةٌ، وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن طعنے دینے والا' لعنت کرنے والا' فحش گفتگو کرنے والا اور بدزبان نہیں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن مغراء ہے' جسے امام ابوزرعہ اور ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ علی بن مدینی نے اُسے ضعیف کہا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِيمَنِ ادَّعَى غَيْرَ نَسَبِهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ

باب: جو شخص اپنے نسب کے علاوہ کا دعویٰ کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء قائم کرے' اُس کا بیان

348 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُفْرٌ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ وَاِنْ دَقَّ، وَادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْاَوْسَطِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: "كُفْرٌ بِامْرِءٍ". وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نسب سے برأت کا اظہار کرنا' کفر ہے' خواہ وہ نسب کتنا ہی ہلکا کیوں نہ ہو' اور (کسی) ایسے نسب کا دعویٰ کرنا' جو معروف نہ ہو (یہ بھی کفر ہے)''

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

347-اورده المؤلف فی کشف الاستار 101

348-اخرجه الامام احمد فی مسنده 215/2' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2818' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 108/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 136

''آدمی کی یہ چیز کفر ہے''...... یہ روایت عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہے۔

349 - وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، رَوَاهُ عَنْ جَابِرٍ خَالِدُ بْنُ اَبِیْ حَيَّانَ، وَثَّقَهُ اَبُوْ زُرْعَةَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.
قُلْتُ: وَيَاْتِیْ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَغَيْرُهُ فِيمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فِی الْفَرَائِضِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرتا ہے وہ اپنی گردن سے ایمان کا پٹہ اتار دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے خالد بن ابوحیان نامی راوی نے نقل کیا ہے جسے امام ابوزرعہ نے ثقہ قرار دیا ہے اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث جو اپنے حقیقی آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرنے والے شخص کے بارے میں ہیں وہ فرائض سے متعلق باب میں آئیں گی۔

350 - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ ادَّعٰى نَسَبًا لَا يُعْرَفُ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَانْتِفَاءٌ مِنْ نَسَبٍ - وَاِنْ دَقَّ - كُفْرٌ بِاللّٰهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ السَّرِیُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی ایسے نسب کا دعویٰ کرے جو معروف نہ ہو تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے کفر کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ نسب سے نفی کرنا خواہ وہ کتنا ہی ہلکا کیوں نہ ہو یہ اللہ تعالیٰ کا کفر ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے اور وہ ضعیف ہے یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سری بن اسماعیل ہے اور وہ متروک ہے۔

351 - وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ عُدَیِّ بْنِ عُدَیٍّ، عَنْ اَبِيهِ - اَوْ عَمِّهِ: اَنَّ مَمْلُوكًا كَانَ يُقَالُ لَهُ: "كَيْسَانُ"، فَسَمّٰى نَفْسَهُ قَيْسًا، وَادَّعٰى اِلٰى مَوْلَاهُ وَلَحِقَ بِالْكُوفَةِ، فَرَكِبَ اَبُوهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ

349- اخرجه الامام احمد فی مسنده 332/3، اورده المؤلف فی زوائد المسند 137، اورده المؤلف فی زوائد المسند 326327328، اورده المؤلف فی زوائد المسند 132/1

350- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8575، اورده المؤلف فی كشف الاستار 104

351- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 4807

الْمُؤْمِنِيْنَ، ابْنِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِي (وَادَّعٰى)، ثُمَّ رَغِبَ عَنِّي وَادَّعٰى إِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا كُنَّا نَقْرَأُ: (لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ؟) فَقَالَ زَيْدٌ: بَلٰى. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: انْطَلِقْ فَاقْرِنِ ابْنَكَ إِلٰى بَعِيرِكَ، ثُمَّ انْطَلِقْ فَاضْرِبْ بَعِيرَكَ سَوْطًا وَابْنَكَ سَوْطًا حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ أَهْلَكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَأَيُّوبُ بْنُ عُدَيٍّ وَأَبُوهُ أَوْ عَمُّهُ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

❁❁ ایوب بن عدی بن عدی اپنے والد یا شاید اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک غلام تھا' جس کا نام کیسان تھا' اُس نے اپنا نام قیس رکھ لیا اور اپنے آقا کی اولاد ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کوفہ چلا گیا' اُس کا باپ سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: اے امیر المؤمنین! میرا بیٹا' جو میرے ہاں پیدا ہوا' اب وہ کسی اور کے نسب کا دعویٰ کرتا ہے' اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے اور اپنی نسبت میرے اور اُس کے آقا کی طرف کر دی ہے (یعنی وہ خود کو میرے آقا کا بیٹا ظاہر کرتا ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے: ''تم لوگ اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑو! کیونکہ یہ چیز تمہارا کفر شمار ہو گی''

تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے کہا: تم جاؤ! اور اپنے بیٹے کو اپنے اونٹ پر باندھو! اور پھر روانہ ہو جاؤ' ایک کوڑا' اپنے اونٹ کو مارنا' اور ایک کوڑا' اپنے بیٹے کو مارنا' یہاں تک کہ تم اُسے ساتھ لے کر اپنے گھر آ جاؤ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور ایوب بن عدی' اُس کے والد یا اُس کے چچا کا ذکر کرتے ہوئے' میں نے کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

352 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِيْنَ عَامًا - أَوْ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا ."-

قُلْتُ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص' جو اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اُس کی خوشبو 70 سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سال کی مسافت کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے

352- اخرجه الامام احمد فى مسنده 194/2' اورده المؤلف فى زوائد المسند 141

ہیں:

''پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

باب: تکبر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

353 - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا، ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَبَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا - يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو - وَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مروہ پہاڑی پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی' یہ دونوں حضرات آپس میں بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں رُک کر رونے لگے' ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: انہوں نے (اُن کی مراد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے) یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دل میں دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا' اللہ تعالیٰ اُسے اوندھے منہ جہنم میں داخل کردے گا''

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں

354 - وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عِنْدَ أَحْمَدَ صَحِيحَةٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِنْسَانٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ".

❀❀ امام احمد کی نقل کردہ ایک اور صحیح روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا''۔

355 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ - تَحِلُّ لَهُ الْجَنَّةُ أَنْ يَرِيحَ رِيحَهَا وَلَا يَرَاهَا".

353-اخرجه الامام احمد في مسنده 164/2' اورده المؤلف في زوائد المسند 147

355-اخرجه الامام احمد في مسنده 151/4' اورده المؤلف في زوائد المسند 146

فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ الْجَمَالَ وَأَشْتَهِيهِ، حَتَّى إِنِّي لَأُحِبُّهُ فِي عِلَاقَةِ سَوْطِي، وَفِي شِرَاكِ نَعْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ ذَاكَ الْكِبْرُ، إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ، وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَيْنَيْهِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ شَهْرٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اُس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر موجود ہو' تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اور وہ اُسے (جنت کو) دیکھ بھی نہیں سکے گا۔ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابو ریحانہ تھا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جمال کو پسند کرتا ہوں' اور اس کا خواہش مند ہوتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے یہ بات بھی پسند ہے کہ میرے کوڑے کے لٹکانے کی جگہ' اور میرے جوتے کا تسمہ بھی عمدہ ہونا چاہیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ چیز تکبر نہیں ہے' بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے منہ موڑ لے' اور لوگوں کو اپنی نظروں میں حقیر سمجھے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی شہر ہے' اس نے اِسے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

356 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوِ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خود کو عظیم سمجھتا ہے' یا تکبر کے ساتھ چلتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اُس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

357 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ شَدِيدُ الضَّعْفِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا اور وہ شخص جہنم میں داخل

356-اخرجه الامام احمد فی مسنده 118/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند 149

357-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 12235' اورده المؤلف فی کشف الاستار 104

نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن کثیر مصیصی ہے جو انتہائی ضعیف ہے۔

358 - وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ." قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْنَا، وَكَيْفَ لَنَا أَنْ نَعْلَمَ مَا فِي قُلُوبِنَا مِنْ ذَاتِ الْكِبْرِ؟ وَأَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبِسَ الصُّوفَ أَوْ حَلَبَ الشَّاةَ أَوْ أَكَلَ مَعَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ - فَلَيْسَ فِي قَلْبِهِ - إِنْ شَاءَ اللهُ - الْكِبْرُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا.

حدیث: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو ہلاکت کا شکار ہوگئے' ہمیں یہ کیسے پتہ چل سکتا ہے؟ کہ ہمارے دل میں تکبر نہیں ہے' اور کہاں ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اونی لباس پہنے' یا بکری کا دودھ دوہے' یا اپنے غلام کے ساتھ کھائے' توان شاء اللہ اُس کے دل میں تکبر نہیں آئے گا''

اس روایت کو امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں نقل کیا ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی یزید بن عبدالملک نوفلی ہے' جو انتہائی منکر الحدیث ہے۔

359 - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - يَقُولُ: الْعِزُّ إِزَارِي، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِيهِ عَذَّبْتُهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالِدُ أَبِي أَحْمَدَ، ضَعَّفَهُ أَبُو زُرْعَةَ وَغَيْرُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت (یا غلبہ) میرا تہبند ہے' اور کبریائی میری چادر ہے' جو شخص اِس کے بارے میں' میرا مقابلہ کرے گا' میں اُسے عذاب دوں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن زبیر ہے' جو ابواحمد نامی راوی کا والد ہے' اس کو امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

358-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 6668

359-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3380' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 119/1

360 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَازَعَ اللهَ رِدَاءَهُ، فَإِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ، وَإِزَارَهُ الْعِزُّ، وَرَجُلٌ فِي شَكٍّ مِنْ أَمْرِ اللهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَتِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ هٰكَذَا. وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مُطَوَّلًا، وَيَأْتِي فِي بَابِ الْكَبَائِرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگوں سے سوال نہیں ہوگا' ایک وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اُس سے جھگڑا کرتا ہے' بے شک اس کی چادر کی بڑائی ہے' اور اُس کا تہبند غلبہ ہے' ایک وہ شخص' جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے' اور اُس کی رحمت سے مایوس ہونے والا شخص''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے' امام بزار نے اسے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ روایت کبائر سے متعلق باب میں' آگے آئے گی' اُس کے رجال ثقہ ہیں۔

361 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ مَرَّ فِي السُّوقِ وَعَلَيْهِ حُزْمَةٌ مِنْ حَطَبٍ، فَقِيلَ لَهُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هٰذَا وَقَدْ أَغْنَاكَ اللهُ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَدْمَغَ الْكِبْرَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبْرٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ بازار سے گزرے' تو انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اُٹھایا ہوا تھا' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اِس سے بے نیاز کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تکبر کو کچل دوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی جتنا تکبر موجود ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

362 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آخِذًا بِيَدِ أَبِي مُوسَى فِي بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَأَتَى عَلَى سَائِلَةٍ فِي ظَهْرِ الطَّرِيقِ تَسْفِي الرِّيَاحُ فِي وَجْهِهَا، فَقَالَ لَهَا أَبُو مُوسَى: تَنَحَّيْ عَنْ سَنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: هٰذَا الطَّرِيقُ لَهُ مُعْرَضًا، فَلْيَأْخُذْ حَيْثُ شَاءَ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَبِي مُوسَى حَتَّى كَبَا لِذٰلِكَ، وَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: "يَا أَبَا مُوسَى، اشْتَدَّ عَلَيْكَ مَا قَالَتْ هٰذِهِ السَّائِلَةُ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ حِينَ اسْتَخَفَّتْ بِمَا قُلْتُ لَهَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: "لَا تُكَلِّمْهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ". فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، مَا هٰذِهِ فَتَكُونُ جَبَّارَةً؟ فَقَالَ: "إِنْ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ فِي قُدْرَتِهَا فَإِنَّهُ فِي قَلْبِهَا."

360- اورده المؤلف فی کشف الاستار 84

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بِلَالُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ.

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

''ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی گلی سے گزرتے ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' کہ اس دوران راستے میں ایک مانگنے والی سامنے آ گئی' جس کا حال انتہائی برا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اُس عورت سے کہا: تم اللہ کے رسول کے راستے سے ہٹ جاؤ! اُس عورت نے کہا: یہ راستہ کشادہ ہے' وہ جس طرف سے چاہیں (راستہ) لے سکتے ہیں' یہ بات حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بہت ناگوار گزری' قریب تھا کہ وہ اُس عورت کی پٹائی کرتے' نبی اکرم ﷺ کو اُن کے چہرے سے اُن کی ناگواری کا اندازہ ہو گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوموسیٰ! اس مانگنے والی عورت نے جو کہا ہے' (کیا) وہ تم پر گراں گزرا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ' آپ پر قربان ہوں! میں نے اللہ کے رسول کے معاملے کے بارے میں' اِس عورت کو جو کہا تھا جب اِس نے اُس بات کی تخفیف کی' تو یہ بات مجھ پر گراں گزری ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِس کے ساتھ کلام نہ کرو! کیونکہ یہ تکبر کرنے والی ہے' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ قربان ہوں' یہ کیسے تکبر کرنے والی ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ چیز اگرچہ اس کی قدرت میں نہیں ہے' لیکن یہ چیز اس کے دل میں پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بلال بن ابوبردہ ہے۔

363- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ، وَمَرَّتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ: الطَّرِيقَ، فَقَالَتْ: الطَّرِيقُ ثَمَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَأَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَرَمَاهُ بِالْكَذِبِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَضَعَّفَهُ بِرَاوٍ آخَرَ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی راستے سے گزر رہے تھے' وہاں سے ایک سیاہ فام عورت بھی گزر رہی تھی' ایک صاحب نے اُس سے کہا: راستہ دے دو! اُس عورت نے کہا: راستہ موجود تو ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِسے رہنے دو! کیونکہ یہ تکبر کا شکار ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ حمانی ہے' امام احمد نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے' اور اُس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے' یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ایک اور راوی کے حوالے سے' اُنہوں نے اِسے ضعیف قرار دیا ہے۔

364- وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ

363- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8160' اخرجه الامام ابويعلى في مسنده 3262' اورده المؤلف في المقصد العلى 1722

364- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5978

رَجُلٌ يَنْظُرُ هَلْ فِي الطَّرِيقِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُمِيطُهُ، فَإِذَا هُوَ بِامْرَأَةٍ عَجُوزٍ قَالَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قُلْتُ: ذَكَرَ هٰذَا فِي تَرْجَمَةِ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَالَّذِي قَبْلَهُ فِي تَرْجَمَةِ أَبِي مُوسَى، فَلَا أَدْرِي أَحَالَهُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ . وَاللهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ کے آگے ایک شخص جا رہا تھا' وہ اِس بات کا جائزہ لے رہا تھا' کہ راستے میں کوئی ایسی چیز نہ ہو' جو نبی اکرم ﷺ کو ناپسند ہو' اور اگر ہو' تو وہ اُسے ہٹا دے' اِسی دوران ایک بوڑھی عورت سامنے آئی...... اِس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کے حالات میں ذکر کی گئی ہے' اور اِس سے پہلے والی روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حالات میں ذکر کی گئی ہے' مجھے یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ اصل میں کس سے منقول ہے؟ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابٌ فِي قَوْلِهِ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَنَحْوِ هٰذَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے' مؤمن نہیں رہتا'' اور اِس کی مانند دیگر فرامین کا تذکرہ

365- عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ - أَوْ سَرَفٍ - وَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُدْرِكُ بْنُ عُمَارَةَ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' کسی شرف والی چیز کو لوٹنے والا' اُس کو لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی مدرک بن عمارہ ہے اس کا ذکر ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس کے باقی رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

366- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ،

365- اخرجه الامام احمد فی مسنده 352/4، 353' اورده المؤلف فی زوائد المسند 143' اورده المؤلف فی کشف الأستار 111

وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِطُوْلِهِ وَالْبَزَّارُ، وَرَوَى أَحْمَدُ مِنْهُ: "لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَلَا يَسْرِقُ" فَقَطْ. وَفِيْ إِسْنَادِ أَحْمَدَ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَفِيْ إِسْنَادِ الطَّبَرَانِيِّ مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: يُحَدِّثُ أَحْيَانًا بِالْحَدِيْثِ الْمُنْكَرِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں::

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اور کسی شرف والی چیز کو لوٹ لینے والا' اُسے لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' امام احمد نے اس روایت میں سے صرف زنا کرنے اور چوری کرنے کا ذکر کیا ہے' امام احمد کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' جبکہ امام طبرانی کی سند میں ایک راوی معلی بن مہدی ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شخص بعض اوقات منکر حدیث نقل کر دیتا ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

367 - وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا - أَنَّهُ مَرَّ رَجُلٌ قَدْ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ عَلٰى بَابِهَا، فَقَالَتْ: أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا؟ قُلْتُ: رَجُلٌ أُخِذَ سَكْرَانًا فَضُرِبَ. فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَشْرَبُ الشَّارِبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - يَعْنِي الْخَمْرَ - وَلَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاكُمْ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِبَعْضِهِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اُن کے دروازے کے پاس سے' ایک ایسا شخص گزرا' کہ شراب نوشی کی وجہ سے اُس کی پٹائی کی گئی تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اِس کا کیا معاملہ ہے؟ تو میں نے بتایا: یہ ایک ایسا شخص ہے' اِس کو نشے کے عالم میں پکڑا گیا' تو اُس کی پٹائی کی گئی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سبحان اللہ! میں

366-اخرجه الامام احمد فی مسنده 346/3' اورده المؤلف فی کشف الاستار 115' اورده المؤلف فی زوائد المسند 144

367-اخرجه الامام احمد فی مسنده 139/6' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1231' اورده المؤلف فی زوائد المسند 145' اورده المؤلف فی کشف الاستار 112

نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شراب پینے والا کوئی بھی شخص' شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' (راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کی مراد خمر تھی' زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شرف والی ایسی چیز جس کی طرف لوگ نگاہیں اُٹھا کے دیکھتے ہوں' اُس کو لوٹ لینے والا شخص اُسے لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' تو تم لوگ بچ کے رہو! تم لوگ بچ کے رہو!''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام بزار نے اِس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اِسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ ابن اسحاق نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' امام بزار کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

368 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يُشْرِفُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اور جس چیز کو لوگ دیکھ رہے ہوں' اُسے لوٹ لینے والا' اُسے لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے' شعبہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

369 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ." قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "يَخْرُجُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ، فَإِنْ تَابَ رَجَعَ إِلَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْ إِسْنَادِ الطَّبَرَانِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى وَثَّقَهُ الْعِجْلِيُّ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا اُسے پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے

369- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط534' اورده المؤلف في كشف الاستار 114

فرمایا: ایمان اُس شخص میں سے نکل جاتا ہے' اگر وہ توبہ کرلے' تو ایمان اُس کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ہے' جسے عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد اور دیگر حضرات نے اُس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے' اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

370 - وَعَنْ شَرِيكٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَمَاعَةٌ لَمْ أَعْرِفْهُمْ.

❁❁ شریک نے' ایک صحابی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص زنا کرتا ہے' ایمان اُس میں سے نکل جاتا ہے' اگر وہ توبہ کرلے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کرلیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں (راویوں کی) ایک جماعت ایسی ہے' جن سے میں واقف نہیں ہوں۔

371 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. قُلْتُ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّحِيحِ وَغَيْرِهِ بِاخْتِصَارٍ، وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ كَذَلِكَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اور شرف والی چیز کو لوٹ لینے والا' اُسے لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "صحیح" اور دوسری کتاب میں' اختصار کے ساتھ منقول ہے' حضرت ابوہریرہ سے منقول روایت بھی اِس کی مانند ہے۔

372 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُولُ:

370-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر7224

371-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر13304' اورده المؤلف فی کشف الاستار115

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الرَّجُلُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ"، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَنْ زَنٰى فَقَدْ كَفَرَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا اَنْ نُبْهِمَ اَحَادِيْثَ الرُّخَصِ، لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ: اَنَّ ذٰلِكَ الزِّنَا لَهٗ حَلَالٌ، فَاِنْ آمَنَ بِهٖ اَنَّهٗ لَهٗ حَلَالٌ فَقَدْ كَفَرَ، وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِتِلْكَ السَّرِقَةِ اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ، فَاِنْ آمَنَ بِهَا اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ فَقَدْ كَفَرَ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ، فَاِنْ شَرِبَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ فَقَدْ كَفَرَ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ، فَاِنِ انْتَهَبَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَنَّهَا لَهٗ حَلَالٌ فَقَدْ كَفَرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ كَذَّابٌ لَا تَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ.

❁❁ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر دیکھا' وہ فرما رہے تھے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' ایسی چیز' جس کی طرف لوگ نگاہ اُٹھا کر دیکھ رہے ہوں' اُسے لوٹ لینے والا اُس کو لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شخص' مؤمن نہیں رہتا' ایک شخص کھڑا ہوا' اور بولا: امیر المؤمنین! جو شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے' کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم رخصت والی احادیث کو مبہم رکھیں' زنا کرنے والا شخص مؤمن نہیں رہتا' اِس سے مراد یہ ہے' کہ وہ یہ ایمان رکھتا ہو کہ یہ زنا اُس کے لئے حلال ہے' اگر وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ زنا اُس کے لئے حلال ہے' تو وہ شخص کافر ہو جائے گا' چوری کرنے والا مؤمن نہیں رہتا' اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ اُس چوری کے بارے میں یہ ایمان رکھتا ہو کہ وہ اُس کے لئے حلال ہے' اگر وہ اِس بات پر ایمان رکھے کہ وہ چوری اُس کے لئے حلال ہے' تو وہ شخص کافر ہو جائے گا' شراب پینے والا' شراب پیتے ہوئے' مؤمن نہیں رہتا' اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ شراب اُس کے لئے حلال ہے' اگر وہ شخص اُس شراب کو ایسی حالت میں پیتا ہے کہ وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ شراب اُس کے لئے حلال ہے' تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا' شرف والی چیز کو لوٹ لینے والا شخص' اُسے لوٹتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ چیز اُس کے لئے حلال ہے' اگر وہ یہ ایمان رکھتے ہوئے اس چیز کو اُچک لیتا ہے کہ وہ چیز اُس کے لئے حلال ہے' تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی ہے' جو کذاب ہے' اُس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

372- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 50/2

373 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، الْإِيمَانُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ."

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلَهُ: "الْإِيمَانُ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ إِسْرَائِيلُ الْمُلَائِيُّ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهُ النَّاسُ. قُلْتُ: وَيَأْتِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ فِي الْفِتَنِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' ایمان' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اِس سے زیادہ معزز ہے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''ایمان' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِس سے زیادہ معزز ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسرائیل ملائی ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ دیگر لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' میں یہ کہتا ہوں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث فتنوں سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

374 - وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ." فَأَدَارَ دَارَةً وَاسِعَةً فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ أَدَارَ فِي وَسَطِ الدَّارَةِ دَارَةً، فَقَالَ: الدَّارَةُ الْأُولَى الْإِسْلَامُ، وَالدَّارَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ الدَّارَةِ الْإِيمَانُ، فَإِذَا زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا الشِّرْكُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ يَسَارٍ ضَعَّفَهُ الْعُقَيْلِيُّ.

❀❀ فضل بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) کو سنا' اُن سے نبی اکرم ﷺ کے اِس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا: زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' تو محمد بن علی نے زمین پر ایک بڑا دائرہ بنایا' پھر اس کے درمیان میں ایک اور دائرہ بنایا' اور پھر یہ فرمایا: پہلے والا دائرہ اسلام ہے اور درمیان والا دائرہ' ایمان ہے' جب کوئی شخص زنا کرتا ہے' تو وہ ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف

373-اورده المؤلف فى كشف الاستار 116

374-اورده المؤلف فى كشف الاستار 117

چلا جاتا ہے لیکن شرک کے علاوہ اور کوئی چیز اُسے اسلام سے باہر نہیں کرتی ہے۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی فضل بن یسار ہے' جسے عقیلی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ

باب: ریاکاری کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

375 - عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ." قَالَ: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "الرِّيَاءُ، يَقُولُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - إِذَا جَزَى النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا، هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً؟."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي بَقِيَّةُ أَحَادِيثِ الرِّيَاءِ فِي الزُّهْدِ وَنَحْوِهِ.

❁❁ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے::

"تم لوگوں کے بارے میں' مجھے سب سے زیادہ اندیشہ چھوٹے شرک کا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چھوٹے شرک سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریاکاری' جب اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا (تو ریاکاری کرنے والوں سے فرمائے گا:) تم لوگ اُن کی طرف چلے جاؤ! جن کے لیے تم دنیا میں دکھاوا کرتے تھے' اور تم اِس بات کا جائزہ لو! کہ کیا تمہیں اُن کے پاس کوئی جزا ملتی ہے؟"۔

روایت امام احمد نے نقل کی ہیں' ان کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ریاکاری سے متعلق باقی احادیث' زہد اور اس کی مانند (دیگر امور سے متعلق ابواب) میں آئیں گی۔

بَابٌ الشُّحُّ يَمْحَقُ الْإِسْلَامَ

باب: بخل (آدمی کے) اِسلام کو مٹا دیتا ہے

376 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَمْحَقُ الْإِسْلَامَ مَحْقَ الشُّحِّ شَيْءٌ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَارَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

375-اخرجه الامام احمد فى مسنده' 428/5' اورده المؤلف فى زوائد المسند 150

376-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده' 3475' اورده المؤلف فى المقصد العلى 47

"(آدمی کے) اسلام کو کوئی بھی چیز اُس طرح نہیں مٹاتی ہے، جس طرح بخل مٹا دیتا ہے"۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن ابوسارہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي الْحِقْدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: بغض (دشمنی رکھنا) اور دیگر امور کا بیان

377- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ النَّمِيمَةَ وَالْحِقْدَ فِي النَّارِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُسْلِمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"چغلی اور بغض جہنم میں ہوں گے، یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے، اور اس کی سند میں ایک راوی عفیر بن معدان ہے، جس کے ضعیف ہونے پر (محدثین کا) اتفاق ہے۔

بَابٌ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ

باب: مکر اور دھوکہ دہی کا بیان

378- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَكْرُ وَالْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"مکر اور دھوکہ دہی، جہنم میں ہوں گے"۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن ابوحمید ہے، جس کے ضعیف ہونے پر (محدثین کا) اتفاق ہے۔

بَابٌ فِي الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں کا بیان

379- عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اجْتَنِبُوا الْكَبَائِرَ."

377-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4653، اورده المؤلف فی كشف الاستار 103

378-اورده المؤلف فی كشف الاستار 3/394، اورده المؤلف فی زوائد المسند 124

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو!''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

380 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَقِيَ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ - أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَخَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةٌ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَبَهْتُ مُؤْمِنٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَيَمِينٌ فَاجِرَةٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' کہ وہ کسی کو اُس کا شریک قرار نہ دیتا ہو' اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو' وہ اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہو' تو اُسے جنت نصیب ہوگی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہوگا' اور پانچ کام ایسے ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے' (کسی کو) اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' مؤمن پر بہتان لگانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا' جس کے ذریعے آدمی ناحق طور پر کسی کا مال ہتھیا لے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے' جو تدلیس کرنے والا ہے اور اس نے یہ روایت ''عنعنہ'' کے طور پر نقل کی ہے۔

381 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْأَرْضِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ كَمَهَ أَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جو زمین کے نشانات کو تبدیل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جو کسی نابینا کو راستے سے بھٹکا دیتا

380-اورده المؤلف فی زوائد المسند 142

381-اخرجه الامام احمد فی مسنده 108/1118152309317' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11546' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 25212539' اورده المؤلف فی زوائد المسند 138

ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے' جو اپنے حقیقی آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت ولاء ظاہر کرتا ہے''۔

یہی روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

382 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْكَبَائِرُ: اَوَّلُهُنَّ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقِّهَا، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالِانْتِقَالُ اِلَى الْاَعْرَابِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں' پہلا گناہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے کبیرہ گناہ یہ ہیں:) کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا' اور ہجرت کر لینے کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف لوٹ جانا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ابوسلمہ ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابوحاتم' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

383 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ." وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَبِيًا فَحَلَّ حَبْوَتَهُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرَفِ لِسَانِهِ وَقَالَ: " اَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْمُسَاوِرِ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' اور والدین کی نافرمانی کرنا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''اقعاء'' کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے حبوہ کو کھولا اور اپنی زبان کا کنارہ پکڑ کر ارشاد فرمایا: خبردار! جھوٹی بات (بھی' سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن مساور ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

384 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَرَاَيْتُمُ الزَّانِيَ وَالسَّارِقَ

382-اورده المؤلف في كشف الاستار 109

384-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 2633

وَشَارِبَ الْخَمْرِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْهِمْ؟ " قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: " هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَرَاَ: " وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا "، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ قَرَاَ: " اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ". وَكَانَ مُتَّكِئًا فَاحْتَفَزَ فَقَالَ: " اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ. "

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ كَبِيْرَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ اِلَّا اَنَّ الْحَسَنَ مُدَلِّسٌ وَعَنْعَنَهٗ.

حدیث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں::

''زانی' چور اور شراب نوشی کرنے والے شخص کے بارے میں' تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ برائیاں ہیں اور ان کی سزا بھی ہے' لیکن کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہیں:) کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہے' وہ بڑے گناہ کا الزام عائد کرتا ہے''۔

(اور دوسرا بڑا گناہ) والدین کی نافرمانی کرنا ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم میری اور اپنے والدین کی شکر گزاری کرو اور میری ہی طرف لوٹنا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! اور جھوٹی بات بھی (کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے)''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر وہ چیز' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو (اس کا ارتکاب) کبیرہ گناہ شمار ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ حسن نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' اور یہ روایت اس نے ''عنعنہ'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

385 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اجْتَنِبُوا الْكَبَائِرَ السَّبْعَ ". فَسَكَتَ النَّاسُ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْهُمْ؟ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. "

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

385- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 5636

''سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو! لوگ خاموش رہے' کسی نے کوئی بات نہیں کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے اُن کے (یعنی کبیرہ گناہوں کے) بارے میں دریافت نہیں کرو گے؟ (وہ یہ ہیں:) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' کسی کو قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' پاک دامن عورت پر الزام لگانا' اور ہجرت کر لینے کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: "لَا أُقْسِمُ، لَا أُقْسِمُ".

ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: " اَبْشِرُوا، اَبْشِرُوا، مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَاجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ؛ دَخَلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ." قَالَ الْمُطَّلِبُ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو: اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَاَكْلُ الرِّبَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُسْلِمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں قسم اٹھاتا ہوں! میں قسم اٹھاتا ہوں! پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ خوش خبری حاصل کرو! تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو! کہ جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے' اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' وہ جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گا' اندر داخل ہو جائے گا' مطلب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اُن (کبیرہ گناہوں) کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (وہ کبیرہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' کسی کو قتل کرنا' پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا اور سود کھانا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی مسلم بن ولید بن عباس ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

387 - وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ رَبِيْعَةَ، ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

387- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 1420

''تین چیزوں کے ہمراہ' کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اُس کی سند میں ایک راوی یزید بن ربیع ہے' جو انتہائی ضعیف ہے۔

388 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ، فَمَا أَنَا بِأَشَحَّ مِنِّي عَلَيْهِنَّ يَوْمَ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا، لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❀❀ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: (شاید راوی بیان کرتے ہیں:) وہ چار چیزیں ہیں جب سے میں نے' نبی اکرم ﷺ کی زبانی اُن کے بارے میں سنا ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) خبردار! تم لوگ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا' اور اُس جان کو قتل نہ کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' اور تم زنا نہ کرنا' اور تم چوری نہ کرنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

389 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحَرَةَ، وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے::

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی ایک بھی چیز نہ ہو' تو پھر (اُس کے علاوہ' اُس شخص کے گناہوں میں سے) اللہ تعالیٰ جس کی چاہے گا' مغفرت کردے گا' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے' کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار نہ دیتا ہو' اور وہ جادو کرنے والا نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے جاتا ہو' اور وہ اپنے بھائی کے خلاف دشمنی کا اظہار نہ کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے

390 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَأَكْلُ

388-اورده المؤلف في كشف الاستار 339/4' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 63166317

389-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 13004' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 917

390 -اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5709

الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالرُّجُوعُ إِلَى الْأَعْرَابِيَّةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہ سات ہیں' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' اُس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' البتہ اُس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' پاک دامن عورت پر الزام لگانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' اور ہجرت کرنے کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف لوٹ جانا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اُس کی سند میں ایک راوی ابو بلال اشعری ہے اور وہ ضعیف ہے۔

391 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ" الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اِس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے

392 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا' اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے (خود کو) محفوظ سمجھنا' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس کی مہربانی سے ناامید ہونا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سب سے بڑے کبیرہ گناہ'' اس کی سند صحیح ہے۔

393 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: "أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا، فَمَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَأُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ: فَهُوَ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ، فَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ."

391-اورده المؤلف فی كشف الاستار 106

392-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 878387848785

393-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 923

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ إِلَّا أَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میں تم لوگوں سے اس بات پر بیعت لوں گا کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دو گے اور تم کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرو گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور تم زنا نہیں کرو گے اور تم چوری نہیں کرو گے اور تم نشہ آور چیز نہیں پیو گے جو شخص اِن میں سے کوئی کام کرے گا اور پھر اُس پر حد قائم ہو جائے تو وہ کفارہ بن جائے گی اور جس شخص کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کر لے تو اُس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اِن میں سے کوئی بھی کام نہیں کرے گا' تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اِس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے البتہ اسے عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کیا ہے۔

394 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُطْفَأُ نَارُهُ، وَلَا تَمُوتُ دِيدَانُهُ، وَلَا يُخَفَّفُ عَذَابُهُ - الَّذِي يُشْرِكُ بِاللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَرَجُلٌ جَرَّ رَجُلًا إِلَى سُلْطَانٍ بِغَيْرِ ذَنْبٍ فَقَتَلَهُ، وَرَجُلٌ عَقَّ وَالِدَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْعَلَاءُ بْنُ سِنَانٍ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کی آگ نہیں بجھے گی اُس کا کام ختم نہیں ہوگا اور اس کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی وہ شخص جو کسی کو اللہ کا شریک قرار دیتا ہو یا وہ شخص جو کسی بے گناہ کو پکڑ کر حاکم وقت کے پاس لے جاتا ہے اور وہ حاکم اُسے قتل کر دیتا ہے اور وہ شخص جو اپنے والدین کا نافرمان ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اِس کی سند میں ایک راوی علی بن سنان ہے اسے امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے۔

395 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بڑے کبیرہ گناہوں میں اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا شامل ہیں''۔

394-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5993

395-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3237

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ مکمل روایت قسموں اور نذروں سے متعلق باب میں آئے گی اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

396 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِيْ عَمَلًا إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: "لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ عُذِّبْتَ وَحُرِّقْتَ، أَطِعْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَخْرَجَاكَ مِنْ مَالِكَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ، لَا تَتْرُكِ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ، لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ؛ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، لَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّهُ لَكَ، أَنْفِقْ مِنْ طَوْلِكَ عَلَى أَهْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ، أَخِفْهُمْ فِي اللهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَجَمَاعَةٌ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: كَانَ صَدُوقًا.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجیے! کہ جب میں اس پر عمل کرلوں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو! خواہ تمہیں عذاب دیا جائے یا تمہیں جلا دیا جائے اور اپنے ماں باپ کی اطاعت کرو! اگرچہ وہ تمہیں تمہارے مال سے اور تمہاری ہر چیز سے باہر نکال دیں اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور تم شراب نہ پینا کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے اور تم حکومت کے بارے میں اُس کے متعلقہ افراد سے جھگڑا نہ کرنا اگرچہ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تمہیں اُس کا حق ہے اور تم اپنی گنجائش میں سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا اور اُن سے اپنا عصا نہ اُٹھانا اُنہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر دلاتے رہنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن واقد ہے جسے امام بخاری اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے ثوری فرماتے ہیں: وہ صدوق تھا۔

397 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَمَنْعُ فَضْلِ الْمَاءِ، وَمَنْعُ الْفَحْلِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ وَلَمْ يُوَثِّقْهُ أَحَدٌ.

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اضافی پانی نہ دینا اور نر جانور کو (جفتی کے لیے) نہ دینا''۔

396- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7956
397- اورده المؤلف في كشف الاستار 107

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی صالح بن حیان ہے وہ ضعیف ہے کسی نے اُس کی توثیق نہیں کی ہے۔

398 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى إِمَامَهُ وَمَاتَ عَاصِيًا، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ مِنْ سَيِّدِهِ فَمَاتَ، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ كَفَاهَا أَمْرَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ. وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَازَعَ اللهَ رِدَاءَهُ؛ فَإِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ، وَإِزَارَهُ الْعِزُّ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي شَكٍّ مِنْ أَمْرِ اللهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، فَجَعَلَهُمَا حَدِيثَيْنِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین افراد ہیں جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا وہ شخص جو جماعت سے الگ ہو جائے اپنے امام کی نافرمانی کرے اور گناہ گار ہونے کے عالم میں مر جائے وہ کنیز یا غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر مفرور ہو جائے اور اسی حالت میں مر جائے وہ عورت جس کا شوہر اُس کے پاس موجود نہ ہو اور شوہر نے اُس عورت کی ضروریات فراہم کی ہوئی ہوں تو شوہر کی غیر موجودگی میں وہ زینت کا اظہار کرے تین افراد ہیں جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اُس کا مقابلہ کرتا ہے اُس کی چادر کبریائی ہے اور اُس کا تہبند عزت (غلبہ) ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے اسے دو مختلف احادیث کے طور پر نقل کیا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

399 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ الْمَرْأَةُ تَلْعَنُهَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَلْعَنُهَا اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَخُزَّانُ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانُ الْعَذَابِ - مَا انْتَهَكَتْ مِنْ مَعَاصِي اللهِ شَيْئًا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَلْمَانَ الْأَغَرُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُحَوَّلُ مِنْ كِتَابِ الضُّعَفَاءِ، لَمْ أَرَ لَهُ حَدِيثًا مُنْكَرًا.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت پر فرشتے مسلسل لعنت کرتے رہتے ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس پر اللہ تعالیٰ اس کے

398- اخرجه الامام احمد فى مسنده 19/6

399- اورده المؤلف فى كشف الاستار 110

فرشتے' رحمت کے نگران فرشتے' عذاب کے نگران فرشتے لعنت کرتے ہیں' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سے' کسی بھی چیز کا ارتکاب کرتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن سلمان اغر ہے' جسے امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کو کتاب ''الضعفاء'' سے منتقل کر دیا جائے گا کیونکہ میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

400- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلَكَ الْمُتَقَذِّرُونَ." قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي النِّهَايَةِ: الْمُتَقَذِّرُونَ: الَّذِينَ يَأْتُونَ الْقَاذُورَاتِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گندگی والے لوگ' ہلاکت کا شکار ہو گئے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): ابن اثیر نے کتاب ''النہایہ'' میں یہ بات بیان کی ہے: گندگی والے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں' جو گندی عورتوں کے پاس جاتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن سعید مقبری ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

401- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ - يَعْنِي الْخُدْرِيَّ - قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا - هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ - كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ. قُلْتُ: وَيَأْتِي لِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ فِي التَّوْبَةِ - إِنْ شَاءَ اللهُ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ کچھ ایسے عمل کرتے ہو! جو تمہارے نزدیک بال سے زیادہ باریک ہوتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں' ہم لوگ اُنہیں ہلاکت کا شکار کر دینے والے اعمال شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عباد بن راشد ہے' جسے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): اس حدیث کے مختلف طرق' توبہ سے متعلق باب میں آئیں گے' ان شاءاللہ۔

400-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6672

401-اورده المؤلف في كشف الاستار 108

بَابُ لَا يُكَفَّرُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ

باب: کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی

402 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُفُّوا عَنْ أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، لَا تُكَفِّرُوهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ كَفَّرَ أَهْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَهُوَ إِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ حُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِمَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں سے رُکے رہو! اور کسی گناہ کی وجہ سے انہیں کافر قرار نہ دو! جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے وہ خود کفر کے زیادہ قریب ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ضحاک بن حمران نے علی بن زید سے نقل کیا ہے' اور ان دونوں سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

403 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالُوْا: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَمَارَى فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدِّيْنِ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلَى أَنْ قَالَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا، وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: "الَّذِيْنَ يَصْلُحُوْنَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَلَمْ يُمَارُوْا فِي دِيْنِ اللهِ، وَلَا تُكَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ بِذَنْبٍ."

قُلْتُ: وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ.

أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ، كَذَّبَهُ يَحْيَى وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت ایک دینی مسئلہ کے بارے میں بحث کر رہے تھے ...... اِس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

"اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ عنقریب دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! غریب لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو اُس وقت ٹھیک رہیں' جب دوسرے لوگ خرابی کا شکار ہو جائیں' اور وہ لوگ' اللہ کے دین کے بارے میں بحث نہیں کرتے ہیں' تم لوگ کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے' اہل توحید میں سے کسی کو کافر قرار نہ دینا"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): یہ مکمل روایت آگے چل کر آئے گی۔

402- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 13089

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن مروان ہے' جسے یحییٰ اور امام دارقطنی نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

404 - وَعَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى ثَلَاثَةٍ: أَهْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرُوهُمْ بِذَنْبٍ وَّلَا تَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ بِشِرْكٍ، وَمَعْرِفَةُ الْمَقَادِيرِ خَيْرِهَا وَشَرِّهَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُذْ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى آخِرِ عِصَابَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لَا يَنْقُضُ ذٰلِكَ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد' تین چیزوں پر ہے' لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے لوگوں کی' تم کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو! اور نہ ہی اُن کے خلاف شرک کی گواہی دو! اور تقدیر کی معرفت' کہ وہ اچھی ہو یا بری ہو' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گی' اور جہاد' قیامت تک جاری رہے گا' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا' اُس وقت سے لے کر' مسلمانوں کے آخری گروہ تک (یہ جاری رہے گا) کسی ظالم کا ظلم' یا عادل کا عدل' اُسے ختم نہیں کر سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی ہے' جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔

405 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَنْ يَّخْرُجَ أَحَدٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ إِلَّا بِجُحُوْدِ مَا دَخَلَ فِيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَهُوَ وَضَّاعٌ كَمَا تَقَدَّمَ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص' ایمان سے صرف اُس صورت میں خارج ہو گا' جب وہ اس چیز کا انکار کر دے' جس میں وہ داخل ہوا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی ہے' اور وہ احادیث ایجاد کرنے والا شخص ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

406 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا تُكَفِّرُوْا أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ، وَإِنْ عَمِلُوْا بِالْكَبَائِرِ، وَصَلُّوْا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ."

404-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4775
405-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 4433
406-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 2844

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي سَارَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اہل قبلہ میں سے کسی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو! خواہ وہ (لوگ) کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن ابو سارہ ہے اور وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔

407 - وَعَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ، اِنَّ نَاسًا يَشْهَدُونَ عَلَيْنَا بِالْكُفْرِ وَالشِّرْكِ، قَالَ اَنَسٌ: اُولَئِكَ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ."

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْاَكْثَرُ، وَوَثَّقَهُ اَبُو اَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ، وَقَالَ: عِنْدَهُ اَحَادِيثُ صَالِحَةٌ عَنْ اَنَسٍ، وَاَرْجُو اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهِ.

یزید رقاشی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کچھ لوگ ہمارے خلاف کفر اور شرک کی گواہی دیتے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ خلق اور خلیفہ کے بدترین لوگ ہیں۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید رقاشی ہے' جسے اکثر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' ابو احمد بن عدی نے اُسے ثقہ کہا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' صالح روایات نقل کی ہیں' اور مجھے یہ امید ہے کہ اِس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

408 - وَعَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا وَهُوَ مُجَاوِرٌ بِمَكَّةَ، وَهُوَ نَازِلٌ فِي بَنِي فِهْرٍ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ: هَلْ كُنْتُمْ تَدْعُونَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ مُشْرِكًا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ، فَفَزِعَ لِذٰلِكَ. قَالَ: هَلْ كُنْتُمْ تَدْعُونَ اَحَدًا مِنْهُمْ كَافِرًا؟ قَالَ: لَا.

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

ابوسفیان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: جو اُس وقت مکہ میں ٹھہرے ہوئے تھے' اُنہوں نے بنوفہر کے ہاں پڑاؤ کیا ہوا تھا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: کیا آپ لوگ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو مشرک قرار دیتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اِس بات سے اللہ کی پناہ ہے' وہ (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ) اِس بات سے خوف زدہ ہو گئے' اُس شخص نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ (یعنی صحابہ کرام) اُن (یعنی اہل قبلہ) میں سے' کسی کو کافر قرار دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!۔

407-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 4085' اورده المؤلف فى المقصد العلى 52

408-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 2311' اورده المؤلف فى المقصد العلى 1737

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِي ضَعْفِ الْيَقِيْنِ

باب: یقین کا کمزور ہونا

409- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا ضَعْفَ الْيَقِيْنِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنی اُمت کے بارے میں' صرف یقین کے کمزور ہونے کا اندیشہ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

410- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عَلَى مِنْبَرِهِ: إِنَّ الْبَلِيَّةَ كُلَّ الْبَلِيَّةِ أَنْ تَعْمَلَ أَعْمَالَ السُّوْءِ فِي إِيْمَانِ السُّوْءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا تھا:

"سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ تم لوگ برے ایمان کے ہمراہ' عمل بھی برے کرتے ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي النِّفَاقِ وَعَلَامَاتِهِ وَذِكْرِ الْمُنَافِقِيْنَ

باب: نفاق اور اُس کی علامات کا بیان' نیز منافقین کا تذکرہ

411- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِلْمُنَافِقِيْنَ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا: تَحِيَّتُهُمْ لَعْنَةٌ، وَطَعَامُهُمْ نُهْبَةٌ، وَغَنِيْمَتُهُمْ غُلُوْلٌ، لَا يَقْرَبُوْنَ الْمَسَاجِدَ إِلَّا هَجْرًا، وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلَاةَ إِلَّا دُبُرًا مُسْتَكْبِرِيْنَ إِلَّا بِالْقَوْلِ، لَا يَأْلَفُوْنَ وَلَا يُؤْلَفُوْنَ، خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ". وَقَالَ يَزِيْدُ مَرَّةً: سُخُبٌ بِالنَّهَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ

409- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8869

410- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1899

411- اورده المؤلف فی زوائد المسند 153' اورده المؤلف فی کشف الاستار 85

الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافقین کی مخصوص علامات ہیں' جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں' اُن کی تحیت (یعنی سلام کرنے کا طریقہ) لعنت ہوتی ہے' اُن کا کھانا' اُچک کر حاصل کی گئی چیز ہوتی ہے' اُن کی غنیمت' خیانت ہوتی ہے' وہ صرف بلند آواز میں بری بات کہنے کے لیے مساجد کے قریب جاتے ہیں' اور وہ نماز کی طرف پیٹھ پھیر دیتے ہیں' وہ تکبر کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں' نہ وہ (مسلمانوں کے ساتھ) اُلفت رکھتے ہیں اور نہ ہی اُن سے اُلفت رکھی جاتی ہے' وہ رات کے وقت لکڑی ہوتے ہیں اور دن کے وقت چیخ و پکار کرتے ہیں"۔

یزید نامی راوی نے ایک مرتبہ لفظ "صخب" کی جگہ لفظ "سخب" نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالملک بن قدامہ جمحی ہے' جسے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

412- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ."

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین چیزیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ منافق ہوگا' اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو' نماز پڑھتا ہو' اُس نے حج اور عمرہ کیا ہو' اور وہ یہ کہتا ہو: میں مسلمان ہوں (وہ تین چیزیں یہ ہیں:) جب وہ بولے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے' تو اُس کی خلاف ورزی کرے' اور جب اُسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید رقاشی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

413 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِي الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"منافق میں تین چیزیں ہوتی ہیں' جب وہ بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے' جب وعدہ کرتا ہے' تو اس کی خلاف ورزی کرتا

412- اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4084' اورده المؤلف فی المقصد العلی 48

413- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7916' اورده المؤلف فی کشف الاستار 87

ہے اور جب اُسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خطاب ہے اور وہ مجہول ہے۔

414 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَاتُ الْمُنَافِقِ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ زَنْفَلٌ الْعَوْفِيُّ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''منافق کی نشانیاں یہ ہیں: جب وہ بولے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے' تو اُس کی خلاف ورزی کرے' اور جب اُسے امین بنایا جائے' تو وہ خیانت کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی زنفل عوفی ہے' جو کذاب ہے۔

415 - وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ خِلَالِ الْمُنَافِقِ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ". فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا ثَقِيْلَانِ، فَلَقِيْتُهُمَا فَقُلْتُ: مَالِيْ اَرَاكُمَا ثَقِيْلَيْنِ؟ فَقَالَا: حَدِيْثًا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنْ خِلَالِ الْمُنَافِقِ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ." قَالَ: اَوَلَا سَاَلْتُمَاهُ؟ قَالَا: هِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: لٰكِنِّيْ سَاَسْاَلُهُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - وَهُمَا ثَقِيْلَانِ، وَذَكَرْتُ مَا قَالَا. فَقَالَ: " قَدْ حَدَّثْتُهُمَا وَلَمْ اَضَعْهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَضَعَانِهِ، وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ وَّهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ اَنَّهُ يَكْذِبُ، وَإِذَا وَعَدَ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ اَنَّهُ يُخْلِفُ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ اَنَّهُ يَخُوْنُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُو النُّعْمَانِ عَنْ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ - قَالَهُ التِّرْمِذِيُّ - وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''منافق کی عادات میں یہ بات شامل ہے کہ جب وہ بولے' تو غلط بیانی کرتا ہے' جب وعدہ کرے' تو اس کے خلاف کرتا ہے' اور جب اُسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرتا ہے''۔

414-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8187

یہ دونوں حضرات‘ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اُٹھے‘ تو دونوں پریشان تھے‘ میری اُن دونوں حضرات سے ملاقات ہوئی‘ تو میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے؟ میں آپ دونوں کو پریشان دیکھ رہا ہوں‘ اُنہوں نے بتایا: اس کی وجہ وہ حدیث ہے‘ جو ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے‘ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی عادات میں یہ بات شامل ہے کہ جب وہ بولے‘ تو غلط بیانی کرتا ہے‘ جب وعدہ کرے‘ تو اُس کے خلاف کرتا ہے‘ اور جب اُسے امین بنایا جائے‘ تو خیانت کرتا ہے''۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال نہیں کیا؟ اُن دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے (ہم نے آپ ﷺ سے سوال نہیں کیا) تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کروں گا‘ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں‘ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اور میں نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی‘ وہ دونوں پریشان تھے‘ پھر میں نے اُن دونوں حضرات کی بات کا ذکر کیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اُن دونوں سے یہ بات بیان کی تھی‘ لیکن میں نے اُس کا وہ مفہوم مراد نہیں لیا تھا‘ جو اُن دونوں نے مراد لیا ہے‘ اس سے مراد یہ ہے کہ منافق شخص‘ جب کوئی بات کرتا ہے‘ تو وہ دل میں یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بولے گا اور جب وہ کوئی وعدہ کرتا ہے‘ تو وہ دل میں یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ وہ اس کی خلاف ورزی کرے گا‘ اور جب اُسے امین بنایا جاتا ہے‘ تو وہ دل میں یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ وہ خیانت کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے‘ اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ابونعمان نے ابووقاص سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی مجہول ہیں‘ یہ بات امام ترمذی نے نقل کی ہے‘ اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

416- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِيُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ، وَإِنْ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ فَفِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں‘ جس شخص میں ہوں گی‘ وہ منافق ہوگا‘ اور اگر کسی میں اُن میں سے کوئی ایک چیز ہوگی‘ تو اُس میں نفاق کی خصلت ہوگی‘ جب وہ بولے‘ تو جھوٹ بولے‘ جب اُسے امین بنایا جائے‘ تو خیانت کرے اور جب کوئی وعدہ کرے‘ تو اس کے خلاف کرے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہیں اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

416-اورده المؤلف فى كشف الاستار 86

417 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اعْتَبِرُوا الْمُنَافِقِينَ بِثَلَاثٍ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ:(وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ)(التوبة:75) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین چیزوں کے حوالے سے منافقین کا اندازہ کرلو! جب وہ بولے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب عہد کرے' تو عہد شکنی کرے' اللہ تعالیٰ نے اِس کی تصدیق میں' اپنی کتاب میں یہ نازل کیا ہے:

''ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل کے تحت دیدے''۔

...... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

418 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ أَعْلَامِ الْمُنَافِقِ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا ائْتُمِنَتْهُ خَانَكَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے' جب وہ بولے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے' تو خلاف ورزی کرے اور جب تم اُسے امین بناؤ! تو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي نِيَّةِ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ وَعَمَلِهِمَا

باب: مؤمن اور منافق کی نیت' اور اُن دونوں کے عمل کا بیان

419 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهِ نُورٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ حَاتِمُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ دِينَارٍ، وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

418-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2950

419-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 5942

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مؤمن کی نیت' اُس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے' اور منافق کا عمل اُس کی نیت سے بہتر ہوتا ہے' اُن میں سے ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے' لیکن جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے' تو اُس کے دل میں نور پھیل جاتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حاتم بن عباد بن دینار ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ مِّنْهُ فِي الْمُنَافِقِيْنَ

باب: منافقین کا بیان

420- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ وَهُوَ فِيْ ظِلٍّ، فَقَالَ: قَدْ غَبَّرَ عَلَيْنَا ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ، فَقَالَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ: وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَئِنْ شِئْتَ لَاٰتِيَنَّكَ بِرَأْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا، وَلٰكِنْ بِرَّ اَبَاكَ وَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُ."
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ زَيْدُ بْنُ بِشْرٍ الْحَضْرَمِيُّ. قُلْتُ: وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر (رئیس المنافقین) عبداللہ بن اُبی بن سلول کے پاس سے ہوا' جو سائے میں موجود تھا' اُس نے کہا: اے ابو کبشہ کے صاحبزادے! آپ نے ہم پر غبار ڈال دیا ہے (بعد میں) اُس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (جو صحابی رسول ہیں' انہوں) نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت عطا کی ہے اور آپ پر کتاب نازل کی ہے' اگر آپ چاہیں' تو میں آپ کے پاس اُس کا (یعنی اپنے باپ عبداللہ بن اُبی بن سلول کا) سر لے آتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو! اور اُس کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو!۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: زید بن بشر حضرمی اِسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔
(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

421 - وَعَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: كَيْفَ عَرَفْتَ اَمْرَ الْمُنَافِقِيْنَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَا عُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ _؟ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَسِيْرُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَسَمِعْتُ نَاسًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ طَرَحْنَاهُ عَنْ رَّاحِلَتِهِ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهُ فَاسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَسِرْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَجَعَلْتُ اَقْرَاُ وَاَرْفَعُ صَوْتِيْ

420-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 229' اورده المؤلف فی كشف الاستار 2708
421-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 3015

فَانْتَبَهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا؟" فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ. قَالَ: "مَنْ هٰؤُلَاءِ؟." قُلْتُ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰى عَدَدْتُهُمْ. قَالَ: "وَسَمِعْتَ مَا قَالُوا؟." قُلْتُ: نَعَمْ، وَلِذٰلِكَ سِرْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ. قَالَ: "فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ فُلَانًا وَفُلَانًا" حَتّٰى عَدَّ اَسْمَاءَهُمْ "مُنَافِقُوْنَ، لَا تُخْبِرَنَّ اَحَدًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَقَدِ اخْتَلَطَ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ.

صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے منافقین کے معاملے کو کیسے پہچان لیا؟ جبکہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی اُسے نہیں پہچان سکا' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی (اُسے نہیں پہچان سکے) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں' نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلتا ہوا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سو گئے' اسی دوران میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر ہم اِنہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ کو) ان کی سواری سے گرا دیں' تو ان کی گردن ٹوٹ جائے گی اور ہمیں ان سے نجات مل جائے گی' تو میں اُن لوگوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان چلتا رہا' میں نے بلند آواز میں تلاوت شروع کر دی' تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے' آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: حذیفہ! آپ نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے بتایا: فلاں ہے' اور فلاں ہے' یہاں تک کہ میں نے اُن سب کے بارے میں بتا دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُنہوں نے جو کہا ہے' وہ تم نے سنا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اسی لئے میں آپ کے اور اِن لوگوں کے درمیان چل رہا ہوں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ فلاں اور فلاں ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن کے نام گنوائے اور فرمایا: یہ منافقین ہیں' تم کسی کو نہ بتانا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے' جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' ایک جماعت نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

422 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْدُ، وَعَمَّارٌ يَسُوْقُ - اَوْ عَمَّارٌ يَقُوْدُ وَاَنَا اَسُوْقُ بِهٖ - اِذِ اسْتَقْبَلَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مُتَلَثِّمِيْنَ. قَالَ: "هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقُوْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ." قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَبْعَثُ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَتَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: "اَكْرَهُ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ، وَعَسٰى تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ." قُلْنَا: وَمَا الدُّبَيْلَةُ؟ قَالَ: شِهَابٌ مِّنْ نَارٍ يُوْضَعُ عَلٰى نِيَاطِ قَلْبِ اَحَدِهِمْ فَيَقْتُلُهُ."

قُلْتُ: فِي الصَّحِيْحِ بَعْضُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ، وَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِهٖ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھا' اور اُسے لے کے چل

422 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8100

رہا تھا جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُسے پیچھے سے ہانک رہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُسے لے کر چل رہے تھے اور میں اُسے پیچھے سے ہانک رہا تھا اسی دوران ہمارے سامنے 12 افراد آئے جنہوں نے ڈھاٹے باندھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیامت کے دن تک کے لئے منافق ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اِن میں سے ہر ایک کی طرف کسی شخص کو بھیج کر انہیں قتل کیوں نہیں کروادیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ یہ بات کریں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں عنقریب ''دبیلہ'' اِن کے لئے کفایت کر جائے گا ہم نے عرض کی: ''دبیلہ'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کا انگارہ جو اِن میں سے کسی ایک کے دل پر رکھا جائے گا اور اُسے قتل کر دے گا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ''صحیح'' میں اِس (روایت) کا کچھ حصہ منقول ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن سلمہ ہے ایک جماعت نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اُس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی ہے۔

423 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الْوَادِيْ، وَاَخَذَ النَّاسُ الْعَقَبَةَ، فَجَاءَ سَبْعَةُ نَفَرٍ مُتَلَثِّمُوْنَ، فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حُذَيْفَةُ الْقَائِدَ وَعَمَّارٌ السَّائِقَ - قَالَ: "شُدُّوا مَا بَيْنَكُمَا" فَلَمْ يَصْنَعُوا شَيْئًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، هَلْ تَدْرِي مَنِ الْقَوْمُ؟" قُلْتُ: مَا اَعْرِفُ مِنْهُمْ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَاِنِّي اَعْلَمُ اَنَّهُ فُلَانٌ.

قُلْتُ: لَهُ حَدِيْثٌ فِي الصَّحِيْحِ غَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَثَّقَهُ الْعِجْلِيُّ وَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، كَانَ يَتَشَيَّعُ وَيُدَلِّسُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے نشیبی حصے میں آئے اور لوگ گھاٹی کی طرف چلے گئے اسی دوران سات افراد آئے جو ڈھاٹے باندھے ہوئے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ملاحظہ فرمایا تو اُس وقت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جانور کو آگے لے کر چل رہے تھے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُسے پیچھے سے ہانک رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان کی چیز کا خیال رکھنا اُن لوگوں نے کچھ بھی نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! کیا تم جانتے ہو؟ یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کی: میں اِن میں سے صرف سرخ اونٹ والے شخص کو پہچانتا ہوں مجھے پتا ہے کہ یہ فلاں ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) اُن کے حوالے سے ''صحیح'' میں حدیث منقول ہے جو اس کے علاوہ ہے۔

423- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 3831

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حلید بن سلیمان ہے' جسے عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: اِس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس میں تشیع پایا جاتا تھا اور یہ تدلیس کرتا تھا' ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

424 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّوَدِيعَةَ بْنِ ثَابِتٍ كَلَامٌ، فَقَالَ وَدِيعَةُ لِعَمَّارٍ: إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، مَا أَعْتَقَكَ بَعْدُ. قَالَ عَمَّارٌ: كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِكَ؟ فَسَكَتَ وَدِيعَةُ. قَالَ مَنْ حَضَرَهُ: أَخْبِرْهُ عَمَّا سَأَلَكَ - وَإِنَّمَا أَرَادَ عَمَّارٌ أَنْ يُخْبِرَهُ أَنَّهُ كَانَ فِيهِمْ - قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَقَالَ عَمَّارٌ: فَإِنْ كُنْتُ فِيهِمْ، فَإِنَّهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ. فَقَالَ وَدِيعَةُ: مَهْلًا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، أُنْشِدُكَ اللهَ أَنْ تَفْضَحَنِي الْيَوْمَ. فَقَالَ عَمَّارٌ: وَاللهِ مَا سَمَّيْتُ أَحَدًا وَلَا أُسَمِّيهِ أَبَدًا، وَلٰكِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ الْخَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ حِزْبُ اللهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ - وَفِي الصَّحِيحِ طَرَفٌ مِنْهُ - وَفِيهِ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ودیعہ بن ثابت کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی تو ودیعہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ابوحذیفہ بن مغیرہ کے غلام ہیں' اور اس نے آپ کو آزاد نہیں کیا تھا' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عقبہ والے افراد کتنے تھے؟ (یعنی وہ لوگ' جنہوں نے ایک گھاٹی میں' اللہ کے رسول کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا' کیونکہ ودیعہ بھی اُن افراد میں سے ایک تھا) ودیعہ نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اپنے علم کے حوالے سے جواب دو! تو ودیعہ خاموش رہا' حاضرین میں سے ایک صاحب نے یہ کہا: یہ (یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ) تم سے جس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں' تم انہیں بتادو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہ تھا کہ ودیعہ اُنہیں یہ بتائے گا کہ وہ بھی اُن افراد میں سے ایک تھا' ودیعہ نے کہا: ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ وہ چودہ افراد تھے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم بھی اُن میں ہوتے' تو وہ پندرہ افراد ہوتے' تو ودیعہ بولا: اے ابویقظان! آپ ٹھہر جائیں! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں' آج آپ نے مجھے شرمندہ کر دیا ہے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے کسی کا نام نہیں لیا اور نہ ہی میں کبھی کسی کا نام لوں گا' لیکن میں یہ گواہی دیتا ہوں' کہ اُن 15 افراد میں سے' 12 افراد ایسے ہیں' جو دنیاوی زندگی میں اور اُس دن جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ (وہ 12 افراد) اللہ اور اُس کے رسول کا گروہ ہوں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ''صحیح'' میں اِس کا ایک حصہ منقول ہے' اِس کی سند میں ایک راوی واقدی ہے' جو ضعیف ہے۔

425 - وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوكَ فَانْتَهَى إِلَى

424- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 3016

عَقَبَةٍ، فَأَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى: لَا يَأْخُذَنَّ الْعَقَبَةَ أَحَدٌ ; فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ يَأْخُذُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ، وَحُذَيْفَةُ يَقُودُهُ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسُوقُهُ، فَأَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَثِّمِينَ عَلَى الرَّوَاحِلِ حَتَّى غَشُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ وُجُوهَ الرَّوَاحِلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُذَيْفَةَ: "قُدْ قُدْ" فَلَحِقَهُ عَمَّارٌ، فَقَالَ: سُقْ سُقْ، حَتَّى أَنَاخَ، فَقَالَ لِعَمَّارٍ: هَلْ تَعْرِفُ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ: لَا، كَانُوا مُتَلَثِّمِينَ، وَقَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرَّوَاحِلِ. قَالَ: أَتَدْرِي مَا أَرَادُوا بِرَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَرَادُوا أَنْ يُنَفِّرُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْرَحُوهُ مِنَ الْعَقَبَةِ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَزَعَ بَيْنَ عَمَّارٍ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْهُمْ شَيْءٌ مَا، يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ كَمْ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ الَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَمْكُرُوا بِرَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ قَالَ: نَرَى أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَكَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ، وَيَشْهَدُ عَمَّارٌ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ حِزْبًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے' آپ ایک گھاٹی کے پاس پہنچے' تو آپ نے اعلان کرنے والے شخص کو حکم دیا' تو اُس نے یہ اعلان کیا: کوئی شخص گھاٹی کی طرف نہ جائے' کیونکہ اللہ کے رسول وہاں جانے لگے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ کے جانور کے آگے چل رہے تھے' اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اُسے پیچھے سے ہانک رہے تھے' اِسی دوران کچھ لوگ سواریوں پر سوار ہو کر آئے' انہوں نے ڈھاٹے باندھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا' حضرت عمار رضی اللہ عنہ مڑے اور اُنہوں نے اُن لوگوں کی سواریوں کے منہ پر مارا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ سے کہا: تم (جانور کو لے کر) چلتے رہو! چلتے رہو! پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (جانور کو) ہانکتے رہو! ہانکتے رہو! یہاں تک کہ (ذرا آگے جا کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کو بٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم اُن لوگوں کو پہچانتے ہو؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! اُنہوں نے منہ پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا' البتہ میں اُن میں سے زیادہ تر کی سواریوں کو پہچان لوں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ وہ لوگ اللہ کے رسول کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے تھے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول کو لے جائیں گے اور اُنہیں گھاٹی سے نیچے گرا دیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں' ایک مرتبہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور اُن لوگوں میں سے' ایک شخص کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی' جس طرح لوگوں کے درمیان ہو جاتی ہے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ گھاٹی والے افراد کتنے تھے؟ جنہوں نے اللہ کے رسول کو دھوکہ دینے کا ارادہ کیا تھا' تو اس شخص نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چودہ افراد تھے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم بھی اُن میں ہو' تو وہ پندرہ ہوں گے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کے 12 افراد دنیاوی زندگی میں' اور قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا گروہ شمار ہوں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

426 - قَالَ الطَّبَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: تَسْمِيَةُ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ: مُعَتِّبُ بْنُ قُشَيْرِ بْنِ مُلَيْلٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ الَّذِي قَالَ: يَعِدُنَا مُحَمَّدٌ كُنُوزَ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَأَحَدُنَا لَا يَأْمَنُ عَلَى خَلَائِهِ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ: لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا. قَالَ الزُّبَيْرُ: وَهُوَ الَّذِي شَهِدَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ بِهَذَا الْكَلَامِ.

وَوَدِيعَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ: إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ: مَا لِي أَرَى قُرَّاءَنَا هَؤُلَاءِ أَرْغَبَنَا بُطُونًا وَأَجْبَنَنَا عِنْدَ اللِّقَاءِ.

وَجَدُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَبْتَلَ بْنِ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ هَذَا الْأَسْوَدُ كَثِيرُ شَعْرٍ، عَيْنَاهُ كَأَنَّهُمَا قِدْرَانِ مِنْ صُفْرٍ، يَنْظُرُ بِعَيْنَيْ شَيْطَانٍ، وَكَبِدُهُ كَبِدُ حِمَارٍ، يُخْبِرُ الْمُنَافِقِينَ بِخَبَرِكَ، وَهُوَ الْمُخْبَرُ بِخَبَرِهِ؟.

وَالْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الطَّائِيُّ، حَلِيفٌ لِبَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ الَّذِي سَبَقَ إِلَى الْوَشَلِ - يَعْنِي الْبِئْرَ - الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْبِقَهُ أَحَدٌ، فَاسْتَقَى مِنْهُ.

وَأَوْسُ بْنُ قَيْظِيٍّ، وَهُوَ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، وَهُوَ الَّذِي قَالَ: إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ، وَهُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ.

وَالْجُلَاسُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَبَلَغَنَا أَنَّهُ تَابَ بَعْدَ ذَلِكَ.

وَسَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ، مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ الْمُدَّخِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ سِنًّا، وَأَخْبَثُهُمْ.

وَسُوَيْدٌ وَدَاعِشٌ، وَهُمَا مِنْ بَلْحُبْلَى، وَهُمَا مِمَّنْ جَهَّزَ ابْنُ أُبَيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لِخِذْلَانِ النَّاسِ.

وَقَيْسُ بْنُ عَمْرِو بْنِ فَهْدٍ.

وَزَيْدُ بْنُ اللُّصَيْتِ، وَكَانَ مِنْ يَهُودِ قَيْنُقَاعَ، فَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ وَفِيهِ غِشُّ الْيَهُودِ وَنِفَاقُ مَنْ نَافَقَ.

وَسُلَالَةُ بْنُ الْحُمَامِ، مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ قَوْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ كَمَا تَرَى.

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: علی بن عبدالعزیز نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے: زبیر بن بکار بیان کرتے ہیں: ''گھاٹی والے افراد (جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا' اُن) کے نام یہ ہیں:

معتب بن قشیر بن ملیل' اِس کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے' اس نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی' یہ وہ شخص ہے' جس نے یہ کہا تھا: حضرت محمد ﷺ ہمارے ساتھ کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کا وعدہ کرتے ہیں' جبکہ ہم میں سے کوئی ایک اپنے خلائی کے حوالے سے بھی محفوظ نہیں ہے' یہی وہ شخص ہے' جس نے یہ کہا تھا: اگر ہمارے بس میں ہوتا' تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے' زبیر بن بکار فرماتے ہیں: اِس کلام کے حوالے سے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اِسی شخص کے خلاف گواہی دی تھی۔

ودیعہ بن ثابت بن عمرو بن عوف' یہ وہ شخص ہے' جس نے یہ کہا تھا: پہلے ہم کھیل کود کیا کرتے تھے' اور یہی وہ شخص ہے' جس نے یہ کہا تھا: کیا وجہ ہے کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ ہمارے یہ قاری صاحبان' پیٹ کی طرف سب سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں اور دشمن کا سامنا کرنے کے وقت سب سے زیادہ بزدل ہوتے ہیں۔

جد بن عبداللہ بن نبتل بن حارث' اس کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے' یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا تھا: اے حضرت محمد ﷺ! بہت سے بالوں والا یہ شخص کون ہے؟ جس کی آنکھیں پیتل کی ہنڈیاؤں جیسی ہیں' وہ شیطان کی آنکھوں کے ساتھ دیکھتا ہے اور اس کا جگر گدھے کا جگر ہے' یہ منافقین کو آپ کی خبریں پہنچاتا ہے۔

حارث بن یزید طائی' یہ بنو عمرو بن عوف کا حلیف ہے' یہ وہ شخص ہے' جو اس کنویں کے پاس پہلے چلا گیا تھا' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے منع کیا تھا کہ کوئی آپ سے پہلے وہاں تک جائے' اِس نے وہاں سے پانی حاصل کیا تھا۔

اوس بن قبطی' اِس کا تعلق بنو حارثہ سے ہے' یہ وہی شخص ہے' جس نے یہ کہا تھا: ہمارے گھر پردہ کی چیز ہیں' یہ یحییٰ بن سعید بن قیس کا دادا ہے۔

جلاس بن سوید بن صامت' اِس کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے' ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی۔

سعد بن زرارہ' اِس کا تعلق بنو مالک بن نجار سے ہے' یہ وہ شخص جس نے نبی اکرم کے خلاف دھواں پھیلایا تھا' یہ اُن لوگوں میں' عمر میں سب سے چھوٹا تھا اور سب سے زیادہ خبیث تھا۔

سوید اور راعش' اِن دونوں کا تعلق بلحبلی سے تھا' یہ دونوں اُن افراد میں سے ہیں' جنہیں عبداللہ بن اُبی نے غزوہ تبوک کے موقع پر سامان فراہم کیا تھا' تاکہ یہ لوگوں کو رُسوا کریں۔

قیس بن عمرو بن فہد

زید بن لصیب' اِس کا تعلق قینقاع کے یہودیوں سے تھا' اور اِس نے خود کو مسلمان ظاہر کیا تھا' اِس میں یہودیوں کا کھوٹ تھا اور منافقین کا نفاق تھا۔

سلالہ بن حمام' اِس کا تعلق بنو قینقاع سے تھا' اِس نے خود کو مسلمان ظاہر کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' زبیر بن بکار کے قول کے طور پر نقل کی ہے' جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

427 - وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ ". فَأَتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ أَقْوَامٌ، فَلَعَنَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ بَكْرِ بْنِ بَكَّارٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا: پانی تھوڑا ہے تو کوئی بھی شخص مجھ سے (یعنی نبی اکرم ﷺ سے) پہلے اُس (چشمے) تک نہ جائے جب نبی اکرم ﷺ اُس چشمے کے پاس تشریف لائے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے پہلے اُس تک پہنچ چکے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں پر لعنت کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اس کو یحییٰ بن محمد بن سکن نے بکر بن بکار سے روایت کیا ہے میں نے اِن دونوں کے حالات (کسی کتاب میں) نہیں دیکھے ہیں۔

428 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ فَوَجَدْتُهُ طَيِّبَ النَّفْسِ، فَقُلْتُ: لَأَغْتَنِمَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ، النَّفَرُ الَّذِينَ لَعَنَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمْ؟ سَمِّهِمْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَهَمَّ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ سَوْدَةُ: مَهْ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ، أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَوْتُ عَلَيْهِ بِدَعْوَةٍ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً"؟.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

عبداللہ بن عثمان بن خثیم بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُن کا مزاج خوشگوار پایا میں نے سوچا میں اِس موقع کو غنیمت سمجھوں گا میں نے کہا: اے حضرت ابوطفیل! وہ افراد کون تھے؟ جن پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی تھی آپ اُن کے نام بیان کیجیے کہ وہ کون تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مجھے اُن کے نام بیان کرنے کا ارادہ کیا تو اُن کی اہلیہ سیّدہ سودہ نے اُن سے کہا: اے ابوطفیل! آپ رُک جائیے! کیا آپ تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اللہ! میں ایک بشر ہوں اہل ایمان میں سے جس بھی شخص کے خلاف میں دعا کر دوں (اور وہ اس کا مستحق نہ ہو) تو تُو اُس دعائے ضرر کو اُس شخص کے حق میں پاکیزگی اور رحمت کا باعث بنا دینا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

429 - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ" ثُمَّ قَالَ: "قُمْ يَا فُلَانُ، قُمْ يَا فُلَانُ، قُمْ يَا

428- اخرجه الامام احمد فی مسنده 454/5 اورده المؤلف فی زوائد المسند 4011

429- اخرجه الامام احمد فی مسنده 273/5 اورده المؤلف فی زوائد المسند 4009

فُلَانُ " حَتّٰى سَمّٰى سِتَّةً وَّثَلَاثِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ فِيكُمْ اَوْ مِنْكُمْ، فَاتَّقُوا اللهَ " قَالَ فَمَرَّ عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ مِّمَّنْ سَمّٰى مُقَنَّعٍ، قَدْ كَانَ يَعْرِفُهُ، قَالَ: مَالَكَ ؟ قَالَ: فَحَدَّثَهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بُعْدًا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عِيَاضُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْهِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں کچھ منافقین موجود ہیں' جس بھی شخص کا میں نام لوں' وہ اُٹھ جائے (اور اُٹھ کر چلا جائے) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! تم کھڑے ہو جاؤ! اے فلاں! تم کھڑے ہو جاؤ! اے فلاں! تم کھڑے ہو جاؤ! یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے 36 افراد کے نام لیے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے (یعنی تم میں یہ لوگ منافق تھے) راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا' جس کا نام نبی اکرم ﷺ نے لیا تھا اُس نے سر جھکایا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے واقف تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو اُس نے اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے بارے میں بتایا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیشہ کے لیے دور ہو جاؤ (یا تم ہمیشہ کے لیے برباد ہو گئے)۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عیاض بن عیاض ہے' جس نے اسے اپنے والد سے نقل کیا ہے ((علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:)) میں نے کسی (محدث) کو اِن دونوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

430- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَا اَرَاهُ وَلَا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا " قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَتَاهَا يَشْتَدُّ - اَوْ يُسْرِعُ - فَقَالَ لَهَا: اَنْشُدُكِ اللهَ اَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَا اُبَرِّءُ بَعْدَكَ اَحَدًا اَبَدًا.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى لِاَبِيْ يَعْلٰى وَاَحْمَدَ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: فَقَالَ: يَا اُمَّهْ، قَدْ خِفْتُ اَنْ يُهْلِكَنِيْ كَثْرَةُ مَالِيْ، اَنَا اَكْثَرُ قُرَيْشٍ مَالًا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، اَنْفِقْ ; فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ اُفَارِقَهُ " - فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ يُخْطِئُ.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے ساتھ والوں میں' ایسا فرد بھی ہے کہ میرے مرنے کے بعد' اُسے میں کبھی نہیں دیکھوں گا اور وہ مجھے کبھی نہیں

430- اخرجه الامام احمد فى مسنده 290/6298307317' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 6967' اورده المؤلف فى زوائد المسند 4012

دیکھے گا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِس بات کی اطلاع ملی' تو وہ جلدی سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا میں اُن لوگوں میں سے ایک ہوں؟ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ آپ کے بعد میں کسی اور کو لاتعلق قرار نہیں دوں گی۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ اور امام احمد کی ایک اور روایت' جو اُنہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے (اُس میں یہ الفاظ ہیں:)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے امی جان! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے مال کی کثرت مجھے ہلاکت کا شکار کردے گی' کیونکہ میرے پاس قریش میں سب سے زیادہ مال ہے' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میرے ساتھیوں میں ایک ایسا فرد بھی ہے کہ جب میں اُس سے جدا ہو جاؤں گا' تو اُس کے بعد وہ مجھے کبھی نہیں دیکھے گا"

اُس کے بعد راوی نے' حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی عاصم بن بہدلہ ہے' یہ ثقہ ہے' لیکن غلطی کر جاتا ہے۔

431- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ لِيَلْحَقَنِي، فَقَالَ - وَنَحْنُ عِنْدَهُ: "لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَعِينٌ". فَوَاللهِ مَا زِلْتُ وَجِلًا أَتَشَوَّفُ خَارِجًا وَدَاخِلًا حَتَّى دَخَلَ فُلَانٌ - يَعْنِي الْحَكَمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

ژ ژ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ لباس تبدیل کرنے کے لیے چلے گئے' اُن کا مجھ سے آ کے ملنے کا ارادہ تھا' ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک ملعون شخص آئے گا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں مسلسل پریشانی کا شکار رہا اور آنے جانے والے کا منتظر رہا' یہاں تک کہ وہ شخص اندر آیا (راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کی مراد حکم تھا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

432- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَطْلُعَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى غَيْرِ سُنَّتِي - أَوْ عَلَى غَيْرِ مِلَّتِي -" وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَبِي فِي الْمَنْزِلِ، فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ هُوَ، فَاطَّلَعَ

431-اخرجه الامام احمد فی مسنده 163/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند 2446

رَجُلٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ هٰذَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، إِلَّا أَنَّ فِيْهِ رَجُلًا لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ابھی تمہارے سامنے ایک ایسا شخص آئے گا' جسے قیامت کے دن میری سنت (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے مذہب کے علاوہ پر زندہ کیا جائے گا''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کو گھر چھوڑ کر آیا تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ مراد نہ ہوں' لیکن پھر اُن کی بجائے کوئی اور شخص آ گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ' یہ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ اس کی سند میں ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

433 - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ" وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَبِيْ يَتَوَضَّأُ، فَخَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ، فَاطَّلَعَ غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ هٰذَا."

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِس راستے سے ایک جہنمی شخص تم لوگوں کے سامنے آئے گا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کو گھر وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نہ آ جائیں' لیکن پھر کوئی اور شخص سامنے آ گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ' یہ ہے''۔

اِس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

434 - وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَنْ يَطْلُعُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ" فَطَلَعَ فُلَانٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِس دروازے سے آنے والا پہلا شخص جہنمی ہوگا'' راوی بیان کرتے ہیں: تو فلاں شخص سامنے آیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

435 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَقُوْلُ أَحَدُهُمْ: أَبِيْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

435-اورده المؤلف في كشف الاستار 88

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَعْلٌ خَلِقٌ خَيْرٌ مِنْ اَبِيْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اب کوئی شخص اُٹھ کر یہ کہہ دیتا ہے: میرے والد اللہ کے رسول کے ساتھ رہے ہیں' یا وہ اللہ کے رسول کے ساتھ تھے' حالانکہ ایک پرانا جوتا بھی اُس کے باپ سے زیادہ بہتر ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

436 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِي الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ: وَيْحَكَ، اَلَمْ يَلْعَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعَمْرَو بْنَ سُفْيَانَ؟

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَوْفٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

وَذَكَرَ سَنَدًا اٰخَرَ اِلَى الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بَيْتَ فَاطِمَةَ، قَالَ: وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَكَتَبْنَاهُ فِيْ اَحَادِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ فِي الْاِمْلَاءِ.

❁❁ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ابو اعور سلمی سے یہ کہا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا اللہ کے رسول نے رعل اور ذکوان (قبیلوں) اور عمرو بن سفیان پر لعنت نہیں کی ہے؟

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف عبدالرحمن بن ابوعوف نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے (یعنی وہ صحیح کے رجال میں سے تو نہیں ہے' لیکن) ویسے وہ ثقہ ہے۔

انہوں نے ایک اور سند کے ساتھ' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں یعنی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے ...... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم نے اسے ابن زبیر کی نقل کردہ اُن احادیث میں نوٹ کیا ہے جو املاء کے طور پر نقل کی گئی ہیں۔

437 - وَعَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا، فَمَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَائِدٌ وَخَلْفَهٗ سَائِقٌ، فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْقَائِدَ وَالسَّائِقَ وَالرَّاكِبَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے' ایک شخص اونٹ پر سوار گزرا' جس کے آگے ایک شخص جانور کو چلا رہا تھا اور ایک شخص پیچھے سے اسے ہانک رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آگے سے چلانے والے' پیچھے سے ہانکنے والے' اور سوار شخص (یعنی اِن تینوں افراد پر) لعنت کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

436- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 2699' اخرجه الامام ابويعلى في مسنده 6736' اورده المؤلف في المقصد العلى 1787

437- اورده المؤلف في كشف الاستار 90

438- وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً عَلَى بَعِيرٍ، فَقَالَ: "الثَّالِثُ مَلْعُوْنٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❀❀ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین افراد کو ایک اونٹ پر سوار دیکھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیسرا فرد' ملعون ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

439 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ، وَذَكَرَ أَمْرَهُمْ وَأَمْرَ الصُّلْحِ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَسْلَمُوا، وَلٰكِنِ اسْتَسْلَمُوْا وَأَسَرُّوا الْكُفْرَ، فَلَمَّا رَأَوْا عَلَيْهِ أَعْوَانًا أَظْهَرُوْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَسَعْدُ بْنُ حُذَيْفَةَ لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❀❀ سعد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: جنگ صفین کے موقع پر' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُنہوں نے ان لوگوں کا معاملہ اور صلح کا معاملہ ذکر کرتے ہوئے' یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے' انہوں نے اسلام ظاہر کیا اور کفر کو پوشیدہ رکھا' جب اُنہیں اِس حوالے سے مددگار مل گئے' تو اُنہوں نے اِسے ظاہر کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' میں نے کسی کو سعد بن حذیفہ نامی راوی کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

440- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ، وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ قَوْمٌ، وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❀❀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤذن' اذان دیتا ہے' اور پھر کچھ ایسے لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں' جو (درحقیقت) مؤمن نہیں ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا شخص ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

441 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، أَتَخْشَى أَنْ يَتْرُكَ النَّاسُ الْإِسْلَامَ وَيَخْرُجُوْنَ مِنْهُ؟ قُلْتُ: لَا - إِنْ شَاءَ اللهُ - وَكَيْفَ يَتْرُكُوْنَهُ وَفِيْهِمْ كِتَابُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ فَقَالَ: لَئِنْ كَانَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيَكُوْنَنَّ بَنُو فُلَانٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے فرمایا: اے عبدالرحمن بن عوف! کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اسلام کو ترک کر دیں گے اور اُس میں سے نکل جائیں گے؟ میں

441-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2048

نے جواب دیا: جی نہیں! اگر اللہ نے چاہا (تو ایسا نہیں ہوگا) لوگ اُسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ جبکہ اُن کے درمیان اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنتیں موجود ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ایسا ہی ہونا ہوتا' تو بنوفلاں نے ہونا تھا (یعنی اُنہوں نے کتاب وسنت کی موجودگی میں مسلمان رہنا تھا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

بَابُ تُحْشَرُ كُلُّ نَفْسٍ عَلَى هَوَاهَا

باب: (قیامت کے دن) ہر شخص کو اُس کی خواہش کے مطابق اُٹھایا جائے گا

442 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ نَفْسٍ تُحْشَرُ عَلَى هَوَاهَا، فَمَنْ هَوِيَ الْكُفْرَ فَهُوَ مَعَ الْكَفَرَةِ وَلَا يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ شَيْئًا."

قُلْتُ: لَهُ فِي الصَّحِيحِ: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ" فَقَطْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص کو اُس کی خواہش کے مطابق اُٹھایا جائے گا' جس شخص کی خواہش کفر ہوگی' وہ کافروں کے ساتھ ہوگا' اور اُس نے (دنیا میں ظاہری طور پر' مسلمانوں کی طرح کا) جو عمل کیا ہوگا' وہ اُسے کوئی فائدہ نہیں دے گا''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''صحیح'' میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

''ہر شخص کو اُس (عقیدے) کے مطابق زندہ کیا جائے گا' جس (عقیدہ) پر وہ مرا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

443 - وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ يُبْعَثُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ فِي أَحَدِ السَّنَدَيْنِ.

❁❁ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص' اِن مراتب میں سے' جس بھی مرتبے پر مرے گا' قیامت کے دن اُسے اُسی پر زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی دو اسناد میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔

442- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8978

443- اخرجه الامام احمد في مسنده 19/620' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 305/18 برقم: 784785

بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ النِّفَاقِ

باب: نفاق سے لاتعلق ہونا

444- قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ مُنَافِقًا. قَالَ: لَوْ كُنْتَ مُنَافِقًا مَا خِفْتَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم منافق ہوتے' تو تمہیں اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ ''منقطع'' ہے۔

بَابٌ فِيْ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهِ

باب: ابلیس اور اُس کے لشکروں کا بیان

445- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ إِبْلِيْسُ لِرَبِّهِ: يَا رَبِّ، أَهْبَطْتَ آدَمَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ كِتَابٌ وَرُسُلٌ، فَمَا كِتَابُهُمْ وَرُسُلُهُمْ؟ قَالَ: رُسُلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْهُمْ، وَكُتُبُهُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيْلُ وَالزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ. قَالَ: فَمَا كِتَابِي؟ قَالَ: كِتَابُكَ الْوَشْمُ، وَقُرْآنُكَ الشِّعْرُ، وَرُسُلُكَ الْكَهَنَةُ، وَطَعَامُكَ مَا لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَشَرَابُكَ كُلُّ مُسْكِرٍ، وَصِدْقُكَ الْكَذِبُ، وَبَيْتُكَ الْحَمَّامُ، وَمَصَايِدُكَ النِّسَاءُ، وَمُؤَذِّنُكَ الْمِزْمَارُ، وَمَسْجِدُكَ الْأَسْوَاقُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْأَيْلِيُّ، ضَعَّفَهُ الْعُقَيْلِيُّ.

قُلْتُ: وَيَأْتِيْ حَدِيْثُ أَبِيْ أُمَامَةَ فِيْ أَوَاخِرِ الْأَدَبِ فِي الشِّعْرِ مِثْلُ هٰذَا، أَوْ أَتَمَّ - إِنْ شَاءَ اللهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابلیس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پروردگار! تو حضرت آدم علیہ السلام کو (زمین کی طرف اتار رہا ہے) مجھے پتا ہے' عنقریب کتابیں اور رسول آئیں گے' اُن (یعنی اولادِ آدم) کی کتابیں اور رسول کیا ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کے رسول فرشتے ہوں گے' اُن رسولوں میں انبیاء بھی ہوں گے' اُن لوگوں کی کتابیں' تورات' انجیل' زبور اور فرقان (یعنی قرآن مجید) ہوں گی' ابلیس نے دریافت کیا: میری کتاب کون سی ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: تمہاری کتاب گودنا ہوگی' تمہارا قرآن' اشعار ہوں گے' تمہارے رسول' کاہن ہوں گے' اور

444- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8891

تمہارا کھانا' ہر وہ چیز ہوگی' جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو اور تمہارا مشروب' ہر نشہ آور چیز ہوگی' تمہاری سچائی' جھوٹ ہوگی' تمہارا گھر' حمام ہوگا تمہارے ہتھیار' عورتیں ہوں گی' تمہارے آوازیں بلند کرنے والے' آلات موسیقی ہوں گے' اور تمہاری مسجد' بازار ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن صالح ایلی ہے' جسے عقیلی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کتاب ''الادب'' کے آخر میں' شعر سے متعلق باب میں آئے گی' جو اس کی مانند' یا اس سے زیادہ مکمل ہوگی' ان شاء اللہ۔

446 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ اِبْلِيْسُ بَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَضَلَّ الْيَوْمَ مُسْلِمًا اَلْبَسْتُهُ التَّاجَ. فَيَجِيْئُوْنَ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ. فَيَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ. وَيَجِيْءُ هٰذَا فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى عَقَّ وَالِدَيْهِ. فَيَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَّبِرَّ. وَيَجِيْءُ هٰذَا فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَشْرَكَ. فَيَقُوْلُ: اَنْتَ اَنْتَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، اخْتَلَطَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے' تو ابلیس اپنے لشکریوں کو بھیجتا ہے اور یہ کہتا ہے: آج جو کسی مسلمان کو سب سے زیادہ گمراہ کرے گا' میں اُسے تاج پہناؤں گا' جب وہ لوگ واپس آتے ہیں' تو کوئی بتاتا ہے: میں ایک شخص کے ساتھ مسلسل رہا' یہاں تک کہ اُس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی' تو ابلیس کہتا ہے: ہوسکتا ہے' وہ شخص دوسری شادی کرلے' ایک لشکری آ کر یہ کہتا ہے: میں ایک شخص کے ساتھ مسلسل رہا' یہاں تک کہ اُس نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی' تو ابلیس کہتا ہے: ہوسکتا ہے وہ حسن سلوک شروع کردے' ایک لشکری آ کر یہ کہتا ہے: میں ایک شخص کے ساتھ مسلسل رہا' یہاں تک کہ اُس نے شرک کردیا' تو ابلیس کہتا ہے: تم ہی ہو' تم ہی ہو (یعنی تم وہ شخص ہو' جو اِس بات کے لائق ہے کہ میں تمہیں تاج پہناؤں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' جو اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

447 - وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْبَحْرِ فَيَتَشَبَّهُ بِاللّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَدُوْنَهُ الْحُجُبُ، فَيَنْدُبُ جُنُوْدَهٗ فَيَقُوْلُ: مَنْ لِفُلَانٍ الْاٰدَمِيِّ؟ فَيَقُوْمُ اثْنَانِ فَيَقُوْلُ: قَدْ اَجَّلْتُكُمَا سَنَةً، فَاِنْ اَغْوَيْتُمَاهُ وَضَعْتُ عَنْكُمَا التَّعَبَ، وَاِلَّا صَلَبْتُكُمَا." قَالَ: فَكَانَ يَقُوْلُ لِاَبِيْ رَيْحَانَةَ: "لَقَدْ صُلِبَ فِيْكَ كَثِيْرٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابلیس اپنا تخت سمندر پر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشابہت ظاہر کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے بہت سے حجابات ہیں ابلیس اپنے لشکر روانہ کرتا ہے تو یہ کہتا ہے: فلاں آدمی کو کون سنبھالے گا؟ تو اس کے دو چیلے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ کہتا ہے: میں تم دونوں کو ایک سال کی مہلت دیتا ہوں اگر تم دونوں نے اُسے گمراہ کر دیا تو میں تمہاری مشقت ختم کر دوں گا' ورنہ میں تم دونوں کو مصلوب کر دوں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو کسی شخص نے حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی وجہ سے تو پھر بہت سے شیاطین مصلوب ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن طلحہ یربوعی ہے جسے امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يُغْوِيهِمُ الشَّيْطَانُ

باب: اُن لوگوں کا بیان جنہیں شیطان بھٹکا دیتا ہے

448- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي نُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِحَيٍّ فَبِتْنَا فِيهِ، فَإِذَا الرَّاعِي قَدْ جَاءَ إِلَى أَهْلِ الْحَيِّ يَسْعَى يَقُولُ: لَسْتُ أَرْعَى لَكُمْ، فَإِنَّ الذِّئْبَ يَجِيءُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَأْخُذُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ، وَالصَّنَمُ يَنْظُرُ لَا يُنْكِرُ وَلَا يُغَيِّرُ، فَقَالُوا: أَقِمْ عَلَيْنَا - أَحْسَبُهُ قَالَ: حَتَّى نَأْتِيَهُ - فَأَتَوْهُ، فَتَكَلَّمُوا حَوْلَهُ. قَالَ لِلرَّاعِي: أَقِمِ اللَّيْلَةَ. قَالَ: إِنِّي أُقِيمُ اللَّيْلَةَ حَتَّى نَنْظُرَ. قَالَ: فَبِتْنَا لَيْلَتَنَا. فَلَمَّا كَانَ صَلَاةُ الْغَدَاةِ إِذِ الرَّاعِي يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ يَقُولُ لَهُمْ: الْبُشْرَى، أَلَا تَرَوْنَ الذِّئْبَ مَرْبُوطًا بَيْنَ يَدَيِ الْغَنَمِ بِغَيْرِ وِثَاقٍ؟ فَجَاءُوا وَجِئْنَا مَعَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، هٰكَذَا فَاصْنَعْ. فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَبِي الْحَدِيثَ فَقَالَ: "يَتَلَعَّبُ بِهِمُ الشَّيْطَانُ"

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَمَدَارُهُ عَلَى أَزْهَرَ بْنِ سِنَانٍ، ضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِينٍ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَحَادِيثُهُ صَالِحَةٌ لَيْسَتْ بِالْمُنْكَرَةِ جِدًّا.

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے روانہ ہوا راستے میں کسی جگہ ہمارا گزر ایک قبیلے کے پاس سے ہوا رات گزارنے کے لیے ہم وہاں ٹھہر

448- اورده المؤلف في كشف الاستار 98

گئے ایک چرواہا دوڑتا ہوا' قبیلے کے افراد کے پاس آیا' اور بولا: میں تم لوگوں کے جانور نہیں چراؤں گا' کیونکہ روزانہ رات کے وقت بھیڑیا آتا ہے اور ایک بکری لے جاتا ہے' جبکہ بت دیکھتا ہے' لیکن وہ نہ تو انکار کرتا ہے' اور نہ ہی کوئی تبدیلی کرتا ہے' اُن لوگوں نے کہا: تم ہمارے ہاں رہو! راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم اُس بت کے پاس چلتے ہیں' وہ لوگ اس بت کے پاس آئے' اُنہوں نے اُس کے اردگرد کوئی بات چیت کی' پھر اُنہوں نے چرواہے سے کہا: آج رات ٹھہرے رہو! اس چرواہے نے کہا: آج رات میں ٹھہر جاتا ہوں' تاکہ یہ دیکھوں کہ کیا بنتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: ہم بھی اُس رات وہاں ٹھہر گئے' اگلے دن صبح کی نماز کے وقت چرواہا بھاگتا ہوا بستی والوں کی طرف آیا اور اُن سے کہنے لگا: خوشخبری ہے! کیا تم نے دیکھا نہیں؟ کہ بھیڑیا کسی بندش کے بغیر بکریوں کے آگے بندھا پڑا تھا' پھر وہ لوگ آئے اُن کے ساتھ ہم بھی گئے' راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس نے کہا: ٹھیک ہے تم اسی طرح کرو! راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کو یہ واقعہ سنایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شیطان' اُن لوگوں کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کا مدار' ازہر بن سنان نامی راوی پر ہے' جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اِس کی نقل کردہ احادیث صالح ہیں' اور زیادہ منکر نہیں ہیں۔

449 - وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: ذَهَبْتُ لِاُسْلِمَ حِيْنَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ مَعَ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِي الْإِسْلَامِ، فَاَتَيْتُ الْمَاءَ حَيْثُ يَجْتَمِعُ النَّاسُ، فَإِذَا اَنَا بِرَاعِي الْقَرْيَةِ الَّذِيْ يَرْعَى اَغْنَامَهُمْ، فَقَالَ: لَا اَرْعَى لَكُمْ اَغْنَامَكُمْ. قَالُوْا: لِمَ؟ قَالَ: يَجِيءُ الذِّئْبُ كُلَّ لَيْلَةٍ، فَيَأْخُذُ شَاةً وَصَنَمُنَا هٰذَا قَائِمٌ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يُغَيِّرُ وَلَا يُنْكِرُ. قَالَ: فَرَجَعُوا وَاَنَا اَرْجُو اَنْ يُسْلِمُوا، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا جَاءَ الرَّاعِي يَشْتَدُّ، مَا الْبُشْرَى؟ مَا الْبُشْرَى؟ قَدْ جِيءَ بِالذِّئْبِ فَهُوَ بَيْنَ يَدَيِ الْغَنَمِ مَقْمُوطًا. فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ، فَقَبَّلُوهُ وَسَجَدُوا لَهُ، وَقَالُوا: هٰكَذَا فَاصْنَعْ. فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: "عَبَثَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ قَبْلَهُ.

اُن سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی' تو میں (اسلام قبول کرنے کیلئے) اپنے علاقے سے روانہ ہوا' میرا ارادہ یہ تھا کہ میں دو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تین آدمیوں سمیت اسلام میں داخل ہوؤں گا' میں ایک پانی (کے تالاب وغیرہ) کے پاس آیا' جہاں لوگ اکٹھے رہ رہے تھے' میرے سامنے بستی والوں کا چرواہا آیا' جو اُن کی بکریاں چرایا کرتا تھا' اُس نے کہا: میں تم لوگوں کی بکریاں نہیں چراؤں گا' اُن لوگوں نے دریافت کیا: وہ

449 - اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 31/19

کیوں؟ اُس نے کہا: روزانہ رات کے وقت بھیڑیا آتا ہے اور ایک بکری لے جاتا ہے' جبکہ ہمارا صنم (یعنی بت) کھڑا رہتا ہے' وہ نہ کوئی نقصان پہنچاتا ہے' نہ کوئی فائدہ دیتا ہے' نہ کوئی تبدیلی کرتا ہے' نہ انکار کرتا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ واپس چلے گئے' مجھے یہ امید تھی کہ وہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے' اگلے دن صبح چرواہا دوڑتا ہوا آیا اور بولا: کیا خوشخبری ہے! کیا خوشخبری ہے! بھیڑیوں کو لایا گیا اور اب وہ بکریوں کے آگے بندھا پڑا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ گیا' اُن لوگوں نے بت کو بوسے دیئے اور اسے سجدہ کیے اور یہ کہا: (آئندہ) اب تم ایسا ہی کرنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اِس واقعے کے بارے میں بتایا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اُن لوگوں کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس روایت پر کلام اِس سے پہلے گزر چکا ہے۔

450 - عَنِ السَّائِبِ قَالَ: بَعَثَ مَعِي اَهْلِيْ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَزُبْدٍ اِلٰى آلِهَتِهِمْ، فَذَهَبْتُ بِهٖ فَلَقَدْ خِفْتُ اَنْ آكُلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَوَضَعْتُهُ اِذْ جَاءَ الْكَلْبُ فَشَرِبَ اللَّبَنَ وَاَكَلَ الزُّبْدَ وَبَالَ عَلَى الصَّنَمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں نے میرے ہاتھ دودھ کا اور پنیر کا پیالہ' اپنے معبودوں کی طرف بھیجا' میں اُسے ساتھ لے کر گیا' مجھے یہ خوف تھا کہ اگر میں نے اُس میں سے کچھ کھالیا (تو میرا نقصان ہو جائے گا) میں نے اُسے رکھ دیا' تو ایک کتا آیا' اُس نے دودھ پی لیا' پنیر کھالیا' اور بت پر پیشاب بھی کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

451 - وَعَنْهُ اَيْضًا: اَنَّهٗ كَانَ فِيْمَنْ بَنَى الْكَعْبَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: وَلِيْ حَجَرٌ اَنَا نَحَتُّهٗ بِيَدِيْ، اَعْبُدُهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - تَعَالٰى - وَاَجِيءُ بِاللَّبَنِ الْخَاثِرِ الَّذِيْ اَنْفَسُهٗ عَلٰى نَفْسِيْ فَاَصُبُّهٗ عَلَيْهِ، فَيَجِيءُ الْكَلْبُ فَيَلْحَسُهٗ، ثُمَّ يَشْغَرُ فَيَبُوْلُ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَهُوَ بِتَمَامِهٖ فِيْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ اُن کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: وہ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لینے والے افراد میں سے ایک تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میرے پاس ایک پتھر تھا' میں نے اُسے اپنے ہاتھ کے ذریعے تراشا' اور پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اُس کی عبادت کرنے لگا' میں اُس کے لیے دودھ لے کر آیا' میں نے اپنے اوپر ترجیح دے کر وہ دودھ اُس کے لیے مخصوص کیا تھا' میں نے وہ دودھ اُس بت پر بہا دیا' پھر ایک کتا آیا اور اُسے چاٹنے لگا' پھر اُس نے ٹانگوں اوپر کی اور پیشاب کرنے لگا ......اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' یہ مکمل روایت' خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

451 - اورده المؤلف في زوائد المسند 1680

بَابٌ فِيْ شَيْطٰنِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کے شیطان کا بیان

452 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيَاطِيْنَهُ كَمَا يُنْضِيْ أَحَدُكُمْ بَعِيْرَهُ فِي السَّفَرِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤمن اپنے شیاطین کو یوں تھکا دیتا ہے' جس طرح سفر کے دوران کوئی شخص اپنے اُونٹ کو تھکا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

بَابٌ فِيْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: اہلِ جاہلیت کا بیان

453 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَعَبَدَ الْأَصْنَامَ: أَبُوْ خُزَاعَةَ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ، وَإِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَجُرُّ أَمْعَاءَهُ فِي النَّارِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ الْهَجَرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے پہلے بتوں کے نام پر جانور مخصوص کرنے اور بتوں کی عبادت کرنے کا آغاز' خزاعہ کے جدامجد عمرو بن عامر نے کیا تھا' میں نے اُسے دیکھا ہے کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم ہجری ہے اور وہ ضعیف ہے۔

454 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ دِيْنَ إِبْرَاهِيْمَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُوْ خُزَاعَةَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، وَضَعَّفَهُ بِسَبَبِ اخْتِلَاطِهِ، وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ سَمِعَ مِنْهُ قَبْلَ الِاخْتِلَاطِ، وَهٰذَا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْهُ.

452 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 380/2' اورده المؤلف فی زوائد المسند 100

453 - اورده المؤلف فی زوائد المسند 157

454 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 298/10 ح10808' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 201

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں سب سے پہلے جس شخص نے تبدیلی کی وہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے جو خزاعہ کا جدامجد ہے"
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صالح مولیٰ توامہ ہے جس کے اختلاط کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے لیکن ابن ابوذئب نے اُس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے اس سے سماع کیا تھا اور یہ روایت بھی اُن روایات میں سے ایک ہے جو ابن ابوذئب نے اُس سے نقل کی ہیں۔

455 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَدَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ: أَنْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً عُذِّبَتْ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرِي مَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ؟ إِنَّ الْمَرْأَةَ مَعَ مَا فَعَلَتْ كَانَتْ كَافِرَةً، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ أَنْ يُعَذِّبَهُ فِي هِرَّةٍ، فَإِذَا حَدَّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آئے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم یہ حدیث بیان کرتے ہو؟ کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس بلی کو اُس نے باندھ دیا تھا وہ عورت اُسے کچھ کھانے کے لیے نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے نہیں دیتی تھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ بات میں نے اُن سے سنی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ وہ عورت کون تھی؟ اُس عورت نے جو کچھ بھی کیا اُس کے ہمراہ وہ کافر بھی تھی اور مؤمن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِس سے بلند حیثیت رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بلی کی وجہ سے اُسے عذاب دے جب تم نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرو! تو اِس بات کا جائزہ لے لیا کرو! کہ تم کیا بیان کررہے ہو؟
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

456 - وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ أُمِّي؟ قَالَ: "أُمُّكَ فِي النَّارِ." قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: "أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ مَعَ أُمِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ابورزین عقیلی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کہاں ہیں؟ آپ

455 - اورده المؤلف فی زوائد المسند 162
456 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 4/11 اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 208/19 اورده المؤلف فی زوائد المسند 156

نے فرمایا: تمہاری والدہ جہنم میں ہے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کے اہل خانہ میں سے جو لوگ (دنیا سے) رخصت ہو چکے ہیں' وہ کہاں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری ماں' میری ماں کے ساتھ ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

457 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَنَحْنُ مَعَهُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفِ رَاكِبٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَدَاهُ بِالْأُمِّ وَالْأَبِ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالَكَ؟ قَالَ: "إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - فِي الِاسْتِغْفَارِ لِأُمِّي، فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، فَدَمَعَتْ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ."

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر کر رہے تھے) آپ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' آپ کے ساتھ ہم لوگ تقریباً ایک ہزار سوار تھے' نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر آپ کے پاس آئے اور یہ کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی تھی' تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی' تو اُس خاتون کے لیے رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ وہ جہنم میں جائیں گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

458 - عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَدَّانَ أَوْ بِالْقُبُورِ سَأَلَ الشَّفَاعَةَ لِأُمِّهِ - أَحْسَبُهُ قَالَ: - فَضَرَبَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: لَا تَسْتَغْفِرْ لِمَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ. قُلْتُ: وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ مُحَمَّدَ بْنَ جَابِرٍ هٰذَا.

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' یہاں تک کہ ہم "ودّان" کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کچھ قبروں کے پاس پہنچے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کے لئے شفاعت کی دعا کی (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کے

457- اخرجه الامام احمد في مسنده 355/5' اورده المؤلف في زوائد المسند 159

358- اورده المؤلف في كشف الاستار 96

سینے پر ہاتھ مارا' اور وہ بولے: آپ اُس کے لیے دعائے مغفرت نہ کریں' جو مشرک ہونے کے عالم میں مر گیا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' اس سند کے ساتھ' اس روایت کو صرف محمد بن جابر نے سماک بن حرب سے نقل کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے کسی شخص کو محمد بن جابر نامی اس راوی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

459 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَاعْتَمَرَ، فَلَمَّا هَبَطَ مِنْ ثَنِيَّةِ عُسْفَانَ، أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَسْتَنِدُوا إِلَى الْعَقَبَةِ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكُمْ. فَذَهَبَ فَنَزَلَ عَلَى قَبْرِ أُمِّهِ، فَنَاجَى رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ إِنَّهُ بَكَى فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهُ وَبَكَى هَؤُلَاءِ لِبُكَائِهِ، وَقَالُوا: مَا بَكَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَكَانِ إِلَّا وَقَدْ حَدَثَ فِي أُمَّتِهِ شَيْءٌ لَا يُطِيقُهُ. فَلَمَّا بَكَى هَؤُلَاءِ، قَامَ فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: "مَا يُبْكِيكُمْ؟" قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، بَكَيْنَا لِبُكَائِكَ. قُلْنَا: لَعَلَّهُ حَدَثَ فِي أُمَّتِكَ شَيْءٌ لَا تُطِيقُهُ، قَالَ: "لَا، وَقَدْ كَانَ بَعْضُهُ، وَلَكِنْ نَزَلْتُ عَلَى قَبْرٍ، فَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَبَى اللهُ أَنْ يَأْذَنَ لِي، فَرَحِمْتُهَا وَهِيَ أُمِّي فَبَكَيْتُ، ثُمَّ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:) "وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ" (التوبة: 114)". فَتَبَرَّأْ مِنْ أُمِّكَ كَمَا تَبَرَّأَ إِبْرَاهِيمُ مِنْ أَبِيهِ، فَرَحِمْتُهَا وَهِيَ أُمِّي، فَدَعَوْتُ رَبِّي أَنْ يَرْفَعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعًا فَرَفَعَ عَنْهُمُ اثْنَتَيْنِ، وَأَبَى أَنْ يَرْفَعَ عَنْهُمُ اثْنَتَيْنِ: دَعَوْتُ رَبِّي أَنْ يَرْفَعَ عَنْهُمُ الرَّجْمَ مِنَ السَّمَاءِ، وَالْغَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ، وَأَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شِيَعًا، وَأَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، فَرَفَعَ عَنْهُمُ الرَّجْمَ مِنَ السَّمَاءِ، وَالْغَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ، وَأَبَى اللهُ أَنْ تُرْفَعَ عَنْهُمُ اثْنَتَانِ: الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ." وَإِنَّمَا عَدَلَ إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ: لِأَنَّهَا مَدْفُونَةٌ تَحْتَ كَذَا وَكَذَا، وَكَانَ عُسْفَانُ لَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَعَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْمُنِيبِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَمَنْ عَدَا عِكْرِمَةَ لَمْ أَعْرِفْهُمْ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمْ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے اور عمرہ کے لیے روانہ ہوئے' تو جب "عسفان" نامی گھاٹی کے پاس پہنچے' تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ گھاٹی کے ساتھ ٹیک لگا کر رکھیں جب تک میں تم لوگوں کے پاس واپس نہیں آجاتا' نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور اپنی والدہ کی قبر کے پاس ٹھہرے' آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں طویل مناجات کی' پھر آپ رونے لگے اور بہت روئے' یہاں تک کہ آپ کے رونے کی وجہ سے' دوسرے لوگ بھی رونے لگے' لوگوں نے دریافت کیا: اللہ کے نبی اس مقام پر کیوں روئے ہیں؟ اس کی

459- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 12049

وجہ یہی ہوگی کہ آپ کی امت کے بارے میں کوئی ایسی چیز سامنے آئی ہوگی کہ آپ کو خود پر قابو نہیں رہا' جب لوگوں نے بھی رونا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور اُن لوگوں کے پاس واپس تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ اُن لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رو رہے ہیں' ہم نے کہا: ہم یہ سمجھے کہ شاید آپ کی امت کے بارے میں کوئی نئی چیز رونما ہوئی ہے' جس کی آپ طاقت نہیں رکھتے (یا جسے دیکھ کر آپ کو خود پر قابو نہیں رہا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! (یعنی ایسا نہیں ہے) لیکن اس کا کچھ حصہ ہے' میں اس قبر کے پاس آیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ قیامت کے دن مجھے اُن کی شفاعت کرنے کی اجازت دے' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دینے سے انکار کر دیا' تو مجھے اُس خاتون پر رحم آ گیا' کیونکہ وہ میری والدہ ہیں' تو میں رونے لگ گیا پھر جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: (یعنی اُنہوں نے یہ آیات تلاوت کیں:)

''ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے جو استغفار کیا تھا' وہ صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا' جو اُس نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا' لیکن جب اُس (یعنی ابراہیم) کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ شخص' اللہ کا دشمن ہے' تو اُس (یعنی ابراہیم نے) اُس شخص سے لاتعلقی اختیار کی''۔

(حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے کہا:) تو آپ ﷺ بھی اپنی والدہ سے اُسی طرح لاتعلقی اختیار کریں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے لاتعلقی اختیار کی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو مجھے اُن پر رحم آ گیا کیونکہ وہ میری والدہ ہیں۔

(آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی کہ وہ میری امت سے چار چیزیں اُٹھا لے' تو اُس نے اُن لوگوں سے دو چیزیں اٹھالیں' اور دو چیزیں اُن سے اُٹھانے سے انکار کر دیا' میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی: کہ وہ اُن سے یہ اُٹھالے کہ اُنہیں آسمان سے سنگسار کیا جائے' یا اُنہیں زمین میں ڈبو (یعنی دھنسا) دیا جائے (اور یہ دعا مانگی:) کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں مختلف گروہوں میں تقسیم نہ کرے' اور اُنہیں ایک دوسرے کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے یہ چیز اٹھالی کہ اُنہیں آسمان سے سنگسار کیا جائے' یا زمین میں پھنسایا جائے' اور اللہ تعالیٰ نے اُن سے دو چیزیں اٹھانے سے انکار کر دیا' قتل اور ہرج۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اپنی والدہ کی قبر پر جانے کے لیے عام گزرگاہ سے ہٹ گئے تھے' کیونکہ آپ کی والدہ فلاں جگہ پر دفن تھیں' اور یہ ''عسفان'' کے مقام کی بات ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ابودرداء اور عبدالغفار بن غنیم نامی راویوں نے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' عکرمہ سے روایت کیا ہے' لیکن عکرمہ کے علاوہ باقی راویوں میں سے میں کسی سے واقف نہیں ہوں' اور نہ ہی میں نے کسی کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

460- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَاهُ الْحُصَيْنَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ

رَجُلًا كَانَ يُقْرِي الضَّيْفَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ مَاتَ قَبْلَكَ، وَهُوَ اَبُوكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ وَاَنْتَ فِي النَّارِ" فَمَاتَ حُصَيْنٌ مُشْرِكًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: اُن کے والد حصین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو مہمان نوازی اور صلہ رحمی کرتا تھا' اور اُس کا انتقال آپ سے پہلے ہو گیا اور وہ شخص آپ کا والد ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا باپ' تمہارا باپ اور تم جہنم میں ہو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حصین کا انتقال مشرک ہونے کے عالم میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

461 - وَعَنْ سَعْدٍ - يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ اَبِيْ؟ قَالَ: "فِي النَّارِ" قَالَ: فَاَيْنَ اَبُوكَ؟ قَالَ: "حَيْثُمَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ كَافِرٍ، فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَزَادَ: فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ: لَقَدْ كَلَّفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنَاءٍ، مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ اِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ." وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں' اُس نے دریافت کیا: آپ کے والد کہاں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب کبھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرو' تو اُسے جہنم کی اطلاع دے دینا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اُس دیہاتی نے اطلاع قبول کر لیا' اُس کا یہ کہنا تھا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک مشقت والے کام کا پابند کیا ہے' میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں' تو اُسے جہنم کی اطلاع دے دیتا ہوں''۔

اِس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

462 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَاْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَيَقْطَعَنَّهُ نَارًا، يُرِيْدُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيُنَادَى اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ، اَبِيْ. قَالَ: فَيَتَحَوَّلُ فِيْ صُوْرَةٍ قَبِيْحَةٍ وَرِيْحٍ مُنْتِنَةٍ،

460-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 3552

461-اورده المؤلف فى كشف الاستار 93

462-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 1044' اورده المؤلف فى كشف الاستار 94' اورده المؤلف فى المقصد العلى 56

فَيَتْرُكُهُ" قَالَ: وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ يَرَوْنَ أَنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا' تاکہ اسے جہنم میں جانے سے روک لے وہ یہ ارادہ کرے گا: کہ اُسے جنت میں داخل کرے' تو یہ اعلان کیا جائے گا: جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوگا' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر مشرک پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے' تو وہ شخص کہے گا: اے میرے پروردگار! میرا باپ (یعنی اُس کا کیا بنے گا؟) تو اُس کے باپ کی شکل تبدیل کر کے انتہائی بدصورت کر دی جائے گی اور اُس کی بُو بدبودار ہو جائے گی' تو وہ شخص اُسے (یعنی اپنے باپ کو چھوڑ دے گا)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اِس بات کے قائل تھے کہ اُس شخص سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں' لیکن نبی اکرم ﷺ نے صرف وہی ارشاد فرمایا تھا (جس کے الفاظ ہم نے نقل کر دیے ہیں)۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

463- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَلْقَى رَجُلٌ أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا أَبَتِ، هَلْ أَنْتَ مُطِيعِي الْيَوْمَ؟ وَهَلْ أَنْتَ تَابِعِي الْيَوْمَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَهُوَ يَعْرِضُ الْخَلْقَ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ، إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِيْ، فَيُعْرِضُ اللهُ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - عَنْهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيَمْسَخُ اللهُ أَبَاهُ ضَبُعًا فَيَهْوِي فِي النَّارِ، فَيَقُوْلُ: أَبُوكَ، فَيَقُوْلُ: لَا أَعْرِفُكَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کو ملے گا' اور یہ کہے گا: اے ابا جان! کیا آپ آج میری اطاعت کریں گے؟ کیا آپ آج میری پیروی کریں گے؟ تو اُس کا باپ جواب دے گا: جی ہاں! تو وہ شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' جو مخلوق کی طرف متوجہ ہوگا' وہ شخص کہے گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے رُسوا نہیں کرے گا' تو پروردگار اُس شخص سے منہ پھیرے گا' پھر وہ شخص اُسی کی مانند بات کہے گا' تو اللہ تعالیٰ اُس کے باپ کو گوہ کی شکل میں مسخ کر دے گا' اور پھر اُسے جہنم میں ڈال دے گا' اُس کا باپ کہے گا: میں تمہارا باپ ہوں' تو وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا ہوں''۔

463- اورده المؤلف فی كشف الاستار 98

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

464 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَحُثُّ عَلَى صِلَةِ الرَّحِمِ، وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْجَارِ، وَإِيوَاءِ الْيَتِيمِ، وَإِطْعَامِ الضَّيْفِ، وَإِطْعَامِ الْمِسْكِينِ، وَكُلُّ هٰذَا كَانَ يَفْعَلُهُ هِشَامُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، فَمَا ظَنُّكَ بِهِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ قَبْرٍ لَا يَشْهَدُ صَاحِبُهُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَهُوَ جَذْوَةٌ مِّنَ النَّارِ، وَقَدْ وَجَدْتُ عَمِّي أَبَا طَالِبٍ فِي طِمْطَامٍ مِّنَ النَّارِ، فَأَخْرَجَهُ اللهُ لِمَكَانِهِ مِنِّي وَإِحْسَانِهِ إِلَيَّ، فَجَعَلَهُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ لَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِهِ، وَقَدْ وُثِّقَ.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں:

"حارث بن ہشام حجۃ الوداع کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! آپ صلہ رحمی کرنے پڑوسی کے ساتھ اچھائی کرنے یتیم کی دیکھ بھال کرنے مہمان کو کھانا کھلانے غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہیں تو یہ سب کام تو (میرے والد) ہشام بن مغیرہ بھی کیا کرتے تھے یا رسول اللہ! ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی قبر والا (یعنی مرنے والوں میں سے جو بھی) شخص اس بات کی گواہی نہیں دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو وہ قبر جہنم کا ٹکڑا ہو گی میں نے اپنے چچا جناب ابو طالب کو جہنم کے سب سے گہرے حصے میں پایا اُن کی مجھ سے نسبت اور ان کے میرے ساتھ اچھے سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس مقام سے نکالا اور اُنہیں جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھ دیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے جو منکر الحدیث ہے لوگ اس کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے ہیں ویسے اس کی توثیق کی گئی ہے۔

465 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَمِّي هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ كَانَ يُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ، فَلَوْ أَدْرَكَكَ أَسْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ يُعْطِي لِلدُّنْيَا وَحَمْدِهَا وَذِكْرِهَا، وَمَا قَالَ يَوْمًا قَطُّ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا چچا ہشام بن مغیرہ کھانا کھلایا کرتا تھا صلہ رحمی

464- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 7389

465- اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 6929 اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 54

کرتا تھا' یہ کرتا تھا' اور وہ کرتا تھا' اگر وہ آپ ﷺ کا زمانہ پالیتا تو وہ مسلمان بھی ہو جاتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دنیا کے لیے دنیا کی تعریف کے لیے' دنیا میں چرچے کے لئے دیا کرتا تھا' اُس نے کبھی ایک دن بھی یہ نہیں کہا: اے اللہ! قیامت کے دن میری خطاؤں کی مغفرت کر دینا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

466 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَخِي وَأَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّنَا مُلَيْكَةَ كَانَتْ تَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهَا شَيْئًا؟ قَالَ: "لَا." قَالَ: قُلْنَا: فَإِنَّهَا كَانَتْ وَأَدَتْ أُخْتًا لَهَا فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهَا شَيْئًا؟ قَالَ: "الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ، إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْوَائِدَةُ الْإِسْلَامَ لِيَعْفُوَ اللهُ عَنْهَا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ.

❁❁ حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' میرے بھائی اور میرے والد' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے روانہ ہوئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحمی کیا کرتی تھی' مہمان نوازی کرتی تھی' یہ کرتی تھی' وہ کرتی تھی اُن کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوگیا تھا' تو کیا یہ چیز (یعنی بھلائی کے کام کرنا) اُنہیں نفع دے گی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کہا: اُس خاتون نے اپنی ایک بہن کو زندہ درگور ہونے سے بچالیا تھا' تو کیا یہ چیز انہیں کچھ فائدہ دے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''زندہ درگور کرنے والی' زندہ درگور ہونے والی جہنم میں جائیں گے' البتہ اگر زندہ درگور کرنے والی عورت اسلام کو پالے' تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

467 - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: "إِنَّ أَبَاكَ أَرَادَ أَمْرًا فَأَدْرَكَهُ" - يَعْنِي الذِّكْرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور فلاں فلاں کام کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے والد نے ایک چیز کا ارادہ کیا اور اُس کو پالیا۔

466-اخرجه الامام احمد في مسنده 478/3' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 6319' اورده المؤلف في زوائد المسند 155

467-اخرجه الامام احمد في مسنده 258/4' اورده المؤلف في زوائد المسند 163

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد تذکرہ (یعنی شہرت تھی)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

468 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ اَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ اَبِیْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ. قَالَ: فَهَلْ اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ؟ قَالَ: " لَا " قَالَ: "فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يُذْكَرَ فَذُكِرَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عدی بن حاتم' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے' دوسروں کا بوجھ اُٹھاتے تھے' کھانا کھلاتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے اسلام کا زمانہ پایا ہے؟ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے والد اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ اُن کا ذکر کیا جائے' تو اُن کا ذکر ہو گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

469 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذُكِرَ حَاتِمٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " ذَاكَ رَجُلٌ اَرَادَ اَمْرًا فَاَدْرَكَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ الْقَيْسِيُّ، ضَعَّفَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے حاتم طائی کا ذکر کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا شخص تھا' جس نے ایک چیز (یعنی شہرت کے حصول) کا ارادہ کیا' تو اُس نے اُس چیز کو پا لیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبید بن واقد قیسی ہے' جسے ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

470 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّ اَبِیْ كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيَفِيْ بِالذِّمَّةِ. قَالَ: " وَلَمْ يُدْرِكِ الْاِسْلَامَ؟ " قَالَ: لَا. فَلَمَّا وَلَّيْتُ، فَقَالَ: " عَلَيَّ بِالشَّيْخِ " قَالَ: " يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ عَقِبِكَ، فَلَنْ تَزُوْلُوا، وَلَنْ تَتَفَرَّقُوا اَبَدًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت سلمہ بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد صلہ رحمی کرتے تھے' مہمان نوازی کرتے تھے' ذمہ کو پورا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: انہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! جب میں مڑ کر جانے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

468 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 5987

469 - اورده المؤلف فی کشف الاستار 92

470 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 6213

اس بوڑھے کو میرے پاس لاؤ آپ نے فرمایا: یہ (یعنی سخاوت کی عادت) تمہارے بعد والوں میں رہے گی' تم ہمیشہ اس پر رہو گے اور کبھی جدا نہیں ہوگے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

471 - وَعَنْ عَفِيفٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ وَفْدٌ مِنَ الْيَمَنِ، فَذَكَرُوا امْرَأَ الْقَيْسِ بْنَ حُجْرٍ الْكِنْدِيَّ، وَذَكَرُوا بَيْتَيْنِ مِنْ شِعْرِهِ فِيهِمَا ذِكْرُ ضَارِجٍ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ذَاكَ رَجُلٌ مَذْكُورٌ فِي الدُّنْيَا، مَنْسِيٌّ فِي الْآخِرَةِ، شَرِيفٌ فِي الدُّنْيَا خَامِلٌ فِي الْآخِرَةِ، يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُ لِوَاءُ الشُّعَرَاءِ يَقُودُهُمْ إِلَى النَّارِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ سَعْدِ بْنِ فَرْوَةَ بْنِ عَفِيفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمْ.

❁❁ حضرت عفیف کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' یمن کا وفد آ گیا' اُن لوگوں نے (زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر) امراء القیس بن حجر کندی کا ذکر کیا' اُس کے اشعار میں سے دو مصرعے ذکر کیے' جن میں عرب کے پانیوں میں سے ایک پانی کے چشمے کا ذکر تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا شخص تھا' جس کا ذکر دنیا میں ہے اور آخرت میں اُسے بھلا دیا جائے گا' وہ دنیا میں معزز ہے اور آخرت میں بے عزت ہوگا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اُس کے پاس شعراء کا جھنڈا ہوگا' اور وہ اُن (شعراء) کی قیادت کرتا ہوا جہنم کی طرف (اُن شعراء کو) لے جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' سعد بن فروہ بن عفیف کے حوالے سے' اُن کے والد اور دادا سے روایت کی ہے' اور میں نے کسی کو اِن کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

471 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 100/18

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

بَابٌ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: علم کی طلب (یعنی اُس کے حصول) کا بیان

472- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَعُثْمَانُ هٰذَا قَالَ الْبُخَارِيُّ: مَجْهُوْلٌ، وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ إِلَّا مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْقُدَمَاءُ: شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالدَّسْتَوَائِيُّ، وَمَنْ عَدَا هٰؤُلَاءِ رَوَوْا عَنْهُ بَعْدَ الِاخْتِلَاطِ.

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا' ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اِسے عثمان بن عبدالرحمن قرشی نے حماد بن ابوسلیمان سے نقل کیا ہے' عثمان نامی اس راوی کے بارے میں امام بخاری نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے اور امام بخاری' حماد سے منقول روایت قبول نہیں کرتے ہیں' البتہ اُن روایات کا معاملہ مختلف ہے' جو قدماء نے اُن سے روایت کی ہوں' جیسے شعبہ' سفیان ثوری' دستوائی' اُن کے علاوہ باقی لوگوں نے اُن سے اختلاط کا شکار ہو جانے کے بعد روایات نقل کی ہیں۔

473- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، كَذَّابٌ.

---

472 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 240/10 ح10439' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5908

473 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8567

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا' ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ہاشم سمسار ہے' جو کذاب ہے۔

474 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم حاصل کرنا' ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابورواد ہے' جو انتہائی ضعیف ہے۔

475 - وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا' ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن ابوثابت ہے' جو انتہائی ضعیف ہے۔

476 - وَعَنْ وَاثِلَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بَكَّارُ بْنُ تَمِيمٍ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کی تعلیم) حاصل کریں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی بکار بن تمیم ہے اور وہ مجہول ہے۔

474 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4096

475 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 16/129

476 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 3391

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب: علم کی فضیلت کا بیان

477 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرو عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَلِيلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعِبَادَةِ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا إِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهِ. إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ: مُؤْمِنٌ وَجَاهِلٌ، فَلَا تُؤْذُوا الْمُؤْمِنَ، وَلَا تُجَاوِرُوا الْجَاهِلَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ أَسِيدٍ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لَا يُشْتَغَلُ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تھوڑا علم' زیادہ عبادت سے بہتر ہے' آدمی کے سمجھدار (یا عالم) ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور آدمی کے جاہل ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کے حوالے سے خود پسندی کا شکار ہو' تم لوگ مؤمن کو اذیت نہ پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ نہ رہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن اسید ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کے ساتھ مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

478 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، وَثَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَجَمَاعَةٌ.

❁❁ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"علم کی فضیلت' عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین (یعنی اعمال) میں سب سے بہتر چیز' پرہیزگاری ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عبدالقدوس ہے' جسے امام بخاری اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' جب کہ یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

479 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ،

477-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8698

478-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 3960' اورده المؤلف في كشف الاستار 139

479 -اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 9264' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 124/2

وَأَفْضَلُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى، ضَعَّفُوْهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دینی احکام کی) سمجھ بوجھ (یعنی اُن کا علم) حاصل کرنا ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والا دین (یعنی عمل) پرہیزگاری ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابو لیلیٰ ہے جس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے علماء نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

480 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ، وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ: سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اور دین کا مجموعہ پرہیزگاری ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سوار بن مصعب ہے جو انتہائی ضعیف ہے۔

481 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَسِيْرُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمْ أَيْسَرُهَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"(دین کے احکام) کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ (یعنی اُن کا علم حاصل کرنا) زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور تمہارے اعمال میں زیادہ بہتر وہ ہے جو زیادہ آسان ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خارجہ بن مصعب ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

482 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا جُمِعَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ عِلْمٍ إِلَى حِلْمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيْدَ

480- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 1008910197

482- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4846' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغير 707

الْعَلَوِيّ، عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی ایک چیز کو دوسری کے ساتھ جمع کیا گیا ہو تو ان میں کوئی بھی چیز اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی کہ علم کو بردباری کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے حفص بن بشر کی حسن بن حسین بن یزید علوی کے حوالے سے' اُن کے والد سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): میں نے کسی کو ان میں سے کسی ایک کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

483- وَعَنْ عُمَرَ - يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عِلْمٍ يَهْدِي صَاحِبَهُ إِلَى هُدًى، أَوْ يَرُدُّهُ عَنْ رَدًى، وَمَا اسْتَقَامَ دِينُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ عَمَلُهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَقَالَ فِيهِ: " حَتَّى يَسْتَقِيمَ عَقْلُهُ بَدَلَ: " عَمَلِهِ "، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی حاصل کرنے والے نے' علم کی فضیلت جیسی کوئی چیز حاصل نہیں کی' علم اپنے ساتھی (یعنی صاحب علم شخص) کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے' یا اُسے خراب چیز سے ہٹا دیتا ہے' اور آدمی کا دین اُس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا' جب تک اُس کا عمل ٹھیک نہیں ہوتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں ''عمل'' کی جگہ ''عقل'' کا لفظ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(باب منه)

باب: بلاعنوان

484- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْ نَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بَكَّارُ بْنُ تَمِيمٍ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کریں''۔

483 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4726' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 241/1

484 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 3391

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بکار بن تمیم ہے اور وہ مجہول ہے۔

485 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

486 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

487 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِيْ دِيْنٍ، وَلَفَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ، وَعِمَادُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی ایسی چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی گئی' جو دین کی سمجھ بوجھ سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو' ایک عالم' شیطان کے لئے' ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے' ہر چیز کا کوئی ستون ہوتا ہے' اور اس دین کا ستون' سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) ہے''۔

488 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ، وَاَلْهَمَهُ رُشْدَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

---

485 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3288

486 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 18/2' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 5855

487 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4214' اورده المؤلف فی کشف الاستار 314/2 ح7212

488 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10445' اورده المؤلف فی کشف الاستار 137

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے' تو اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے' اور اُسے ہدایت' الہام کر دیتا ہے''۔
یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ

باب: عالم اور طالب علم کی فضیلت کا بیان

489- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ، يُهْتَدٰى بِهَا فِيْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَكَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ، وَاَبُوْ حَفْصٍ صَاحِبُ اَنَسٍ مَجْهُوْلٌ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''زمین میں علماء کی مثال وہی ہے' جو آسمان میں ستاروں کی ہے' کہ خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں' اُن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے' اور جب ستارے بجھ (یعنی چھپ) جائیں' تو اِس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ ہدایت پانے والے بھی گمراہ ہو جائیں''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے' جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ابوحفص بھی مجہول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

490- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "النَّاسُ مَعَادِنُ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا."

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''لوگ معدن (یعنی معدنیات والی کان کی طرح) ہوتے ہیں' اُن میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے' جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کر لیں''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

489- اورده المؤلف فی کشف الاستار 157/3' اورده المؤلف فی زوائد المسند 175
490- اورده المؤلف فی کشف الاستار 438/2367' اورده المؤلف فی زوائد المسند 177

491 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّاسُ رَجُلَانِ: عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ، هُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَا بَيْنَهُمَا مِنَ النَّاسِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِي سَنَدِ الْأَوْسَطِ نَهْشَلُ بْنُ سَعِيدٍ، وَفِي الْآخَرِ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، وَهُمَا كَذَّابَانِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں' عالم اور طالب علم' یہ دونوں اجر میں برابر ہیں' ان کے علاوہ (یعنی دوسرے) لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' معجم اوسط والی روایت کی سند میں ایک راوی نہشل بن سعید ہے اور دوسری سند میں ایک راوی ربیع بن بدر ہے' اور یہ دونوں کذاب ہیں۔

492 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا عَالِمٌ، وَذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ إِلَّا أَبُو الْمُطَرِّفِ الْمُغِيرَةُ بْنُ مُطَرِّفٍ. قُلْتُ: لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا' ملعونہ ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' صرف عالم' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اُس ذکر کو کرنے والے فرد کا معاملہ مختلف ہے (یعنی یہ لوگ ملعون نہیں ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ثوبان کے حوالے سے' عبدہ سے اس روایت کو صرف ابو مطرف مغیرہ بن مطرف نے نقل کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

493 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ، وَسَائِرُ النَّاسِ لَا خَيْرَ فِيهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ، قَالَ ابْنُ مَعِينٍ: هَالِكٌ، لَيْسَ بِشَيْءٍ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عالم اور طالب علم بھلائی میں حصہ دار ہوتے ہیں اور باقی سب لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

---

491 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 10461' اخرجه الطبرانی فی معجمه الاوسط 7575

492 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4072

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی معاویہ بن یحییٰ صدفی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔

494 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا، وَلَا تَغْدُ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاَحِبَّ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُبْغِضْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، اِلَّا اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ.

❁ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:
''تم عالم بنو! یا طالب علم بنو! اِن کے علاوہ کچھ نہ بننا' اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے' تو پھر علماء سے محبت رکھنا اُن سے بغض نہ رکھنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف یہ ہے کہ عبدالملک بن عمیر نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

495 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا، وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ " - قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ لِيْ مِسْعَرٌ: زِدْتَنَا خَامِسَةً لَمْ تَكُنْ عِنْدَنَا -(قَالَ): " وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَهْلَهٗ "

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم عالم بنو! یا طالب علم بنو! یا سننے والے بنو! یا محبت رکھنے والے بنو! (اِن چار کے علاوہ) پانچویں فرد نہ بننا' ورنہ تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: مسعر نے مجھ سے کہا: آپ نے ہمیں پانچویں چیز مزید بیان کی ہے' جو ہمارے پاس نہیں تھی' اُنہوں نے یہ بیان کیا تھا: پانچویں چیز یہ ہے کہ تم علم اور اہلِ علم سے بغض رکھو!

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

496 - وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ فَقَالَ: مَا غَدَا بِكَ يَا زِرُّ؟ قُلْتُ: اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ. قَالَ: اغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَغْدُ بَيْنَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَثَّقَهٗ اَحْمَدُ، وَضَعَّفَهٗ جَمَاعَةٌ كَثِيْرُوْنَ.

495- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5171' اخرجه الطبراني في معجمه الصغير 9/2' كشف الاستار 134

496- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 19

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے دریافت کیا: اے زر! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: علم حاصل کرنے کے لیے' انہوں نے فرمایا: تم عالم رہنا! یا طالب علم رہنا! اِن کے علاوہ کچھ نہ رہنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حفص بن سلیمان ہے' اُسے امام احمد نے ثقہ قرار دیا ہے اور بہت سے لوگوں نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

497 - وَعَنْ اَبِي الرُّدَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كِتَابِ اللهِ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا كَانُوْا اَضْيَافًا لِلّٰهِ، وَإِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا اَوْ يَخُوضُوا فِي حَدِيْثٍ غَيْرِهِ، وَمَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ فِي طَلَبِ عِلْمٍ مَخَافَةَ اَنْ يَمُوْتَ، اَوِ انْتِسَاخَهُ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرَسَ - إِلَّا كَانَ كَالْغَادِي الرَّائِحِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنْ يُبْطِءُ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، وَهُوَ مُخْتَلِفٌ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❀❀ حضرت ابورُدین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اکٹھے ہو کر' ایک دوسرے کو اُس کی تعلیم دیتے ہیں' تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار ہوتے ہیں اور فرشتے اُنہیں ڈھانپ کے رکھتے ہیں' جب تک وہ اپنی جگہ سے اُٹھتے نہیں ہیں' یا کسی اور بات چیت میں مشغول نہیں ہوتے ہیں' جب بھی کوئی شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے' اِس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ علم رخصت نہ ہو جائے' یا وہ اس علم کو نقل کرتا ہے' اِس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ علم مٹ نہ جائے' تو ایسا شخص اللہ کی راہ میں صبح و شام کرنے والے کی مانند ہوتا ہے اور جس شخص کا عمل اُسے سست کر دے' اُس کا نسب اُسے تیز نہیں کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

498 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُضِّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعِيْنَ دَرَجَةً، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَمْ اَرَ حَدِيْثًا مُنْكَرًا، وَهُوَ فِي جُمْلَةِ مَنْ يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ، وَلَيْسَ بِمَتْرُوْكٍ.

❀❀ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عالم کو عابد پر ستر (70) درجے فضیلت عطا کی گئی ہے' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے' جتنا

498- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده، 853، مقصد على 104

آسمان اور زمین کے درمیان ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے (اس سے منقول) کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ متروک نہیں ہے۔

499 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ اِلَّا اَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ حَاجٍّ، تَامًّا حَجَّتُهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ كُلُّهُمْ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ بھلائی کا علم حاصل کرے گا' یا اُس کی تعلیم دے گا' تو اُسے ایسے حاجی کی مانند اجر ملتا ہے' جس کا حج مکمل ہوا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے تمام رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

500 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِي هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَحَادِيثِ النَّاسِ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يَرَى مَا يُعْجِبُهُ، وَهُوَ شَيْءٌ لِغَيْرِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، وَثَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ، وَلَمْ يَسْتَنِدُوا فِي ضَعْفِهِ اِلَّا اِلَى اَنَّهُ مَحْدُودٌ، وَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص میری اِس مسجد میں داخل ہو' تاکہ وہ بھلائی کا علم حاصل کرے' یا اُس کی تعلیم دے' تو ایسا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے مرتبے میں ہوتا ہے اور جو شخص اِس مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے داخل ہو' یعنی لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے آئے' تو وہ ایسے شخص کے مرتبے میں ہوتا ہے' جو کسی چیز کو دیکھتا ہے' اور وہ اُسے اچھی لگتی ہے' لیکن وہ چیز کسی اور کی ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یعقوب بن حمید کاسب ہے' جسے امام بخاری اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر نے اُسے ضعیف کہا ہے' ان حضرات نے اُس کے ضعیف ہونے کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے کہ اس پر حد جاری ہوئی تھی' اس کا سماع صحیح ہے۔

501 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ

499- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7473

تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِلْمُتَعَلِّمِ وَالْعَالِمِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ خَلَا ذِكْرَ الْعَالِمِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو فرشتے اپنے پر طالب علم اور عالم کے لیے بچھا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے عالم کا ذکر نہیں کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالکریم بن ابومخارق ہے اور وہ ضعیف ہے۔

502 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَاَدْرَكَهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْاَجْرِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اُسے پا لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اجر کے دو کفل نوٹ کر لیتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرتا ہے' لیکن اُس تک نہیں پہنچ پاتا' تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اجر کا ایک کفل نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

503 - وَعَنْ سَخْبَرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَهُوَ يَذْكُرُ، فَقَالَ: "اجْلِسَا، فَاِنَّكُمَا عَلَى خَيْرٍ". فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَصْحَابُهُ، فَقَامَا، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ قُلْتَ لَنَا: اجْلِسَا، فَاِنَّكُمَا عَلَى خَيْرٍ، اَلَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً مَا تَقَدَّمَ.

قُلْتُ: عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ مِنْهُ: "مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى فَقَطْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ دَاوُدَ الْاَعْمٰى، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تشریف فرما تھے' اور آپ وعظ و نصیحت کر رہے تھے' آپ نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! تم بھلائی پر ہو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ کے اصحاب آپ کے پاس سے چلے گئے' تو وہ دونوں افراد بھی کھڑے ہوئے' اور اُن دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ہم سے یہ فرمایا تھا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! تم بھلائی پر ہو! تو کیا یہ حکم ہمارے لئے مخصوص ہے؟ یا لوگوں کے لئے عمومی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ علم حاصل کرتا ہے' تو یہ چیز (یعنی علم کا حصول) اُس کے گذشتہ (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی نے اس میں سے صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو یہ اس کے گذشتہ (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوداؤد نابینا ہے اور وہ کذاب ہے۔

504 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ جَاءَهُ اَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللّٰهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ اِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْجَعْدِ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس موت آ جائے اور وہ اُس وقت علم حاصل کر رہا ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس شخص اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان صرف نبوت کے درجے کا فرق ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن جعد ہے اور وہ متروک ہے۔

505 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ مَرَّ بِسُوقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا اَهْلَ السُّوقِ، مَا اَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوْا: وَمَا ذَاكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسَّمُ وَاَنْتُمْ هَاهُنَا، اَلَا تَذْهَبُونَ فَتَاْخُذُونَ نَصِيبَكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوْا: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوا سِرَاعًا وَوَقَفَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتّٰى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَدْ اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا، فَلَمْ نَرَ فِيْهِ شَيْئًا يُقَسَّمُ، فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَمَا رَاَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلٰى، رَاَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّونَ، وَقَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُونَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَيْحَكُمْ، فَذَاكَ مِيْرَاثُ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہے تھے وہ ٹھہر گئے اور بولے: اے بازار والو! تم لوگوں کو کس چیز نے عاجز کر دیا ہے؟ اُن لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! کیا ہوا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں موجود ہو تم لوگ جا کر اپنا حصہ کیوں نہیں وصول کرتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کہاں (تقسیم ہو رہی) ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: مسجد میں تو وہ لوگ جلدی سے چلے گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کی خاطر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آ گئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اے حضرت ابوہریرہ! ہم لوگ مسجد

504-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 9454

505-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1429

گئے' اُس میں داخل ہوئے' ہمیں اُس میں کوئی چیز تقسیم ہوتی دکھائی نہیں دی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی دیکھا ہے) ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے' اور کچھ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگ حلال اور حرام کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' یہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

506 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَيُّمَا نَاشِئٍ نَشَاَ فِي الْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ حَتّٰى يَكْبُرَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوَابَ اثْنَيْنِ وَتِسْعِيْنَ صِدِّيْقًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی نشوونما پانے والے (کمسن فرد) کی نشوونما' علم اور عبادت کے دوران ہو' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے بہتر (72) صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا''۔

یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن عطیہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب: بلاعنوان

507 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا: لَبَابٌ مِّنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''علم کا ایک باب' جس کو آدمی سیکھ لے' وہ میرے نزدیک' ایک ہزار نفل رکعات (ادا کرنے) سے زیادہ محبوب ہے''۔

508 - وَقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيْدٌ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ هِلَالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَنَفِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❀❀ یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

506- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 7589

508- اورده المؤلف في كشف الاستار 138

''جب کسی طالب علم کو موت آ جائے اور وہ اسی حالت میں (یعنی علم کے حصول کے دوران) مرجائے' تو وہ شہید شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہلال بن عبدالرحمن حنفی ہے اور وہ متروک ہے۔

509 - وَعَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَبْسُطُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالملک ہے' اور وہ کذاب ہے۔

510 - وَعَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْبَحْرِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَهُوَ كَذَّابٌ أَيْضًا.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے' ہر چیز' یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں' بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالملک ہے اور وہ کذاب ہے۔

511 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُلَمَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا، فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ، وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا، فَذٰلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ، وَيَقْدَمُ عَلَى اللّٰهِ سَيِّدًا شَرِيفًا حَتَّى يُرَافِقَ الْمُرْسَلِينَ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا، فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، فَذَاكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: هٰذَا الَّذِي آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، وَكَذٰلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ عَدِيٍّ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

509-اورده المؤلف فی کشف الاستار 135

510-اورده المؤلف فی کشف الاستار 133

511 -اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7187

''اس امت کے علماء دو افراد ہیں' (ایک) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اُسے لوگوں پر خرچ کرتا ہو' وہ اُس حوالے سے کوئی لالچ نہ رکھتا ہو' اور اُس کا کوئی معاوضہ نہ لیتا ہو' تو اس کے لیے سمندر کی مچھلیاں' خشکی کے جانور اور فضا میں موجود پرندے دعائے مغفرت کرتے ہیں' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو سردار اور معزز فرد ہونے کے طور پر حاضر ہوگا' یہاں تک کہ وہ ''مرسلین'' کے ساتھ ہوگا' اور (دوسرا) وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اس علم کے حوالے سے' اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیتا ہو' وہ اس کے حوالے سے لالچ رکھتا ہو' اور اس کا معاوضہ وصول کرتا ہو' تو اُسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی' اور ایک منادی یہ پکار کر کہے گا: یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا اور اِس نے اُس علم کے حوالے سے' اللہ کے بندوں کے ساتھ بخل سے کام لیا' اِس نے اُس کے حوالے سے لالچ کیا اور اُس کا معاوضہ وصول کیا' یہ اعلان اُس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک حساب ختم نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن خراش ہے' جسے امام بخاری امام ابوزرعہ' امام ابوحاتم اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے۔

512 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى الْحِيتَانُ فِي الْبِحَارِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْاَزْدِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَلَا يُلْتَفَتُ اِلٰى قَوْلِ الْاَزْدِيِّ فِي مِثْلِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے' ہر چیز' یہاں تک کہ سمندروں میں موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عبداللہ بن زُرارہ ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' لیکن اس طرح کی صورتحال میں ازدی کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

513 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ، حَتّٰى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، حَتّٰى الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ - يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَثَّقَهُ الْبُخَارِيُّ، وَضَعَّفَهُ اَحْمَدُ.

512-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6219

513-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7912

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتا ہے) اور اُس کے فرشتے' یہاں تک کہ بل میں موجود چیونٹی اور سمندر میں موجود مچھلی بھی' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی قاسم ابوعبدالرحمن ہے' جسے امام بخاری نے ثقہ قرار دیا ہے اور امام احمد نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهٖ قَلِيلٌ

باب: بھلائی بہت سی ہے اور اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں

514 - عَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْخَيْرُ كَثِيرٌ، وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهٖ قَلِيلٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بھلائی بہت سی (یعنی کئی قسموں کی) ہے اور اُس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عبدالاوّل ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ حَثِّ الشَّبَابِ عَلٰى طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: نوجوانوں کو علم کے حصول کی ترغیب دینا

515 - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فِي صِغَرِهٖ كَالنَّقْشِ عَلَى الْحَجَرِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فِي كِبَرِهٖ كَالَّذِي يَكْتُبُ عَلَى الْمَاءِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ الشَّامِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُو حَاتِمٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کمسنی میں علم حاصل کرتا ہے' تو اس کی مثال پتھر پر بنے ہوئے نقش کی مانند ہے' اور جو شخص بڑی عمر میں علم سیکھتا ہے اُس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو پانی پر لکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مروان بن سالم شامی ہے' جسے امام بخاری' امام مسلم اور ابوحاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

514- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5608

516 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَيُّمَا نَاشِءٍ نَشَاَ فِي الْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ حَتّٰى يَكْبُرَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوَابَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی نشوونما پانے والا علم اور عبادت میں نشوونما پائے' یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُسے بہتر (72) صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن عطیہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

517 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَهُوَ شَابٌّ، وَلَا اُوْتِيَ عَالِمٌ عِلْمًا اِلَّا وَهُوَ شَابٌّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ قَابُوْسُ بْنُ اَبِيْ ظَبْيَانَ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِيْ رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهُ فِي اُخْرٰى، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: اَرْجُوْ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهِ، وَضَعَّفَهُ اَحْمَدُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا' وہ (اُس بعثت کے وقت) جوان تھے اور جس بھی عالم کو علم دیا گیا' وہ (اُس وقت) جوان تھا (یعنی علم وہ ہے جو جوانی میں حاصل کیا جائے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی قابوس بن ابوظبیان ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دوسری کے مطابق انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام احمد نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَمُجَالَسَتِهِمْ

باب: علماء اور اُن کی ہم نشینی کی فضیلت کا بیان

518 - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ، وَاسْمَعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

516-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7589

517-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6421

518-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7810' اورده المؤلف فی كشف الاستار 237

"لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ کہا تھا: اے میرے بیٹے اتم پر لازم ہے کہ علماء کی ہم نشینی اختیار کرو! اور حکماء (یعنی عقل مند اور تجربہ کار افراد) کا کلام سنو' کیونکہ اللہ تعالیٰ مُردہ دل کو حکمت کے نور کے ذریعے زندگی دیتا ہے' جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندگی دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عبید اللہ بن زحر نے علی بن یزید سے روایت کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں' ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

519 - وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ، وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ، وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقَيْنِ: إِحْدَاهُمَا هٰذِهِ، وَالْأُخْرَى مَوْقُوفَةٌ، وَفِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَالْمَوْقُوفُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

❁❁ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بڑوں کے ساتھ بیٹھو! علماء سے سوال کرو اور حکماء (یعنی دانشمند افراد) سے گھل مل کے رہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو حوالوں سے نقل کی ہے ان میں سے ایک روایت یہ ہے۔

جبکہ دوسری روایت موقوف ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبد الملک بن حسین ابو مالک نخعی ہے اور وہ منکر الحدیث ہے' (ان دونوں روایت میں سے) موقوف روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

520 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْمُتَّقُونَ سَادَةٌ، وَالْفُقَهَاءُ قَادَةٌ، وَمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ.

قُلْتُ: ذِكْرُ هٰذَا فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"پرہیزگار لوگ' سردار ہیں' فقہاء (یعنی دین کا علم رکھنے والے افراد) قیادت کرنے والے ہیں' اور اُن کی ہم نشینی (علم اور بھلائی میں) اضافے کا باعث بنتی ہے"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کا تذکرہ ایک طویل حدیث میں ہوا ہے' جسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

521 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ

519- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 22/125 133

520- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8553

521- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11158

فَارْتَعُوا." قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الْعِلْمِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو' تو کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کی محافل''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ: "الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُونَ أَحَادِيثِي وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یعنی دعا کی):

''اے اللہ! تو میرے خلفاء پر رحم فرما! ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے' وہ میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو اُن کی تعلیم دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ ہاشمی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

523 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعُلَمَاءُ خُلَفَاءُ الْأَنْبِيَاءِ."

قُلْتُ: لَهُ فِي السُّنَنِ: "الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''علماء انبیاء کے خلفاء ہیں''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کے حوالے سے ''سنن'' میں یہ روایت منقول ہے:

''علماء انبیاء کے وارث ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

524 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ نَاسًا مَا هُمْ أَنْبِيَاءُ وَلَا

522-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5846

523-اورده المؤلف فی كشف الاستار 136

524-اورده المؤلف فی كشف الاستار 140

شُهَدَاءُ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بِمَنْزِلَتِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الَّذِينَ (يُحِبُّونَ اللّٰهَ وَيُحَبِّبُونَهُ إِلٰى خَلْقِهِ، يَأْمُرُوْنَهُمْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، فَإِذَا أَطَاعُوا اللّٰهَ) أَحَبَّهُمُ اللّٰهُ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ سَلَامٍ الْعَطَّارُ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں کچھ ایسے لوگوں کو جانتا ہوں' جو نہ انبیاء ہیں' اور نہ شہداء ہیں' لیکن قیامت کے دن اُن کے مرتبہ و مقام کے حوالے سے انبیاء اور شہداء اُن پر رشک کریں گے' یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اور اُس کی محبت اُس کی مخلوق میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں' یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا حکم دیتے ہیں' جب وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے' تو اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سعید بن سلام عطار ہے اور وہ کذاب ہے۔

525 - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ سُلَيْمَانَ عَلٰى شَطِّ دِجْلَةَ، فَقَالَ: يَا أَخَا بَنِيْ عَبْسٍ، انْزِلْ فَاشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: مَا نَقَصَ شُرْبُكَ مِنْ دِجْلَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا نَقَصَ! قَالَ: فَإِنَّ الْعِلْمَ كَذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَهُوَ بِطُوْلِهِ فِي الزُّهْدِ فِيْ عَيْشِ السَّلَفِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

عبس سے تعلق رکھنے والے' ایک صاحب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سلیمان کے ساتھ دریائے دجلہ کے کنارے چلتا ہوا جا رہا تھا' اُس نے کہا: اے بنو عبس سے تعلق رکھنے والے فرد! تم اُترو اور پانی پی لو! میں نے پانی پی لیا' پھر اُس نے کہا: (مزید) پانی پی لو! میں نے پانی پی لیا' اُس نے دریافت کیا: تمہارے پیے ہوئے پانی نے دریائے دجلہ میں کتنی کمی کی ہے؟ میں نے جواب دیا: کوئی کمی نہیں کی ہے' تو اُس نے کہا:

''علم کی مثال بھی اِسی طرح ہے' اُس میں سے جتنا بھی حاصل کر لیا جائے' اُس میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے' جو آگے چل کر زہد سے متعلق باب میں' اسلاف کے طریقہ کار سے متعلق باب میں' طویل روایت کے طور پر آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

526 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَقَبْضُهُ ذَهَابُ أَهْلِهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَفْتَقِرُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ: فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ يَنْبِذُوْنَهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ.

526- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 8845

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاَبُوْ قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

⑨⑫⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اے لوگو! تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے اِس سے پہلے کہ اسے اُٹھالیا جائے اور اِس کا اُٹھایا جانا یوں ہوگا کہ اہل علم رخصت ہو جائیں گے تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کو کب اپنے علم کی ضرورت پیش آ جائے؟ تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے لیکن تم باریک بینی اور گہرائی سے بچ کے رہنا اور عتیق کے ساتھ رہنا تم پر لازم ہے کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں گے لیکن وہ لوگ اُسے پس پشت ڈال دیں گے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ابوقلابہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

527 - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ اَجْعَلْ عِلْمِي وَحِلْمِي فِيكُمْ إِلَّا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَغْفِرَ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا اُبَالِي."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء سے یہ فرمائے گا اُس وقت جب وہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر بیٹھے گا (اُس وقت وہ یہ فرمائے گا:) میں نے اپنا علم اور اپنی بردباری تمہارے اندر صرف اس لیے رکھی تھی کیونکہ میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کر دوں گا خواہ تمہارے اندر جو بھی خامیاں موجود ہوں میں ان کی کوئی پروا نہیں کروں گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

528 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَبْعَثُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ، إِنِّي لَمْ اَضَعْ فِيكُمْ عِلْمِي لِاُعَذِّبَكُمْ، اذْهَبُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

527- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 1381

528- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 591

"قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ بندوں کو زندہ کرے گا' پھر علماء کو الگ کرے گا اور (اُن سے) فرمائے گا: اے علماء کے گروہ! میں نے اپنا علم تمہارے اندر اس لیے نہیں رکھا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں گا' تم جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ربذی ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

بَابٌ

باب: بلاعنوان

529 - وَعَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ فِي زَمَانٍ، كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ مُعْطُوهُ، قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، الْعَمَلُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَيَأْتِي زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، وَكَثِيرٌ سُؤَّالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْعِلْمُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّرَائِفِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ فِيهِ: يَرْوِي عَنِ الضُّعَفَاءِ، وَهٰذَا مِنْ رِوَايَتِهِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ خَالِدٍ، وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ.

❁❁ حزام بن حکیم بن حزام' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو' جس میں دین کا علم رکھنے والے لوگ زیادہ ہیں اور خطاب کرنے والے تھوڑے ہیں' ایسے لوگ زیادہ ہیں' جنہیں وہ (علم) دیا گیا ہے اور ایسے لوگ کم ہیں جو وہ (علم) مانگتے ہیں' اس زمانے میں عمل' علم سے بہتر ہے' عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا' جس میں علم والے لوگ تھوڑے ہوں گے' اور خطیب زیادہ ہوں گے' سوال کرنے والے زیادہ ہوں گے اور ایسے لوگ کم ہوں گے' جنہیں وہ (علم) دیا گیا ہو' ایسے وقت میں علم' عمل سے بہتر ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عثمان بن عبدالرحمن طرائفی ہے اور وہ ثقہ ہے' تاہم اس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے: وہ ضعیف راویوں سے روایات نقل کرتا ہے اور یہ روایت اُس نے صدقہ بن خالد سے نقل کی ہے' جو صحیح کے رجال میں سے ایک ہے۔

530 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ، مَنْ تَرَكَ فِيهِ عُشَيْرَ مَا يَعْلَمُ هَوَى، وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقِلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ، مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعُشْرِ مَا يَعْلَمُ نَجَا."

529- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 3111

530- اخرجه الامام احمد في مسنده 155/5' اورده المؤلف في زوائد المسند 275

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو' جس میں علماء زیادہ ہیں اور خطیب کم ہیں' اس زمانہ میں جو شخص اپنے علم کے مطابق سب سے چھوٹا دسواں حصہ بھی چھوڑے گا' وہ جہنم میں گر جائے گا' عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں علماء تھوڑے ہوں گے اور خطیب زیادہ ہوں گے' اُس زمانے میں جو شخص اپنے علم کے دسویں حصے کو تھامے رکھے گا' وہ نجات پا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

531 - وَعَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " أَصْبَحْتُمْ فِي زَمَانٍ، كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ مُعْطُوهُ قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، الْعَمَلُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَيَأْتِي زَمَانٌ، قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْعِلْمُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمِينُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حزام بن حکیم' اپنے چچا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو' جس میں علماء زیادہ ہیں اور خطیب کم ہیں' جن لوگوں کو وہ (علم) دیا گیا' وہ زیادہ ہیں' اور اس کو مانگنے والے (طلب کرنے والے) کم ہیں' اس زمانے میں عمل کرنا' علم سے زیادہ بہتر ہے' عنقریب ایسا زمانہ آئے گا' جس میں علماء کم ہوں گے اور خطیب زیادہ ہوں گے' اس (علم) کو مانگنے والے زیادہ ہوں گے' اور جنہیں وہ (علم) دیا گیا' وہ کم ہوں گے' اس زمانے میں علم' عمل سے بہتر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے اور وہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

بَابٌ فِي مَعْرِفَةِ حَقِّ الْعَالِمِ .

باب: عالم کے حق کی معرفت کا بیان

532 - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

532-اورده المؤلف فى زوائد المسند2919

"وہ شخص میری امت کا حصہ نہیں' جو ہمارے بڑے کا احترام نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا' اور ہمارے عالم کے حق کی معرفت نہیں رکھتا"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

533 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ: ذُو الشَّيْبَةِ فِی الْاِسْلَامِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ يَزِيْدَ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین افراد ایسے ہیں' جنہیں کوئی منافق ہی کمتر سمجھے گا' بوڑھا مسلمان' صاحب علم اور عادل حکمران"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کی علی بن یزید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

534 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِلَّا ثَلَاثَ خِلَالٍ: اَنْ يَّكْثُرَ لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا فَيَتَحَاسَدُوْنَ، (فَيَقْتَتِلُوا) وَاَنْ يُّفْتَحَ لَهُ الْكِتَابُ يَاْخُذُهُ الْمُؤْمِنُ يَبْتَغِیْ تَاْوِيْلَهٗ، وَلَيْسَ يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللهُ، وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ، وَاَنْ يَّرَوْا ذَا عِلْمِهِمْ فَيُضَيِّعُوْنَهٗ وَلَا يُبَالُوْنَ عَلَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْهِ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

❁❁ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مجھے اپنی اُمت کے بارے میں' صرف تین چیزوں کا اندیشہ ہے' یہ کہ اُن کے لئے دنیا زیادہ ہوگی' تو وہ ایک دوسرے سے حسد رکھیں گے (اور آپس میں قتل و غارت گری کریں گے) یہ کہ اُن کے لیے کتاب (کے علم) کو کھول دیا جائے گا' اور کوئی مؤمن اُس کی تاویل کی تلاش میں' اُس کا علم حاصل کرے گا' حالانکہ اُس کی تاویل کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اور علمی رُسوخ رکھنے والے افراد یہ کہتے ہیں: ہم اِس پر ایمان لائے' یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے' اور اِس سے صرف عقل مند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (اور تیسری بات یہ ہے:) وہ لوگ کسی علم والے شخص کو دیکھیں گے' تو اُسے ضائع کردیں گے اور اُس کی پروا نہیں کریں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اسے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے اپنے والد سے روایت کیا ہے' حالانکہ اُس نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

533-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير7819

534-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير3442

بَابٌ فِيمَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَحَدَّثَ بِشَرِّهِ

باب: جو شخص کوئی بات سنے اور اس کی خرابی سمیت اسے بیان کر دے

535 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ، لَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْذُلَهُ وَلَا يَسْتَأْثِرَ عَلَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ بْنُ رَزِينٍ اللَّاذِقِيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی بندے کو اللہ کی کتاب کی ایک آیت کی تعلیم دیتا ہے وہ اُس کا آقا بن جاتا ہے اب اُس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اُسے رسوا کرے یا اُس کے ساتھ زیادتی کرے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبید بن رزین لاذقی ہے میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

536 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الَّذِي يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ فَيُحَدِّثُ بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ، مَثَلُ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا فَقَالَ: يَا رَاعِي، أَجْزِرْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً، فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ."

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص حکمت کی کوئی بات سنے اور پھر اس نے جو سنا تھا اُس میں سے (صرف) بری چیز بیان کرے اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کسی چرواہے کے پاس آکر یہ کہتا ہے: اے چرواہے! اپنی بکریوں میں سے ایک بکری مجھے دے دو! تو چرواہا یہ کہے: تم جاؤ! اور اُن میں سے سب سے بہتر بکری کا کان پکڑ لو تو وہ شخص جائے اور بکریوں کے (رکھوالے) کتے کا کان پکڑ لے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید ہے اور وہ ضعیف ہے اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

535- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 7528

536- اخرجه الامام ابويعلى في مسنده 6357

بَابُ الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ

باب: علم سیکھ کر حاصل ہوتا ہے

537 - عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " يَا اَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ، وَمَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ، وَعُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ، وَاَبُوْ زُرْعَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! بیشک علم' سیکھ کر حاصل ہوتا ہے اور سمجھداری' سیکھ کر حاصل ہوتی ہے' جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' اللہ تعالیٰ سے علماء ڈرتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا' اور عتبہ بن ابوحکیم نامی راوی کو امام ابوحاتم' امام ابوزرعہ اور امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' تاہم ایک جماعت نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

538 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَإِنَّمَا الْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، مَنْ يَّتَحَرَّ الْخَيْرَ يُعْطَهُ، وَمَنْ يَّتَّقِ الشَّرَّ يُوْقَهُ، ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ لَمْ يَسْكُنِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَلَا اَقُوْلُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: مَنْ تَكَهَّنَ، اَوِ اسْتَقْسَمَ، اَوْ رَدَّهُ مِنْ سَفَرٍ تَطَيُّرٌ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بردباری' بردباری اختیار کرنے سے آتی ہے' جو شخص بھلائی کے حصول کی کوشش کرتا ہے اُسے وہ دیدی جاتی ہے' جو شخص برائی سے بچتا ہے' اُس (برائی) سے اُسے بچا لیا جاتا ہے' تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ بلند درجات میں سکونت اختیار نہیں کر پائے گا' میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ جنت میں (سکونت اختیار نہیں کر پائے گا) جو شخص کہانت کرے یا تیروں سے فال نکالے' یا کسی بدشگونی کو بنیاد بنا کر سفر سے واپس آ جائے''۔

538- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2663

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن حسن بن ابو یزید ہے اور وہ کذاب ہے۔

539- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: فَعَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ; فَاِنَّهٗ مَأْدُبَةُ اللهِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْ مَأْدُبَةِ اللهِ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تم پر اس قرآن کو سیکھنا لازم ہے' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے' تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ اِس دسترخوان میں سے کچھ حاصل کر سکے' تو اُسے ایسا کر لینا چاہیے' کیونکہ علم' سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے' جس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابُ الْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ

باب: مجالس تین قسم کی ہوتی ہیں

540- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ - يَعْنِي الْخُدْرِيَّ - عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْمَجَالِسَ ثَلَاثَةٌ: سَالِمٌ، وَغَانِمٌ، وَشَاجِبٌ." رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجالس' تین قسم کی ہوتی ہیں (جن سے اُٹھنے کے بعد آدمی) سلامتی والا (یا) غنیمت والا (یا پھر) غمگین ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

541- وَلَهٗ فِي الطَّبَرَانِيِّ الْكَبِيْرِ: "اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ: سَالِمٌ، وَغَانِمٌ، وَشَاجِبٌ."

وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

اُنہی کے حوالے سے معجم طبرانی کبیر میں یہ روایت منقول ہے:

''لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں: سلامتی والا (یا) غنیمت والا (یا پھر) غمگین ہوتا ہے''۔

اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيْ اَدَبِ الْعَالِمِ

باب: عالم (یعنی تعلیم دینے والے) کے آداب

539-اورده المؤلف فی کشف الاستار158

540-اخرجه الامام احمد فی مسنده85/3' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده1057' اورده المؤلف فی زوائد المسند218

541-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر303/17

542 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوا."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي الْأَدَبِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تعلیم دو! آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ مکمل روایت ''کتاب الادب'' میں آئے گی' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

543 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي فِي الزِّنَا، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَزَجَرُوهُ، فَقَالُوا: مَهْ مَهْ، فَقَالَ: "ادْنُهْ". فَدَنَا مِنْهُ قَرِيبًا، فَقَالَ: "أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ؟" قَالَ: لَا وَاللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ." قَالَ: "أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟" قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ." قَالَ: "أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟" قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ." قَالَ: "أَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟" قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ." قَالَ: "أَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟" قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: "وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ." قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ" قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے زنا کرنے کی اجازت دیں! لوگ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے اُسے ڈانٹا اور بولے: رک جاؤ رک جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب آجاؤ! وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس (زنا کرنے کو) اپنی ماں کے لئے پسند کرو گے؟ (یعنی کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری ماں یہ کام کرے؟ یا اُسے اِس کی اجازت دیدی جائے) اُس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! (یعنی میں یہ پسند نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھی اِس (زنا) کو اپنی ماؤں کے لیے پسند نہیں کرتے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اِسے (یعنی زنا کو) اپنی بیٹی کے لئے پسند کرو گے؟ اُس نے

542-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 283/1 365' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 203

543 -اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 256/5 257' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 201

جواب دیا: جی نہیں ! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (میں پسند نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اِس (زنا) کو اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اِسے (یعنی زنا کو) اپنی بہن کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ (میں پسند نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اِس (زنا) کو اپنی بہنوں کے لیے پسند نہیں کرتے ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اِسے (یعنی زنا کو) اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرو گے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم یارسول اللہ! (میں پسند نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اِس (زنا) کو اپنی پھوپھیوں کے لیے پسند نہیں کرتے ہیں پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم اِسے (یعنی زنا کو) اپنی خالہ کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! (میں پسند نہیں کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اِس (زنا) کو اپنی خالاؤں کے لیے پسند نہیں کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اُس پر رکھا اور دعاء کی: اے اللہ! اِس کے گناہ کی مغفرت کردے! اِس کے دل کو پاک کردے اور اِس کی شرمگاہ کو محفوظ رکھنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد وہ نوجوان کسی چیز کی طرف التفات نہیں کرتا تھا۔

یہ روایت اُمام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

544 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ ثَلَاثًا ؛ لِكَيْ يُفْهَمَ عَنْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو (وہ بات) دو یا تین مرتبہ ارشاد فرماتے تھے تاکہ آپ کی بات (سامعین کو) سمجھ آجائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابُ اَدَبِ الطَّالِبِ

باب: طالب علم کے آداب کا بیان

545 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ."

545- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6184

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم سیکھو! اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو! اور جن سے تم علم سیکھتے ہو اُن کے سامنے تواضع کا اظہار کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عباد بن کثیر ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

546 - وَعَنْ جَمِيلَةَ أُمِّ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: كَانَ ثَابِتٌ إِذَا أَتَى أَنَسًا قَالَ: يَا جَارِيَةُ، هَاتِي لِي طِيبًا أَمْسَحُ يَدِي ; فَإِنَّ ابْنَ أُمِّ ثَابِتٍ لَا يَرْضَى حَتَّى يُقَبِّلَ يَدِي.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَجَمِيلَةُ هٰذِهِ لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهَا.

❁❁ جمیلہ نامی خاتون' جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اُم ولد ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ثابت' جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اے لڑکی! میرے پاس خوشبو لے کر آؤ! تا کہ میں اُسے ہاتھ پر لگا لوں' کیونکہ ثابت کی ماں کا بیٹا (یعنی خود ثابت) دست بوسی کیے بغیر راضی نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور میں نے جمیلہ نامی اس خاتون کے حالات کہیں نہیں دیکھے ہیں۔

بَابُ وَصِيَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ

باب: اہل علم کے لئے وصیت

547 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ أَخِي مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ، أَرِنِي الَّذِي كُنْتَ أَرَيْتَنِي فِي السَّفِينَةِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَا مُوسَى، إِنَّكَ سَتَرَاهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى أَتَاهُ الْخِضْرُ فِي طِيبِ رِيحٍ وَحُسْنِ ثِيَابٍ "الْبَيَاضِ". فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ، إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، فَقَالَ مُوسَى: هُوَ السَّلَامُ، وَمِنْهُ السَّلَامُ، وَإِلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي لَا أُحْصِي نِعَمَهُ، وَلَا أَقْدِرُ عَلَى شُكْرِهِ إِلَّا بِمَعُونَتِهِ، ثُمَّ قَالَ مُوسَى: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُوصِيَنِي بِوَصِيَّةٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا بَعْدَكَ. قَالَ الْخِضْرُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ، إِنَّ الْقَائِلَ أَقَلُّ مَلَالَةً مِنَ الْمُسْتَمِعِ، فَلَا تُمِلَّ جُلَسَاءَكَ إِذَا حَدَّثْتَهُمْ، وَاعْلَمْ أَنَّ قَلْبَكَ وِعَاءٌ، فَانْظُرْ مَاذَا تَحْشُو بِهِ وِعَاءَكَ، وَاعْزِفِ الدُّنْيَا وَانْبُذْهَا وَرَاءَكَ ; فَإِنَّهَا لَيْسَتْ لَكَ بِدَارٍ وَلَا لَكَ فِيهَا مَحَلُّ قَرَارٍ، وَإِنَّهَا جُعِلَتْ بُلْغَةً لِلْعِبَادِ لِيَتَزَوَّدُوا مِنْهَا لِلْمَعَادِ، وَيَا مُوسَى، وَطِّنْ نَفْسَكَ عَلَى الصَّبْرِ تَلْقَ الْحِلْمَ، وَأَشْعِرْ قَلْبَكَ التَّقْوَى تَنَلِ الْعِلْمَ، وَرُضْ نَفْسَكَ عَلَى الصَّبْرِ تَخْلُصْ مِنَ الْإِثْمِ، يَا مُوسَى، تَفَرَّغْ لِلْعِلْمِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُهُ، فَإِنَّمَا الْعِلْمُ لِمَنْ تَفَرَّغَ لَهُ، وَلَا تَكُونَنَّ مِكْثَارًا بِالْمَنْطِقِ مِهْذَارًا ; فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَنْطِقِ تَشِينُ الْعُلَمَاءَ، وَتُبْدِي مَسَاوِءَ السُّخَفَاءِ،

546- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 3480

547- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 6908

وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِذِي اقْتِصَادٍ ; فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ التَّوْفِيقِ وَالسَّدَادِ، وَأَعْرِضْ عَنِ الْجُهَّالِ، وَاحْلُمْ عَنِ السُّفَهَاءِ ; فَإِنَّ ذٰلِكَ فَضْلُ الْحُكَمَاءِ وَزَيْنُ الْعُلَمَاءِ، إِذَا شَتَمَكَ الْجَاهِلُ فَاسْكُتْ عَنْهُ سِلْمًا، وَجَانِبْهُ حَزْمًا ; فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنْ جَهْلِهِ عَلَيْكَ وَشَتْمِهِ إِيَّاكَ أَعْظَمُ وَأَكْثَرُ، يَا ابْنَ عِمْرَانَ، لَا تَفْتَحَنَّ بَابًا لَا تَدْرِي مَا غَلْقُهُ، وَلَا تُغْلِقَنَّ بَابًا لَا تَدْرِي مَا فَتْحُهُ، يَا ابْنَ عِمْرَانَ مَنْ لَا يَنْتَهِي مِنَ الدُّنْيَا نَهْمَتُهُ، وَلَا تَنْقَضِي فِيهَا رَغْبَتُهُ، كَيْفَ يَكُونُ عَابِدًا مَنْ يُحَقِّرُ حَالَهُ وَيَتَّهِمُ اللّٰهَ بِمَا قَضٰى لَهُ؟ كَيْفَ يَكُونُ زَاهِدًا؟ هَلْ يَكُفُّ عَنِ الشَّهَوَاتِ مَنْ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ هَوَاهُ، وَيَنْفَعُهُ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْجَهْلُ قَدْ حَوَاهُ؟

لِأَنَّ سَفَرَهُ إِلٰى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلٰى دُنْيَاهُ، يَا مُوسٰى، تَعَلَّمْ مَا تَعْلَمُ لِتَعْمَلَ بِهِ، وَلَا تَعَلَّمْهُ لِتُحَدِّثَ بِهِ، فَيَكُونَ عَلَيْكَ بُورُهُ، وَيَكُونَ لِغَيْرِكَ نُورُهُ، يَا ابْنَ عِمْرَانَ، اجْعَلِ الزُّهْدَ وَالتَّقْوٰى لِبَاسَكَ، وَالْعِلْمَ وَالذِّكْرَ كَلَامَكَ، وَأَكْثِرْ مِنَ الْحَسَنَاتِ ; فَإِنَّكَ مُصِيبُ السَّيِّئَاتِ، وَزَعْزِعْ بِالْخَوْفِ قَلْبَكَ ; فَإِنَّ ذٰلِكَ يُرْضِي رَبَّكَ، وَاعْمَلْ خَيْرًا ; فَإِنَّكَ لَابُدَّ عَامِلٌ سِوَاهُ، قَدْ وَعَظْتُ إِنْ حَفِظْتَ. فَتَوَلَّى الْخِضْرُ وَبَقِيَ مُوسٰى حَزِينًا مَكْرُوبًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَقَّارُ، قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے وہ شخصیت دکھا دے جو تو نے مجھے کشتی میں دکھائی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: اے موسیٰ! تم عنقریب اسے دیکھ لو گے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت خضر علیہ السلام ان کے پاس آ گئے' ان کی خوشبو عمدہ تھی اور سفید خوبصورت لباس تھا۔ انہوں نے کہا: اے موسیٰ بن عمران! آپ کو سلام ہو۔ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہہ رہا ہے' آپ پر اللہ کی رحمت ہو' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ سلامتی عطا کرنے والا ہے' اسی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے اور سلامتی اسی کی طرف لوٹتی ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ وہ ایسا ہے کہ میں اس کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا ہوں اور میں اس کی مدد کے بغیر اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا ہوں' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت کریں' جس کے ذریعے آپ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

''اے علم کے طلب گار! بولنے والا' سننے والے سے کم اکتاہٹ کا شکار ہوتا ہے' تو جب تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرو تو اپنے ہم نشینوں کو اکتاہٹ کا شکار نہ کر دینا اور تم یہ بات جان لو کہ تمہارا دل ایک برتن کی طرح ہے' تو تم اس بات کا جائزہ لینا کہ تم اپنے برتن میں کیا بھر رہے ہو؟ تم دنیا سے دور ہو جاؤ اور اُسے پس پشت ڈال دو کیونکہ وہ تمہارا ٹھکانہ نہیں ہے اور نہ ہی تم نے یہاں مستقل ٹھہرنا ہے۔ دنیا کو تو بندوں کے لئے عارضی قیام کی جگہ بنایا گیا ہے تا کہ وہ دنیا میں سے آخرت کے لئے زادِ سفر حاصل کر لیں۔

اے موسیٰ! تم خود کو صبر کا عادی بناؤ، تمہیں بردباری نصیب ہوگی! اپنے دل کو پرہیزگاری کا شعور دو، تم علم تک پہنچ جاؤ گے، اپنے نفس کو صبر پر راضی کرو، تم گناہ سے لاتعلق ہو جاؤ گے، اے موسیٰ علم کے لئے یکسوئی اختیار کرو، اگر تم اسے حاصل کرنا چاہتے ہو، کیونکہ علم اس شخص کو ملتا ہے، جو اس کے لئے یکسوئی اختیار کرتا ہے اور تم بہت زیادہ بات چیت کرنے والے اور فضول گفتگو کرنے والے نہ ہونا، کیونکہ زیادہ بولنا علماء کے لئے بے عزتی کا باعث ہے اور یہ چیز جاہلوں کی کم فہمی کو نمایاں کر دیتی ہے، تم پر میانہ روی اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ یہ چیز توفیق اور صحیح رہنے کا حصہ ہے۔ تم جاہلوں سے اعراض کرنا اور بے وقوفوں سے بردباری اختیار کرنا، کیونکہ یہی چیز دانشوروں کی فضیلت ہے اور اہلِ علم کی زینت ہے، اگر کوئی جاہل تمہیں برا کہے تو تم سلامتی کے ساتھ اس کے جواب میں خاموش رہنا اور احتیاط کے ساتھ اس سے لاتعلق ہو جانا، کیونکہ تمہارے خلاف اس کی جہالت اور اس کا تمہیں برا کہنا اس میں سے جو باقی بچے گا، وہ زیادہ عظیم اور زیادہ تعداد میں ہوگا۔ اے عمران کے صاحبزادے! تم کوئی ایسا دروازہ نہ کھولنا جس کے بارے میں تم یہ نہیں جانتے کہ اسے بند کیسے کرنا ہے؟ اور تم کوئی ایسا دروازہ بند نہ کرنا جس کے بارے میں تم یہ نہیں جانتے کہ اسے کھولنا کیسے ہے۔ اے عمران کے صاحبزادے! جو شخص دنیا سے توجہ ہٹاتا نہیں ہے اور اس کے بارے میں رغبت کو ختم نہیں کرتا ہے، وہ عبادت گزار کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ شخص جو اپنی حالت کم تر سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو فیصلہ دیا ہے، اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ پر الزام عائد کرتا ہے، تو ایسا شخص دنیا سے بے رغبت کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا وہ شخص نفسانی خواہشات کی پیروی سے رُک سکتا ہے، جس کی خواہشِ نفس اس پر غالب آ چکی ہو اور کیا علم کا حصول ایسے شخص کو نفع دے سکتا ہے، جسے جہالت نے گھیر لیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کا سفر تو آخرت کی طرف ہے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے۔ اے موسیٰ! تم علم کو اس لئے حاصل کرو تا کہ تم اس پر عمل کرو، تم اسے اس لئے حاصل نہ کرو کہ لوگوں کے سامنے اس کو بیان کرو، ورنہ اس کا بوجھ تم پر ہوگا، اور اس کا نور تمہاری بجائے دوسرے کو مل جائے گا، اے عمران کے صاحبزادے! تم دنیا سے بے رغبتی اور پرہیزگاری کو اپنا لباس بنا لو۔ علم اور ذکر کو اپنا کلام بنا لو۔ بہ کثرت نیکیاں کرو، کیونکہ تم نے برائیوں کا ارتکاب بھی کیا ہے، اپنے دل کو خوف کے ہمراہ ڈراتے رہو، کیونکہ یہ چیز تمہارے پروردگار کو راضی کر دے گی اور بھلائی کا عمل کرنا کیونکہ تمہارے لئے اس کے علاوہ کچھ اور کرنے کی گنجائش نہیں ہے، تمہیں نصیحت کر دی گئی ہے، اگر تم اس کی حفاظت کرتے ہو (تو یہ تمہارے ہی حق میں بہتر ہے)۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام چلے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام غمگین اور پریشان رہ گئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی زکریا بن یحییٰ وقاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی زکریا بن یحییٰ وقار ہے وہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهٖ عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: "تعلیم دو اور آسانی فراہم کرو"

548 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ لَيْثُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تعلیم دو اور آسانی فراہم کرو، تنگی کا شکار نہ کرو، جب تمہیں غصہ آجائے تو خاموش ہو جاؤ، جب تمہیں غصہ آجائے تو خاموش رہو، جب تمہیں غصہ آجائے تو خاموش رہو"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيْ طَالِبِ الْعِلْمِ وَإِظْهَارِ الْبِشْرِ لَهُ

باب: طالب علم کا بیان اور اس کے لئے خوشخبری کا اظہار

549 - عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يُحَدِّثُ حَدِيْثًا إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّيْ أَخْشَى أَنْ يُحَمِّقَكَ النَّاسُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ حَبِيْبُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: مَجْهُوْلٌ.

❁❁ سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی بات کرتے تھے، تو اس دوران مسکراتے رہتے تھے، میں نے اُن سے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ آپ کو احمق قرار نہ دیں، تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات کرتے تھے، تو اس دوران مسکراتے رہتے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی حبیب بن عمرو ہے، امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

550 - وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَّكِئٌ عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّيْ جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ

---

548 - اورده المؤلف فی کشف الاستار 1/329، اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10951، اورده المؤلف فی زوائد المسند 3000، اورده المؤلف فی کشف الاستار 152

549 - اورده المؤلف فی کشف الاستار 5/179، اورده المؤلف فی زوائد المسند 205

مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ."

قُلْتُ: لَهُ حَدِيثٌ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهِ، غَيْرُ هٰذَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت مسجد میں اپنی سرخ چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"علم کے طلبگار کو خوش آمدید! علم حاصل کرنے والے کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور (اُن فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے) کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں' یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں (طالب علم) جو (علم) طلب کرتا ہے' اُس (علم) سے اُن فرشتوں کی محبت کی وجہ سے' وہ ایسا کرتے ہیں"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے' اِن صحابی سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس کے علاوہ ہے (لیکن اُس کا بنیادی مضمون یہی ہے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

551 - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: "إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكَ وَلَا أَجْفُوكَ، وَأَنْ أُدْنِيكَ وَلَا أُقْصِيكَ، فَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُعَلِّمَكَ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَعِيَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَعَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ رَافِضِيٌّ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں تعلیم دوں اور تمہارے ساتھ جفا نہ کروں' تمہیں قریب رکھوں' تمہیں دور نہ کروں' تو اب مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں تمہیں تعلیم دوں اور تم پر یہ لازم ہے کہ تم اُسے محفوظ رکھنا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبیداللہ بن ابورافع ہے اور وہ منکر الحدیث ہے' جبکہ ایک راوی عباد بن یعقوب' رافضی ہے۔

بَابُ الْبُكُورِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: علم کے حصول کے لیے صبح جلدی جانا

552 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اغْدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ: فَإِنِّي

551-اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 155

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُبَارِكَ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا، وَيَجْعَلَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَهُوَ يَسْرِقُ الْحَدِيثَ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم کے حصول کے لیے صبح جاؤ! کیونکہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی ہے: کہ وہ میری اُمت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس کام (یعنی لوگوں کو تعلیم دینے) کے لیے جمعرات کا دن مخصوص کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن سوید ہے جو حدیث چوری کرتا ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عِنْدَ الْعَالِمِ

باب: عالم کے پاس بیٹھنا

553 - عَنْ قُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ حِلَقًا حِلَقًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ، كَذَّبَهُ أَحْمَدُ.

❁❁ قرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے' تو آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کے اردگرد حلقہ بنا کے بیٹھتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سعید بن سلام ہے' جسے امام احمد نے کذاب قرار دیا ہے۔

554 - وَعَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ مِمَّا يَقُولُ لَنَا إِذَا حَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيثَ: إِنَّهُ وَاللهِ مَا هُوَ بِالَّذِي تَصْنَعُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ. يَعْنِي: وَيَقْعُدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْتَمِعُونَ حَوْلَهُ فَيَخْطُبُ. إِنَّمَا كَانُوا إِذَا صَلَّوُا الْغَدَاةَ قَعَدُوا حِلَقًا حِلَقًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَعَلَّمُونَ الْفَرَائِضَ وَالسُّنَنَ.

وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ ضَعِيفٌ.

❁❁ یزید رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب ہمیں یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو اُس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ اس طرح نہیں کیا کرتے تھے' جس طرح تم اور تمہارے ساتھی کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ تم لوگ یہ کرتے ہو کہ ایک شخص بیٹھ جاتا ہے' لوگ اُس کے اردگرد اکٹھے ہو جاتے ہیں' اور وہ خطبہ دیتا ہے (یعنی وہ تقریر کرتا ہے) صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ وہ لوگ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے

552-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4829

553-اورده المؤلف فی کشف الاستار 157

554-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4088

تھے وہ قرآن پڑھتے تھے فرائض اور سنتیں سیکھتے تھے۔

یزید رقاشی نامی راوی ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْخَيْرِ

باب: اس شخص کا بیان جو علم اور بھلائی کے حصول کے لئے نکلتا ہے

555 - عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا قَبِيصَةُ، مَا جَاءَ بِكَ؟" قُلْتُ: كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مَا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ. قَالَ: "يَا قَبِيصَةُ، مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَكَ. يَا قَبِيصَةُ، إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ ثَلَاثًا: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، تُعَافَ مِنَ الْعَمَى وَالْجُذَامِ وَالْفَالِجِ. يَا قَبِيصَةُ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ، وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ."

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے قبیصہ! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں' تا کہ آپ مجھے اُس چیز کی تعلیم دیں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر یا درخت یا (مٹی سے بنی ہوئی) اینٹ کے پاس سے گزرے' اُنہوں نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی (کیونکہ تم علم کے حصول کے لئے آئے ہو) اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو تم تین مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھو! تم نابینا پن' جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے' اے قبیصہ! تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! میں تجھ سے وہ مانگتا ہوں' جو تیرے پاس ہے' تو مجھ پر اپنا فضل بہادے' اور مجھ پر اپنی رحمت نچھاور کر دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کردے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

556 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِبَابِهِ رَايَتَانِ: رَايَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ، وَرَايَةٌ بِيَدِ شَيْطَانٍ، فَإِنْ خَرَجَ لِمَا يُحِبُّ اللهُ اتَّبَعَهُ الْمَلَكُ بِرَايَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الْمَلَكِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، وَإِنْ خَرَجَ لِمَا يُسْخِطُ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - اتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ بِرَايَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الشَّيْطَانِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ."

555-اورده المؤلف فی کشف الاستار 60/5' اورده المؤلف فی زوائد المسند 207

556-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4786' اورده المؤلف فی زوائد المسند 208

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَثَّقَهُ مَالِكٌ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى فِي رِوَايَةٍ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اُس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں' ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے' اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں ہوتا ہے' اگر وہ شخص ایسے کام کے لیے نکلتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہو' تو فرشتہ اپنا جھنڈا ساتھ لے کر اُس کے پیچھے جاتا ہے' اور وہ شخص جب تک اپنے گھر واپس نہیں آتا' اُس وقت تک مسلسل فرشتے کے جھنڈے کے نیچے رہتا ہے' اور اگر وہ کسی ایسے کام کے لیے نکلے' جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے' تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اُس کے پیچھے جاتا ہے اور وہ شخص گھر واپس آنے تک مسلسل شیطان کے جھنڈے کے نیچے رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن ابوزناد ہے' جسے امام مالک نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ ایک روایت کے مطابق امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

557 - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ، وَلَا تَخَفَّفَ، وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِي طَلَبِ عِلْمٍ - إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ حَيْثُ يَخْطُو عَتَبَةَ بَابِهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ علم کے حصول کے لیے (نکلنے سے پہلے) جوتا پہنتا ہے' یا موزہ پہنتا ہے' یا لباس پہنتا ہے' تو جیسے ہی وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ پر قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی ہے اور وہ کذاب ہے۔

558 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ هَاشِمُ بْنُ عِيسَى، وَهُوَ مَجْهُولٌ، وَحَدِيثُهُ مُنْكَرٌ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی طرف راستے کو آسان کر دیتا ہے''۔

---

557 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5722

558 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5167

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہاشم بن عیسیٰ ہے اور وہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الطَّاعَةِ

باب: (اللہ تعالیٰ کی) اطاعت (یعنی فرمانبرداری کے کام میں) چلنے کا بیان

559 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ فَقُمْنَا، ثُمَّ صَلَّيْنَا، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَقُلْنَا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ حِينَ يَلْبَسُ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ مَشَى حَافِيًا فِي طَاعَةِ اللهِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا افْتَرَضَ عَلَيْهِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْحَذَّاءُ. قُلْتُ: مُحَمَّدٌ هٰذَا وَشَيْخُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر ہم نے نماز ادا کی انہوں نے جوتا اتار لیا ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ نے جوتا کیوں اتار دیا؟ جبکہ دوسرے لوگوں نے جوتے پہنے ہوئے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت (یعنی فرمانبرداری کے کام میں) جوتا پہنے بغیر پیدل چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس سے ان چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لے گا جو اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اس شخص پر فرض کی ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن معاویہ حذاء اسے نقل کرنے میں منفرد ہے (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے محمد نامی اِس راوی اور اس کے استاد عبداللہ بن ابراہیم اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

560 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَسَارَعْتُمْ إِلَى الْخَيْرِ فَامْشُوا حُفَاةً; فَإِنَّ اللهَ يُضَاعِفُ أَجْرَهُ عَلَى الْمُتَنَعِّلِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم نے بھلائی کے کام کی طرف جلدی کرنی ہو تو جوتا پہنے بغیر پیدل چل کر جاؤ! کیونکہ ایسی صورت میں جوتا

559 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6187

560 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4183

پہننے والے کے مقابلے میں دوگنا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن عیسیٰ عطار ہے' جو کذاب ہے۔

بَابُ الرِّحْلَةِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنا

561 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِيْ عَنْ رَجُلٍ حَدِيْثٌ سَمِعَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَيْتُ بَعِيْرًا، ثُمَّ شَدَدْتُ رَحْلِيْ، فَسِرْتُ اِلَيْهِ شَهْرًا حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَاِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اُنَيْسٍ، فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ: قُلْ لَهٗ جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ يَطَاُ ثَوْبَهٗ، فَاعْتَنَقَنِيْ وَاعْتَنَقْتُهٗ، فَقُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِصَاصِ فَخَشِيْتُ اَنْ تَمُوْتَ اَوْ اَمُوْتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهٗ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَحْشُرُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - اَوْ قَالَ: الْعِبَادَ - عُرَاةً، غُرْلًا، بُهْمًا" قَالَ: قُلْنَا: وَمَا بُهْمًا؟ قَالَ: "لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ. ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ: اَنَا الدَّيَّانُ، اَنَا الْمَالِكُ، لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَلَهٗ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ حَتّٰى اَقْضِيَهٗ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عِنْدَهٗ حَقٌّ حَتّٰى اَقْضِيَهٗ مِنْهُ، حَتَّى اللَّطْمَةُ." قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ هٰذَا وَاِنَّمَا نَاْتِيْ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا؟ قَالَ: "اَلْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ."

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ضَعِيْفٌ.

❁❁ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک صاحب کے بارے میں' مجھے یہ اطلاع ملی کہ انہوں نے ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ہے' میں نے ایک اونٹ خریدا' اُس پر پالان بندھا اور پھر ایک ماہ تک سفر کر کے شام آیا' وہ صاحب حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تھے' میں نے دربان سے کہا: اُن سے کہو! جابر دروازے پر موجود ہے' دربان نے دریافت کیا: جو عبداللہ کے صاحبزادے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبداللہ بن انیس اپنے کپڑے کو پاؤں تلے دیتے ہوئے (یعنی تیزی سے) باہر آئے اور مجھ سے گلے ملے' میں نے کہا: ایک حدیث کے بارے میں' مجھے آپ کے حوالے سے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ نے وہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے' وہ قصاص (یعنی قیامت کے دن بدلہ دلوائے جانے) کے بارے میں ہے' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میرے اُس حدیث کو سننے سے پہلے کہیں آپ کا' یا میرا انتقال نہ ہو جائے' تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

1- اخرجه الامام احمد فی مسنده 495/3' اورده المؤلف فی زوائد المسند 209

ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ لوگوں (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) بندوں کو برہنہ جسم' ختنہ کے بغیر حالت میں ''بہم'' حالت میں اٹھائے گا (راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنے استاد سے پوچھا: لفظ ''بہم'' کا مطلب کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو) پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ایسی آواز میں خطاب کرے گا' جسے دور کا شخص بھی اُسی طرح سن لے گا' جس طرح پاس والا سن لے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں دیان (فیصلہ کرنے والا) ہوں' میں مالک ہوں' اہل جہنم میں سے کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو' جبکہ اُس نے کسی جنتی کا حق دینا ہو' جب تک میں اُسے بدلہ نہیں دلوا دیتا' اور اہل جنت میں سے' کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو' جبکہ اُس نے کسی جہنمی کا حق دینا ہو' جب تک میں اُس کا فیصلہ نہیں کر دیتا' خواہ وہ تھپڑ مارنے کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی (قصاص یا بدلہ دیے جانے) کا یہ معاملہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ ہم (جب میدان محشر میں) آئیں گے' تو برہنہ جسم ہوں گے' ختنے کے بغیر ہوں گے' اور کوئی چیز بھی پاس نہیں ہوگی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن' بدلے کے طور پر) نیکیوں اور برائیوں (کا لین دین ہوگا)''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن محمد نامی راوی ضعیف ہے۔

562 - وَعَنْ مَكْحُولٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَتَى مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَوَّابِ شَيْءٌ، فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَاَذِنَ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا، جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ، اَتَذْكُرُ يَوْمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَلِمَ مِنْ اَخِيهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: لِهٰذَا جِئْتُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ هٰكَذَا، وَفِي الْاَوْسَطِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَرَجَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ - فَذَكَرَهُ مُخْتَصَرًا، وَرِجَالُ الْكَبِيرِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے گھر آئے' تو اُن کے اور دربان کے درمیان تکرار ہوگئی' حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی آواز سنی' تو اُنہیں اندر آنے کی اجازت دیدی' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں آپ کے پاس آپ سے ملنے کے لئے نہیں آیا ہوں' بلکہ میں ایک کام کے سلسلے میں آیا ہوں' کیا آپ کو وہ دن یاد ہے؟ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''جو شخص اپنے بھائی کی کسی برائی سے واقف ہو اور پھر اُس کی پردہ پوشی کرے' تو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُس شخص کی پردہ پوشی کرے گا''۔

562 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 104/4' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 439/19' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5827

حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اسی لئے آیا تھا۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ معجم اوسط میں یہ محمد بن سیرین سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے ...... پھر انہوں نے اس روایت کو مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' معجم کبیر والی روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

563 - وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُنِيبٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) - أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَرَحَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِمِصْرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ، قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ." قَالَ: فَقَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَمُنِيبٌ هٰذَا إِنْ كَانَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

عبدالملک بن عمیر نے' منیب کے حوالے سے' اُن کے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: صحابہ کرام میں سے ایک صاحب کو ایک اور صحابی کے بارے میں' یہ بات پتہ چلی کہ وہ دوسرے صحابی' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

تو وہ صحابی' اُس دوسرے صحابی کی طرف سفر کر کے گئے' جو مصر میں رہتے تھے' انہوں نے اُس صحابی سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو اُس دوسرے صحابی نے بتایا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

تو اُس صحابی نے (یعنی جو سفر کر کے مدینہ منورہ سے مصر گئے تھے' انہوں نے) یہ بتایا: یہ بات میں نے بھی' نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' منیب نامی اِس راوی سے مراد' اگر منیب بن عبداللہ ہے' تو امام ابن حبان نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے' اور اگر اُس کے علاوہ کوئی اور مراد ہے' تو پھر میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

564 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَكِبَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِلَى مِصْرَ قَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ حَضَرَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

563 - اورده المؤلف فى زوائد المسند210

564- اخرجه الامام احمد فى مسنده159/4' اورده المؤلف فى زوائد المسند211

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سَتْرِ الْمُسْلِمِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى عَوْرَةٍ سَتَرَهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا حَلَّ رَحْلَهُ حَتّٰى تَحَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ هٰكَذَا مُنْقَطِعَ الْإِسْنَادِ.

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سوار ہوکر (یعنی مدینہ منورہ سے سفر کرکے) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے مصر گئے اور یہ کہا: میں آپ سے ایک ایسے معاملے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو افراد موجود تھے اُن میں سے صرف میں اور آپ باقی رہ گئے ہیں (میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں:) مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں کسی مؤمن کے پوشیدہ معاملے کی پردہ پوشی کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس شخص کی پردہ پوشی کرے گا''۔

تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس مدینہ منورہ روانہ ہوگئے' اُنہوں نے اپنا پالان تک نہیں کھولا' جب تک حضرت عقبہ نے انہیں یہ حدیث بیان نہیں کردی۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح ''منقطع'' سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

565 - عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ يَقُوْلُ: بَيْنَا أَنَا عَلٰى مِصْرَ إِذْ أَتَى الْبَوَّابُ. فَقَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلَى الْبَابِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَنْزِلُ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ؟ فَقَالَ: لَا تَنْزِلُ وَلَا أَصْعَدُ، حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَرْوِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ، جِئْتُ أَسْمَعُهُ. قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَتَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْءُوْدَةً فَضَرَبَ بَعِيْرَهُ رَاجِعًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ أَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خِرَاشٍ فِيْ رِوَايَةٍ وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ.

❁❁ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: میں نے' حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب میں مصر کا گورنر تھا' تو دربان میرے پاس آیا اور بولا: دروازے پر ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر موجود ہے اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے' میں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ تو اُس نے بتایا: جابر بن عبداللہ انصاری' حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اوپر سے جھانک کر اُنہیں دیکھا اور دریافت کیا: میں نیچے آجاؤں؟ یا آپ اوپر آرہے ہیں؟ انہوں

565 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط8103

نے فرمایا: نہ تم نیچے آؤ' نہ میں اوپر آؤں گا' ایک حدیث کے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی ہے' کہ تم اُسے اللہ کے رسول کے حوالے سے روایت کرتے ہو' اور وہ حدیث مؤمن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے' میں اُس کو سننے کے لیے آیا ہوں (حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مؤمن کے پوشیدہ معاملے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو وہ گویا ایسی بچی کو زندگی دیتا ہے' جسے زندہ دفن کیا جاتا تھا''۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کو مارا' اور واپس روانہ ہو گئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوسنان قسملی ہے' جسے ابن حبان نے اور ایک روایت کے مطابق ابن خراش نے ثقہ قرار دیا ہے' امام احمد' امام بخاری اور یحییٰ بن معین نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

566 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا یَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ - اَوْ عَالِمِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ."-

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ، وَفِیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ، وَهُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ الْاَكْثَرِیْنَ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ علم کے حصول کے لیے' مشرق و مغرب (کے مختلف علاقوں) سے نکلیں گے' لیکن وہ کوئی ایسا علم نہیں پائیں گے جو مدینہ کے عالم (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اہل مدینہ کے عالم سے بڑا عالم ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے' اور اکثر حضرات کے نزدیک وہ ضعیف ہے۔

بَابُ اَخْذِ كُلِّ عِلْمٍ مِنْ اَهْلِهٖ

باب: ہر علم' اُس کے اہل (یعنی ماہر فن) سے حاصل کیا جائے

567 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالْجَابِیَةِ وَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ، مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَ عَنِ الْقُرْاٰنِ فَلْیَاْتِ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْیَاْتِ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَ عَنِ الْفِقْهِ فَلْیَاْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْیَاْتِنِیْ: فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِیْ لَهٗ وَالِیًا وَقَاسِمًا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَفِیْهِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهٗ.

567 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط3783

❁❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! جو شخص قرآن کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہو وہ اُبی بن کعب کے پاس جائے' جو شخص وراثت کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہو' وہ زید بن ثابت کے پاس جائے' جو شخص فقہ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہو' وہ معاذ بن جبل کے پاس جائے' جو شخص مال کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہو' وہ میرے پاس آئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مجھے ہی والی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داؤد بن حصین ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

568- وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْجُمَحِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: "مِنْ اَشْرَاطِهَا ثَلَاثٌ: اِحْدَاهُنَّ اَنْ یُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ." قَالَ مُوْسٰی: یُقَالُ: اِنَّ الْاَصَاغِرَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْرِ، وَفِیْهِ ابْنُ لَهِیْعَةَ، وَهُوَ ضَعِیْفٌ.

❁❁ حضرت ابو امیہ جمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُس کی تین نشانیاں ہیں' اُن میں سے ایک یہ ہے: کہ چھوٹوں سے علم حاصل کیا جائے گا۔

موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: یہاں چھوٹوں سے مراد بدعتی لوگ ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' جو ضعیف ہے۔

569- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا یَزَالُ النَّاسُ صَالِحِیْنَ مُتَمَاسِکِیْنَ مَا اَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَکَابِرِهِمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ مِنْ اَصَاغِرِهِمْ هَلَکُوْا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ اُس وقت تک نیک اور (دین کی تعلیمات کو) مضبوطی سے تھامے رکھیں گے' جب تک اُن کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اُن لوگوں کے اکابرین کی طرف سے علم آئے گا' اور جب اُن کے پاس علم' تم لوگوں کے چھوٹوں کی طرف سے آئے گا' تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

568- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 362/22' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8140

569- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8589 8590 8591 8592' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7590

بَابُ مَعْرِفَةِ مَعْنَى الْحَدِيثِ بِلُغَةِ قُرَيْشٍ

باب: حدیث کا مفہوم قریش کے محاورے کے مطابق سمجھنا

570 - عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْحَدِيثُ عَلَى مَا تَعْرِفُونَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بات کا وہ مفہوم مراد ہوتا ہے جس سے تم آشنا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی روح بن صلاح ہے ابن حبان اور امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَّطَالِبُ دُنْيَا

باب: دو حریص ایسے ہیں جو سیر نہیں ہوتے ہیں علم کا طلبگار اور دنیا کا طلبگار

571 - عَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعُ طَالِبُهُمَا: طَالِبُ عِلْمٍ، وَطَالِبُ الدُّنْيَا."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"دو حرص والی چیزیں ایسی ہیں کہ اُن دونوں (چیزوں) کا طلبگار سیر نہیں ہوتا علم کا طلبگار اور دنیا کا طلبگار"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر داہری ہے جو ضعیف ہے۔

572 - وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - أَحْسَبُهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْهُومَانِ لَا تَنْقَضِي نَهْمَتُهُمَا: مَنْهُومٌ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَا تَنْقَضِي نَهْمَتُهُ، وَمَنْهُومٌ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا لَا تَنْقَضِي نَهْمَتُهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے

570 اخرجه الطبرانی فی معجمه الاوسط 267

571 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10388

572 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5670، اورده المؤلف فی کشف الاستار 163

اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اُسے نقل کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرص والی دو چیزیں ایسی ہیں' جن کی حرص ختم نہیں ہوتی ہے' جس شخص کو علم کے حصول کی حرص ہو' اُس کی حرص ختم نہیں ہوتی ہے' اور جس شخص کو دنیا کے حصول کی حرص ہو' اُس کی حرص ختم نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوسلیم ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

573 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ لَا يَشْبَعْنَ مِنْ أَرْبَعٍ: عَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ، وَأَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ، وَأُنْثَى مِنْ ذَكَرٍ، وَعَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں' چار چیزوں کے حوالے سے سیر نہیں ہوتی ہیں' آنکھ دیکھنے سے' زمین' بارش سے' مؤنث' مذکر سے' اور عالم' علم سے (کبھی سیر نہیں ہوتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالسلام بن عبدالقدوس ہے اور وہ ضعیف ہے' اُس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الزِّيَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ

باب: علم کا زیادہ ہونا اور اُس پر عمل کرنا

574 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ مَعَادِنِ التَّقْوَى تَعَلُّمُكَ إِلَى مَا عَلِمْتَ مَا لَمْ تَعْلَمْ، وَالنَّقْصُ فِيمَا قَدْ عَلِمْتَ قِلَّةُ الزِّيَادَةِ فِيْهِ، إِنَّمَا يُزْهِدُ الرَّجُلَ فِي عِلْمِ مَا لَمْ يَعْلَمْ قِلَّةُ الِانْتِفَاعِ بِمَا قَدْ عَلِمَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ يَاسِينُ الزَّيَّاتُ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تقویٰ کے معدن میں یہ بات بھی شامل ہے' کہ تمہیں جس چیز کا علم ہے' اُس کے ہمراہ تم اُس چیز کا بھی علم حاصل کرو' جس کا تمہیں علم نہیں ہے' تم جو چیز جانتے ہو' اُس میں کمی اس میں اضافے کی قلت ہے۔ آدمی اُس وقت تک علم سے بے رغبتی اختیار نہیں کرتا' جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ اُس نے جو علم حاصل کیا ہے' اُس سے تھوڑا نفع حاصل ہوا ہے''۔

573 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8266

574 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2492

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یاسین زیات ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ مَرَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ لَا يَزْدَادُ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ

باب: اُس شخص کا بیان' جس پر کوئی ایسا دن گزر جائے کہ اُس دن میں' اُس کے علم میں اضافہ نہ ہوا ہو

575 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى عَلَيَّ يَوْمٌ لَا أَزْدَادُ فِيهِ عِلْمًا فَلَا بُورِكَ فِي طُلُوعِ شَمْسِ ذَلِكَ الْيَوْمِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: كَذَّابٌ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھ پر کوئی ایسا دن آئے' جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہوا ہو' تو اُس دن کے سورج کے نکلنے میں برکت نہیں رکھی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حکم بن عبداللہ ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: وہ کذاب ہے۔

بَابٌ فِي مَنْ كَتَبَ بِقَلَمِهِ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ

باب: اُس شخص کا بیان' جو اپنے قلم کے ذریعے بھلائی کی کوئی بات' یا اِس کے علاوہ کوئی بات تحریر کرے

576 - عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، مَا تَقُولُ فِيَّ؟ قَالَ: وَمَا عَسَى أَنْ أَقُولَ فِيكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي عَامِلٌ بِقَلَمِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُؤْتَى بِصَاحِبِ الْقَلَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ مُقْفَلٍ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ، (فَيُنْظَرُ قَلَمُهُ فِيمَنْ أَجْرَاهُ) فَإِنْ كَانَ أَجْرَاهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ فُكَّ عَنْهُ التَّابُوتُ، وَإِنْ كَانَ أَجْرَاهُ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ هَوَى بِهِ فِي التَّابُوتِ سَبْعِينَ خَرِيفًا حَتَّى بَارِي الْقَلَمِ وَلَائِقِ الدَّوَاةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَيُّوبُ الْجِيزِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ آفَةَ هَذَا الْحَدِيثِ الْجِيزِيُّ ; لِأَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ فِي الْأَوْسَطِ: تَفَرَّدَ بِهِ الْجِيزِيُّ.

❁❁ عطاء بیان کرتے ہیں: میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعباس! میرے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہارے بارے میں' کس حوالے سے رائے دوں؟ اُس نے کہا: میں قلم کے ذریعے کام کرنے والا شخص ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے

575 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط6636

576 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير188/11' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط1922

فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن قلم والے شخص کو آگ سے بنے ہوئے تابوت میں لایا جائے گا' جس پر آگ سے بنے ہوئے تالے لگے ہوں گے' اور پھر اُس شخص کے قلم کا جائزہ لیا جائے گا کہ اُس نے اُس قلم کو کس کام میں استعمال کیا؟ اگر اُس نے اُس قلم کو اللہ کی اطاعت اور اس کی رضامندی کے کام میں استعمال کیا ہوگا' تو اُسے تابوت سے نجات مل جائے گی' اور اگر اُس نے اُس قلم کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں استعمال کیا ہوگا' تو وہ اُس تابوت میں ستر سال تک (جہنم میں) گرتا رہے گا' یہاں تک کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ایوب جیزی نے اسماعیل بن عیاش سے روایت کیا ہے' بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس میں خرابی کی جڑ جیزی نامی راوی ہے' کیونکہ امام طبرانی نے معجم اوسط میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جیزی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

بَابُ كِتَابَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ذَكَرَهُ أَوْ ذُكِرَ عِنْدَهُ

باب: جو شخص نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرے' یا اُس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے' اُس کا نبی اکرم ﷺ پر درود تحریر کرنا

577- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ." *

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ بِشْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الدَّارِسِيُّ، كَذَّبَهُ الْأَزْدِيُّ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر تحریری طور پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے اُس وقت تک اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اُس تحریر میں موجود رہتا ہے''۔

* نبی اکرم کے اس فرمانِ عالی شان پر عمل کرتے ہوئے ہم یہاں درود پاک کے کلمات تحریر کر رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات سے ہمیں دنیا و آخرت میں فیض یاب کرے' یہاں ہم نے درودِ پاک کے کلمات کے لیے وہ صیغہ منتخب کیا ہے' جسے امام محمد بن ادریس شافعی نے موزوں کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

''اے اللہ! تو ہمارے سردار اور ہمارے آقا حضرت محمدؐ پر درود نازل فرما' جب کبھی بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور جب کبھی بھی غفلت کا شکار لوگ ان کے ذکر سے غافل ہوں''۔

577- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 1835

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی بشر بن عبید دارسی ہے' جسے ازدی اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

578 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ ذَكَرَنِيْ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ: يُغْرِبُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میرا ذکر کرے' اُسے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی ازرق بن علی ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے' اِس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

579 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ."

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے' اُسے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

580 - وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَخَطِئَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ بَشِيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ اَوْ بِشْرٌ، فَاِنْ كَانَ بَشِيْرًا فَقَدْ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَاِنْ كَانَ بِشْرًا فَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

قُلْتُ: وَالْاَحَادِيْثُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِيْ فِي الْاَدْعِيَةِ.

❁❁ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' تو وہ جنت کے راستے سے بھٹکا دیا گیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی بشیر بن محمد کندی ہے' یا شاید اُس کا نام بشر ہے' اگر یہ بشیر ہے' تو پھر عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اور اگر یہ بشر ہے' تو پھر میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

578-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده3989 3669' اورده المؤلف فى كشف الاستار102/3

580-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير2887

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے متعلق احادیث آگے چل کر دعاؤں سے متعلق باب میں آئیں گی۔

بَابٌ فِيْ سَمَاعِ الْحَدِيْثِ وَتَبْلِيْغِهٖ

باب: حدیث کا سماع اور اُس کی تبلیغ

581 - عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ ". ثُمَّ قَالَ: " يَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ.

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ (مجھ سے علمی باتیں) سنو! تم سے بھی سنا جائے گا' جنہوں نے تم سے سنا ہوگا' اُن سے بھی سنا جائے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے' جو گواہی دیں گے' اِس سے پہلے کہ اُن سے گواہی مانگی جائے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نامی راوی نے' حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

582 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ" نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ: فَاِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَيْخُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَيْفٍ، سَعِيْدَ بْنَ بَزِيْعٍ: فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ اَحَدًا ذَكَرَهٗ. وَاِنْ كَانَ سَعِيْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ فَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ: فَاِنَّهٗ رَوٰى عَنْهُمَا. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقعہ پر' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے! جو میری بات سن کر اُسے محفوظ رکھے' کیونکہ بعض اوقات علمی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مؤمن شخص کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا' عمل کا' اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ اُن کی دعا اُن لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے' جو اُن کے پیچھے ہوتے ہیں (یعنی جو اُن کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں)''

581-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر1321' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار146

582-اوردہ المؤلف فی کشف الاستار141 142

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے البتہ سلیمان بن سیف کے استاد سعید بن بزیع کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میں نے کسی کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اگرچہ سعید بن ربیع جو صحیح کے رجال میں سے ایک ہیں اُنہوں نے اِن دونوں سے روایات نقل کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

583 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ هٰذِهِ فَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ; فَاِنَّ دُعَاءَ هُمْ يُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَمَدَارُهُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، قَالَهُ الْبُخَارِيُّ.

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے! جو میری یہ گفتگو سن کر اُس کی تبلیغ کر دے کیونکہ بعض اوقات کوئی علمی بات سیکھنے والا شخص وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے جو اُس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا عمل کا اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا اُن لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے جو اُن کے پیچھے ہوتے ہیں (یعنی جو اُن کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس روایت کا مدار عبدالرحمن بن زبید نامی راوی پر ہے اور وہ منکر الحدیث ہے یہ بات امام بخاری میں بیان کی ہے۔

584 - وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهٗ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ مُحَمَّدَ بْنَ نَصْرٍ شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْاَوْسَطِ.

❀❀ عبید بن عمیر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ رکھے بعض اوقات براہ راست کوئی چیز سیکھنے والا شخص درحقیقت عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہِ راست کوئی چیز سیکھنے والا شخص وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے جو اُس سے بڑا عالم ہوتا ہے''۔

584 - اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 49/17

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ میں نے کسی کو محمد بن نصر نامی راوی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' جو معجم اوسط میں' امام طبرانی کے استاد ہیں۔

585 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ كَلَامِي ثُمَّ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى (مَنْ هُوَ) أَوْعَى مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالْمُنَاصَحَةُ لِأُولِي الْأَمْرِ، وَالِاعْتِصَامُ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ; فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوْسَطِ: "رُبَّ حَامِلِ كَلِمَةٍ بَدَلَ: " فِقْهٍ." وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، رُمِيَ بِالْكَذِبِ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میرا کلام سنے اور اُس میں کوئی اضافہ نہ کرے' بعض اوقات براہ راست کوئی چیز سیکھنے والا شخص اُس بات کو اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے زیادہ بہتر طور پر اُس بات کو یاد رکھتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں' مؤمن کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے' عمل کا' اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کو مضبوطی سے تھام کے رکھنا' کیونکہ ان کی دعاء اُن لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے' جو اُن کے پیچھے ہوتے ہیں (یعنی جو اُن کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں لفظ'' حامل فقہ'' کی بجائے'' حامل کلمہ'' نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن واقد ہے' جس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

586 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِيْ خُطْبَةٍ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَقَالَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ وَجْهَ عَبْدٍ سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَمَلَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ; فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عِيْسَى الْخَيَّاطُ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے خطبہ کے دوران یہ بات بیان کی: مسجد خیف میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری بات سن کر اُسے سیکھ لے' کیونکہ بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' اور بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص' وہ بات اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے (یعنی اُس سے زیادہ علم رکھتا ہے) تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مؤمن کا دل کھوٹ کا شکار نہیں

585- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 82/20' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6781

ہوتا ہے' عمل کا اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ اُن کی دعا' اُن لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے' جو اُن کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ خیاط ہے' جو متروک الحدیث ہے۔

587 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَمَشَّاهُ ابْنُ مَعِينٍ.

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ رکھے' بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص' وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے زیادہ علم رکھتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مؤمن کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا' عمل کا' اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن کثیر کوفی ہے' جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' اور یحییٰ بن معین نے اُس کا ساتھ دیا ہے۔

588 - وَعَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ جَنْدَرَةَ بْنِ خَيْشَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ عِلْمٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ الْقَلْبُ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ الْوُلَاةِ، وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ." قَالَ: وَبَلَغَنِيْ أَنَّ ابْنًا لِأَبِيْ قِرْصَافَةَ أَسَرَتْهُ الرُّومُ، فَكَانَ أَبُوْ قِرْصَافَةَ يُنَادِيهِ مِنْ سُورِ عَسْقَلَانَ فِيْ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ: يَا فُلَانُ، الصَّلَاةُ. فَيَسْمَعُهُ فَيُجِيبُهُ، وَبَيْنَهُمَا عُرْضُ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَإِسْنَادُهُ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

❁❁ حضرت ابوقرصافہ جندرہ بن خیثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ کر لے اور یاد رکھے' بعض اوقات کوئی علمی بات سیکھنے والا شخص' اُس شخص تک (وہ بات) منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے زیادہ علم رکھتا ہے' تین چیزوں کے بارے میں دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے' عمل کا خالص ہونا' حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو رومیوں نے قید کر لیا' تو

588 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 3072' اخرجه الطبرانی فی معجمه الصغیر 138/1

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ ہر نماز کے وقت "عسقلان" شہر کی فصیل کے پاس بلند آواز میں یہ کہتے تھے: اے فلاں! نماز کا وقت ہو گیا ہے' اُن کے بیٹے اُن کی آواز سنتے تھے اور انہیں جواب دیتے تھے' حالانکہ اُن دونوں کے درمیان سمندر کی چوڑائی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند ایسی ہے کہ میں نے اُس کے راویوں میں سے کسی کا ذکر کرتے ہوئے' کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

589 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ ; فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَرْبَرِيُّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ رکھے اور پھر اُس کی تبلیغ کر دے' کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس تک تبلیغ کی گئی ہوتی ہے' وہ براہِ راست سننے والے کے مقابلے میں' اُس بات کو زیادہ بہتر طور پر محفوظ رکھتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے' عمل کا اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ اُن کی دعا اُن لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے' جو اُن کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی محمد بن موسیٰ بربری ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

590 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَهُوَ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ رکھے' کیونکہ بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' اور بعض اوقات (ایسا بھی ہوتا ہے) کوئی بات سیکھنے والا شخص' وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے بڑا عالم ہوتا ہے"۔

589- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5292

590- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7020

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن عبداللہ ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

591 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَقَالَ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا ثُمَّ ذَهَبَ بِهَا اِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ (مُؤْمِنٍ): اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنُّصْحُ لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْاَمْرَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ; فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: منیٰ میں' مسجد خیف میں' ہمیں خطبہ دیتے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میری گفتگو سن کر اُسے محفوظ رکھے' اور پھر اُسے اُس شخص تک پہنچا دے' جس نے اُسے نہیں سنا تھا' بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' اور بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص' وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے' جو اُس سے بڑا عالم ہوتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مؤمن کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے' عمل کا' اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' اُن لوگوں کے لیے خیر خواہی' جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا حکمران بنایا ہے' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ اُن کی دعا' پیچھے موجود افراد تک محیط ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

592 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اِنِّيْ مُحَدِّثُكُمُ الْحَدِيْثَ، فَلْيُحَدِّثِ الْحَاضِرُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''میں تمہارے سامنے کوئی بات کرتا ہوں' تو تم میں سے موجود افراد' غیر موجود افراد تک' وہ بات پہنچا دیا کریں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

593 - وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِالْخَيْفِ، -

591 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 9444

بِخَيْفِ مِنًى: "نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ. فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

قُلْتُ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَحْمَدُ، وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَلَهُ طَرِيقٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَرِجَالُهَا مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "خیف" میں یعنی منیٰ کے خیف میں یہ بات ارشاد فرمائی:

"اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے جو میری گفتگو سن کر اُسے یاد اور محفوظ رکھے اور پھر وہ بات اُس شخص تک پہنچا دے جس نے اُسے نہیں سنا تھا' بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' اور بعض اوقات کوئی بات سیکھنے والا شخص وہ بات اُس شخص تک منتقل کر دیتا ہے جو اُس سے بڑا عالم ہوتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مؤمن کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا ہے' عمل کا اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ اُن کی دعا' غیر موجود افراد تک محیط ہوتی ہے"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ابن اسحاق نے' زہری سے روایت کیا ہے' اور وہ تدلیس کرنے والا شخص ہے' ایک اور سند کے ساتھ' یہ صالح بن کیسان کے حوالے سے' زہری سے منقول ہے' اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

594 - وَعَنْ وَابِصَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: "لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَدِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَاهُ الْبَزَّارُ مُطَوَّلًا بِإِسْنَادٍ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا يَأْتِي.

❁❁ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر' خطبے کے دوران' یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"موجود (فرد) غیر موجود تک تبلیغ کر دے"۔

593 - اخرجه الامام احمد فی مسنده 80/5' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 1541 1542 1543 1544' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 7412' اورده المؤلف فی زوائد المسند 216

594 - اورده المؤلف فی کشف الاستار 145

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی طلحہ بن زید ہے جس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے یہ روایت امام بزار نے ایک طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کی سند اس سے زیادہ بہتر ہے اور وہ روایت آگے آ رہی ہے۔

595 - وَعَنْ وَابِصَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُومُ لِلنَّاسِ بِالرَّقَّةِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: اِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَيُّ شَهْرٍ اَحْرَمُ؟." قَالُوْا: هٰذَا. قَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اَيُّ بَلَدٍ اَحْرَمُ؟." قَالُوْا: هٰذَا. قَالَ: "فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، هَلْ بَلَّغْتُ؟" قَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ"، ثُمَّ قَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ." فَادْنُوْا نُبَلِّغْكُمْ كَمَا قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: عید الفطر یا شاید عید الاضحیٰ کے دن وہ "رقہ" کی سب سے بڑی مسجد میں لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور یہ بات بیان کی:

"حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

"اے لوگو! کون سا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ہے' آپ نے فرمایا: اے لوگو! کون سا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تمہاری جانیں' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں' تمہارے لئے اُسی طرح قابل احترام ہیں' جس طرح تمہارے اِس دن کی' اِس مہینے میں اِس شہر میں حرمت ہے اور (یہ اُس وقت تک قابل احترام رہیں گے) جب تک تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو جاتے' کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم میں سے موجود (افراد) غیر موجود (افراد) تک تبلیغ کر دیں"۔

اُس کے بعد' حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ نے سامعین سے فرمایا: تم لوگ قریب ہو جاؤ! تاکہ ہم تمہیں اُسی طرح تبلیغ کر دیں' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

596 - وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَابْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَلٰى اَبِيْ اُمَامَةَ بِحِمْصَ،

فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ مَجْلِسَكُمْ هٰذَا مِنْ بَلَاغِ اللّٰهِ لَكُمْ
وَاحْتِجَاجِهِ عَلَيْكُمْ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَّغَ، فَبَلِّغُوا.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: میں ابن ابوزکریا اور سلیمان بن حبیب "حمص" میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اُنہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا:

"تمہاری یہ محفل (یا نشست) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے تبلیغ ہے اور یہ تمہارے خلاف اُس کی حجت ہے نبی اکرم ﷺ نے تبلیغ کی تھی تو تم بھی تبلیغ کرو!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

597 - وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ إِلٰى أَبِيْ أُمَامَةَ فَيُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا كَثِيْرًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَكَتَ قَالَ: أَعَقَلْتُمْ؟ بَلِّغُوا كَمَا بُلِّغْتُمْ.
رَوَاهُمَا الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

❀❀ ایک روایت میں یہ مذکور ہے: سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو وہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بہت سی احادیث بیان کرتے تھے جب وہ خاموش ہوتے (یعنی جب وہ احادیث بیان کر لیتے تھے) تو یہ فرماتے تھے: کیا تم نے سمجھ لیا ہے؟ اب تم تبلیغ کرنا! جس طرح تمہیں تبلیغ کی گئی ہے۔

یہ دونوں روایات امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہیں اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

598 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِيْ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَسْمَعُ صِغَارُهُمْ مِنْ كِبَارِهِمْ، وَفِيْ آخِرِهِمْ يَسْمَعُ كِبَارُهُمْ مِنْ صِغَارِهِمْ. قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَلِمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ الصِّغَارَ سَمِعُوا وَلَمْ يَسْمَعِ الْكِبَارُ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ النَّضْرُ أَبُوْ عُمَرَ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس امت کے ابتدائی حصے میں کمسن لوگ بڑے لوگوں سے سماع کرتے ہیں (یعنی علم حاصل کرتے ہیں) اور اس امت کے آخری حصے میں بڑی عمر کے لوگ کمسن لوگوں سے سماع کریں گے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: اس کی وجہ کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ کمسن لوگوں نے سماع کیا ہوگا اور بڑی عمر کے لوگوں نے سماع نہیں کیا ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی نضر ابوعمر ہے اور وہ متروک ہے۔

596- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7614
598 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 11662

بَابُ أَخْذِ الْحَدِيثِ مِنَ الثِّقَاتِ

باب: ثقہ راویوں سے حدیث حاصل کرنا

599 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: يَا بَنِيَّ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ فَاحْتَفِظُوا بِهَا: لَا تَقْبَلُوا الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ ثِقَةٍ، وَلَا تَدِينُوا وَلَوْ لَبِسْتُمُ الْعَبَاءَ، وَلَا تَكْتُبُوا شِعْرًا تَشْغَلُوا بِهِ قُلُوبَكُمْ عَنِ الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي إِسْنَادِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيُحْتَمَلُ فِي هٰذَا عَلَى ضَعْفِهِ.

⑤⑨⑨ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا' تم اُنھیں یاد رکھنا! اللہ کے رسول کی حدیث' صرف کسی مستند شخص سے قبول کرنا' اور تم قرض نہ لینا' خواہ تمہیں پھٹے پرانے کپڑے پہننے پڑیں' اور تم شعر نوٹ نہ کرنا' ورنہ تمہارے دل' قرآن سے ہٹ کے اُس (شاعری) میں مشغول ہو جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اور اُس کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس میں احتمال موجود ہے۔

600 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُوشِكُ أَنْ تَظْهَرَ فِيكُمْ شَيَاطِينُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَوْثَقَهَا فِي الْبَحْرِ، يُصَلُّونَ مَعَكُمْ فِي مَسَاجِدِكُمْ، وَيَقْرَءُونَ مَعَكُمُ الْقُرْآنَ، وَيُجَادِلُونَكُمْ فِي الدِّينِ، وَإِنَّهُمْ لَشَيَاطِينُ فِي صُورَةِ الْإِنْسَانِ."

قُلْتُ: رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَوْقُوفًا، وَهٰذَا مَرْفُوعٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ نَسَبَهُ ابْنُ مَعِينٍ إِلَى الْكَذِبِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تمہارے درمیان وہ شیاطین ظاہر ہو جائیں گے' جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندر میں قید کیا ہوا تھا وہ تم لوگوں کے ساتھ تمہاری مساجد میں نماز ادا کریں گے' وہ تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے' اور وہ تمہارے ساتھ دین کے بارے میں بحث کریں گے' انسانی شکل میں وہ شیاطین ہوں گے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام مسلم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہاں یہ روایت ''مرفوع'' ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن خالد واسطی ہے' یحییٰ بن معین نے اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔

601 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ: "يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ،

يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، كَذَّبَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَنَسَبَهُ إِلَى الْوَضْعِ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بعد والوں میں سے اِس علم کو عادل لوگ حاصل کریں گے' جو اس سے غلو کرنے والوں کی تحریف' جاہل لوگوں کی تاویل اور باطل لوگوں کی اس کی طرف غلط نسبت کی نفی کریں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن خالد قرشی ہے' جسے یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل نے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کی نسبت (حدیث) ایجاد کرنے کی طرف کی ہے۔

602 - وَعَنِ الْمُقَنَّعِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِصَدَقَةِ إِبِلِنَا فَأَمَرَ بِهَا فَقُبِضَتْ، فَقُلْتُ: إِنَّ فِيهَا نَاقَتَيْنِ هَدِيَّةً لَكَ، فَأَمَرَ بِعَزْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَمَكَثْتُ أَيَّامًا وَخَاضَ النَّاسُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ بَاعِثٌ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَقِيقِ مِصْرَ، أَوْ قَالَ: مُضَرَ - شَكَّ أَبُو غَسَّانَ - يُصَدِّقُهُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ إِنَّ لَنَا وَمَا عِنْدَ أَهْلِنَا مِنْ مَالٍ وَلَا صَدَّقْتُهُمْ هَاهُنَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ مَعَهُ أَسْوَدُ قَدْ حَاذَى رَأْسُهُ بِرَأْسِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَطْوَلَ مِنْهُ، فَلَمَّا دَنَوْتُ كَأَنَّهُ أَهْوَى إِلَيَّ، فَكَفَّهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ خَاضُوا فِي كَذَا وَكَذَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَدَيْهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَيَاضِ إِبِطَيْهِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَكْذِبُوا عَلَيَّ"

قَالَ الْمُقَنَّعُ: فَلَمْ أُحَدِّثْ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا حَدِيثًا نَطَقَ بِهِ كِتَابٌ أَوْ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ، يُكْذَبُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ، فَكَيْفَ بَعْدَ مَوْتِهِ؟."

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيْهِ سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ

❁❁ حضرت مقنع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں' اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے ہمراہ حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں حکم دیا' تو انہیں قبضہ میں لے لیا گیا' میں نے گزارش کی: اِن میں دو اونٹنیاں ایسی ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفے کے طور پر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تحفہ کو صدقے سے الگ کر دیا گیا' میں کچھ دنوں تک وہاں ٹھہرا رہا' اس دوران لوگ آپس میں یہ بات چیت کرتے رہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مصر کے غلاموں' راوی کو

601-اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 143

602-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 300/20

شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: مصر کے غلاموں کی طرف بھیجنے لگے ہیں' یہ شک ابوغسان نامی راوی کو ہے' تاکہ وہ اُن لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے آئیں' میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس اور ہمارے علاقے کے لوگوں کے پاس جو بھی مال ہے' میں نے اس کی زکوٰۃ یہاں ادا کر دی ہے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت اپنی اونٹنی پر موجود تھے' آپ ﷺ کے ساتھ ایک سیاہ فام صاحب موجود تھے' (قد و قامت کے حوالے سے) جن کا سر' نبی اکرم ﷺ کے سر کے برابر تھا' میں نے اُن سے زیادہ طویل القامت کوئی شخص نہیں دیکھا' جب میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہونے لگا' تو وہ میری طرف بڑھے (تاکہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے قریب آنے سے روک دیں) نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں روک دیا' میں نے عرض کی: لوگ یہ کچھ سوچ رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں لوگوں کے لئے یہ چیز حلال قرار نہیں دیتا ہوں کہ وہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کریں۔

حضرت مقنع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا' جس کے بارے میں کتاب (یعنی قرآن) میں حکم موجود ہو' یا جس کے حوالے سے سنت جاری ہو چکی ہو' اگر نبی اکرم ﷺ کی حیات میں' آپ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی جا سکتی ہے' تو پھر آپ ﷺ کے وصال کے بعد کیا عالم ہو گا؟

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سیف بن ہارون برجمی ہے اور وہ متروک ہے۔

603 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: " هَلَاكُ أُمَّتِي فِي الْعَصَبِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ، وَالرِّوَايَةِ مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ."

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ هَارُوْنُ بْنُ هَارُوْنَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کی ہلاکت' عصبیت' تقدیر کے انکار' اور غیر مستند شخص سے روایت کی وجہ سے ہو گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہارون بن ہارون ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

604 _ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلَاكُ أُمَّتِي فِي ثَلَاثٍ: فِي الْقَدَرِيَّةِ، وَالْعَصَبِيَّةِ، وَالرِّوَايَةِ مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ (وَالصَّغِيْرِ)، وَفِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❀❀ حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کی ہلاکت تین چیزوں کے ذریعے ہو گی' تقدیر کا انکار' عصبیت اور غیر مستند شخص سے روایت کرنا''۔

603-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر11142' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 191

604 -اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط3555' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الصغیر158/1

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

(بَابُ النُّصْحِ فِي الْعِلْمِ)

باب: علم کے بارے میں خیر خواہی

605 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "تَنَاصَحُوا فِي الْعِلْمِ: فَإِنَّ خِيَانَةَ أَحَدِكُمْ فِي عِلْمِهِ أَشَدُّ مِنْ خِيَانَتِهِ فِي مَالِهِ، وَإِنَّ اللهَ سَائِلُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: لَيِّنُ الْحَدِيثِ، مُدَلِّسٌ، قِيلَ: هُوَ صَدُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ لَا يَكْذِبُ. وَقَالَ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، وَكَانَ ثِقَةً. وَضَعَّفَهُ شُعْبَةُ لِتَدْلِيسِهِ وَالْبُخَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو' کیونکہ تم میں سے کسی ایک شخص کا' اپنے علم کے بارے میں خیانت کرنا اِس سے زیادہ سخت ہے کہ اُس نے اپنے مال میں خیانت کی ہو بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم لوگوں سے حساب لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوسعد بقال ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے اور تدلیس کرنے والا ہے' اُن سے دریافت کیا گیا: کیا یہ صدوق ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ جھوٹ نہیں بولتا ہے' ابوہاشم رفاعی بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: وہ کہتے ہیں: ابوسعد بقال نے ہمیں یہ حدیث بیان کی' جو ایک ثقہ راوی ہے' اس راوی کی تدلیس کی وجہ سے شعبہ نے' امام بخاری نے اور یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی' توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ الِاحْتِرَازِ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ)

باب: حدیث روایت کرنے سے احتراز کرنا

606 _ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَحَادِيثَ سَمِعْتُهَا وَحَفِظْتُهَا، مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَ بِهَا إِلَّا أَنَّ أَصْحَابِي يُخَالِفُونَنِي فِيهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی احادیث سنی ہیں' جنہیں میں نے سنا

605 - اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11701

اور انہیں یاد رکھا لیکن میں انہیں اِس لیے روایت نہیں کرتا ہوں کہ اُن (میں سے بعض) کے بارے میں میرے ساتھی میرے برخلاف روایت نقل کرتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

607 ـ وَعَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شَكْلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جب وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کر کے فارغ ہوئے' تو انہوں نے یہ کہا: یہ یا اس کی مانند' یا اُس کی طرح (حدیث کے الفاظ ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

608 ـ وَعَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: أَيْ مُطَرِّفُ، وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنِّيْ لَوْ شِئْتُ حَدَّثْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ لَا أُعِيدُ حَدِيْثًا، ثُمَّ لَقَدْ زَادَنِيْ بُطْأً عَنْ ذٰلِكَ وَكَرَاهِيَةً لَهُ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ شَهِدْتُ كَمَا شَهِدُوا، وَسَمِعْتُ كَمَا سَمِعُوا، يُحَدِّثُونَ أَحَادِيْثَ شُبِّهَ لَهُمْ، فَكَانَ أَحْيَانًا يَقُوْلُ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنِّيْ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا رَأَيْتُ أَنِّيْ قَدْ صَدَقْتُ، وَأَحْيَانًا يَعْزِمُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ أَبُو هَارُوْنَ الْغَنَوِيُّ، لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

قُلْتُ: وَيَأْتِيْ حَدِيْثُ عُمَرَ فِيْ بَابِ فِيْمَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ .

❁❁ مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے مطرف! اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں چاہوں' تو میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' مسلسل دو دن تک احادیث بیان کر سکتا ہوں' جن میں سے کوئی بھی بات میں نہیں دہراؤں گا' لیکن پھر میں ایسا اِس لئے نہیں کرتا اور اس بات کو ناپسند کرتا ہوں (کہ میں احادیث روایت کروں) کیونکہ حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت محمد ﷺ کے بعض اصحاب' جس طرح وہ موجود تھے اس طرح میں بھی موجود تھا' جس طرح انہوں نے سماع کیا' اسی طرح میں نے بھی سماع کیا' لیکن وہ کچھ ایسی احادیث روایت کرتے ہیں' جو اُن کے لیے مشتبہ ہو گئیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عمران رضی اللہ عنہ بعض اوقات یہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں تمہارے سامنے یہ بات بیان کروں کہ میں نے اللہ کے نبی کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے سچ بیان کیا ہوگا' اور بعض اوقات

608-اورده المؤلف فى كشف الاستار433/4' -اورده المؤلف فى زوائد المسند231

حضرت عمران رضی اللہ عنہ جرم کے ساتھ فرماتے تھے: میں نے اللہ کے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابو ہارون غنوی ہے میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس باب میں آئے گی جس میں نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق روایات آئیں گی۔

(بَابٌ فِيْ ذَمِّ الْكَذِبِ)

باب: جھوٹ کی مذمت کا بیان

609 _ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "الصِّدْقُ، فَاِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَاِذَا بَرَّ آمَنَ، وَاِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ"، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: "الْكَذِبُ، اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَاِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَاِذَا كَفَرَ دَخَلَ (يَعْنِي) النَّارَ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچ بولنا کیونکہ جب بندہ سچ بولے گا تو نیکی کرے گا جب وہ نیکی کرے گا تو مؤمن ہوگا اور جب وہ مؤمن ہوگا تو جنت میں داخل ہو جائے گا اس شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ بولنا کیونکہ جب آدمی جھوٹ بولے گا تو گناہ کرے گا جب گناہ کرے گا تو کفر کرے گا اور جب وہ کفر کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

610 _ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ مِنْ خُلُقٍ اَبْغَضَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مِنَ الْكَذِبِ، وَمَا اطَّلَعَ عَلَى اَحَدٍ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ فَيَخْرُجُ مِنْ قَلْبِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ تَوْبَةً.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بِنَحْوِهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَمْ يَكُنْ مِنْ خُلُقٍ اَبْغَضَ اِلَى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ اَيْضًا، وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

---

609 مسند احمد 176/2 اورده المؤلف في زوائد المسند 127

610 اخرجه الامام احمد في مسنده 152/6 اورده المؤلف في كشف الاستار 193 وفي زوائد المسند 225

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کوئی بھی عادت' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھی' جب بھی نبی اکرم ﷺ کسی شخص کے حوالے سے جھوٹ پر مطلع ہوتے' تو آپ ﷺ اُس شخص سے ناراض رہتے' جب تک آپ کو یہ علم نہیں ہو جاتا کہ اب اس نے توبہ کر لی ہے (اور وہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا)۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام احمد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے نزدیک کوئی بھی عادت (جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھی)''۔

یہ روایت بھی امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

611 _ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لِشَيْءٍ تَشْتَهِيهِ: لَا أَشْتَهِيهِ يُعَدُّ ذٰلِكَ كَذِبًا؟ قَالَ: " إِنَّ الْكَذِبَ يُكْتَبُ كَذِبًا حَتّٰى تُكْتَبُ الْكُذَيْبَةُ كُذَيْبَةً ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو شَدَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ فِي الْمِيزَانِ: لَمْ يَرْوِ عَنْهُ سِوَى ابْنِ جُرَيْجٍ. قُلْتُ: قَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْمُسْنَدِ، فَارْتَفَعَتِ الْجَهَالَةُ.

❁❁ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت کسی چیز کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ اُسے اس چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے' حالانکہ اسے اس چیز کی خواہش محسوس نہ ہو رہی ہو' تو کیا یہ چیز بھی جھوٹ شمار کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جھوٹ کو جھوٹ نوٹ کیا جائے گا' یہاں تک کہ چھوٹے جھوٹ کو' چھوٹا جھوٹ نوٹ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: ابو شداد نے مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے' مصنف کتاب ''میزان'' میں یہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یونس بن یزید ایلی نے اس سے یہ حدیث روایت کی ہے' جو ''مسند'' میں مذکور ہے' تو اس کا مجہول ہونا ختم ہو جاتا ہے۔

612 _ وَعَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ شَيْخِهِ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ، وَقَدْ وَثَّقَهُ قُتَيْبَةُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

611- اخرجه الامام احمد فى مسنده 438/6' اورده المؤلف فى زوائد المسند 228

612- اورده المؤلف فى زوائد المسند 128

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ کوئی بات کرو جس کے بارے میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم جھوٹ بول رہے ہو"۔
یہ روایت امام احمد نے اپنے استاد عمر بن ہارون سے روایت کی ہے' جسے قتیبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' جب کہ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف کہا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

613 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ لِصَبِيٍّ: تَعَالَ هَاكَ، ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ: فَهِيَ كِذْبَةٌ".
رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص کسی بچے سے یہ کہے: تم آؤ! اور یہ لے لو! اور پھر وہ اُسے کچھ نہ دے' تو یہ چیز جھوٹ شمار ہو گی"۔
یہ روایت امام احمد نے زہری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ زہری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

614 _ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى أَنْ تَتَابَعُوا فِي الْكَذِبِ كَمَا يَتَتَابَعُ الْفَرَاشُ فِي النَّارِ".
رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَهُوَ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"اے لوگو! تمہیں کیا چیز اس بات پر مجبور کرتی ہے؟ کہ تم مسلسل جھوٹ بولو یوں جس طرح پتنگے مسلسل آگ میں گرتے ہیں"۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے

615 _ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ

613-اورده المؤلف فى كشف الاستار 452/2' اورده المؤلف فى زوائد المسند 227

614-اورده المؤلف فى كشف الاستار 459/6' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 166/24167' اورده المؤلف فى زوائد المسند 226

مُتَعَمِّدًا، أَوْ رَدَّ شَيْئًا أَمَرْتُ بِهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ جَارِيَةُ بْنُ الْهَرِمِ الْفُقَيْمِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے یا کسی ایسی چیز کو مسترد کردے جس کے بارے میں میں نے حکم دیا ہو تو اُسے جہنم میں گھر بنالینا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی جاریہ بن ہرم فقیمی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

616 ـ وَعَنْ دُجَيْنٍ أَبِي الْغُصْنِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْ عُمَرَ. فَقَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، أَخَافُ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ، كُنَّا إِذَا قُلْنَا لِعُمَرَ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ: أَخَافُ أَنْ أَزِيدَ حَرْفًا أَوْ أَنْقُصَ حَرْفًا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ". وَفِيهِ دُجَيْنُ بْنُ ثَابِتٍ أَبُو الْغُصْنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، لَيْسَ بِشَيْءٍ.

❁❁ دجین ابوغصن بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے ہوئی تو میں نے کہا: آپ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کریں تو اسلم نے کہا: میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں کوئی اضافہ یا کمی کردوں گا جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے تھے آپ ہمیں اللہ کے رسول کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کریں تو وہ یہ فرماتے تھے: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں کوئی حرف زیادہ کردوں گا یا کوئی حرف کم کردوں گا اور نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

اس کی سند میں ایک راوی دجین بن ثابت ابوغصن ہے اور وہ ضعیف ہے وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

615-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده68 اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط28 38 اورده المؤلف فى المقصد العلى66

616-اورده المؤلف فى كشف الاستار1/46 47 اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده254 اورده المؤلف فى زوائد المسند233 اورده المؤلف فى المقصد العلى69

617 _ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنْ لَا أَكُونَ أَوْعَى أَصْحَابِهِ عَنْهُ، وَلَكِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَعْنِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ قَالَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ".

رَوَاهُمَا أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبَزَّارِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

وَكَذَلِكَ أَبُو يَعْلَى، وَهُوَ حَدِيثٌ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَالطَّرِيقُ الْأَوَّلُ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَدْ وُثِّقَ.

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث روایت کرنے میں یہ چیز میرے لئے رکاوٹ نہیں بنتی ہے کہ میں آپ کے اصحاب سے زیادہ بہتر طور پر آپ کی باتوں کو محفوظ کرنے والا نہیں ہوں لیکن میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو تو اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں موجود گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ دونوں روایات امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہیں۔

امام بزار کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

امام ابویعلیٰ نے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ ایسی حدیث ہے جس کے رجال صحیح کے رجال ہیں پہلے والی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن ابوزناد ہے وہ ضعیف ہے ویسے اُسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

618 _ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ

617-اورده المؤلف فی کشف الاستار 65/1 اورده المؤلف فی زوائد المسند 235 اورده المؤلف فی کشف الاستار 205

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

قُلْتُ: لَهُ فِي الصَّحِيحِ: "لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''صحیح'' میں یہ حدیث منقول ہے:

''میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو! کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ربیع بن بدر ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

619 _ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، كَذَّبَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ.

❁❁ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اس کی سند میں ایک راوی فضل بن دکین ہے' جسے یحییٰ بن معین نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

620 _ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى، وَلَهُ عِنْدَهُمَا إِسْنَادَانِ أَحَدُهُمَا رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

618-اخرجه الطبرانى فى معجمه الصغير 30/1 55/2

619-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 627' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 204' اورده المؤلف فى المقصد العلى 74

620-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 962' اورده المؤلف فى كشف الاستار 207' اورده المؤلف فى المقصد العلى 75

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا' کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے' جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں صاحبان نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان دونوں میں سے ایک کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

621 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " اِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُ اَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اُس کے لئے جہنم میں گھر بنا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

622 _ وَلَهُ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي النَّارِ".

وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے

623 _ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

621-اورده المؤلف في كشف الاستار130/2'اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير13153 13154' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط8031'اخرجه الامام ابويعلى في مسنده8444'اورده المؤلف في زوائد المسند236'اورده المؤلف في كشف الاستار210

623-اورده المؤلف في كشف الاستار100/4'اورده المؤلف في زوائد المسند238

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

624 _ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمُخْتَارِ: هٰذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى، وَلَفْظُهُ عِنْدَ الْبَزَّارِ: "مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ نَحْوَ أَحْمَدَ، وَفِيْهِ مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، لَمْ يَرْوِ عَنْهُ إِلَّا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ.

❁❁ حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے مختار کے بارے میں یہ کہا: یہ شخص کذاب ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نقل کی ہے امام بزار نے اس روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''جو شخص میرے حوالے سے ایسی بات بیان کرے جو میں نے نہ کہی ہو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مسلم ہے جو حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اس کے حوالے سے صرف خالد بن سلمہ نے روایت نقل کی ہے۔

625 _ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْغَافِقِيَّ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَحَادِيْثَ، فَقَالَ أَبُو مُوْسَى: إِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا لَحَافِظٌ أَوْ هَالِكٌ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ آخِرَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا أَنْ قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَسَتَرْجِعُوْنَ إِلَى قَوْمٍ يُحِبُّوْنَ الْحَدِيْثَ عَنِّي، فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

624-اخرجه الامام احمد في مسنده292/5'اخرجه الامام ابويعلى في مسنده6833'اورده المؤلف في زوائد المسند239'اورده المؤلف في كشف الأستار213'اورده المؤلف في المقصد العلى76

625-اخرجه الامام احمد في مسنده334/4'اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير295/19'اورده المؤلف في زوائد المسند240'اورده المؤلف في كشف الاستار216

یحییٰ بن میمون حضرمی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ غافقی رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مختلف احادیث بیان کرتے ہوئے سنا' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بولے: تمہارے یہ ساتھی یا تو حافظ ہیں' یا ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری جو آخری ملاقات ہوئی تھی' اُس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''تم پر اللہ کی کتاب کو اختیار کرنا لازم ہے' تم لوٹ کر ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے' جو میرے حوالے سے حدیث روایت کرنے کو پسند کرتے ہوں گے' تو جو شخص میرے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان کرے' جو میں نے نہ کہی ہو' تو اُسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور جس شخص کو کوئی بات کی یاد ہو' اُسے وہ بات بیان کر دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

626 _ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيْ رُقَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَمَا لَكُمْ فِي الْعَصَبِ وَالْكَتَّانِ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْحَرِيرِ؟ وَهٰذَا رَجُلٌ فِيكُمْ يُخْبِرُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قُمْ يَا عُقْبَةُ.(فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ) فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"، وَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهُ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُمْ ثِقَاتٌ.

ہشام بن ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمہ بن مخلد کو سنا' وہ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا عصب اور کتان میں تمہیں وہ چیز نہیں ملتی ہے' جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے؟ تمہارے درمیان یہ صاحب موجود ہیں' جو تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کریں گے' اے حضرت عقبہ! آپ کھڑے ہو جائیں (تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے) اور اُنہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

(پھر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اُسے پہننے سے محروم رہے گا''۔

626-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 156/4' اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 1745' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 241' اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 1562

یہ روایت امام احمد نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اُن کے رجال ثقہ ہیں۔

627 _ وَعَنْ اَبِیْ حَیَّانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَیْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلَی زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَیْهِ قَالَ لَهٗ حُصَیْنٌ: لَقَدْ لَقِیتَ یَا زَیْدُ خَیْرًا كَثِیْرًا. قَالَ یَزِیدُ بْنُ حَیَّانَ: حَدَّثَنَا زَیْدٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ قَالَ: بَعَثَ اِلَیَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ، فَاَتَیْتُهٗ فَقَالَ: مَا اَحَادِیْثُ تُحَدِّثُ بِهَا وَتَرْوِیهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لَا نَجِدُهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ تُحَدِّثُ اَنَّ لَهٗ حَوْضًا فِی الْجَنَّةِ قَالَ: (قَدْ) حَدَّثَنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَوَعَدَنَاهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ شَیْخٌ قَدْ خَرِفْتَ. قَالَ: اِنِّیْ قَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ، وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ یَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَمَا كَذَبْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْرِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ.

ابوحیان تیمی نے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں' حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہم اُن کے پاس بیٹھ گئے' تو حصین نے اُن سے کہا: اے حضرت زید! آپ نے بہت ہی بھلائی حاصل کی ہے' یزید بن حیان بیان کرتے ہیں: اُس محفل میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا: عبداللہ بن زیاد نے مجھے بلوایا' میں اُس کے پاس گیا' تو وہ بولا: وہ احادیث کیا ہیں؟ جو آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اور روایت کرتے ہیں' لیکن ہمیں وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ملتی ہیں' آپ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ جنت میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حوض ہے' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس کے بارے میں اللہ کے رسول نے ہمیں بتایا ہے' اور آپ نے اس کے بارے میں ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو عبداللہ بن زیاد بولا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں' آپ ایک بوڑھے ہیں جو خرافات بیان کررہے ہیں' تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے اِن دو کانوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا' اور میرے دل نے اُسے محفوظ رکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

(پھر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

628 _ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

627- اخرجه الامام احمد فی مسنده 366/4' 367' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 5021' اورده المؤلف فی زوائد المسند 242' اورده المؤلف فی كشف الاستار 217

628- اخرجه الامام احمد فی مسنده 422/3' اخرجه الامام ابويعلى فی مسنده 1436' اورده المؤلف فی زوائد المسند 243

وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَضْجَعًا مِّنَ النَّارِ أَوْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَرَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اسے آگ (یعنی جہنم) میں اپنے لیٹنے کی جگہ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جہنم میں' اپنے گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور ایک ایسا شخص ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

629 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ النَّاسَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِّنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. قُلْتُ: وَهُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ دُونَ قَوْلِهِ: "لِيُضِلَّ بِهِ النَّاسَ".

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' تاکہ وہ اُس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر دے' تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''تاکہ وہ اُس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر دے''۔

630 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ أَفْرَى الْفِرَى: مَنْ أَرَى عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ، وَمِنْ أَفْرَى الْفِرَى: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ".

قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ طَرَفٌ مِنْ أَوَّلِهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے' جو انہوں نے نہ دیکھی ہو (یعنی وہ کوئی جھوٹا

629-اورده المؤلف في كشف الاستار209

630-اورده المؤلف في كشف الاستار211

خواب بیان کرے) اور سب سے بڑے جھوٹ میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ کوئی شخص میرے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان کرے' جو میں نے نہ کہی ہو''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ''صحیح'' میں اس کا صرف ابتدائی حصہ منقول ہے' یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

631 _ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فِيْ رِوَايَةِ حَدِيْثٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلِهِ: " فِيْ رِوَايَةِ حَدِيْثٍ ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَائِذُ بْنُ شُرَيْحٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حدیث روایت کرتے ہوئے' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث ''صحیح'' میں مذکور ہے' تاہم یہ الفاظ نہیں ہیں: ''حدیث روایت کرتے ہوئے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عائذ بن شریح ہے اور وہ ضعیف ہے۔

632 _ وَعَنْ عِمْرَانَ (اَنَّ) النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ سَالِمٍ، وَلَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ مُطَرِّفِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

❁❁ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالمؤمن بن سالم ہے' اس کے حوالے سے مطرف بن محمد کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

633 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلَى صِهْرٍ لَنَا مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

631-اورده المؤلف فى كشف الاستار212

632-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير186/18' اورده المؤلف فى كشف الاستار215

633-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير615

يَقُولُ: "أَرِحْنَا بِهَا يَا بِلَالُ - الصَّلَاةَ." قَالَ: قُلْتُ: أَسَمِعْتَ ذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ فَغَضِبَ، وَأَقْبَلَ يُحَدِّثُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعَثَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَلَمَّا أَتَاهُمْ قَالَ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَنِي أَنْ أَحْكُمَ فِي نِسَائِكُمْ بِمَا شِئْتُ، فَقَالُوا: سَمْعًا وَطَاعَةً لِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَبَعَثُوا رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا جَاءَنَا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَرَنِي أَنْ أَحْكُمَ فِي نِسَائِكُمْ، فَإِنْ كَانَ عَنْ أَمْرِكَ فَسَمْعًا وَطَاعَةً، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَأَحْبَبْنَا أَنْ نُعْلِمَكَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَبَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ: "اذْهَبْ (إِلَى فُلَانٍ) فَاقْتُلْهُ، وَأَحْرِقْهُ بِالنَّارِ". فَانْتَهَى إِلَيْهِ وَقَدْ مَاتَ وَقُبِرَ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُبِشَ، ثُمَّ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ." فَقَالَ: تَرَانِي كَذَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعْدَ هٰذَا.

قُلْتُ: رَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْهُ "أَرِحْنَا بِهَا يَا بِلَالُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ وَاهِي الْحَدِيثِ.

۷۷۶ محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے سسرالی عزیزوں کی طرف گیا، جن کا تعلق اسلم قبیلے سے تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے تھے میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے بلال! اس کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ!''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد نماز تھی۔

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی خود سنی ہے؟ تو وہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے لوگوں کو یہ بات بیان کرنا شروع کی:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو عربوں کے کسی قبیلے کی طرف بھیجا' جب وہ شخص اُن لوگوں کے پاس پہنچا' تو اس نے ان لوگوں سے یہ کہا: بے شک اللہ کے رسول نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تمہاری خواتین کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ دوں (یعنی جس بھی خاتون کی شادی جس بھی جگہ طے کرنا چاہوں کردوں) اُن لوگوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول کے فرمان کی اطاعت و فرمانبرداری سے کام لیتے ہیں' پھر انہوں نے ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا' اُس شخص نے بتایا: فلاں شخص ہمارے ہاں آیا اور اس نے ہم سے یہ کہا: بے شک نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں تمہاری خواتین کے بارے میں فیصلہ دوں (پھر اُس قاصد نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی:) اگر تو یہ آپ کا حکم ہے' تو ہم اطاعت و فرمانبرداری سے کام لیتے ہیں اور اگر یہ اس کے علاوہ ہے' تو ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ ہم یہ چیز آپ کے علم میں لے آئیں' تو

نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے' آپ ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بھیجا اور یہ ارشاد فرمایا: تم (اُس فلاں شخص) کی طرف جاؤ! اُسے قتل کر دو اور اُسے آگ میں جلا دو!

جب وہ انصاری' اُس مطلوبہ فرد کے پاس پہنچا' تو اُس شخص کا انتقال ہو چکا تھا اور اُسے دفنا دیا گیا تھا' اُس انصاری کے حکم کے تحت اس کی میت کو قبر کھود کر نکالا گیا اور پھر اس انصاری نے آگ کے ذریعے اُسے جلا دیا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

(عبداللہ بن محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: پھر مجھے مخاطب کر کے اُن صحابی نے) کہا: کیا تم میرے بارے میں یہ سمجھتے ہو؟ کہ اِس کے بعد بھی' میں نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں گا؟

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد نے اِس میں سے صرف یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''اے بلال! ہمیں اِس کے ذریعے راحت پہنچاؤ!''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوحمزہ ثمالی ہے اور وہ شخص ''ضعیف'' ہے اور ''واہی الحدیث'' ہے۔

634 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا لَبِسَ حُلَّةً مِثْلَ حُلَّةِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ثُمَّ اَتَى اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَمَرَنِي اَيَّ اَهْلِ بَيْتٍ شِئْتُ اسْتَطْلَعْتُ، فَقَالُوْا: عَهْدُنَا بِرَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لَا يَاْمُرُ بِالْفَوَاحِشِ. قَالَ: فَاَعَدُّوا لَهُ بَيْتًا وَاَرْسَلُوا رَسُوْلًا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: " انْطَلِقَا اِلَيْهِ، فَاِنْ وَجَدْتُمَاهُ حَيًّا فَاقْتُلَاهُ، ثُمَّ حَرِّقَاهُ بِالنَّارِ، وَاِنْ وَجَدْتُمَاهُ (مَيِّتًا) فَقَدْ كُفِيْتُمَاهُ، وَلَا اَرَاكُمَا اِلَّا قَدْ كُفِيْتُمَاهُ، فَحَرِّقَاهُ ". فَاَتَيَاهُ فَوَجَدَاهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ اللَّيْلِ يَبُوْلُ فَلَدَغَتْهُ حَيَّةٌ اَفْعَى فَمَاتَ، فَحَرَّقَاهُ بِالنَّارِ، ثُمَّ رَجَعَا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَقَدِ اخْتَلَطَ، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْهُ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ " الْحَدِيْثَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حلّہ جیسا حلّہ پہنا' پھر وہ مدینہ منورہ کے ایک گھرانے (یا محلے) میں آیا اور بولا: نبی کرم نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں جس بھی گھر میں چاہوں جا سکتا ہوں' اُن

634- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط2091

لوگوں نے کہا: ہم نے تو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی چیز پائی ہے کہ آپ کسی فحش چیز کا حکم نہیں دیتے ہیں' پھر اُن میں سے کسی نے یہ کہا: تم لوگ اِس کے ٹھہرنے کا بندوبست کرو' اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی قاصد بھیجو! جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم دونوں اُس کی طرف جاؤ! اگر وہ تمہیں زندہ مل گیا' تو اُسے قتل کر کے اسے آگ میں جلا دینا اور اگر تم نے اُسے (مردہ) پایا' تو اُس کے حوالے سے تمہاری کفایت ہو چکی ہوگی' اور تم دونوں کے بارے میں میرا یہی اندازہ ہے کہ اس کے حوالے سے تمہاری کفایت ہو چکی ہوگی' تو تم اُسے آگ میں جلا دینا' یہ دونوں حضرات' اُس شخص کی طرف روانہ ہوئے' تو اُن دونوں نے یہ صورتحال پائی کہ وہ شخص رات کے وقت پیشاب کرنے کے لیے نکلا تھا' تو اُسے کسی سانپ نے ڈس لیا اور وہ مر گیا' تو ان دونوں حضرات نے اُسے آگ کے ذریعے جلا دیا' پھر یہ دونوں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو صورتحال بتائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا امام بخاری اور امام ترمذی نے اِس روایت میں سے صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے......'' الخ

635 _ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اِلَّا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ الْحَضْرَمِيُّ قُلْتُ: وَهُوَ مَتْرُوْكٌ شِيعِيٌّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے' اِسے صرف موسیٰ بن عمران حضرمی نامی راوی نے روایت کیا ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شخص متروک ہے اور شیعہ ہے۔

636 _ وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى _ يَعْنِي الْاَشْعَرِيَّ _ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ

635-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر5055' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط81 83

636-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط5759

كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ الْأَشْعَرِيُّ، ضَعَّفَهُ أَبُو زُرْعَةَ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خالد بن نافع اشعری ہے جسے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

637 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَلَا أَعْرِفُهُمَا.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ یہ ہے کہ امام طبرانی نے یہ فرمایا ہے: ہمیں احمد نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: میرے والد نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے (علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں اِن دونوں راویوں سے واقف نہیں ہوں۔

638 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ: كَذَّابٌ.

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن عدی ہے امام بخاری اور دیگر

637-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط1202

638-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط3686

حضرات فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

639 _ وَعَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَشَيْخُهُ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نُبَيْطٍ كَذَّبَهُ صَاحِبُ الْمِيزَانِ، وَبَقِيَّةُ إِسْنَادِهِ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا الصَّحَابِيَّ.

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اس میں امام طبرانی کے استاد احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن نبیط کو ''میزان'' کے مصنف نے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کی سند کے بقیہ راویوں میں سے صحابی رسول کے علاوہ اور کسی راوی کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

640 _ وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ لِأَبِي مُوسَى: أَنْشُدُكَ اللهَ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ؟ فَسَكَتَ أَبُو مُوسَى، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ الْحَزَوَّرِ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَيُقَالُ لَهُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ.

ابو مریم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور اُنہوں نے کچھ نہیں کہا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن حزوّر ہے جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اسے علی بن ابو فاطمہ بھی کہا جاتا ہے۔

641 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ النَّاسَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

639-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير 30/155/2

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' تا کہ اُس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر دے' تو اُسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

642 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ قَالَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا لِيُضِلَّ بِهِ النَّاسَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' تا کہ اُس کے ذریعے' وہ لوگوں کو گمراہ کرے' تو اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالکریم بن ابوالمخارق ہے اور وہ ضعیف ہے۔

643 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَامِرٍ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالاعلیٰ بن عامر ہے' اکثر حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

644 _ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: يَضَعُ الْحَدِيثَ.

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

643-اخرجه الامام احمد فی مسنده 1/269 293 323 327' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2338

644-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 17/117

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن زکریا غلابی ہے جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے امام دار قطنی فرماتے ہیں: وہ حدیث ایجاد کرتا ہے۔

645 _ وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَفْطَحُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَهْدَمِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَا أَدْرِي الْبَلَاءُ مِنْهُ أَوْ مِنْ شَيْخِهِ.

❁❁ حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: احمد بن علی افطح نے یحییٰ بن زہدم بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ابن عدی فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ خرابی کی جڑ یہ راوی ہے یا اس کا استاد ہے؟

646 _ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْلَى، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس روایت کی سند میں ایک راوی عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

647 _ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ بَعْضُهُمْ.

647-اورده المؤلف فی کشف الاستار 204

ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلف بن خلیفہ ہے جس سے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ بعض حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

648 _ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاسْنَادُهُ مِنْ قِبَلِ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، لَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُمْ، وَكَذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الْاٰتِي.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں گھر بنالینا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند جو ہلال الوزان کے حوالے سے ہے میں نے کسی کو اُن راویوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے آگے آنے والی حدیث کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

649 _ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ، (وَمَنْ رَدَّ حَدِيْثًا بَلَغَهُ عَنِّي فَاَنَا مُخَاصِمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاِذَا بَلَغَكُمْ عَنِّي حَدِيْثٌ فَلَمْ تَعْرِفُوْهُ فَقُوْلُوْا: اللهُ اَعْلَمُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اُسے جہنم میں (اپنے) گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور جس شخص کے پاس میرے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے اور وہ اسے مسترد کردے تو قیامت کے دن میں اس کا مقابل فریق ہوؤں گا جب تمہارے پاس میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث پہنچے جس سے تم واقف نہ ہو (یا جس سے تم شناسا یا مانوس نہ ہو) تو تم لوگ یہ کہہ دو: اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

650 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَكَهِلِ الزُّبَيْرِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَصْرِيِّ اَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ قَالُوْا لِصُهَيْبٍ: يَا اَبَانَا، اِنَّ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ آبَائِهِمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

649- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 6163

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ (آلِ) الزُّبَيْرِ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

عمرو بن دینار' جو زبیر بن شعیب بصری کے وکیل ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں نے' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ہمارے ابا جان! ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے صاحبزادوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں:' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن دینار ہے' جو آل زبیر کا منشی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

651 - وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

652 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُوْلُ: "مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا كَذِبًا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَهُوَ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر' میرے حوالے سے کوئی جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے' اُسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے اور اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

653 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

653-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7599

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ بَيْنَ عَيْنَيْ جَهَنَّمَ " فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى اَصْحَابِهٖ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ نَزِيْدُ وَنَنْقُصُ، قَالَ: " لَيْسَ اَعْنِيكُمْ، اِنَّمَا اَعْنِي الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ مُتَحَدِّثًا يَطْلُبُ بِهٖ شَيْنَ الْاِسْلَامِ "، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ قُلْتَ بَيْنَ عَيْنَيْ جَهَنَّمَ، وَهَلْ لِجَهَنَّمَ عَيْنَانِ؟ قَالَ: " نَعَمْ، اَمَا سَمِعْتُمُ اللّٰهَ - تَعَالٰى - يَقُوْلُ " اِذَا رَاَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ " فَهَلْ تَرَاهُمْ اِلَّا بِعَيْنَيْنِ؟ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ، ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ الْعِجْلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ فِي رِوَايَةٍ، وَرَوَاهُ عَنِ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيْفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اُسے جہنم کی دونوں آنکھوں کے درمیان' اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہیے''

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بہت گراں گزری' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے' ہم سے کمی وبیشی ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مراد' تم لوگ نہیں ہو' میری مراد وہ شخص ہے' جو میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُس بات کو بیان کرنے کے ذریعے وہ اسلام کو رُسوا کرنا چاہتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کی دونوں آنکھوں کے درمیان' تو کیا جہنم کی دو آنکھیں بھی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''جب وہ دور سے اُنہیں دیکھے گی''

(نبی اکرم نے فرمایا:) تو وہ اُنہیں آنکھوں کے ذریعے ہی دیکھ سکتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی احوص بن حکیم ہے' اسے امام نسائی اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' عجلی نے' اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن سعید القطان نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے' احوص کے حوالے سے یہ روایت محمد بن فضل بن عطیہ نے نقل کی ہے' جو ایک ضعیف راوی ہے۔

654 - وَعَنْ اَبِيْ قِرْصَافَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حَدِّثُوْا عَنِّيْ بِمَا تَسْمَعُوْنَ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ اَوْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا قُلْتُ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِيْ جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيْهِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهٗ لَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمْ.

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے حوالے سے وہ چیز بیان کر دو! جو تم نے سنی ہو' کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا (یہاں شاید راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص میرے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان کرے' جو میری کہی ہوئی بات کے علاوہ ہو' تو

اُس کے لئے جہنم میں گھر بنا دیا جائے گا' جس میں وہ رہے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند ایسی ہے کہ میں نے کسی کو اس کے راویوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

655 _ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ لَيْسَ كَذِبٌ عَلَيَّ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ رِفَاعَةُ بْنُ الْهُرَيْرِ، ضَعَّفَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو! کیونکہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا' کسی اور (شخص) کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی رفاعہ بن ہریر ہے' جسے ابن حبان اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

656 _ وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَى نَبِيِّهِ أَوْ عَلَى عَيْنَيْهِ أَوْ عَلَى وَالِدَيْهِ لَمْ يَرُحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے نبی کے حوالے سے' یا اپنی آنکھوں کے حوالے سے' یا اپنے والدین کے حوالے سے جھوٹ بولتا ہے (یعنی جو شخص جھوٹی حدیث روایت کرتا ہے' یا جھوٹا خواب بیان کرتا ہے' یا اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

657 _ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَكْذِبُوا، عَلَيَّ إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ لَجَرِيءٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ، ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"میرے حوالے سے جھوٹ بیان نہ کرو! میرے حوالے سے جھوٹ بیان کرنے والا شخص (گناہ کے کام میں) جری ہوگا"۔

657-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط5607

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابو بلال اشعری ہے جسے امام دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

658 _ وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَیْمُوْنًا الْكُرْدِیَّ وَهُوَ عِنْدَ مَالِكِ بْنِ دِیْنَارٍ، فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ: مَا لِلشَّیْخِ لَا یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ، فَاِنَّ اَبَاكَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ _ وَسَمِعَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: كَانَ اَبِیْ لَا یُحَدِّثُنَا عَنِ النَّبِیِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ _ مَخَافَةَ اَنْ یَزِیْدَ اَوْ یَنْقُصَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ _ یَقُوْلُ: "مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ _ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ _.

❁❁ ابوخلدہ بیان کرتے ہیں: میں نے میمون کردی کو سنا: وہ اُس وقت مالک بن دینار کے پاس موجود تھے مالک بن دینار نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے کہ بزرگوار (یعنی آپ) اپنے والد کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے اور نبی اکرم ﷺ سے سماع کیا ہے تو میمون نے بتایا: میرے والد نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں کوئی حدیث بیان نہیں کرتے تھے اِس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ کوئی کمی یا بیشی نہ کر دیں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اُسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

659 _ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ: رَجُلٌ ادَّعَى اِلَى غَیْرِ اَبِیْهِ، وَرَجُلٌ كَذِبَ عَلَى نَبِیِّهٖ، وَرَجُلٌ كَذِبَ عَلَى عَیْنَیْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِیْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ، ضَعِیْفٌ، لَمْ یُوَثِّقْهُ اَحَدٌ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین آدمی جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے ایک وہ شخص جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور (کی اولاد ہونے) کا دعویٰ کرے ایک وہ شخص جو اپنے نبی کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کرے اور ایک وہ شخص جو اپنی آنکھوں کے حوالے سے جھوٹی بات (یعنی جھوٹا خواب) بیان کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اِس روایت کی سند میں ایک راوی عبد الرزاق بن عمر ہے یہ ضعیف ہے کسی نے بھی اسے ثقہ قرار نہیں دیا ہے۔

658-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط6213

659-اورده المؤلف فی كشف الاستار214

(بَابٌ فِيمَنْ كَذَّبَ بِمَا صَحَّ مِنَ الْحَدِيثِ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو کسی مستند حدیث کو جھٹلا دے

660 _ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَلَغَهُ عَنِّي حَدِيثٌ فَكَذَّبَ بِهِ فَقَدْ كَذَّبَ ثَلَاثَةً: اللهَ، وَرَسُولَهُ، وَالَّذِي حَدَّثَ بِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مَحْفُوظُ بْنُ مِسْوَرٍ، ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَرْحًا وَلَا تَعْدِيلًا.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو میرے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے اور وہ اُسے جھٹلا دے' تو اُس نے تین کو جھٹلا دیا' اللہ تعالیٰ کو' اُس کے رسول کو اور اس شخص کو جس نے وہ حدیث بیان کی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محفوظ بن مسور ہے' جس کا ذکر ابن ابو حاتم نے کیا ہے' اُنہوں نے اس کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی ہے۔

661 _ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَلَغَهُ عَنِ اللهِ فَضِيلَةٌ فَلَمْ يُصَدِّقْ بِهَا لَمْ يَنَلْهَا".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ بَزِيعٌ أَبُو الْخَلِيلِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص تک' اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کوئی فضیلت پہنچے اور وہ اُس کی تصدیق نہ کرے تو وہ اُس (فضیلت) تک نہیں پہنچ سکے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بزیع ابو خلیل ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ فِي الْكَلَامِ فِي الرُّوَاةِ)

باب: راویوں کے بارے میں کلام کرنا

662 _ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ: خَطَبَهُمْ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: حَتّٰى

660-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط7596

661-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده3403'اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5129'اورده المؤلف فی المقصد العلی 109

مَتَى تُرْعَوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ، هَتِّكُوهُ حَتَّى يَحْذَرَهُ النَّاسُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَإِسْنَادُ الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ حَسَنٌ، رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَاخْتُلِفَ فِي بَعْضِهِمُ اخْتِلَافًا لَا يَضُرُّ.

❁❁ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''تم لوگ کب تک فاجر کے ذکر کے حوالے سے پریشان رہو گے؟ تم اُس کا پردہ فاش کرو! تاکہ لوگ اُس سے بچ کے رہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے' معجم اوسط اور معجم صغیر کی سند حسن ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' اس کے بعض راویوں کے بارے میں ایسا اختلاف پایا جاتا ہے' جو نقصان دہ نہیں ہے۔

663 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِفَاسِقٍ غِيبَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْعَلَاءُ بْنُ بِشْرٍ، ضَعَّفَهُ الْأَزْدِيُّ.

❁❁ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''فاسق' کی غیبت نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی علاء بن بشر ہے' جسے ازدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

664 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَلَسَ عُمَرُ مَجْلِسًا كَانَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَجْلِسُهُ، تَمُرُّ عَلَيْهِ الْجَنَائِزُ، قَالَ: فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا خَيْرًا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: هَذَا كَانَ أَكْذَبَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ أَكْذَبَ النَّاسِ أَكْذَبُهُمْ عَلَى اللهِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ مَنْ كَذَبَ عَلَى رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ، ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی جگہ تشریف فرما تھے' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے' اُس جگہ جنازے پاس سے گزرا کرتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے' تو لوگوں نے کہا: یہ سب

662-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 418/19' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4372' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغير 215/1

663-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 418/19

664-اخرجه الامام احمد فی مسنده 54/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 230

سے بڑا جھوٹا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں' جو اپنے جسم میں موجود روح کے حوالے سے جھوٹ بولتے ہیں (یعنی جھوٹا خواب بیان کرتے ہیں)...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ولید شنی ہے' جسے امام نسائی اور یحییٰ القطان نے ضعیف قرار دیا ہے۔

665 _ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَقِيتُ سَلَمَةَ بْنَ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَنِي بِهِ، فَرَجَعَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُكَذِّبَ صَاحِبَكَ فَلَقِّنْهُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میری ملاقات سلمہ بن علقمہ سے ہوئی' اُنہوں نے مجھے یہ روایت بیان کی' پھر اُنہوں نے اس سے رجوع کیا' اور پھر بولے: جب تم یہ ارادہ کرو کہ اپنے ساتھی کی تکذیب کرو! تو اُس کو اِس کی تلقین کرو۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنْ بَعْضِ الْحَدِيثِ)

باب: کوئی حدیث (بیان کرنے سے) رُک جانا

666 _ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُكْثِرُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _؟ فَحَبَسَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى اسْتُشْهِدَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. قُلْتُ: هَذَا أَثَرٌ مُنْقَطِعٌ، وَإِبْرَاهِيمُ وُلِدَ سَنَةَ عِشْرِينَ، وَلَمْ يُدْرِكْ مِنْ حَيَاةِ عُمَرَ إِلَّا ثَلَاثَ سِنِينَ، وَابْنُ مَسْعُودٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ، وَلَا يَصِحُّ هَذَا عَنْ عُمَرَ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي بَابُ التَّثَبُّتِ عَنْ بَعْضِ الْحَدِيثِ.

❁❁ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث کیوں روایت کرتے ہیں:؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِن حضرات کو مدینہ منورہ میں روکے رکھا' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کرلیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

665-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده2637'اورده المؤلف فى المقصد العلى77

666-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط3449

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ "منقطع" روایت ہے' ابراہیم نامی راوی بیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے' انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کے صرف تین سال ملے تھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ میں رہے ہیں' تو یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے' میں یہ کہتا ہوں: بعض احادیث کے بارے میں' تحقیق کرنے سے متعلق باب' آگے آئے گا۔

(بَابُ مَعْرِفَةِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِصَحِيْحِهٖ وَضَعِيْفِهٖ)

باب: علم حدیث کے ماہرین کا صحیح اور ضعیف حدیث کی معرفت رکھنا

667 _ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ وَاَبِیْ اُسَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّیْ تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ، وَتَلِيْنُ لَهٗ اَشْعَارُكُمْ، وَاَبْشَارُكُمْ، وَتَرَوْنَ اَنَّهٗ مِّنْكُمْ قَرِيْبٌ _ فَاَنَا اَوْلَاكُمْ بِهٖ، وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّیْ تُنْكِرُهٗ قُلُوْبُكُمْ، وَتَنْفِرُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ، وَتَرَوْنَ اَنَّهٗ مِّنْكُمْ بَعِيْدٌ _ فَاَنَا اَبْعَدُكُمْ مِّنْهُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میرے حوالے سے کوئی حدیث سنو' جس سے تمہارے دل (یعنی ذہن) مانوس ہوں' جس کے لیے تمہارے بال اور تمہاری جلد نرم ہو جائے' اور تم یہ سمجھو کہ وہ بات تم سے قریب ہے' تو اُس بات کے حوالے سے میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں گا' اور جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث سنو' جسے تمہارے دل منکر قرار دیں' تمہارے بال اور تمہاری جلد اُس سے متنفر ہو' اور تم یہ سمجھو کہ یہ تم سے بعید ہے' تو اُس بات سے' میں تم سب سے زیادہ دور ہوں گا"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

668 _ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنِّیْ حَدِيْثًا، فَوَافَقَ الْحَقَّ _ فَاَنَا قُلْتُهٗ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ اَشْعَثُ بْنُ بَرَازٍ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهٗ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کی جائے' اور وہ حق کے مطابق ہو' تو وہ بات میں نے ہی کہی

667- اخرجه الامام احمد فی مسنده 3/497' اورده المؤلف فی زوائد المسند 221' اورده المؤلف فی کشف الاستار 187

668- اورده المؤلف فی کشف الاستار 188

ہوگی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن براز ہے میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(بَابُ طَلَبِ الْإِسْنَادِ مِمَّنْ أَرْسَلَ)

باب: جو شخص ''مرسل'' روایت بیان کرے اُس سے سند کا مطالبہ کرنا

669 _ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ: قَامَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَوْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ إِلَى الْحَسَنِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَحَادِيثَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَأَسْنِدْهَا لَنَا. فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ. فَقَالَ: حَدِيثُ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِي قِيَامِ السَّاعَةِ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَحَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ قُدَامَةَ _ وَكَانَ امْرَأً صِدْقٍ _ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ . قَالَ: فَقَامُوا وَقَالُوا: كِدْنَا نَغْلِبُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ هَكَذَا، وَفِي إِسْنَادِهِ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

❁❁ مبارک بن فضالہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ابراہیم بن اسماعیل حسن بصری کے سامنے کھڑے ہوئے اور بولے: اے ابوسعید! ہم نے آپ سے کئی ایسی احادیث سنی ہیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہیں آپ اُن کی سند ہمارے سامنے بیان کر دیں! حسن بصری نے فرمایا: تم جس (حدیث) کے بارے میں چاہو پوچھ لو! تو اُن صاحب نے کہا: قیامت قائم ہونے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث (کی سند آپ بیان کر دیں!) تو حسن بصری نے جواب دیا: یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے اور یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے اور یہ حدیث عبداللہ بن قدامہ نے جو ایک سچے آدمی تھے اُنہوں نے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مجھے بیان کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم اِس بزرگ (یعنی حسن بصری) پر غالب نہیں آسکتے ہیں۔

(بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ)

باب: علم کو تحریر کرنا

670 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

669۔اوردہ المؤلف فی کشف الاستار186

مَعْصُوبًا رَأْسُهُ، فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: " مَا هَذِهِ الْكُتُبُ الَّتِي يَبْلُغُنِي أَنَّكُمْ تَكْتُبُونَهَا، أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللهِ؟ يُوشِكُ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِكِتَابِهِ، فَيُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا: فَلَا يَتْرُكُ فِي وَرَقَةٍ وَلَا فِي قَلْبٍ مِنْهُ حَرْفًا إِلَّا ذَهَبَ بِهِ ". فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ الْمَجْلِسَ: فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ بِالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ؟ قَالَ: " مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهِ خَيْرًا أَبْقَى فِي قَلْبِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْوَاسِطِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَقَدْ وَثَّقَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے سر پر کپڑا باندھا ہوا تھا آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور ارشاد فرمایا:

"اُن تحریروں کا کیا معاملہ ہے؟ جن کے بارے میں مجھ تک یہ اطلاع پہنچی ہے کہ تم انہیں نوٹ کرتے ہو کیا اللہ کی کتاب کے ہمراہ کچھ نوٹ کیا جائے گا؟ عنقریب ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہوگا اور پھر اس کتاب کو رات کے وقت اُٹھا لیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ) کسی ورق میں' یا کسی دل میں اُس کا ایک حرف بھی نہیں چھوڑے گا' مگر یہ کہ اُسے اٹھالے گا"

حاضرین میں سے کسی نے کہا: یارسول اللہ! پھر مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا' اُس کے دل میں لا الٰہ الّا اللہ باقی رہنے دے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن میمون واسطی ہے اور وہ متروک ہے' حماد بن سلمہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

671 _ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا وَاتَّبَعُوهُ، وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بنی اسرائیل نے تحریر لکھی اور اس کی پیروی کرنے لگے انہوں نے "تورات" کو چھوڑ دیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عثمان بن ابوشیبہ ہے اور وہ ثقہ ہے' ایک سے زیادہ حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے

672 _ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ _ يَعْنِي الْخُدْرِيَّ _ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: " مَا هَذَا تَكْتُبُونَ؟ " فَقُلْنَا: مَا نَسْمَعُ مِنْكَ، فَقَالَ: " أَكِتَابٌ مَعَ

670-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط7514

671-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط5548

672-اخرجه الامام احمد في مسنده12/3' اورده المؤلف في زوائد المسند215

كِتَابِ اللهِ؟ اَمْحِضُوا كِتَابَ اللهِ وَأَخْلِصُوهُ". قَالَ: فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَاهُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ أَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ، فَقُلْنَا: أَيْ رَسُولَ اللهِ، نَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ: "نَعَمْ، تَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ". قَالَ: قُلْنَا: أَيْ رَسُولَ اللهِ، أَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: "نَعَمْ، تَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُونَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيهِمْ أَعْجَبَ مِنْهُ.

قُلْتُ: لَهُ حَدِيثٌ فِي الصَّحِيحِ بِغَيْرِ هَذَا السِّيَاقِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے وہ باتیں نوٹ کر رہے تھے' جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھیں' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ تم لوگ کیا نوٹ کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: وہ باتیں' جو ہم نے آپ سے سنی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ کی کتاب کے ہمراہ کچھ اور بھی نوٹ کیا جائے گا؟ تم لوگ صرف اللہ کی کتاب کو رہنے دو! راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے جو کچھ بھی نوٹ کیا ہوا تھا' وہ سب ہم نے ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس کو آگ کے ذریعے جلا دیا' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے حوالے سے احادیث روایت کر دیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم میرے حوالے سے حدیث روایت کر دیا کرو! اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم لوگ بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیا کرو! اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تم اُن کے حوالے سے جو بھی چیز نقل کرو گے اُن کے درمیان اُس سے زیادہ عجیب چیز موجود ہو گی۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: "صحیح" میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے' لیکن وہ اِس سیاق کے بغیر ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

673 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَكْتُبُوا عَنِّي إِلَّا الْقُرْآنَ، فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

673-اورده المؤلف فی کشف الاستار 194

''میرے حوالے سے صرف قرآن نوٹ کرو! جس نے میرے حوالے سے قرآن کے علاوہ کچھ اور نوٹ کیا ہو وہ اُس تحریر کو مٹا دے! بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دو! اس میں کوئی حرج نہیں ہے''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

674 _ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوسَى قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ اَبِيْ كِتَابًا، فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ فِيْهِ كِتَابَ اللهِ لَاَحْرَقْتُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمِرْكَنٍ اَوْ بِاِجَّانَةٍ، فَغَسَلَهَا ثُمَّ قَالَ: ع عَنِّيْ مَا سَمِعْتَ مِنِّيْ، وَلَا تَكْتُبْ عَنِّيْ: فَاِنِّيْ لَمْ اَكْتُبْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كِتَابًا، كِدْتَ اَنْ تُهْلِكَ اَبَاكَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهٖ، اِلَّا اَنَّ الْبَزَّارَ قَالَ: احْفَظْ كَمَا حَفِظْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ،

❁❁ حضرت ابو بردہ بن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے حوالے سے کچھ باتیں نوٹ کیں' تو انہوں نے فرمایا: اگر اس میں اللہ کی کتاب کی آیات نہ ہوتیں' تو میں نے اِس کو جلا دینا تھا' پھر اُنہوں نے ایک ٹب یا بڑا برتن منگوایا اور اُس تحریر کو دھو دیا' پھر انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے جو کچھ بھی سنتے ہو' اُسے ذہن میں محفوظ رکھو! لیکن میرے حوالے سے کوئی چیز نوٹ نہ کرو! کیونکہ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی تحریر نوٹ نہیں کی ہے (اگر تم نے میرے حوالے سے کچھ نوٹ کیا) تو قریب ہے (یعنی اس بات کا امکان موجود ہے) کہ تم اپنے باپ کو ہلاکت کا شکار کر دو گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اسی طرح یاد رکھو! جس طرح ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے باتیں یاد رکھی ہیں''۔

اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

675 _ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ اَيْضًا قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِيْ حَدِيْثًا كَتَبْتُهُ فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قُلْتُ: اِنِّيْ اَكْتُبُ مَا اَسْمَعُ مِنْكَ، قَالَ: فَاْتِنِيْ بِهٖ، فَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ، هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَزِيْدَ اَوْ يَنْقُصَ،

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهٰذِهِ الطَّرِيْقُ فِيْهَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ، ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُهُمَا،

❁❁ ابو بردہ سے ہی یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب میں اپنے والد سے کوئی حدیث سنتا تھا' تو اسے نوٹ کر لیا کرتا تھا' ایک مرتبہ انہوں نے دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم کیا کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں آپ سے جو روایت سنتا ہوں' اسے نوٹ کر لیتا ہوں' اُنہوں نے فرمایا: وہ (تحریر) میرے پاس لے کر آؤ! میں نے اُن کے سامنے وہ تحریر

674-اورده المؤلف فی کشف الاستار 195

675-اورده المؤلف فی کشف الاستار 197

پڑھی' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ سے اِسی طرح سنا ہے' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اِس میں کوئی اضافہ یا کمی نہ ہوگئی ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی خالد بن نافع ہے' جسے امام نسائی' امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

676 _ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا كَانَ اَحَدٌ اَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مِنِّى، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بِيَدِهٖ وَيَعِيهِ بِقَلْبِهٖ، وَكُنْتُ اَعِيهِ بِقَلْبِیْ وَلَا اَكْتُبُ بِيَدِیْ، وَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِی الْكِتَابَةِ عَنْهُ فَاَذِنَ لَهٗ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِی الصَّحِيْحِ بَعْضُهٗ بِغَيْرِ سِيَاقِهٖ، خَلَا اسْتِئْذَانِهٖ فِی الْكِتَابَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَابْنُ اِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ، وَعَمْرٌو فِيْهِ كَلَامٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا مجھ سے زیادہ عالم' اور کوئی نہیں تھا' البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ حدیث کو اپنے ہاتھ کے ذریعے نوٹ کرتے تھے' اور دل میں محفوظ بھی کرتے تھے' جبکہ میں دل میں اُس کو محفوظ کر لیتا تھا' لیکن ہاتھ کے ذریعے نوٹ نہیں کرتا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث نوٹ کرنے کی اجازت مانگی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دیدی تھی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے "صحیح" میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے' جو اس سیاق کے علاوہ ہے اور اس میں تحریر کی اجازت مانگنے اور دیگر امور کا تذکرہ نہیں ہے' یہ روایت ابن اسحاق نے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے' ابن اسحاق' تدلیس کرنے والا شخص ہے جبکہ عمرو کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

677 _ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " تَحَدَّثُوْا، وَلْيَتَبَوَّاْ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مَقْعَدَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ ". قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا؟ قَالَ: " اكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ مُدْرِكٍ، رَوٰى عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَعَنْهُ بَقِيَّةُ وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهٗ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حدیث روایت کرو! لیکن جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' اُسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ سے کچھ باتیں سنتے ہیں' کیا ہم انہیں نوٹ کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نوٹ کر لیا کرو! اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابومدرک ہے' جس نے رفاعہ بن رافع سے

676- اوردہ المؤلف فی زوائد المسند214

روایت نقل کی ہے' جبکہ اُس سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

678 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَنَا مَعَهُمْ، وَأَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ". فَلَمَّا خَرَجَ الْقَوْمُ قُلْتُ: كَيْفَ تُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَقَدْ سَمِعْتُمْ مَا قَالَ وَأَنْتُمْ تَنْهَمِكُونَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَضَحِكُوا فَقَالُوا: يَا ابْنَ أَخِينَا، إِنَّ كُلَّ مَا سَمِعْنَا مِنْهُ عِنْدَنَا فِي كِتَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب موجود تھے' اُن کے ساتھ میں بھی تھا اور میں اُن میں سب سے کم عمر تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر' میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے' جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' تو میں نے کہا: آپ لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث کیسے روایت کریں گے؟ جبکہ آپ حضرات نے وہ بات سن لی ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرنے کا انجام کیا ہوگا؟) تو اب آپ حضرات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث روایت کرنے سے رُک جائیں گے' تو وہ لوگ ہنس پڑے اور بولے: اے ہمارے بھتیجے! ہم نے نبی اکرم ﷺ سے جو بھی سنا ہے' وہ ہمارے پاس تحریری طور پر موجود ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ ہے اور وہ راوی متروک الحدیث ہے۔

679 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَيِّدُ الْعِلْمَ؟ قَالَ: " نَعَمْ ". قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيدُهُ؟ قَالَ: " الْكِتَابَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ: ثِقَةٌ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں علم کو قید کرلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اُس کو قید کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تحریر کر لینا۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر اور مجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن مؤمل ہے' جسے یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ' لیکن قلیل الحدیث ہے' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہوتی ہیں۔

679- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 5056

680 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَيِّدِ الْعِلْمَ " قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيدُهُ؟ قَالَ: " الْكِتَابَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ فِيْهِ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَرَاهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کو قید کرلو! میں نے عرض کی: اُس کو قید کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لکھ لینا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اُس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن مؤمل ہے جس کے بارے میں کلام اس سے پہلے والی حدیث میں گزر چکا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔

681 _ وَعَنْ ثُمَامَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا أَنَسٌ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ ثمامہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا: علم کو لکھ کر قید کرلو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

682 _ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْءَ الْحِفْظِ، فَقَالَ: " اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَيْفٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حافظے کی خرابی کی شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے مدد حاصل کرو (یعنی بات کو نوٹ کرلیا کرو)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اُس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن سیف ہے اور وہ ضعیف ہے۔

683 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ سُوْءَ الْحِفْظِ، فَقَالَ: " اسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلَى حِفْظِكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ الْخَصِيْبُ بْنُ جَحْدَرٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حافظے کی خرابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنے کے لئے تم دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کرو! (یعنی بات کو نوٹ کرلیا کرو)۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اُس کی سند میں ایک راوی خصیب بن جحدر ہے اور وہ کذاب ہے۔

680-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط848

682-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط2825

683-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط801

(بَابُ عَرْضِ الْكِتَابِ بَعْدَ إِمْلَائِهِ)

باب: املاء کے بعد تحریر پیش کرنا (یعنی جس نے املاء کروائی تھی اُسے پڑھ کر سنانا)

684 _ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَخَذَتْهُ بُرَحَاءُ شَدِيدَةٌ، وَعَرِقَ عَرَقًا شَدِيدًا مِثْلَ الْجُمَانِ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَكُنْتُ أُدْخِلُ عَلَيْهِ بِقِطْعَةِ الْكَتِفِ أَوْ كِسْرَةٍ، فَأَكْتُبُ وَهُوَ يُمْلِي عَلَيَّ، فَمَا أَفْرُغُ حَتَّى تَكَادَ رِجْلِي تَنْكَسِرُ مِنْ ثِقَلِ الْقُرْآنِ حَتَّى أَقُولَ: لَا أَمْشِي عَلَى رِجْلِي أَبَدًا، فَإِذَا فَرَغْتُ قَالَ: " اقْرَأْ "، فَأَقْرَأُهُ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ سَقْطٌ أَقَامَهُ، ثُمَّ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى النَّاسِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي، فَهُوَ وِجَادَةٌ.

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لئے وحی کی کتابت کیا کرتا تھا' جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کو شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور آپ کو بہت سا پسینہ آتا تھا' جو موتیوں کی طرح کا ہوتا تھا' جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوتی تھی' تو میں (جانور کے) کندھے' یا کسی اور چیز کا ٹکڑا لے کر آتا تھا' اور اُس وحی کو نوٹ کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ مجھے املاء کرواتے تھے (ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کا زانوں' میرے زانوں پر تھا) وہ تحریر پوری ہونے سے پہلے قرآن کے وزن کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میری ٹانگ ٹوٹ جائے گی' یہاں تک کہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب میں اس ٹانگ پر کبھی نہیں چل سکوں گا' جب میں فارغ ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: پڑھ کر سناؤ! میں آپ کو پڑھ کر سناتا تھا' اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تھی' تو آپ ﷺ ٹھیک کروا دیتے تھے' پھر میں وہ لے کر لوگوں کی طرف چلا جاتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' تاہم اس کی سند میں یہ تحریر ہے: میں نے اپنے ماموں کی تحریر میں یہ بات پائی' تو یہ "وجادہ" کے طور پر روایت ہوگی۔

(بَابُ عَرْضِ الْكِتَابِ عَلَى مَنْ أُمِرَ بِهِ)

باب: جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو' اُس کے سامنے تحریر پیش کرنا

685 _ عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُتِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ: " أَجِبْ هَؤُلَاءِ "، فَأَخَذَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَرْقَمِ فَكَتَبَهُ ثُمَّ جَاءَ بِالْكِتَابِ يَعْرِضُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " أَحْسَنْتَ "، فَمَا زَالَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي حَتَّى وُلِّيتُ، فَجَعَلْتُهُ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ، قَالَ فِي الْمِيزَانِ: حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ.

684-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط1913

685-اورده المؤلف فی كشف الاستار185

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مکتوب آیا' تو آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُن لوگوں کو جواب دو! حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے وہ مکتوب لے کر اس کا جواب تحریر کیا' پھر وہ اُس تحریر کو لے کر آئے' تاکہ وہ تحریر نبی اکرم ﷺ کو پڑھ کر سنائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کام کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ واقعہ میرے ذہن میں رہا' یہاں تک کہ جب میں خلیفہ بنا' تو میں نے اُنہیں (یعنی حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو) بیت المال کا نگران مقرر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن صدقہ فدکی ہے' مصنف نے ''میزان'' (یعنی ''میزان الاعتدال'') میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے۔

(بَابٌ فِيْ كُتَّابِ الْوَحْيِ)

باب: کاتبینِ وحی کا بیان

686 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْتَبَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْاَرْقَمِ، فَكَانَ يَكْتُبُ اِلَى الْمُلُوْكِ، فَبَلَغَ مِنْ اَمَانَتِهِ عِنْدَهُ اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ اِلَى بَعْضِ الْمُلُوْكِ، فَيَكْتُبُ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهِ اَنْ يُطَيِّنَهُ، ثُمَّ يَخْتِمُهُ، لَا يَقْرَاُ لِاَمَانَتِهِ عِنْدَهُ، وَاسْتَكْتَبَ اَيْضًا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَكَانَ يَكْتُبُ (الْوَحْيَ)، وَيَكْتُبُ اِلَى الْمُلُوْكِ اَيْضًا، فَكَانَ اِذَا غَابَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْاَرْقَمِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاحْتَاجَ اَنْ يَكْتُبَ (اِلَى بَعْضِ اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ وَالْمُلُوْكِ، وَيَكْتُبُ) الْاِنْسَانِ كِتَابًا يُقْطِعُهُ - اَمَرَ مَنْ حَضَرَ اَنْ يَكْتُبَ، وَقَدْ كَتَبَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ قَدْ سُمِّيَ مِنَ الْعَرَبِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَاَبُوْ حَاتِمٍ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے تحریر لکھوایا کرتے تھے' بادشاہوں کی طرف بھیجے جانے والے خطوط وہ لکھ کر دیتے تھے' نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وہ اتنے قابل اعتماد شمار ہوتے تھے' کہ بعض بادشاہوں کو خط اُنہوں نے ازخود لکھ دیئے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اُس کی سیاہی کو پختہ کر کے اُس پر مہر لگا دی جائے' نبی اکرم ﷺ نے اُس کو پڑھا نہیں' کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک قابل اعتماد تھے' اسی طرح نبی اکرم ﷺ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی کتابت کرواتے تھے' وہ وحی بھی نوٹ کرتے تھے اور بادشاہوں کی طرف مکتوب بھی تحریر کرتے تھے' جب بھی حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ غیر موجود ہوتے' اور نبی اکرم ﷺ کو (لشکروں کے کسی امیر یا کسی بادشاہ کی طرف) کوئی تحریر بھجوانے کی ضرورت پیش آتی' تو آپ موجود افراد میں سے کسی کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ تحریر

686- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 47 48

کردے۔

حضرت عمر بن خطاب' حضرت عثمان بن عفان' حضرت علی بن ابو طالب' حضرت زید بن ثابت' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت معاویہ بن ابوسفیان' حضرت خالد بن سعید بن العاص اور دیگر حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے لیے کتابت کے فرائض سرانجام دیے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) اُنہوں نے اُن دیگر افراد کے نام بیان کیے تھے' جن کا تعلق عربوں سے ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلمہ بن فضل ابرش ہے' جسے امام بخاری' ابن مدینی اور ابوزرعہ نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ بن معین اور ابوحاتم نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(بَابٌ فِي الْخَبَرِ وَالْمُعَايَنَةِ)

باب: خبر (یعنی اطلاع ملنے) اور معائنہ (یعنی براہِ راست خود دیکھنے) کا بیان

687 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ، فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ، فَانْكَسَرَتْ،

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبر' معائنہ کی طرح نہیں ہوتی (یعنی سنی ہوئی اطلاع' بذاتِ خود مشاہدہ کرنے کی مانند نہیں ہوتی' اِس کی مثال یہ ہے:) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ خبر دی کہ اُن کی قوم کے افراد نے بچھڑے (کی پوجا شروع کردی ہے) تو انہوں نے ''الواح'' (جن میں تورات تحریر تھی) اُن کو ایک طرف نہیں رکھا' لیکن جب اُنہوں نے اپنی قوم کے طرزِ عمل کا مشاہدہ کیا' تو ''الواح'' کو ایک طرف رکھا اور وہ ٹوٹ گئیں۔

یہ روایت امام احمد نے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ابن حبان نے اِسے صحیح قرار دیا ہے۔

688 _ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ،

687-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير1245' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط25' اخرجه الامام احمد فی مسنده1/721' اورده المؤلف فی زوائد المسند224' اورده المؤلف فی كشف الاستار200

688-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط6943

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبر معائنہ کی طرح نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابٌ فِي الْأَمْرِ يَشْهَدُهُ أَرْبَعُونَ)

باب: جس معاملے کے بارے میں چالیس افراد گواہی دیدیں

689 _ عَنْ أُسَامَةَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " إِذَا شَهِدَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ _ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا فَصَاعِدًا _ أَجَازَ اللهُ شَهَادَتَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَقَالَ فِيهِ أَوْ قَالَ: " صَدَّقَ اللهُ شَهَادَاتِهِمْ "، وَفِيهِ صَالِحُ بْنُ هِلَالٍ، وَهُوَ مَجْهُولٌ عَلَى قَاعِدَةِ ابْنِ أَبِي حَاتِمٍ.

حضرت اسامہ ہذلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب ایک اُمت' جو چالیس' یا اُس سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو' وہ کسی بات کی گواہی دیدے' تو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی گواہی کو قبول فرمالیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اُن کی گواہی کی تصدیق کردیتا ہے''

اِس کی سند میں ایک راوی صالح بن ہلال ہے اور ابن ابوحاتم کے قاعدے کے مطابق' وہ مجہول ہے۔

(بَابُ لَا تَضُرُّ الْجَهَالَةُ بِالصَّحَابَةِ لِأَنَّهُمْ عُدُولٌ)

باب: صحابہ کرام (میں سے کسی صحابی) کے بارے میں عدم واقفیت نقصان نہیں پہنچاتی ہے' کیونکہ صحابہ کرام' عادل ہیں

690 _ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ: وَاللهِ مَا كُلُّ مَا نُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ سَمِعْنَاهُ مِنْهُ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ يَكْذِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حمید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم لوگ (یعنی صحابہ کرام) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' تم لوگوں کو' جو کچھ بھی بیان کریں گے' وہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سنا

689-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط2704

ہوگا' کیونکہ ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے ساتھ بھی جھوٹ نہیں بولتا ہے (یا کسی اور کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتا ہے' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات کیسے منسوب کرسکتا ہے؟)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

691 _ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا كُلُّ الْحَدِيْثِ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _، كَانَ يُحَدِّثُنَا أَصْحَابُهُ عَنْهُ، كَانَتْ تَشْغَلُنَا عَنْهُ رَعِيَّةُ الْإِبِلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر حدیث ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی نہیں سنی ہوئی ہے' آپ ﷺ کے اصحاب' آپ ﷺ کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کردیا کرتے تھے' کیونکہ ہم اُونٹوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے مصروف رہتے تھے۔

روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابٌ فِيمَنْ حَدَّثَ حَدِيْثًا كَذَبَ فِيْهِ غَيْرُهُ)

باب: جو شخص کوئی ایسی بات بیان کرے' جس میں جھوٹ کسی اور نے بولا ہو

692 _ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ حَدِيْثًا كَمَا سَمِعَ، فَإِنْ كَانَ بِرًّا وَصِدْقًا فَلَكَ (وَلَهُ)، وَإِنْ كَانَ كَذِبًا فَعَلَى مَنْ بَدَأَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں::

''جو شخص بات کو اُسی طرح بیان کردے' جس طرح اُس نے سنی تھی' تو اگر وہ بات نیکی اور سچائی والی ہوئی' تو تمہیں بھی اور اُس کو بھی) اُس کا اجر ملے گا اور اگر وہ (بات) جھوٹ ہوئی' تو اُس کا وبال' اُس شخص پر ہوگا' جس نے اُس کا آغاز کیا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن زبیر ہے اور وہ کذاب ہے۔

(بَابُ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ بِالْمَعْنَى)

باب: حدیث کا مفہوم روایت کرنا

693 _ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْنَا

691-اخرجه الامام احمد فی مسنده 283/4' اورده المؤلف فی زوائد المسند 223

692-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7961

693-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 6491

النَّبِيَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقُلْنَا لَهُ: بِآبَائِنَا (أَنْتَ) وَأُمَّهَاتِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ، فَلَا نَقْدِرُ أَنْ نُؤَدِّيَهُ كَمَا سَمِعْنَا, قَالَ: " إِذَا لَمْ تُحِلُّوا حَرَامًا، وَلَمْ تُحَرِّمُوا حَلَالًا، وَأَصَبْتُمُ الْمَعْنَى _ فَلَا بَأْسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ يَعْقُوبَ وَلَا أَبَاهُ.

❀❀ یعقوب بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یارسول اللہ! ہم آپ سے کوئی حدیث سنتے ہیں لیکن اِس بات کی قدرت نہیں رکھتے کہ اُس کو بعینہ اُسی طرح بیان کریں جس طرح ہم نے سنی تھی (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) روایت کا مفہوم نقل کرتے ہوئے اگر تم لوگ کسی حرام چیز کو حلال نہیں کر دیتے اور حلال چیز کو حرام قرار نہیں کر دیتے اور مفہوم درست بیان کرتے ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے یعقوب کا یا اُس کے والد کا ذکر کیا ہو۔

(بَابٌ فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ)

باب: ناسخ اور منسوخ کا بیان

694 _ عَنْ شَدَّادٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِيْهِ الشِّدَّةُ، ثُمَّ يَخْرُجُ عَلَى قَوْمِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يُرَخِّصُ فِيْهِ بَعْدُ، فَلَمْ يَسْمَعْهُ أَبُو ذَرٍّ، فَيَتَعَلَّقُ أَبُو ذَرٍّ بِالْأَمْرِ الشَّدِيْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ, رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

❀❀ شداد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی حدیث سنی جس میں کسی حکم میں سختی تھی پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور اُنہیں (اس حدیث کے حوالے سے) دعوت دیتے رہے اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اُس مسئلے کے بارے میں رخصت دیدی لیکن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے وہ رخصت نہیں سنی تو وہ اُس شدت والے حکم کے پابند رہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

695 _ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَاصٍّ، فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا

694-اخرجه الامام احمد فی مسنده125/4' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر7166' اورده المؤلف فی زوائد المسند219

النَّاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ؟ قَالَ: وَمَا النَّاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ؟ قَالَ: فَمَا تَدْرِي مَا النَّاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو رَاشِدٍ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا گزر ایک عوامی خطیب کے پاس سے ہوا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے پاؤں مارا اور بولے: کیا تم ناسخ اور منسوخ کے درمیان فرق سے واقف ہو؟ اُس نے دریافت کیا: ناسخ اور منسوخ کیا ہوتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ناسخ اور منسوخ کیا ہوتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار ہوئے اور تم نے (دوسروں کو بھی) ہلاکت کا شکار کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوراشد مولیٰ بنو عامر ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(بَابُ الْأَدَبِ مَعَ الْحَدِيثِ)

باب: حدیث کا احترام کرنا

696 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَتَاهُ عَنِّي حَدِيثٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ فِي أَرِيكَتِهِ، فَيَقُولُ: اتْلُ عَلَيَّ بِهِ قُرْآنًا، مَا جَاءَكُمْ عَنِّي مِنْ خَيْرٍ قُلْتُهُ أَوْلَمْ أَقُلْهُ فَأَنَا أَقُولُهُ، وَمَا أَتَاكُمْ مِنْ شَرٍّ فَإِنِّي لَا أَقُولُ الشَّرَّ.

قُلْتُ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالْبَزَّارِ، وَفِيهِ أَبُو مَعْشَرٍ نَجِيحٌ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ، وَقَدْ وُثِّقَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اُس کے پاس میرے حوالے سے کوئی حدیث آئے اور وہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے: اس کی بجائے میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میرے حوالے سے بھلائی کی' جو بھی بات تم تک پہنچتی ہے' خواہ وہ میں نے کہی ہو' یا میں نے نہ کہی ہو) تم یہی سمجھنا ہے کہ میں نے وہ کہی ہے' اور تمہارے پاس جو بری بات آتی ہے' تو میں بری بات نہیں کرتا ہوں''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں یہ روایت امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ یہ مکمل روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابومعشر نجیح ہے' جس کو امام احمد اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے'

695- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير10603

696- اورده المؤلف في زوائد المسند222' اورده المؤلف في كشف الاستار126

ویسے اس کی توثیق بھی کی گئی ہے۔

697 ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَسَى اَنْ يُكَذِّبَنِي رَجُلٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى اَرِيْكَتِهِ، يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي فَيَقُوْلُ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ دَعْ هٰذَا، وَهَاتِ مَا فِي الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص مجھے جھٹلائے گا' وہ اپنے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہوگا' میرے حوالے سے کوئی حدیث اُس تک پہنچے گی' تو وہ یہ کہے گا: اللہ کے رسول نے جو فرمایا ہے' تم اسے چھوڑو! اور وہ چیز پیش کرو! جو قرآن میں ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن ابان رقاشی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

698 ـ وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسِ قَوْمِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ وَبَعْضُهُمْ يُقْبِلُ عَلَى بَعْضٍ يَتَحَدَّثُوْنَ، فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهِمْ، اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ عَمَّا رَاَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَبَعْضُهُمْ يُقْبِلُ عَلَى بَعْضٍ، اَمَا وَاللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَيْكُمْ اَبَدًا. قُلْتُ لَهُ: اَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: اَذْهَبُ فَاُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قُلْتُ: مَالَكَ جِهَادٌ، وَمَا تَسْتَمْسِكُ عَلَى الْفَرَسِ، وَمَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَضْرِبَ بِالسَّيْفِ، وَمَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَطْعَنَ بِالرُّمْحِ. قَالَ: يَا اَبَا حَازِمٍ، اَذْهَبُ فَاَكُوْنُ فِي الصَّفِّ، فَيَاْتِيْنِيْ سَهْمٌ عَائِرٌ اَوْ حَجَرٌ، فَيَرْزُقُنِي اللّٰهُ الشَّهَادَةَ (قَالَ: فَذَهَبَ لَعَمْرِيْ فَمَا رَجَعَ اِلَّا مَظْعُوْنًا).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

ابوحازم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ وہ اپنی قوم کے افراد کی محفل میں موجود تھے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کر رہے تھے' اسی دوران وہ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں بات چیت کرنے لگے' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: تم اِن لوگوں کو دیکھو! میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں' وہ چیز جو میری آنکھوں نے دیکھی اور میرے کانوں نے سنی ہے' اور یہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں' اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کے درمیان سے نکل جاؤں گا اور کبھی تمہاری طرف واپس نہیں آؤں گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: آپ کہاں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں جا کر اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لوں گا' میں

697-اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 1807' اوردہ المؤلف فی المقصد العلی 67

698-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 5656

نے کہا: آپ جہاد میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں جبکہ آپ نہ تو گھوڑے پر جم کر بیٹھ سکتے ہیں نہ ہی تلوار کے ذریعے حملہ کر سکتے ہیں نہ ہی نیزے کے ذریعے حملہ کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے ابوحازم! میں جا کر صف میں شامل ہو جاؤں گا اور پھر کوئی انجان تیر یا پتھر مجھے لگے گا اور اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کر دے گا' راوی کہتے ہیں: وہ چلے گئے' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! وہ اُس وقت واپس آئے' جب زخمی ہو چکے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالحمید بن سلیمان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

699 _ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، أَذِّنْ فِي النَّاسِ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ". ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِالْهَاجِرَةِ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: " مَا أُحِلُّ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ بِغَيْرِ حَقِّهَا، عَسَى الرَّجُلُ مِنْكُمْ يَقُولُ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ: مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ _ عَزَّ وَجَلَّ _ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، أَلَا وَإِنِّي أُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ بِغَيْرِ حَقِّهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ طَرَفًا مِنْهُ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''اے خالد! لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ اکٹھے ہو جائیں! اور جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے دوپہر کی نماز پڑھائی پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں ذمیوں کے اموال کو ناحق طور پر حاصل کرنے کو حلال قرار نہیں دیتا ہوں' عنقریب ایسا ہوگا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: جس چیز کو ہم اللہ کی کتاب میں حلال پائیں گے' اُسے حلال قرار دیں گے اور جسے حرام پائیں گے' اُسے حرام قرار دیں گے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! میں ذمیوں کے اموال کو ناحق طور پر حاصل کرنے کو تم پر حرام کر دیتا ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کا ایک حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ فِي الْمُعْضِلَاتِ وَالْمُشْكِلَاتِ)

باب: پیچیدہ اور مشکل مسائل کا بیان

700 _ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: كُلُّ مُشْكِلٍ حَرَامٌ، وَلَيْسَ فِي الدِّينِ إِشْكَالٌ.

699-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير3829

700-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير1259

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مشکل' حرام ہے اور دین میں اشکال نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

701 _ وَعَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " سَيَكُونُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَتَعَاطَوْنَ فِقْهَهَا وَهُوَ عَضَلُ الْمَسَائِلِ، أُولَئِكَ شِرَارُ أُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میں' عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے' جو ایک دوسرے کو فقہ کی تعلیم دیں گے اور وہ صرف پیچیدہ مسائل کا نام ہوگا' وہ لوگ میری اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یزید بن ربیع ہے اور وہ متروک ہے۔

702 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " لَوَدِدْتُ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ نَجْرَانَ حِجَابًا مِنْ شِدَّةِ مَا كَانُوا يُجَادِلُونَهُ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری یہ خواہش ہے کہ کاش میرے اور اہل نجران کے درمیان کوئی حجاب ہوتا''۔

(شاید راوی یہ کہتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ بحث بہت زیادہ کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے۔

(بَابُ السُّؤَالِ عَمَّا يُشَكُّ فِيهِ)

باب: جس چیز کے بارے میں شک ہو' اُس کے بارے میں سوال کرنا

703 _ عَنِ الْمِقْدَادِ _ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ _ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْكَ شَكَكْتُ فِيهِ، قَالَ: " إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْأَمْرِ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ"، قَالَ: قَوْلُكَ فِي أَزْوَاجِكَ: " إِنِّي لَا

701-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير1431

702-اورده المؤلف فى كشف الاستار171

أَرْجُو لَهُنَّ مِنْ بَعْدِي الصِّدِّيقِينَ". قَالَ: "وَمَنْ تَعُدُّونَ الصِّدِّيقِينَ؟". فَقُلْنَا: أَوْلَادُنَا الَّذِينَ يَهْلِكُونَ صِغَارًا؟ قَالَ: "لَا، الصِّدِّيقُونَ هُمُ الْمُتَصَدِّقُونَ" ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ، إِلَّا أَنَّ قُرَيْبَةَ. قَالَ الذَّهَبِيُّ: تَفَرَّدَ عَنْهَا ابْنُ أَخِيهَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ فِي هٰذَا الْمَعْنَى فِي بَابِ السُّؤَالِ عَنِ الْفِقْهِ.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی: ایک چیز جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی ہے اُس کے بارے میں مجھے شک ہو جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی معاملے کے بارے میں تم میں سے کسی ایک کو شک ہو جائے تو اُسے اس معاملے کے بارے میں مجھ سے پوچھ لینا چاہیے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے بعد مجھے اِن کے بارے میں صدیقین کی امید نہیں ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ صدیقین کسے شمار کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہماری اولاد جو کمسنی میں فوت ہو گئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! صدیقین سے مراد صدقہ کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام رجال ثقہ ہیں البتہ قریبہ نامی خاتون کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں: اِس خاتون کا بھتیجا موسیٰ بن یعقوب زمعی اُس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِس موضوع سے متعلق احادیث فقہ کے بارے میں سوال کرنے سے متعلق باب میں آئیں گی۔

(بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ)

باب: (مذہبی امور کے بارے میں غیر ضروری) بحث کرنے کے بارے میں جو منقول ہے

704 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالُوا: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمًا وَنَحْنُ نَتَمَارَى فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدِّينِ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ، ثُمَّ انْتَهَرَنَا فَقَالَ: "مَهْلًا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا، ذَرُوا الْمِرَاءَ لِقِلَّةِ خَيْرِهِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمَارِي، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمُمَارِيَ قَدْ تَمَّتْ خَسَارَتُهُ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَكَفَى إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمُمَارِيَ لَا أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَأَنَا زَعِيمٌ بِثَلَاثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ: فِي رِبَاضِهَا، وَأَوْسَطِهَا، وَأَعْلَاهَا - لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ

704- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 261/20 اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7659

أَوَّلَ مَا نَهَانِي عَنْهُ رَبِّي بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ الْمِرَاءِ (وَشُرْبُ الْخَمْرِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِالتَّحْرِيشِ، وَهُوَ الْمُرَائِي، ذَرُوا الْمِرَاءَ) فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا السَّوَادُ الْأَعْظَمُ؟ قَالَ: "مَنْ كَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي، مَنْ لَمْ يُمَارِ فِي دِينِ اللّٰهِ وَلَمْ يُكَفِّرْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ بِذَنْبٍ غُفِرَ لَهُ". ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: "الَّذِينَ يَصْلُحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَلَا يُمَارُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ، وَلَا يُكَفِّرُونَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ بِذَنْبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ حضرات بیان کرتے ہیں:

''ایک دن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت کسی دینی معاملے کے بارے میں بحث کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آ گئے' آپ اِس طرح پہلے کبھی غصے میں نہیں آئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! تم لوگ باز آ جاؤ! تم سے پہلے کے لوگ اِس (بحث) کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' بحث کو ترک کر دو! کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ مؤمن بحث نہیں کرتا ہے' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ بحث کرنے والے کا خسارہ مکمل ہو جاتا ہے' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ گناہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے' کہ تم مسلسل بحث کرتے رہو' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ بحث کرنے والے کی قیامت کے دن' میں شفاعت نہیں کروں گا' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ میں جنت میں تین گھروں کا ضامن ہوں' اُس کے اطراف کے حصے میں' اس کے درمیان میں' اور اُس کے بالائی حصے میں (موجود گھروں کا اُس شخص کے لئے' میں ضامن ہوں) جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دے' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ بتوں کی عبادت کے بعد' اللہ تعالیٰ نے جس پہلی چیز سے مجھے منع کیا' وہ بحث اور شراب نوشی ہے' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ شیطان اِس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے' لیکن وہ تمہارے درمیان اختلافات سے بھی راضی ہو جائے گا' بحث کو چھوڑ دو! کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے' اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے' سوادِ اعظم کے علاوہ' وہ سب گمراہی پر تھے * لوگوں نے

---

* یہاں پہ مطبوعہ نسخے میں بھی یہ الفاظ اسی طرح ہیں' لیکن شاید نسخہ نقل کرنے والے نے سہو کی وجہ سے درمیان کے کچھ کلمات چھوڑ دیئے ہیں' کیونکہ اس سے پہلے عیسائیوں کے مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کا ذکر ہے' اصل روایت میں یوں ہونا چاہئے کہ عیسائیوں کے بعد نبی اکرم نے اس بات کا ذکر کیا ہو کہ آپ کی امت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں سے ایک گروہ کے علاوہ باقی سب جہنمی ہوں گے' اس ایک گروہ کے بارے میں صحابہ کرام نے نبی اکرم سے دریافت کیا ہوگا' جس کے جواب میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا: کہ (وہ گروہ ان تعلیمات کا پیروکار ہوگا) جس پر میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں' جیسا کہ دیگر احادیث کا مطالعہ کرنے سے یہی بات سامنے آتی ہے۔

عرض کی: یارسول اللہ! سوادِ اعظم سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اُس چیز پر گامزن ہو جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں جو شخص اللہ کے دین کے بارے میں بحث نہیں کرتا اور کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اہل توحید میں سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتا اُس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اسلام کا آغاز غریب الوطنی کے عالم میں ہوا تھا اور یہ عنقریب دوبارہ غریب ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! غریب لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جو اُس وقت ٹھیک رہیں جب باقی لوگ خرابی کا شکار ہو چکے ہوں اور وہ لوگ جو اللہ کے دین کے بارے میں بحث نہیں کرتے ہیں اور جو کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اہل توحید میں سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اِس کی سند میں ایک راوی کثیر بن مروان ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

705 _ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ نَتَذَاكَرُ، يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ، وَيَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَاَنَّمَا يُفْقَأُ فِيْ وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ: " يَا هٰؤُلَاءِ، بِهٰذَا بُعِثْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے بحث کر رہے تھے ایک شخص ایک آیت دلیل کے طور پر پیش کرتا تھا دوسرا شخص دوسری آیت دلیل کے طور پر پیش کرتا تھا نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آپ کے چہرے پر انار کا رس انڈیل دیا گیا ہو (یعنی غصے کی شدت کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک انتہائی سرخ ہو رہا تھا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اِس بات کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے؟ یا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ تم میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا! کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑاتے پھرو۔

روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

706 _ وَعَنْ اَنَسٍ: مِثْلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ اَثْبَاتٌ، وَفِي الْاَوَّلِ سُوَيْدٌ اَبُو حَاتِمٍ، ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَعِيْنٍ فِيْ رِوَايَةٍ، وَقَالَ اَبُو زُرْعَةَ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، حَدِيْثُهُ حَدِيْثُ اَهْلِ الصِّدْقِ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اِس کی مانند روایت منقول ہے۔

705-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير45/6 اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط8470 اورده المؤلف فی كشف الاستار179

[illegible] المؤلف فی كشف الاستار180

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اِس کے رجال ثقہ اور ثبت ہیں' پہلی روایت میں ایک راوی سوید ابو حاتم ہے امام نسائی نے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے' لیکن اس کی نقل کردہ حدیث' اہلِ صدق کی نقل کردہ حدیث ہے۔

707 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ _ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَتَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَحَسَّنَ خُلُقَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ _ وَيَأْتِي حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حُسْنِ الْخُلُقِ _ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ _ اِنْ شَاءَ اللهُ _.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اُس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر' اور جنت کے درمیان میں ایک گھر' اور جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں' جو شخص بحث کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو' اور جو شخص جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ مذاق کے طور پر ہی کیوں نہ ہو' اور جس کے اخلاق اچھے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے' اچھے اخلاق سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث آگے آئے گی' جس کی سند حسن ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

708 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ مَازِحٌ، وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَتْ سَرِيرَتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عُقْبَةُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں' جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دیتا ہے' اور جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں' جو جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی ہو' اور جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں' اُس شخص کے لئے جو اپنے اخلاق اچھے کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی عقبہ بن علی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

709 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ.

707- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5328' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 16/2

708- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 878

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے بارے میں بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

710 _ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: لَا تُمَارُوْا فِي الْقُرْآنِ، فَاِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں بحث نہ کرو! کیونکہ اِس کے بارے میں بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِي الِاخْتِلَافِ)

باب: اختلاف کا بیان

711 _ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اخْتَلَفَتْ اُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا اِلَّا ظَهَرَ اَهْلُ بَاطِلِهَا عَلٰى اَهْلِ حَقِّهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی اُمت' اپنے نبی کے (دنیا سے پردہ کر لینے کے) بعد اختلاف کا شکار ہوتی ہے' تو اس کے اہل باطل' اُس کے اہلِ حق پر غالب آجاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ)

باب: اُمور تین قسم کے ہوتے ہیں

712 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ _ عَلَيْهِ السَّلَامُ _ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهِ.

711-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط7754

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا تھا:

''اُمور تین قسم کے ہوتے ہیں ایک معاملہ ایسا ہوتا ہے جس کا ہدایت ہونا' تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اُس کی پیروی کرو! ایک معاملہ وہ ہوتا ہے' جس کا گمراہی ہونا' تمہارے سامنے واضح ہو' تو تم اس سے اجتناب کرو! ایک معاملہ وہ ہوتا ہے' جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تو تم اُسے اُس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِيْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ)

باب: بکثرت (غیر متعلقہ' یا غیر ضروری) سوال کرنا

713 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيْبٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' تم لوگوں کو تین چیزوں سے منع کیا ہے' قیل وقال (یعنی غیر ضروری بحث) بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے (سے تمہیں منع کیا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن شبیب ہے جو انتہائی ضعیف ہے۔

714 _ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيْثُ مِنْ نَحْوِ هٰذَا فِي الْعُقُوْقِ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

713-اورده المؤلف فی کشف الاستار 181

714-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 224/20 ح 522' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2835

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے قیل وقال (یعنی غیر ضروری بحث) بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمران القطان ہے جسے یحییٰ بن معین امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نوعیت کی احادیث نافرمانی سے متعلق باب میں آئیں گی۔

715 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَقَالَ:

"دَعْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیل وقال (یعنی غیر ضروری بحث) بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے کو ترک کردو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سری بن اسماعیل ہے اور وہ متروک ہے۔

716 - وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَعُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ.

قُلْتُ: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ فِي الصَّحِيحِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، لَا يَحِلُّ الِاحْتِجَاجُ بِمَا انْفَرَدَ بِهِ.

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قیل وقال بکثرت سوال کرنا نہ دینا اور دینا لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور ماؤں کی نافرمانی کرنا (ان سب اُمور کو تمہارے لیے) ناپسندیدہ قرار دیا ہے"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "صحیح" میں مذکور ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن کثیر ہے جو بصری کا شاگرد ہے جس روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہو اُس کے حوالے سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

717 - وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - يَوْمًا وَأَكْثَرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا حَارِ بْنَ قَيْسٍ -

---

715- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 518

717- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 8762

لِلْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ - مَا تَرَاهُمْ يُرِيدُونَ إِلَى مَا يَسْأَلُونَ (عَنْهُ)؟ قَالَ: لِيَتَعَلَّمُوهُ ثُمَّ يَتْرُكُوهُ. قَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دن ارشاد فرمایا: اُس دن لوگوں نے اُن سے بکثرت سوالات کئے تھے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے حارث بن قیس! اُنہوں نے حارث بن قیس سے یہ فرمایا تھا' تم اِن لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ یہ لوگ جس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں' اُس کے حوالے سے اِن کا ارادہ کیا ہے؟ تو حارث بن قیس نے جواب دیا: تاکہ وہ اُس کا علم حاصل کریں اور پھر اُسے چھوڑ دیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تم نے سچ کہا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اِس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

718 - وَعَنْهُ قَالَ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَشْرَبُونَ الْعِلْمَ شُرْبًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَقَدِ اخْتَلَطَ.

اُن (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

"ایسے لوگ آئیں گے' جو علم کو پی لیا کریں گے (یعنی وہ علم سیکھیں گے' لیکن اُس پر عمل نہیں کریں گے)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

(بَابُ سَبَبِ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ)

باب: بکثرت سوال کرنے کی ممانعت کے سبب کا بیان

719 - عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ حَلَالٌ، فَلَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَ فِيهِ حَتَّى يَحْرُمَ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُمَا.

❁❁ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کے کسی حکم کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے رہتے تھے' لوگ نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے رہے وہ کام حلال تھا' لیکن وہ لوگ مسلسل اُس کے بارے میں سوال کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ اُن پر حرام ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے' جسے شعبہ اور سفیان نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اُسے ضعیف کہا ہے۔

720 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا نَزَلَتْ آيَةُ التَّلَاعُنِ إِلَّا لِكَثْرَةِ السُّؤَالِ.

719- اورده المؤلف فی کشف الاستار 198

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان سے متعلق آیت' بکثرت سوال کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

721 _ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ: فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُ.

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تک میں تمہیں ترک کیے رکھوں' تم بھی مجھے (ایسے ہی) رہنے دیا کرو! کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے' جس چیز کے بارے میں' میں تمہیں حکم دوں' تم لوگ اپنی استطاعت کے مطابق اسے بجالاؤ! اور جس چیز سے میں تمہیں منع کر دوں' اُس سے باز رہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

722 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ: فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوهُ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِعَكْسِ هٰذَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تک میں تمہیں ترک کیے رکھوں' تم بھی مجھے (ایسے ہی) رہنے دیا کرو! جو لوگ تم سے پہلے تھے' اُنہیں ان لوگوں کے اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے' نے ہلاکت کا شکار کر دیا' جب میں تمہیں کوئی حکم دوں' تو تم اُسے بجالاؤ! اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں' تو تم اُس سے اجتناب کرو! جہاں تک تم سے ہو سکے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں' اِس کے برعکس (الفاظ کی ترتیب) کے ساتھ منقول ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

720-اورده المؤلف فی کشف الاستار199

721-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط6017

الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط2715

(بَابُ السُّؤَالِ لِلْانْتِفَاعِ وَإِنْ كَثُرَ)

باب: نفع حاصل کرنے کے لیے سوال کرنا' خواہ وہ (سوالات) زیادہ ہی کیوں نہ ہوں

723 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ قَوْمًا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَا سَأَلُوهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً حَتَّى قُبِضَ، كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ "(يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ) (البقرة: 217)"، وَ "(يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ)(البقرة: 219)"، وَ "(يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى)(البقرة: 220)"، "(وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ)(البقرة: 222)"، وَ "(يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ)(الانفال: 1)"، وَ "(يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ)(البقرة: 215)"، مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يَنْفَعُهُمْ، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ لَقُبُورٌ مِنْ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ، كَانَ النَّبِيُّ إِذَا آذَاهُ قَوْمُهُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ يَعْبُدُ اللهَ فِيهَا حَتَّى يَمُوتَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَكِنَّهُ اخْتَلَطَ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کے اصحاب سے زیادہ بہتر قوم نہیں دیکھی' نبی اکرم ﷺ کے وصال فرمانے تک' اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے 13 چیزوں کے بارے میں سوال کیے تھے' اُن سب کا ذکر قرآن میں ہے:

''لوگ تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

''لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

''لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

''لوگ تم سے انفال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

''لوگ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں''

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) وہ حضرات صرف اُس چیز کے بارے میں سوال کرتے تھے' جو اُنہیں فائدہ دے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) خانہ کعبہ کے گرد طواف' سب سے پہلے فرشتوں نے کیا تھا' اور حجرِ اسود سے لے کر رکن یمانی کے درمیان میں کچھ انبیاء کرام کی قبریں ہیں' جب کسی نبی کو اُس کی قوم کے افراد اذیت پہنچاتے تھے' تو وہ اُن لوگوں کے درمیان سے نکل جاتے تھے (اور خانہ کعبہ کے پاس آکر) مرتے دم تک' یہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' یہ ثقہ ہے' لیکن اختلاط کا

723-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 12288

شکار ہو گیا تھا' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

724 _ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ انْحَرَفْنَا إِلَيْهِ، فَمِنَّا مَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقُرْآنِ، وَمِنَّا مَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ الْفَرَائِضِ، وَمِنَّا مَنْ يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّومِيُّ، ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو زُرْعَةَ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ ﷺ ہماری طرف رُخ کر لیتے تھے' ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ سے قرآن کے بارے میں سوال کرتا تھا' ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ سے وراثت کے بارے میں دریافت کرتا تھا' اور ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ سے خواب (کی تعبیر) کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عمر رومی ہے' جسے امام ابوداؤد اور امام ابوزرعہ نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

725 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسًا، وَكَانُوا يَظُنُّونَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَقْصَرُوا عَنْهُ، حَتَّى جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَاقْتَحَمَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ صَلَّيْتَ الْيَوْمَ؟ " قَالَ: لَا . قَالَ: " قُمْ فَصَلِّ ". فَلَمَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتِ الضُّحَى أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: " يَا أَبَا ذَرٍّ، تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ " . قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ؟ قَالَ: " نَعَمْ (شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا)(الانعام: 112) " . ثُمَّ قَالَ: " يَا أَبَا ذَرٍّ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ " قُلْتُ: بَلَى، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ . قَالَ: " قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ " . قُلْتُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ . قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي فَاسْتَبْطَأْتُ كَلَامَهُ . قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ، فَبَعَثَكَ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، أَرَأَيْتَ الصَّلَاةَ مَا هِيَ؟ قَالَ: " خَيْرٌ مَوْضُوعٌ، مَنْ شَاءَ اسْتَقَلَّ، وَمَنْ شَاءَ اسْتَكْثَرَ " . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الصِّيَامَ مَاذَا هُوَ؟ قَالَ: " فَرْضٌ مُجْزِئٌ " . قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَا هِيَ؟ قَالَ: " أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ " . قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ، وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ " . قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّمَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: "(اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)(البقرة: 255) آيَةَ الْكُرْسِيِّ " . قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " مَنْ سُفِكَ دَمُهُ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ " قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: " أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا " . قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: " آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ " . قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَنَبِيٌّ

725- أورده المؤلف في زوائد المسند3588

كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: "نَعَمْ، نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ، خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ مِنْ رُوحِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا آدَمُ، قِبَلًا"، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَمْ عَدَدُ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: "مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ (أَلْفًا)، الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا"

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ: كَمْ عَدَدُ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: "مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا"، وَمَدَارُهُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے تو انہوں نے آپ ﷺ کو مخاطب نہیں کیا' اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: اے ابوذر! کیا تم نے آج (نفل) نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُٹھ کر نماز ادا کر لو! جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے چاشت کی نماز کی چار رکعات ادا کر لیں' تو نبی اکرم ﷺ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جنات اور انسانوں کے شیاطین سے' اللہ کی پناہ مانگو! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی طرف بنا سنوار کر دھوکے کا شکار کرنے والی باتیں دل میں ڈالتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں' جو جنت کے خزانوں سے تعلق رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو! میں نے کہا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں آپ کے کلام کے انتظار میں رُکا رہا' پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے' جو بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا' نماز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک بہترین چیز ہے' جو شخص چاہے وہ اِسے تھوڑا حاصل کرے' اور جو چاہے وہ زیادہ حاصل کر لے' میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! روزے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک فرض ہے' جو جزا دلاتا ہے (یا کفایت کر جاتا ہے) میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! صدقہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ ایک ایسی چیز ہے' جس کا بدلہ) کئی گنا ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مزید (اجر و ثواب بھی ہے) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی غریب کو پوشیدہ طور پر کچھ دینا' یا کسی تنگ جس شخص کا مزدوری کر کے (صدقہ دینا) میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ پر سب سے عظیم کون

سی (آیت نازل ہوئی ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سا شہید زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سے غلام (کو آزاد کرنا) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکان کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سے نبی سب سے پہلے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! وہ ایک ایسے نبی تھے جن کے ساتھ کلام کیا گیا' اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دست مبارک کے ذریعے پیدا کیا اور ان میں اپنی روح کو پھونک دیا' پھر اُن سے فرمایا: اے آدم! سامنے کی طرف' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! انبیاء کرام کی تعداد کتنی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار اور اُن میں سے' رسولوں کی تعداد 315 تھی' جو ایک بڑی تعداد ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:) انبیاء کرام کی تعداد کتنی تھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

اس روایت کی سند کا مدار' علی بن یزید نامی راوی پر ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

726 _ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ _ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ: " یَا اَبَا ذَرٍّ، هَلْ صَلَّیْتَ؟ "، قُلْتُ: لَا، قَالَ: " قُمْ فَصَلِّ "، قَالَ: فَقُمْتُ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: " یَا اَبَا ذَرٍّ، تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ "، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلِلْاِنْسِ شَیَاطِیْنُ؟ قَالَ: " نَعَمْ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، الصَّلَاةُ؟ قَالَ: " خَیْرٌ مَوْضُوْعٌ، مَنْ شَاءَ اَقَلَّ، وَمَنْ شَاءَ اَكْثَرَ "، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، فَالصَّوْمُ؟ قَالَ: " فَرْضٌ مُجْزِءٌ، وَعِنْدَ اللهِ مَزِیْدٌ "، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، فَالصَّدَقَةُ؟ قَالَ: " اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، فَاَیُّهَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: " جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ، اَوْ سِرٌّ اِلٰی فَقِیْرٍ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ كَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: " آدَمُ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، وَنَبِیٌّ كَانَ؟ قَالَ: " نَعَمْ، نَبِیٌّ مُكَلَّمٌ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: " ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا "، وَقَالَ مَرَّةً: " خَمْسَةَ عَشَرَ "، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، آدَمُ نَبِیٌّ كَانَ؟ قَالَ: " نَعَمْ، مُكَلَّمٌ "، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، اَیُّمَا اُنْزِلَ عَلَیْكَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: " آیَةُ الْكُرْسِیِّ (اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) (البقرۃ: 255) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِنَحْوِهِ، وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ طَرَفٌ مِنْهُ، وَفِیْهِ الْمَسْعُوْدِیُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَلٰكِنَّهُ اخْتَلَطَ، وَفِیْ طَرِیْقِ الطَّبَرَانِیِّ زِیَادَةٌ تَاْتِیْ فِیْ بَابِ التَّارِیْخِ.

726- اخرجه الامام احمد فی مسنده 178/5، 179، 265، 266، اورده المؤلف فی زوائد المسند 3586، اورده المؤلف فی کشف الاستار 160

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' میں بیٹھ گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم نے (نفل) نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! آپ نے فرمایا: تم اُٹھ کر نماز ادا کر لو! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُٹھ کر نماز ادا کر لی' پھر جب میں بیٹھ گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین کے شر سے' اللہ کی پناہ مانگو! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز؟ آپ نے فرمایا: وہ بہترین چیز ہے' جو شخص چاہے وہ تھوڑی کر لے' جو چاہے' وہ زیادہ کر لے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک فرض ہے جو کفایت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مزید (اجر وثواب) ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اُس کا اجر وثواب) کئی گنا ہوتا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا (صدقہ) افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تنگ دست شخص کا مشقت کر کے (صدقہ کرنا) یا کسی غریب کو پوشیدہ طور پر دینا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سے نبی سب سے پہلے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! وہ نبی تھے' جن کے ساتھ کلام کیا گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رسولوں کی تعداد کتنی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: 310 سے کچھ زیادہ' جو بڑی تعداد ہے۔

ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: 315 میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُن کے ساتھ کلام کیا گیا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سب سے بڑی آیت کون سی نازل کی گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آیت الکرسی' یعنی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اس کی مانند نقل کی ہے' امام نسائی نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ''مسعودی'' ہے' جو ثقہ ہے لیکن اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

طبرانی کی روایت میں کچھ اضافہ ہے' وہ روایت آگے چل کر ''تاریخ'' سے متعلق باب میں آئے گی۔

(بَابٌ فِيْ حُسْنِ السُّؤَالِ وَالتَّوَدُّدِ)

باب: اچھی طرح سے سوال کرنا اور (لوگوں کے ساتھ) مہربانی سے پیش آنا

727 _ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُخَيِّسُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: مَجْهُولَانِ

727-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 6744

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''خرچ کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنا' نصف معیشت ہے' لوگوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا' نصف عقل مندی ہے اور عمدہ سوال کرنا' نصف علم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے مخیس بن تمیم نے حفص بن عمر سے روایت کیا ہے' امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

728 _ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَكْرَهُ الْمَسَائِلَ وَيَعِيبُهَا، فَإِذَا سَأَلَهُ أَبُو رَزِينٍ أَجَابَهُ وَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوال کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اُسے معیوب قرار دیتے تھے' لیکن جب حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں جواب دیا اور اُس پر پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

729 _ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْآيَةِ فَلَا يَقُوْلُ: مَا تَقُوْلُ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيُلْبَسُ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ لِيَقْرَأْ مَا قَبْلَهَا ثُمَّ لِيُخَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ حَاجَتِهِ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّهُ مُنْقَطِعٌ.

❁❁ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جب کسی شخص کو' کسی آیت کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ یہ نہ کہے: تم فلاں آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیونکہ یہ چیز اُس کے لئے التباس کا باعث بن جائے گی' آدمی کو چاہیے کہ اُس سے پہلے کی آیت پڑھے اور پھر اپنے اور اپنے مطلوبہ مقصد کے درمیان کچھ چھوڑ دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ یہ ''منقطع'' ہے۔

(بَابُ فِعْلِ الْعَالِمِ إِذَا اهْتَمَّ)

باب: جب عالم سوچ میں گم ہو' تو اُس کا عمل

730 _ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ _ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ _ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اهْتَمَّ

728-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 208/19' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8051
729-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 8694
730-اورده المؤلف في كشف الاستار 165

أَكْثَرَ مِنْ مَسِّ لِحْيَتِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَالْجُمْهُورُ عَلَى تَضْعِيفِهِ، وَقَدْ وُثِّقَ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ ﷺ سوچ میں گم ہوتے تھے تو اکثر اپنی داڑھی کو چھو لیتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے جمہور نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے ویسے اس کی توثیق (بھی) کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِي خَلْوَةِ الْعَالِمِ)

باب: عالم کی خلوت

731 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ _ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ عَلَى نَشَزٍ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى جَلَسْتُ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِهِ _ أَوْ وَجْهِي عِنْدَ رُكْبَتِهِ _ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَةَ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الذُّنُوبِ أَكْبَرُ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى قُلْتُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اونچی جگہ پر تشریف فرما تھے میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا میرا چہرہ آپ ﷺ کے گھٹنوں کے مدمقابل آرہا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کی خلوت کو غنیمت سمجھا اور دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اعراض کیا یہاں تک کہ میں نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سری بن اسماعیل ہے اور وہ متروک ہے۔

732 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتِ الْمَدَائِنُ أَقْبَلَ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا وَأَقْبَلْتُ عَلَى عُمَرَ، فَكَانَ عَامَّةُ حَدِيثِهِ عَنْ عُمَرَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مختلف شہر فتح ہو گئے تو لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ مبذول کر لی۔

731-اورده المؤلف فی کشف الاستار 161

732-اورده المؤلف فی کشف الاستار 162

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ قَوْلِ الْعَالِمِ سَلُوْنِي)

باب: عالم کا یہ کہنا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو!

733 _ عَنْ أَبِيْ فِرَاسٍ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ذَاتَ يَوْمٍ: سَلُوْنِي عَمَّا شِئْتُمْ؟ ". فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: " أَبُوكَ فُلَانٌ الَّذِي تُدْعَى إِلَيْهِ ". وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: فِي الْجَنَّةِ أَنَا؟ قَالَ: " فِي الْجَنَّةِ " وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: فِي الْجَنَّةِ أَنَا؟ قَالَ: " فِي النَّارِ " فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ حضرت ابوفراس رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق اسلم قبیلے سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جس چیز کے بارے میں چاہو' مجھ سے سوال کرلو! ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ فلاں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی شخص کا ذکر کیا' جس کی نسبت سے اُس شخص کو بلایا جاتا تھا' ایک اور شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: میں جنت میں جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں جاؤ گے' ایک اور شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں بھی جنت میں جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہنم میں جاؤ گے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے راضی ہیں۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابٌ فِيْ مُدَارَسَةِ الْعِلْمِ وَمُذَاكَرَتِهِ)

باب: علم کا ایک دوسرے کو درس دینا اور اُس کے حوالے سے مذاکرہ کرنا

734 _ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ نَبِيِّ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَعَسَى أَنْ يَكُوْنَ قَالَ: سِتِّيْنَ رَجُلًا _ فَيُحَدِّثُنَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ يَدْخُلُ لِحَاجَتِهِ، فَنَتَرَاجَعُهُ بَيْنَنَا هٰذَا ثُمَّ هٰذَا، فَنَقُوْمُ كَأَنَّمَا زُرِعَ فِي قُلُوبِنَا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيْهِ يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' راوی کہتے ہیں: شاید انہوں

733- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 4580

734- اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4077' اورده المؤلف فی المقصد العلی 88

نے یہ بھی کہا تھا: ہم 60 افراد بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ ہمیں احادیث بیان کرتے رہے' پھر آپ ﷺ کسی کام کے سلسلے میں گھر تشریف لے گئے' تو ہم نے آپس میں اُن احادیث کے بارے میں ایک' ایک کر کے مذاکراہ شروع کر دیا' یہاں تک کہ جب ہم اُٹھے تو یہ حالت تھی کہ جیسے وہ ہمارے دلوں میں بو دی گئی ہیں۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یزید رقاشی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

735 _ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ أَصْحَابُهُ قَالَ: تَدَارَسُوا وَأَبْشِرُوا، وَزِيدُوا زَادَكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا وَأَحَبَّكُمْ وَأَحَبَّ مَنْ يُحِبُّكُمْ، رُدُّوا عَلَيْنَا الْمَسَائِلَ: فَإِنَّ أَجْرَ آخِرِهَا كَأَجْرِ أَوَّلِهَا، وَاخْلِطُوا حَدِيثَكُمْ بِالِاسْتِغْفَارِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ

❁❁ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کے شاگرد اُن کے پاس آتے تھے' تو وہ یہ فرمایا کرتے تھے: تم ایک دوسرے کو درس دو! اور خوشخبری حاصل کرو' اور زیادہ (بھلائی کرو) اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ بھلائی عطا کرے گا' وہ تم سے بھی محبت رکھے گا' اور جو شخص تم لوگوں سے محبت کرے گا' اُس سے بھی محبت رکھے گا' اور مسائل ہماری طرف لوٹا دو! کیونکہ اس کے آخری کا اجر بھی اس کے پہلے کی مانند ہو گا اور اپنی گفتگو میں استغفار کو ملا لیا کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

736 _ وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: أَكْتِبْنَا ، قَالَ: لَنْ نُكْتِبَكُمْ، وَلَنْ نَجْعَلَهُ قُرْآنًا، وَلَكِنْ خُذُوا عَنَّا كَمَا أَخَذْنَا عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ، وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَقُولُ: تَحَدَّثُوا: فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُذَكِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

❁❁ ابو نضرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں لکھوائیں! انہوں نے فرمایا: ہم تمہیں نہیں لکھوائیں گے اور ہم اُن (احادیث کو تحریر کروا کر) قرآن نہیں بنائیں گے' البتہ یہ ہے کہ تم ہم سے سیکھ لو! جس طرح ہم نے اللہ کے نبی ﷺ سے سیکھ لیا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: حدیث بیان کیا کرو! کیونکہ بعض اوقات ایک حدیث' کوئی دوسری حدیث یاد دلا دیتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ تَفْصِيلِ الْمَسَائِلِ)

باب: مسائل کی تفصیل

736-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط2477

737 _ عَنْ كُرْدُوسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ _ قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ _ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: لَأَنْ تُفَصِّلَ الْمُفَصَّلَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا بِأَبًا قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَيُّ الْمُفَصَّلِ؟ قَالَ: الْقَصَصُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ كُرْدُوسٌ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِيهِ نَظَرٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

کردوس بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُن کی مراد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے (انہوں نے یہ بات بیان کی:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم کسی مفصل کی وضاحت کرو! تو یہ میرے نزدیک اِتنی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''

شعبہ کہتے ہیں: میں نے عبدالملک سے دریافت کیا: مفصل سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: قصے (یا واقعات)۔

یہی روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی کردوس ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ سُؤَالِ الْعَالِمِ عَنْ مَا لَا يُعْلَمُ)

باب: عالم کا ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا' جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو

738 _ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: يَا أَبَا حَسَنٍ، رُبَّمَا شَهِدْتَ وَغِبْنَا، وَرُبَّمَا شَهِدْنَا وَغِبْتَ، ثَلَاثٌ أَسْأَلُكَ عَنْهُنَّ هَلْ عِنْدَكَ مِنْهُنَّ عِلْمٌ؟ قَالَ عَلِيٌّ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ وَلَمْ يَرَ مِنْهُ خَيْرًا، وَالرَّجُلُ يُبْغِضُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَرَ مِنْهُ شَرًّا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَرْوَاحَ فِي الْهَوَى أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ، تَلْتَقِي فَتَتَشَامُّ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ، قَالَ: وَاحِدَةٌ.

وَقَالَ: الرَّجُلُ يُحَدِّثُ الْحَدِيثَ إِذْ نَسِيَهُ إِذْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: مَا مِنَ الْقُلُوبِ قَلْبٌ إِلَّا وَلَهُ سَحَابَةٌ كَسَحَابَةِ الْقَمَرِ، بَيْنَمَا الْقَمَرُ يُضِيءُ إِذْ عَلَتْهُ سَحَابَةٌ فَأَظْلَمَ، إِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَأَضَاءَ، وَبَيْنَا الرَّجُلُ يُحَدِّثُ الْحَدِيثَ إِذْ عَلَتْهُ سَحَابَةٌ فَنَسِيَ، إِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَذَكَرَ، قَالَ عُمَرُ: اثْنَتَانِ.

قَالَ: وَالرَّجُلُ يَرَى الرُّؤْيَا فَمِنْهَا مَا يَصْدُقُ وَمِنْهَا مَا يَكْذِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ يَنَامُ فَيَسْتَثْقِلُ نَوْمًا إِلَّا عُرِجَ بِرُوحِهِ إِلَى الْعَرْشِ،

737- اورده المؤلف في كشف الاستار 164

738- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 5220

فَالَّتِي لَا تَسْتَيْقِظُ إِلَّا عِنْدَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَصْدُقُ، وَالَّتِي تَسْتَيْقِظُ دُونَ الْعَرْشِ فَهِيَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَكْذِبُ. فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ كُنْتُ فِي طَلَبِهِنَّ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَصَبْتُهُنَّ قَبْلَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، وَهٰذَا الْحَدِيثُ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! بعض اوقات آپ (نبی اکرم ﷺ کے پاس) موجود ہوتے تھے اور ہم موجود نہیں ہوتے تھے اور بعض اوقات ہم موجود ہوتے تھے اور آپ موجود نہیں ہوتے تھے میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا کہ کیا آپ کے پاس اِن کے بارے میں کوئی علم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ چیزیں کیا ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: بعض اوقات ایک شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہے حالانکہ اُس نے اس دوسرے شخص سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہوتی ہے اسی طرح بعض اوقات کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اُس نے اس دوسرے شخص سے کوئی برائی نہیں دیکھی ہوتی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (یعنی میرے پاس اِس حوالے سے علم ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہوئی میں (یعنی عالم ارواح میں) روحیں گروہوں کی شکل میں رہتی تھیں وہ ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو اُن میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوئیں وہ (دنیا میں بھی) ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں اور جو وہاں لاتعلق رہیں وہ (دنیا میں بھی) ایک دوسرے سے نامانوس رہتی ہیں''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: بعض اوقات کوئی شخص کوئی بات بیان کرتا ہے اور پھر وہ بات بھول جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دلوں میں سے ہر ایک دل کے لیے ایک بادل ہوتا ہے جیسے چاند کا بادل ہوتا ہے کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے اُس پر بادل آجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے جب بادل ہٹ جاتا ہے تو وہ پھر چمکنے لگتا ہے اسی طرح کوئی شخص کوئی بات بیان کر رہا ہوتا ہے اسی دوران اس پر بادل آجاتا ہے تو وہ بات بھول جاتا ہے اور جب وہ بادل ہٹ جاتا ہے تو اُسے وہ بات یاد آجاتی ہے''

حضرت عمر نے فرمایا: دو باتیں ہوگئی ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی مختلف قسم کے خواب دیکھتا ہے اُن میں سے کچھ خواب سچے ثابت ہوتے ہیں اور کچھ خواب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ یا بندی سوتا ہے جب اُس کی نیند گہری ہوجاتی ہے تو اُس کی روح کو عرش کی طرف لے جایا جاتا ہے

اگر وہ شخص اُس کے پاس پہنچ کر بیدار ہوتا ہے' تو وہ ایسا خواب ہوتا ہے جو سچا ثابت ہوتا ہے' اور جو عرش سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے' تو وہ ایسے خواب ہوتے ہیں' جو جھوٹے ثابت ہوتے ہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین باتیں تھیں' جن کی مجھے تلاش تھی' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے کہ مرنے سے پہلے مجھے اِن کا جواب مل گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ازہر بن عبداللہ ہے عقیلی فرماتے ہیں: ابن عجلان کے حوالے سے اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے' اور یہ حدیث اسرائیل کے حوالے سے' ابو اسحاق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' ہونے کے طور پر معروف ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ)

باب: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟

739 _ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: " اَنْ يَجْمَعَ عِلْمَ النَّاسِ اِلَى عِلْمِهِ، وَكُلُّ صَاحِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ،

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى، وَفِيْهِ مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا،

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے دریافت کیا: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ جو لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ ملالے' اور ہر صاحب علم (علم کا) بھوکا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسعدہ بن یسع ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

740 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، اَيُّ عُرَى الْاِيمَانِ اَوْثَقُ؟ " قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " اَوْثَقُ عُرَى الْاِسْلَامِ: الْوَلَايَةُ فِي اللهِ، وَالْحُبُّ فِي اللهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللهِ "، ثُمَّ قَالَ: " يَا ابْنَ مَسْعُودٍ "، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " تَدْرِي اَيَّ النَّاسِ اَفْضَلَ؟ " قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ اَفْضَلُهُمْ عَمَلًا اِذَا فَقِهُوا فِي دِينِهِمْ "، ثُمَّ قَالَ: " يَا ابْنَ مَسْعُودٍ "، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " اَتَدْرِي اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ " قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " اِنَّ اَعْلَمَ النَّاسِ اَبْصَرُهُمْ بِالْحَقِّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ، وَاِنْ

739-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده2180' اورده المؤلف فى المقصد العلى78

740-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير10531' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط4479' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الصغير223/1

كَانَ مُقَصِّرًا فِيْ عَمَلِهِ، وَإِنْ كَانَ يَزْحَفُ عَلَى اسْتِهِ زَحْفًا، وَاخْتَلَفَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، نَجَا مِنْهَا ثَلَاثٌ، وَهَلَكَ سَائِرُهُنَّ: فِرْقَةٌ آزَتِ الْمُلُوْكَ، فَقَاتَلُوْهُمْ عَلَى دِيْنِهِمْ وَدِيْنِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَأَخَذُوْهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ وَنَشَرُوْهُمْ بِالْمَنَاشِيْرِ، وَفِرْقَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا طَاقَةٌ بِمُوَازَاتِ الْمُلُوْكِ، وَلَا بِأَنْ يُقِيْمُوْا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى دِيْنِ اللهِ وَدِيْنِ عِيْسَى، فَسَاحُوْا فِي الْبِلَادِ وَتَرَهَّبُوْا، وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللهُ _ عَزَّ وَجَلَّ _: (وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللهِ) (الحديد: 27) الْآيَةَ، قَالَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _: "فَمَنْ آمَنَ بِيْ وَاتَّبَعَنِيْ وَصَدَّقَنِيْ فَقَدْ رَعَاهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا، وَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْنِيْ فَأُولَئِكَ هُمُ الْهَالِكُوْنَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ عَقِيْلُ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! ایمان کی کون سی رسّی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی سب سے مضبوط رسّی اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی رکھنا' اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھنا ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو لوگوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ فضیلت وہ رکھتا ہے جو زیادہ فضیلت والے عمل کرتا ہو (یا جو عمل کے حوالے سے فضیلت رکھتا ہو) جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو (یعنی عالم ہو) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو لوگوں میں سے کون زیادہ علم رکھتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم وہ شخص رکھتا ہے' جو لوگوں کے اختلاف کے وقت' حق کے بارے میں سب سے زیادہ بصیرت رکھتا ہو اگرچہ اس کا عمل تھوڑا ہو' اور خواہ وہ سرین کے بل گھسٹ کر چلتا ہو' تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کا شکار ہو کر 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے' جن میں سے تین گروہوں نے نجات حاصل کی تھی' اور باقی سب ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' ایک وہ گروہ جس نے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کی' اور اپنے دین اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دین کے حوالے سے' اُن لوگوں کے ساتھ جہاد کیا' اُن حکمرانوں نے اُنہیں پکڑ کر شہید کر دیا اور ان میں ایک گروہ وہ تھا' جس میں حکمرانوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی اور نہ ہی وہ لوگ اُن حکمرانوں کے درمیان رہ کر' دوسرے لوگوں کو اللہ کے دین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کی طرف دعوت دے سکتے تھے' تو وہ مختلف علاقوں میں سفر کرنے لگے اور انہوں نے رہبانیت اختیار کر لی' یہی وہ لوگ ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور رہبانیت' اُنہوں نے' صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے ایجاد کی تھی' ہم نے اُن پر (رہبانیت)

لازم قرار نہیں دی تھی"۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان لائے میری پیروی کرے میری تصدیق کرے تو وہ اس کی اس طرح رعایت کرے گا جو اس کی رعایت کا حق ہے اور جو شخص میری پیروی نہیں کرتا تو وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عقیل بن جعد ہے امام بخاری فرماتے ہیں: وہ منکر الحدیث ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ كَتَمَ عِلْمًا)

باب: جو شخص علم کی بات چھپالے اُس کا بیان

741 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ مَا يَعْلَمُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِاخْتِصَارِ قَوْلِهِ: فِي الْقُرْآنِ، وَرِجَالُ أَبِي يَعْلَى رِجَالُ الصَّحِيحِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص سے علم کی کسی بات کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اُسے چھپالے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُسے آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی گئی ہوگی اور جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود قرآن کے بارے میں کچھ کہے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالی گئی ہوگی"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو صرف قرآن کے بارے میں ہے امام ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

742 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ كَتَمَ عِلْمًا يَعْلَمُهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ، قَالَ: هِيَ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَيْهَا أَوْ لَا يُدْعَى وَهُوَ يَعْلَمُهَا، وَلَا يُرْشِدُ صَاحِبَهَا إِلَيْهَا، فَهُوَ هَذَا الْعِلْمُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَيُّوبَ الْفِرْسَانِيُّ، وَهُوَ مَجْهُولٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص علم کی کوئی بات چھپائے جس کو وہ جانتا ہو تو اُسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی"۔

وہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی اس سے مراد) گواہی ہے جو کسی شخص کے پاس ہوتی ہے اور پھر اُسے اس گواہی کے لئے بلایا جاتا

741- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير11310 اخرجه الامام ابويعلى في مسنده2578 اورده المؤلف في المقصد العلى82

ہے یا بلایا نہیں جاتا ہے' لیکن وہ اس چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے اور پھر وہ اُس گواہی سے متعلقہ فرد کی رہنمائی اُس کی طرف نہیں کرتا' تو یہاں اِس بات کا علم ہونا مراد ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن ایوب فرسانی ہے اور وہ مجہول ہے۔

743 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے علم کی کسی بات کے بارے میں سوال کیا جائے' اور وہ اُسے چھپالے' تو قیامت کے دن اُسے آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

744 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا عَبْدٍ آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا فَكَتَمَهُ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ هٰكَذَا، وَقَالَ فِي الْكَبِيْرِ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. وَفِيْ إِسْنَادِ الْأَوْسَطِ النَّضْرُ بْنُ سَعِيْدٍ، ضَعَّفَهُ الْعُقَيْلِيُّ. وَفِيْ إِسْنَادِ الْكَبِيْرِ سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی بندے کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اُس کو چھپالے' تو جب قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا' تو اس کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ معجم کبیر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جس شخص سے علم کی کسی بات کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اُسے چھپالے' تو قیامت کے دن اُسے آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی''۔

معجم اوسط کی سند میں' ایک راوی نضر بن سعید ہے' جسے عقیلی نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ معجم کبیر کی سند میں ایک راوی سوار بن مصعب ہے اور وہ متروک ہے۔

745 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ

743-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5027

744-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10089 10197' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5540

فَكَتَمَهُ جِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص سے علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اسے چھپالے جب اُس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا' تو اُسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حسان بن سیاہ ہے' جسے ابن عدی' ابن حبان اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

746 _ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْمِدْحَاسِ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلَا يَكْتُمْهُ، وَمَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَلِجَ النَّارَ أَبَدًا إِلَّا تَحِلَّةَ الرَّحْمٰنِ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ قَالَ النَّسَائِيُّ: كَذَّابٌ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: صَدُوقٌ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت سعد بن مدحاس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو وہ اسے نہ چھپائے' اور جس شخص کے آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو جاری ہو جائیں' اس شخص کے لئے یہ بات حلال نہیں ہوگی کہ وہ کبھی بھی جہنم میں داخل ہو' البتہ رحمن کی بات پوری کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' اُسے جہنم میں موجود گھر تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن عبدالحمید ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

747 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ كَنْزًا، فَلَا يُنْفِقُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اُسے بیان نہیں کرتا ہے' اُس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو خزانہ اکٹھا کر لیتا ہے

745-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط3921

746-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر5502

747-اخرجہ الامام للطبرانی فی معجمہ الاوسط689

اور خرچ نہیں کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ فِي تَعْلِيمِ مَنْ لَا يَعْلَمُ)

باب: جو شخص علم نہیں رکھتا' اُسے تعلیم دینا

748_ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَثْنٰى عَلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: " مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُونَ جِيرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُونَهُمْ، وَلَا يَعِظُونَهُمْ، وَلَا يَاْمُرُوْنَهُمْ، وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ، وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ جِيرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُونَ، وَلَا يَتَّعِظُونَ، وَاللّٰهُ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيرَانَهُمْ، وَيُفَقِّهُونَهُمْ وَيَعِظُونَهُمْ، وَيَاْمُرُوْنَهُمْ، وَيَنْهَوْنَهُمْ، وَلْيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُونَ، وَيَتَفَطَّنُونَ، اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوبَةَ "، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنٰى بِهٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الْاَشْعَرِيِّينَ، هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَلَهُمْ جِيرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ اَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْاَعْرَابِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيِّينَ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: " لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيرَانَهُمْ، وَلَيُفَقِّهُنَّهُمْ، وَلَيُفَطِّنُنَّهُمْ، وَلَيَاْمُرُنَّهُمْ، وَلَيَنْهَوْنَهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمُنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيرَانِهِمْ، وَيَتَفَطَّنُونَ، وَيَتَفَقَّهُونَ، اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا "، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا؟ فَاَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ، وَاَعَادُوا قَوْلَهُمْ: اَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا؟ فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا، فَقَالُوْا: اَمْهِلْنَا سَنَةً، فَاَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِيُفَقِّهُونَهُمْ، وَيُعَلِّمُونَهُمْ، وَيُفَطِّنُونَهُمْ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ) (المائدة: 78) الْاٰيَةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بُكَيْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: ارْمِ بِهِ، وَوَثَّقَهُ اَحْمَدُ فِي رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهُ فِي اُخْرَى، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: اَرْجُو اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهِ.

❁❁ علقمہ بن سعد بن عبدالرحمٰن' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف گروہوں کی تعریف بیان کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دین کی سمجھ بوجھ نہیں سکھاتے ہیں' اُنہیں تعلیم نہیں دیتے ہیں' اُنہیں وعظ نہیں کرتے ہیں' اُنہیں (نیکی کا) حکم نہیں دیتے ہیں' اُنہیں (برائی سے) منع نہیں کرتے ہیں' اور دوسرے لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل نہیں کرتے ہیں' سمجھ بوجھ حاصل نہیں کرتے ہیں' نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں' اللہ کی قسم! ایک قوم کے لوگ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں گے' سمجھ بوجھ دیں گے'

اُنہیں نصیحت کریں گے' اُنہیں (نیکی کا) حکم دیں گے' انہیں (برائی سے) منع کریں گے' اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں گے' سمجھ بوجھ حاصل کریں گے' فہم حاصل کریں گے' یا پھر میں انہیں سزا دوں گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آگئے' لوگوں نے دریافت کیا: تم کیا سمجھتے ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے کون سے لوگ مراد لیے ہیں؟ تو کسی نے جواب دیا: اشعر قبیلے کے لوگ (مراد لیے ہیں) کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں' جو (دین کی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ رکھتے ہیں' جبکہ اُن کے پڑوس میں' مختلف پانیوں کے پاس' اور دیہات میں رہنے والے لوگ ایسے ہیں' جو علم نہیں رکھتے ہیں' اشعر قبیلے کے لوگوں کو اس بات کی اطلاع ملی' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا ہے' اور ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا ہے' ہمارا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دے گی اُنہیں سمجھ بوجھ دے گی' اُنہیں سکھائے گی' اُنہیں حکم دے گی' اُنہیں منع کرے گی' اور دوسری قوم اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کرے گی' سیکھے گی' سمجھ بوجھ حاصل کرے گی (اگر ایسا نہ ہوا) تو میں اُنہیں دنیا میں سزا دوں گا' اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سکھائیں گے؟ نبی کریم نے اُن کے سامنے اپنی بات دُہرا دی' اُن لوگوں نے بھی اپنی بات دُہرائی' کیا ہم دوسروں کو سکھائیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی' اُن لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا کریں! تاکہ وہ لوگ اُن دوسرے لوگوں کو سمجھ بوجھ دیں' تعلیم دیں اور سکھائیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' اُن پر داؤد کی زبانی لعنت کی گئی'' ......الآیۃ

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بکیر بن معروف ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کو پھینک دو! امام احمد نے ایک روایت کے مطابق اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی فرماتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(بَابُ مَنْ عَلِمَ فَلْيَعْمَلْ)

باب: جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اُسے عمل بھی کرنا چاہیے

749 - عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بُنْيَانٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا - وَأَشَارَ بِكَفِّهِ - وَكُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهِ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ هَانِئُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، قَالَ ابْنُ حِبَّانَ: لَا يَحِلُّ الِاحْتِجَاجُ بِهِ بِحَالٍ.

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر عمارت اپنے بنانے والے کے لیے وبال ہوگی' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے

اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ اور قیامت کے دن ہر علم اپنے صاحب کے لیے وبال ہوگا' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اُس پر عمل کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

750 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تَعَلَّمُوا، فَمَنْ عَلِمَ فَلْيَعْمَلْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اے لوگو! علم حاصل کرو اور جو شخص علم حاصل کر لے اُسے عمل بھی کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے البتہ یہ بات ہے کہ ابوعبیدہ نام کے راوی نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

(بَابٌ فِيمَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ)

باب: عالم کے لئے اور جاہل کے لیے کیا مناسب ہے؟

751 _ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَسْكُتَ عَلَى عِلْمِهِ، وَلَا يَنْبَغِي لِلْجَاهِلِ أَنْ يَسْكُتَ عَلَى جَهْلِهِ، قَالَ اللهُ _ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) (النحل: 43).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عالم کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے علم کے حوالے سے خاموشی اختیار کرے اور جاہل کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی جہالت کے حوالے سے خاموشی اختیار کرے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اہل علم سے دریافت کرو! اگر تم علم نہیں رکھتے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابوحمید ہے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

750- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 8760

751- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5365

(بَابٌ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لِطَلَبِ الْعِلْمِ)

باب: جو شخص علم کے حصول کے لئے نماز ترک کردے

752 _ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ يَصُدُّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ وَعَنْ صِلَةِ الرَّحِمِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ؟،

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ شعبہ فرماتے ہیں: یہ حدیث (یعنی علم حدیث حاصل کرنا) تمہیں اللہ کے ذکر' نماز اور صلہ رحمی سے روک دیتا ہے' تو کیا تم لوگ باز آنے والے ہو؟

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ السُّؤَالِ عَنِ الْفِقْهِ)

باب: فقہ کے بارے میں سوال کرنا

753 _ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ _ يَعْنِي السُّلَمِيَّ _ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْخُذُونَ مِنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَشْرَ آيَاتٍ فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْأُخْرَى حَتّٰى يَعْلَمُوا مَا فِي هٰذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، قَالَ: فَيُعَلِّمُنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ،

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، اخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ.

❁❁ ابوعبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: ہمیں اُن صحابی نے یہ بات بتائی ہے' جو ہمیں قرآن سکھایا کرتے تھے' وہ فرماتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے دس آیات سیکھتے تھے' تو اگلی دس آیات کا علم اُس وقت تک حاصل نہیں کرتے تھے' جب تک وہ پہلے والی دس آیات میں موجود علم اور عمل کے ہر پہلو سے واقف نہیں ہو جاتے تھے' وہ صحابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں علم اور عمل (دونوں کی) کی تعلیم دیتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے' جو عمر کے آخری حصے میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

754 _ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: كُنْتُ مُجَاوِرَةً أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

752-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده2639' اورده المؤلف فی المقصد العلی90

753-اورده المؤلف فی زوائد المسند213

754-اخرجه الامام احمد فی مسنده377/6' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر127/25' اورده المؤلف فی زوائد المسند212

فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ زَوْجَهَا جَامَعَهَا فِي الْمَنَامِ، أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَضَحْتِ النِّسَاءَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، وَلَنَا أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَمَّا أُشْكِلَ عَلَيْنَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ نَكُونَ مِنْهُ عَلَى عَمْيَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ" فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ لِلْمَرْأَةِ مَاءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَنَّى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟ هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ، وَفِي إِسْنَادِ أَحْمَدَ انْقِطَاعٌ بَيْنَ أُمِّ سُلَيْمٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ. وَتَأْتِي أَحَادِيثُ مِنْ هٰذَا فِي الطَّهَارَةِ وَفِي الِاحْتِلَامِ إِنْ شَاءَ اللهُ.

❁❁ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں رہی ہوں' ایک دفعہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اِس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی عورت خواب میں یہ دیکھتی کہ اُس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر رہا ہے' تو کیا وہ عورت غسل کرے گی؟ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تم نے اللہ کے رسول کے سامنے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے' سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے' ہمیں جو مشکل پیش آتی ہے ہم اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سوال کر لیں' یہ اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم اُس کے حوالے سے ناواقف رہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا' جب وہ پانی (یعنی منی کا خروج) پالے' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت کا بھی پانی ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کا بچہ اور کس وجہ سے اُس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ یہ عورتیں بھی مردوں کا حصہ ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ "صحیح" میں اختصار کے ساتھ منقول ہے' امام احمد کی سند میں سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نامی راوی کے درمیان "انقطاع" ہے' اِس موضوع سے متعلق دیگر احادیث طہارت سے متعلق اور احتلام سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

755 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ عِشْتُ بُرْهَةً مِنْ دَهْرٍ وَإِنَّ أَحَدَنَا يُؤْتَى الْإِيمَانَ قَبْلَ الْقُرْآنِ، وَتَنْزِلُ السُّورَةُ عَلَى مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَيَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَمَا يَنْبَغِي أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ مِنْهَا كَمَا تَعَلَّمُونَ أَنْتُمُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا يُؤْتَى أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ قَبْلَ الْإِيمَانِ، فَيَقْرَأُ مَا بَيْنَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِلَى خَاتِمَتِهِ مَا يَدْرِي مَا آمِرُهُ وَلَا زَاجِرُهُ، وَمَا يَنْبَغِي أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ (مِنْهُ)، وَيَنْثُرُهُ نَثْرَ الدَّقَلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ایک زمانہ ایسے عالم میں گزارا ہے کہ ہم میں سے کسی ایک کو

قرآن سے پہلے ایمان عطا کیا جاتا تھا' جب حضرت محمد ﷺ پر کوئی سورت نازل ہوتی تھی' تو وہ شخص اُس کے حلال اور حرام کا علم حاصل کرتا تھا' اور اُس چیز کا بھی علم حاصل کرتا تھا' جس سے واقف ہونا اُس کے لئے مناسب تھا' بالکل اُسی طرح' جس طرح (آج کے زمانے میں) تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرتے ہو' پھر میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا' جنہیں ایمان سے پہلے قرآن دے دیا گیا' وہ سورۂ فاتحہ سے لے کر' قرآن کے آخر تک پورا پڑھ لیتے ہیں' لیکن اُنہیں یہ پتا نہیں ہوتا' کہ قرآن اُنہیں کیا حکم دیتا ہے اور کس چیز سے منع کرتا ہے؟ اور کسی شخص کے لیے یہ مناسب بھی نہیں ہے کہ وہ اِن چیزوں کا علم حاصل کرے' وہ تیزی سے اس کو یوں پڑھتا ہے' جس طرح ردّی کھجوریں پھینک دی جاتی ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

756 ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَاَبَا مُوْسٰى اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: " تَسَانَدَا وَتَطَاوَعَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا ". فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ، فَحَثَّهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالتَّفَقُّهِ وَالْقُرْاٰنِ، وَقَالَ: اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ: اِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے لگے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے کا ساتھ دینا' ایک دوسرے کی بات ماننا' خوشخبری سنانا' متنفر نہ کرنا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے' اُنہیں اسلام' دین کی سمجھ بوجھ اور قرآن کے حوالے سے ترغیب دی اور یہ فرمایا: میں تم لوگوں کو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے بارے میں بتاتا ہوں' جب کسی شخص کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا جائے' تو وہ اہلِ جنت میں سے ہوگا' اور جب کسی کا ذکر برائی کے ساتھ کیا جائے' تو وہ اہلِ جہنم میں سے ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِيْمَنْ يَرْبُطُ الشَّيْءَ يَسْتَذْكِرُ بِهٖ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو کوئی چیز باندھ لے' تاکہ اُس کے ذریعے وہ کوئی بات یاد رکھے

757 ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ خَيْطًا، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: " اَسْتَذْكِرُ بِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ غِيَاثُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

756-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط7416

757-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير4430

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں دھاگا (بندھا ہوا) دیکھا' تو دریافت کیا: یہ کس لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کے ذریعے میں یاد رکھتا ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی غیاث بن ابراہیم ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

758 _ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ يَرْبُطُ الْخَيْطَ فِي خَاتَمِهِ يَسْتَذْكِرُ بِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: اَنَّ غِيَاثَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ الضَّعِيفَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَرَوَى عَنْهُ بَقِيَّةُ.

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی میں دھاگا باندھ لیتے تھے' تا کہ اُس کے حوالے سے کوئی چیز یاد رکھیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: بقیہ نے ابوعبدالرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: غیاث بن ابراہیم جو ایک ضعیف راوی ہے' اُس کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے' بقیہ نے اُس سے روایت نقل کی ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ نَشَرَ عِلْمًا اَوْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ اَوْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو علم پھیلائے' یا بھلائی کی طرف رہنمائی کرے' یا قرآن کی تعلیم دے

759 _ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثْلِ عِلْمٍ يُنْشَرُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے کوئی بھی ایسا صدقہ نہیں کیا ہوگا' جو علم کو پھیلانے کی مانند ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عون بن عمارہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

760 _ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الْاَجْوَدِ الْاَجْوَدِ؟ اللهُ الْاَجْوَدُ الْاَجْوَدُ، وَاَنَا اَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ، وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَحْدَهُ، وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ _ عَزَّ وَجَلَّ _ حَتّٰى يُقْتَلَ.

758-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير4431

759-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 6964

760-اخرجه الامام احمد فی مسنده2782' اورده المؤلف فی المقصد العلی105 1265

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا سخی ہے' سب سے بڑا سخی ہے' اور اولادِ آدم میں' میں سب سے بڑا سخی ہوں' اور میرے بعد وہ شخص سب سے بڑا سخی ہے' جو علم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے علم کو پھیلا دیتا ہے اُسے قیامت کے دن' ایک اُمت کی صورت میں زندہ کیا جائے گا' اور وہ شخص (بھی سب سے بڑا سخی ہے) جو اپنی جان اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہے' یہاں تک کہ شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

761 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ تَسْمَعُهَا، ثُمَّ تَحْمِلُهَا إِلَى أَخٍ لَكَ مُسْلِمٍ، فَتُعَلِّمُهَا إِيَّاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عمدہ عطیہ' وہ حق بات ہے' جسے تم سنو اور پھر اُسے اپنے مسلمان بھائی تک پہنچا دو' اور اُسے اس بات کی تعلیم دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن حصین عقیلی ہے اور وہ متروک ہے۔

762 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ _ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، تَفَرَّدَ عَنْهُ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا' اُس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن مختار ہے' بکر بن عبدالرحمن اُس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

763 _ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ لِرَجُلٍ: " اذْهَبْ: فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ضَعِيفٌ، وَمَعَ ضَعْفِهِ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم جاؤ! بے شک بھلائی کی طرف

762-اورده المؤلف فی کشف الاستار154

763-اخرجه الامام احمد فی مسنده5/357، 358' اورده المؤلف فی زوائد المسند179

رہنمائی کرنے والا اُسے کرنے والے کی مانند ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ضعیف ہے اُس کے ضعف کے ہمراہ اس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

764 _ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، يَرْوِي عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، وَيَرْوِي عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، وَلَيْسَ هُوَ عِمْرَانَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: لِاَنَّ ذَاكَ مَدَنِيٌّ، وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ فِي هٰذَا: اِنَّهُ بَصْرِيٌّ، وَابْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَ هٰذَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اُسے کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمران بن محمد ہے اس نے ابوحازم سے روایت نقل کی ہے جبکہ اُس سے عبداللہ بن محمد بن عائشہ نے روایت نقل کی ہے یہ عمران بن محمد بن سعید بن مسیب نہیں ہے کیونکہ وہ مدنی ہے امام طبرانی نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ بصری ہے ابن سعید نے ابوحازم سے سماع نہیں کیا ہے میں نے کسی کو اُس راوی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

765 _ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْبَزَّارُ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَابْنُ عَدِيٍّ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرآن کا علم حاصل کریں اور اس کی تعلیم دیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس میں ایک راوی علی بزار ہے ویسے یحییٰ بن معین اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

766 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: نِعْمَ الْمَجْلِسُ الَّذِي تُذْكَرُ فِيْهِ الْحِكْمَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اچھی محفل وہ ہے جس میں حکمت (یعنی دانشمندی) کا ذکر کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

764- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 24/9، اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 2384، اخرجه الامام احمد في مسنده 306/6

بَابٌ فِيمَنْ سَنَّ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ دَعَا إِلَى هُدًى

باب: اُس شخص کا بیان' جو بھلائی کے کسی کام' یا اُس کے علاوہ (یعنی برائی) کا طریقہ آغاز کرے یا وہ ہدایت کی طرف دعوت دے

767 _ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُنْعِشُ لِسَانَهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا جَرَى لَهُ أَجْرُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَفَّاهُ اللهُ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ أَحْمَدُ: لَا يُعْرَفُ. قُلْتُ: وَشَيْخُ ابْنِ مَوْهَبٍ مَالِكُ بْنُ حَالِكِ بْنِ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيُّ، لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی زبان کو حق کے لیے استعمال کرتا ہے' تا کہ اُس کے بعد اس حق پر عمل کیا جائے' تو اُس شخص کا اجر قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے' پھر قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُسے پورا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن عبداللہ بن موہب ہے' امام احمد فرماتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے (یا اِس کی شناخت نہیں ہو سکی) (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن موہب کے استاد مالک بن حالک بن حارثہ انصاری ہیں' میں نے کسی کو اُن کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

768 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أُجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ: رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ، وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَرَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چار لوگ ہیں' جن کے اُجور موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں' وہ شخص جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جائے' وہ شخص جو کسی علم کی تعلیم دے' تو جب تک اُس علم پر عمل کیا جاتا رہتا ہے' اس شخص کا عمل جاری رہتا ہے' وہ شخص جو صدقہ جاریہ کرے کہ جب تک وہ صدقہ چلتا رہتا ہے' اُس کا اجر جاری رہتا ہے اور وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ کر جائے' جو اس کے لئے دعا کرے''۔

767- اخرجه الامام احمد فی مسنده' 266/3' اورده المؤلف فی زوائد المسند 181

768- اخرجه الامام احمد فی مسنده' 269/5' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7831' اورده المؤلف فی زوائد المسند 182

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

769 _ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَهُوَ فِيْ قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، اَوْ كَرَى نَهْرًا، اَوْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْ غَرَسَ نَخْلًا، اَوْ بَنَى مَسْجِدًا، اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، اَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ .

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات لوگ ہیں' جن کا اجر اُن کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے' جبکہ وہ قبر میں ہوتے ہیں' وہ شخص جو کسی علم کی تعلیم دے' یا نہر کھدوائے' یا کنواں کھدوائے' یا درخت لگائے' یا مسجد بنائے' یا قرآن مجید وراثت میں منتقل کرے' یا ایسی اولاد چھوڑ کر جائے' جو اُس کے مرنے کے بعد' اُس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبیداللہ عرزمی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

770 _ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَاَمْسَكَ الْقَوْمُ، ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا اَعْطَاهُ، فَاَعْطَاهُ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتُنَّ بِهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ وَمِنْ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتُنَّ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِنْ اَوْزَارِ مَنْ تَبِعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا .

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، اِلَّا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص نے کچھ مانگا' تو لوگوں نے کچھ نہیں دیا' پھر ایک شخص نے اُسے کچھ دیا' تو (اُس کی دیکھا دیکھی) دوسرے لوگوں نے بھی دے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے طریقے کا آغاز کرتا ہے اور پھر اُس طریقے کی پیروی کی جاتی ہے' تو اُس شخص کو اُس کا اپنا اجر بھی ملتا ہے اور جس نے اُس کی پیروی کی تھی' اُن کا اجر بھی ملتا ہے' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے' اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرتا ہے' جس کی پیروی کی جاتی ہے' تو اُس شخص کو اس کا اپنا گناہ بھی ملتا ہے اور اُن لوگوں کا گناہ بھی ملتا ہے' جو اُس کی پیروی کرتے ہیں' اور اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

769- اورده المؤلف فی کشف الاستار 149

770- اخرجه الامام احمد فی مسنده 683/2 ح 10759' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 2656 ' اورده المؤلف فی زوائد المسند 180' اورده المؤلف فی کشف الاستار 150

یہ روایت امام احمدٗ امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف ابوعبیدہ بن حذیفہ کا معاملہ مختلف ہے' اُسے امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

771 _ وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَفْدُ عَبْدِ قَيْسٍ مُجْتَابِي النِّمَارِ، عَلَيْهِمْ أَثَرُ الضُّرِّ، فَسَاءَهُ مَا رَأَى مِنْ هَيْئَاتِهِمْ، فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِالصَّدَقَةِ وَحَرَّضَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: "لِيَتَصَدَّقِ الرَّجُلُ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، وَلْيَتَصَدَّقْ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ". قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِصُرَّةٍ فَوَضَعَهَا، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى اجْتَمَعَ شَيْءٌ مِنْ ثِيَابٍ وَطَعَامٍ. قَالَ: فَتَهَلَّلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ حَتّٰى صَارَ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، ثُمَّ قَالَ: "مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

قُلْتُ: عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ طَرَفٌ مِنْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

❁❁ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' ان لوگوں نے چمڑے کا لباس پہنا ہوا تھا اور تنگی کے آثار ان پر نمایاں تھے' ان کی صورتحال دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کو افسوس ہوا' آپ گھر تشریف لے گئے' پھر آپ تشریف لائے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا' اور اس حوالے سے ترغیب دی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی اپنی گندم کا ایک صاع صدقہ کر دے' کوئی کھجور کا ایک صاع صدقہ کر دے' راوی بیان کرتے ہیں: (سب سے پہلے) ایک شخص تھیلی لے کر آیا اور وہ رکھ دی' پھر لوگ یکے بعد دیگرے چیزیں لانے لگے' یہاں تک کہ کپڑوں اور اناج کی بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک جگمگانے لگا' یوں جیسے وہ سونے کا بنا ہو' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی اچھے کام کا آغاز کرتا ہے اور اُس کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے' تو اُس شخص کو اس کام کا اجر ملتا ہے اور ان لوگوں کی مانند بھی اجر ملتا ہے جنہوں نے اس پر عمل کیا ہو اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے' اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرتا ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے تو اس کا گناہ اس شخص کو ہو گا اور ان لوگوں کا گناہ بھی ہو گا' جو اس پر عمل کریں گے حالانکہ اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے اس کا ایک حصہ نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی غسان بن ربیع ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

772 _ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً

771۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 4386

فَلَهُ أَجْرُهَا مَا عُمِلَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ حَتَّى تُتْرَكَ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ إِثْمُهَا حَتَّى تُتْرَكَ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُ الْمُرَابِطِ حَتَّى يُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے جب تک اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اس پر عمل کیا جاتا رہے یہاں تک کہ اُسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرتا ہے تو جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا اس کا گناہ اس شخص کے ذمہ لازم ہوتا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے اس کے لیے پہریدار کا عمل جاری رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اُسے دوبارہ زندہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

773 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتُّبِعَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ تَمَّامٍ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَجَمَاعَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اور پھر اس (ہدایت) کی پیروی کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے اجر کی مانند اُسے بھی اجر ملتا ہے حالانکہ اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے تو اُن لوگوں کے گناہ کی مانند اُسے بھی گناہ ہوتا ہے حالانکہ اُن لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن تمام ہے جسے امام بخاری اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔

774 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: إِنَّ ابْنَ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ لَيُقَاسِمُ أَهْلَ النَّارِ نِصْفَ عَذَابِهِمْ قِسْمَةً صِحَاحًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَ لِشَيْخِ الْبَزَّارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَطَّارِ، يَرْوِي عَنْ عَفَّانَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تا کہ وہ

774-اورده المؤلف فی کشف الاستار190

اہل جہنم کے عذاب کے نصف حصے کا حصہ دار بن جائے' جو برابر کا حصہ ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا' جس نے امام بزار کے استاد عبداللہ بن اسحاق عطار کے حالات نقل کیے ہوں' اُن صاحب نے عفان نامی راوی سے روایت نقل کی ہے۔

775 - وَعَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ - وَكَانَ شَيْخًا قَدِيمًا - قَالَ: كُنَّا مَعَ طَاوُسٍ فِي الْمَقَامِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: قَوْمٌ أَخَذَهُمُ ابْنُ هِشَامٍ فِي سَبَبٍ فَطَوَّقَهُمْ، فَسَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَمْ يَكُنْ يَمُوتُ حَتّٰى يُصِيبَهُ ذٰلِكَ قَالَ بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: فَأَنَا رَأَيْتُ ابْنَ هِشَامٍ حِينَ عُزِلَ، فَأَتَى عُمَّالُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَطَوَّقُوهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ ابْنُ حِبَّانَ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❁❁ بشر بن عبیداللہ' جو ایک پرانے بزرگ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ طاؤس کے ہمراہ ایک جگہ پر تھے' انہوں نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ ایک شخص نے بتایا: یہ سب وہ لوگ ہیں' جنہیں ابن ہشام نے کسی جرم میں پکڑا ہے' اور اُن کے گلے میں طوق ڈال دیے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے طاؤس کو سنا' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اِس امت میں کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا' وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا' جب تک اُسے وہ چیز لاحق نہیں ہوگی''

بشر بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو دیکھا' جب اُسے معزول کیا گیا' تو ولید بن عبدالملک کے اہلکار آئے اور اُنہوں نے ابن ہشام کے گلے میں طوق ڈال دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی بشر بن عبیداللہ ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ)

باب: علم کو یاد رکھنا

776 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِابْنِ عَبَّاسٍ: "يَا غُلَامُ، يَا غُلَيِّمُ - أَوْ يَا غُلَيْمُ يَا غُلَامُ - احْفَظْ عَنِّي كَلِمَاتٍ، قَالَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الْمُعْجَمِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَقَوْلُهُ: "فِي الْمُعْجَمِ" يَعْنِي مُعْجَمَ أَبِي يَعْلَى، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

775-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر10991' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط3547

776-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده1094' اورده المؤلف فی المقصد العلی89

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے لڑکے! اے چھوٹے لڑکے! (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اے چھوٹے لڑکے! اے لڑکے! میری کچھ باتیں یاد رکھنا!...... اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو "معجم" میں ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اُن کا یہ کہنا: جو "معجم" میں ہے' اس سے مراد "معجم ابویعلیٰ" ہے' اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ التَّحْدِيثِ)

باب: بات چیت کرتے ہوئے خوشبو لگانا

777 - عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا أَتَيْتُ أَنَسًا دَعَا بِطِيبٍ، فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ وَعَارِضَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ثابت بیان کرتے ہیں: جب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا' تو وہ خوشبو منگوا کر اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگاتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابٌ فِي الْعَمَلِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ)

باب: کتاب وسنت پر عمل کرنا

778 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ، فَقَالَ: "أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ" قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، أُوتِيتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ، وَعَلِمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَتُجُوِّزَ بِي، وَعُوفِيتُ وَعُوفِيَتْ أُمَّتِي، فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا مَا دُمْتُ فِيكُمْ، فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، أَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' تو یوں محسوس ہو رہا تھا' جیسے آپ الوداع کہنے لگے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا:

"میں اُمّی نبی ہوں" یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:) "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' مجھے واضح اور جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں' مجھے جہنم کے نگران فرشتوں اور عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں کا علم ہے'

777-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده3479' اورده المؤلف فى المقصد العلى84

778-اورده المؤلف فى زوائد المسند183

اور مجھے سہولت دی گئی' مجھے عافیت عطا کی گئی اور میری اُمت کو عافیت عطا کی گئی' جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں' تم لوگ اطاعت و فرمانبرداری کرو' اور جب میں رخصت ہو جاؤں گا' تو تم پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کرنا لازم ہے' تم اِس کے حلال کو حلال قرار دینا' اور اِس کے حرام کو حرام قرار دینا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

779 _ وَعَنِ ابْنِ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ " قَالُوْا: بَلٰى, قَالَ: " اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِاَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهٖ، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا، وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ اَبَدًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابن شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی ہم اِس بات کی گواہی دیتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن' اِس کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے' تم اِسے مضبوطی سے تھام کے رکھو! اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے' اور کبھی بھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

780 _ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ بِالْجُحْفَةِ، فَقَالَ: " اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ " قُلْنَا: بَلٰى, قَالَ: " فَاَبْشِرُوْا: فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِاَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهٖ، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''جحفہ'' کے مقام پر موجود تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اِس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' بے شک قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے' ہم نے عرض کی: جی ہاں! (یعنی ہم اِس بات کی گواہی دیتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم یہ خوشخبری حاصل کرو! اِس قرآن کی ایک طرف' اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تم اِسے مضبوطی سے تھام کے رکھو! اس کے بعد تم کبھی

779-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 188/22

780-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 1539' اخرجه الإمام الطبرانی فی معجمه الصغیر 98/2' اورده المؤلف فی کشف الاستار 120

ہلاکت کا شکار نہیں ہوگے اور کبھی گمراہ نہیں ہوگے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعبادہ زرقی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

781 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اتَّبَعَ كِتَابَ اللهِ هَدَاهُ اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَوَقَاهُ سُوءَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ قَالَ: (فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ)(طه: 123).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو شَيْبَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی کتاب کی پیروی کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے گمراہی سے (بچا کر) ہدایت نصیب کرے گا اور قیامت کے دن اُسے برے حساب سے محفوظ رکھے گا' اِس کی (دلیل) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا' تو وہ گمراہ نہیں ہوگا اور بدنصیب نہیں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوشیبہ ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

782 _ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: اعْمَلُوا بِالْقُرْآنِ، وَأَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَاقْتَدُوا بِهِ وَلَا تَكْفُرُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ، وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي: كَيْمَا يُخْبِرُونَكُمْ، وَآمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ، لِيَسَعْكُمُ الْقُرْآنُ وَمَا فِيهِ مِنَ الْبَيَانِ: فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، وَلِكُلِّ آيَةٍ مِنْهُ نُورٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، أَمَا إِنِّي أُعْطِيتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ، وَأُعْطِيتُ طه وَالطَّوَاسِينَ مِنْ أَلْوَاحِ مُوسَى، وَأُعْطِيتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَأُعْطِيتُ الْمُفَصَّلَ نَافِلَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَيْضًا: فَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَاسْأَلُوا عَنْهُ أَهْلَ الْعِلْمِ يُخْبِرُوكُمْ.

وَلَهُ إِسْنَادَانِ: فِي أَحَدِهِمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ، وَفِي الْآخَرِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَضَعَّفَهُ الْبَاقُونَ.

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قرآن پر عمل کرو! اِس کے حلال کو حلال قرار دو' اس کے حرام کو حرام قرار دو' اس کی پیروی کرو' اس کی کسی چیز کا انکار نہ کرو' جو چیز تمہارے سامنے مشتبہ ہو' اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور میرے بعد اولی الامر کی طرف لوٹا دو' تاکہ وہ تمہیں

781- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 12437' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 5466

اِس حوالے سے خبر دیدیں' تم لوگ تورات' انجیل' زبور اور انبیاء کو اُن کے پروردگار کی طرف سے' جو کچھ دیا گیا' اُس پر ایمان رکھو! قرآن اور اُس میں جو بیان موجود ہے' وہ تمہیں شفا دے' کیونکہ یہ (قرآن) شفاعت کرنے والا ہے' جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور بحث کرنے والا ہے جس کی تصدیق کی جائے گی' اس کی ہر ایک آیت میں قیامت تک کے لیے نور موجود ہے' 'ذکر' میں سے سورۂ بقرہ مجھے عطا کی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی 'الواح' میں سے' سورۂ طٰہٰ اور سورۂ طور مجھے عطا کی گئی ہیں' سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات' عرش کے نیچے موجود خزانے سے مجھے عطا کی گئی ہیں' اور مجھے اضافی طور پر 'مفصل' عطا کی گئی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اِس کے حوالے سے جو شبہ تمہیں لاحق ہو' اُس کے بارے میں تم اہل علم سے سوال کرو' وہ تمہیں بتادیں گے''۔

اس روایت کی دو اسناد ہیں' جن میں سے ایک میں عبداللہ بن ابوحمید نامی راوی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے اور دوسری میں عمران القطان نامی راوی ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب 'الثقات' میں کیا ہے' جبکہ باقی حضرات نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

783 _ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ (عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ) قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ (بِالْهَاجِرَةِ) مَرْعُوْبٌ فَقَالَ: ' اَطِيْعُوْنِيْ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، وَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَحِلُّوْا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ،

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ دن چڑھے کے وقت نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کچھ پریشان تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تک میں تمھارے درمیان موجود ہوں' تم میری اطاعت کرو اور تم پر اللہ کی کتاب (کی پیروی کرنا) لازم ہے' تم اُس کے حلال کو حلال قرار دو' اور اُس کے حرام کو حرام قرار دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

784 _ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ، وَاَهْلَ بَيْتِيْ، وَاِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ،

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

783- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 38/18

784- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 4921

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں نائب کے طور پر چھوڑ کے جارہا ہوں' اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت' یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ یہ دونوں حوض (کوثر) پر آجائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

785 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَشَى إِلَى سُلْطَانِ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ لِيُذِلَّهُ أَذَلَّ اللّٰهُ رَقَبَتَهُ مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ. زَادَ مُسَدَّدٌ: وَسُلْطَانُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ: كِتَابُ اللّٰهِ _ تَعَالَى _ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ، وَزَعَمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو مِحْصَنٍ أَنَّهُ رَجُلُ صِدْقٍ، قُلْتُ: وَمَنْ أَبُو مِحْصَنٍ مَعَ هَؤُلَاءِ؟!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زمین میں' اللہ کے مقرر کردہ سلطان کی طرف چل کر جاتا ہے' تاکہ اُسے ذلت کا شکار کرے' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو ذلت کا شکار کردیتا ہے اور جو کچھ اُس کے لیے آخرت میں (عذاب) تیار کیا گیا ہے' وہ اِس کے علاوہ ہے''۔

مسدد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''زمین میں' اللہ تعالیٰ کے سلطان سے مراد اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن قیس ابوعلی رجبی ہے' جسے امام بخاری امام احمد اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک صاحب جن کا نام ابومحصن ہے' ان کا یہ کہنا ہے: وہ (یعنی حسین بن قیس ابوعلی رجبی) سچے آدمی ہیں۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِن حضرات (یعنی امام بخاری اور امام احمد وغیرہ) کے مقابلے میں' ابومحصن نامی شخص کون ہے؟

786 _ وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: أَلَا إِنَّ رَحَى الْإِسْلَامِ دَائِرَةٌ، قَالَ: كَيْفَ نَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اعْرِضُوا حَدِيثِي عَلَى الْكِتَابِ، فَمَا وَافَقَهُ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا قُلْتُهُ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ،

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار! اسلام کی چکی گھومتی رہے گی' راوی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے منسوب حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو' جو (حدیث) اُس (کتاب اللہ) کے مطابق ہوگی' وہ

785- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11534

میری طرف سے ہوگی اور میں نے ہی وہ بات کہی ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یزید بن ربیعہ ہے اور وہ متروک اور منکر الحدیث ہے۔

787 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: سُئِلَتِ الْيَهُودُ عَنْ مُوسَى فَأَكْثَرُوا فِيهِ وَزَادُوا وَنَقَصُوا حَتَّى كَفَرُوا، وَسُئِلَتِ النَّصَارَى عَنْ عِيسَى فَأَكْثَرُوا فِيهِ وَزَادُوا وَنَقَصُوا حَتَّى كَفَرُوا بِهِ، وَإِنَّهُ سَتَفْشُو عَنِّي أَحَادِيثُ، فَمَا أَتَاكُمْ مِنْ حَدِيثِي فَاقْرَءُوا كِتَابَ اللهِ فَاعْتَبِرُوهُ، فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ فَأَنَا قُلْتُهُ، وَمَا لَمْ يُوَافِقْ كِتَابَ اللهِ فَلَمْ أَقُلْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو حَاضِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یہودیوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے اُن کے بارے میں کثرت کی اور کمی وبیشی کی' یہاں تک کہ اُنہوں (یعنی یہودیوں) نے کفر کیا' عیسائیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اُنہوں نے ان کے بارے میں کثرت کی اور کمی وبیشی کی' یہاں تک کہ انہوں (یعنی عیسائیوں) نے کفر کر دیا' عنقریب میرے حوالے سے احادیث پھیل جائیں گی' تمہارے پاس میری جو بھی حدیث آئے' تو تم اللہ کی کتاب کی تلاوت کرو! اور اُس سے موازنہ کرو' جو حدیث' اللہ کی کتاب کے مطابق ہوگی' وہ میں نے کہی ہوگی' اور جو حدیث' اللہ کی کتاب کے مطابق نہیں ہوگی' وہ میں نے نہیں کہی ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابو حاضر عبد الملک بن عبد ربہ ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

788 _ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يُحِلُّ حَلَالَهُ، وَيُحَرِّمُ حَرَامَهُ _ حَرَّمَ اللهُ لَحْمَهُ وَدَمَهُ عَلَى النَّارِ، وَجَعَلَهُ رَفِيقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: صَالِحٌ، لَيْسَ بِالْمَتِينِ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: عَامَّةُ حَدِيثِهِ تَابَعَهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص قرآن سیکھتا ہے' اور دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہے' وہ قرآن کے حلال کو حلال قرار دیتا ہے اور اس کے حرام کو حرام قرار دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کا گوشت اور اس کا خون آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے' اور

787- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 13224

788- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 126/2

سفر نیک (فرشتوں) کو اس کا ساتھی بنا دیتا ہے یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ قرآن اس شخص کے حق میں حجت ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبید بن اسحاق ہے، امام احمد، یحییٰ اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، لیکن شیعہ شخص ہے، ابن عدی کہتے ہیں: انہوں نے جو نقل کردہ روایات احادیث کے حوالے سے دوسرے راویوں سے اس کی مخالفت کی ہے۔

789_ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ قَيَّدَهُ الْقُرْآنُ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ هَوَى نَفْسِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے معاذ! بے شک مومن کو قرآن اس کی نفسانی خواہش کے بہت سے پہلوؤں سے قید رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن حصین ہے اور وہ متروک ہے۔

790_ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَفْضَلَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَالْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا وَضِيَاعًا فَعَلَيَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَعَزَا الشَّيْخُ جَمَالُ الدِّينِ الْمِزِّيُّ بَعْضَ هَذَا إِلَى النَّسَائِيِّ، وَلَعَلَّهُ فِي الْكُبْرَى، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ، ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِيٍّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والی بات اللہ کی کتاب ہے (اور سب سے زیادہ فضیلت والا) طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے، امور میں سب سے برے نئے پیدا شدہ امور ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے، جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا تو وہ میری ذمہ داری ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے، شیخ جمال الدین مزی نے اس کے کچھ حصے کی نسبت امام نسائی کی طرف کی ہے، بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ حصہ "سنن کبریٰ" میں ہوگا، اس کی سند میں ایک راوی محمد بن جعفر بن محمد بن علی ہاشمی ہے، ان کا ذکر ابن عدی نے کیا ہے۔

791_ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، مَنِ اتَّبَعَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ

789- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 8317

790- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 9418

791- اورده المؤلف فى كشف الاستار 121

وَمَنْ تَرَكَهُ اَوْ اَعْرَضَ عَنْهُ - اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - زُخَّ فِي قَفَاهُ إِلَى النَّارِ.
رَوَاهُ الْبَزَّارُ هٰكَذَا مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک یہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے کہ اِس کی شفاعت قبول ہوگی' جو شخص اِس کی پیروی کرے گا' یہ اُسے جنت تک لے جائے گا' اور جو شخص اِسے چھوڑ دے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اِس سے منہ موڑے گا (راوی کو شک ہے' یا شاید اس کی مانند کوئی اور کلمہ ہے) تو اُسے گدی کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے' اِسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

792 - وَرُوِيَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: بِنَحْوِهِ.
وَرِجَالُ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْمَرْفُوعِ ثِقَاتٌ، وَرِجَالُ اَثَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِيْهِ الْمُعَلَّى الْكِنْدِيُّ، وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ ایک اور سند کے حوالے سے اس کی مانند روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول مرفوع حدیث کے رجال ثقہ ہیں' جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ''اثر'' کے رجال میں ایک راوی معلّٰی کندی ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

793 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ قَوْمٌ عَلَى بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَتَنَازَعُونَ فِي الْقُرْآنِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمًا مُتَغَيِّرًا وَجْهُهُ، فَقَالَ: يَا قَوْمُ، بِهٰذَا اُهْلِكَتِ الْاُمَمُ، وَاِنَّ الْقُرْآنَ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ، وَهُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے' قرآن کے بارے میں بحث کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے (تو غصے کی شدت کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے (کا رنگ) تبدیل ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اِسی وجہ سے دوسری اُمتیں ہلاکت کا شکار ہوئی تھیں' بیشک قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے' تو تم اِس کے ایک حصے کے ذریعے' کسی دوسرے حصے کی تکذیب نہ کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صالح بن ابو اخضر ہے' اور یہ ان افراد میں سے ایک ہے کہ جن کے ضعیف ہونے کے باوجود ان کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(بَابٌ ثَانٍ مِّنْهُ فِيْ اتِّبَاعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَعْرِفَةِ الْحَلَالِ مِّنَ الْحَرَامِ)

باب: اس سے متعلق دوسرا باب' جو کتاب وسنت کی پیروی کرنے' اور حرام کے مقابلے میں' حلال کی معرفت حاصل کرنے کے بارے میں ہے

794 _ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَلَّ اللهُ فِيْ كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، فَاقْبَلُوا مِنَ اللهِ عَافِيَتَهُ: فَاِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِيَنْسَى شَيْئًا" ثُمَّ تَلَا "(وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مریم: 64).

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے' وہ حلال ہے' اور جسے حرام قرار دیا ہے' وہ حرام ہے' اور جس کے حوالے سے وہ خاموش رہا ہے' تو یہ معافی ہے' تو تم اللہ تعالیٰ سے اُس کی عطا کردہ عافیت کو قبول کرو! بے شک اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولتا نہیں' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

795 _ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ افْتَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تُكَلَّفُوهَا، رَحْمَةً لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ، وَنُسِبَ اِلَى الْوَضْعِ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض قرار دی ہیں' تو تم انہیں ضائع نہ کرو' اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں' تم ان سے تجاوز نہ کرو' اور اس نے کئی چیزوں کے حوالے سے' بھولے بغیر خاموشی اختیار کی ہے' تو تم اس کے پابند نہیں ہو' اس نے تمہارے لیے رحمت کے طور پر ایسا کیا ہے' تو تم اسے قبول کرو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اصرم بن حوشب ہے' وہ متروک ہے اور اس کی نسبت حدیث ایجاد کرنے کی طرف کی گئی ہے۔

794-اورده المؤلف في كشف الاستار 123

795-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8938' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 122/2

123

796 _ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَنَهَى عَنْ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَغَفَلَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ هٰكَذَا فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ، وَكَاَنَّ بَعْضَ الرُّوَاةِ ظَنَّ اَنَّ هٰذَا مَعْنًى وَسَكَتَ، فَرَوَاهَا كَذٰلِكَ _ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ _ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض مقرر کیے ہیں' تو تم انہیں ضائع نہ کرو' اس نے کچھ چیزوں سے منع کیا ہے' تو تم اس کی خلاف ورزی نہ کرو' اس نے کچھ حدود متعین کی ہیں' تو تم ان سے تجاوز نہ کرو' اور اس نے بھولے بغیر' کچھ چیزوں کے حوالے سے غفلت (ظاہر) کی ہے' تو تم اُن کے بارے میں بحث (یا تفتیش) نہ کرو!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ اسی طرح (یعنی غفلت کے اظہار کے الفاظ کا ذکر) ہے' یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی راوی نے یہ گمان کیا کہ "اُس نے خاموشی اختیار کی" کا مطلب یہی بنتا ہے' تو اس نے یہ لفظ اسی طرح (یعنی روایت بالمعنیٰ کے طور پر) روایت کر دیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

797 _ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُمْسِكُوْا عَلَيَّ شَيْئًا: فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، تَفَرَّدَ بِهٖ صَالِحُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ. قُلْتُ: وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے حوالے سے کسی بات کو نہ تھامو! بے شک میں صرف اُسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو' اور میں صرف اُسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اس روایت کو صرف علی بن عاصم نے نقل کیا ہے' صالح بن حسن بن محمد زعفرانی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں نے کسی کو اِن دونوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

798 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

796- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر22/221 222

797- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط5741

أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ فَرَائِضَ، وَسَنَّ سُنَنًا، وَحَدَّ حُدُودًا، وَأَحَلَّ حَلَالًا، وَحَرَّمَ حَرَامًا، وَشَرَعَ الدِّيْنَ فَجَعَلَهُ سَهْلًا سَمْحًا وَاسِعًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ ضَيِّقًا، أَلَا إِنَّهُ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ، وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّةَ اللّٰهِ طَلَبَهُ، وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّتِي خَاصَمْتُهُ، وَمَنْ خَاصَمْتُهُ فَلَجْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ نَكَثَ ذِمَّتِي لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِي، وَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ، أَلَا إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الْقَتْلِ إِلَّا ثَلَاثَةً: مُرْتَدٌّ بَعْدَ إِيْمَانٍ، أَوْ زَانٍ بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَاتِلُ نَفْسٍ فَيُقْتَلُ بِقَتْلِهِ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الْمُلَقَّبُ بِحَنَشٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں، کچھ سنن مقرر کی ہیں کچھ حدود متعین کی ہیں اُس نے کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اُس نے دین کو مشروع قرار دیا ہے اور اسے سہل نرم اور وسیع (یعنی زیادہ گنجائش والا) بنایا ہے اُس نے اسے تنگ نہیں بنایا ہے خبردار! اس شخص کا ایمان نہیں جس کی امانت نہ ہو اور اُس شخص کا دین نہیں جس کا عہد نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا اور جو شخص میری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا میں اُس کا مقابلہ فریق بنوں گا اور جس شخص کا مقابل فریق میں ہوں گا میں اُسے مغلوب کردوں گا جو شخص میری دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اُسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور وہ حوض (کوثر) پر نہیں آئے گا خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی ہے البتہ تین افراد کا معاملہ مختلف ہے ایمان کے بعد مرتد ہو جانا محصن ہونے کے باوجود زنا کرنے والا شخص اور کسی کو قتل کرنے والا شخص، کہ اُس قتل کے بدلے میں اُسے قتل کر دیا جائے گا خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حسین بن قیس ہے جس کا لقب "[illegible]" ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

799 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّنَّةُ سُنَّتَانِ: سُنَّةٌ فِي فَرِيْضَةٍ، وَسُنَّةٌ فِي غَيْرِ فَرِيْضَةٍ، السُّنَّةُ الَّتِي فِي الْفَرِيْضَةِ أَصْلُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ، أَخْذُهَا هُدًى، وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ، وَالسُّنَّةُ الَّتِي لَيْسَ أَصْلُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيْلَةٌ، وَتَرْكُهَا لَيْسَ بِخَطِيْئَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ إِلَّا عِيْسَى بْنُ وَاقِدٍ، تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

798-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 11532، اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 2458

799-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4011

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سنت دو قسم کی ہے' ایک وہ سنت ہے' جس کا تعلق فرض سے ہو' اور ایک وہ سنت ہے' جس کا تعلق فرض کے علاوہ سے ہو' وہ سنت جس کا تعلق فرض سے ہو' اُس کی اصل اللہ کی کتاب میں ہوگی' اُس کو اختیار کرنا ہدایت ہے اور اسے ترک کرنا گمراہی ہے' اور وہ سنت' جس کی اصل اللہ کی کتاب میں نہ ہو' اس کو اختیار کرنا فضیلت (یعنی مستحب) ہے اور اُسے ترک کرنا گناہ نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابوسلمہ کے حوالے سے' اس روایت کو صرف عیسیٰ بن واقد نے نقل کیا ہے' عبداللہ بن رومی نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' میں نے کسی کو اُس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

800 _ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْعَدَوِیُّ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میری امت میں فساد کے وقت' میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو' شہید کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن صالح عدوی ہے' میں نے کسی کو اُس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' اِس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

801 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ: كِتَابٌ نَاطِقٌ، وَسُنَّةٌ مَاضِيَةٌ، وَلَا اَدْرِیْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حُصَيْنٌ غَيْرَ مَنْسُوْبٍ، رَوَاهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، وَرَوٰى عَنْهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: علم تین قسم کا ہے' بولنے والی کتاب' جاری شدہ سنت اور یہ کہنا: کہ میں نہیں جانتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حصین ہے' جس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا ہے' اس نے یہ روایت امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ اُس سے یہ روایت ابراہیم بن منذر نے نقل کی ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

802 _ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: سَيَاْتِیْ عَلَيْكُمْ

800- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط5414

801- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط1001

زَمَانٌ لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ أَعَزَّ مِنْ ثَلَاثٍ: دِرْهَمٌ حَلَالٌ، أَوْ أَخٌ يُسْتَأْنَسُ بِهِ، أَوْ سُنَّةٌ يُعْمَلُ بِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں تین چیزوں سے زیادہ قیمتی اور کوئی چیز نہیں ہوگی' حلال درہم' ایسا بھائی جس سے اُنسیت محسوس ہو' اور ایسی سنت جس پر عمل کیا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی روح بن صلاح ہے' جسے ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے' حاکم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

803 _ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ _ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ السُّنَنَ، ثُمَّ قَالَ: " اتَّبِعُونَا، فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا تَضِلُّوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن نازل ہوا' اور نبی اکرم ﷺ نے کچھ سنتیں مقرر کی ہیں' پھر انہوں نے فرمایا: تم ہماری پیروی کرو! اللہ کی قسم! اگر تم ایسا نہیں کرو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید بن جدعان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

804 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اقْتِصَادٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي بِدْعَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ يَحْيَى: لَيْسَ بِثِقَةٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت کے بارے میں میانہ روی اختیار کرنا' بدعت کے بارے میں بھرپور کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن بشیر کندی ہے' یحییٰ فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(بَابُ لَيْسَ لِأَحَدٍ قَوْلٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باب: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی اور کے قول کی گنجائش نہیں ہے

805 _ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فِيهَا: انْطَلَقْتُ أَنَا فَانْتَسَخْتُ كِتَابًا مِنْ أَهْلِ

802-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط88

803-اخرجه الامام احمد فی مسنده445/4'اورده المؤلف فی زوائد المسند158

الْكِتَابِ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فِي أَدِيمٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا هٰذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا عُمَرُ؟ "، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كِتَابٌ نَسَخْتُهُ لِنَزْدَادَ بِهِ عِلْمًا إِلَى عِلْمِنَا. فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَغْضِبَ نَبِيُّكُمْ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ؟ السِّلَاحَ السِّلَاحَ، فَجَاءُوا حَتّٰى أَحْدَقُوا بِمِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ، وَاخْتُصِرَ لِي اخْتِصَارًا، وَلَقَدْ أَتَيْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، فَلَا تَتَهَوَّكُوا، وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الْمُتَهَوِّكُونَ "، قَالَ عُمَرُ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِكَ رَسُولًا، ثُمَّ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -۔

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ، وَيَأْتِي الْحَدِيثُ بِقِصَّتِهِ وَتَمَامِهِ فِي بَابِ الِاقْتِدَاءِ بِالسَّلَفِ۔

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک پورا واقعہ بیان کیا' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے اہل کتاب کی کتاب کا کچھ حصہ نقل کیا' وہ چمڑے پر لکھ کر میں اُسے لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عمر! یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک تحریر ہے' جسے میں نے نقل کیا ہے' تاکہ اس کے ذریعے ہمارے علم میں اضافہ ہو' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار سرخ ہو گئے' پھر یہ اعلان کیا گیا: نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی سب لوگ اکٹھے ہو جائیں) انصار نے کہا: کیا تمہارے نبی کو غصہ آ گیا ہے؟ ہتھیار نکالو! ہتھیار نکالو! وہ لوگ آئے اور نبی اکرم ﷺ کے منبر کے گرد بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! مجھے جامع اور اختتامی کلمات عطا کیے گئے ہیں' اور میرے لیے اختصار کیا گیا ہے' میں وہ لے کر تمہارے پاس ایسی حالت میں آیا ہوں کہ وہ صاف شفاف ہے' تو تم موشگافیاں نہ کرو اور موشگافیاں کرنے والے لوگ تمہیں دھوکہ کا شکار نہ کریں"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور آپ کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اِن اُمور پر ایمان رکھتا ہوں) پھر نبی اکرم ﷺ (منبر سے) نیچے تشریف لے آئے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق ہے' اسے امام احمد اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے' یہ مکمل حدیث اور پورا واقعہ' اسلاف کی پیروی کرنے سے متعلق باب میں آگے آئے گا۔

806 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ، أَلَا أَعْرِضُهَا

806- اخرجه الامام احمد في مسنده3/470، 265/4 اورده المؤلف في زوائد المسند186

عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ ثَابِتٍ: فَقُلْتُ: أَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَسُوْلًا. قَالَ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ، أَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ، وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ عبداللہ بن ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرا گزر بنوقریظہ سے تعلق رکھنے والے میرے ایک دوست کے پاس سے ہوا' تو اُس نے تورات سے تعلق رکھنے والی کچھ جامع باتیں مجھے لکھ کر دے دیں' کیا میں وہ آپ کے سامنے پیش کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا' تو حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر سے) کہا: کیا آپ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی ہم اِن اُمور پر ایمان رکھتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ کا غصہ ختم ہوگیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان موجود ہوں' اور پھر تم لوگ اُن کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' دیگر امتوں میں سے تم لوگ میرا حصہ ہو اور انبیاء کرام میں سے' میں تمہارا حصہ ہوں"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

807 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ نَسَخَ صَحِيفَةً مِنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا جَابِرًا الْجُعْفِيَّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ اتُّهِمَ بِالْكَذِبِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات میں سے ایک صحیفہ کی (عبارت) نقل کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو!

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ جابر جعفی کا معاملہ مختلف ہے وہ ضعیف ہے اور اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

807- اورده المؤلف في كشف الاستار 125

808 _ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَغَضِبَ، وَقَالَ: " أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ فِيكُمْ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُمَا.

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ایک کتاب (یعنی تحریر) لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' جو کسی اہل کتاب سے اُنہیں ملی تھی' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اُسے پڑھنا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے ابن خطاب! کیا اس میں غور و فکر کیا جا رہا ہے؟ اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں تمہارے پاس صاف و شفاف تعلیمات لے کر آیا ہوں' تم اُن (یعنی اہل کتاب) سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو' کیونکہ ہوسکتا ہے' وہ تمہیں کوئی حق بات بتائیں اور تم اُس کی تکذیب کر دو' یا وہ تمہیں کوئی باطل بات بتائیں اور تم اُس کی تصدیق کر دو' اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان زندہ موجود ہوتے' تو اُن کے لیے بھی میری پیروی کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوتا"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے' جسے امام احمد' یحییٰ بن سعید اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

809 _ وَعَنْ جَابِرٍ أَيْضًا قَالَ: نَسَخَ عُمَرُ كِتَابًا مِنَ التَّوْرَاةِ بِالْعَرَبِيَّةِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، أَلَا تَرَى وَجْهَ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ: فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ ضَلُّوا، وَإِنَّكُمْ إِمَّا أَنْ تُكَذِّبُوا بِحَقٍّ، أَوْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ، وَاللهِ لَوْ كَانَ مُوسَى بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ مَا حَلَّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَعِنْدَ أَحْمَدَ بَعْضُهُ، وَفِيهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ اتُّهِمَ بِالْكَذِبِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات میں سے عربی

808-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 3/378' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 188' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 124

میں ایک تحریر نقل کی اور اُسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اُنہوں نے اسے پڑھنا شروع کیا' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بولے: اے ابن خطاب! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے ہو" نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو' کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی نہیں کر سکیں گے' وہ تو خود گمراہ ہیں اور تم لوگ یا تو کسی حق بات کی تکذیب کر دو گے' یا کسی باطل کی تصدیق کر دو گے' اللہ کی قسم! اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان موجود ہوتے تو اُن کے لیے بھی میری پیروی کرنے کے علاوہ اور کچھ حلال نہ ہوتا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام احمد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے اس پر جھوٹ کا الزام ہے۔

610 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بِجَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَوَامِعُ مِّنَ التَّوْرَاةِ اَخَذْتُهَا مِنْ اَخٍ لِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي اُرِيَ الْاَذَانَ: اَمَسَخَ اللّٰهُ عَقْلَكَ؟ اَلَا تَرَى الَّذِي بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًا. فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ كَانَ مُوسَى بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا، اَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ اَبُو عَامِرٍ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات میں سے کچھ جامع کلمات لے کر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تورات کے جامع کلمات ہیں' جو میں نے بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک بھائی سے حاصل کیے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بولے: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری عقل کو مسخ کر دیا ہے؟ کیا تم نبی اکرم ﷺ کے چہرے (میں موجود ناگواری کے تاثرات) کو نہیں دیکھ رہے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے پیشوا ہونے سے راضی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ کا غصہ ختم ہوا' اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان موجود ہوتے اور تم اُن کی پیروی کرتے اور مجھے ترک کر دیتے' تو تم انتہائی گمراہی کا شکار ہو جاتے' تمام امتوں میں سے تم لوگ میرا حصہ ہو' اور انبیائے کرام میں سے "میں" تمہارا حصہ ہوں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابو عامر قاسم بن محمد اسدی ہے' میں نے کسی کو اُس

کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ اتِّبَاعِهِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ)

باب: ہر چیز میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنا

811 _ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ _ رَحِمَهُ اللهُ _ فِيْ سَفَرٍ، فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ، فَسُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَعَلَ هٰذَا، فَفَعَلْتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک سفر میں' ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے' ایک جگہ سے گزرتے ہوئے وہ راستے سے ذرا ہٹ گئے' اُن سے سوال کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تھا' تو میں نے بھی یہ کر لیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

812 _ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ _ رَحِمَهُ اللهُ _ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَى الْإِمَامُ فَصَلَّى مَعَهُ الْأُوْلٰى وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابٌ لِيْ حَتّٰى أَفَاضَ الْإِمَامُ، فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمَيْنِ فَأَنَاخَ، فَأَنَخْنَا وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِيْ يُمْسِكُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لَمَّا انْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ قَضٰى حَاجَتَهُ، فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں عرفات میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' جب روانگی کا وقت ہوا' تو میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا' یہاں تک کہ امام آیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' پھر وہ' میں اور میرے ساتھی ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ امام روانہ ہوا' تو ہم بھی اُن کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ "مازمین" سے پہلے وہ ایک تنگ جگہ کے پاس پہنچے' تو انہوں نے اپنی سواری کو بٹھا لیا' ہم نے بھی سواری کو بٹھا لیا' ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید وہ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں' اُن کا وہ غلام جوان کی سواری کو تھامے ہوئے تھا' اُس نے بتایا: اُن کا نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے' بلکہ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ جب اِس مقام پر پہنچے تھے' تو آپ ﷺ نے یہاں قضائے حاجت کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ یہاں قضائے حاجت کریں۔

811-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 32/2' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 193' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 128

812-اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 131/2' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 194

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

813 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَيَقِيلُ تَحْتَهَا، وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود ایک درخت کے پاس آتے تھے اور اس کے نیچے آرام کرتے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

814 _ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ مَحْلُولَ الْاَزْرَارِ، وَقَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَحْلُولَ الْاَزْرَارِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاَبُو يَعْلٰى، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، قَالَ: يُغْرِبُ وَيُخْطِئُ.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُن کے بٹن کھلے ہوئے تھے (اس عمل کی وجہ بیان کرتے ہوئے) انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن مالک ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔

(بَابٌ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ)

باب: نیکی اور گناہ کا بیان

815 _ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَسْاَلُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ، فَقَالَ: " جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ " فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ غَيْرِهِ، فَقَالَ: " الْبِرُّ مَا انْشَرَحَ لَهُ صَدْرُكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ عَنْهُ النَّاسُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ اَبُو عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ، وَقَالَ فِي الْبَزَّارِ: الْاَسَدِيُّ عَنْ وَابِصَةَ، وَعَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ.

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نیکی اور گناہ کے بارے میں

813- اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 129

814- اخرجہ الامام ابویعلی فی مسندہ 5615 اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 127

815- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 22/147 148 اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 4/227 اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 247 اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 183

دریافت کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے کے لئے آئے ہو؟ تو حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے پاس اس کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نیکی وہ ہے جس کے لیے تمہیں شرح صدر حاصل ہو' خواہ لوگ اُس کے بارے میں تمہیں جو بھی حکم بیان کرتے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعبداللہ سلمی ہے' امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اسدی نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اور اس سے معاویہ بن صالح نے روایت نقل کی ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): میں نے کسی کو اِس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

816 _ وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِكْرَزٍ، وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُلَسَاؤُهُ، وَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِي وَابِصَةَ بْنَ مَعْبَدٍ الْاَسَدِيَّ، قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَاهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنِي جُلَسَاؤُهُ, قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ لَا اَدَعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ اِلَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَسْتَفْتُونَهُ، فَجَعَلْتُ اَتَخَطَّاهُمْ فَقَالُوا: اِلَيْكَ يَا وَابِصَةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ، فَقُلْتُ: دَعُونِي فَاَدْنُو مِنْهُ: فَاِنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ اَنْ اَدْنُوَ مِنْهُ، فَقَالَ: " دَعُوا وَابِصَةَ، ادْنُ يَا وَابِصَةُ " مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا, قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: " اُخْبِرُكَ اَمْ تَسْاَلُنِي؟ " فَقُلْتُ: لَا، بَلْ اَخْبِرْنِي، فَقَالَ: " جِئْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ " فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَجَعَلَ اَنَامِلَهُ الثَّلَاثَ يَنْكُتُ بِهِنَّ فِي صَدْرِي وَيَقُولُ: " يَا وَابِصَةُ، اسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ _ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ _ الْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَتَرَدَّدَ فِي صَدْرِكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ,

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو يَعْلٰى، وَفِيهِ اَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِكْرَزٍ، قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ,

❁❁ ایوب بن عبداللہ بن مکرز کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حالانکہ اُنہوں نے ان سے سماع نہیں کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ان کے ساتھیوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حالانکہ میں نے اُنہیں دیکھا ہوا ہے' اُن کی مراد حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ تھے عفان نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ حدیث بیان کی' اور یہ نہیں کہا کہ اُن کے ساتھیوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرا ارادہ یہ تھا کہ میں نیکی اور گناہ سے

816۔اخرجه الامام احمد فی مسنده 228/4' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 148/22' اخرجه الامام ابويعلى فی مسنده 1583 1584' اورده المؤلف فی زوائد المسند 248' اورده المؤلف فی المقصد العلى 102

تعلق رکھنے والی ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کروں گا' نبی اکرم ﷺ کے اردگرد کچھ مسلمان موجود تھے' جو آپ ﷺ سے مسائل دریافت کر رہے تھے' میں اُنہیں پھلانگ کر آگے آنے لگا' تو لوگوں نے کہا: اے وابصہ! اللہ کے رسول سے پیچھے رہو' میں نے کہا: تم لوگ مجھے اُن کے قریب جانے دو! کیونکہ وہ لوگوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں' اِس حوالے سے کہ میں اُن کے قریب جاؤں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وابصہ کو آنے دو! اے وابصہ! تم قریب آ جاؤ! یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ' یہ شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ ﷺ کے قریب آ گیا' یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا ہے' اُس کے بارے میں) میں تمہیں بتا دوں' یا تم مجھ سے سوال کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ آپ مجھے بتا دیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے تین (انگلیوں کی) پوروں کو میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا: اے وابصہ! اپنے آپ سے پوچھو! اپنے آپ سے پوچھو! یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا:

''نیکی وہ ہے' جس سے (آدمی کا) من مطمئن ہو' اور گناہ وہ ہے' جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہارے سینے میں تردّد کا باعث بنے' خواہ لوگ تمہیں جو بھی حکم بیان کریں' وہ تمہیں جو بھی کہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن عبداللہ بن مکرز ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایت کی متابعت نہیں کی گئی ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

817 _ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ بِمَا يَحِلُّ لِيْ وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ، قَالَ: فَصَعَّدَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَصَوَّبَ فِي الْبَصَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَفِي الصَّحِيحِ طَرَفٌ مِنْ اَوَّلِهِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے کہ جو چیز میرے لئے حلال ہے اور جو مجھ پر حرام ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غور سے میرا جائزہ لیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نیکی وہ ہے' جس سے من سکون حاصل کرے اور جس سے دل اطمینان حاصل کرے اور گناہ وہ ہے' جس سے من کو سکون نہ ہو' اور دل اُس سے مطمئن نہ ہو' خواہ حکم بیان کرنے والے تمہیں جو بھی حکم بیان کریں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے (اپنی اپنی تصنیف میں) نقل کی ہے' ''صحیح'' میں اِس روایت کا ابتدائی حصہ منقول ہے'

817: اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 219/22' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 252

اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

818 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: "إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ". قَالَ: فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "إِذَا سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ وَسَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے من میں کوئی چیز (یعنی الجھن) آجائے' تو تم اُسے (یعنی اُس کام کو) ترک کر دو! اُس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری برائی تمہیں بری لگے' اور تمہاری اچھائی تمہیں اچھی لگے' تو تم مؤمن ہو گے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

819 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ _ قَالَ: الْإِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوبِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: حَوَّازُ الصُّدُورِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: مَا كَانَ مِنْ نَظْرَةٍ فَلِلشَّيْطَانِ فِيهَا مَطْمَعٌ، وَالْإِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوبِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كُلَّهُ بِأَسَانِيدَ رِجَالُهَا ثِقَاتٌ.

قُلْتُ: وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي النِّهَايَةِ فِيهَا ثَلَاثَ لُغَاتٍ: حَوَّازٌ، وَحَوَازٌّ، وَحَزَّازٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گناہ' دل کو پریشانی کا شکار کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سینوں کو' پریشانی کا شکار کرنے والا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو دیکھنا ہوتا ہے' اُس میں شیطان کو لالچ ہوتا ہے' اور گناہ' دلوں کو پریشانی کا شکار کرنے والا ہے۔

یہ تمام روایات امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہیں' جن کے رجال ثقہ ہیں۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن اثیر نے کتاب "النہایہ" میں تین لغات ذکر کی ہیں: حَوَازٌ، وَحَوَازٌّ، وَحَزَازٌ

("حواز" کا لغوی معنیٰ وہ اُمور ہیں' جن سے دل کو الم' یعنی الجھن یا تکلیف لاحق ہو)۔

818۔اخرجہ الامام احمد فی مسندہ 251/5252256' اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 7539' اوردہ المؤلف فی زوائد المسند 250

819۔اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 8748

بَابٌ: فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْحَرَامَ أَوْ يُحَرِّمُ الْحَلَالَ أَوْ يَتْرُكُ السُّنَّةَ

باب: اُس شخص کا بیان' جو کسی حرام چیز کو حلال قرار دے' یا حلال چیز کو حرام قرار دے' یا سنت کو ترک کر دے

820 _ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللهُ _ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ _ عَزَّ وَجَلَّ _ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ _ عَزَّ وَجَلَّ _ وَالْمُسْتَحِلُّ حُرْمَةَ اللهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَالتَّارِكُ السُّنَّةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ: فِيهِ ضَعْفٌ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ، وَوَثَّقَهُ فِي أُخْرَى، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: صَالِحُ الْحَدِيثِ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے لعنت کی ہے' اُن پر اللہ تعالیٰ نے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے لعنت کی ہے' اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمت کو حلال کرنے والا' میری عترت کے حوالے سے اُس چیز کو حلال کرنے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور سنت کو ترک کرنے والا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موہب ہے' یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

821 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شَغْوَى الْيَافِعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ لَعَنْتُهُمْ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ حُرْمَةَ اللهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي، وَالْمُسْتَأْثِرُ بِالْفَيْءِ، وَالْمُتَجَبِّرُ بِسُلْطَانِهِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللهُ _ عَزَّ وَجَلَّ _.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَأَبُو مَعْشَرٍ الْحِمْيَرِيُّ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❀❀ حضرت عمرو بن شغوی یافعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

820- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 2883

821- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 43/17

''سات افراد ایسے ہیں' جن پر میں نے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے لعنت کی ہے' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کو جھٹلانے والا' اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال قرار دینے والا' میری عترت کے حوالے سے اس چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' میری سنت کو ترک کرنے والا' مالِ فے کے بارے میں امتیازی سلوک کرنے والا' اور اپنی حکومت کی وجہ سے جبر کرنے والا' تاکہ وہ اُس کی عزت کرے' جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے' اور اُسے ذلیل کرے' جسے اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے' اور ایک راوی ابو معشر حمیری ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

822 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: اِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ كَمُحِلِّ الْحَرَامِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''حلال چیز کو حرام قرار دینے والا' حرام کو حلال قرار دینے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

823 _ وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ مَوْلَاةِ قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَتْ: (اَيْ بُنَيَّ) اِنَّ الْمُحَرِّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ كَالْمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ لَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ اَكْثَرَهُمْ.

❁❁ اُمّ معبد' جو قرظہ بن کعب کی مالکن ہیں: انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے' اُسے حرام قرار دینے والا' اس شخص کی مانند ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو حلال قرار دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند ایسی ہے کہ اس کے زیادہ تر راویوں کا' ذکر کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا ہے۔

824 _ وَعَنْ عَبْدَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: لَغَطَ قَوْمٌ قُرْبَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ بَعَثْتَ اِلَى هَؤُلَاءِ بَعْضَ مَنْ يَنْهَاهُمْ عَنْ هٰذَا. فَقَالَ: " لَوْ بَعَثْتُ اِلَيْهِمْ فَنَهَيْتُهُمْ اَنْ يَأْتُوا الْحَجُوْنَ لَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهِ حَاجَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

822-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7982

823-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 171/25

❁❁ حضرت عبدہ سوائی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے قریب کچھ لوگ شور وغوغا کر رہے تھے آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کسی کو ان لوگوں کی طرف بھجوائیں جو انہیں اس حرکت سے منع کردے (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ان کی طرف پیغام بھیج کر انہیں اس بات سے منع کردوں کہ انہوں نے "حجون" نہیں جانا' تو ان میں سے کوئی وہاں بھی چلا جائے گا' اگرچہ اسے وہاں کوئی کام نہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

825 _ وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا ذَاتَ یَوْمٍ وَّقُدَّامَهُ قَوْمٌ یَصْنَعُوْنَ شَیْئًا یَکْرَهُهُ مِنْ کَلَامِهِمْ وَلَغَطًا، فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلَا تَنْهَاهُمْ؟ فَقَالَ: لَوْ نَهَیْتُهُمْ عَنِ الْحَجُوْنِ لَاَوْشَكَ اَحَدُهُمْ اَنْ یَّاْتِیَهُ وَلَیْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیْحِ.

❁❁ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' آپ کے آگے کچھ لوگ ایسی حرکتیں کر رہے تھے' جو آپ کو ناگوار گزر رہی تھیں' ان کا کلام اور ان کا شور وغوغا (آپ کو ناگوار گزر رہا تھا) عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ انہیں منع کیوں نہیں کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں انہیں "حجون" جانے سے منع کردوں' تو ان میں سے کوئی ایک وہاں بھی چلا جائے گا اگرچہ اسے وہاں کوئی کام نہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

826 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: عَسٰی رَجُلٌ یَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ اَمَرَ بِکَذَا، اَوْ نَهٰی عَنْ کَذَا، فَیَقُوْلُ اللهُ _ عَزَّ وَجَلَّ _ لَهُ: کَذَبْتَ، اَوْ یَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ حَرَّمَ کَذَا وَاَحَلَّ کَذَا، فَیَقُوْلُ اللهُ لَهُ: کَذَبْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ، وَفِیْهِ مَنْ لَّمْ یُسَمَّ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص یہ کہے گا: بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے اور اس چیز سے منع کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے' یا وہ شخص یہ کہے گا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو حرام قرار دیا ہے اور اس نے اس کو حلال قرار دیا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

827 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلَالِ کَمُسْتَحِلِّ الْحَرَامِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیْحِ، وَلَهُ طَرِیْقٌ یَاْتِیْ فِیْ کِتَابِ الصَّیْدِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیشک حلال چیز کو حرام قرار دینے والا' حرام چیز کو حلال قرار دینے

825-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر123/22124

826-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر8995

والے کی مانند ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اس کے اور بھی طرق ہیں' جو شکار سے متعلق کتاب میں آئیں گے۔

828 _ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَأَبُوْهُ يَزِيْدُ ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا' جو اُس کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن یزید بن سنان رہاوی ہے' جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے اس کے باپ یزید کو امام ابو داؤد اور دیگر حضرات نے ضعیف کہا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

(بَابٌ فِيْمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باب: اس چیز کا بیان' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منع کر دیں

829 _ عَنْ سَمُرَةَ _ يَعْنِي ابْنَ جُنْدُبٍ _ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَرَّةً: إِذَا جَاءَتِ الْأَحْزَابُ حَرِّمْ عَلَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ سَقْيَ النَّخْلِ، فَقَالَ: " إِنْ أُحَرِّمْ عَلَيْكُمْ احْتَرَقْتُمْ، وَإِنَّ تَحْرِيْمَ الْأَنْبِيَاءِ لَا تُطِيْقُهُ الْجِبَالُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جب گروہ (یعنی مشرکین کے لشکر) آجائیں گے' تو اہل مدینہ کے لیے کھجوروں کو پانی دینا آپ حرام قرار دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے یہ تم پر حرام قرار دے دیا' تو تم انہیں آگ لگا دو گے' انبیاء کا حرام قرار دینا' اس (کا سامنا کرنے) کی طاقت پہاڑوں میں بھی نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

828-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير7295

(بَابٌ فِي الْإِجْمَاعِ)

باب: اجماع (یعنی اتفاق) کا بیان

830 _ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ: فَإِنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو افراد ایک سے بہتر ہوتے ہیں' اور تین افراد دو سے بہتر ہوتے ہیں اور چار افراد تین سے بہتر ہوتے ہیں' تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو صرف ہدایت پر ہی اکٹھا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی بختری بن عبید بن سلمان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

831 _ وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعًا فَأَعْطَانِي ثَلَاثًا وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَجْمَعَ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ فَأَعْطَانِيهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ _ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ _ وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے اپنے پروردگار سے چار چیزوں کا سوال کیا' تو اس نے تین چیزیں مجھے عطا کر دیں اور ایک چیز عطا نہیں کی' میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کر دی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ مکمل روایت آگے فتنوں سے متعلق ابواب میں آئے گی اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

832 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَاتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي

830- 125/5' اورده المؤلف في زوائد المسند245

931- اخرجه الامام احمد في مسنده396/6' اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير2171' اورده المؤلف في زوائد المسند244

832- اورده المؤلف في زوائد المسند246' اورده المؤلف في كشف الاستار 130

قُلُوبَ الْعِبَادِ (بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ)، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُقَاتِلُونَ عَنْ دِينِهِ، فَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی' تو اس نے حضرت محمد ﷺ کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا' تو انہیں اپنی ذات کے حوالے سے منتخب کرلیا' اور اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' پھر اس نے (حضرت محمد ﷺ کے دل کے بعد) بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا' تو ان کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا' تو انہیں اپنے نبی کا وزیر بنادیا' جو اس کے دین کے حوالے سے جنگ کرتے ہیں' مسلمان جس چیز کو اچھا سمجھیں' وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی شمار ہوگی' اور مسلمان جس چیز کو برا سمجھیں' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بری شمار ہوگی۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

833 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ وَلَمْ تَمْضِ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: " تَجْعَلُونَهُ شُورَى بَيْنَ الْعَابِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا تَقْضُونَهُ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي بَابِ الْقِيَاسِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہوتا ہے' جس کے بارے میں قرآن نازل نہ ہوا ہو' اور اس کے حوالے سے آپ کی طرف سے کوئی سنت بھی موجود نہ ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اہل ایمان میں سے' عبادت گزار افراد کے درمیان باہمی مشورے کے لیے پیش کردینا' اور تم اس کے حوالے سے بطور خاص کسی ایک کی رائے کی بنیاد پر فیصلہ نہ دینا......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' یہ مکمل حدیث' قیاس سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن کیسان ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

834 - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ نَزَلَ بِنَا أَمْرٌ لَيْسَ فِيهِ بَيَانُ أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: " شَاوِرُوا (فِيهِ) الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِينَ، وَلَا تَمْضُوا فِيهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيحِ.

834- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1618

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہوتا ہے' جس کے بارے میں کوئی حکم یا ممانعت موجود نہ ہو' تو پھر آپ مجھے اس کے حوالے سے کیا ہدایت کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے افراد اور عبادت گزاروں سے مشورہ لینا' اور اس کے بارے میں کسی مخصوص شخص کی رائے کو جاری نہ کرنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے اور وہ صحیح کے راویوں میں سے ہیں۔

(بَابُ الْاِجْتِهَادِ)

باب: اجتہاد کا بیان

835 _ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَيْ قُوَّةِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا عَنَى بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نُبْلَ الرَّأْيِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قریش سے تعلق رکھنے والے افراد کو غیر قریش سے تعلق رکھنے والے فرد سے دگنی قوت عطا کی گئی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رائے کا پختہ ہونا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

836 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُسَرِّحَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَاسْتَشَارَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ _ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَوْلَا أَنَّكَ اسْتَشَرْتَنَا مَا تَكَلَّمْنَا. فَقَالَ: " إِنِّي فِيمَا لَمْ يُوحَ إِلَيَّ كَأَحَدِكُمْ ". قَالَ: فَتَكَلَّمَ الْقَوْمُ، فَتَكَلَّمَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْيِهِ، فَقَالَ: " مَا تَرَى يَا مُعَاذُ ". فَقُلْتُ: أَرَى مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ فَوْقَ سَمَائِهِ أَنْ يُخَطِّئَ أَبُو بَكْرٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو الْعَطُوفِ، لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ يَرْوِي عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے اس بارے میں اپنے کچھ اصحاب سے مشورہ لیا' جن میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم شامل ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان حضرات سے مشورہ لیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

835- اخرجه الامام احمد في مسنده 81/483' اورده المؤلف في زوائد المسند 178

کہا: اگر آپ نے ہم سے مشورہ طلب نہ کیا ہوتا' تو ہم نے کلام نہیں کرنا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کے بارے میں میری طرف وحی نہ کی گئی ہو ان کے حوالے سے میں تم میں سے کسی ایک شخص کی مانند ہوں' تو حاضرین نے گفتگو شروع کی اور ہر شخص نے اپنی رائے بیان کی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: میری وہی رائے ہے' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکر غلطی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعطوف ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' یہ وضین بن عطاء سے روایات نقل کرتا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

837 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَطُوفُ فِي النَّخْلِ بِالْمَدِينَةِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: فِيْهَا وَسْقٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فِيْهَا كَذَا وَكَذَا ". فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ فَهُوَ حَقٌّ، وَمَا قُلْتُ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِءُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، إِلَّا أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَصْبِهَانِيَّ شَيْخَ الْبَزَّارِ لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں کھجور کے ایک باغ کا چکر لگا رہے تھے' لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا' اس کی پیداوار ایک وسق ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی پیداوار اتنی اتنی ہو گی' تو لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند ایک بشر ہوں' جو چیز میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کروں' وہ حق ہوگی' اور جس کے بارے میں' اپنی طرف سے بیان کروں' تو میں ایک انسان ہوں' میں ٹھیک رائے بھی دے سکتا ہوں اور غلطی بھی کر سکتا ہوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے' صرف امام بزار کے استاد اسماعیل بن عبداللہ اصبہانی کا معاملہ مختلف ہے' میں نے کسی کو ان کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

838 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَا أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَهُوَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَفِيْهِ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ.

837-اورده المؤلف فی کشف الاستار 201

838-اورده المؤلف فی کشف الاستار 203

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس چیز کے بارے میں میں تمہیں یہ بتادوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایک ایسی چیز ہوگی جس میں کوئی شک نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی احمد بن منصور رمادی ہے اور وہ ثقہ ہے اس کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے جو نقصان دہ نہیں ہے اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں عبداللہ بن صالح نامی راوی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

839 _ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: "مَا اَرَى هٰذَا يُغْنِي شَيْئًا"، فَتَرَكُوهَا ذٰلِكَ الْعَامَ فَشَيَّصَتْ، فَأُخْبِرَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: "اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِمَا يُصْلِحُكُمْ فِي دُنْيَاكُمْ"

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِمَعْنَاهُ، وَفِيهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَقَدِ اخْتَلَطَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو کھجوروں کی پیوندکاری کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اُس سال لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا تو ان کی پیداوار کم ہوگئی نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز تمہارے دنیاوی امور کے بارے میں زیادہ موزوں ہو اس کے بارے میں تم بہتر جانتے ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس مضمون کی روایت نقل کی ہے اس روایت کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

840 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ _ رَفَعَهُ _ قَالَ: لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُدَعُ غَيْرَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''نبی کے علاوہ اور کسی بھی شخص کے قول کو اختیار بھی کیا جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے (یعنی نبی کے قول کو ترک نہیں کیا جا سکتا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

839- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1030' اورده المؤلف فی کشف الاستار 202

(بَابٌ فِي الْقِيَاسِ وَالتَّقْلِيدِ)

باب: قیاس اور تقلید کا بیان

841 _ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، أَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلَى أُمَّتِي قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُحِلُّونَ الْحَرَامَ، وَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ.

قُلْتُ: عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ طَرَفٌ مِنْ أَوَّلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت ستر سے کچھ زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' اُن میں سے میری امت کے لیے زیادہ بڑی آزمائش والے وہ لوگ ہوں گے' جو اپنی رائے کی بنیاد پر اُمور کو قیاس کریں گے اور وہ حرام کو حلال قرار دے دیں گے' اور حلال کو حرام قرار دے دیں گے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

842 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْمَلُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بُرْهَةً بِكِتَابِ اللهِ، ثُمَّ تَعْمَلُ بُرْهَةً بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ثُمَّ تَعْمَلُ بُرْهَةً بِالرَّأْيِ، فَإِذَا عَمِلُوا (بِالرَّأْيِ) فَقَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، مُتَّفَقٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ امت ایک عرصے تک' اللہ کی کتاب کے مطابق عمل کرتی رہے گی' پھر ایک عرصے تک' اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق عمل کرتی رہے گی' اور پھر ایک عرصے تک رائے کے مطابق عمل کرتی رہے گی' جب وہ لوگ (رائے کے مطابق) عمل کریں گے' تو وہ گمراہ ہو جائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرائیں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عثمان بن عبدالرحمن زہری ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

843 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: اتَّهِمُوا الرَّأْيَ عَلَى الدِّينِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَرُدُّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ

841-اورده المؤلف فی کشف الاستار 172

842-اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 5830' اورده المؤلف فی المقصد العلی 63

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا آلُو عَنِ الْحَقِّ، وَذَاكَ يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَالْكِتَابُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: " اكْتُبُوا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ "، فَقَالُوا: أَتَرَانَا إِذًا صَدَّقْنَاكَ بِمَا تَقُولُ، وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، قَالَ: فَرَضِيَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى قَالَ لِي: " يَا عُمَرُ، تَرَانِي قَدْ رَضِيتُ وَتَأْبَى " قَالَ: فَرَضِيتُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دینی امور کے بارے میں رائے پر تہمت عائد کرو! مجھے اپنے بارے میں یہ یاد ہے کہ میں نے ایک معاملے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا حکم قبول نہیں کیا' حالانکہ میں نے اس صورتحال میں حق کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی تھی' یہ اُس دن کی بات ہے جب (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) ابوجندل کا واقعہ پیش آیا تھا' نبی اکرم ﷺ اور اہل مکہ کے درمیان تحریری معاہدہ ہونے جارہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ تحریر کرو! بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے) تو انہوں نے یہ کہا: کیا آپ ہمارے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے بیان کی تصدیق کر دی ہے؟ آپ یہ لکھیں: باسمك اللّٰهم (اے اللہ تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات پر تیار ہو گئے' لیکن میں نے یہ بات نہیں مانی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم دیکھ رہے ہو کہ میں راضی ہو گیا ہوں' اور پھر بھی تم انکار کر رہے ہو؟ حضرت عمر فرماتے ہیں: تو میں راضی ہو گیا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' اگرچہ ان کے درمیان مبارک بن فضالہ نامی راوی موجود ہے۔

844 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1)، إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا عَلِيُّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا، فَسُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، وَأَسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا، وَيَا عَلِيُّ، إِنَّهُ يَكُونُ بَعْدِي فِي الْمُؤْمِنِينَ الْجِهَادُ". قَالَ: عَلَامَ نُجَاهِدُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِاللهِ؟ قَالَ: " عَلَى الْإِحْدَاثِ فِي الدِّينِ، إِذَا مَا عَمِلُوا فِي الرَّأْيِ، وَلَا رَأْيَ فِي الدِّينِ: إِنَّمَا الدِّينُ مِنَ الرَّبِّ: أَمْرُهُ وَنَهْيُهُ". قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ، وَلَمْ تَمْضِ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْكَ؟ قَالَ: " تَجْعَلُونَهُ شُورَى بَيْنَ الْعَابِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا تَقْضُونَهُ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ، فَلَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا لَمْ يَكُنْ

843- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 82

844- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 12042

أَحَقُّ مِنْكَ: لِقِدَمِكَ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (صِهْرِكَ) وَعِنْدَكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَقَبْلَ ذٰلِكَ مَا كَانَ مِنْ بَلَاءِ أَبِيْ طَالِبٍ إِيَّايَ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَأَنَا حَرِيْصٌ عَلَى أَنْ أَرْعَى لَهُ فِيْ وَلَدِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو آپ پر یہ سورت نازل ہوئی

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آ گئی''۔

اس کے بعد پورا واقعہ ہے (جس میں آگے چل کر یہ مذکور ہے:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی بن ابو طالب! اے فاطمہ بنت محمد! اللہ کی مدد اور فتح آ گئی ہے میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو میں اس حوالے سے اپنے پروردگار کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں جو اس کی حمد کے ہمراہ ہو اور میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے اے علی! میرے بعد ایمان والوں کے ساتھ جہاد ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ایمان والے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے ساتھ کس بنیاد پر ہم جہاد کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین میں نئی چیزیں پیدا کرنے کی وجہ سے (اُن کے ساتھ جہاد کیا جائیگا) اُس وقت جب وہ رائے کی بنیاد پر عمل کریں گے اور دین میں رائے کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ دین تو پروردگار کی طرف سے آیا ہے اِس میں اُس کا حکم اور اس کی ممانعت چلے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر ہمارے سامنے کوئی ایسا معاملہ آجاتا ہے جس کے بارے میں قرآن نازل نہ ہوا ہو اور اس کے حوالے سے آپ کی کوئی سنت بھی موجود نہ ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس معاملے کو اہل ایمان میں سے عبادت گزار لوگوں کی شوریٰ میں پیش کرو گے تم اُس کے حوالے سے کسی ایک شخص کی رائے کی بنیاد پر فیصلہ نہ دینا اگر میں نے کسی کو اپنا جانشین مقرر کرنا ہوتا تو تم سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں ہے کیونکہ تم نے شروع میں اسلام قبول کیا اور تم اللہ کے رسول کے ساتھ رشتے داری کا تعلق رکھتے ہو (اور تم میرے داماد بھی ہو) تمام جہانوں کی خواتین کی سردار تمہاری بیوی ہے اور پھر اِن سب باتوں سے پہلے جناب ابو طالب کو میرے حوالے سے جن آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا اُس وقت جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو میں اس بات کا بھی شدید خواہش مند ہوں کہ اُن کی نسبت کی وجہ سے ان کی اولاد کی دیکھ بھال کروں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن کیسان ہے امام بخاری فرماتے ہیں: وہ منکر الحدیث ہے۔

845 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي

845- اورده المؤلف فى كشف الاستار 166

إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا حَتَّى بَدَا فِيهِمْ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ، فَأَفْتَوْا بِالرَّأْيِ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَقَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل کا معاملہ ہمیشہ اعتدال کا شکار رہا' یہاں تک کہ اُن کے درمیان دیگر اقوام کے قیدیوں کے بچے آ گئے تو انہوں نے رائے کی بنیاد پر حکم بیان کرنا شروع کیا' وہ گمراہ ہوئے اور انہوں نے (دوسروں کو بھی) گمراہ کیا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے' جسے شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن قطان کہتے ہیں: یہ سند حسن ہے۔

846 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: يُوشِكُ أَنْ تَرَوْا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ، يَسْمَعُ أَحَدُهُمُ الْحَدِيثَ فَيَقِيسُهُ عَلَى غَيْرِهِ، فَيُضِلُّ النَّاسَ عَنِ اسْتِمَاعِهِ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي يُحَدِّثُ بِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْغَفُورِ أَبُو الصَّبَّاحِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب تم انسانوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین کو دیکھو گے' اُن میں سے کوئی ایک شخص حدیث سنے گا' اور پھر اسے اس کے علاوہ پر قیاس کرے گا' اور پھر وہ لوگوں کو اس چیز کے حوالے سے گمراہ کر دے گا کہ انہوں نے وہ حدیث جس شخص سے سنی تھی' جس نے یہ حدیث بیان کی تھی (یعنی وہ لوگ اُس کے بیان کی پیروی نہیں کریں گے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالغفور ابو الصباح ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

847 _ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِيَّاكُمْ وَأَرَأَيْتَ وَأَرَأَيْتَ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِأَرَأَيْتَ وَأَرَأَيْتَ، وَلَا تَقِيسُوا شَيْئًا بِشَيْءٍ: فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا، فَإِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: لَا أَعْلَمُ: فَإِنَّهُ ثُلُثُ الْعِلْمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالشَّعْبِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَفِيهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کہنے سے بچو: آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ تم سے پہلے کہ لوگ یہ کہنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ کی کیا

846- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 12013

رائے ہے؟ اور تم کسی ایک چیز کو دوسری پر قیاس نہ کرو' کیونکہ اس کے ثبوت کے بعد قدم پھسل جائیں گے' جب کسی شخص سے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے' جس کا وہ علم نہ رکھتا ہو' تو اسے یہ کہہ دینا چاہیے: میں علم نہیں رکھتا کیونکہ یہ (کہہ دینا: کہ میں علم نہیں رکھتا) یہ ایک تہائی علم ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

848 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا اَقِيسُ شَيْئًا بِشَيْءٍ: (فَتَزِلُّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس نہیں کرتا ہوں' کیونکہ اس کے ثبوت کے بعد' قدم پھسل جاتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

849 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، وَلَا عَامٌ خَيْرٌ مِنْ عَامٍ، وَلَا اُمَّةٌ خَيْرٌ مِنْ اُمَّةٍ، وَلَكِنْ ذَهَابُ عُلَمَائِكُمْ وَخِيَارِكُمْ، وَيُحَدِّثُ قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْاُمُورَ بِرَأْيِهِمْ: فَيَنْهَدِمُ الْاِسْلَامُ وَيَنْثَلِمُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَقَدِ اخْتَلَطَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی سال آئے گا' اُس کے بعد والا' اُس سے زیادہ برا ہوگا' کوئی سال کسی دوسرے سال سے بہتر نہیں ہوتا' اور کوئی امت کسی دوسری امت سے بہتر نہیں ہوتی' لیکن یہ ہے کہ تمہارے علماء اور تمہارے بہترین لوگ رخصت ہو جائیں گے' اور پھر ایسے لوگ آئیں گے' جو اپنی رائے کی بنیاد پر معاملات کو قیاس کریں گے' تو وہ اسلام کو منہدم اور برباد کر دیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے' یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

850 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا يُقَلِّدَنَّ اَحَدُكُمْ دِينَهُ رَجُلًا، فَاِنْ آمَنَ آمَنَ، وَاِنْ كَفَرَ كَفَرَ، وَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ مُقْتَدِينَ فَاقْتَدُوا بِالْمَيِّتِ: فَاِنَّ الْحَيَّ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دین کے بارے میں' کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی تقلید نہ کرے' یوں کہ اگر وہ (دوسرا شخص) ایمان لائے گا تو یہ بھی ایمان لائے گا' اگر وہ کفر کرے گا' تو یہ بھی کفر کرے گا' اگر تم نے کسی کی ضرور ہی پیروی کرنی ہے' تو تم میت کی پیروی کرو! کیونکہ زندہ شخص کے بارے میں فتنے کا اندیشہ موجود رہتا ہے۔

848- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 9081

849- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8551

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

851 _ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا يَكُونَنَّ اَحَدُكُمْ اِمَّعَةً، قَالُوا: وَمَا الْاِمَّعَةُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: تَقُولُ: اِنَّمَا اَنَا مَعَ النَّاسِ، اِنِ اهْتَدَوْا اهْتَدَيْتُ، وَاِنْ ضَلُّوا ضَلَلْتُ، اَلَا لِيُوَطِّنَنَّ اَحَدُكُمْ نَفْسَهُ، عَلَى اَنْ كَفَرَ النَّاسُ اَنْ لَا يَكْفُرَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْمَسْعُودِيُّ، وَقَدِ اخْتَلَطَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی شخص ''امعۃ'' نہ بنے! لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمن! ''امعۃ'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم یہ کہو: میں لوگوں کے ساتھ ہوں' اگر وہ ہدایت حاصل کریں گے' تو میں بھی ہدایت حاصل کرلوں گا' اور اگر وہ گمراہ ہو گئے' تو میں بھی گمراہ ہو جاؤں گا' خبردار! تم میں سے ہر ایک شخص اپنے من میں یہ طے کرے کہ اگر لوگوں نے کفر کیا' تو وہ کفر نہیں کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسعودی ہے' جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

(بَابٌ)

باب: بلاعنوان

852 _ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيلَ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِي الصَّحِيحِ مِنْهُ قِصَّةُ الْمُصَوِّرِ، وَفِيهِ الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اُس شخص کو ہوگا' جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہو' یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو' اور وہ شخص' جو علم نہ ہونے کے باوجود' لوگوں کو گمراہ کرے' اور وہ مصور' جو تصویریں بناتا ہوگا (اُنہیں بھی سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ''صحیح'' میں اس میں سے صرف تصویر بنانے والا کا ذکر ہوا ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی حارث اعور ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ الْاِقْتِدَاءِ بِالسَّلَفِ)

باب: اسلاف کی پیروی کرنا

851- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8765

853 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اسلاف کی) پیروی کرو اور بدعت اختیار نہ کرو' تمہاری کفایت ہو چکی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

854 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عَلَى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعَشَاءِ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى فَقَالَ: اخْرُجْ إِلَيْنَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَخَرَجَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ أَمْرًا ذَعَرَنِي، وَإِنَّهُ لَخَيْرٌ، وَلَقَدْ ذَعَرَنِي، وَإِنَّهُ لَخَيْرٌ، قَوْمٌ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يَقُولُ: سَبِّحُوا كَذَا وَكَذَا، احْمَدُوا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَاهُمْ، فَقَالَ: مَا أَسْرَعَ مَا ضَلَلْتُمْ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَحْيَاءٌ، وَأَزْوَاجُهُ شَوَابٌّ، وَثِيَابُهُ وَآنِيَتُهُ لَمْ تُغَيَّرْ، احْصُوا سَيِّئَاتِكُمْ، فَأَنَا أَضْمَنُ عَلَى اللهِ أَنْ يُحْصِيَ حَسَنَاتِكُمْ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَثَّقَهُ النَّسَائِيُّ، وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى.

عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مغرب اور عشاء کے درمیان' ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' انہوں نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! آپ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باہر آ گئے' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس وقت کیوں آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ایک معاملہ دیکھا' جس نے مجھے پریشان کر دیا وہ بات بھلائی کی ہے' لیکن اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے' اگرچہ وہ بات بھلائی کی ہے' کچھ لوگ ایک مسجد میں اکٹھے بیٹھے تھے' ان میں سے ایک شخص یہ کہتا ہے: اتنی' اتنی مرتبہ سبحان اللہ پڑھو! اتنی' اتنی مرتبہ الحمد للہ پڑھو! راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چل پڑے' ان کے ساتھ ہم بھی روانہ ہو گئے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے' اور بولے: تم لوگ کتنی جلدی گمراہی کا شکار ہو گئے ہو؟ حالانکہ اللہ کے رسول کے اصحاب ابھی زندہ ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج موجود ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اور برتن خراب نہیں ہوئے ہیں' تم لوگ اپنی برائیاں شمار کرو' میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ضمانت دیتا ہوں کہ وہ تمہاری نیکیاں شمار کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے' جسے امام نسائی نے ثقہ قرار دیا

853- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 8770
854- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 8636

ہے جبکہ امام بخاری' امام احمد بن حنبل اور یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

855 - وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: بَلَغَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ قَوْمًا يَقْعُدُونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَقُولُونَ: قُولُوا كَذَا، قُولُوا كَذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنْ فَعَلُوا فَآذِنُونِي، فَلَمَّا جَلَسُوا آتَوْهُ، فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ، فَجَلَسَ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ، فَأَخَذُوا فِي تَسْبِيحِهِمْ، فَحَسَرَ عَبْدُ اللهِ عَنْ رَأْسِهِ الْبُرْنُسَ وَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ بِدْعَةً ظُلْمًا، وَإِلَّا فَضَلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَفَرَّقُوا. قَالَ: وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ حَلْقَتَيْنِ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَقَامَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ: أَيَّتُكُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا؟ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا: نَحْنُ. فَقَالَ لِلْأُخْرَى: قُومُوا إِلَيْهَا. فَجَعَلَهُمْ وَاحِدَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَكِنَّهُ اخْتَلَطَ.

وَفِي بَعْضِ طُرُقِ الطَّبَرَانِيِّ الصَّحِيحَةِ الْمُخْتَصَرَةِ: فَجَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ مُتَقَنِّعًا فَقَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ. إِنَّكُمْ لَأَهْدَى مِنْ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَصْحَابِهِ، أَوْ إِنَّكُمْ لَتَعَلَّقُونَ بِذَنَبِ ضَلَالَةٍ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَئِنِ اتَّبَعْتُمُ الْقَوْمَ، لَقَدْ سَبَقُوكُمْ سَبْقًا بَعِيدًا مُبِينًا، وَلَئِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.

ابوبختری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ کچھ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان بیٹھ کر (ایک دوسرے کو) یہ کہتے ہیں: تم یہ پڑھو! تم یہ پڑھو! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ ایسا کرنے لگیں گے' تو تم لوگ مجھے بتا دینا جب وہ لوگ بیٹھ گئے' تو دوسرے لوگ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے ٹوپی لی ہوئی تھی (یعنی اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا) جب اُن لوگوں نے اپنی تسبیح شروع کی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سر سے ٹوپی ہٹائی اور بولے: میں عبداللہ بن مسعود ہوں' تو وہ لوگ خاموش ہو گئے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ظلم کے طور پر بدعت کا ارتکاب کیا ہے' اگر ایسا نہ ہو' تو تم ہم پر یعنی حضرت محمد کے اصحاب پر فضیلت رکھتے ہو؟ تو عمرو بن عتبہ بن فرقد نے کہا: اے ابن مسعود! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بکھر جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد میں دو حلقے دیکھے' تو وہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور دریافت کیا: تم دونوں میں سے کون سا حلقہ پہلے بنا تھا؟ ایک حلقے کے افراد نے کہا: ہم (پہلے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے تھے) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دوسرے حلقے والوں سے کہا: تم لوگ اُٹھ کر اِن کے ساتھ مل جاؤ! تو حضرت

855- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8630

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہی حلقہ بنا دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عطا بن سائب ہے وہ ثقہ ہے لیکن اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

امام طبرانی کے بعض مستند طرق میں یہ روایت اختصار کے ساتھ منقول ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سر ڈھانپ کر تشریف لائے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو مجھے نہیں جانتا تو میں عبداللہ بن مسعود ہوں کیا تم لوگ حضرت محمد ﷺ اور ان کے اصحاب سے زیادہ ہدایت والے ہو؟ یا پھر تم لوگ گمراہی کے گناہ کے ساتھ چمٹ گئے ہو؟

عطاء بن سائب کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قوم (یعنی صحابہ کرام) کی پیروی کرتے تو وہ تم سے بہت زیادہ اور واضح سبقت لے جا چکے ہیں اور اگر تم نے دائیں بائیں کا راستہ اختیار کیا تو تم بہت زیادہ گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے۔

856 _ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ اَبِيْ إِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ تَجَوَّزَ وَاَتَمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، وَإِذَا صَلَّى فِي الْبَيْتِ اَطَالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالصَّلَاةَ. قُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ، إِذَا صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ جَوَّزْتَ، وَإِذَا صَلَّيْتَ فِي الْبَيْتِ اَطَلْتَ؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّا اَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) جب مسجد میں نماز ادا کرتے تھے تو مختصر ادا کرتے تھے تاہم وہ رکوع و سجود مکمل کرتے تھے اور جب وہ گھر میں نماز ادا کرتے تھے تو رکوع سجود اور نماز طویل ادا کرتے تھے میں نے کہا: اے ابا جان! جب آپ مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں تو مختصر ادا کرتے ہیں اور جب آپ گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو طویل ادا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! بیشک ہم (یعنی صحابہ کرام) پیشوا ہیں اور ہماری پیروی کی جائے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

857 _ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ إِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ مَسْكَنُهُ بِالسُّوسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ الْعَبْدِيُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا مَعَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا لِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ) (یوسف: 1 _ 3) فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَضَرَبَهُ

857- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 3005

ثَلَاثًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَسَخْتَ كُتُبَ دَانْيَالَ؟ قَالَ: مُرْنِي بِأَمْرِكَ أَتَّبِعْهُ، قَالَ: انْطَلِقْ فَامْحُهُ بِالْحَمِيمِ وَالصُّوفِ الْأَبْيَضِ، ثُمَّ لَا تَقْرَأْهُ أَنْتَ وَلَا تُقْرِئْهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، فَلَئِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قَرَأْتَهُ أَوْ أَقْرَأْتَهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ لَأُنْهِكَنَّكَ عُقُوبَةً. ثُمَّ قَالَ لَهُ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا فَانْتَسَخْتُ كِتَابًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فِي أَدِيمٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا هٰذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا عُمَرُ؟ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كِتَابٌ نَسَخْتُهُ لِنَزْدَادَ عِلْمًا إِلَى عِلْمِنَا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَغْضِبَ نَبِيُّكُمْ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ؟ السِّلَاحَ السِّلَاحَ، فَجَاءُوا حَتَّى أَحْدَقُوا بِمِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ، وَاخْتُصِرَ لِيَ اخْتِصَارًا، وَلَقَدْ أَتَيْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، فَلَا تَتَهَوَّكُوا، وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الْمُتَهَوِّكُونَ ". قَالَ عُمَرُ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِكَ رَسُولًا، ثُمَّ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ـ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ.

❁ خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کا تعلق عبدالقیس قبیلے سے تھا اور اُس کی رہائشگاہ ''سوس'' میں تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم فلاں بن فلاں عبدی ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود عصا اُسے مارا' اس شخص نے کہا: امیرالمؤمنین! میرا کیا قصور ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے یہ آیات تلاوت کیں:

''الرٰ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں' بے شک ہم نے تم پر عربی میں قرآن نازل کیا ہے' تا کہ تم سمجھ بوجھ حاصل کرو' ہم تمہارے سامنے بہترین قصہ بیان کرنے لگے ہیں' اس کے حوالے سے' جو ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن وحی کیا ہے اگرچہ اِس سے پہلے تم غافل لوگوں میں سے ایک تھے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے سامنے ان آیات کو تین مرتبہ تلاوت کیا اور تینوں مرتبہ اُسے مارا' اس نے دریافت کیا امیرالمؤمنین میرا قصور کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی وہ شخص ہو' جس نے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتابوں کا نسخہ نقل کیا تھا؟ اس شخص نے کہا: آپ مجھے حکم دیں' میں اُس کی پیروی کروں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور اس تحریر کو گرم پانی اور صاف روئی کے ذریعے مٹادو! اور پھر کبھی اُسے نہ پڑھنا' اور نہ ہی کسی کو پڑھانا' اگر تمہارے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی کہ تم نے اُسے پڑھا ہے' یا کسی کو پڑھایا ہے' تو میں تمہیں سزا دوں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ میں گیا' اور میں نے اہل کتاب کی کتاب میں سے کچھ حصہ نقل کیا' ایک چمڑے پر اُسے نوٹ کر کے میں لے آیا' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک تحریر ہے' جسے میں نے نقل کیا ہے' تا کہ اِس کے ذریعے سے پہلے موجود معلومات میں اضافہ ہو جائے' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار سرخ ہو گئے' پھر یہ اعلان کیا گیا: لوگ اکٹھے ہو جائیں' انصار نے کہا: کیا تمہارے نبی غضبناک ہوئے ہیں؟ ہتھیار سنبھالو! ہتھیار سنبھالو! وہ لوگ آئے اور نبی اکرم ﷺ کے منبر کے گرد اکٹھے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! بے شک مجھے جامع اور اختتامی کلمات عطا کیے گئے ہیں' میرے لیے اختصار کیا گیا ہے اور میں تمہارے پاس صاف اور واضح ہدایت لے کر آیا ہوں' تو تم لوگ موشگافی کرنے والے نہ ہو جانا اور موشگافی کرنے والے لوگ تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کریں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ کہا: میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور آپ ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہوں' پھر نبی اکرم (منبر سے) نیچے تشریف لے آئے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق واسطی ہے' جسے امام احمد اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(بَابُ التَّثَبُّتِ وَالْإِمْسَاكِ عَنْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَبَعْضِ الْفُتْيَا)

باب: کسی حدیث یا کسی فتویٰ کی تحقیق کرنا' یا اُس سے رک جانا

858 _ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: وَاللهِ (لَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ اَلْفَ كَلِمَةٍ تُحِبُّونِي عَلَيْهَا اَوْ تُتَابِعُونِي وَتُصَدِّقُونِي بِرًّا مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ) لَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ اَلْفَ كَلِمَةٍ تُبْغِضُونِي عَلَيْهَا، وَتُجَانِبُونِي، وَتُكَذِّبُونِي، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ،

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں' تو میں تمہیں ایک ہزار کلمات بیان کر سکتا ہوں' جن کی وجہ سے تم مجھ سے محبت رکھو گے' اور تم اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بھلائی شمار کرتے ہوئے' یکے بعد دیگرے میرے پاس آؤ گے اور میری تصدیق کرو گے اور اگر میں چاہوں' تو تمہیں ایک ہزار ایسی باتیں بیان کر سکتا ہوں' جن کی وجہ سے تم مجھ سے بغض رکھو گے' مجھ سے لاتعلقی اختیار کرو گے' اور میری تکذیب کر دو گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

859 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ الَّذِي يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يَسْتَفْتُوْنَهُ فِيْهِ مَجْنُوْنٌ، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ،

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کو ہر ایسے معاملے کے بارے میں فتویٰ دے دیتا

ہے جس کے بارے میں لوگ اُس سے فتویٰ مانگتے ہیں' تو ایسے شخص میں پاگل پن ہوگا۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ)

باب: ایسے شخص کا بیان' جو علم حاصل نہیں کرتا

860 _ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ لَا يُغْلَبُ، وَلَا يُخْلَبُ، وَلَا يُنَبَّأُ بِمَا لَا يَعْلَمُ، مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يُفَقِّهْهُ لَمْ يُبَالِ بِهِ.

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى _ وَفِي الصَّحِيحِ مِنْهُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ _ وَفِيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا اور اسے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا' اور اُسے کسی ایسی چیز کی اطلاع نہیں دی جا سکتی' جس کا اسے علم نہ ہو' جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے' اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور جس شخص کو وہ دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا ہے' اُس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا"۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور "صحیح" میں اس کا یہ حصہ منقول ہے:
"جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے"
اس کی سند میں ایک راوی ولید بن محمد موقری ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ لَا يَتَّبِعُ اَهْلَ الْعِلْمِ)

باب: اس شخص کا بیان' جو اہل علم کی پیروی نہیں کرتا

861 _ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكْنِي زَمَانٌ _ اَوْ لَا تُدْرِكُوا زَمَانًا _ لَا يُتَّبَعُ فِيهِ الْعَلِيمُ، وَلَا يُسْتَحْيَا فِيهِ مِنَ الْحَلِيمِ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْاَعَاجِمِ اَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:)

860- اخرجه الامام احمد فی مسنده 93/4' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 369/19' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 7343
861- اخرجه الامام احمد فی مسنده 340/5' اورده المؤلف فی زوائد المسند 195

"اے اللہ! مجھے ایسا زمانہ نہ ملے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں کو ایسا زمانہ نہ ملے' جس میں صاحب علم کی پیروی نہ کی جائے' جس میں بردبار شخص سے حیا نہ کی جائے' لوگوں کے دل' عجمیوں کے دلوں کی طرح ہوں گے' اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانوں جیسی ہوں گی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ عُلُوِّ السَّفِيهِ عَلَى الْعَلِيمِ)

باب: بے وقوف کا عالم سے برتر ہو جانا

862 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُجِحًّا، فَضَافَ اَهْلَهَا ضَيْفٌ، فَقَالَتْ: لَا اَنْبَحُ ضَيْفَ اللَّيْلَةَ، فَعَوَى جِرَاؤُهَا فِي بَطْنِهَا، فَأُوحِيَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّ مِثْلَ هَذِهِ الْكَلْبَةِ مِثْلُ اُمَّةٍ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ، يَسْتَعْلِي سُفَهَاؤُهَا عَلَى عُلَمَائِهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهُ إِلَّا اَنَّ فِي حَدِيثِ اَحْمَدَ: يَقْهَرُ سُفَهَاؤُهَا حُلَمَاءَهَا . وَيَأْتِي فِي الْفِتَنِ، وَفِيهِ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَقَدِ اخْتَلَطَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک کتیا تھی جو شور مچانے والی تھی۔ ایک مرتبہ اُس کے مالکان کے ہاں مہمان آ گئے' تو اس نے یہ سوچا' آج رات میں مہمان کی وجہ سے نہیں بھونکوں گی' تو اس نے اپنے پلّے کو پیٹ کے ساتھ لگا لیا' تو اُن میں سے ایک شخص کی طرف یہ بات وحی کی گئی: کہ اُس کتیا کی مثال اس اُمت کی مانند ہے' جو تم لوگوں کے بعد آئے گی' جس کے بے وقوف لوگ' اُس کے علماء پر غالب آ جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام احمد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اُس کے بے وقوف لوگ' اُس کے علماء پر غلبہ حاصل کر لیں گے"۔

یہ روایت فتنوں سے متعلق باب میں آگے آئے گی' اس کی سند میں ایک راوی شعیب بن صفوان ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے اور عطاء بن سائب نامی راوی اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

(بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مَنْ يَهَابُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)

باب: اُن لوگوں کا بیان' جن کے درمیان کوئی ایسا شخص نہ ہو' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو

863 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثًا مُنْذُ زَمَانٍ إِذَا كُنْتَ فِي قَوْمٍ عِشْرِينَ رَجُلًا

862-اخرجه الامام احمد فی مسنده 170/2' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5609' اورده المؤلف فی زوائد المسند 4424

863-اورده المؤلف فی زوائد المسند 196

وَاَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ، فَتَصَفَّحْتَ وُجُوهَهُمْ، فَلَمْ تَرَ فِيهِمْ رَجُلًا يَهَابُ فِي اللهِ - عَزَّ وَجَلَّ - فَاعْلَمْ اَنَّ الْاَمْرَ قَدْ رَقَّ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَاَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ فِيهِ الْبُخَارِيُّ: اِنَّهُ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ فِيهِ الذَّهَبِيُّ: تَابِعِيٌّ حَسَنُ الْحَدِيثِ.

❁❁ عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں: میں بڑے عرصے سے یہ حدیث سنتا رہا ہوں: کہ جب تم بیس ایسے افراد کے درمیان موجود ہو' یا وہ افراد اِس سے کم ہوں' یا زیادہ ہوں' اور تم اُن کے چہروں کا جائزہ لو' اور اُن کے درمیان کوئی ایسا شخص نہ دیکھو' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو' تو تم یہ بات جان لو! کہ معاملہ کمزور ہو گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' ازہر بن عبداللہ نامی راوی کے بارے میں' امام بخاری نے یہ کہا ہے: یہ ازہر بن سعید ہے' اِس کے بارے میں امام ذہبی نے یہ کہا ہے: یہ تابعی ہے اور حسن الحدیث ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللهِ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے

864 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، اَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيْهِ - فَهُوَ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ: تَفَرَّدَ بِهِ سُلَيْمَانُ، زَادَ الطَّبَرَانِيُّ: وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ، وَقَالَ صَاحِبُ الْمِيزَانِ: لَا نَدْرِي مَنْ ذَا.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اِس لئے علم حاصل کرے' تاکہ اُس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' یا اُس کے ذریعے جہلاء کے ساتھ بحث کرے' اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائے' تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' یہ امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن زیاد واسطی ہے' امام طبرانی اور امام بزار فرماتے ہیں: سلیمان اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے' امام طبرانی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے' ''میزان'' کے مصنف فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے؟

865 - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، اَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ - فَهُوَ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

864- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 5708' اورده المؤلف فی کشف الاستار 178

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''جو شخص اِس لئے علم حاصل کرے' تا کہ اُس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' یا اُس کے ذریعے جہلاء کے ساتھ بحث کرے' تو وہ جہنم میں جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالخالق بن زید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

866 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، اَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ فِي الْمَجَالِسِ _ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ نُسِبَ اِلَى الْكَذِبِ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے محافل میں علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' یا جہلاء کے ساتھ بحث کرے' تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن واقد ہے اور وہ ضعیف ہے' اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی گئی ہے۔

867 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ كَانَ يَقُوْلُ: يَا بُنَيَّ، لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَتُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ.
رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَهُوَ مُنْقَطِعُ الْاِسْنَادِ كَمَا تَرَى.

❁❁ عبداللہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حکیم لقمان نے یہ کہا تھا:
''اے میرے بیٹے! تم علم اس لیے حاصل نہ کرنا کہ تم اُس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو' یا اس کے ذریعے جہلاء کے ساتھ بحث کرو' یا اُس کے ذریعے محافل میں دکھاوا کرو''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند ''منقطع'' ہے' جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

(بَابٌ فِيْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ)

باب: ایسے علم کا بیان' جو نفع نہ دے

868 _ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَثَلَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

867-اورده المؤلف في زوائد المسند 253

868-اخرجه الامام احمد في مسنده 499/2'اورده المؤلف في زوائد المسند 254'اورده المؤلف في كشف الاستار 176

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا علم جو نفع نہ دے' اُس کی مثال ایسے خزانے کی مانند ہے' جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ)

باب: ایسے شخص کا بیان' جو اپنے علم کے ذریعے نفع حاصل نہ کرے

869 _ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْفَتِيلَةِ، تُضِيءُ لِلنَّاسِ وَتَحْرِقُ نَفْسَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ السُّحَيْمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ وَاخْتِلَاطِهِ

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دے' اور اپنے آپ کو بھول جائے' اُس کی مثال چراغ کی بتی کی طرح ہے' جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتی ہے اور اپنے آپ کو جلا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن جابر سحیمی ہے اور وہ اپنے حافظے کی خرابی اور اختلاط کا شکار ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

870 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، اقْرَأِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِنْ لَمْ يُنْهِكَ فَلَسْتَ تَقْرَؤُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَدْ وُثِّقَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کوئی علمی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا' اور جس شخص کا علم اُسے نفع نہ دے' اُس کی جہالت اسے نقصان پہنچاتی ہے' تم قرآن کو اُس وقت تک پڑھو' جب تک وہ تمہیں (شرعی احکام کی خلاف ورزی سے) روکے رکھے اگر وہ تمہیں (شرعی احکام کی خلاف ورزی سے) نہیں روکتا' تو تم اُسے نہ پڑھو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے' وہ ضعیف ہے' تاہم اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

871 _ وَعَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَزْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَهُوَ إِلَى الْبَصْرَةِ حَتَّى أَتَيْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ الْمِسْكِينِ، وَهُوَ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى مِثْلِ

التَّوْبَةِ، فَقَالَ: هَلْ كُنْتَ تُدَارِسُ اَحَدًا الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِذَا آتَيْنَا الْبَصْرَةَ فَأْتِنِي بِهِمْ، فَأَتَيْتُهُ بِصَالِحِ بْنِ مِسْرَحٍ، وَبِأَبِي بِلَالٍ وَبِجَدِّهِ، وَنَافِعِ بْنِ الْأَزْرَقِ، وَهُمْ فِي نَفْسِي يَوْمَئِذٍ مِنْ اَفَاضِلِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ جُنْدُبٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ، يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرِقُ نَفْسَهُ".

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحُولَنَّ بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى اَبْوَابِهَا مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ ظُلْمًا". قَالَ: فَتَكَلَّمَ الْقَوْمُ، فَذَكَرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَهُوَ سَاكِتٌ يَسْمَعُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، قَوْمٌ اَحَقُّ بِالنَّجَاةِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَلَهُ طَرِيقٌ تَأْتِي فِي قِتَالِ اَهْلِ الْبَغْيِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

ابوتمیمہ' حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ابو تمیمہ بیان کرتے ہیں: میں اور وہ بصرہ کی طرف جارہے تھے' یہاں تک کہ ہم ایک جگہ کے پاس پہنچے جس کا نام ''بیت مسکین'' تھا' وہ بصرہ سے اُتنی ہی دور تھی' جس طرح ''نوبہ'' ہے' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کسی کو قرآن پڑھایا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: جب ہم بصرہ پہنچ جائیں گے' تو تم اُن لوگوں کو میرے پاس لے کر آنا' تو میں اُن کے پاس صالح بن مسرح' ابو بلال' اور اس کے دادا' اور نافع بن ازرق کو لے کر آیا' میرے نزدیک یہ لوگ اُس وقت اہل بصرہ کے فاضل ترین لوگ تھے' تو انہوں نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کیں' حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عالم لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے' اُس کی مثال چراغ کی طرح ہے' جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور اپنے آپ کو جلا لیتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''(کہیں ایسا نہ ہو) کہ جب کوئی شخص جنت کے دروازوں کی طرف دیکھ رہا ہو' اُس وقت اس شخص اور جنت کے درمیان مٹھی بھر خون حائل ہو جائے' جسے اُس نے ظلم کے طور پر بہایا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حاضرین نے بات چیت شروع کی اور اُن لوگوں نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا ذکر کیا' تو حضرت جندب رضی اللہ عنہ خاموش رہ کر اُن کی باتیں سنتے رہے' پھر انہوں نے فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کے لوگ کبھی نہیں دیکھے' جو نجات کے زیادہ حقدار ہوں' لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سچے ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی اور بھی سند ہے' جو باغیوں سے جنگ کرنے سے متعلق باب میں آئے گی' اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

872 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَنْفَعُهُ عِلْمُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ، قَالَ الْفَلَّاسُ: صَدُوقٌ لَكِنَّهُ كَثِيرُ الْغَلَطِ صَاحِبُ بِدْعَةٍ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب اُس عالم کو ہوگا' جسے اُس کے علم نے فائدہ نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عثمان بری ہے' فلاس فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن بکثرت غلطی کرتا ہے اور بدعتی ہے' امام احمد' امام نسائی اور امام دارقطنی نے اِسے ضعیف قرار دیا ہے۔

873 _ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ إِلَى حَيٍّ مِنْ قَيْسٍ أُعَلِّمُهُمْ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، فَإِذَا قَوْمٌ كَأَنَّهُمُ الْإِبِلُ الْوَحْشِيَّةُ، طَامِحَةً أَبْصَارُهُمْ، لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا شَاةٌ أَوْ بَعِيرٌ، فَانْصَرَفْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " يَا عَمَّارُ، مَا عَمِلْتَ؟ " فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْقَوْمِ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا فِيهِمْ مِنَ السَّهْوَةِ، قَالَ: " يَا عَمَّارُ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْهُمْ؟ قَوْمٌ عَلِمُوا مَا جَهِلَ أُولَئِكَ، ثُمَّ سَهُوا كَسَهْوِهِمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبَّادُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَرْزَمِيُّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: مَتْرُوكٌ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیس قبیلے کی ایک شاخ کی طرف بھیجا' تاکہ میں اُن لوگوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دوں' وہ لوگ وحشی اونٹوں کی طرح تھے' ان کی توجہ منتشر رہتی تھی' اُن کی تمام تر پریشانی بکریوں' یا اونٹوں کے بارے میں تھی' میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ہے: اے عمار! تم نے کیا عمل کیا؟ میں نے اُن لوگوں کا پورا واقعہ آپ کو بتایا' ان لوگوں کی غیر دلچسپی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہوں گے' جنہیں اِن چیزوں کا علم حاصل ہوگا' جن کا علم اُن لوگوں کو نہیں ہے اور پھر بھی وہ (یعنی جنہیں علم ہوگا) وہ اُن لوگوں کی طرح عدم دلچسپی کا اظہار کریں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عباد بن احمد عزرمی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

872-اخرجه الإمام الطبراني في معجمه الصغير 182/1183

873-اورده المؤلف في كشف الاستار 177

874 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: تَعَرَّضْتُ _ أَوْ قَالَ: تَصَدَّيْتُ _ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللّٰهُمَّ غَفْرًا، اسْأَلْ عَنِ الْخَيْرِ وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الشَّرِّ، شِرَارُ النَّاسِ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ فِي النَّاسِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَرَدَّ ابْنُ عَدِيٍّ قَوْلَ الْبُخَارِيِّ، وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: شَيْخٌ صَالِحٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! سب سے زیادہ برا شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تجھ سے مغفرت کا سوال ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:) تم بھلائی کے بارے میں سوال کرو شر کے بارے میں سوال نہ کرو! لوگوں میں برے لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے درمیان برے علماء ہوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن عدی نے امام بخاری کا قول مسترد کیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ یہ ایک نیک بزرگ ہے۔

875 _ وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَنْطَلِقُونَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: لِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ إِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ الدَّاهِرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کی طرف جائیں گے اور کہیں گے: تم لوگ جہنم میں کیوں داخل ہو گئے؟ اللہ کی قسم! ہم تو جنت میں صرف اُس چیز کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا تو وہ جواب دیں گے: ہم لوگ کہا کرتے تھے لیکن (عمل) نہیں کرتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوبکر عبداللہ بن حکیم داہری ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

874-اورده المؤلف فی کشف الاستار 167

875-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 150/22

(بَابُ كَرَاهِيَةِ الدَّعْوٰى)

باب: دعویٰ کرنے کا ناپسندیدہ ہونا

876 _ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَظْهَرُ الدِّيْنُ حَتّٰى يُجَاوِزَ التُّجَّارُ، وَتُخَاضَ الْبِحَارُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِكُمْ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ، مَنْ أَقْرَأُ مِنَّا؟ وَمَنْ أَفْقَهُ مِنَّا؟ وَمَنْ أَعْلَمُ مِنَّا؟ " ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: " هَلْ فِيْ أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ " قَالُوْا: لَا، قَالَ: " أُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ،

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ،

❁❁ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین غالب آجائے گا' یہاں تک کہ تاجر لوگ (دور دراز کے علاقوں) تک جائیں گے اور اللہ کی راہ میں سمندروں میں سفر کیا جائے گا' پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے' جو قرآن سیکھیں گے' اور پھر وہ یہ کہیں گے: ہم سے زیادہ اچھا قرآن اور کس کو آتا ہے؟ ہم سے زیادہ سمجھ بوجھ اور کس کو حاصل ہے؟ ہم سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: کیا اُن لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ' تم میں سے (یعنی اِس اُمت میں سے) ہوں گے اور وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ربذی ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

877 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَظْهَرُ الْإِسْلَامُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ التُّجَّارُ فِي الْبَحْرِ، وَحَتّٰى تَخُوْضَ الْخَيْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: مَنْ أَقْرَأُ مِنَّا؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا؟ مَنْ أَفْقَهُ مِنَّا؟ " ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ فِيْ أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ " قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " أُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ مُوَثَّقُوْنَ،

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام غالب آجائے گا' یہاں تک کہ تاجر لوگ سمندروں میں سفر کریں گے' اور گھوڑے اللہ کے راہ میں جائیں گے' پھر ایک قوم ظاہر ہوگی' جو قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے: ہم سے زیادہ قرآن کس کو آتا ہے؟ ہم سے زیادہ علم کس

876- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 6668' اورده المؤلف فى كشف الاستار 174

877- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 6242' اورده المؤلف فى كشف الاستار 173.

کے پاس ہے؟ ہم سے زیادہ (دین کی) سمجھ بوجھ کس کے پاس ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا اُن لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ تم میں سے (یعنی اس اُمت میں سے) ہوں گے اور وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' امام بزار کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

878 _ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: " اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَوَّاهًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَحَرَّضْتَ وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ (فَاصْبِحْ)، فَقَالَ: " لَيَظْهَرَنَّ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُرَدَّ الْكُفْرُ إِلٰى مَوَاطِنِهِ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْإِسْلَامِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ، يَتَعَلَّمُونَهُ وَيَقْرَءُونَهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَأْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنَّا؟ فَهَلْ فِيْ أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ " قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَنْ أُولٰئِكَ؟ قَالَ: " أُولٰئِكَ مِنْكُمْ، وَأُولٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، إِلَّا أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْخَثْعَمِيَّةَ التَّابِعِيَّةَ لَمْ أَرَ مَنْ وَثَّقَهَا وَلَا جَرَّحَهَا.

❁❁ سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کردی ہے؟ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے: وہ فرمانبردار شخص تھے' انہوں نے کہا: اے اللہ! جی ہاں! آپ ﷺ نے تبلیغ کردی' پوری کوشش کی' خیر خواہی کی' جس کا یہ نتیجہ نکلا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان ضرور غالب آجائے گا' یہاں تک کہ کفر کو اُس کے مخصوص مقام کی طرف لوٹا دیا جائے گا' سمندروں میں اسلام پھیل جائے گا اور لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا' جس میں وہ قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے' وہ اسے سیکھیں گے' اُسے پڑھیں گے اور پھر یہ کہیں گے: ہم نے پڑھ لیا ہے اور علم حاصل کرلیا ہے' تو کون شخص ایسا ہے؟ جو ہم سے بہتر ہو؟ تو کیا ایسے لوگوں میں کوئی نقصان ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تم میں سے (یعنی اس اُمت میں سے) ہوں گے اور وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ ہند بنت حارث خثعمیہ' جو تابعیہ ہیں' اُن کا معاملہ مختلف ہے' میں نے کسی کو اُن کی توثیق' یا اُن پر جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

879 _ وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَنْ

878- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 27/2528

879- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6846

قَالَ: اِنِّي عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہوگا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے: میں عالم ہوں' تو وہ جاہل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

880 _ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: اِنِّي عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ، وَمَنْ قَالَ: اِنِّي جَاهِلٌ فَهُوَ جَاهِلٌ، وَمَنْ قَالَ: اِنِّي فِي الْجَنَّةِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ قَالَ: اِنِّي فِي النَّارِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَطَاءٍ الثَّقَفِيُّ، ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَقَالَ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنْ قَوْلِ يَحْيَى مَوْقُوفًا عَلَيْهِ.

❁❁ یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہے: میں عالم ہوں' تو وہ جاہل ہوگا اور جو شخص یہ کہے: میں جاہل ہوں' تو وہ جاہل ہوگا جو شخص یہ کہے: میں جنتی ہوں' تو وہ جہنمی ہوگا اور جو شخص یہ کہے: میں جہنمی ہوں' تو وہ جہنمی ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابوعطا ثقفی ہے' اسے امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' ان سب پہلوؤں کے باوجود' یہ یحییٰ (بن ابوکثیر کا اپنا) قول ہے' جو اُن پر موقوف ہے۔

(بَابُ مَا يُخَافُ عَلَى الْاُمَّةِ مِنْ زَلَّةِ الْعَالِمِ وَجِدَالِ الْمُنَافِقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ)

باب: اِس اُمت کے حوالے سے' عالم کی لغزش' منافق کے جدال' اور دیگر کن اُمور کا اندیشہ ہے؟

881 _ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا، وَهُنَّ كَائِنَاتٌ: زَلَّةُ عَالِمٍ، وَجِدَالُ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ، وَدُنْيَا تُفْتَحُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تمہارے حوالے سے تین چیزوں کا اندیشہ ہے' اور وہ ہو کر رہیں گی' عالم کی لغزش' منافق کا قرآن کی بنیاد پر جدال (یعنی بحث کرنا) اور دنیا کو تمہارے لئے کھول دیا جانا''۔

880- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 65/1

881- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 138/20' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6575' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 85/2

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں (معاجم) میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالحکیم بن منصور ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

882 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَثَلَاثَةً: زَلَّةَ عَالِمٍ، وَجِدَالَ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ، وَدُنْيَا تَقْطَعُ أَعْنَاقَكُمْ: فَأَمَّا زَلَّةُ عَالِمٍ فَإِنِ اهْتَدَى فَلَا تُقَلِّدُوْهُ دِيْنَكُمْ، وَإِنْ يَزِلَّ فَلَا تَقْطَعُوا عَنْهُ آمَالَكُمْ، وَأَمَّا جِدَالُ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ لِلْقُرْآنِ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ، فَمَا عَرَفْتُمْ فَخُذُوْهُ، وَمَا أَنْكَرْتُمْ فَرُدُّوْهُ إِلَى عَالِمِهِ، وَأَمَّا دُنْيَا تَقْطَعُ أَعْنَاقَكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ فِي قَلْبِهِ غِنًى فَهُوَ غَنِيٌّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ وَثَّقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ وَيَحْيَى فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ تین چیزوں سے بچ کے رہنا! عالم کی لغزش' منافق کا قرآن کی وجہ سے جدال' اور دنیا کا تمہاری گردنیں کاٹ دینا' جہاں تک عالم کی لغزش کا تعلق ہے' تو اگر وہ ہدایت یافتہ ہو' تو تم اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرنا' اور اگر وہ لغزش کا شکار ہو تو اپنی امیدیں اُس سے منقطع نہ کرنا' جہاں تک منافق کے قرآن کے ذریعے جدال کا تعلق ہے' تو قرآن مینارۂ نور ہے' جس طرح راستہ کے لئے مینارہ نور ہوتا ہے' جو چیز تمہیں معروف لگے' وہ تم حاصل کر لینا اور جو منکر محسوس ہو' اُسے اُس کے عالم کی طرف لوٹا دینا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ دنیا تمہاری گردنیں کاٹ دے گی' تو جس کے دل میں' اللہ تعالیٰ خوشحالی ڈال دے گا' وہ خوشحال ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' عمرو بن مرہ نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اسی طرح لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کو' عبدالملک بن شعیب بن لیث نے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ نے بھی اُسے ثقہ قرار دیا ہے' امام احمد اور ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

883 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ ثَلَاثٍ: مِنْ زَلَّةِ عَالِمٍ، وَمِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ، وَمِنْ حُكْمٍ جَائِرٍ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ، وَقَدْ حَسَّنَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ.

❁❁ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی اُمت کے حوالے سے تین چیزوں کا اندیشہ ہے' عالم کی لغزش' نفسانی خواہشات کی پیروی' اور ظالم کا فیصلہ دینا (یا حکومت کرنا)''۔

882- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 8715

883- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 17/17' اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 182

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن عبداللہ بن عوف ہے اور وہ متروک ہے' امام ترمذی نے اُس سے منقول روایت کو "حسن" قرار دیا ہے۔

884 _ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِكًا، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَحْجِزُهُ إِيمَانُهُ، وَأَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْمَعُهُ كُفْرُهُ، وَلَكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُنَافِقًا عَالِمَ اللِّسَانِ، يَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ، وَيَعْمَلُ مَا تُنْكِرُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنی اُمت کے حوالے سے' نہ تو کسی مؤمن کے بارے میں اندیشہ ہے' اور نہ ہی کسی مشرک کے بارے میں اندیشہ ہے جہاں تک مؤمن کا تعلق ہے' تو اس کا ایمان اسے بچالے گا' جہاں تک مشرک کا تعلق ہے' تو اس کا کفر اُسے خراب کردے گا' مجھے تم لوگوں کے بارے میں منافق کے حوالے سے اندیشہ ہے' جو گفتگو کا ماہر ہوگا' وہ ایسی بات کرے گا' جو تمہیں معروف محسوس ہوگی' اور ایسا عمل کرے گا' جو تمہیں منکر محسوس ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی حارث اعور نام کا ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

885 _ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے بعد' مجھے تم لوگوں کے حوالے سے' سب سے زیادہ اندیشہ ایسے منافق کی وجہ سے ہے' جو گفتگو کا ماہر ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

886 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَذَّرَنَا رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كُلَّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر ایسے منافق سے بچنے کی تلقین کی تھی' جو

884- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 7065' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 93/2

885- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 237/18' اورده المؤلف فی کشف الاستار 170

886- اخرجه الامام احمد فی مسنده 44/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 263' اورده المؤلف فی کشف الاستار 168

گفتگو کا ماہر ہو۔

یہ روایت امام بزار، امام احمد، امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

887 _ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي اثْنَتَيْنِ: الْقُرْآنَ وَاللَّبَنَ: أَمَّا اللَّبَنُ فَيَبْتَغُونَ الرِّيفَ، وَيَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ، وَيَتْرُكُونَ الصَّلَاةَ، وَأَمَّا الْقُرْآنُ فَيَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ فَيُجَادِلُونَ بِهِ الَّذِينَ آمَنُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ دَرَّاجٌ أَبُو السَّمْحِ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُخْتَلَفٌ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں دو چیزوں کے حوالے سے اندیشہ ہے' قرآن اور دودھ' جہاں تک دودھ کا تعلق ہے تو وہ اس کی شادابی تلاش کریں گے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کریں گے اور نماز کو ترک کر دیں گے' اور جہاں تک قرآن کا تعلق ہے (تو اس کے حوالے سے یہ اندیشہ ہے) منافق اُس کا علم حاصل کریں گے' اور پھر اُس کے ذریعے ایمان والوں کے ساتھ بحث کریں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی دراج ابو سمح ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن اُس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

888 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ يَضَعُهُ عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهِ، وَرَجُلٌ يَرَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْرِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد' اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے شخص کے حوالے سے ہے' جو قرآن کی تاویل کرے گا اور اُس کا مفہوم تبدیل کر دے گا' اور اس شخص کے بارے میں ہے' جو یہ سمجھے گا کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں حکومت کا زیادہ حقدار ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن قیس انصاری ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

889 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَكْثُرُ الْقُرَّاءُ، وَيَقِلُّ الْفُقَهَاءُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ". قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: " الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ،

887- اخرجه الامام احمد فى مسنده 156/4' اورده المؤلف فى زوائد المسند 262

888- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 1865

889- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 3277

ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ وَالْمُشْرِكُ الْمُؤْمِنَ.

قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ بَعْضُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں قرآن پڑھنے والے زیادہ ہوں گے' اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے کم ہوں گے (اُس زمانے میں) علم قبض کر لیا جائے گا' اور ''ہرج'' زیادہ ہو جائے گا' لوگوں نے دریافت کیا: ''ہرج'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے درمیان قتل و غارت گری' پھر اُس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا' جس میں لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے آگے نہیں جائے گا' پھر ایسا زمانہ آئے گا' جس میں منافق اور مشرک' مؤمن کے ساتھ بحث کریں گے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ''صحیح'' میں' اِس روایت کا کچھ حصہ منقول ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ)

باب: بلاعنوان

890 _ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَ عَلَيْهِ بَهْجَتُهُ وَكَانَ رِدْءَ الْإِسْلَامِ _ اعْتَزَلَ إِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَخَرَجَ عَلَى جَارِهِ بِسَيْفِهِ، وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں' ایسے شخص کے حوالے سے اندیشہ ہے' جو قرآن پڑھے گا' یہاں تک کہ اُس کی چمک اس شخص پر دکھائی دینے گی' اس شخص کا اسلام بیکار ہوگا' اور وہ الگ ہو کر اس طرف چلا جائے گا' جو اللہ کو منظور ہوگا' وہ تلوار لے کر اپنے پڑوسی کے خلاف نکلے گا' اور اُس پر مشرک ہونے کا الزام عائد کرے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

890- اورده المؤلف في كشف الأستار 175

(بَابٌ فِي الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ)

باب: بدعتوں اور نفسانی خواہشات کا بیان

891 _ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ شَهَوَاتِ الْغَيِّ فِي بُطُونِكُمْ وَفُرُوجِكُمْ، وَمُضِلَّاتِ الْهَوَى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: لِأَنَّ أَبَا الْحَكَمِ الْبُنَانِيَّ الرَّاوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ بَيَّنَهُ الطَّبَرَانِيُّ فَقَالَ: عَنْ أَبِي الْحَكَمِ، هُوَ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، وَقَدْ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَصْحَابُ السُّنَنِ.

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے تم لوگوں کے حوالے سے بھٹکانے والی شہوتوں کا اندیشہ ہے' جن کا تعلق تمہارے پیٹ اور شرم گاہوں سے ہوگا' اور گمراہ کرنے والی نفسانی خواہشات (کا اندیشہ ہے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ ابوالحکم بنانی کا معاملہ مختلف ہے' جس نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اُس کے بارے میں امام طبرانی نے یہ بیان کیا ہے: یہ ابوالحکم سے منقول ہے' اور وہ علی بن حکم ہے' امام بخاری اور ''سنن'' کے مؤلفین نے اِس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

892 _ وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ فَقَالَ: يَا أَبَا سُلَيْمَانَ، إِنَّا قَدْ جَمَعْنَا النَّاسَ عَلَى أَمْرَيْنِ، فَقَالَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: رَفْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْمَنَابِرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْقَصَصُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ، فَقَالَ: (أَمَا) إِنَّهُمَا مِثْلُ بِدْعَتِكُمْ عِنْدِي، وَلَسْتُ بِمُجِيبِكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُمَا. قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِأَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ، فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا' اُس نے کہا: اے ابوسلیمان! ہم نے دو معاملوں کے حوالے سے لوگوں کو جمع کیا ہے' حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ دو

891- اخرجه الامام احمد فی مسنده 420/4' اورده المؤلف فی زوائد المسند 198' اورده المؤلف فی کشف الاستار 131

892- اخرجه الامام احمد فی مسنده 105/4290' اورده المؤلف فی زوائد المسند 197' اورده المؤلف فی کشف الاستار 131

معاملے کیا ہیں؟ عبدالملک بن مروان نے کہا: جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کرنا' اور صبح و عصر کی نماز کے بعد درس دینا (یا وعظ کرنا)' تو حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے نزدیک یہ دونوں چیزیں تمہاری بدعت کی مانند ہیں' اور میں تمہیں ان دونوں میں سے کسی کی اجازت نہیں دوں گا عبدالملک بن مروان نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے' تو اس (بدعت) کی مانند کوئی سنت اٹھالی جاتی ہے''۔

(پھر حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ''سنت کو مضبوطی سے تھام کے رکھنا' بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم ہے' اور وہ منکر الحدیث ہے۔

893 _ وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: مَا مِنْ اُمَّةٍ ابْتَدَعَتْ بَعْدَ نَبِيِّهَا فِيْ دِيْنِهَا بِدْعَةً اِلَّا اَضَاعَتْ مِثْلَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی اُمت اپنے نبی کے بعد' اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ (اُمت) اُس (بدعت) کی مانند' کوئی سنت ضائع کردیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

894 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا اَتَى عَلَى النَّاسِ عَامٌ اِلَّا اَحْدَثُوْا فِيْهِ بِدْعَةً وَّاَمَاتُوْا فِيْهِ سُنَّةً، حَتّٰى تَحْيَا الْبِدَعُ وَتَمُوْتَ السُّنَنُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

''لوگوں پر جو بھی نیا سال آتا ہے' یہ اس میں کوئی بدعت ایجاد کرلیتے ہیں' اور کسی سنت کو ختم کردیتے ہیں' یہاں تک کہ بدعتیں رہ جائیں گی اور سنتیں ختم ہوجائیں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

895 _ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْ اِلٰهٍ يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ _ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

895- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 7502

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آسمان کے سائے تلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ جتنے بھی معبودوں کی عبادت کی جاتی ہے' اُن میں سے کوئی بھی (باطل معبود) اللہ تعالیٰ کے نزدیک' نفسانی خواہش کی پیروی سے زیادہ بڑا (یعنی زیادہ ناپسندیدہ) نہیں ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن دینار ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

896 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ لِعَائِشَةَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا _ هُمْ اَصْحَابُ الْبِدَعِ وَاَصْحَابُ الْاَهْوَاءِ، لَيْسَ لَهُمْ تَوْبَةٌ، اَنَا مِنْهُمْ بَرِيْءٌ، وَهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ وَمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
''اے عائشہ! بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی' اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہوگئے' وہ بدعت کی پیروی کرنے والے اور نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ تھے' اُن کے لیے توبہ کی گنجائش نہیں ہے' میں ان سے لاتعلق ہوں اور وہ مجھ سے لاتعلق ہیں''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں دو راوی' بقیہ اور مجالد بن سعید ہیں اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

897 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَشَى اِلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهُ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی بدعتی کی طرف چل کر جائے' تاکہ اُس کی تعظیم کرے' تو اُس نے اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دی''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

898 _ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَمْرُ الْمُفْظِعُ، وَالْحِمْلُ الْمُضْلِعُ، وَالشَّرُّ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ _ اِظْهَارُ الْبِدَعِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ایسا معاملہ' جو پریشان کر دے' ایسا بوجھ جو کمر توڑ دے' اور ایسی خرابی' جو کبھی منقطع نہ ہو' وہ بدعتوں کا اظہار ہے''۔

896- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الصغیر 203/1
897- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 96/20
898- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 3194

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے'اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ مِّنْهُ)

باب: بلاعنوان

899 _ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهُنَّ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً". قَالُوا: وَمَا تِلْكَ الْفِرْقَةُ؟ قَالَ: "مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ الْعُقَيْلِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ هٰذَا، وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی' ایک کے علاوہ' وہ سب جہنم میں جائیں گے' لوگوں نے دریافت کیا: وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس پر آج میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں (یعنی اُس طریقے کی پیروی کرنے والے لوگ جنتی ہوں گے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن سفیان ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(بَابٌ فِي الْقَصَصِ)

باب: قصے بیان کرنے کا بیان

900 _ عَنْ خَبَّابٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا هَلَكُوا قَصُّوا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَاخْتُلِفَ فِي الْأَجْلَحِ الْكِنْدِيِّ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَوْثِيقِهِ".

❁❁ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل اُس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے' جب انہوں نے قصے بیان کرنا شروع کر دیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' اجلح کندی نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اکثر حضرات نے اُس کی توثیق کی ہے۔

901 _ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، قَالَ: فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ: مَا أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: لِأَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: رُبَّمَا

899- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 256/1

900- اخرجه الامام احمد فی مسنده 18/1' اورده المؤلف فی زوائد المسند 255

كُنْتُ اَنَا وَالْمَرْاَةُ فِیْ بِنَاءٍ ضَيِّقٍ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ، فَاِنْ صَلَّيْتُ اَنَا وَهِيَ كَانَتْ بِحِذَائِي، فَاِنْ صَلَّتْ خَلْفِي خَرَجَتْ مِنَ الْبِنَاءِ، قَالَ: تَسْتُرُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ تُصَلِّي بِحِذَائِكَ اِنْ شِئْتَ، وَعَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ عَنْهُمَا، قَالَ: وَعَنِ الْقَصَصِ، قَالَ: مَا شِئْتَ ـ كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَمْنَعَهُ ـ، قَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَنْتَهِيَ اِلَى قَوْلِكَ، قَالَ: اَخْشَى عَلَيْكَ اَنْ تَقُصَّ فَتَرْتَفِعَ فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ تَقُصَّ فَتَرْتَفِعَ فِي نَفْسِكَ، حَتَّى يُخَيَّلَ اِلَيْكَ اَنَّكَ فَوْقَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الثُّرَيَّا، فَيَضَعَكَ اللّٰهُ تَحْتَ اَقْدَامِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ،

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَرَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ،

❁❁ حارث بن معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سوار ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ اُن سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کریں' راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس لئے تاکہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کروں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ حارث نے کہا: بعض اوقات میں اور ایک عورت کسی تنگ جگہ پر موجود ہوتے ہیں' نماز کا وقت ہو جاتا ہے' اگر میں اور وہ دونوں نماز ادا کرتے ہیں' تو وہ میرے بالکل برابر ہوتی ہے' اور اگر وہ مجھ سے پیچھے نماز ادا کرے' تو وہ عمارت سے باہر ہو جاتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی کپڑے کے ذریعے اپنے اور اُس کے درمیان پردہ ڈال لینا' پھر اگر تم چاہو' تو وہ تمہارے برابر کھڑی ہو کر نماز ادا کر سکے گی' حارث نے دریافت کیا: عصر کے بعد کی دو رکعات (کے بارے میں' میں دریافت کرنا چاہتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اِن سے منع کیا ہے (راوی نے دریافت کیا:) قصے بیان کرنے (کے بارے میں' میں دریافت کرنا چاہتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم چاہو! (یعنی تم قصے بیان کر سکتے ہو) گویا اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ اُنہیں اس سے منع کر دیں' حارث نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں آپ کے قول کی پیروی کروں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ جب تم قصہ بیان کرو گے (یعنی وعظ کرو گے) تو تم خود کو بڑا سمجھو گے' پھر تم قصہ بیان کرو گے تو خود کو (مزید) بلند سمجھو گے' یہاں تک کہ تمہیں یہ محسوس ہوگا کہ تم اُن لوگوں سے اتنے بلند ہو' جتنا ثریا ستارہ بلند ہوتا ہے' تو قیامت کے دن اُسی مقدار کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ تمہیں اُن لوگوں کے قدموں کے نیچے رکھ دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' حارث بن معاویہ کندی نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ایک سے زیادہ افراد نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال میں سے ہیں۔

902 ـ وَعَنْ اَبِیْ صَالِحٍ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (الْغِفَارِيِّ اَنَّ سَلِيْمَ) بْنَ عِتْرٍ التُّجِيْبِيَّ كَانَ يَقُصُّ

عَلَى النَّاسِ وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ صِلَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْغِفَارِيُّ - وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ مَا تَرَكْنَا عَهْدَ نَبِيِّنَا، وَلَا قَطَعْنَا أَرْحَامَنَا، حَتَّى قُمْتَ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ ابو صالح سعید بن عبدالرحمٰن غفاری بیان کرتے ہیں: سلیم بن عتر تجیبی کھڑا ہو کر لوگوں کو وعظ کر رہا تھا' تو حضرت صلہ بن حارث غفاری رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' اُنہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم (یعنی ہمارے زمانے کے عام لوگوں) نے اپنے نبی کے عہد کو ترک نہیں کیا' اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال نہیں کیا' یہاں تک کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے درمیان کھڑے ہونے لگے' (یعنی جب تم جیسے لوگوں نے وعظ کرنا شروع کیا تو عام لوگ خرابی کا شکار ہو گئے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

903 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - وَأَنَا أَقُصُّ فَقَالَ: يَا عَمْرُو، لَقَدِ ابْتَدَعْتَ بِدْعَةً ضَلَالَةً أَوْ إِنَّكَ لَأَهْدَى مِنْ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَصْحَابِهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ تَفَرَّقُوا عَنِّي حَتَّى رَأَيْتُ مَكَانِي مَا فِيهِ أَحَدٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَلَهُ إِسْنَادَانِ أَحَدُهُمَا رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، رَوَاهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ.

❁❁ عمرو بن زرارہ بیان کرتے ہیں: میں وعظ کر رہا تھا' اِسی دوران حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور بولے: تم نے گمراہی والی بدعت اختیار کی ہے؟ یا تم خود کو حضرت محمد ﷺ اور اُن کے اصحاب سے زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے ہو؟ میں نے اِن لوگوں کو دیکھا ہے' جو میرے (یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے پاس سے تو اُٹھ گئے تھے' یہاں تک کہ میرے گھر میں اِن میں سے ایک بھی موجود نظر نہیں آیا (اور یہ لوگ تمہارے گرد اکٹھے ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی دو اسناد ہیں' جن میں سے ایک سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں' یہ روایت اسود نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

904 - وَعَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ قَاصًّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: أَيُّ شَيْءٍ يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا يَقُولُ: اعْرِفُونِي اعْرِفُونِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَيَحْيَى الْبَكَّاءُ مَتْرُوكٌ.

❁❁ یحییٰ البکاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد حرام میں ایک واعظ کو دیکھا' اُن کے ساتھ اُن کے صاحبزادے بھی تھے' اُن کے صاحبزادے نے اُن سے دریافت کیا: یہ (واعظ) شخص کس بارے میں گفتگو کر رہا ہے؟ تو

902- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 7407

903- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 863786388639

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہتا ہے: مجھے پہچانو! مجھے پہچانو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ البکاء ہے' جو متروک ہے۔

905 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ اَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرَ فِي الْقَصَصِ فَاَبَى اَنْ يَاْذَنَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَهُ فَاَبَى اَنْ يَاْذَنَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَهُ فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ وَاَشَارَ بِيَدِهِ _ يَعْنِي الذَّبْحَ _.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، اِلَّا اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ.

❁❁ عمر بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وعظ کہنے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' انہوں نے پھر اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' انہوں نے پھر اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو۔ پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ کہا کہ ذبح کر دیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' صرف یہ ہے کہ عمرو بن دینار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

906 _ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُقَصُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبِي بَكْرٍ، كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَصَّ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، اسْتَاْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَقُصَّ عَلَى النَّاسِ قَائِمًا فَاَذِنَ لَهُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

❁❁ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی' اِس کا آغاز حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے کیا' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر قصے بیان کریں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دیدی۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے' جو ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے۔

907 _ وَعَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ الْمَسْجِدَ فَاِذَا كَعْبٌ يَقُصُّ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: كَعْبٌ يَقُصُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيرٌ، اَوْ مَاْمُورٌ، اَوْ مُخْتَالٌ" قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ كَعْبًا، فَمَا رُئِيَ بَعْدُ يَقُصُّ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ عبدالجبار خولانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں کعب قصے بیان کر رہے تھے' اُن صحابی نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ کعب ہے' جو قصے بیان کر رہے ہیں' تو صحابی نے فرمایا: میں

905۔ اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 6656

نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی شخص قصے بیان نہ کرے' صرف امیر یا مامور (یعنی جس کو سرکاری طور پر اس کام کے لیے مقرر کیا گیا ہو) یا متکبر شخص قصے بیان کریں گے''

اس بات کی اطلاع کعب نامی شخص کو ملی' تو اس کے بعد انہیں کبھی قصے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

908 _ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُوْلُ: لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ، أَوْ مَأْمُورٌ، أَوْ مُتَكَلِّفٌ.

قُلْتُ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ غَيْرَ قَوْلِهِ: "أَوْ مُتَكَلِّفٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ زِيرَكُ أَبُو الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''صرف امیر یا مامور' یا تکلف کرنے والا شخص قصہ بیان کریں گے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''یا تکلف کرنے والا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی زیرک ابوعباس رازی ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

909 _ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةٌ: أَمِيرٌ، أَوْ مَأْمُورٌ، أَوْ مُخْتَالٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قصہ بیان کرنے والے تین افراد ہوں گے' امیر' یا مامور' یا متکبر شخص''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن یحییٰ اسکندرانی ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

910 _ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ، أَوْ مَأْمُورٌ، أَوْ مُتَكَلِّفٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

908-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الاوسط 4062

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صرف امیر یا مامور یا تکلف کرنے والا شخص قصہ بیان کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

911 _ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَلٰی قَاصٍّ يَقُصُّ فَاَمْسَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُصَّ، فَلَاَنْ اَقْعُدَ غُدْوَةً اِلٰی اَنْ تُشْرِقَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ، اِلَّا اَنَّ لَفْظَ الطَّبَرَانِیِّ: اَقُصُّ، فَلَاَنْ اَقْعُدَ هٰذَا الْمُقْعَدَ مِنْ حِيْنِ تُصَلِّی الْغَدَاةَ اِلٰی اَنْ تُشْرِقَ الشَّمْسُ _ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ اَبَا الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ: فَاِنْ كَانَ هُوَ الْغَطَفَانِیَّ، فَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَلَمْ اَعْرِفْهُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ ایک قصہ بیان کرنے والے شخص کے پاس تشریف لائے' جو کچھ بیان کر رہا تھا (نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر) وہ شخص رُک گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قصہ بیان کرو! صبح سے لے کر سورج کے نکلنے تک میں بیٹھا رہوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام آزاد کردوں' اور عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک میں بیٹھا رہوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام آزاد کردوں۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' البتہ امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم قصہ بیان کرو! میں یہاں بیٹھ جاؤں' اُس وقت سے' جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو' اس وقت سے لے کر سورج کے چمکنے تک (بیٹھا رہوں)''...... اِس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' تاہم اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ابوالجعد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اگر تو یہ غطفانی ہے' تو پھر یہ صحیح کے رجال میں سے ایک ہے' اور اگر یہ اُس کے علاوہ کوئی اور ہے' تو پھر میں اِس سے واقف نہیں ہوں۔

912 _ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَاَنْ اَقْعُدَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَجْلِسِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ. قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: اَیَّ مَجْلِسٍ يَعْنِیْ؟ قَالَ: كَانَ قَاصًّا.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ كُرْدُوْسُ بْنُ قَيْسٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

911-اخرجه الامام احمد فی مسنده 261/5' اورده المؤلف فی زوائد المسند 261

912-اورده المؤلف فی زوائد المسند 259

❀❀ اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس طرح کی محفل میں میرا بیٹھ جانا' میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی مراد کون سی محفل تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: قصہ بیان کرنے (یعنی وعظ کرنے کی محفل تھی)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی کردوس بن قیس ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

913 _ وَعَنْ كُرْدُوسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ _ قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: لَأَنْ نُفَصِّلَ الْمُفَصَّلَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا بَابًا. قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَيُّ مُفَصَّلٍ؟ قَالَ: الْقَصَصُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَكُرْدُوسٌ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِيهِ نَظَرٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❀❀ کردوس بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' وہ صحابی حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ہوں گے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں مفصل کو وضاحت کے ساتھ بیان کروں' یہ میرے نزدیک اتنی چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) عبدالملک سے دریافت کیا: کون سی مفصل؟ انہوں نے جواب دیا: قصے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' کردوس نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

914 _ وَعَنِ الْعَبَادِلَةِ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالُوا: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ، وَالْمُسْتَمِعُ يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ، وَالتَّاجِرُ يَنْتَظِرُ الرِّزْقَ، وَالْمُحْتَكِرُ يَنْتَظِرُ اللَّعْنَةَ، وَالنَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا مِنِ امْرَأَةٍ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بِشْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا.

913-اورده المؤلف فى كشف الاستار 164

914-اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 13567

حضرات عبادلہ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم یہ حضرات روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قصہ بیان کرنے والا ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے سننے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے تاجر رزق کا منتظر ہوتا ہے ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنت کا منتظر ہوتا ہے نوحہ کرنے والی عورت اور اُس کے اِردگرد جتنی عورتیں موجود ہوتی ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی بشر بن عبدالرحمان انصاری ہے اس نے عبداللہ بن مجاہد بن جبر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے کسی کو ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

915 _ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لِابْنِ أَبِي السَّائِبِ قَاصِّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا، لَتُتَابِعَنِّي عَلَيْهِنَّ أَوْ لَأُنَاجِزَنَّكَ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ بَلْ أُتَابِعُكِ أَنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: اجْتَنِبِ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، وَقُصَّ عَلَى النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَثِنْتَيْنِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَثَلَاثًا، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْكِتَابَ، وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثِهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ، وَلٰكِنِ اتْرُكْهُمْ، فَإِذَا حَدَّثُوكَ عَلَيْهِ وَأَمَرُوكَ بِهِ فَحَدِّثْهُمْ

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى بِنَحْوِهِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اہل مدینہ کے واعظ ابن ابوسائب سے تین مرتبہ یہ فرمایا تھا: یا تو تم ان چیزوں کے حوالے سے میری فرمانبرداری کرو یا میں تمہیں سزا دوں گی تو اس نے کہا: وہ چیزیں کیا ہیں؟ اے ام المؤمنین! میں آپ کی پیروی کروں گا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم دعا مانگتے ہوئے مسجع الفاظ سے اجتناب کرو! کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب ایسا نہیں کیا کرتے تھے لوگوں کے سامنے ہفتے میں ایک مرتبہ وعظ کرو اگر نہیں مانتے تو دو مرتبہ کرلو اگر یہ بھی نہیں مانتے تو تین مرتبہ کرلو اور لوگوں کو یہ کتاب لحن کے ساتھ نہ سناؤ اور میں تمہیں ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم لوگوں کے پاس آؤ وہ آپس میں بات چیت کررہے ہوں اور تم ان کی بات چیت ختم کروا دو بلکہ اُنہیں ایسے ہی رہنے دو جب وہ تمہیں اس بارے میں کہیں اور تمہیں اس کا حکم دیں تو ان سے گفتگو شروع کرو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں امام ابویعلیٰ نے یہ روایت اس کی مانند نقل کی ہے۔

916 _ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَدَّثْتُمُ النَّاسَ فَلَا تُحَدِّثُوهُمْ بِمَا يُفْزِعُهُمْ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: عِنْدَهُ عَجَائِبُ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ

915-اخرجه الامام احمد فی مسنده 217/6 'اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 4458 'اورده المؤلف فی زوائد المسند 258 'اورده المؤلف فی المقصد العلی 1710

916-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8196

وَاَبُو حَاتِمٍ.

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگوں کے ساتھ گفتگو کرو' تو ان کے ساتھ ایسی گفتگو نہ کرو جو انہیں پریشان کردے اور ان پر گراں گزرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ولید بن کامل ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں' ابن حبان اور ابوحاتم نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

917 _ وَعَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ مَرَّ بِرَجُلٍ يُذَكِّرُ قَوْمًا فَقَالَ: يَا مُذَكِّرُ، لَا تُقَنِّطِ النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَلٰكِنَّ الْاَعْمَشَ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُودٍ.

اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک قوم کو وعظ و نصیحت کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نصیحت کرنے والے شخص! تم لوگوں کو مایوسی کا شکار نہ کرنا!۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

918 _ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا تُمِلُّوا النَّاسَ، فَيَمَلُّوا الذِّكْرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگوں کو اُکتاہٹ کا شکار نہ کرو! ورنہ وہ نصیحت سے اُکتا جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(بَابُ الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ)

باب: بنی اسرائیل کے حوالے سے کوئی بات بیان کرنا

919 _ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ: فَاِنَّهُ كَانَ فِيهِمُ الْعَجَائِبُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ شَيْخِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي وَكِيعٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَلَمْ اَعْرِفْهُمَا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل کے حوالے سے بات بیان کردو' کیونکہ اُن میں حیران کن چیزیں ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے اپنے استاد جعفر بن محمد بن ابووکیع کے حوالے سے' اُن کے والد سے نقل کی ہے' میں ان دونوں سے

919-اورده المؤلف فى كشف الاستار 192

واقف نہیں ہوں' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

920 _ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يُحَدِّثُنَا عَامَّةَ لَيْلِهِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا يَقُومُ إِلَّا لِعِظَمِ الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے زیادہ تر حصے میں' ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں باتیں بیان کیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہ گفتگو ختم کر کے) صرف اِس لئے اُٹھ گئے' کیونکہ نماز ادا کرنی تھی۔

یہ روایت امام بزار اور امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

921 _ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لِأَصْحَابِهِ: لَقَدْ قَبَضَ اللهُ دَاوُدَ، فَمَا فُتِنُوا وَلَا بَدَّلُوا، وَلَقَدْ مَكَثَ أَصْحَابُ الْمَسِيحِ عَلَى هَدْيِهِ وَسُنَّتِهِ مِائَتَيْ سَنَةٍ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وفات دی' تو وہ لوگ کسی آزمائش کا شکار نہیں ہوئے' اور انہوں نے (اپنے دین میں) کوئی تبدیلی نہیں کی' اِسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے پیروکار' دوسو سال تک اُن کی ہدایت اور سنت پر گامزن رہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

922 _ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ وَالزَّهْوَ: فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ غَلَا كَثِيرٌ مِنْهُمْ، حَتَّى كَانَتِ الْمَرْأَةُ الْقَصِيرَةُ تَتَّخِذُ خُفَّيْنِ مِنْ خَشَبٍ تَحْشُوهُمَا، ثُمَّ تُدْخِلُ فِيهِمَا رِجْلَيْهَا، ثُمَّ تَعْمِدُ إِلَى الْمَرْأَةِ الطَّوِيلَةِ فَتَمْشِي مَعَهَا، فَإِذَا هِيَ قَدْ سَاوَتْ بِهَا (أَوْ) كَانَتْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ: مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَقَالَ الْأَزْدِيُّ: يَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: وَلَهُ نُسْخَةٌ فِيهَا مَنَاكِيرُ.

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم غلو اور نمائش سے بچ کے رہو! کیونکہ بنی اسرائیل میں سے بہت سے لوگوں نے غلو کیا' یہاں تک کہ ایک چھوٹے قد کی عورت نے لکڑی کے موزے بنوائے' اور پھر ان میں پاؤں داخل کیے' پھر وہ ایک طویل القامت عورت کے

920- اخرجه الامام احمد فى مسنده 437/4' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 207/18' اورده المؤلف فى زوائد المسند 173' اورده المؤلف فى كشف الاستار 230

922- اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الكبير 7094

پاس گئی اور اس کے ساتھ چلنے لگی' تو وہ اُس کے برابر (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس سے زیادہ طویل لگ رہی تھی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مروان بن جعفر ہے' جسے ابن ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے' ازدی فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' امام ذہبی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے جس میں منکر روایات ہیں۔

(بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ اَهْلِ الْكِتَابِ)

باب: اہل کتاب سے سوال کرنے کی ممانعت

923 _ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ: لَا تَسْاَلُوا اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ: فَاِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ اَضَلُّوا اَنْفُسَهُمْ، اِمَّا اَنْ يُحَدِّثُوكُمْ بِصِدْقٍ فَتُكَذِّبُونَهُمْ، اَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُونَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ ابوزعراء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو! کیونکہ وہ تمہاری رہنمائی نہیں کریں گے' وہ تو خود گمراہ ہیں' یا تو یہ ہوگا کہ وہ تمہیں کوئی سچی بات بتائیں گے اور تم ان کی تکذیب کردو گے' یا یہ ہوگا کہ وہ تمہیں کوئی جھوٹی بات بتائیں گے' اور تم ان کی تصدیق کردو گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ)

باب: بلاعنوان

924 _ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا فَاتَّبَعُوهُ، وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل نے ایک کتاب لکھی' اور پھر وہ لوگ اُس کی پیروی کرنے لگے اور انہوں نے ''تورات'' کو ترک کردیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابٌ فِیْ عِلْمِ الْخَطِّ)

باب: لکیر لگانے کا علم (یعنی علم رمل کا بیان)

925 _ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ ذٰلِكَ الْخَطَّ عَلِمَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ شَيْخِهِ أَبِي الصَّبَاحِ: مُحَمَّدِ بْنِ اللَّيْثِ، وَأَبُو الصَّبَاحِ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَقَالَ: يُخْطِءُ وَيُخَالِفُ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء میں سے ایک نبی لکیر لگایا کرتے تھے (یعنی علم رمل کے ذریعے حساب لگاتے تھے اب کے زمانے میں) اگر کسی کی لکیر (یعنی حساب لگانے کا طریقہ) اُن کی لکیر کے مطابق ہو' تو اُسے علم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اپنے استاد ابوصباح محمد بن لیث سے روایت کی ہے اور ابوصباح محمد بن لیث کا تذکرہ' ابن حبان نے کتاب الثقات میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ غلطی بھی کرتا ہے (اور یہ دوسرے راویوں سے) مختلف بھی نقل کرتا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

926 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ _ قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ ((أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ)) (الاحقاف: 4) قَالَ: " الْخَطُّ).

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہوگی (قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یا علم کا بقیہ حصہ''۔

اِس سے مراد لکیر لگانا (یعنی علم رمل ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

927 _ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَنِ الْخَطِّ، فَقَالَ: " هُوَ أَثَارَةٌ مِنْ عِلْمٍ.

وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

925-اورده المؤلف فی کشف الاستار 184

926-اخرجه الامام احمد فی مسنده 226/1'اورده المؤلف فی زوائد المسند 3313

927-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 10725'اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 269

امام طبرانی نے معجم اوسط میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے لکیر لگانے (یعنی علم رمل) کے بارے میں سوال کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ علم کے بقیہ حصے میں شامل ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

928 _ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا قَالَ فِي قَوْلِهِ _ عَزَّ وَجَلَّ _ (أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ)(الاحقاف: 4) قَالَ: جَوْدَةُ الْخَطِّ.

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں:

''یا علم کا بقیہ حصہ''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عمدہ خط ہے۔

(بَابٌ فِيْ عِلْمِ النَّسَبِ)

باب: علم نسب کا بیان

929 _ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو الْأَسْبَاطِ، بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے نسب کا علم حاصل کرو' تا کہ اس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابو اسباط بشر بن رافع ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

930 _ وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت علاء بن خارجہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اپنے انساب کا علم حاصل کرو' تا کہ اس کے ذریعے اپنے رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو''...... اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ پوری روایت صلہ رحمی کرنے سے متعلق باب میں آئے گی۔

928- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 472

929- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8308

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

931 _ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ: اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنِ الْاَمْرِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، مَنْ اَبُوْنَا؟ قَالَ: " آدَمُ "، قَالَ: مَنْ اُمُّنَا؟ قَالَ: " حَوَّاءُ "، قَالَ: مَنْ اَبُو الْجِنِّ؟ قَالَ: " اِبْلِيْسُ "، قَالَ: فَمَنْ اُمُّهُمْ؟ قَالَ: " امْرَاَتُهُ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَحْمَدُ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنے لگا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی سے اِس بارے میں سوال نہیں کروں گا' ہمارے باپ (یعنی بنی نوع انسان کے جدِ امجد) کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام انہوں نے دریافت کیا: ہماری ماں کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیّدہ حواء رضی اللہ عنہا اُنہوں نے دریافت کیا: جنات کا جدامجد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابلیس' انہوں نے دریافت کیا: اُن کی ماں کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی بیوی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی طلحہ بن زید ہے' جسے امام بخاری اور امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔

932 _ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدُ نُوْحٍ: سَامُ وَحَامُ وَيَافِثُ، فَوَلَدَ سَامُ الْعَرَبَ وَفَارِسَ وَالرُّوْمَ وَالْخَيْرُ فِيْهِمْ، وَوَلَدَ يَافِثُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالتُّرْكَ وَالصَّقَالِبَةَ وَلَا خَيْرَ فِيْهِمْ، وَوَلَدَ حَامُ الْقِبْطَ وَالْبَرْبَرَ وَالسُّوْدَانَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ، فَمُحَمَّدٌ: وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ اَبُو حَاتِمٍ: صَدُوْقٌ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَالْبُخَارِيُّ، وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَثَّقَهُ اَبُو حَاتِمٍ، فَقَالَ: مَحَلُّهُ الصِّدْقُ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى وَجَمَاعَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد یہ ہے: سام' حام اور یافث' سام کی اولاد اہل عرب' اہل فارس اور اہل روم ہیں' اور بھلائی ان میں ہے یافث کی اولاد یاجوج ماجوج' ترک اور صقالبہ ہیں' اِن میں کوئی بھلائی نہیں ہے' جبکہ حام کی اولاد قبطی' بربر اور سیاہ فام لوگ ہیں"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن یزید بن سنان رہاوی ہے' جس نے اپنے باپ سے یہ

931-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6174

932-اورده المؤلف فی کشف الاستار 218

روایت نقل کی ہے' محمد نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں یہ صدوق ہے' یحییٰ بن معین اور امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یزید بن سنان نامی راوی کو ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ "مقارب الحدیث" ہے' یحییٰ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

933 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: وَلَدَ نُوحٌ ثَلَاثَةً: فَسَامُ أَبُو الْعَرَبِ، وَحَامُ أَبُو الْحَبَشَةِ، وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے' سام' عربوں کے جدامجد ہیں' حام' حبشیوں کے جدامجد ہیں' اور یافث' رومیوں کے جدامجد ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

934 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ بْنِ (أُدِّ بْنِ) أُدَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ بَرَاءِ بْنِ أَعْرَاقِ الثَّرَى". قَالَتْ: ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَهْلَكَ عَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللهُ ". فَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ: مَعَدٌّ مَعَدٌّ، وَعَدْنَانُ عَدْنَانُ، وَأُدَدُ أُدَدٌ، وَزَيْدُ بْنُ هَمَيْسَعَ، وَبَرَاءٌ: نَبْتٌ، وَأَعْرَاقُ الثَّرَى، إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ: عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ مِنْ ذُرِّيَّةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَجَمَاعَةٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"معد بن عدنان بن اُدّ بن اُدد بن زید بن براء بن اعراق الثریٰ"۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو' قوم ثمود کو' اصحاب رس کو' اور اُن کے درمیان اور بھی بہت سے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا' جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معد' معد اور عدنان' عدنان اور اُدد' اُدد اور زید بن ہمیسع اور براء' نبت اور اعراق الثریٰ' اسماعیل بن ابراہیم۔

933- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 145/18146

934- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغیر 62/2

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن عمران ہے جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اولاد میں سے ہے امام بخاری اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

935 _ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَقَامَ نَسَبُ النَّاسِ إِلَى مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں کا نسب معد بن عدنان تک ٹھیک رہتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

936 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَنْ سَبَإٍ مَا هُوَ؟ أَرَجُلٌ أَمِ امْرَأَةٌ أَمْ أَرْضٌ. قَالَ: "بَلْ هُوَ رَجُلٌ، وُلِدَ لَهُ عَشَرَةٌ، فَسَكَنَ الْيَمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَسَكَنَ الشَّامَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الْيَمَانِيُّونَ فَمَذْحِجُ وَكِنْدَةُ وَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارُ وَحِمْيَرُ عَرَبًا كُلُّهَا، وَأَمَّا الشَّامِيَّةُ فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَعَامِلَةُ وَغَسَّانُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي سُورَةِ سَبَإٍ، وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ''سبا'' کے بارے میں دریافت کیا: کہ وہ کیا ہے؟ کیا وہ مرد ہے؟ یا عورت ہے؟ یا کوئی جگہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مرد ہے جس کے دس بچے ہوئے تھے جن میں سے چھ یمن میں رہائش پذیر ہوئے اور ان میں سے چار شام میں رہائش پذیر ہوئے یمن میں رہنے والوں کے نام یہ ہیں: مذحج' کندہ' ازد' اشعریون' انمار اور حمیر عرب بھی لوگ' شامیوں کے نام یہ ہیں: لخم' جذام' عاملہ اور غسان۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یزید بن حصین کی نقل کردہ روایت آگے آئے گی جو ''سورۂ سبا'' سے متعلق باب کے ضمن میں آئے گی اور وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے۔

937 _ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ:

935- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 8249

936- اخرجه الامام احمد فی مسنده 316/1' اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 12992' اورده المؤلف فی زوائد المسند 264

937- اخرجه الامام احمد فی مسنده 231/4' اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 1564' اورده المؤلف فی زوائد المسند 265' اورده المؤلف فی کشف الاستار 221' اورده المؤلف فی المقصد العلی 92

مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ ". فَقُمْتُ فَقَالَ: " اقْعُدْ ". فَصَنَعَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ اَقُوْمُ فَيَقُوْلُ: " اقْعُدْ ". فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قُلْتُ: " مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ " قَالَ: " اَنْتُمْ - مَعْشَرَ قُضَاعَةَ - مِنْ حِمْيَرَ. قَالَ عَمْرٌو: فَكَتَمْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَلَهُ عِنْدَهُ طُرُقٌ، فَفِيْ بَعْضِهَا: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِمَّنْ نَحْنُ؟ قَالَ: " اَنْتُمْ مِنَ الْيَدِ الطَّلِيْقَةِ وَاللُّقْمَةِ الْهَنِيَّةِ، مِنْ حِمْيَرَ. وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ.

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہاں جو شخص ''معد'' سے تعلق رکھتا ہے وہ کھڑا ہو جائے' راوی بیان کرتے ہیں: میں کھڑا ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! ایسا تین مرتبہ ہوا' ہر مرتبہ میں ہی کھڑا ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیتے: تم بیٹھ جاؤ! جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا (نسبی) تعلق کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قضاعہ قبیلے کے افراد! تم لوگ ''حمیر'' سے تعلق رکھتے ہو۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بیس سال تک یہ حدیث چھپا کے رکھی۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام بزار نے (اپنی اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اس کے مختلف طرق نقل کئے ہیں' جن میں سے ایک میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا (نسبی) تعلق کس سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا تعلق پھیلے ہوئے ہاتھ اور سیر کرنے والے لقمے (شاید اس سے مراد مہمان نواز اور سخی ہونا ہے) ''حمیر'' سے ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

938 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ اَيْضًا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ ". فَقَامَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اجْلِسْ ". فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: " مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ ". فَقَامَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اجْلِسْ ". ثُمَّ قَالَ: " مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ ". فَقَامَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اجْلِسْ ". فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِمَّنْ نَحْنُ؟ قَالَ: " اَنْتُمْ مِنْ قُضَاعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِمْيَرَ، النَّسَبُ الْمَعْرُوْفُ غَيْرُ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عَمْرٌو: فَكَتَمْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى كَانَ اَيَّامُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَبَعَثَ اِلَيَّ فَقَالَ: هَلْ لَكَ اَنْ تَرْقَى الْمِنْبَرَ، فَتَذْكُرَ قُضَاعَةَ بْنَ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ، عَلٰى اَنْ اُطْعِمَكَ خَرَاجَ الْعِرَاقَيْنِ وَمِصْرَ حَيَاتِيْ؟ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: نَعَمْ. فَنَادٰى بِالصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، وَجَاءَ عَمْرٌو يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ، حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ، مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ، اَلَا اِنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ

سُفْيَانَ دَعَانِي عَلَى أَنْ أَرْقَى الْمِنْبَرَ، فَأَذْكُرَ أَنَّ قُضَاعَةَ بْنَ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ، أَلَا:

إِنَّا بَنُو الشَّيْخِ الْهِجَانِ الْأَزْهَرِ قُضَاعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِمْيَرِ

النَّسَبُ الْمَعْرُوفُ غَيْرُ الْمُنْكَرِ

ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: إِيهِ عَنْكَ يَا عُدَرُ، ثَلَاثًا، قَالَ: هُوَ مَا رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاتَّبَعَهُ ابْنُهُ زُهَيْرٌ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَهْ، مَا كَانَ عَلَيْكَ إِذَا أَطَعْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَطْعَمَكَ خَرَاجَ الْعِرَاقَيْنِ وَمِصْرَ حَيَاتَهُ؟ فَأَنْشَأَ يَقُولُ:

لَوْ قَدْ أَطَعْتُكَ يَا زُهَيْرُ كَسَوْتَنِي فِي النَّاسِ ضَاحِيَةً رِدَاءَ شَنَارِ

قَحْطَانُ وَالِدُنَا الَّذِي نُدْعَى لَهُ وَأَبُو خُزَيْمَةَ خِنْدَفُ بْنُ نِزَارِ

أَضَلَالُ لَيْلٍ سَاقِطٍ أَوْرَاقُهُ فِي النَّاسِ أَعْذَرُ أَمْ ضَلَالُ نَهَارِ

أَنَبِيعُ وَالِدَنَا الَّذِي نُدْعَى لَهُ بِأَبِي مَعَاشِرَ غَائِبٍ مُتَوَارِ

تِلْكَ التِّجَارَةُ لَا نَبُوءُ بِمِثْلِهَا ذَهَبٌ يُبَاعُ بِآنِكٍ وَإِبَارِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ دَلْهَاثُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ الْأَزْدِيُّ: حَدِيثُهُ عَنْ آبَائِهِ لَا يَصِحُّ. وَهٰذَا مِنْ حَدِيثِهِ عَنْ آبَائِهِ.

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں جو شخص ''معد'' سے تعلق رکھتا ہے وہ کھڑا ہو جائے' تو حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہاں ''معد'' سے تعلق رکھنے والا جو شخص موجود ہے' وہ کھڑا ہو جائے' تو حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں ''معد'' سے تعلق رکھنے والا جو شخص موجود ہے' وہ کھڑا ہو جائے' تو حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق کس سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قضاعہ بن مالک بن حمیر (کی اولاد) سے تعلق رکھتے ہو' جو ایک معروف نسب ہے' منکر نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت چھپا کے رکھی' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں انہوں نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا اور بولے: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ تم منبر پر چڑھ کر قضاعہ بن معد بن عدنان کا تذکرہ کرو! اِس کے بدلے میں' میں تمہیں زندگی بھر ''عراقین (دو عراق' یعنی کوفہ اور بصرہ) اور مصر کا خراج ادا کرتا رہوں گا' تو حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے' تو یہ اعلان کیا گیا: لوگ جمع ہو جائیں' لوگ جمع ہو گئے' حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور منبر پر چڑھ گئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اے لوگوں کے گروہ! جو شخص مجھے جانتا ہے' وہ تو مجھے جانتا ہی ہے' اور جو مجھے نہیں جانتا' تو میں عمرو بن مرہ جہنی ہوں'

معاویہ بن ابوسفیان نے مجھے بلوایا' تاکہ میں منبر پر چڑھ کر قضاعہ بن معد بن عدنان کا ذکر کروں:
بے شک ہم چمکدار اور روشن بزرگ کی اولاد ہیں' جو قضاعہ بن مالک بن حمیر ہے' جو ایک معروف نسب ہے اور منکر نہیں ہے۔
پھر وہ منبر سے نیچے آ گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے وعدہ خلاف! یہ کیا کیا ہے؟ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔

تو حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہی چیز ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے' اے امیر المؤمنین!

تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے زہیر ان کے پیچھے گئے اور ان سے کہا: اے ابا جان! آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر آپ امیر المؤمنین کی بات مان لیں' وہ آپ کو دونوں عراقوں (یعنی کوفہ اور بصرہ) اور مصر کا خراج زندگی بھر دیتے رہیں گے' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اے زہیر! اگر میں تمہاری بات مان لوں تو تم نے لوگوں کے درمیان دن دیہاڑے مجھے عار کی چادر اوڑھا دی ہے۔ ہمارا جدِ امجد قحطان ہے جس کے حوالے سے ہمیں بلایا جاتا ہے۔ اور ابوخزیمہ خندف بن نزار ہے۔ کیا تاریک رات میں لوگوں کے درمیان اپنے پتے گرانے والا زیادہ معذور شمار ہوگا' یا دن میں ایسا کرنے والا (زیادہ معذور شمار ہوگا)۔ جس باپ کے حوالے سے ہمیں بلایا جاتا ہے' کیا ہم اسے مختلف گروہوں کے جدِ امجد کے عوض میں فروخت کر دیں جو پوشیدہ اور چھپا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا سودا ہوگا' جیسے سونے کو ڈھیلوں اور پتھروں کے عوض میں فروخت کر دیا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی دلہاث بن داؤد ہے' ازدی فرماتے ہیں: اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ مستند نہیں ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): یہ حدیث بھی اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

939 _ وَعَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَضَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: " مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ ". فَقَامَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اجْلِسْ " حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُضَاعَةُ مِنْ حِمْيَرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ وَالِدَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ ربیع بن سبرہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں ''معد'' (کی اولاد) سے تعلق رکھنے والا جو فرد موجود ہے' وہ کھڑا ہو جائے' تو حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قضاعہ کا تعلق حمیر سے ہے۔

939- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 6554

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف محمد بن ابوعبید دراوردی کا معاملہ مختلف ہے جو عبدالعزیز کے والد ہیں میں نے کسی کو ان کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

940 _ وَعَنْ اَبِیْ عُشَّانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا فِیْ غَنَمٍ لِیْ اَرْعَاهَا، فَتَرَكْتُهَا ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: تُبَايِعُنِیْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: " مِمَّنْ اَنْتَ؟ " فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ: اَبَيْعَةُ هِجْرَةٍ اَوْ بَيْعَةٌ اَعْرَابِيَّةٌ؟ " فَقُلْتُ: بَيْعَةُ هِجْرَةٍ، فَبَايَعَنِیْ، ثُمَّ قَالَ يَوْمًا رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ " فَقُمْتُ فَقَالَ: " اقْعُدْ " ثُمَّ قَالَ: " مَنْ هٰهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ " فَقُمْتُ فَقَالَ: " اقْعُدْ " ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ، فَقَالَ: " اقْعُدْ " فَقُلْتُ: مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: " اَنْتُمْ مِنْ قُضَاعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِمْيَرَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَشَيْخُهُ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ، لَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

ابوعشانہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں اُس وقت اپنی بکریاں چرا رہا تھا' میں نے بکریوں کو چھوڑا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھ سے بیعت لیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کون سے خاندان سے ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو بتایا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی چیز تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ کیا ہجرت کی بیعت؟ یا دیہاتی رہنے کی بیعت؟ میں نے عرض کی: ہجرت کی بیعت' آپ ﷺ نے مجھ سے بیعت لے لی' ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں معد (کی اولاد) سے تعلق رکھنے والا جو شخص موجود ہے' وہ کھڑا ہو جائے' تو میں کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہاں جو شخص معد سے تعلق رکھتا ہے' وہ کھڑا ہو جائے' میں کھڑا ہو گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی' تو میں کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قضاعہ بن مالک بن حمیر سے تعلق رکھتے ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے' اُن کا استاد معروف بن سوید ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

941 _ وَعَنِ الْجَفْشِيشِ الْكِنْدِیِّ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَنْتَ مِنَّا وَادَّعَوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا نَقْفُو اُمَّنَا وَلَا نَنْتَفِیْ مِنْ

940-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 304/17

941-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الصغير 81/1

آبِينَا، نَحْنُ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي كَثِيرٌ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِالْأَنْسَابِ وَالْوَفَيَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالْكُنَى فِي أَوَاخِرِ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ -.

❁❁ حضرت جفشیش کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کندہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے کہا: آپ ہمارے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے یہ دعویٰ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنی ماں کی طرف نسب کی نسبت نہیں کرتے اور اپنے باپ کی نفی نہیں کرتے ہیں' ہم نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عمرو بجلی ہے' جسے ابوحاتم اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

(علامہ ہیثمی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نسب' وفات' اسماء اور کنیت سے متعلق' بہت سی روایات ''مناقب صحابہ'' سے متعلق باب کے آخر میں آگے آئیں گی۔

(بَابٌ فِي ابْنِ الْأُخْتِ وَالْحَلِيفِ وَالْمَوْلَى)

باب: بھانجے' حلیف اور آزاد شدہ غلام کا بیان

942 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: حَلِيفٌ مِنْهُمْ، وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حلیف بھی (قوم کے) لوگوں میں سے ایک ہوتا ہے' آزاد کردہ غلام بھی اُن میں سے ایک ہوتا ہے' قوم کا بھانجا بھی ان کا ایک فرد ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ''واقدی'' ہے اور وہ ضعیف ہے۔

943 - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ غِيَاثُ بْنُ حَرْبٍ، ضَعَّفَهُ الْفَلَّاسُ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

942- اورده المؤلف فی کشف الاستار 219

943- اورده المؤلف فی کشف الاستار 220

''قوم کا بھانجا' اُن کا ایک فرد ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی غیاث بن حرب ہے' جیسے فلاس نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔

944 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَوَالِيْنَا مِنَّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ، وَيُقَالُ: مَسْلَمَةُ بْنُ سَالِمٍ، ضَعَّفَهُ اَبُو دَاوُدَ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارے آزاد کردہ غلام بھی ہمارے فرد ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلم بن سالم ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام مسلمہ بن سالم ہے' امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔

945 _ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَوْلَيَانِ: حَبَشِيٌّ وَقِبْطِيٌّ، فَاسْتَبَّا يَوْمًا، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا حَبَشِيُّ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: يَا قِبْطِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْلَا هٰكَذَا، اِنَّمَا اَنْتُمَا رَجُلَانِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو غلام تھے' ایک حبشی تھا اور ایک قبطی تھا' ایک مرتبہ دونوں میں تکرار ہوگئی' تو اُن میں سے ایک نے کہا: اے حبشی! اور دوسرے نے کہا: اے قبطی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اِس طرح نہ کہو! تم دونوں ایسے افراد ہو' جو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

946 _ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ يَوْمًا لِقُرَيْشٍ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ لَيْسَ مِنْكُمْ؟ " قَالُوْا: ابْنُ اُخْتِنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ. قَالَ: " ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ (وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ عُتْبَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُتْبَةَ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَ عُتْبَةَ وَلَا اِبْرَاهِيْمَ.

944-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الأوسط 4549

945-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8210، اخرجه الامام الطبراني في معجمه الصغير 207/1، اخرجه الامام ابويعلى في مسنده 4146

946-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 118/17

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے قریش سے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا فرد موجود ہے جو تم میں سے نہ ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: ہمارا ایک بھانجا عتبہ بن غزوان ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا' اُن کا ایک فرد ہوتا ہے (اور قوم کا حلیف' اُن کا ایک فرد ہوتا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' یہ روایت عتبہ بن ابراہیم بن عتبہ بن غزوان نے' اپنے والد کے حوالے سے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میں نے کسی کو عتبہ (بن ابراہیم) یا ابراہیم (بن عتبہ بن غزوان) کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

947 _ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قوم کا بھانجا' اُن کا ایک فرد ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ التَّارِيخِ)

باب: تاریخ کا بیان

948 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ التَّارِيخُ فِي السَّنَةِ الَّتِي قَدِمَ فِيهَا النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَفِيهَا وُلِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تاریخ (یعنی ہجری تقویم) کا آغاز اُس سال سے ہوا' جس سال نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے' اُسی سال میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یعقوب بن عباد مکی ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

949 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وُلِدَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَاسْتُنْبِئَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَتُوُفِّيَ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَرَفَعَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَزَادَ فِيهِ: وَفَتَحَ بَدْرًا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَنَزَلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ يَوْمَ

949- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 12974' اورده المؤلف في زوائد المسند 268

اِلاِثْنَيْنِ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ) (المائدة:3).

وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ مِنْ اَهْلِ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کے دن آپ ﷺ کو نبوت ملی، پیر کے دن آپ ﷺ ہجرت کرنے کے لیے مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، پیر کے دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے، پیر کے دن آپ کا وصال ہوا، آپ ﷺ نے حجر اسود پیر کے دن اُٹھایا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی "مسند" میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"آپ ﷺ نے غزوہ بدر میں پیر کے دن کامیابی حاصل کی، سورہ مائدہ کی یہ آیت پیر کے دن نازل ہوئی:

"آج کے دن، میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا"......الخ

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے جبکہ اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں، اور وہ صحیح کے راویوں میں سے ہیں۔

950 _ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَتُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَمَّادُ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: مَجْهُوْلٌ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اُس وقت وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی حماد بن بحر ہے، امام ذہبی فرماتے ہیں: وہ مجہول ہے۔

951 _ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

952 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَامَ الْفِيلِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی پیدائش "عام الفیل" میں ہوئی تھی۔

950-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 7153

951-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8462

952-اورده المؤلف في كشف الاستار 226

یہ روایت امام بزار نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

953 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَبِيٌّ كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ؟ قَالَ: "عَشَرَةُ قُرُونٍ"، قَالَ: كَمْ بَيْنَ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: "عَشَرَةُ قُرُونٍ"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: "ثَلَاثَمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ"،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ،

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس صدیوں کا' اُس نے دریافت کیا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: دس صدیوں کا' اُس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! رسولوں کی تعداد کتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین سو پندرہ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

954 _ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَرَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَخْطُبُ، فَقَعَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: "هَلْ تَعَوَّذْتَ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: "آدَمُ"، قُلْتُ: نَبِيٌّ كَانَ؟ قَالَ: "نَعَمْ، مُكَلَّمٌ"، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "نُوحٌ، وَبَيْنَهُمَا عَشَرَةُ آبَاءٍ"، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: "خَيْرٌ مَفْرُوضٌ، مَنْ شَاءَ اسْتَكْثَرَ مِنْهُ"، قُلْتُ: فَالصَّدَقَةُ؟ قَالَ: "أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ"، قُلْتُ: وَالصِّيَامُ؟ قَالَ: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ، قَالَ اللهُ: الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ"، قُلْتُ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ، وَسِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ"، قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "أَغْلَاهَا ثَمَنًا"،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، قُلْتُ: وَتَقَدَّمَ أَنَّ أَحْمَدَ رَوَاهُ وَالْبَزَّارَ فِي بَابِ السُّؤَالِ لِلِانْتِفَاعِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ،

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' وہ بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے جنات اور انسانوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین کے شر سے پناہ مانگ لی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

953-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 7545؛ اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 403

954-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4721

فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام' میں نے دریافت کیا: کیا وہ نبی تھے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُن کے ساتھ کلام کیا گیا تھا' میں نے دریافت کیا: پھر کون (نبی) تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اِن دونوں کے درمیان دس پشتوں کا فرق ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے نماز کے بارے میں بتایئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک بھلائی ہے' جو لازم قرار دی گئی ہے' جو شخص چاہے وہ اسے زیادہ حاصل کر سکتا ہے' میں نے عرض کی: صدقہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کا اجر وثواب) کئی گنا ہوتا ہے' میں نے عرض کی: اور روزہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ' ڈھال ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تنگدست شخص کا محنت کر کے (صدقہ کرنا) یا کسی غریب کو پوشیدہ طور پر (صدقہ دینا) میں نے عرض کی: (آزاد کرنے کے لئے) کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اِس سے پہلے نفع حاصل کرنے کے لیے سوال کرنے سے متعلق باب میں یہ بات گزر چکی ہے' کہ امام احمد اور امام بزار نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

955 _ وَعَنْ سَعِيدٍ _ يَعْنِي ابْنَ يَرْبُوعٍ _ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: " أَنَا أَكْبَرُ أَوْ أَنْتَ؟ " فَقُلْتُ: أَنْتَ أَكْبَرُ وَأَخْيَرُ مِنِّي، وَأَنَا أَقْدَمُ سِنًّا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں بڑا ہوں یا تم؟ تو میں نے عرض کی: آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں' اور مجھ سے بہتر ہیں' لیکن عمر میری زیادہ ہے۔

یہ روایت امام بزار نے (اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

956 _ وَعَنْ دَغْفَلٍ قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

❁❁ دغفل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال 65 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

957 _ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ.

955-اورده المؤلف في كشف الاستار 225

956-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 4202' اخرجه الامام ابويعلى في مسنده 1572

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فِي أَثْنَاءِ حَدِيثٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حسن بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کا وصال ساٹھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے (اپنی مسند میں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

958 _ وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ ابوحمزہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو آپ ﷺ کی عمر 63 برس تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

959 _ وَعَنْ وَاثِلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ لِأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَحْمَدُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ صَالِحَ الْحَدِيثِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے تھے'' ''تورات'' رمضان کے چھ دن گزرنے کے بعد نازل ہوئی تھی' انجیل رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد نازل ہوئی تھی' قرآن رمضان کے چوبیس دن گزرنے کے بعد نازل ہوا''۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عمران بن داؤد القطان ہے' جس کو یحییٰ نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام احمد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ یہ ''صالح الحدیث'' ہوگا' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

960 _ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَنْزَلَ اللهُ صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ عَلَى مُوسَى لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الزَّبُورُ عَلَى دَاوُدَ فِي إِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ

957-اخرجه الامام احمد فى مسنده 266/1 ح2399294/12680' 279/1 ح2523312/1 ح2847' 290/1 ح2640223/1 ح1945' 359/1 ح3380' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 2446

959-اخرجه الامام احمد فى مسنده 107/4' اخرجه الامام الطبرانى فى معجمه الاوسط 3740' اورده المؤلف فى زوائد المسند 267

960-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 2187' اورده المؤلف فى المقصد العلى 93

رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات گزرنے کے بعد نازل کیے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات رمضان کی چھ راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوئی' حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور رمضان کی گیارہ راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوئی' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن رمضان کی چوبیس راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سفیان بن وکیع ہے اور وہ ضعیف ہے۔

961 - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَمِنْكُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہجرت کے بعد 100 سال گزرنے پر تم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سفیان بن وکیع ہے اور وہ ضعیف ہے۔

962 - وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ قَالَ: دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ: لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ؟ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ هُوَ حَيٌّ الْيَوْمَ، وَاللهِ إِنَّ رَخَاءَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ مِائَةِ عَامٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: آپ ہی نے یہ بات بیان کی ہے کہ 100 سال گزرنے پر روئے زمین پر موجود کوئی آنکھ جھپکے گی نہیں (یعنی کوئی زندہ نہیں رہے گا) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ایک سو سال گزرنے پر' لوگوں میں سے آج جو زندہ ہے' اُن میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا''۔

(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! ایک سو سال گزرنے کے بعد اس اُمت میں سہولت (یا فراخی) آئے

961- اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 4037' اورده المؤلف فى المقصد العلى 95

962- اخرجه الامام احمد فى مسنده 92/1' اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 580' اورده المؤلف فى زوائد المسند 220' اورده المؤلف فى المقصد العلى 97

گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے (اپنی اپنی مسند میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

963 _ وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ إِذْ جَاءَ أَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ جَاءَ فَرُّوخُ فَجَلَسَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّكَ تُفْتِي النَّاسَ؟ قَالَ: أَجَلْ، وَأُخْبِرُهُمْ (السَّاعَةَ) أَنَّ الْآخِرَ شَرٌّ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي، هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ"، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْطَأَتِ اسْتُكَ الْحُفْرَةَ، وَأَخْطَأْتَ فِي أَوَّلِ فُتْيَاكَ، إِنَّمَا قَالَ ذَاكَ لِمَنْ حَضَرَهُ يَوْمَئِذٍ، هَلِ الرَّخَاءُ إِلَّا بَعْدَ الْمِائَةِ؟

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ أَيْضًا.

❀❀ نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فروخ آ گیا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو حکم بیان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں انہیں وقت کے بارے میں بتاتا ہوں کہ بعد والا وقت زیادہ برا ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے بتاؤ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک سو سال گزرنے کے بعد روئے زمین پر کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے (مفہوم سمجھنے میں) غلطی کی ہے اور تم نے اپنے پہلے فتویٰ میں غلطی کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ جو لوگ اُس وقت وہاں موجود تھے (ایک سو سال گزرنے کے بعد اُن میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے) سہولت تو ایک سو سال کے بعد ہی آئے گی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے رجال بھی ثقہ ہیں۔

964 _ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَجْرَأُ النَّاسِ عَلَى مَسْأَلَةِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ الْأَعْرَابُ، وَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى فَأَخَفَّ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْأَعْرَابِيُّ، وَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَمَرَّ بِهِ سَعْدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هٰذَا عُمِّرَ حَتَّى يَأْكُلَ عُمْرَهُ، لَمْ يَبْقَ مِنْكُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

963-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 463

964-اخرجه الامام ابويعلى فى مسنده 4036، اورده المؤلف فى المقصد العلى 95

قُلْتُ: لِاَنَسٍ فِي الصَّحِيحِ: اِنْ يَعِشْ هٰذَا حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ عُمْرَهُ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَهٰذَا الْحَدِيثُ اَبْيَنُ، وَاِنْ كَانَ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کرنے کے حوالے سے سب سے زیادہ جرأت کا مظاہرہ دیہاتی لوگ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا' اُس میں دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' آپ ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے مختصر نماز ادا کی' پھر آپ دیہاتی کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ آپ کے پاس سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص کی طبعی عمر ہوئی' تو تم لوگوں میں سے کوئی بھی (اُس وقت تک) زندہ نہیں رہے گا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: "صحیح" حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

"اگر یہ زندہ رہا' یہاں تک کہ اس کی طبعی عمر مکمل ہوئی' تو اس کے مرنے سے پہلے قیامت قائم ہوجائے گی"۔

یہ روایت زیادہ واضح ہے' اگرچہ اس کی سند میں ایک راوی سفیان بن وکیع ہے اور وہ ضعیف ہے۔

965 _ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: لَا تَأْتِي الْمِائَةُ وَعَلَى ظَهْرِهَا اَحَدٌ بَاقٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَتَابِعِيهِ، سَعِيدُ بْنُ اَبِي شِمْرٍ ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَقَالَ: عَنْ اَبِيهِ، رَوَى عَنْهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ سَوَادٍ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ اَحَدٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت سفیان بن وہب خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک سو سال گزرنے تک روئے زمین پر کوئی بھی باقی نہیں رہے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس روایت کے راوی سعید بن ابوشمر کا ذکر ابن ابوحاتم نے کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' اور ان سے ابوبکر بن سواد نے روایت نقل کی ہے' حالانکہ ان سے عبدالرحمن بن شریح نے روایت نقل کی ہے' اور کسی نے ان کو ضعیف قرار نہیں دیا' اِس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

966 _ وَعَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ _ رَفَعَهُ مُعَاوِيَةُ مَرَّةً، وَلَمْ يَرْفَعْهُ اُخْرَى: اَنَّ اللهَ _ تَعَالٰى _ لَا يُعْجِزُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ، وَاِذَا رَاَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةَ رَجُلٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُفْتَحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ.

قُلْتُ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَدْ عَزَاهُ فِي الْاَطْرَافِ اِلَى اَبِي دَاوُدَ فِي الْمَلَاحِمِ، وَلَمْ اَجِدْهُ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

965-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 6405

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: معاویہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ایک مرتبہ اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے (بلکہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:)

''بے شک اللہ تعالیٰ اِس اُمت کو نصف دن (یعنی پانچ سو سال) سے عاجز نہیں کرے گا اور جب تم شام کو دیکھو کہ وہ آدمی اور اُس کے اہل بیت کا دسترخوان ہو' تو اس وقت قسطنطنیہ فتح ہو گا''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے ''اطراف'' کے مصنف نے اس کی نسبت امام ابوداؤد کی طرف کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت جنگوں سے متعلق باب میں ہے' لیکن مجھے اُس کتاب میں یہ روایت نہیں ملی' اِس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

967 _ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ: اَلْقَضَاءُ فِيْ مِائَةٍ _ يَعْنُونَ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ تَكُونُ الْقِيَامَةُ _ فَقَالَ الْمِقْدَامُ: قَدْ اَكْثَرْتُمْ، لَنْ يُعْجِزَ اللهُ اَنْ يُؤَخِّرَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ نِصْفَ يَوْمٍ، يَعْنِيْ خَمْسَمِائَةِ سَنَةٍ،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ،

عبدالملک بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو سنا: اکثر لوگوں کا یہ کہنا تھا: سو سال میں فیصلہ آ جائے گا' یعنی 100 ہجری میں قیامت آ جائے گی' تو حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے زیادہ ہی کر دیا ہے' ایسا نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اِس اُمت کو نصف دن کا وقت بھی نہ دے' اُن کی مراد 500 سال تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے' اور وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے۔

968 _ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْقَضِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَيْنٌ تَطْرِفُ،

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ _ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى _ رِيحًا يَبْعَثُهَا عِنْدَ رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، فَيَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ،

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ،

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک سو سال گزرنے پر کوئی آنکھ نہیں جھپکے گی (یعنی کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا)''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''ایک سو سال گزرنے پر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا (اور اُس کے ذریعے) ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گا''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

970 _ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ نَفْسٌ تَاْتِیْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ فَيَعْبَاُ اللهُ بِهَا شَيْئًا .

قُلْتُ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِیْ اَثْنَاءِ حَدِيْثٍ اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا . وَفِيْهِ عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ _ وَهُوَ ضَعِيْفٌ _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ صَخْرٍ، وَلَا اَدْرِیْ مَنْ هُوَ .

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! آج جو لوگ زندہ ہیں' اُن میں سے کسی پر بھی ایک سو سال گزرنے کا وقت نہیں آئے گا' اللہ تعالیٰ کو اس کے حوالے سے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوگی۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہی روایت امام بزار نے اِس سے زیادہ طویل روایت کے درمیان میں بیان کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید ہے اور وہ ضعیف ہے' اُس نے اِسے عبداللہ بن قدامہ بن صخر سے روایت کیا ہے' مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے؟

971 _ وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ: اَدْرَكْتُ ثَمَانِیَ سِنِيْنَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَوُلِدْتُ عَامَ اُحُدٍ .

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ، ذَكَرَهُ ابْنُ عَدِیٍّ فِی الْكَامِلِ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ بِكَلِمَةٍ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ: رُبَّمَا اَخْطَاَ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَحْمَدُ، وَشُيُوخُهُ ثِقَاتٌ .

❁❁ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں' میں غزوۂ احد کے سال پیدا ہوا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ثابت بن ولید بن عبداللہ بن جمیع ہے' ابن عدی نے اس کا ذکر کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے' لیکن اُس کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' امام احمد نے اِس سے روایت نقل کی ہے اور اس کے شیوخ' ثقہ ہیں۔

972 _ وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ: بُعِثَ النَّبِیُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَاَنَا غُلَامٌ اَحْمِلُ اللَّحْمَ مِنَ

969-اورده المؤلف فی كشف الاستار 229

970-اورده المؤلف فی كشف الاستار 227

971-اورده المؤلف فی زوائد المسند 269

972-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 6048' اورده المؤلف فی كشف الاستار 224

السَّهْلِ إِلَى الْجَبَلِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ مَهْدِيُّ بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَذَكَرَ لَهُ حَدِيثًا فِي: أَنَّ الدَّجَّالَ هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَلَا أَدْرِي أَرَادَ لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ هٰذَا وَحْدَهُ أَوْ جَمِيعِ حَدِيثِهِ، وَالْآخَرُ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى لَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تھے' میں اُس وقت لڑکا تھا' اور نیچے سے گوشت اُٹھا کر پہاڑ پر لے جایا کرتا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے مہدی بن عمران نے روایت کیا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے: دجال' ابن صیاد ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ امام بخاری کی مراد کیا ہے؟ کیا یہ کہ صرف اُس ایک حدیث کے حوالے سے اِس کی متابعت نہیں کی گئی ہے' یا اُن کی مراد اِس راوی کی نقل کردہ تمام احادیث ہیں' دوسرا راوی خالد بن ابویحییٰ ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

973 _ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: أَدْرَكْتُ ثَمَانِيَ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وُلِدْتُ عَامَ أُحُدٍ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ: قَالَ أَبِي: قَدِمَ عَلَيْنَا ثَابِتٌ الْكُوفَةَ، فَنَزَلَ مَدِينَةَ أَبِي جَعْفَرٍ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فَسَمِعْنَا مِنْهُ أَحَادِيثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں' میں غزوۂ اُحد کے سال پیدا ہوا تھا۔

امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد فرماتے ہیں: ثابت ہمارے پاس کوفہ آئے تھے' وہ (عباسی خلیفہ) ابوجعفر (منصور) کے آباد کیے ہوئے شہر میں ٹھہرے تھے' میں اور یحییٰ بن معین گئے تھے' اور ہم نے اُن سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

974 _ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ خَيْرٍ: كَمْ أَتَى عَلَيْكَ؟ قَالَ: عِشْرُونَ وَمِائَةٌ

973- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 4290

974- اخرجه الامام ابویعلی فی مسنده 1559' اورده المؤلف فی المقصد العلی 100

سَنَةٍ، قُلْتُ: هَلْ تَذْكُرُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا بِبِلَادِ الْيَمَنِ، فَجَاءَ نَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَدْعُو النَّاسَ اِلَى خَيْرٍ وَاسِعٍ، فَكَانَ اَبِيْ مِمَّنْ خَرَجَ وَاَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا رَجَعَ اَبِيْ قَالَ لِاُمِّيْ: مُرِيْ بِهٰذِهِ الْقِدْرِ فَلْتُرَاقَ لِلْكِلَابِ: فَاِنَّا قَدْ اَسْلَمْنَا.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

قُلْتُ: وَيَاْتِيْ كَثِيْرٌ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِالتَّارِيْخِ وَغَيْرِهِ فِيْ اَوَاخِرِ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ـ.

عبدالملک بن سلع بیان کرتے ہیں: میں نے عبد خیر سے دریافت کیا: آپ کی عمر کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: 120 سال میں نے دریافت کیا: کیا آپ کو زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم یمن میں اپنے علاقے میں تھے ہمارے پاس اللہ کے رسول کا مکتوب آیا' آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک کشادہ بھلائی کی طرف دعوت دی تھی' میرے والد بھی جانے والوں میں شامل تھے' میں ان دنوں لڑکا تھا' جب میرے والد واپس آئے' تو انہوں نے میری والدہ سے کہا: تم ہنڈیا کے بارے میں ہدایت کرو' کہ اُس کا کھانا کتوں کے آگے ڈال دیا جائے' کیونکہ ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایسی بہت سی روایات' جو تاریخ اور دیگر امور سے متعلق ہیں' وہ صحابہ کرام کے مناقب سے متعلق باب کے آخر میں آئیں گی۔

(بَابُ نِسْيَانِ الْعِلْمِ)

باب: علم کو بھول جانا

975 ـ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنِّيْ لَاَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَمَا يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيْئَةِ يَعْمَلُهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا اَنَّ الْقَاسِمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَدِّهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو شخص علم کو بھول جاتا ہے' اُس کی مثال اُس شخص کے مانند ہے' جو کسی غلطی کے ارتکاب کے لیے اس علم کو سیکھتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ ذَهَابِ الْعِلْمِ)

باب: علم کا رخصت ہو جانا

976 ـ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

975-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الكبير 8930

976-اخرجه الامام احمد فی مسنده 266/5' اورده المؤلف فی زوائد المسند 276

يَوْمَئِذٍ مُرْدِفُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَمَلٍ آدَمَ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ" وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللهُ عَنْهَا وَاللهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ)(المائدة: 101)، قَالَ: وَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا كَثِيرًا مِنْ مَسْأَلَتِهِ، وَاتَّقَيْنَا ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ - ذٰلِكَ عَلَى نَبِيِّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: فَأَتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشَوْنَاهُ بِرِدَاءٍ فَاعْتَمَّ بِهِ. قَالَ: حَتّٰى رَأَيْتُ حَاشِيَتَهُ خَارِجَةً عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. قَالَ: ثُمَّ قُلْنَا لَهُ: سَلِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ، وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا، وَعَلَّمْنَاهَا نِسَاءَنَا وَذَرَارِيَّنَا وَخَدَمَنَا؟ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَأْسَهُ وَقَدْ عَلَتْ وَجْهَهُ حُمْرَةٌ مِنَ الْغَضَبِ. قَالَ: فَقَالَ: "أَيْ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَهٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بَيْنَ أَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا مِنْهَا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَاؤُهُمْ، أَلَا وَإِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ ذَهَابُ حَمَلَتِهِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَعِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ طَرَفٌ مِنْهُ، وَإِسْنَادُ الطَّبَرَانِيِّ أَصَحُّ: لِأَنَّ فِي إِسْنَادِ أَحْمَدَ عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا، وَهُوَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ مِنْ طُرُقٍ فِي بَعْضِهَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ صَدُوقٌ، يُكْتَبُ حَدِيثُهُ، وَلَيْسَ مِمَّنْ يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھایا ہوا تھا' آپ ﷺ ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر سوار تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! علم حاصل کرلو! اِس سے پہلے کہ علم کو قبض کرلیا جائے اور اس سے پہلے کہ اسے اُٹھالیا جائے' اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی ہے:

"اے ایمان والو! تم اُن چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو' کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں' تو یہ تمہیں برا لگے' اگر تم اُن کے بارے میں اُس وقت سوال کرتے ہو' جب قرآن نازل ہورہا ہو' تو وہ تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں گی' اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے' اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا' بردبار ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ویسے بھی آپ ﷺ سے زیادہ سوال کرنے کو ناپسند کرتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل کردی' تو ہم احتیاط کرنے لگے' راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک دیہاتی کے پاس آئے' ہم نے اُسے ایک چادر دی' اس نے وہ عمامہ کے طور پر باندھ لی' یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ اس چادر کا حاشیہ اُس شخص کے دائیں ابرو سے نکل رہا تھا' پھر ہم نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو!

اُس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم میں سے علم کو کیسے اٹھالیا جائے گا؟ جبکہ ہمارے درمیان قرآن مجید موجود ہے اور اس میں جو کچھ مذکور ہے' ہم نے اُس کا علم حاصل کیا ہے اور ہم نے اُس کی تعلیم اپنے بیوی' بچوں اور خدمت گزاروں

کو دی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا' غصے کی وجہ سے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے شخص! تمہاری ماں تمہیں روئے' یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان بھی اُن کی مقدس کتابیں موجود تھیں' اُن کے انبیاء ان کے پاس جو کلام لے کر آئے تھے' اُن لوگوں نے اس میں سے ایک حرف بھی نہیں رہنے دیا' یاد رکھنا! علم کی رخصتی سے مراد اُس کو اٹھانے والے (علماء کی) رخصتی ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' تاہم امام طبرانی کی سند زیادہ مستند ہے' کیونکہ امام احمد کی سند میں ایک راوی علی بن یزید ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے' امام طبرانی نے اسے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے' ان میں سے بعض کی اسناد میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے' وہ تدلیس کرنے والا' صدوق شخص ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' وہ اُن افراد میں سے نہیں ہے' جو جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

977 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ بِالْعِلْمِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ " فَرَدَّدَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ: يَا نَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي وَأُمِّي، وَكَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا، وَهٰذَا كِتَابُ اللهِ قَدْ قَرَأْنَاهُ وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَ هُمْ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ بْنَ لَبِيدٍ، إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوَلَيْسَ هٰؤُلَاءِ الْيَهُودُ عِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ، فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ؟ إِنَّ اللهَ لَيْسَ يَذْهَبُ بِالْعِلْمِ رَفْعًا يَرْفَعُهُ، وَلٰكِنْ يَذْهَبُ بِحَمَلَتِهِ _ أَحْسَبُهُ _ وَلَا يَذْهَبُ عَالِمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا كَانَ ثُغْرَةً فِي الْإِسْلَامِ لَا تُسَدُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ سَعْدُ بْنُ سِنَانٍ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَجَمَاعَةٌ، إِلَّا أَنَّ أَبَا مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَهْدِيٍّ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ مُؤَذِّنُ أَهْلِ حِمْصَ، وَكَانَ ثِقَةً مَرْضِيًّا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا ہوگا کہ علم کو اُٹھالیا جائے گا' راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی' تو حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' ہم سے علم کو کیسے اٹھایا جائے گا؟ جبکہ یہ اللہ کی کتاب موجود ہے جسے ہم نے پڑھا ہے اور ہمارے بال بچے اپنے بال بچوں کو یہ پڑھائیں گے'' تو نبی اکرم ﷺ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے زیاد بن لبید! تمہاری ماں تمہیں روئے' میں تمہیں مدینہ کے سمجھدار افراد میں سے ایک شمار کرتا تھا' کیا اُن یہودیوں کے پاس تورات اور انجیل نہیں تھی؟ تو وہ اُن کے کس کام آئی' بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں رخصت نہیں کرے

977- اورده المؤلف فی کشف الاستار 235

گا کہ وہ اس کو اُٹھالے گا' بلکہ وہ اس کے حاملین (یعنی علماء) کو رخصت کر دے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جب بھی اِس امت کا کوئی عالم رخصت ہوگا' تو اسلام میں سوراخ ہو جائے گا' جو قیامت کے دن تک بند نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سعد بن سنان ہے' جس کو امام بخاری' یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے' البتہ ابومسہر کہتے ہیں: صدقہ بن خالد نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں: اہل حمص کے مؤذن ابومہدی سعید بن سنان نے مجھے حدیث بیان کی' جو ایک ثقہ اور پسندیدہ شخص ہیں۔

978 _ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: " هٰذَا اَوَانُ يُرْفَعُ الْعِلْمُ " فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ _ يُقَالُ لَهُ: زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ وَقَدْ اُثْبِتَ وَوَعَتْهُ الْقُلُوْبُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنْ كُنْتُ لَاَحْسَبُكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ "، ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ: كَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا، وَضَعَّفَهُ الْبَاقُوْنَ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَزَادَ: قَالَ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ: فَلَقِيْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَ عَوْفٍ فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ؟ يُرْفَعُ الْخُشُوْعُ، لَا تَرٰى خَاشِعًا.

❁❁ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں علم کو اٹھالیا جائے گا' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام زیاد بن لبید تھا' انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ جبکہ وہ (یعنی علم) مضبوط ہوگا اور دلوں نے اُسے محفوظ رکھا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: میں تو تمہیں اہل مدینہ کے سمجھدار افراد میں سے ایک شمار کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا کہ یہودی اور عیسائی بھی گمراہی کا شکار ہو گئے تھے' حالانکہ اللہ کی کتاب اُن کے درمیان موجود تھی۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' عبدالملک بن شعیب فرماتے ہیں: وہ ثقہ اور مامون ہے' باقی لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے انہیں حضرت عوف کی نقل کردہ روایت سنائی' تو انہوں نے فرمایا: حضرت عوف نے سچ بیان کیا ہے' کیا میں تمہیں (اُٹھا لی جانے والی) سب سے پہلی چیز کے بارے میں بتاؤں؟ (سب سے پہلے) خشوع کو اٹھالیا جائے گا' تمہیں خشوع والا (کوئی بھی شخص) نظر نہیں آئے گا۔

978- اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 43/1844' اورده المؤلف في كشف الاستار 232

979 _ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: يُوشِكُ الْعِلْمُ اَنْ يُخْتَلَسَ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْنَ مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ ". فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ: وَكَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا الْعِلْمُ وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ وَاَقْرَأْنَاهُ اَبْنَاءَنَا؟ فَقَالَ: " ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ لَبِيدٍ، هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيلُ بِاَيْدِي الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مَا يَرْفَعُونَ بِهَا رَاْسًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگوں سے علم کو اُچک لیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ اُس کی کسی بھی چیز پر قدرت نہیں رکھیں گے حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم سے علم کو کیسے اُچک لیا جائے گا؟ جبکہ ہم قرآن پڑھے ہوئے ہیں' اور ہم نے اپنے بچوں کو بھی یہ پڑھایا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لبید کے صاحبزادے! یہ تورات اور انجیل' یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی موجود تھیں' لیکن اُنہوں نے سر اُٹھا کر بھی (اِن کی طرف) نہیں دیکھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

980 _ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ (الْعِلْمَ بِقَبْضِ) الْعُلَمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَ الْعُلَمَاءُ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ، فَسُئِلُوا، فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

'' بے شک اللہ تعالیٰ اِس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا' کہ اِسے لوگوں سے الگ کرلے گا' بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے علم کو قبض کرلے گا' جب علماء رخصت ہو جائیں گے' تو لوگ (جاہلوں کو) پیشوا بنالیں گے' جب اُن سے مسائل دریافت کیے جائیں گے' تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے' تو وہ خود بھی سیدھے راستے سے گمراہ ہو جائیں گے اور (لوگوں کو بھی) گمراہ کر دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی علاء بن سلیمان رقی ہے' جسے ابن عدی اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔

981 _ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ

980-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 6403

981-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الاوسط 8737

مِنْكُمْ - بَعْدَ مَا أَعْطَاكُمُوْهُ - انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بِعِلْمِهِمْ، وَيَبْقَى جُهَّالٌ فَيُسْأَلُوْنَ، فَيُفْتُوْنَ، فَيُضِلُّوْنَ وَيَضِلُّوْنَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ وُثِّقَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ علم دینے کے بعد' اِسے تم سے الگ نہیں کرے گا' لیکن وہ علماء کو اُن کے علم سمیت قبض کرلے گا' پھر جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے' اُن سے مسائل دریافت کیے جائیں گے' وہ فتویٰ دیں گے اور گمراہ کریں گے' اور خود بھی گمراہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' اور وہ ضعیف ہے' اس کی توثیق کی گئی ہے۔

982 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَقْبِضُ اللهُ الْعُلَمَاءَ، وَيَقْبِضُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ، فَيَنْشَأُ أَحْدَاثٌ يَنْزُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَيَكُوْنُ الشَّيْخُ فِيْهِمْ يُسْتَضْعَفُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، وَالْحَجَّاجُ ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَلَمْ يُوَثِّقْهُ أَحَدٌ، وَأَبُوْهُ اخْتُلِفَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيْفِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ علماء کو قبض کرلے گا' اور اُن کے ساتھ علم کو بھی قبض کرلے گا' پھر کم عمر لوگ سامنے آئیں گے' جو ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے اور اُن کے درمیان عمر رسیدہ شخص کو کمزور سمجھا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے حجاج بن رشدین بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے' حجاج کو ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے' کسی نے بھی اُسے ثقہ قرار نہیں دیا' اُس کے باپ سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تاہم زیادہ تر نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

983 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَهُمْ إِيَّاهُ، وَلَكِنْ يَذْهَبُ بِالْعُلَمَاءِ، فَكُلَّمَا ذَهَبَ عَالِمٌ ذَهَبَ بِمَا مَعَهُ مِنَ الْعِلْمِ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ لَا يَعْلَمُ فَيَضِلُّوْا وَيُضِلُّوْا".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، هُوَ ضَعِيْفٌ، وَوَثَّقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اللَّيْثِ.

982-اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الاوسط 1892

983-اورده المؤلف فی کشف الاستار 233

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کو دینے کے بعد اُسے لوگوں سے یوں الگ نہیں کرے گا' کہ الگ ہی کر دے بلکہ وہ علماء کو رخصت کر دے گا' جب بھی کوئی عالم رخصت ہوگا' تو اُس کے ساتھ اس کا علم بھی رخصت ہو جائے گا' یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص نہیں بچے گا' جو علم رکھتا ہو' پھر لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' وہ ضعیف ہے' عبدالملک بن سعید بن لیث نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

984 _ وَعَنْ عَائِشَةَ _ رَفَعَتْهُ _ قَالَ: " مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ، لَا تُسَدُّ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ الْبَزَّارُ: يَرْوِي أَحَادِيثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا، وَهٰذَا مِنْهَا.

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ''مرفوع حدیث'' کے طور پر یہ بات نقل کرتی ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''عالم کی موت ایسا شگاف ہے' جو وقت گزرنے کے ساتھ بھی پُر نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے محمد بن عبدالملک نے زہری سے روایت کیا ہے' امام بزار فرماتے ہیں: یہ شخص ایسی احادیث روایت کرتا ہے' جن کی متابعت نہیں کی جاتی اور یہ حدیث بھی اُن میں سے ایک ہے۔

985 _ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: حَضَّ رَسُولُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ قَبْلَ ذَهَابِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ يَذْهَبُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَاهُ وَعَلَّمْنَاهُ أَبْنَاءَنَا؟ فَغَضِبَ، قَالَ: " أَوَلَيْسَ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي يَدِ أَهْلِ الْكِتَابِ؟ فَهَلْ أَغْنَى عَنْهُمْ شَيْئًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُشَنِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اِس بات کی ترغیب دی کہ علم کے رخصت ہونے سے پہلے علم حاصل کر لیا جائے' ایک صاحب بولے: وہ کیسے رخصت ہوگا؟ جبکہ ہم نے اس کو سیکھا ہے اور اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ غصے میں آ گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اہل کتاب کے پاس تورات اور انجیل نہیں تھیں' تو کیا یہ چیز اُن کے کسی کام آئی؟

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلمہ بن علی خشنی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

986 _ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: " مَوْتُ الْعَالِمِ

984-اوردہ المؤلف فی کشف الاستار 234

985-اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 7398

مُصِيبَةٌ لَا تُجْبَرُ، وَثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ، وَمَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ لِي مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُثْمَانُ بْنُ أَيْمَنَ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ، وَكَذَلِكَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَالِحٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عالم کی موت ایسی مصیبت ہے' جس کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور ایسا شگاف ہے' جسے بند نہیں کیا جاسکتا' وہ اک ستارہ تھا' جو بجھ گیا' میرے نزدیک پورے قبیلے کا مرجانا' ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان (یعنی ہلکی مصیبت) ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عثمان بن ایمن ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' اسماعیل بن صالح کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

987 _ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ يَضِلَّ الْهُدَاةُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي فَضْلِ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''علماء کی مثال' آسمان میں موجود ستاروں کی مانند ہے' جن کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور جب ستارے بجھ جائیں' تو جو لوگ سیدھے راستے پر ہوں' اُن کے بھی گمراہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' عالم اور طالب علم کی فضیلت سے متعلق باب میں' اس روایت پر کلام پہلے گزر چکا ہے۔

988 _ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَكْثُرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، وَيُرْفَعُ الْعِلْمُ ". فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: " يُرْفَعُ الْعِلْمُ " _ قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ يُنْزَعُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ، وَلَكِنْ تَذْهَبُ الْعُلَمَاءُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ _ وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلَ عُمَرَ _ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''فتنے بکثرت ہوجائیں گے' ہرج بکثرت ہوگا اور علم کو اُٹھالیا جائے گا''۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ علم کو اُٹھالیا جائے گا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسے لوگوں کے سینے سے الگ نہیں کیا جائے گا' بلکہ علماء رخصت ہوجائیں گے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' یہ ''صحیح'' میں بھی منقول ہے' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے بغیر ہے' اس

987-اخرجه الامام احمد فی مسنده 3/157' اورده المؤلف فی زوائد المسند 175

988-اورده المؤلف فی زوائد المسند 279' اورده المؤلف فی كشف الاستار 236

روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

989 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ يَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضِ الْعِلْمُ مِنْهُمْ، وَيَكْثُرْ فِيهِمْ وَلَدُ الْحِنْثِ، وَيَظْهَرْ فِيهِمُ الصَّقَّارُونَ". قِيلَ: وَمَنِ الصَّقَّارُونَ أَوِ الصَّقَّارُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "بَشَرٌ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمُ التَّلَاعُنُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَزَبَّانُ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيفٌ، وَقَدْ وُثِّقَا.

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ اُمت مسلسل شریعت پر گامزن رہے گی' جب تک اِن کے درمیان تین چیزیں ظاہر نہیں ہوں گی' جب تک اُن سے علم کو قبض نہیں کر لیا جاتا' اور ان کے درمیان حنث کی اولاد زیادہ نہیں ہوتی اور ان کے درمیان ''صقارون'' ظاہر نہیں ہوتے' عرض کی گئی: ''صقارون'' سے مراد کیا ہے؟ یارسول اللہ! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ ایسے لوگ ہیں' جو آخری زمانے میں ہوں گے' اور ان لوگوں کا آپس میں سلام کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے (اپنی ''مسند'' میں) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں دو راوی ابن لہیعہ اور زبان ہیں' یہ دونوں ضعیف ہیں' اُن کو ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

990 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ _ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ _ قَالَ: تَدْرُونَ كَيْفَ يَنْقُصُ الْإِسْلَامُ؟ قَالُوا: كَمَا يَنْقُصُ صَبْغُ الثَّوْبِ، وَكَمَا يَنْقُصُ سِمَنُ الدَّابَّةِ، وَكَمَا يَنْقُصُ الدِّرْهَمُ مِنْ طُولِ الْخِبَاءِ. قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْهُ، وَأَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ مَوْتُ أَوْ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ اسلام کیسے کم ہوگا؟ لوگوں نے جواب دیا: جس طرح کپڑے کا رنگ کم ہو جاتا ہے' یا جس طرح جانور کا موٹاپا کم ہو جاتا ہے' یا جس طرح طویل استعمال کے بعد درہم کم ہو جاتا ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بھی اُس میں سے ہے' لیکن اِن سب سے بڑی بات علماء کی موت (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) علماء کی رخصتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

991 _ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ قَالَ ابْنُ

989- اخرجه الامام احمد فی مسنده 439/3' اورده المؤلف فی زوائد المسند 4380

990- اخرجه الامام الطبرانی فی معجمه الکبیر 8991

عَبَّاسٍ: يَا هَؤُلَاءِ، مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ كَيْفَ ذَهَابُ الْعِلْمِ فَهَكَذَا ذَهَابُ الْعِلْمِ، أَيْمُ اللهِ، لَقَدْ ذَهَبَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ، قَالَ سَعِيدٌ: وَالْقَائِلُ: لَقَدْ ذَهَبَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا' جب اُنہیں قبر میں دفن کر دیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے لوگو! جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اُسے یہ پتہ چل جائے کہ علم کیسے رخصت ہوتا ہے؟ تو علم اِس طرح رخصت ہوگا' اللہ کی قسم! آج بہت سا علم رخصت ہوگیا۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: کہنے والا یہ بھی کہے گا: آج بہت سا علم رخصت ہوگیا' اُن کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اِس کی سند میں ایک راوی علی بن زید بن جدعان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

992 _ وَعَنْهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ؟ هُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي فِي سُورَةِ سَأَلَ، وَفِيهِ قَابُوسُ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

وَيَأْتِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْفَرَائِضِ.

اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ علم کے رخصت ہونے سے مراد کیا ہے؟ وہ زمین سے علماء کا رخصت ہو جانا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر ''سورۂ سال'' سے متعلق باب میں آئے گی' اِس کی سند میں ایک راوی قابوس ہے' جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''فرائض'' (یعنی وراثت) سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

991-اخرجه الامام الطبراني في معجمه الكبير 4751

992-اورده المؤلف في زوائد المسند 278

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

(بَابُ الْإِبْعَادِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ)

باب: قضائے حاجت کے وقت دور چلے جانا

993 _ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهِ إِلَى الْمُغَمَّسِ قَالَ نَافِعٌ: نَحْوَ مِيلَيْنِ مِنْ مَكَّةَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے مغمس چلے جاتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: یہ مکہ سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں اور صحیح کے راویوں میں سے ایک ہیں۔

994 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ، فَانْطَلَقَ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَبِسَ أَحَدَ خُفَّيْهِ، فَجَاءَ طَائِرٌ أَخْضَرُ، فَأَخَذَ الْخُفَّ الْآخَرَ فَارْتَفَعَ بِهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ، فَخَرَجَ مِنْهُ أَسْوَدُ سَالِخٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَرَامَةٌ أَكْرَمَنِي اللهُ بِهَا "، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ، وَاتُّهِمَ بِالْوَضْعِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب قضائے حاجت کرنا ہوتی' تو آپ ﷺ دور تشریف لے جایا کرتے تھے' ایک مرتبہ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (اُس سے فراغت کے

993- مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث:5494' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : عمرو - حدیث:5006' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - عمرو بن دینار' حدیث:13417

بعد) آپ ﷺ نے وضو کیا اور ایک موزہ پہن لیا اسی دوران ایک سبز پرندہ آیا' اس نے وہ دوسرا موزہ پکڑ لیا اور اسے لے کر اُڑ گیا' پھر اس نے وہ موزہ پھینک دیا' تو اس میں سے سیاہ سانپ نما چیز نکلی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کرامت ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری عزت افزائی کی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! میں ہر اُس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو پیٹ کے بل چلتی ہے' اور اُس کے شر سے بھی' جو دو ٹانگوں پر چلتی ہے' اور اس کے شر سے بھی جو چار ٹانگوں پر چلتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعد بن طریف ہے' جس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

995 _ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ _ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ يُبْعِدُ _ فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَانْطَلَقَ، فَسَمِعْتُ خُصُومَةَ رِجَالٍ وَلَغَطًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهَا، فَجَاءَ، فَقَالَ: " بِلَالٌ؟ " قُلْتُ: بِلَالٌ. قَالَ: " أَمَعَكَ مَاءٌ؟ " قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: " أَصَبْتَ ". فَأَخَذَهُ مِنِّي فَتَوَضَّأَ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمِعْتُ عِنْدَكَ خُصُومَةَ رِجَالٍ وَلَغَطًا مَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْ أَلْسِنَتِهِمْ. قَالَ: " اخْتَصَمَ عِنْدِي الْجِنُّ الْمُسْلِمُونَ وَالْجِنُّ الْمُشْرِكُونَ، سَأَلُوْنِي أَنْ أُسْكِنَهُمْ، فَأَسْكَنْتُ الْمُسْلِمِينَ الْجَلْسَ، وَأَسْكَنْتُ الْمُشْرِكِينَ الْغَوْرَ ".

قُلْتُ لِكَثِيرٍ: مَا الْجَلْسُ؟ وَمَا الْغَوْرُ؟ قَالَ: الْجَلْسُ: الْقُرَى وَالْجِبَالُ، وَالْغَوْرُ: مَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالْبِحَارِ.

قَالَ كَثِيرٌ: مَا رَأَيْنَا أَحَدًا أُصِيبَ بِالْجَلْسِ إِلَّا سَلِمَ، وَلَا أُصِيبَ أَحَدٌ بِالْغَوْرِ إِلَّا لَمْ يَكَدْ يَسْلَمُ.

قُلْتُ: رَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْهُ: كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فَقَطْ.

وَفِيهِ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ، وَقَدْ حَسَّنَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثَهُ.

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ قضائے حاجت کے لئے دور تشریف لے جایا کرتے تھے' میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پاس آیا' آپ گئے ہوئے تھے' میں نے کچھ لوگوں کے بحث کرنے اور شور و غوغا کی آواز سنی' میں نے اس طرح کی آواز کبھی نہیں سنی تھی' جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: تم بلال ہو؟ میں نے عرض کی: میں بلال ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کہ تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا' پھر آپ نے مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے بحث کرنے اور شور و غوغا کی آوازیں سنی تھیں' میں نے اُن کی زبان کسی سے نہیں سنی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان اور مشرکین جنات میرے پاس بحث کر رہے تھے' انہوں نے یہ درخواست کی کہ میں اُن کی رہائش کے لیے جگہ کا تعین کر دوں' تو میں نے مسلمانوں کے لیے ''جلس'' کا تعین کر دیا اور

مشرکین کے لیے "غور" کا تعین کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) کثیر سے دریافت کیا: جلس سے کیا مراد ہے؟ اور "غور" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "جلس" سے مراد بستیاں اور پہاڑ ہیں اور "غور" سے مراد پہاڑوں اور سمندروں کے درمیان کی جگہ ہے۔

کثیر کہتے ہیں: ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جس بھی شخص کو "جلس" میں کوئی نقصان پہنچتا ہے وہ سلامت رہتا ہے اور جس کو "غور" میں نقصان پہنچتا ہے وہ کم ہی سلامت رہتا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے اس روایت کا صرف یہ حصہ نقل کیا ہے: جب نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور چلے جاتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف ہے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

(بَابُ الْإِرْتِيَادِ لِلْبَوْلِ)

باب: پیشاب کرنے کے لیے (اہتمام کے ساتھ) کہیں جانا

996 _ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ كَمَا يَتَبَوَّأُ لِمَنْزِلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ بْنِ دُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُمَا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (کا یہ معمول تھا کہ آپ) پیشاب کرنے کے لیے جگہ مخصوص کرتے تھے جس طرح آپ پڑاؤ کرنے کے لیے جگہ مخصوص کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے یحییٰ بن عبید نے اپنے والد سے نقل کیا ہے میں نے کسی کو ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ مَا نُهِيَ عَنِ التَّخَلِّي فِيهِ)

باب: کس جگہ قضائے حاجت کرنے کی ممانعت ہے

997 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ.

996-المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء' من اسمه بشر - حديث:3132

997-مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2635

قِيلَ: مَا الْمَلَاعِنُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "أَنْ يَقْعُدَ أَحَدُكُمْ فِي ظِلٍّ يُسْتَظَلُّ فِيهِ، أَوْ فِي طَرِيقٍ، أَوْ فِي نَقْعِ مَاءٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَرَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لعنت کا باعث بننے والی تین جگہوں سے بچ کے رہو! عرض کی گئی: یا رسول اللہ! لعنت کا باعث بننے والی جگہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سائے میں بیٹھا جاتا ہے اس جگہ تم میں سے کوئی ایک بیٹھ کر (قضائے حاجت کرے) یا راستے میں کرے یا پانی پھوٹنے کی جگہ پر کرے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے (جو ضعیف ہے) اور ایک ایسا راوی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

998 _ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

999 _ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "لَا يُنْقَعُ بَوْلٌ فِي طَسْتٍ فِي الْبَيْتِ: فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ مُنْتَقَعٌ، وَلَا تَبُولَنَّ فِي مُغْتَسَلِكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

"گھر میں کسی برتن میں پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں برتن میں پیشاب پڑا ہو اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرنا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے

1000 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنْ يَتَخَلَّى الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ، وَنَهَى أَنْ يَتَخَلَّى عَلَى ضَفَّةِ نَهْرٍ جَارٍ.

1000- المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف، باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2432

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِي الْكَبِيرِ الشَّطْرُ الْأَخِيرُ، وَفِيهِ فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی پھل دار درخت کے نیچے قضائے حاجت کرے' آپ نے اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ بہتی ہوئی نہر کے کنارے پر قضائے حاجت کی جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' معجم کبیر میں اس کا آخری نصف حصہ منقول ہے' اس کی سند میں ایک راوی فرات بن سائب ہے اور وہ متروک الحدیث ہے

1001 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: " مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ فِي طُرُقِهِمْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ لَعْنَتُهُمْ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کو اُن کے راستے میں اذیت پہنچائے (یعنی اُن کے راستے میں قضائے حاجت کر دے) تو ایسے شخص پر ان لوگوں کی لعنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1002 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَفْتَيْتَنَا فِي كُلِّ شَيْءٍ، يُوشِكُ أَنْ تُفْتِيَنَا فِي الْخِرَاءِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: " مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ عَلَى طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَهُ فِي الصَّحِيحِ: " اتَّقُوا اللَّعَّانِينَ " وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ہر چیز کے بارے میں ہمیں حکم بیان کر دیا ہے' قریب ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کے بارے میں بھی کوئی حکم بیان کر دیں گے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی راستے میں قضائے حاجت کرتا ہے' اُس پر' اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں' سب کی لعنت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اُن کے حوالے سے ''صحیح'' میں یہ حدیث منقول ہیں: ''لعنت کا باعث بننے والے کاموں سے بچو!''۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی محمد بن عمرو انصاری ہے' جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1003 _ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ، لِأَنَّ الْوَسْوَاسَ يَعْرِضُ مِنْهُ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ اپنے غسل کی جگہ پر پیشاب کرے' کیونکہ اس طرح اُسے وسوسے لاحق ہوں گے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صلت بن دینار ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابٌ فِيهِ وَفِي أَدَبِ الْخَلَاءِ)

باب: اِس بارے میں' اور قضائے حاجت کے آداب کے بارے میں بیان

1004 _ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ حَدَّثَ قَوْمَهُ وَعَلَّمَهُمْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَوْمًا وَهُوَ كَأَنَّهُ يَلْعَبُ: مَا بَقِيَ لِسُرَاقَةَ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَكُمْ كَيْفَ التَّغَوُّطُ. قَالَ سُرَاقَةُ: إِذَا ذَهَبْتُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَاتَّقُوا الْمَجَالِسَ عَلَى الظِّلِّ وَالطَّرِيقِ، خُذُوا النَّبْلَ، وَاسْتَنْشِبُوا عَلَى سُوقِكُمْ، وَاسْتَجْمِرُوا، وَأَوْتِرُوا.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے (اپنے علاقے میں واپس) تشریف لائے' تو انہوں نے اپنی قوم کو باتیں بتائیں' اور انہیں (شرعی احکام کی) تعلیم دی' ایک دن ایک شخص نے اُن کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ کہا: سراقہ کا اب بس یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ تمہیں یہ تعلیم دے کہ پاخانہ کیسے کرنا ہے؟ تو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ' تو سائے' یا راستے میں بیٹھنے سے بچو' پتھر استعمال کرو اور طاق تعداد میں استعمال کرو۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1005 _ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنِّي لَأَحْسَبُ صَاحِبَكُمْ قَدْ عَلَّمَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى عَلَّمَكُمْ كَيْفَ تَأْتُونَ الْخَلَاءَ. قَالَ: إِنْ كُنْتَ مُسْتَهْزِئًا فَقَدْ عَلَّمَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِنَا _ وَأَحْسَبُهُ قَالَ: _ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِالرَّجِيعِ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِالْعَظْمِ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.
رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

علقمہ بیان کرتے ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے آقا کے بارے میں' میں یہ گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں یہ بھی تعلیم دی ہے' کہ

قضائے حاجت کے لیے تم نے کیسے جانا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم مذاق اُڑا رہے ہو (تو میں تمہیں بتاتا ہوں) انہوں نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم نے اپنی شرمگاہ کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں کرنا ہے راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی کہا تھا اور ہم نے اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء نہیں کرنا ہے اور ہم نے مینگنی کے ذریعے استنجاء نہیں کرنا ہے اور ہم نے ہڈی کے ذریعے استنجاء نہیں کرنا ہے اور ہم نے تین سے کم پتھروں کے ذریعے استنجاء نہیں کرنا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ)

باب: قضائے حاجت کے وقت کیا پڑھا جائے؟

1006 _ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ اِذَا وَضَعُوا ثِيَابَهُمْ _ اَنْ يَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللهِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدُهُمَا فِيْهِ سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاُمَوِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ عَدِيٍّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنات کی آنکھوں اور بنی نوع انسان کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یوں ہوسکتا ہے کہ جب انسان کپڑے کو ہٹانے لگے تو بسم اللہ پڑھ لے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند میں ایک راوی سعید بن مسلمہ اموی ہے جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن حبان اور ابن عدی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ)

باب: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرلینا

1007 _ عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَاَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَاَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ، فَانْضَمَّتْ اِحْدَاهُمَا اِلَى الْاُخْرَى، ثُمَّ اَمَرَهُمَا، فَرَجَعَتَا اِلَى مَنَابِتِهِمَا.

1006-المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2554

1007-مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث يعلى بن مرة الثقفی عن النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:17246' معجم الصحابة لابن قانع - يعلى بن سيابة بن غنم بن جزى بن ربيعة بن سعد' حديث: 1931

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ، وَلٰكِنَّ طُرُقَهُ فِي عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ عَلَى خِلَافٍ فِي بَعْضِهِمْ.

حضرت یعلیٰ بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک سفر میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے قضائے حاجت کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے دو درختوں کو حکم دیا' تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے (قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے انہیں حکم دیا' تو وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے' جہاں وہ اُگے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کے مختلف طرق' نبوت کی علامات سے متعلق باب میں آئیں گے' اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ اس کے بعض رجال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ)

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا

1008 _ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " أَنْتَ رَسُولٌ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَقُلْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوا بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَإِذَا تَخَلَّيْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل مکہ کی طرف پیغام رساں ہو! تم یہ بتا دینا: بے شک اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو سلام کہا ہے' اور تمہیں تین باتوں کا حکم دیا ہے' تم لوگ غیر اللہ کے نام پر حلف نہ اٹھانا' جب تم قضائے حاجت کرو' تو قبلہ کی طرف رُخ نہ کرنا اور پیٹھ نہ کرنا' اور تم ہڈی کے ذریعے' یا مینگنی کے ذریعے استنجاء نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالکریم بن ابوالمخارق ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1009 _ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات سے منع کیا ہے کہ ہم پیشاب' یا پاخانہ کرتے ہوئے' دونوں قبلوں (میں سے کسی) کی طرف رُخ کریں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1010 _ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْعَجْلَانِيَّ حَدَّثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ نَهَى أَنْ يُسْتَقْبَلَ شَيْءٌ مِّنَ الْقِبْلَتَيْنِ فِي الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمرو عجلانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے (یا شاید اُن کے) والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے دونوں کے قبلوں میں سے کسی کی طرف رُخ کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن نافع ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1011 _ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عمر واقدی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1012 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَلِكَ.

قُلْتُ: رَوَى لَهُ ابْنُ مَاجَهْ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ، وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے لوگوں کو اس بارے میں سب سے پہلے بیان کیا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے ان صحابی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: کہ یہ صحابی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس چیز سے منع کرتے ہوئے سنا تو یہ چیز اُس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1013 _ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ النَّهْيِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (قبلہ کی طرف رخ کر کے) پاخانہ یا پیشاب کرنے کی ممانعت کے

1011-المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما اسند سهل بن سعد - العباس بن سهل بن سعد عن ابيه' حديث:5600

بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو قبلہ کی طرف رُخ کر کے (پیشاب کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن زبیر ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1014 _ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ یَسْتَدْبِرْهَا فِی الْغَائِطِ _ کُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ، وَمُحِیَ عَنْهُ سَیِّئَةٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ، اِلَّا شَیْخَ الطَّبَرَانِیِّ وَشَیْخَ شَیْخِهٖ، وَهُمَا ثِقَتَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتا اور پیٹھ نہیں کرتا' اُس کے لیے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد اور ان کے استاد کے استاد کا معاملہ مختلف ہے' ویسے یہ دونوں ثقہ ہیں۔

(بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا)

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

1015 _ عَنْ عُمَرَ قَالَ: مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1016 _ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ _ یَبُوْلُ قَائِمًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ، وَفِیْهِ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهٗ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن حماد بن ابوحازم ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1017 _ وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: بَیْنَمَا سَعْدٌ یَبُوْلُ قَائِمًا اِذِ اتَّكَاَ فَمَاتَ، قَتَلَتْهُ الْجِنُّ فَقَالُوْا: نَحْنُ قَتَلْنَا سَیِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَدْ رَمَیْنَاهُ بِسَهْمَیْنِ فَلَمْ نُخْطِءْ فُؤَادَهٗ

1014-المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث:1332

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَابْنُ سِيرِينَ لَمْ يُدْرِكْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ.

❁❁ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے اسی دوران انہوں نے سہارا لیا اور انتقال کر گئے انہیں جنات نے قتل کیا تھا' اُن جنات نے یہ کہا: ہم نے خزرج قبیلے کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے' ہم نے انہیں دو تیر مارے' جو سیدھے اُن کے دل پر لگے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابن سیرین نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1018 _ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَبُولُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ فِي ظَهْرِي شَيْئًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فَنَاحَتِ الْجِنُّ، فَقَالُوا: نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ يُخْطِ فُؤَادَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكْ سَعْدًا أَيْضًا.

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) کھڑے ہو کر پیشاب کیا' جب واپس آئے تو بولے: مجھے اپنی پشت میں کوئی چیز محسوس ہو رہی ہے' کچھ دن کے بعد ان کا انتقال ہو گیا' تو جنات نے ان کا نوحہ کرتے ہوئے یہ کہا: ہم نے خزرج قبیلے کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' ہم نے اُنہیں تیر مارا' جو سیدھا اُن کے دل پر لگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' قتادہ نے بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

(بَابُ مَتَى يَرْفَعُ ثَوْبَهُ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ)

باب: قضائے حاجت کے وقت کپڑے کو کب اٹھایا جائے گا؟

1019 _ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ، قِيلَ فِيهِ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے' تو کپڑا اُس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے' جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عبید اللہ عجلی ہے' اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ حدیث ایجاد کرتا ہے۔

1019-المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:5221

بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلْحَاجَةِ

باب: قضائے حاجت کے لیے کیسے بیٹھا جائے؟

1020 _ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ كَالْمُسْتَهْزِءِ: أَمَا عَلَّمَكُمْ كَيْفَ تَخْرَءُونَ؟ قَالَ: بَلَى، وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، لَقَدْ أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَكَّأَ عَلَى الْيُسْرَى، وَأَنْ نَنْصِبَ الْيُمْنَى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ بنومدلج سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اپنی قوم میں) واپس آئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان باتوں کی تعلیم دی ہے تو ایک شخص نے مذاق اڑانے کے طور پر یہ کہا: کیا انہوں نے تمہیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ تم لوگوں نے قضائے حاجت کیسے کرنی ہے؟ تو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم! جس نے انہیں حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے (کہ قضائے حاجت کرتے ہوئے) ہم بائیں پاؤں پر وزن ڈالیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک شخص ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلَاءِ)

باب: قضائے حاجت کے دوران کلام کرنے کی ممانعت

1021 _ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَخْرُجُ اثْنَانِ إِلَى الْغَائِطِ، فَيَجْلِسَانِ يَتَحَدَّثَانِ كَاشِفَيْنِ عَوْرَتَهُمَا: فَإِنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

"جب دو آدمی قضائے حاجت کے لیے جائیں اور وہ دونوں بیٹھ جائیں تو اپنی شرم گاہیں بے پردہ کرنے کے بعد وہ

1021-المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف من اسمه احمد - حدیث:1274 السنن الکبری للنسائی - کتاب الطهارة النهی للمتغوطین ان یتحدثا - حدیث:35 صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء جماع ابواب الآداب المحتاج إلیها فی إتیان الغائط والبول إلی الفراغ - باب النهی عن المحادثة علی الغائط حدیث:70 السنن الکبری للبیهقی - کتاب الطهارة جماع ابواب الاستطابة - باب کراهیة الکلام عند الخلاء حدیث:455

يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَتَنَزَّهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ". فَدَعَا بِجَرِيْدَةٍ رَطْبَةٍ، كَسَرَهَا، فَوَضَعَ عَلٰى هٰذَا وَعَلٰى هٰذَا وَقَالَ: "لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا حَتّٰى يَيْبَسَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْوَكِيْعَ الْمِصْرِيَّ، فَاِنِّيْ لَمْ اَعْرِفْهُ.

وَتَاْتِيْ اَحَادِيْثُ مِنْ هٰذَا فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' جنہیں (یعنی جن میں مدفون افراد کو) عذاب ہو رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِن دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے (یعنی وہ کوئی ایسا کام نہیں تھا' جس سے بچنا مشکل ہوتا) اِن میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا چغلی کیا جاتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' صرف امام طبرانی کے استاد محمد بن احمد بن جعفر وکیعی مصری کا معاملہ مختلف ہے' میں اُن سے واقف نہیں ہوں۔

اس موضوع سے متعلق دیگر احادیث' قبر کے عذاب سے متعلق باب میں آئیں گی۔

1024 _ وَعَنْ عِيْسَى بْنِ يَزْدَادَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلَاثًا". قَالَ زَمْعَةُ: "مَرَّةً، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِءُ".

قُلْتُ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ خَلَا قَوْلَهُ: "فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِءُ عَنْهُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ عِيْسَى بْنُ يَزْدَادَ، تُكُلِّمَ فِيْهِ اَنَّهُ مَجْهُوْلٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ عیسیٰ بن یزداد اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص پیشاب کرے' تو وہ اپنی شرمگاہ کو تین مرتبہ جھاڑ دے''۔

زمعہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ کر لے' یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' الابوال كلها نجس - حديث:1338 مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:1926 مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضى الله عنه' حديث:621 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس فى جواب التشميت - فصل قال : وإذا كان إصلاح ذات البين مهما فسدوا وآجبا' حديث:10624 الشريعة للآجري - كتاب الإيمان بالحوض الذى اعطى النبى صلى الله عليه وسلم' باب التصديق والإيمان بعذاب القبر - حديث:841 الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فضل ذكر الله عز وجل' حديث:1206

ہیں: یہ اُس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن یزداد ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کہ وہ مجہول ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔

1025 _ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَرَّ بِرَجُلٍ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ فِي النَّمِيمَةِ، وَمَرَّ بِرَجُلٍ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ فِي الْبَوْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، ضَعَّفُوهُ، إِلَّا أَنَّ أَبَا حَاتِمٍ قَالَ: صَالِحٌ، وَلَيْسَ بِالْمَتِينِ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: عَامَّةُ مَا رَوَاهُ تَابَعَهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جسے چغلی کرنے کی وجہ سے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا اور ایک شخص کے پاس سے ہوا جسے اس کی قبر میں پیشاب کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلید بن دعلج ہے جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے صرف امام ابوحاتم یہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے لیکن متین نہیں ہے ابن عدی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت دوسرے راویوں نے کی ہے۔

1026 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ، فَاسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهُ الْبَاقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عام طور پر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے تو تم لوگ پیشاب سے بچو!''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابویحییٰ قتات ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

1027 _ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَمْشِي بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ إِذْ أَتَى عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: "إِنَّ صَاحِبَيْ هَذَيْنِ الْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأْتِيَانِي بِجَرِيدَةٍ". قَالَ أَبُو بَكْرَةَ: فَاسْتَبَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي فَأَتَيْتُهُ بِجَرِيدَةٍ، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَوَضَعَ فِي هَذَا الْقَبْرِ وَاحِدَةً، وَفِي ذَا الْقَبْرِ وَاحِدَةً. قَالَ: " لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَتَا رَطْبَتَيْنِ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ بِغَيْرِ كَبِيرٍ: الْغِيبَةُ، وَالْبَوْلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَأَحْمَدُ، وَهَذَا لَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ، وَقَالَ أَحْمَدُ: " وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَبَلَى، وَمَا يُعَذَّبَانِ إِلَّا فِي الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ". وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے اور ایک اور شخص کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے' آپ دو قبروں کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبروں کے افراد کو عذاب ہو رہا ہے' تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لے کر آؤ! حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اور میرے ساتھی نے سبقت کرنے کی کوشش کی' میں آپ کے پاس شاخ لے آیا' تو آپ نے اُسے دو حصوں میں تقسیم کیا' اور ایک حصہ' ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا' دوسری قبر پر رکھ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں (شاخیں) خشک نہیں ہوں گی' ان دونوں افراد کے عذاب میں تخفیف رہے گی' ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا (یعنی وہ کوئی ایسا گناہ نہیں ہے' جس سے بچنا مشکل ہو' وہ دو گناہ یہ ہیں:) غیبت کرنا اور پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' یہ امام احمد نے بھی نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام طبرانی کی نقل کردہ ہیں' امام احمد کے الفاظ یہ ہیں:

''ان دونوں کو کسی بڑے (گناہ) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' جی ہاں! ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے

1028 _ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَنِ الْبَوْلِ، فَقَالَ: " إِذَا مَسَّكُمْ شَيْءٌ فَاغْسِلُوْهُ: فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ مِنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ، وَنُسِبَ إِلَى الْكَذِبِ.

❁❁ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے پیشاب کے بارے میں سوال کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ تمہیں لگ جائے' تو تم اُس جگہ کو دھولو! کیونکہ میرا یہ خیال ہے کہ اس کی وجہ سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے جس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی گئی ہے۔

1029 _ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُوْنَ خَلْفَهُ. قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهِ، فَجَلَسَ حَتّٰى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ لِئَلَّا يَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ. فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوْا فِيْهِمَا رَجُلَيْنِ. قَالَ: فَوَقَفَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: " مَنْ دَفَنْتُمْ هٰهُنَا الْيَوْمَ؟ " قَالُوْا: فُلَانٌ وَفُلَانٌ. قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: " أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَنَزَّهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ". فَأَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا، ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَلِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: " لِيُخَفِّفَنَّ عَنْهُمَا ". قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، حَتّٰى مَتٰى هُمَا يُعَذَّبَانِ؟ قَالَ: " غَيْبٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ ". قَالَ: " وَلَوْلَا

تَمَرُّعُ قُلُوبِكُمْ وَتَزَيُّدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا اَسْمَعُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ (بْنِ عَلِيٍّ) الْاَلْهَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شدید گرم دن میں نبی اکرم "بقیع غرقد" کی طرف تشریف لے گئے راوی بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلنے لگے جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے قدموں کی آہٹ سنی تو آپ کو یہ چیز ناگوار گزری آپ تشریف فرما ہو گئے یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے سے آگے گزرنے دیا تاکہ آپ کے من میں تکبر کے حوالے سے کچھ واقع نہ ہو جب آپ "بقیع غرقد" کے پاس سے گزرے تو وہاں دو قبریں موجود تھیں جن میں دو افراد کو دفن کیا گیا تھا راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وہاں ٹھہر گئے آپ نے دریافت کیا: یہاں تم نے آج کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اُس کے دو حصے کیے اور وہ ان دونوں قبروں پر لگا دیے لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاکہ ان دونوں (کے عذاب میں) تخفیف رہے لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا غیب ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے دلوں میں خیالات کا تنوع اور تمہارا زیادہ بات چیت کرنا نہ ہوتا تو تم لوگ بھی وہ چیز سنتے جو میں سن رہا ہوں"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے علی بن یزید بن علی الہانی نے قاسم سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

1030 _ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ لِبَنِي النَّجَّارِ يُعَذَّبَانِ بِالنَّمِيمَةِ وَالْبَوْلِ، فَاَخَذَ سَعَفَةً فَشَقَّهَا، فَوَضَعَ عَلَى هٰذَا الْقَبْرِ شِقًّا، وَعَلَى هٰذَا الْقَبْرِ شِقًّا، وَقَالَ: "لَا يَزَالُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَتَا رَطْبَتَيْنِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر بنو نجار (سے تعلق رکھنے والے دو افراد کی) دو قبروں کے پاس سے ہوا جنہیں چغلی کرنے اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ایک شاخ لی اُسے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر رکھ دیا اور ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں (شاخیں) تر رہیں گی اُس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبید بن عبدالرحمن ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1031 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَرَّ يَوْمًا بِقُبُورٍ وَمَعَهُ

جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِاثْنَتَيْنِ، وَوَضَعَ وَاحِدَةً عَلَى قَبْرٍ، وَالْأُخْرَى عَلَى قَبْرٍ آخَرَ، ثُمَّ مَضَى، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: "أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يُعَذَّبُ فِي النَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَتَّقِي مِنَ الْبَوْلِ، فَلَنْ يُعَذَّبَا مَا دَامَتْ هٰذِهِ رَطْبَةً".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ جَعْفَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ قبور کے پاس سے ہوا' آپ کے پاس ایک شاخ موجود تھی' آپ نے اُسے دو حصوں میں تقسیم کیا' ایک حصہ' ایک قبر پر رکھ دیا' اور دوسرا حصہ' دوسری قبر پر رکھ دیا' پھر آپ تشریف لے گئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک شخص کو چغلی کرنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا' جب تک یہ دونوں (شاخیں) تر رہیں گی' ان دونوں کو عذاب نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن میسرہ ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

1032 _ وَعَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَرْبَعَةٌ يُؤْذُوْنَ أَهْلَ النَّارِ عَلَى مَا بِهِمْ مِنَ الْأَذَى، يَسْعَوْنَ بَيْنَ الْحَمِيمِ وَالْجَحِيمِ، يَدْعُونَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ. يَقُوْلُ أَهْلُ النَّارِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ قَدْ آذَوْنَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى؟" قَالَ: "فَرَجُلٌ مُغْلَقٌ عَلَيْهِ تَابُوتٌ مِنْ جَمْرٍ وَرَجُلٌ يَجُرُّ أَمْعَاءَهُ، وَرَجُلٌ يَسِيلُ فُوهُ قَيْحًا وَدَمًا، وَرَجُلٌ يَأْكُلُ لَحْمَهُ". قَالَ: "فَيُقَالُ لِصَاحِبِ التَّابُوتِ: مَا بَالُ الْأَبْعَدِ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى؟". قَالَ: "فَيَقُوْلُ: إِنَّ الْأَبْعَدَ مَاتَ وَفِي عُنُقِهِ أَمْوَالُ النَّاسِ مَا يَجِدُ لَهَا قَضَاءً أَوْ وَفَاءً، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي يَجُرُّ أَمْعَاءَهُ: مَا بَالُ الْأَبْعَدِ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى؟ فَقَالَ: إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ لَا يُبَالِي أَيْنَ أَصَابَ الْبَوْلُ مِنْهُ لَا يَغْسِلُهُ، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي يَسِيلُ فُوهُ قَيْحًا وَدَمًا: مَا بَالُ الْأَبْعَدِ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ يَأْكُلُ لَحْمَ النَّاسِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَهُوَ هٰكَذَا فِي الْأَصْلِ الْمَسْمُوعِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ

حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا: ''چار قسم کے افراد ایسے ہیں' جو اہل جہنم کو پہلے سے لاحق تکلیف کے ہمراہ' مزید اذیت پہنچائیں گے' وہ حمیم اور جحیم کے درمیان بھاگتے پھریں گے اور تباہی و بربادی کا واویلا کریں گے' اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے: ہم پہلے ہی اذیت کا شکار تھے' انہوں نے ہمیں مزید اذیت کا شکار کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن میں سے ایک شخص ایسا ہوگا' جو انگارے سے بنے ہوئے تابوت میں بند ہوگا' ایک شخص ایسا ہوگا' جو اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہو

1032- المعجم الكبير للطبراني - من اسمه شريك' شفي بن ماتع الاصبحي - حديث:7060' الزهد والرقائق لابن المبارك - ما رواه نعيم بن حماد في نسخته زائدا على ما رواه' باب صفة النار - حديث: 1939

گا' ایک شخص ایسا ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک شخص ایسا ہوگا جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تابوت والے شخص سے یہ کہا جائے گا: اس بیچارے کا کیا معاملہ ہے؟ جس نے ہمیں پہلے سے لاحق تکلیف کے ہمراہ' مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ شخص یہ کہے گا: اس بیچارے کا جب انتقال ہوا تھا' تو اس کے ذمہ لوگوں کے اموال تھے' جن کی ادائیگی کی کوئی صورت نہیں تھی (پھر جہنمی لوگ) اس شخص یہ کہیں گے: جو اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہوگا اس بیچارے کا کیا معاملہ ہے؟ کہ اس نے ہمیں پہلے سے لاحق اذیت کے ہمراہ' مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ کہے گا: یہ بیچارہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کو کہاں پیشاب لگ رہا ہے' وہ اس کو بھوتا نہیں تھا' پھر جس شخص کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا' اس سے کہا جائے گا: اس بے چارے کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے ہمیں پہلے سے موجود اذیت کے ہمراہ' مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ کہے گا: یہ بیچارہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا (یعنی اُن کی غیبت اور چغلی کیا کرتا تھا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جس اصل کا سماع کیا گیا اس میں یہ اسی طرح * مذکور ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1033 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَيَأْمُرُ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ. قَالَ مُعَاذٌ: اِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، ضَعَّفَهُ الْاَكْثَرُوْنَ، وَقَالَ اَحْمَدُ: يُحْتَمَلُ حَدِيْثُهُ فِي الرَّقَائِقِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُذَيْمٍ _ وَيُقَالُ ابْنُ حُرَيْثٍ _ عَنْ مُعَاذٍ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ (کی عادت تھی کہ) پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے تھے' اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیتے تھے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عام طور پر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

1034 _ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " اتَّقُوا الْبَوْلَ: فَاِنَّهُ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي الْقَبْرِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں::

''پیشاب سے بچو! کیونکہ قبر میں بندے سے' سب سے پہلے حساب اسی حوالے سے لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

* علامہ ہیثمی نے یہاں یہ وضاحت کی ہے کہ ان کے پاس موجود معجم کبیر کے نسخے میں روایت کے یہ الفاظ اسی طرح ہیں' شاید وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دیگر روایات میں اس حوالے سے مذکور حدیث کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1035 _ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفْتِنَا، مِمَّ عَذَابُ الْقَبْرِ؟ قَالَ: "مِنْ أَثَرِ الْبَوْلِ (فَمَنْ أَصَابَهُ بَوْلٌ فَلْيَغْسِلْهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَمْسَحْهُ بِتُرَابٍ طَيِّبٍ)".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ مَا بَيْنَ ضَعِيفٍ وَمَجْهُولٍ.

سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں حکم بیان کریں! قبر کا عذاب کس وجہ سے ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب کے اثر (یعنی اُس کے چھینٹوں) کی وجہ سے اگر کسی کو پیشاب لگ جائے' تو وہ اُس جگہ کو دھولے'اور اگر اسے پانی نہیں ملتا' تو پاک مٹی کے ذریعے اُسے پونچھ لے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ضعیف اور مجہول کے درمیان کے راوی ہیں۔

1036 _ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَبُولُ قَاعِدًا قَدْ جَافَى بَيْنَ فَخِذَيْهِ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْثِي لَهُ مِنْ طُولِ الْجُلُوسِ، ثُمَّ جَاءَ قَابِضًا بِيَدِهِ عَلَى ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، فَقَالَ: "إِنَّ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ أَشَدَّ عَلَى الْبَوْلِ مِنْكُمْ، كَانَ مَعَهُ مِقْرَاضٌ، فَإِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَصَّهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ _ وَلَهُ حَدِيثٌ فِي الصَّحِيحِ غَيْرُ هٰذَا _ وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَإِ وَالْغَلَطِ، وَيُنَبَّهُ عَلَى غَلَطِهِ فَلَا يَرْجِعُ، وَيَحْتَقِرُ الْحُفَّاظَ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے' اپنے زانو اتنے کشادہ رکھے ہوئے تھے' کہ اتنی دیر تک (اتنی مشقت برداشت کر کے) آپ کے بیٹھنے کی وجہ سے مجھے پریشانی ہوئی' جب آپ تشریف لائے' تو آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے تریسٹھ کا نشان بنایا اور پھر ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے متعلقہ فرد پیشاب کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ احتیاط کرتے تھے' اُن کے پاس قینچی ہوتی تھی' اگر ان کے کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ اسے کاٹ دیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان صحابی کے حوالے سے ''صحیح'' میں حدیث منقول ہے' جو اس سے مختلف ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی علی بن عاصم ہے' جو بکثرت خطا اور غلطی کرتا ہے' اُس کی غلطی پر اُسے تنبیہ کی جاتی تھی' لیکن وہ رجوع نہیں کرتا تھا' اور حافظانِ حدیث کی تحقیر کرتا تھا۔

(بَابُ مَا نُهِيَ أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ)

باب: کس چیز سے استنجاء کرنے کی ممانعت ہے؟

1037 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ.

1037-البحر الزخار مسند البزار - ما اسند عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدی عن النبی' حدیث:3194

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْبَزَّارُ وَهٰذَا لَفْظُهُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مینگنی یا کوئلے کے ذریعے استنجاء کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1038 _ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: " أَيُّكُمْ يَتْبَعُنِي إِلَى وَفْدِ الْجِنِّ اللَّيْلَةَ "، فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ. قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، فَمَرَّ بِي يَمْشِي، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَعَلْتُ أَمْشِي مَعَهُ حَتّٰى خَنَسَتْ عَنَّا جِبَالُ الْمَدِينَةِ كُلُّهَا، وَأَفْضَيْنَا إِلَى أَرْضٍ بِرَازٍ، فَإِذَا رِجَالٌ طِوَالٌ كَأَنَّهُمُ الرِّمَاحُ، مُسْتَثْفِرِي ثِيَابَهُمْ مِنْ بَيْنِ أَرْجُلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ غَشِيَتْنِي رِعْدَةٌ شَدِيدَةٌ حَتّٰى مَا تُمْسِكُنِي رِجْلَايَ مِنَ الْفَرَقِ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ خَطَّ لِي رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ بِإِبْهَامِ رِجْلِهِ فِي الْأَرْضِ خَطًّا، فَقَالَ لِي: " اقْعُدْ فِي وَسَطِهِ "، فَلَمَّا جَلَسْتُ ذَهَبَ عَنِّي كُلُّ شَيْءٍ كُنْتُ أَجِدُهُ مِنْ رِيبَةٍ، وَمَضَى النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَتَلَا قُرْآنًا رَفِيعًا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى مَرَّ بِي، فَقَالَ لِي: " الْحَقْ "، فَجَعَلْتُ أَمْشِي مَعَهُ، فَمَضَيْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، فَقَالَ لِي: " الْتَفِتْ فَانْظُرْ، هَلْ تَرَى حَيْثُ كَانَ أُولَئِكَ مِنْ أَحَدٍ؟ " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَى سَوَادًا كَثِيرًا، فَخَفَضَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ رَأْسَهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَنَظَّمَ عَظْمًا بِرَوْثَةٍ، ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: " رُشْدُ أُولَئِكَ مِنِّي، وَفْدُ قَوْمٍ هُمْ وَفْدُ نَصِيبِينَ، سَأَلُونِيَ الزَّادَ فَجَعَلْتُ لَهُمْ كُلَّ عَظْمٍ وَرَوْثَةٍ ". قَالَ الزُّبَيْرُ: فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، لَيْسَ فِيهِ غَيْرُ بَقِيَّةَ، وَقَدْ صَرَّحَ بِالتَّحْدِيثِ.

❁❁ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی مسجد میں' ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: آج رات کون میرے ساتھ جنات کے وفد سے ملاقات کے لیے جائے گا؟ تو حاضرین خاموش رہے' اُن میں سے کسی نے بھی کوئی بات نہیں کی' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ میرے پاس سے گزرے' تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا' میں آپ کے ساتھ چلنے لگا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے تمام پہاڑ ہم سے اوجھل ہو گئے اور ہم کھلی جگہ پر آ گئے' وہاں نیزوں کی طرح کے طویل القامت افراد موجود تھے جنہوں نے اپنے کپڑے دونوں ٹانگوں کے درمیان کیے ہوئے تھے' جب میں نے انہیں دیکھا تو مجھ پر شدید کپکپی طاری ہو گئی' یہاں تک کہ خوف کی شدت کی وجہ سے میری ٹانگیں کانپنے لگیں' جب ہم اُن لوگوں کے قریب پہنچے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں کے

انگوٹھے کے ذریعے زمین پر میرے لیے لکیر لگادی' آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اس کے درمیان میں بیٹھ جاؤ! جب میں بیٹھ گیا' تم مجھے جو بھی پریشانی لاحق تھی' وہ سب ختم ہو گئی' نبی اکرم ﷺ میرے اور (ان) لوگوں کے درمیان تشریف لے گئے' صبح صادق ہونے تک آپ بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے رہے' پھر آپ واپس تشریف لائے' جب آپ میرے پاس پہنچے' تو آپ نے فرمایا: میرے ساتھ آ جاؤ! میں آپ کے ساتھ چلنے لگا' ابھی ہم زیادہ دور نہیں گئے تھے' کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مڑ کر دیکھو! جہاں وہ لوگ موجود تھے' وہاں تمہیں کچھ نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں بہت سے افراد محسوس ہو رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر زمین کی طرف جھکایا' پھر آپ نے ایک ہڈی کو مینگنی کے ساتھ لگایا اور اسے ان لوگوں کی طرف پھینک دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میری طرف سے اُن لوگوں کی رہنمائی ہے' یہ ایک قوم کا وفد تھا یہ ''نصیبین'' کا وفد تھا' انہوں نے مجھ سے زادِ راہ مانگا' تو میں نے ہر ہڈی اور مینگنی کو اُن کے لیے (زادِ راہ کے طور پر) مقرر کر دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اب ہمیشہ کے لیے' کسی کے لیے بھی ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنا حلال نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' بقیہ کے علاوہ اس میں اور کوئی (ضعف نہیں ہے) اور اس نے بھی تحدیث کی صراحت کی ہے۔

1039 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اسْتَتْبَعَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ لَيْلَةً فَقَالَ: " إِنَّ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ _ خَمْسَةَ عَشَرَ، بَنُو إِخْوَةٍ، وَبَنُو عَمٍّ، _ يَأْتُوْنِيَ اللَّيْلَةَ فَأَقْرَأُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ "، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ، فَجَعَلَ لِي خَطًّا ثُمَّ أَجْلَسَنِي، وَقَالَ: لَا تَخْرُجَنَّ مِنْ هٰذَا. فَبِتُّ فِيْهِ حَتّٰى أَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ مَعَ السَّحَرِ وَفِي يَدِهِ عَظْمٌ حَائِلٌ وَرَوْثَةٌ وَحُمَمَةٌ، فَقَالَ: " إِذَا أَتَيْتَ الْخَلَاءَ فَلَا تَسْتَنْجِ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا ". قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قُلْتُ: لَأَعْلَمَنَّ حَيْثُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَذَهَبْتُ، فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، ضَعَّفَهُ الْأَئِمَّةُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَلِعَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ طَوِيْلٌ يَأْتِي فِي عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے آنے کے لیے کہا' آپ نے ارشاد فرمایا پندرہ جنات کا گروہ' جو ایک دوسرے کے چچازاد اور بھتیجے لگتے ہیں' وہ آج رات میرے پاس آئیں گے' اور میں ان کے سامنے قرآن پڑھوں گا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس جگہ کی طرف گیا' جہاں آپ جانا چاہتے تھے' آپ نے میرے لئے ایک لکیر کھینچی اور مجھے بیٹھنے کے لیے کہا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس سے باہر نہیں جانا' میں رات بھر وہیں موجود رہا' یہاں تک کہ سحری کے قریب نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' آپ کے دست مبارک میں ہڈی تھی مینگنی تھی اور کوئلہ تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ' تو ان (تین چیزوں)

میں سے کسی کے ذریعے استنجاء نہ کرنا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح میں نے سوچا' نبی اکرم ﷺ جہاں تشریف لے گئے تھے' میں اس جگہ کا جائزہ لوں گا میں وہاں گیا' تو میں نے ستر اونٹوں کی جگہ دیکھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' ائمہ یعنی امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین اور عبدالملک بن شعیب بن لیث نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ لَا يُقَالُ اَهْرَقْتُ الْمَاءَ)

باب: یہ نہیں کہا جائے گا: میں نے پانی بہایا ہے

1040 _ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اَهْرَقْتُ الْمَاءَ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: اَبُوْلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں نے پانی بہایا ہے' اُس کو یہ کہنا چاہیے: میں نے پیشاب کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عنبسہ بن عبدالرحمن بن عنبسہ ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

(بَابُ الِاسْتِجْمَارِ بِالْحَجَرِ)

باب: پتھر کے ذریعے استنجاء کرنا

1041 _ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ، اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، اَمَا تَرَى اَنَّ السَّمَاوَاتِ سَبْعٌ، وَالْاَرَضِيْنَ سَبْعٌ، وَالطَّوَافَ سَبْعٌ". وَذَكَرَ اَشْيَاءَ.

1040-المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو- ما اسند واثلة مكحول الشامي' حديث: 18018' مسند الشاميين للطبراني - ما انتهى إلينا من مسند بشر بن العلاء اخي عبد الله' ما انتهى إلينا من مسند مكحول الشامي- مكحول' حديث:3327

1041-المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7553' السنن الكبرى للبيهقي -كتاب الطهارة' جماع ابواب الاستطابة- باب الإيتار في الاستجمار' حديث:476' المستدرك على الصحيحين للحاكم -كتاب الطهارة' واما حديث عائشة - حديث:512' صحيح ابن حبان -كتاب الطهارة' باب الاستطابة- ذكر العلة التي من اجلها امر بهذا الامر' حديث:1453

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَزَادَ: "وَالْجِمَارَ"، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(استنجاء کرتے ہوئے) جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو اسے طاق تعداد میں انہیں استعمال کرنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان سات ہیں اور زمینیں سات ہیں اور طواف کے چکر سات ہوتے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے اور بھی کچھ چیزوں کا ذکر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں "والجمار" اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1042 _ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا".

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِذَا تَغَوَّطَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسَحْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَرِجَالُ "إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ" ثِقَاتٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو سے تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہیے"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب کوئی شخص پاخانہ کرے تو اسے تین مرتبہ پونچھنا چاہیے"۔

یہ دونوں روایات امام احمد نے نقل کی ہیں اور "جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے" والی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1043 _ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ إِذَا اكْتَحَلَ اكْتَحَلَ وِتْرًا، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ وِتْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ لگاتے تھے تو طاق تعداد میں لگاتے تھے اور جب ڈھیلے استعمال کرتے تھے تو طاق تعداد میں استعمال کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1044 _ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَغَوَّطَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسَحْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ كَافِيهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ أَبَا شُعَيْبٍ صَاحِبَ أَبِي أَيُّوبَ لَمْ أَرَ فِيهِ تَعْدِيلًا وَلَا جَرْحًا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص پاخانہ کرے' تو اسے تین پتھروں کے ذریعے (اپنی شرمگاہ کو) صاف کرنا چاہیے' یہ چیز اُس کے لئے کفایت کر جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھی (یعنی شاگرد) ابوشعیب کا معاملہ مختلف ہے' میں نے اُن کے بارے میں کوئی تعدیل یا جرح نہیں دیکھی ہے۔

1045 _ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ڈھیلے استعمال کرے' وہ تین استعمال کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے' جسے سفیان ثوری اور شعبہ نے ثقہ قرار دیا ہے' اور ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

1046 _ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اسْتَجْمَرْتُمْ فَاَوْتِرُوْا، وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَاسْتَنْثِرُوْا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم ڈھیلے استعمال کرو' تو طاق تعداد میں کرو' اور جب تم وضو کرو' تو ناک میں پانی ڈال لیا کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1047 _ وَعَنِ السَّائِبِ اَبِيْ خَلَّادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَمْسَحْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت سائب ابوخلاد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہو' تو اُسے تین پتھروں کے ذریعے (شرمگاہ کو) پونچھ لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حماد بن جعد ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1048 _ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ، فَقَالَ: " أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ: حَجَرَانِ لِلصَّفْحَتَيْنِ، وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: إِنَّهُ حَفِظَ الْمُوَطَّأَ فِي حَيَاةِ مَالِكٍ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی ایک کو تین پتھر نہیں ملتے' دو پتھر اطراف کے لئے ہوں اور ایک پتھر پاخانہ کے خروج کے مقام کے لیے ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عتیق بن یعقوب زبیری ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے امام مالک کی زندگی میں ''موطا'' حفظ کر لی تھی۔

1049 _ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ لِعَبْدِ اللهِ: " إِنِّي لَأَحْسَبُ صَاحِبَكُمْ قَدْ عَلَّمَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى عَلَّمَكُمْ كَيْفَ تَأْتُونَ الْخَلَاءَ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ مُسْتَهْزِئًا فَقَدْ عَلَّمَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِنَا، وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِالرَّجِيعِ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِالْعَظْمِ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

علقمہ بیان کرتے ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یوں لگتا ہے کہ آپ کے آقا نے آپ لوگوں کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ انہوں نے آپ لوگوں کو یہ بھی تعلیم دی ہے کہ آپ نے قضاء حاجت کے لیے کیسے جانا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم مذاق اڑانا چاہ رہے ہو (تو میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں) کہ انہوں نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے (کہ قضائے حاجت کرتے ہوئے) ہماری شرمگاہ کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہیے (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بھی بیان کیا تھا:) کہ ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء نہ کریں' ہم مینگنی کے ذریعے استنجاء نہ کریں' ہم ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کریں' اور ہم تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کریں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1050 _ وَلَهُ عِنْدَ أَبِي يَعْلَى: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: " إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَإِذَا اسْتَجْمَرْتُمْ فَأَوْتِرُوا ".

وَفِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْأَخْنَسِيُّ، مَتْرُوكٌ.

امام ابویعلیٰ نے' اُن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے' جب تم ڈھیلے استعمال کرو' تو طاق تعداد میں استعمال کرو''۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی احمد بن عمران اخنسی ہے اور وہ متروک ہے۔

1051 _ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَا كَانُوا يَغْسِلُوْنَ اسْتَاهَهُمْ بِالْمَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ إِلَّا اَنَّهُ يُنْسَبُ إِلَى التَّخْلِيطِ وَالْغَلَطِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے لوگ (قضائے حاجت کے بعد) اپنی شرمگاہ پانی کے ذریعے دھویا نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے وہ ثقہ ہے لیکن اس کی نسبت اختلاط کا شکار ہونے اور غلطی کرنے کی طرف کی گئی ہے۔

1052 _ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ بَالَ، فَمَسَحَ ذَكَرَهُ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا عُلِّمْنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو مٹی کے ذریعے پونچھ لیا' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہو کر بولے: ہمیں اسی طرح کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی روح بن جناح ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْحَجَرِ)

باب: (قضائے حاجت کے بعد پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے) پانی اور پتھر کے استعمال کو جمع کر لینا

1053 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ قُبَاءَ (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) (التوبة:108) فَسَاَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: إِنَّا نُتْبِعُ الْحِجَارَةَ الْمَاءَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ الزُّهْرِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا، وَهُوَ الَّذِيْ اَشَارَ بِجَلْدِ مَالِكٍ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اہلِ قبا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں' جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کریں' اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں سے (اُن کے معمول کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: (قضائے حاجت کے بعد) پتھر استعمال کرنے کے بعد' ہم پانی بھی استعمال کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالعزیز بن عمر زہری ہے جسے امام بخاری امام نسائی اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اور یہ وہی شخص ہے جس نے امام مالک کو کوڑے لگانے کا مشورہ دیا تھا۔

(بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ)

باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

1054 _ عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَتَاهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَقَالَ: " إِنَّ اللهَ _ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى _ قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُورِ فِي قِصَّةِ مَسْجِدِكُمْ، فَمَا هٰذَا الطُّهُورُ الَّذِي تَطَهَّرُونَ بِهِ؟ " قَالُوْا: وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا نَعْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَكَانُوا يَغْسِلُوْنَ أَدْبَارَهُمْ مِّنَ الْغَائِطِ، فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيْهِ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ، ضَعَّفَهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَعِينٍ وَأَبُو زُرْعَةَ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے پاس مسجد قبا میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری مسجد کا ذکر کرتے ہوئے طہارت کے حوالے سے تم لوگوں کی تعریف فرمائی ہے تو طہارت کا وہ طریقہ کیا ہے جس کو تم اختیار کرتے ہو؟ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہمیں کسی مخصوص چیز کا علم نہیں ہے البتہ یہ ہے کہ ہمارے کچھ یہودی پڑوسی ہیں وہ پاخانہ کرنے کے بعد اپنی شرم گاہوں کو (پانی کے ذریعے) دھوتے ہیں تو جس طرح وہ دھوتے ہیں اُسی طرح ہم بھی دھو لیتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے اپنی تینوں کتابوں میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی شرحبیل بن سعد ہے جسے امام مالک یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے۔

1055 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا) (التوبة: 108) بَعَثَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ إِلٰى عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ فَقَالَ: " مَا هٰذَا الطُّهُورُ الَّذِي أَثْنَى اللهُ عَلَيْكُمْ؟ " فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا خَرَجَ مِنَّا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْغَائِطِ إِلَّا غَسَلَ فَرْجَهُ، أَوْ قَالَ: مَقْعَدَتَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هُوَ هٰذَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اس (مسجد) میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے طہارت حاصل کریں''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے دریافت کیا: طہارت کا وہ طریقہ کیا ہے؟ جس کے

حوالے سے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی تعریف بیان کی ہے‘ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے‘ جو بھی مرد یا عورت پاخانہ کرتا ہے‘ تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہے‘ یہاں ایک لفظ راوی نے مختلف نقل کیا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس کی وجہ یہی ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے‘ اس کی سند حسن ہے‘ البتہ یہ ہے کہ ابن اسحق نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے اور اس نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

1056 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّا كُنَّا قَبْلَكَ اَهْلَ كِتَابٍ، وَاِنَّا نُؤْمَرُ بِغَسْلِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ اللهَ قَدْ رَضِيَ عَنْكُمْ، وَاَثْنَى عَلَيْكُمْ، وَاَحَبَّكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ سَلَامٌ الطَّوِيلُ، وَقَدْ اَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ سے پہلے ہم اہل کتاب تھے‘ ہمیں (پاخانہ اور پیشاب کے بعد) شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا گیا تھا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے راضی ہوگیا‘ اُس نے تمہاری تعریف کی اور اُس نے تم سے محبت کا اظہار کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے‘ اس کی سند میں ایک راوی سلام طویل ہے‘ جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1057 _ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَى رَسُوْلُ اللهِ الْمَسْجِدَ الَّذِي اُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَقَامَ عَلَى بَابِهِ فَقَالَ: " اِنَّ اللهَ قَدْ اَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطَّهُوْرِ، فَمَا طَهُوْرُكُمْ؟

" قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّا اَهْلُ كِتَابٍ، وَنَجِدُ الِاسْتِنْجَاءَ عَلَيْنَا بِالْمَاءِ، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: " اِنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ قَدْ اَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطَّهُوْرِ، فَقَالَ: (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) (التوبة:108).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِيْهِ، وَلٰكِنَّهُ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ وَاَبُو زُرْعَةَ وَيَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ.

❁❁ محمد بن عبداللہ بن سلام‘ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس مسجد میں یعنی مسجد قباء میں تشریف لائے‘ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے‘ آپ اس کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طہارت کے حوالے سے‘ تم لوگوں کی تعریف بیان کی ہے‘ تو طہارت کے حصول کے لیے تم لوگوں کا طریقہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم اہل کتاب تھے‘ تو پانی کے ذریعے استنجاء کرنا اپنے اوپر لازم قرار دیتے تھے‘ اور اب بھی ہم ایسا ہی

کرتے ہیں‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت کے حوالے سے‘ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی تعریف بیان کی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اُس میں ایسے لوگ ہیں‘ جو اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں‘ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے‘ جس کے بارے میں محدثین نے اختلاف کیا ہے‘ تاہم امام احمد‘ یحییٰ بن معین‘ ابوزرعہ اور یعقوب بن شیبہ نے اسے ثقہ قرار دیا۔

1058 _ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَقَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَلَيْنَا _ يَعْنِي قُبَاءَ _ فَقَالَ: " إِنَّ اللهَ _ عَزَّ وَجَلَّ _ قَدْ اَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ خَيْرًا، اَفَلَا تُخْبِرُوْنِي؟ " قَالَ: يَعْنِي قَوْلَهُ:(فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ)(التوبة: 108). قَالَ: فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ _ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ _.

رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ اَبِيهِ، كَمَا قَالَ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ شَهْرٌ اَيْضًا.

❁❁ محمد بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے‘ اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ ﷺ قباء تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طہارت کے حوالے سے تم لوگوں کی تعریف بیان کی ہے‘ کیا تم مجھے اس کے بارے میں نہیں بتاؤ گے؟ (کہ تم لوگوں کا طہارت کا مخصوص طریقہ کیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا:

''اُس میں ایسے افراد ہیں‘ جو اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے طہارت حاصل کریں‘ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے اس چیز کو پایا تھا‘ کہ تورات میں اسے ہم پر لازم قرار دیا گیا‘ ان لوگوں کی مراد‘ پانی کے ذریعے استنجاء کرنا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے‘ محمد بن عبداللہ بن سلام کے حوالے سے نقل ہے‘ انہوں نے اس کی سند میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ یہ ان کے والد (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے منقول ہے‘ جیسا کہ امام طبرانی نے نقل کیا ہے‘ اس روایت کی سند میں شہر نامی راوی ہے (جو ضعیف ہے)۔

1059 _ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا اَهْلَ قُبَاءَ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ الَّذِي قَدْ خُصِّصْتُمْ بِهِ فِي هَذِهِ الْاٰيَةِ:(فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ) (التوبة:108). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا مِنَّا اَحَدٌ يَخْرُجُ مِنَ الْغَائِطِ اِلَّا غَسَلَ مَقْعَدَتَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ شَهْرٌ أَيْضًا.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اے اہل قباء! طہارت کے حصول کا وہ مخصوص طریقہ کیا ہے؟ جس کی وجہ سے اِس آیت میں بطور خاص تمہارا ذکر کیا گیا ہے:

''اس (مسجد) میں ایسے افراد ہیں' جو اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے طہارت حاصل کریں' اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''

اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے جو بھی شخص پاخانہ کرتا ہے' تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی شہر نامی راوی ہے۔

1060 _ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ مِّنَّا إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْغَائِطِ يَغْسِلُوْنَ أَثَرَ الْغَائِطِ، فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا) (التوبة: 108).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

❁❁ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے لوگ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تھے' تو اس کے بعد پاخانے کے اثر کو دھولیتے تھے' اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اس (مسجد) میں ایسے افراد ہیں' جو اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے طہارت حاصل کریں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابوسبرہ ہے اور وہ متروک ہے۔

1061 _ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ _ عَزَّ وَجَلَّ _ (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) (التوبة: 108)؟ " قَالَ: كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ، وَكَانُوا لَا يَنَامُونَ اللَّيْلَ كُلَّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ وَاصِلُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

قُلْتُ: حَدِيْثُ أَبِي أَيُّوبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ دُوْنَ قَوْلِهِ: " وَكَانُوا لَا يَنَامُونَ اللَّيْلَ كُلَّهُ ".

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ لوگ کون ہیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس (مسجد) میں ایسے افراد ہیں' جو اِس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح سے طہارت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''

انہوں نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو پانی کے ذریعے استنجاء کرتے ہیں اور وہ ساری رات سوئے نہیں رہتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی واصل بن سائب ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور وہ ساری رات سوئے نہیں رہتے ہیں''۔

1062 _ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: غَسْلُ الْمَرْاَةِ قُبُلَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: عورت کا (پیشاب کرنے کے بعد) اپنی اگلی شرمگاہ کو دھونا سنت (کے حکم سے ثابت) ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے' وہ تدلیس کرنے والا ہے اور اس نے یہ روایت ''معنعنہ'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

(بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَاءِ)

باب: پانی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1063 _ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ، فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: "اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ خَلَا قَوْلَهُ: "لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے' ایک خاتون نے غسل جنابت کیا' اُن کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے لگے' تو اُس خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی (کہ یہ اُن کے غسل کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''اُسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1064 _ وَلَهُ عِنْدَ الْبَزَّارِ عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَوَضَّاَ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِ: اِنِّي تَوَضَّاْتُ مِنْ هٰذَا. فَتَوَضَّاَ مِنْهُ وَقَالَ: "اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ". وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

1063- صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب المياه - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر ورد في' حديث:1258' تهذيب الآثار للطبري - ذكر ما لم يمض ذكره من اخبار سماك بن حرب' حديث: 2705' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب سور بني آدم' حديث:71' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما اسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - العالية بنت سبيع' حديث:19922

امام بزار نے اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: آپ وضو کرنے لگے تو آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی اِس (پانی) کے ذریعے میں نے بھی وضو کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس پانی سے وضو کرلیا اور ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

1065 _ وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1066 _ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ قَالَ: "اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1067 _ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَتْ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جنابت کے بعد کے غسل کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

1065- صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس - باب ذكر خبر روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى' حديث: 90 صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب المياه - حديث: 1257 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' واما حديث عائشة - حديث: 516 مصنف عبد الرزاق الصنعانى - باب سور الحائض' حديث: 379 السنن الكبرى للنسائى - كتاب الطهارة' ذكر ما ينجس الماء - حديث: 49 سنن الدارقطنى - كتاب الطهارة' باب الماء المتغير - حديث: 33 السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل من الجنابة - باب الدليل على طهارة عرق الحائض والجنب' حديث: 839 مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2047 مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ميمونة زوج النبى صلى الله عليه وسلم عن' حديث: 1809 مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عائشة' حديث: 4640

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1068 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنَّهُ قَالَ: "لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ _ وَلَهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ: "إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ وَلَوْنِهِ" _ وَفِيهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو اس کی بو یا ذائقہ کو تبدیل کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ نے اُس صحابی کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو اُس کی بو یا ذائقے یا رنگ پر غالب آجائے''۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1069 _ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے

1070 _ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ أَنْ نَتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يَأْجَنِ الْمَاءُ، يَخْضَرُّ أَوْ يَصْفَرُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ، وَبَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ مُدَلِّسٌ.

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم ایسے پانی کے ذریعے وضو کرلیں جو متغیر ہو کر سبز یا زرد نہ ہوا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اور بقیہ بن ولید نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے۔

(بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَطَاهِرِ)

باب: طہارت کے برتن (شاید لوٹا مراد ہے) کے ذریعہ وضو کرنا

1071 _ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الْوُضُوءُ مِنْ جَرٍّ جَدِيدٍ مُخَمَّرٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مِنَ

الْمَطَاهِرِ؟ فَقَالَ: "لَا، بَلْ مِنَ الْمَطَاهِرِ، إِنَّ دِينَ اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ". قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَبْعَثُ إِلَى الْمَطَاهِرِ، فَيُؤْتَى بِالْمَاءِ فَيَشْرَبُهُ، يَرْجُو بَرَكَةَ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ثِقَةٌ، يُنْسَبُ إِلَى الْإِرْجَاءِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ڈھانپے ہوئے نئے مٹکے کے ذریعے وضو کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یا طہارت کے مخصوص برتن کے ذریعے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ طہارت کے مخصوص برتن کے ذریعے (وضو کرنا' میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کا دین' درست اور آسان ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ طہارت کا برتن منگوایا کرتے تھے' اس میں پانی لایا جاتا تھا' تو آپ اس پانی کو پیتے تھے آپ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے (ہوئے ایسا کرتے) تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' عبدالعزیز بن ابورواد نامی راوی ثقہ ہے اس کی نسبت ''ارجاء'' کی طرف کی گئی ہے۔

(بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُشَمَّسِ)

باب: دھوپ میں پڑے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا

1072 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَسْخَنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِيَتَوَضَّأَ بِهِ، فَقَالَ: "لَا تَفْعَلِي يَا عَائِشَةُ: فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَيَاضَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ. وَقَالَ - أَيِ الطَّبَرَانِيُّ: لَا يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قُلْتُ: قَدْ رَوَيْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دھوپ میں پانی گرم کیا' میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی' تاکہ آپ اس کے ذریعے وضو کرلیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم ایسا نہ کرو' کیونکہ اس کے نتیجے میں سفیدی (یعنی برص کا مرض) پیدا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن مروان سدی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے' وہ یعنی امام طبرانی فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

1072-المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث: 5854' سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب الماء المسخن - حدیث: 68' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الطهارة' باب کراهة التطهیر بالماء المشمس - حدیث: 14

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہم یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کر چکے ہیں۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ)

باب: گرم کیے گئے پانی کے ذریعے وضو کرنا

1073 _ عَنْ سَلَمَةَ _ يَعْنِي ابْنَ الْاَكْوَعِ _ اَنَّهُ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ الْمَاءُ فَيَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، اِلَّا اِنِّي لَمْ اَعْرِفْ مُحَمَّدَ بْنَ يُونُسَ شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ.

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن کے لیے پانی گرم کیا جاتا تھا' تو وہ (اُس گرم پانی کے ذریعے) وضو کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ میں (یعنی علامہ ہیثمی) محمد بن یونس سے واقف نہیں ہوں' جو امام طبرانی کے استاد ہیں۔

1074 _ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ اَبُو رِفَاعَةَ يُسَخِّنُ الْمَاءَ لِاَصْحَابِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَحْسِنُوا الْوُضُوْءَ مِنْ هٰذَا، فَسَاُحْسِنُ مِنْ هٰذَا، فَيَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے لیے پانی گرم کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: اس کے ذریعے اچھی طرح وضو کرو' میں اس سے بھی زیادہ اچھی طرح وضو کروں گا' (راوی بیان کرتے ہیں:) اور پھر وہ خود ٹھنڈے پانی کے ذریعے وضو کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ مِّنَ النُّحَاسِ)

باب: تانبے (کے برتن سے) وضو کرنا

1075 _ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَنْ لَا آتِيَ اَهْلِي فِيْ غُرَّةِ الْهِلَالِ، وَاَنْ لَا اَتَوَضَّاَ مِنَ النُّحَاسِ، وَاَنْ اَسْتَنَّ كُلَّمَا قُمْتُ مِنْ سُنَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَيْدَةُ بْنُ حَسَّانَ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

1075-المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه محمود - عطاء بن ابى رباح' حديث: 16578' مصنف عبد الرزاق الصنعانى - باب الوضوء فى النحاس' حديث: 179' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الطهارات' فى الوضوء فى النحاس - حديث: 400

❁❁ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں چاند کی ابتدائی تاریخوں میں اپنی بیوی سے قربت نہ کروں اور میں تانبے کے برتن سے وضو نہ کروں اور یہ کہ میں جب بھی بیدار ہوں تو مسواک کرلوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبیدہ بن حسان ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

1076 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ كَانَ يُوَضِّءُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَحٍ مُضَبَّبٍ بِنُحَاسٍ، وَيَسْقِيْهِ فِيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کو ایک ایسے پیالے کے ذریعہ وضو کروارہے تھے جس پر تانبا لگا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس برتن میں سے پانی پی لیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن یزید ہے جس نے قاسم سے روایت نقل کی ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ)

باب: نبیذ کے ذریعے وضو کرنا

1077 _ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: النَّبِيْذُ وُضُوْءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ.

قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ: اِنْ كَانَ مُسْكِرًا فَلَا تَوَضَّأْ بِهِ. رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ عکرمہ فرماتے ہیں: نبیذ اُس کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' جو اِس کے علاوہ کچھ اور (یعنی پانی) نہیں پاتا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: اگر وہ نشہ آور ہو' تو تم اُس کے ذریعے وضو نہ کرو!

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(بَابٌ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ)

باب: سمندر کے پانی کا بیان

1078 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ مُدْلِجٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْكَبُوْنَ الْاَرْمَاثَ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ، فَيَحْمِلُوْنَ مَعَهُمْ مَاءً لِلسُّقَاةِ، فَتُدْرِكُهُمُ الصَّلَاةُ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ، وَاَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَقَالُوْا: اِنْ نَتَوَضَّأْ بِمَائِنَا عَطِشْنَا، وَاِنْ نَتَوَضَّأْ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا. فَقَالَ لَهُمْ: "هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

❁❁ عبداللہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے انہیں بتایا' وہ لوگ شکار کرنے

کے لیے سمندر کے سفر پر نکلے' انہوں نے پینے کے لیے اپنے ساتھ پانی رکھ لیا' سمندر میں ہی اُنہیں نماز کا وقت ہو گیا' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور بولے: اگر ہم اپنے پانی کے ذریعے وضو کر لیتے' تو ہم نے پیاسے رہ جانا تھا' اور اگر ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرتے' تو ہمیں اُس حوالے سے الجھن رہنی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (یعنی سمندر) کا پانی پاک ہے (یا اس کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے) اور اس کا مردار حلال ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1079 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُدْلِجِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اِنَّا قَوْمٌ نَرْكَبُ الرَّمْثَ فَنَحْمِلُ الْمَاءَ لِسَقْيِنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مِيتَتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَوَثَّقَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ.

❀❀ حضرت عبداللہ مدلجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہم کشتیوں پر سوار ہو کر جاتے ہیں' ہم اپنے پینے کے لیے کچھ پانی لے جاتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالجبار بن عمر ہے' جسے امام بخاری اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ محمد بن سعد نے اُسے ثقہ کہا ہے۔

1080 _ وَعَنِ الْعَرَكِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: " هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❀❀ حضرت عرکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1081 _ وَعَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَجَجْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ. قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور سنان بن سلمہ حج کرنے کے لئے گئے' جب ہم مکہ آئے تو میں نے کہا: تم ہمارے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو! ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے

اُن سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1082 _ وَعَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ أَيْضًا قَالَ: أَوْصَانِي سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ وَعَنْ أَيِّ شَهْرٍ أَصُومُ. فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: هُمَا الْبَحْرَانِ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا تَوَضَّأْتَ. وَعَنْ أَيِّ الشَّهْرِ أَصُومُ؟ فَقَالَ: أَيَّامَ الْبِيضِ. فَقُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ فِي هَذِهِ الْمَغَازِي فَنُصِيبُ السَّبْيَ، أَفَأُعْتِقُ عَنْ أُمِّي وَلَمْ تَأْمُرْنِي؟ قَالَ: أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: سنان بن سلمہ نے مجھے یہ ہدایت کی: کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کروں' اور اِس بارے میں دریافت کروں کہ مجھے مہینے کے کون سے حصے میں روزے رکھنے چاہئیں؟ میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے کہا: میرے بھائی نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں آپ سے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کروں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو سمندر ہیں' تم اُن دونوں میں سے جس کے ذریعے بھی وضو کر لو گے' تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا (راوی نے دریافت کیا:) اور میں' مہینے کے کون سے حصے میں روزے رکھوں؟ انہوں نے فرمایا: ایام بیض میں' میں نے دریافت کیا: ہم جنگ میں حصہ لیتے ہیں' قیدی ہمارے ہاتھ لگ جاتے ہیں' تو کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے کسی کو آزاد کر سکتا ہوں؟ جبکہ انہوں نے مجھے اس کی ہدایت بھی نہ کی ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر دو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ السِّوَاكِ)

باب: مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

1083 _ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ سِوَاكِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَالْأَعْمَشُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَنَسٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اعمش نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْهِرِّ)

باب: بلی کے جوٹھے (پانی) سے وضو کرنا

1084 _ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اِلَى اَرْضٍ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهَا: بُطْحَانُ، فَقَالَ: " يَا اَنَسُ، اسْكُبْ لِي وُضُوْءًا ". فَسَكَبْتُ لَهُ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ حَاجَتَهُ اَقْبَلَ اِلَى الْاِنَاءِ وَقَدْ اَتَى هِرٌّ فَوَلَغَ فِي الْاِنَاءِ، فَوَقَفَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ وَقْفَةً حَتّٰى شَرِبَ الْهِرُّ، ثُمَّ تَوَضَّاَ، فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ _ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ اَمْرَ الْهِرِّ فَقَالَ: يَا اَنَسُ، اِنَّ الْهِرَّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ، لَنْ يُقَذِّرَ شَيْئًا وَلَنْ يُنَجِّسَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں موجود ایک جگہ کی طرف تشریف لے گئے' جس کا نام ''بطحان'' تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے انس! میرے لیے پانی تیار رکھنا' میں نے آپ کے لیے پانی تیار رکھا' قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ برتن کی طرف تشریف لائے' اسی دوران ایک بلی آئی اور اس نے برتن میں منہ ڈال دیا' نبی اکرم ﷺ اس کی وجہ سے رک گئے' یہاں تک کہ بلی نے پانی پی لیا' تو اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' میں نے بلی کا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انس! بلی گھر کے سامان کا حصہ ہے' یہ کسی چیز کو گندا نہیں کرتی اور ناپاک نہیں کرتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن حفص مکی ہے' جسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

1085 _ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِهِ الْهِرُّ فَيُصْغِي لَهُ الْاِنَاءَ فَيَشْرَبُ مِنْهُ، فَيَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهِ.

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ خَلَا " اِصْغَاءَ الْاِنَاءِ لَهَا ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے کوئی بلی گزرتی' تو آپ برتن اُس کی طرف کر دیتے تھے' وہ اس میں سے پی لیتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ اُس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ برتن اُس کی طرف کر دیتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1086 _ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ وُضِعَ لَهُ وَضُوءٌ فَوَلَغَ فِيهِ السِّنَّوْرُ، فَأَخَذَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا قَتَادَةَ، قَدْ وَلَغَ فِيهِ السِّنَّوْرُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ يَقُولُ: "السِّنَّوْرُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَإِنَّهُ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ _ وَهُوَ فِي السُّنَنِ خَلَا قَوْلَهُ: "السِّنَّوْرُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ" _ وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، غَيْرَ أَنَّ فِيهِ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

وَيَأْتِي حَدِيثٌ فِي السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ.

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کے لیے وضو کا پانی رکھا گیا' اس میں بلی نے منہ ڈال لیا' وہ اُسی پانی سے وضو کرنے لگے' تو لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوقتادہ! اس میں بلی نے منہ ڈال لیا تھا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بلی گھر کے سامان میں سے ایک ہے' یہ تمہارے گھر میں آنے والے مذکر اور مؤنث (جانوروں) میں سے ایک ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور یہ ''سنن'' میں بھی مذکور ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''بلی گھر کے سامان میں سے ایک ہے'' یہ روایت عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' تاہم اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے' جو ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے۔

بلی اور کتے کے بارے میں حدیث آگے آئے گی۔

(بَابُ التَّوَضُّؤِ مِنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالِانْتِفَاعِ بِهَا إِذَا دُبِغَتْ)

باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کر لی گئی ہو (تو اُس سے بنے ہوئے مشکیزے میں موجود پانی کے ذریعے) وضو کرنا' یا اُس کھال سے نفع حاصل کرنا

1087 _ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _ بِمَاءٍ، فَأَتَيْتُ

1086-مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابی قتادة الانصاری - حديث: 22057صحيح ابن خزيمة -كتاب الوضوء' جماع ابواب ذكر الماء الذی لا ينجس - باب الرخصة فی الوضوء بسور الهرة' حديث: 105صحيح ابن حبان -كتاب الطهارة' باب الاسآر- ذكر الخبر الدال علی ان اسآر السباع كلها طاهرة' حديث: 1315المستدرك علی الصحيحين للحاكم -كتاب الطهارة' واما حديث عائشة - حديث: 518مؤطا مالک -كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء - حديث: 41سنن الدارمی -كتاب الطهارة' باب الهرة إذا ولغت فی الإناء - حديث: 769سنن ابی داود -كتاب الطهارة' باب سور الهرة - حديث: 68السنن الصغری -كتاب المياه' باب سور الهرة - حديث: 340مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب سور الهر' حديث: 338مصنف ابن ابی شيبة -كتاب الطهارات' من رخص فی الوضوء بسور الهر - حديث: 324السنن الكبری للنسائی -كتاب الطهارة' سور الهر - حديث: 62

خِبَاءٍ فَإِذَا فِيْهِ امْرَأَةٌ أَعْرَابِيَّةٌ. قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ يُرِيْدُ مَاءً يَتَوَضَّأُ، فَهَلْ عِنْدَكِ مَاءٌ؟ قَالَتْ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَوَاللهِ مَا تُظِلُّ السَّمَاءُ وَلَا تُقِلُّ الْأَرْضُ رُوْحًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رُوْحِهِ، وَلَا أَعَزَّ، وَلٰكِنَّ هٰذِهِ الْقِرْبَةَ مَسْكُ مَيْتَةٍ، وَلَا أُحِبُّ أُنَجِّسُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَرُحْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَإِنْ كَانَتْ دَبَغَتْهَا فَهِيَ طَهُوْرُهَا". قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: أَيْ وَاللهِ لَقَدْ دَبَغْتُهَا. فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ مِنْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِبَعْضِهِ، وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ، وَفِيْهِمَا كَلَامٌ، وَقَدْ وُثِّقَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے پانی منگوایا' میں ایک خیمے کے پاس آیا' جس میں ایک دیہاتی عورت موجود تھی' میں نے کہا: اللہ کے رسول' وضو کے لیے پانی طلب کر رہے ہیں' کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ اس عورت نے کہا: میرے ماں باپ' اللہ کے رسول پر قربان ہوں' اللہ کی قسم! آسمان نے ایسی کسی روح پر سایہ نہیں کیا' اور زمین نے اُسے اپنے اوپر نہیں اٹھایا' جو میرے نزدیک آپ کی روح سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ معزز ہو' یہ ایک مشکیزہ موجود ہے' جو مردار کی کھال کا بنا ہوا ہے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اِس کے ذریعے اللہ کے رسول کو نجس کر دوں (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا' اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس عورت کے پاس واپس جاؤ' اگر اس عورت نے اس چمڑے کی دباغت کر لی تھی' تو پھر وہ (دباغت) اس (چمڑے) کو پاک کر دے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں اس عورت کے پاس گیا' میں نے اس کے سامنے یہ بات ذکر کی' اُس نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے اِس کی دباغت کی ہے (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں اُس میں سے (نبی اکرم) کے لیے پانی لے آیا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے علی بن یزید نے قاسم سے نقل کیا ہے' اِن دونوں راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور اِن دونوں کو ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

1088 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اسْتَوْهَبَ وَضُوْءًا، فَقِيْلَ لَهُ: لَمْ نَجِدْ ذٰلِكَ إِلَّا فِيْ مَسْكِ مَيْتَةٍ. قَالَ: "أَدَبَغْتُمُوْهُ؟" قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: "فَهَلُمَّ، فَإِنَّ ذٰلِكَ طَهُوْرُهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا' آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں پانی صرف ایک مردہ (جانور کی کھال سے بنے ہوئے) مشکیزے میں مل رہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اس کی دباغت کر لی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر لے آؤ! کیونکہ یہ (دباغت) اُس (مردار کے چمڑے) کے لیے طہارت کا باعث ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1089 _ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَمَرَّ بِأَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ: هَلْ مِنْ مَاءٍ لِوُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا مَاءٌ إِلَّا فِي إِهَابِ مَيْتَةٍ دَبَغْنَاهَا بِلَبَنٍ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنَّ دِبَاغَهُ طَهُورُهُ، فَأُتِيَ بِهِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کسی جنگ میں شرکت کے لیے جا رہے تھے' آپ کا گزر عربوں کے کچھ گھروں کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے اُنہیں پیغام بھیجا' کیا اللہ کے رسول کے وضو کرنے کے لیے پانی ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: ہمارے پاس تو جو پانی موجود ہے' وہ صرف مردہ جانور کے چمڑے (سے بنے ہوئے مشکیزے) میں ہے' جس کی ہم نے دودھ کے ذریعے دباغت کر لی تھی' نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیغام بھیجا کہ اُس کی دباغت ہی اُسے پاک کرنے کا ذریعہ ہے' پھر وہ پانی لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ذریعے وضو کر کے نماز ادا کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عفیر بن معدان ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1090 - وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي مِنْ هَذِهِ الدَّارِ بِوَضُوءٍ" فَقُلْتُ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ وَضُوءًا، فَقَالَ: أَخْبِرْهُ أَنَّ دَلْوَنَا جِلْدُ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: "سَلْهُمْ: هَلْ دَبَغْتُمُوهُ؟" قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "فَإِنَّ دِبَاغَهُ طَهُورُهُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ دُرُسْتُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، وَكِلَاهُمَا مُخْتَلَفٌ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! میرے لیے اس گھر سے وضو کا پانی لے کر آؤ! میں نے (ان گھر والوں سے) کہا: اللہ کے رسول وضو کا پانی طلب کر رہے ہیں' اس شخص نے کہا: تم انہیں بتادو! کہ ہمارا (چمڑے سے بنا ہوا) ڈول مردار کی کھال سے بنا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان سے دریافت کرو' کیا تم لوگوں نے اس کی دباغت کی تھی' اُن لوگوں نے (دریافت کرنے پر) جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت اس کی طہارت کا ذریعہ ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اس کو درست بن زیاد نے یزید رقاشی سے نقل کیا ہے اور ان دونوں سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1091 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: "مَا ضَرَّ أَهْلَ هَذِهِ لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ حَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَرَّاءِ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ. وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنِ

ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے مالکان کو کوئی نقصان نہ ہوتا' اگر وہ اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کر لیتے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حماد بن سعید براء ہے' جس کو امام بخاری نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1092 - وَعَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى عَلَى جَذَعَةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: "مَا ضَرَّ اَهْلَ هٰذِهِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِمَسْكِهَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بکری کے مرے ہوئے بچے کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا اس کے مالکان کو کوئی نقصان نہ ہوتا' اگر وہ اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کر لیتے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1093 - وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، فَاَتَى رَجُلٌ ضَخْمٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عِيْسٰى؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ فِي الْفِرَاءِ. قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُصَلِّيْ فِي الْفِرَاءِ؟ قَالَ: "فَاَيْنَ الدِّبَاغُ؟".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، تُكُلِّمَ فِيْهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ، وَوَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ.

❁❁ ثابت بیان کرتے ہیں: میں عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' ایک بھاری بھرکم شخص آیا اور بولا: آپ ابوعیسیٰ ہیں انھوں نے جواب دیا: جی ہاں' اس شخص نے کہا: آپ ہمیں وہ حدیث بیان کریں' جو آپ نے چمڑے کے بارے میں سنی ہے' انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص آیا' اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا میں چمڑے میں نماز ادا کرلوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو دباغت کہاں جائے گی؟

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ہے' جس کے حافظے کی خرابی کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1094 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْاَسْقِيَةَ وَالْاَوْعِيَةَ، فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ.

قُلْتُ: لَهُ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ حَدِيْثٌ فِيْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْمَيْتَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں (جنگ میں) مشرکین کی طرف سے مال غنیمت میں مشکیزے اور برتن ملا کرتے تھے تو ہم انہیں تقسیم کر لیتے تھے وہ سب مردار (جانور کی کھال) کے بنے ہوتے تھے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے ان صحابی کے حوالے سے نقل کی ہے جو مشرکین کے برتنوں کے بارے میں ہے اس میں مردار (جانور کی کھال) کا ذکر نہیں ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1095 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ نَحْلِبُهَا، فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ؟ "قَالُوا: مَاتَتْ. قَالَ: "مَا فَعَلْتُمْ بِإِهَابِهَا؟ "قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْقَيْنَاهُ. قَالَ: "أَفَلَا اسْتَنْفَعْتُمْ بِهِ؟ فَإِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا، تَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ الْخَلُّ مِنَ الْخَمْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، وَضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ.

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہماری ایک بکری تھی جس کا ہم دودھ دوہا کرتے تھے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری بکری کا کیا بنا؟ لوگوں نے بتایا: وہ مر گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی کھال کا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے بتایا: یارسول اللہ! ہم نے اسے پھینک دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے ذریعہ نفع حاصل نہیں کیا اس کی دباغت ہی اس کی پاکیزگی کا باعث بن جاتی تھی اور وہ اسی طرح حلال ہو جاتی تھی جس طرح سرکہ شراب کو حلال کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے فرج بن فضالہ نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1096 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا بَأْسَ بِمَسْكِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''مردار کی کھال میں کوئی حرج نہیں ہے جب اس کی دباغت کر لی گئی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن سفر ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1097 - وَعَنْ أُمِّ مُسْلِمٍ الْأَشْجَعِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا وَهِيَ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: "مَا أَحْسَنَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا مَيْتَةٌ". قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ: فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَقَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَشُقُّهَا بَدَلَ: أَتَتَبَّعُهَا. وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

سیدہ اُمّ مسلم اشجعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے وہ خاتون اس وقت خیمے میں موجود تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کتنا عمدہ ہے اگر اس میں مردار نہ ہو وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تو میں نے ان چیزوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا (یعنی اُن چیزوں کو جو مردار سے بنی ہوئی ہوں)۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں وہ خاتون کمرے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھی اور یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون فرماتی ہیں: میں نے ان چیزوں کو چیرنا شروع کر دیا یہ لفظ اُس لفظ کی جگہ ہے: جس میں یہ ذکر ہے: ''میں نے انہیں تلاش کرنا شروع کر دیا'' اس روایت میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1098 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ حَدِيثٌ فِي السُّنَنِ عَنْ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردار کے چمڑے یا پٹھے کو استعمال نہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''سنن'' میں ایک حدیث منقول ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کے بارے میں ہے پچھلی روایت کی سند میں ایک راوی عبیدہ بن معتب ہے جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

بَابُ مَا يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

باب: وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی کفایت کا جاتا ہے؟

1099 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: كَمْ يَكْفِينِي لِلْوُضُوءِ؟ قَالَ: مُدٌّ. قَالَ: كَمْ يَكْفِينِي لِلْغُسْلِ؟ قَالَ: صَاعٌ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا يَكْفِينِي، فَقَالَ: لَا أُمَّ لَكَ، قَدْ كَفَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ رَسُولَ

1098-السنن الكبرى للنسائي - كتاب الفرع والعتيرة' النهى عن ان ينتفع من الميتة بشيء - حديث: 4446 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع ابواب الاواني - باب في جلد الميتة' حديث: 41 مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن عكيم - حديث: 18430 مسند الطيالسي - عبد الله بن عكيم' حديث: 1375 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6836

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے دریافت کیا میرے لئے وضو کے لئے کتنا پانی کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ایک مد اُس نے دریافت کیا اور غسل کے لئے میرے لیے کتنا پانی کفایت کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ایک صاع اس شخص نے کہا: یہ تو میرے لئے کافی نہیں ہوگا' انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے' یہ اُن کے لیے کفایت کر جاتا تھا' جو تم سے بہتر تھے' یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1100 - وَرُوِيَ فِي الْأَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُجْزِءُ فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ، وَفِي الْغُسْلِ صَاعٌ".

وَفِيهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَالِسِيُّ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وضو میں ایک مد پانی اور غسل میں ایک صاع پانی کفایت کر جاتا ہے''۔

اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن عبدالرحمن بالسی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1101 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (کی مقدار کے پانی) کے ساتھ وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع کے ساتھ غسل کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1102 - وَرَوَى عُقْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِنَحْوِهِ.

قُلْتُ: حَدِيثُ عَائِشَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ، وَمَدَارُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ عَلَى مُسْلِمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمُلَائِيِّ، وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ كَثِيرُونَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَّهُ اخْتَلَطَ. وَالظَّاهِرُ أَنَّ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ لَا يُحَدِّثَانِ عَنْهُ إِلَّا بِمَا سَمِعَاهُ قَبْلَ اخْتِلَاطِهِ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

عقبہ نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے روایت کیا ہے' جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا مدار مسلم بن کیسان ملائی نامی راوی پر ہے شعبہ اور سفیان نے اس سے حدیث روایت کی ہے' لیکن بہت سے لوگوں کی ایک جماعت نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ان میں سے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ یہ شخص اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ شعبہ اور سفیان نے اس کے حوالے سے وہ روایات نقل کی ہوں گی' جو ان دونوں حضرات نے اس شخص کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے اس سے سنی تھیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1103 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْغُسْلُ صَاعٌ، وَالْوُضُوءُ مُدٌّ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ حَكِيمُ بْنُ نَافِعٍ، ضَعَّفَهُ أَبُو زُرْعَةَ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَحَادِيثُهُ لَيْسَتْ بِالْمُنْكَرَةِ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"غسل ایک صاع اور وضو ایک مد (پانی کے ساتھ کیا جائے گا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حکیم بن نافع ہے اسے ابوزرعہ نے "ضعیف" قرار دیا ہے اور یحییٰ بن معین نے "ثقہ" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات زیادہ منکر نہیں ہیں۔

1104 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِكُوزِ الْحُبِّ - يَعْنِي لِلصَّلَاةِ - أَيْ كَانَ يُجْزِئُهُ الْوُضُوءُ بِذَلِكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْعَطَّارُ، قَالَ الْأَزْدِيُّ: يَتَكَلَّمُونَ فِيهِ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "کوز حب" (مخصوص مقدار والے برتن) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نماز کے لئے وضو کرتے تھے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس برتن کے ذریعے وضو کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کفایت کر جاتا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابوحفص عطار ہے' ازدی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

1105 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِي إِسْنَادِ الْأَوْسَطِ سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ. وَفِي إِسْنَادِ الْكَبِيرِ سِنَانُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: سِنَانُ بْنُ هَارُونَ أَخُو سَيْفِ بْنِ هَارُونَ، وَهُوَ أَحْسَنُ

1103-المعجم الاوسط للطبرانی - باب الحاء' من اسمه الحسین - حدیث: 3548

حَالًا مِنْ اَخِيهِ. وَقَدْ ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو اور ایک صاع کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے معجم اوسط کی سند میں ایک راوی سیف بن محمد ہے اور وہ کذاب ہے معجم کبیر کی سند میں ایک راوی سنان بن ہارون ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: سنان بن ہارون سیف بن ہارون کا بھائی ہے اور یہ اپنے بھائی سے زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

1106 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِنِصْفِ مُدٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الصَّلْتُ بْنُ دِيْنَارٍ، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نصف مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صلت بن دینار ہیں جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1107 - وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّ جَدَّتَهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَتْ اِلَيْهَا مِخْضَبًا مِنْ صُفْرٍ، قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِيْهِ". وَكَانَ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ اَوْ اَقَلَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ هَذِهِ لَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهَا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ اُمّ کلثوم بنت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کی دادی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں انہوں نے پیتل کا بنا ہوا ایک برتن اس خاتون کی طرف بڑھایا اور یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

(راوی خاتون بیان کرتی ہیں:) اس برتن میں تقریباً ایک صاع یا اس سے کم پانی آتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے میں نے کسی کو اُمّ کلثوم نامی اس خاتون کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

(بَابُ مَا يَفْعَلُ بِمَا فَضَلَ مِنْ وُضُوْئِهِ)

باب: وضو کا جو پانی بچ جائے اس کے ساتھ (آدمی) کیا کرے؟

1108 - عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِنْ اِنَاءٍ عَلَى نَهْرٍ، فَلَمَّا فَرَغَ اَفْرَغَ فَضْلَهُ فِي النَّهْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، اخْتَلَطَ وَتُرِكَ حَدِيثُهُ لِاخْتِلَاطِهِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نہر کے کنارے ایک برتن کے ذریعے وضو کیا' جب آپ فارغ ہوئے' تو آپ نے بچا ہوا پانی نہر میں ڈال دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس کے اختلاط کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔

1109 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَهْرٍ، فَتَنَاوَلَ بِقَعْبٍ كَانَ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: "يُبَلِّغُهُ اللهُ قَوْمًا يَنْفَعُهُمْ بِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک نہر کے پاس سے ہوا آپ نے اپنے پاس موجود بڑا برتن بڑھایا اور پھر ارشاد فرمایا: اس کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں تک پہنچا دے گا' جنہیں وہ اس کے ذریعے نفع دے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ غُسْلِ يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي الْإِنَاءِ وَالتَّسْمِيَةِ)

باب: ہاتھ کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے اُسے دھو لینا اور بسم اللہ پڑھ لینا

1110 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ مِنْهُ، وَيُسَمِّي قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ - وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلَهُ: "وَيُسَمِّي قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا" - وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، نَسَبُوهُ إِلَى وَضْعِ الْحَدِيثِ.

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں لگ گیا ہوگا؟ اور اسے برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ بھی پڑھ لینی چاہیے۔

1110- مستخرج ابی عوانة - مبتدأ کتاب الطهارة' إیجاب غسل الیدین ثلاثا علی المستیقظ من نومه - حدیث: 563 صحیح ابن حبان - کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء - ذکر الزجر عن إدخال المرء یده فی الإناء فی ابتداء الوضوء' حدیث: 1067 مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الطهارات' فی الرجل ینتبه من نومه فیدخل یده فی الإناء - حدیث: 1036 السنن الکبری للنسائی - ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' الامر بالوضوء للنائم المضطجع - حدیث: 149 سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب غسل الیدین لمن استیقظ من نومه - حدیث: 108 مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 7272 المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : مقدام - من اسمه مسعدة' حدیث: 9305

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ ''صحیح'' میں بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: اور اسے برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ بھی پڑھ لینی چاہیے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ ہے' محدثین نے اس کی نسبت حدیث ایجاد کرنے کی طرف کی ہے۔

(بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ)

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھ لینا

1111 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقُومُ لِلْوُضُوءِ يُكْفِئُ الْإِنَاءَ، فَيُسَمِّي اللهَ - تَعَالَى - ثُمَّ يُسْبِغُ الْوُضُوءَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرَوَى الْبَزَّارُ بَعْضَهُ: إِذَا بَدَأَ بِالْوُضُوءِ سَمَّى. وَمَدَارُ الْحَدِيثَيْنِ عَلَى حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کے لئے اُٹھتے تھے' تو برتن انڈیل (کر پہلے ہاتھ دھوتے) تھے' بسم اللہ پڑھتے تھے اور پھر اچھی طرح وضو کرتے تھے۔

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام بزار نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' کہ جب آپ ﷺ وضو کا آغاز کرتے' تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیتے تھے۔

اِن دونوں احادیث کا مدار حارثہ بن محمد نامی راوی پر ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1112 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَإِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَبْرَحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰى تُحْدِثَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوہریرہ! جب تم وضو کرو' تو بسم اللہ والحمدللہ پڑھ لو' تمہارے محافظ فرشتے اس وقت تک تمہارے لئے نیکیاں نوٹ کرتے رہیں گے' جب تک تمہارا وہ وضو ختم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(بَابٌ فِي السِّوَاكِ)

باب: مسواک کا بیان

1113 - عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ

لِلرَّبِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ.

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسواک منہ کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے اور پروردگار کو راضی کرنے کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں' البتہ یہ پہلو ہے کہ عبداللہ بن محمد نامی راوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1114 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ: فَإِنَّهُ مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کو صاف رکھتی ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام احمد میں اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

1115 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ، وَمَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ، وَفِيهِ بَحْرُ بْنُ كُنَيْزٍ السَّقَّاءُ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''مسواک منہ کو پاک کرنے کا' اور پروردگار کی رضامندی کا اور بینائی کو تیز کرنے کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بحر بن کنیز سقاء ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1113-مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الطہارات' ما ذکر فی السواک - حدیث: 1771السنن الکبری للنسائی - کتاب الطہارۃ' الترغیب فی السواک - حدیث: 4' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ' مسند الخلفاء الراشدین - مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ' حدیث: 7مسند الشافعی - باب ما خرج من کتاب الوضوء' حدیث: 38مسند الحمیدی - احادیث عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ' حدیث: 159مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ' حدیث: 102المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمہ احمد - حدیث: 276شعب الإیمان للبیہقی - فصل فی السواک لقراء ۃ القرآن' حدیث: 2049

1116 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ".

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى بِإِسْنَادَيْنِ، فِيْ أَحَدِهِمَا ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ وَرِجَالُ الْآخَرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک منہ کو پاک کرنے کا' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے' جبکہ دوسری سند کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1117 - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ صَرَّحَ بِالتَّحْدِيْثِ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کردوں گا' تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' جو ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے' اس روایت میں اس نے تحدیث کی صراحت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1118 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوْءٍ، وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَلِأَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ فِي الصَّحِيْحِ غَيْرُ هٰذَا، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ حَسَنُ الْحَدِيْثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کردوں گا' تو میں انہیں ہر نماز کے ہمراہ وضو کرنے اور ہر وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''صحیح'' میں اس کے علاوہ حدیث منقول ہے' اس روایت میں ایک راوی محمد بن عمرو بن علقمہ ہے اور وہ ثقہ اور حسن الحدیث ہے۔

1119 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - إِنْ كَانَ قَالَهُ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى

أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ". قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَقَدْ كُنْتُ أَسْتَنُّ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ وَبَعْدَ مَا أَسْتَيْقِظُ، وَقَبْلَ أَنْ آكُلَ وَبَعْدَ مَا آكُلُ - حِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اگرچہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں انہیں ہر وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سونے سے پہلے' بیدار ہونے کے بعد' کچھ کھانے سے پہلے' یا کھانے کے بعد مسواک کرتا ہوں' اِس کے بعد' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1120 - وَعَنْ قُثَمِ بْنِ تَمَّامٍ - أَوْ تَمَّامِ بْنِ قُثَمٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لَكُمْ تَأْتُونِي قُلْحًا؟ أَلَا تَسَوَّكُونَ؟ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ أَبُو عَلِيٍّ الصَّيْقَلُ، قِيلَ فِيهِ: أَنَّهُ مَجْهُولٌ.

❁❁ قثم بن تمام' یا شاید تمام بن قثم' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کہ تم ایسے ہی (یعنی منہ صاف کیے بغیر) میرے پاس آ گئے ہو' کیا تم لوگ مسواک نہیں کرتے ہو؟ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اُن پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے اُن پر وضو کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعلی صیقل ہے' اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ مجہول ہے۔

1121 - وَعَنْ تَمَّامِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَيَّ قُلْحًا؟ اسْتَاكُوا فَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ طُهُورٍ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاللَّفْظُ لَهُ. وَفِيهِ أَبُو عَلِيٍّ الصَّيْقَلُ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

❁❁ حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ تم لوگ میرے پاس ایسے ہی (یعنی مسواک کیے بغیر) آ گئے ہو؟ تم لوگ مسواک کرو! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں انہیں ہر طہارت (یعنی وضو) کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں

ایک راوی ابوعلی صیقل ہے اور وہ مجہول ہے۔

1122 - وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانُوا يَدْخُلُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَسْتَاكُونَ فَقَالَ: "تَدْخُلُونَ عَلَيَّ قُلْحًا وَلَا تَسْتَاكُونَ. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ". وَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِينَا اَنْ يَنْزِلَ فِيهِ قُرْآنٌ.

رَوَاهُ اَبُو يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ اَبُو عَلِيٍّ الصَّيْقَلُ، وَهُوَ مَجْهُولٌ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ فِي السِّوَاكِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ - اِنْ شَاءَ اللهُ -.

❁❁ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (کچھ) لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسواک کیے بغیر حاضر ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے پاس ویسے ہی آ جاتے ہو' تم مسواک نہیں کرتے ہو' اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اُن پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے ان پر وضو کو لازم قرار دیا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل مسواک کا ذکر کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا' کہ کہیں اُس کے بارے میں قرآن نازل نہ ہو جائے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوعلی صیقل ہے اور وہ مجہول ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: اور بھی بہت سی روایات' مسواک کرنے سے متعلق باب میں' اور نماز سے متعلق امور کے بارے میں باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

(بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ)

باب: وضو کی فضیلت

1123 - عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَمَضْمَضَ اَحَدُكُمْ حُطَّ مَا اَصَابَ بِفِيهِ، وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ حُطَّ مَا اَصَابَ بِوَجْهِهِ، وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ حُطَّ مَا اَصَابَ بِيَدَيْهِ، وَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُ مِنْ اُصُولِ الشَّعْرِ، وَاِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ حُطَّ مَا اَصَابَ بِرِجْلَيْهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

قُلْتُ: وَيَأْتِي حَدِيثُ عُثْمَانَ فِي بَابِ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کلی کرتا ہے' تو اُس کے منہ کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اُس کے وہ گناہ ختم ہو

جاتے ہیں' جو اس نے اپنے چہرے کے حوالے سے کئے تھے' جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے' تو اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جو اُس نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے کیے تھے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اُس کے بالوں کی جڑوں سے اس کی خطائیں گر جاتی ہیں' اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جن کا ارتکاب اُس نے اپنے پاؤں کے ذریعے کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''وضو کے بارے میں جو کچھ منقول ہے'' والے باب میں آئے گی۔

1124 - وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ كَهَيْأَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ". قَالَ: "فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللهُ دَرَجَتَهُ، وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِي إِسْنَادِ أَحْمَدَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرٍ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِمَا، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُمَا ثِقَتَانِ، وَلَا يَقْدَحُ الْكَلَامُ فِيهِمَا.

❁❁ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص وضو کرنے کے لیے اٹھتا ہے اور وہ نماز ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' پھر وہ اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے' تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں میں سے ہر گناہ (نازل ہو جاتا' یعنی) نکل جاتا ہے' جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے' تو پہلے قطرے کے ساتھ اُس کی زبان اور ہونٹوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی سماعت اور بصارت سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ کہنیوں تک اپنے دونوں بازو اور ٹخنوں تک' اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے یوں پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے درجے کو بلند کرتا ہے' اور اگر وہ بیٹھا رہتا ہے (یعنی اگر وہ نماز ادا نہیں بھی کرتا) تو وہ ایسی حالت میں بیٹھا ہوتا ہے' کہ وہ سالم (یعنی گناہوں سے پاک) ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام احمد کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عبد الحمید بن بہرام نے شہر سے نقل کیا ہے' اور ان دونوں سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ثقہ ہیں' اور ان دونوں کے بارے میں کیا جانے والا کلام' قدح کا باعث نہیں ہے۔

1125 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ یَتَفَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ وَیَدْفِنُ الْقَمْلَ فِی الْحَصٰی، فَقُلْتُ: یَا اَبَا اُمَامَةَ، اِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِیْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، غَسَلَ یَدَیْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِهِ وَاُذُنَیْهِ، ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ - غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مَا مَشَتْ رِجْلَاهُ، وَقَبَضَتْ عَلَیْهِ یَدَاهُ، وَسَمِعَتْ اِلَیْهِ اُذُنَاهُ، وَنَظَرَتْ اِلَیْهِ عَیْنَاهُ، وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوْءٍ". قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْهِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ بِنَحْوِهِ فِی الْكَبِیْرِ، وَفِیْهِ اَبُوْ مُسْلِمٍ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ بِثِقَةٍ وَلَا جَرْحٍ، غَیْرَ اَنَّ الْحَاكِمَ ذَكَرَهُ فِی الْكُنٰی، وَقَالَ: رَوٰی عَنْهُ اَبُوْ حَازِمٍ. وَهُنَا رَوٰی عَنْهُ اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ.

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' وہ اُس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے جوئیں نکال رہے تھے اور جوؤں کو کنکریوں میں دفن کر دیتے تھے' میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! ایک شخص نے مجھے آپ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اپنے دونوں بازوؤں اور چہرے کو دھوئے' اپنے سر اور کانوں پر مسح کرے پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جن کے لیے وہ اپنے قدموں پر چل کر گیا' جنہیں اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کیا' جنہیں اس کے کانوں نے سنا' یا جنہیں اُس کی آنکھوں نے دیکھا' یا جو اُس نے برا سوچا (اُس کے اُس دن کے' ایسے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے یہ بات اللہ کے نبی کی زبانی اتنی مرتبہ سنی ہے' جسے میں شمار نہیں کر سکتا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابومسلم ہے' میں نے کسی کو اس راوی کے حالات توثیق یا جرح کے ہمراہ ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' البتہ امام حاکم نے اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابوحازم نے اس سے روایت نقل کی ہے' جبکہ یہاں جو روایت مذکور ہے' وہ ابان بن عبداللہ نے اس سے نقل کی ہے' ابن ابوحاتم نے بھی اسی طرح اس کا ذکر کیا ہے۔

1126 - وَعَنْ اَبِیْ غَالِبٍ اَنَّهُ لَقِیَ اَبَا اُمَامَةَ بِحِمْصَ فَسَاَلَهُ عَنْ اَشْیَاءَ، حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَسْمَعُ اَذَانَ صَلَاةٍ، فَقَامَ اِلٰی وُضُوْئِهِ - اِلَّا غُفِرَ لَهُ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِیْبُ كَفَّهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَبِعَدَدِ ذٰلِكَ الْقَطْرِ، حَتّٰی یَفْرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ - اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَقَامَ اِلٰی صَلَاتِهِ وَهِیَ نَافِلَةٌ". قَالَ اَبُوْ غَالِبٍ: قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَیْ وَالَّذِیْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا، غَیْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَیْنِ، وَلَا ثَلَاثٍ، وَلَا اَرْبَعٍ،

وَلَا خَمْسٍ، وَلَا سِتٍّ، وَلَا سَبْعٍ، وَلَا ثَمَانٍ، وَلَا تِسْعٍ، وَلَا عَشْرٍ وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

ابوغالب بیان کرتے ہیں: "حمص" میں اُن کی ملاقات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو مسلمان بندہ نماز کے لئے اذان سن کر وضو کرنے کے لیے اٹھتا ہے تو اس پانی میں سے اس کی ہتھیلی کو جو پہلا قطرہ لگتا ہے اس کے ہمراہ اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ان قطروں کے حساب سے (اس کی مغفرت ہوتی ہے) یہاں تک کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے' تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے' اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اس کے لئے اضافی (اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے"۔

ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ خوشخبری سنانے والا' اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا ہے' ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ نہیں' چھ مرتبہ نہیں' سات مرتبہ نہیں' آٹھ مرتبہ نہیں' نو مرتبہ نہیں' دس مرتبہ نہیں' دس (مزید) مرتبہ (نہیں' یعنی اِس سے بھی زیادہ مرتبہ' میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے) اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر یہ بات کہی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1127 - وَلَهُ فِي الصَّغِيرِ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْمُسْلِمُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ كُفِّرَتْ بِهِ مَا عَمِلَتْ يَدَاهُ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كُفِّرَتْ عَنْهُ مَا نَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ، وَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ كُفِّرَ بِهِ مَا سَمِعَتْ أُذُنَاهُ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ كُفِّرَتْ عَنْهُ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ قَدَمَاهُ، ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهِيَ فَضِيلَةٌ".

وَأَبُو غَالِبٍ مُخْتَلَفٌ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ، وَقَدْ حَسَّنَ التِّرْمِذِيُّ لِأَبِي غَالِبٍ وَصَحَّحَ لَهُ أَيْضًا.

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحَةٍ، وَزَادَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْوُضُوءُ يُكَفِّرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً"، وَرَوَاهُ أَيْضًا مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحَةٍ، وَزَادَ: "إِذَا تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ".

اُن (صحابی یعنی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے "معجم صغیر" میں یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب مسلمان وضو کرتے ہوئے اپنے ہاتھ دھوتا ہے' تو یہ چیز اُس کے ان (گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے' جو عمل اس

کے ہاتھوں نے کیا تھا' اور جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو یہ چیز اُن امور کا کفارہ بن جاتی ہے' جس کی طرف اُس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے ان امور کا کفارہ بن جاتی ہے' جس کو اس کے کانوں نے سنا تھا اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو یہ چیز اس شخص کے ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جن کی طرف وہ اپنے قدموں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ (یعنی نماز) اُس کے لیے فضیلت کا باعث ہوتی ہے۔

ابوغالب سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے'اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں'امام ترمذی نے ابوغالب کے حوالے سے منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے منقول ایک روایت کو ''صحیح'' بھی قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے ایک ''صحیح'' سند کے ساتھ نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وضو اُس کے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور پھر نماز اس کے لیے نفل (یعنی اضافی اجر وثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے''۔

انہوں نے یہی روایت ایک اور ''صحیح'' سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے' اور یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''جب وہ اُس طرح وضو کرے' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے''......۔

1128 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِنَحْوِهِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے' تو اس کی سماعت' بصارت' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور اگر وہ بیٹھا رہے (یعنی وضو کرنے کے بعد' نماز ادا نہ بھی کرے) تو وہ ایسی حالت میں بیٹھتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

1129 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ فِيْ حَدِيْثٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ، فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، وَيُمَضْمِضُ فَاهُ، وَيَتَوَضَّاُ كَمَا اُمِرَ - اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَصَابَ يَوْمَئِذٍ مَا نَطَقَ بِهِ فَمُهُ، وَمَا مَسَّ بِيَدِهِ، وَمَا مَشَى اِلَيْهِ، حَتّٰى اِنَّ الْخَطَايَا لَتَحَادَرُ مِنْ اَطْرَافِهِ، ثُمَّ هُوَ اِذَا مَشَى اِلَى الْمَسْجِدِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَاُخْرَى تُمْحِي سَيِّئَةً".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ لَقِيطٌ اَبُو الْمُشَاوِرِ، رَوَى عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، وَرَوَى عَنْهُ الْجَرِيرِيُّ وَقُرَّةُ بْنُ

خَالِدٍ، وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ: يُخْطِئُ وَيُخَالِفُ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے اور منہ میں کلی کرتا ہے اور اُس طرح وضو کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اس دن میں کیا تھا' جسے وہ منہ کے ذریعے بولا تھا' یہ جو اس نے ہاتھ کے ذریعے مس کیا تھا' یا جس کی طرف وہ چل کے گیا تھا' یہاں تک کہ اس کے اطراف کے گناہ گر جاتے ہیں' اور پھر جب وہ پیدل چل کر' مسجد کی طرف جاتا ہے' تو ایک قدم نیکی نوٹ کرواتا ہے' اور دوسرا گناہ مٹا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لقیط ابومشاور ہے' جس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اور اس سے جریری اور قرہ بن خالد نے روایت نقل کی ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کر جاتا ہے' اور اس کے برخلاف روایات نقل کی گئی ہیں۔

1130 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَوَضَّاَ الْمُسْلِمُ ذَهَبَ الْاِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ" قَالَ: فَجَاءَ اَبُو ظَبْيَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا هٰذَا، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي حَدَّثَنَا، فَقَالَ رَجُلٌ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى طُهْرٍ، ثُمَّ يَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ، وَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِيْهِ: "مَنْ بَاتَ طَاهِرًا عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ". وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

قُلْتُ: وَيَاْتِيْ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِيْمَنْ يَبِيْتُ عَلٰى طَهَارَةٍ بَعْدَ هٰذَا.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان وضو کرتا ہے' تو اُس کی سماعت' اس کی بصارت' اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے دونوں پاؤں سے گناہ رخصت ہو جاتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مکتبہ ابوطیبہ آئے' جو ہمیں یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے' تو انہوں نے دریافت کیا: یہ تمہیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں؟ تو ہم نے انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا' جو اُنہوں نے ہمیں بیان کی تھی' تو ایک شخص نے یہ کہا: میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے اس میں یہ چیز زائد نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے' اور پھر رات کے دوران کسی وقت بیدار ہو کر' اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو وہ اللہ

تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی جس بھی بھلائی کو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ (بھلائی) اُس شخص کو عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص باوضو حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات بسر کرتا ہے''......۔

اس کی سند حسن ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث اس کے بعد آرہی ہے جو اس شخص کے بارے میں ہے جو باوضو حالت میں رات گزارتا ہے۔

1131 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: اِذَا وَضَعْتَ الطَّهُوْرَ مَوَاضِعَهُ قَعَدْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ (فَاِنْ كُنْتَ تُصَلِّیْ كَانَتْ لَكَ فَضِيلَةٌ). فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اَبَا اُمَامَةَ، اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَ يُصَلِّیْ تَكُوْنُ لَهُ نَافِلَةٌ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُوْنُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعٰی فِی الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا؟ كَيْفَ تَكُوْنُ لَهُ فَضِيلَةٌ وَاَجْرٌ؟.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ. وَلَهُ طَرِيقٌ رَوَاهَا اَحْمَدُ، ذَكَرْتُهَا فِی الْخَصَائِصِ فِیْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یا انہوں نے یہ روایت بیان کی:) جب تم صحیح طرح سے وضو کرتے ہو تو تم ایسی حالت میں ہو جاتے ہو کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہوتی ہے اور اگر تم نماز ادا کرتے ہو تو یہ تمہارے لئے فضیلت (یعنی اضافی اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوگی۔

ایک شخص بولا: اے حضرت ابوامامہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو کیا یہ اُس کے لیے نفل ہوگی (یعنی اس کو نفل کہا جا سکتا ہے؟)؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ نفل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی یہ آدمی کے لئے نفل کیسے ہو سکتی ہے؟ جبکہ انسان گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے یہ اس کیلئے کیسے فضیلت اور اجر ہو سکتی ہے؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے یہ ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے جسے امام احمد نے نقل کیا ہے میں نے وہ روایت ''نبوت کی علامات سے متعلق خصوصیات'' والے باب میں ذکر کی ہے۔

1132 - وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ اَذَّنَ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ. قَالَ: فَدَعَا عُثْمَانُ بِطَهُوْرٍ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ، وَصَلّٰی كَمَا اُمِرَ - كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ" فَاسْتَشْهَدَ عَلٰی ذٰلِكَ اَرْبَعَةً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوْا لَهُ بِذٰلِكَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ - وَحَدِيْثُ عُثْمَانَ فِی الصَّحِيْحِ نَحْوُهُ وَمَعْنَاهُ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: مؤذن نے عصر کی نماز کے لئے اذان دی راوی

بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو کیا' اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اُسی طرح وضو کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا' اور اسی طرح نماز ادا کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس شخص کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں''۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے حوالے سے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گواہی طلب کی' تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بات کی گواہی دی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے)۔

1133 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلَا تَسْاَلُوْنِي مَا اَضْحَكَنِي؟ فَقَالُوا: مَا اَضْحَكَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ كَمَا تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ: "اَلَا تَسْاَلُوْنِي مَا اَضْحَكَنِي". فَقَالُوا: مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَعَا بِوُضُوءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطَّ اللهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ اَصَابَهَا بِوَجْهِهِ، فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ، (وَاِنْ مَسَحَ بِرَاْسِهِ كَانَ كَذٰلِكَ) وَاِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ، وَقَدْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' اپنے سر اور پاؤں کے اوپر والے حصے کا مسح کیا (شاید اُنہوں نے اس وقت موزے پہنے ہوئے تھے) پھر وہ ہنس پڑے' اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے؟ کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ساتھیوں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے کیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے؟ کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ وضو کے لیے پانی منگواتا ہے' اور پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام خطائیں ختم کر دیتا ہے جن کا تعلق اس کے چہرے سے ہو' جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ منقول ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1134 - وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا اَدْرِي كَمْ حَدَّثَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَزْوَاجًا وَأَفْرَادًا. قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، فَيَغْسِلُ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى ذَقْنِهِ، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ كَعْبَيْهِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي - إِلَّا غَفَرَ لَهُ اللهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَاهُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ فَقَالَ: عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِمَارَةَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَوَاهُ إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. وَوَهِمَ فِي اسْمِهِ، وَالصَّوَابُ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ. وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ ثعلبہ بن عباد اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ طاق تعداد میں یا جفت تعداد میں؟ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر وہ دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے پھر وہ اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کے ٹخنوں پر بہہ جائے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس روایت کو ایک اور سند کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ ثعلبہ بن عمارہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں: اسحاق دبری نے اسے اسی طرح امام عبدالرزاق کے حوالے سے نقل کیا ہے اور راوی کے نام کے بارے میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ درست نام ''ثعلبہ بن عباد'' ہے اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1135 - وَعَنْ أَبِي عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: لَا أَقُولُ الْيَوْمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ أَحَدُهُمَا مِنَ اللَّيْلِ، فَيُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطَّهُورِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ، فَيَتَوَضَّأُ ; فَإِذَا وَضَّأَ يَدَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا وَضَّأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُولُ الرَّبُّ - عَزَّ وَجَلَّ - لِلَّذِي وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ، مَا سَأَلَنِي عَبْدِي فَهُوَ لَهُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَزَادَ فِيهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ". وَزَادَ: "رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ أَحَدُهُمْ مِنَ اللَّيْلِ" فَذَكَرَهُ، وَلَهُ سَنَدَانِ عِنْدَهُمَا، رِجَالُ أَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ.

❁❁ ابوعشانہ معافری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان نہیں کروں گا جو آپ ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے دو افراد ہیں ان میں سے ایک رات کے وقت اُٹھتا ہے اور خود کو طہارت کے لیے تیار کرتا ہے اُس پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں وہ وضو کرتا ہے جب وہ ہاتھ پر وضو کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ بازو پر وضو کرتا ہے تو ایک

گرہ کھل جاتی ہے جب وہ سر پر مسح کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے پاؤں پر وضو کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے حجاب کے پیچھے سے پروردگار (فرشتوں سے) یہ فرماتا ہے:

''میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جو اپنے آپ کو (میری عبادت کے لیے) تیار کر رہا ہے میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی ہو تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''

انہوں نے یہ الفاظ بھی زائد نقل کئے ہیں:

''میری اُمت سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد ہیں اُن میں سے ایک رات کے وقت اٹھتا ہے''...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے ان دونوں حضرات (یعنی امام احمد اور امام طبرانی) نے اس روایت کو دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک کے رجال ثقہ ہیں۔

1136 - وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ - أَوْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ" - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، إِلَى أَنْ قَالَ: "فَإِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ، وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ. قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ يَذْكُرْ مَسْحَ الرَّأْسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: رات کے کون سے حصے میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کا آخری نصف حصہ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ گر جاتے ہیں جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے بازو سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں''۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: اس حدیث میں انہوں نے سر پر مسح کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1137 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ أُمَّتِي أَحَدٌ إِلَّا وَأَنَا

اَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ رَأَيْتَ؟ وَمَنْ لَمْ تَرَ؟ قَالَ: "مَنْ رَأَيْتُ وَمَنْ لَمْ أَرَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الطُّهُورِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"قیامت کے دن میں اپنی امت کے ہر ایک فرد کو پہچان لوں گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس شخص کو بھی جسے آپ نے دیکھا ہے' اور اُس کو بھی' جسے آپ ﷺ نے نہیں دیکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے میں نے دیکھا ہے اور جسے میں نے نہیں دیکھا ہے (دونوں قسم کے افراد کو' میں پہچان لوں گا) کیونکہ وہ وضو کے آثار کی وجہ سے چمکدار پیشانیوں والے ہوں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1138 - وَعَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ نَهْرٍ يُغْتَسَلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَا عَسَى أَنْ يُبْقِينَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَنِهِ؟ يَقُومُ إِلَى الْوُضُوءِ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، فَيَتَنَاثَرُ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّ بِهَا يَدَيْهِ، وَيُمَضْمِضُ فَيَتَنَاثَرُ كُلُّ خَطِيئَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا لِسَانُهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ فَيَتَنَاثَرُ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَتْ بِهَا عَيْنَاهُ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ فَيَتَنَاثَرُ كُلُّ خَطِيئَةٍ سَمِعَتْ بِهَا أُذُنَاهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَيَتَنَاثَرُ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ بِهَا قَدَمَاهُ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری اُمت کی مثال نہر کی مانند ہے' جس میں پانچ مرتبہ غسل کیا جاتا ہے' تو ایسے شخص پر کوئی میل باقی نہیں رہے گا (اسی طرح میری امت کا کوئی شخص) وضو کے لیے اُٹھتا ہے اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کا ہر وہ گناہ گر جاتا ہے' جس کو اس نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے چھوا تھا' جب وہ کلی کرتا ہے' تو ہر وہ گناہ گر جاتا ہے' جس کے بارے میں اس کی زبان نے کلام کیا تھا' پھر وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ گر جاتا ہے' جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو ہر وہ گناہ گر جاتا ہے' جسے اُس کے کانوں نے سنا تھا' پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ گر جاتا ہے' جس کی طرف اُس کے پاؤں چل کر گئے تھے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن سحیم ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1139 - وَعَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْخَصْلَةَ الصَّالِحَةَ تَكُونُ فِي الرَّجُلِ، فَيُصْلِحُ اللهُ بِهَا عَمَلَهُ كُلَّهُ، وَطُهُورُ الرَّجُلِ لِصَلَاتِهِ يُكَفِّرُ اللهُ بِطُهُورِهِ ذُنُوبَهُ، وَتَبْقَى صَلَاتُهُ لَهُ نَافِلَةً".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ بَشَّارُ بْنُ الْحَكَمِ، ضَعَّفَهُ أَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ

ابْنُ عَدِيٍّ: أَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی نیک عادت' جو کسی شخص میں موجود ہو' تو اللہ تعالیٰ اس عادت کی وجہ سے اس شخص کے پورے عمل کو ٹھیک کر دیتا ہے اور آدمی کا نماز کے لیے وضو کرنا' اللہ تعالیٰ اس کے وضو کرنے کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور اس شخص کی نماز اس کے لیے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے حصول کے باعث) کے طور پر ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بشار بن حکم ہے' جسے ابوزرعہ اور ابن حبان نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

1140 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ ". فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: " هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، لَيْسَ لِأَحَدٍ ذَلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِاخْتِصَارٍ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ. وَلَهُ طَرِيقٌ تَأْتِي فِي الْبَعْثِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میں وہ پہلا شخص ہوؤں گا' جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی' اور میں وہ پہلا شخص ہوؤں گا' جو اپنا سر (قیامت کے دن سجدہ سے) اُٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو تمام امتوں کے درمیان' اپنی امت کو پہچان لوں گا' میرے پیچھے بھی اسی طرح ہوگا' میرے دائیں طرف بھی اسی طرح ہوگا' میرے بائیں طرف بھی اسی طرح ہوگا (یعنی دیگر تمام امتوں کے درمیان' میں اپنی امت کے افراد کو پہچان لوں گا) ایک صاحب نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک کی دیگر تمام امتوں کے درمیان' اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے اثر کی وجہ سے' وہ لوگ روشن اور چمکدار ہوں گے' یہ نشانی اُن کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی' میں انہیں پہچان لوں گا' کہ اُن کے نامہ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں ہونگے' اور میں اُنہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے آگے بھاگ رہے ہوں گے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے' اس روایت کے اور طرق بھی ہیں' جو آگے چل کر'' دوبارہ زندہ کیے جانے'' سے متعلق باب میں آئیں گے۔

1141 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: "غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعَرَنِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی امت کے جن افراد کو نہیں دیکھا آپ ﷺ اُنہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ وضو کی وجہ سے روشن اور چمکدار (پیشانیوں کے مالک) ہوں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن حسین عربی ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

1142 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: "غُرًّا". أَحْسَبُهُ قَالَ: "مُحَجَّلُوْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ اُس شخص کو کیسے پہچانیں گے؟ اپنی امت کے جس شخص کو آپ ﷺ نے نہ دیکھا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چمک کی وجہ سے (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وضو کے آثار کی وجہ سے' وہ روشن ہوں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1143 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: جِئْتُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَاكِبًا حَتّٰى حَلَلْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابِي: مَنْ يَرْعَى لَنَا إِبِلَنَا وَنَنْطَلِقُ فَنَقْتَبِسُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَاحَ اقْتَبَسْنَاهُ مَا سَمِعْنَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلِّي مَغْبُونٌ، أَيَسْمَعُ أَصْحَابِي مَا لَمْ أَسْمَعْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَحَضَرْتُ يَوْمًا، فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوءًا كَامِلًا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ - كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ تَقَدَّمَ، وَتَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ.

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بارہ افراد سمیت آیا' یہاں تک کہ ہم نبی اکرم ﷺ (کے شہر مبارک) میں حاضر ہوئے میرے ساتھیوں نے کہا: کون شخص اونٹوں کی دیکھ بھال کرے گا؟ تاکہ ہم جا کر نبی اکرم ﷺ سے استفادہ کریں' جب ہم واپس آئیں گے' تو اُسے وہ بتا دیں گے' جو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا' میں نے کہا: میں ایسا کروں گا' پھر میں نے بعد میں سوچا' اس حوالے سے میں تو نقصان میں رہوں گا' کیونکہ میرے ساتھی جو بات سن لیں گے' وہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی ہو گی' ایک دن میری موجودگی میں' میں نے ایک شخص کو سنا' وہ بیان کر رہا تھا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص پورا وضو کرے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے

اُس دن تھا' جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ مکمل روایت کتاب الایمان میں گزر چکی ہے اور اس روایت پر کلام بھی گزر چکا ہے۔

1144 - وَعَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطُّهُوْرِ فَقَالَ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُمَضْمِضُ فَاهُ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ اَصَابَهَا بِلِسَانِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ اِلَّا كَانَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ، وَقَدْ جَمَعُوْا عَلٰى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طہارت حاصل کرنے (یعنی وضو کے) کے بارے میں سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مسلمان (وضو کرتے ہوئے) اپنا منہ دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر اس گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس شخص نے اس دن میں' اپنی زبان کے ذریعے کیا ہو اور جب آدمی اپنے بازو دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جن کا ارتکاب اس کے ہاتھوں نے کیا ہو' اور جب وہ اپنے سر پر مسح کرتا ہے (تو گناہوں سے پاک ہونے کے حوالے سے) وہ اُس دن کی مانند ہو جاتا ہے' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1145 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ، فَيُمَضْمِضُ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا لِسَانُهُ، وَلَا يَسْتَنْشِقُ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ وَجَدَ رِيْحَهَا بِاَنْفِهِ، وَلَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ اِلَّا تَنَاثَرَ مِنْ عَيْنَيْهِ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِهِمَا، وَلَا يَغْسِلُ شَيْئًا مِنْ يَدَيْهِ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ بَطَشَ بِهَا، وَلَا يَغْسِلُ شَيْئًا مِنْ رِجْلَيْهِ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشٰى بِهِمَا اِلَيْهَا، فَاِذَا خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا حَسَنَةٌ، وَمُحِيَ بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةٌ، حَتّٰى يَاْتِيَ مَقَامَهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيْحِ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مسلمان نماز کے لیے وضو کرتا ہے' تو جب وہ کلی کرتا ہے' تو پانی کے قطروں کے ساتھ اس کا ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کے بارے میں اس کی زبان نے کلام کیا تھا' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو پانی کے قطروں کے ساتھ اس کا ہر وہ گناہ نکل جاتا

ہے جس کی بو کو اس نے اپنی ناک کے ذریعے محسوس کیا تھا' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو پانی کے قطروں کے ہمراہ اس کی آنکھوں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے ان دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو پانی کے قطروں کے ہمراہ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کو اس نے ہاتھ کے ذریعے پکڑا تھا' جب وہ پاؤں دھوتا ہے' تو پانی کے قطروں کے ہمراہ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پھر جب وہ مسجد کی طرف جاتا ہے' تو ہر ایک قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' یہ ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ منقول ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ يَبِيتُ عَلَى طَهَارَةٍ)

باب: جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرے

1146 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ، فَلَا يَسْتَيْقِظُ مِنْ لَيْلٍ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ كَمَا بَاتَ طَاهِرًا".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مَيْمُونُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: لَيَّنَهُ أَبُو حَاتِمٍ. وَفِي إِسْنَادِ الطَّبَرَانِيِّ الْعَبَّاسُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: يَرْوِي عَنْ عَطَاءٍ، وَسَاقَ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَقَالَ: لَا يَصِحُّ حَدِيثُهُ قُلْتُ: قَدْ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ، وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ، كَذٰلِكَ هُوَ عِنْدَ الْبَزَّارِ، وَأَرْجُو أَنَّهُ حَسَنُ الْإِسْنَادِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ فِيمَنْ يَبِيتُ طَاهِرًا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا، وَلَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طَهِّرُوا هٰذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ، لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ؛ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا".

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص باوضو حالت میں رات گزارتا ہے' تو اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات بھر رہتا ہے' وہ شخص رات میں جس وقت بھی بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کر دے' کیونکہ اس نے باوضو

1146- صحیح ابن حبان - کتاب الطہارۃ' باب فضل الوضوء - ذکر استغفار الملک للبائت متطہرا عند استیقاظہ' حدیث: 1056 مسند عبد اللہ بن المبارک' حدیث: 65 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' ومما اسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - عطاء بن ابی رباح' حدیث: 13403 شعب الإیمان للبیہقی - فضل الوضوء' حدیث: 2656 الزہد والرقائق لابن المبارک - باب فضل ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 1228

حالت میں رات گزاری ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی میمون بن زید ہے امام ذہبی فرماتے ہیں: ابوحاتم نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام طبرانی کی سند میں ایک راوی عباس بن عتبہ ہے امام ذہبی فرماتے ہیں: اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت سلیمان احول نے عطاء سے نقل کی ہے اور وہ ''صحیح'' کے رجال میں سے ایک ہیں امام بزار نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے تو مجھے یہ امید ہے کہ یہ سند کے حوالے سے ''حسن'' ہوگی اس سے پہلے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے جو اس شخص کے بارے میں ہے جو باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے اور یہ حدیث اس سے پہلے والے باب میں گزری ہے امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کردے گا جو شخص باوضو حالت میں رات بسر کرتا ہے تو اس کے ہمراہ اس کے لحاف میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے وہ شخص رات میں جس وقت بھی اٹھتا ہے (یا پہلو بدلتا ہے) تو وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کردے! کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے''۔

(بَابٌ فِي الِاسْتِعَانَةِ عَلَى الْوُضُوءِ)

باب: وضو کے لئے مدد لینا

1147 - عَنْ اَبِي الْجَنُوبِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا يَسْتَقِي مَاءً لِوُضُوئِهِ، فَبَادَرْتُهُ اَسْتَقِي لَهُ فَقَالَ: مَهْ يَا اَبَا الْجَنُوبِ، فَاِنِّي رَاَيْتُ عُمَرَ يَسْتَقِي مَاءً لِوُضُوئِهِ، فَبَادَرْتُهُ اَسْتَقِي لَهُ، فَقَالَ: مَهْ يَا اَبَا الْحَسَنِ، فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِي مَاءً لِوُضُوئِهِ، فَبَادَرْتُهُ اَسْتَقِي لَهُ فَقَالَ: "مَهْ يَا عُمَرُ، اِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يُشْرِكَنِي فِي طُهُورِي اَحَدٌ.

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَاَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفٌ.

ابوجنوب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی لیا میں لپک کر اُن کی طرف گیا تا کہ انہیں وضو کروا دوں تو انہوں نے فرمایا: اے ابوجنوب! رک جاؤ! ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کے لیے پانی لیا میں انہیں وضو کروانے کے لیے آگے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے ابوالحسن! رک جاؤ! (انہوں نے یہ بتایا:) ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے لگے ہیں میں آپ کو وضو کروانے کے لیے آگے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے عمر! رک جاؤ' میں اِس بات کو ناپسند کرتا ہوں' کہ میرے وضو میں کوئی میرا شریک ہو"۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1148 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ لِلْمَغِيبِ وَمَعِي كُوزٌ مِنْ مَاءٍ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ وَقَعَدْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَ، فَوَضَّأْتُهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس وقت نکلا' جب سورج غروب ہو گیا تھا' یا غروب ہونے کے قریب تھا' میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' میں آپ کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ واپس تشریف لائے' تو میں نے آپ ﷺ کو وضو کروایا...... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن ابان ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

(بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ)

باب: وضو کی فرضیت

1149 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقْبَلُ اللهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيْهِ ابْنُ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ حرام مال سے صدقہ' اور وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے ابن سنان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس سے یزید بن ابوحبیب نے نقل کیا ہے' میں نے کسی کو اس کا (یعنی ابن سنان کا) ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1150 - وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ الْحَرَّانِيُّ، قِيلَ فِيْهِ: كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"وضو کے بغیر نماز اور حرام مال میں سے دیا جانے والا صدقہ قبول نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی وہب بن حفص حرانی ہے اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ کذاب ہے۔

1151 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طَهُورٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْقُرْدُوَانِيُّ، لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ حرام مال سے صدقہ اور وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن یزید قردوانی ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد کے علاوہ کسی اور نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

1152 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبَّادُ بْنُ اَحْمَدَ الْعَرْزَمِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور حرام مال میں سے (دیے جانے والے) صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عباد بن احمد عرزمی ہے اور وہ متروک ہے۔

1153 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهُورٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ الْاَسْلَمِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ، وَقَالَ اَبُو زُرْعَةَ: صَدُوقٌ فِيهِ لِينٌ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ: ثِقَةٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وضو کے بغیر نماز اور حرام مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی کثیر بن زید اسلمی ہے جسے ابن حبان نے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے "ثقہ" قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

1154 - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً

بِغَيْرِ طُهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز' اور حرام مال میں سے (دیے جانے والے) صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1155 - وَعَنْ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَا يَذْكُرُ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ الْأَنْصَارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

حضرت ابوسبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو' اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اُس سے پہلے اللہ کا نام ذکر نہ کرے' اور وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا' جو مجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا' جو انصار کے حق کو نہ پہچانتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ابو یزید بن عبداللہ بن انیس ہے' میں نے کسی کو اِس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1156 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَعْرِفْ شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ ثَابِتَ بْنَ نُعَيْمٍ الْهَوْجِيَّ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے:

''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ میں امام طبرانی کے استاد ثابت بن نعیم ہوجی سے واقف نہیں ہوں۔

1157 - وَعَنْ عِيسَى بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ، لَا صَلَاةَ إِلَّا بِوُضُوءٍ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَمْ يُؤْمِنْ بِي مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَعِيسَى بْنُ سَبْرَةَ وَأَبُوهُ وَعِيسَى بْنُ يَزِيدَ لَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

عیسیٰ بن سبرہ' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"ایک دن نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اُس سے پہلے اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا' اور وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا' جو مجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا' جو انصار کے حق کو نہ پہچانتا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' عیسیٰ بن سبرہ' اس کا باپ' اور عیسیٰ بن یزید' میں نے کسی کو اِن میں سے کسی ایک کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1158 - وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُوَيْطِبٍ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ، وَلَمْ يُؤْمِنْ بِيْ مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْهَا نَفْسِهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَنْهَا عَنْ أَبِيْهَا. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَفِيْهِ أَبُوْ ثِفَالٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: فِيْ حَدِيْثِهِ نَظَرٌ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ رباح بن عبدالرحمن بن حویطب' اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا' جو مجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا' جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو' اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو' اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اُس سے پہلے اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام احمد نے اسی خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور اُنہوں نے یہ روایت اِس خاتون کے حوالے سے' اِن کے والد سے بھی نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوثفال ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے اس روایت کے بقیہ رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1159 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عِمَارَةَ أَخِيْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: عِظْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. قَالَ: إِذَا أَنْتَ قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَيَأْتِيْ فِي الْمَوَاعِظِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

❁❁ حضرت سعد بن عمارہ رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق بنوسعد بن بکر سے ہے' اور اُنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اُن کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے کہا: آپ مجھے میری ذات کے بارے میں نصیحت کیجئے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! تو انہوں نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو! تو اچھی طرح وضو کرو' کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو' اور

اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا' جس کی نماز نہ ہو'' ...... اِس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے' جو مواعظ سے متعلق باب میں آئے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبید اللہ بن سعد ہے' جس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے' میں نے کسی کو اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(بَابُ التَّيَامُنِ فِي الْوُضُوءِ)

باب: وضو میں دائیں طرف کے اعضاء پہلے دھونا

1160 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَجَعَلَ يَغْرِفُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى الْيُسْرَى.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کے طریقے) کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

(بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ)

باب: وضو کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1161 عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّاَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ رَاَيْتُمْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَحَدِيْثُ عُثْمَانَ فِي الصَّحِيحِ، وَرِجَالُ هٰذَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے پانی منگوایا اور ''مقاعد'' کے پاس وضو کرتے ہوئے اعضاء کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں نے اللہ کے رسول کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' میں مذکور ہے اور اس روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1162 - وَعَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِالْوُضُوءِ وَعِنْدَهُ الزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَلِيٌّ وَسَعْدٌ، فَتَوَضَّاَ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلَى يَمِينِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَعَلَى شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ رَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَهَا ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِينَ حَضَرُوا: أَنَاشِدُكُمُ اللهَ - عَزَّ وَجَلَّ - أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ كَمَا تَوَضَّأْتُ الْآنَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. وَذَلِكَ لِشَيْءٍ بَلَغَهُ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى. وَأَبُو النَّضْرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَشَرَةِ، وَفِيهِ أَيْضًا: غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مَرَّةً، وَقَالَ مَرَّةً: صَالِحٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ ابونضر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' اُس وقت ان کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ موجود تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کرنا شروع کیا' یہ حضرات دیکھ رہے تھے' انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دائیں بازو پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر بائیں بازو پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر انہوں نے حاضرین سے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی وضو کیا ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ انہیں اس حوالے سے کوئی اطلاع ملی تھی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ابونضر نامی راوی نے ''عشرہ مبشرہ'' میں سے کسی سے سماع نہیں کیا ہے' اس کی سند میں یہ بھی مذکور ہے' ایک راوی غسان بن الربیع ہے' جسے امام دارقطنی نے ایک مرتبہ ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے' ابن حبان نے اس راوی کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

1163 - وَعَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ وَهُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَمَرَّ بِيَدَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا عَلَى لِحْيَتِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأْتُ لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ رَكَعْتُ رَكْعَتَيْنِ كَمَا رَأَيْتُهُ رَكَعَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ: "مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ - غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاتِهِ بِالْأَمْسِ".

قُلْتُ: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا' وہ اس وقت مسجد کے دروازے کے پاس موجود تھے' انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے' کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے دونوں بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' اور اپنے ہاتھ کان کے بیرونی حصے پر پھیرے' پھر انہیں اپنی داڑھی پر پھیرا' پھر انہوں نے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے' پھر انہوں نے اُٹھ کر دو

رکعت ادا کیں اور پھر یہ فرمایا: میں نے تمہارے سامنے اُسی طرح وضو کیا ہے' جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر میں نے اسی طرح دو رکعات ادا کی ہیں' جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب نبی اکرم ﷺ وہ دو رکعات ادا کر کے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح میں نے وضو کیا ہے اور پھر دو رکعات یوں ادا کرے کہ اس دوران اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے' تو اس شخص کے ان دو رکعات' اور اس سے پچھلے دن کی نماز کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور یہ "صحیح" میں اختصار کے ساتھ منقول ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1164 - وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَطَهَّرَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ ضَحِكَ، قَالَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِي مَا اَضْحَكَنِي؟ قُلْنَا: مَا اَضْحَكَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: ضَحِكْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِوَضُوءٍ قَرِيبًا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ كَمَا ضَحِكْتُ، ثُمَّ قَالَ: "اَلَا تَسْاَلُوْنِي مَا اَضْحَكَنِي؟ "قُلْنَا: مَا اَضْحَكَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَضْحَكَنِي اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّاَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ - حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ اَصَابَ بِوَجْهِهِ، فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ.

❀❀ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر پر مسح کیا' اپنے پاؤں دھوئے اور پھر ہنس پڑے' انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے؟ کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے ہنسنے کی وجہ یہ ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اِس جگہ کے قریب وضو کا پانی منگوایا' پھر آپ نے اُسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے وضو کیا ہے' پھر آپ ﷺ اُسی طرح ہنس پڑے' جس طرح میں ہنس پڑا ہوں' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے؟ کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات پر ہنسا ہوں کہ جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کا ہر وہ گناہ ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اپنے چہرے کے ذریعے کیا ہو' جب وہ بندہ اپنے بازو دھوتا ہے تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں' اور یہ "صحیح" میں اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

1165 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قَوْلَهُ: مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے چہرہ تین مرتبہ دھویا اور سر پر دو مرتبہ مسح کیا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا'' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1166 - وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ - وَكَانَ اَمِيْرًا بِعُمَانَ، فَكَانَ كَخَيْرِ الْاُمَرَاءِ - قَالَ: قَالَ اَبِي: اجْتَمِعُوْا فَلَاُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ، وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّي، فَاِنِّي لَا اَدْرِي مَا قَدْرُ صُحْبَتِي اِيَّاكُمْ. قَالَ: فَجَمَعَ بَنِيْهِ وَاَهْلَهُ، وَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَغَسَلَ هٰذِهٖ ثَلَاثًا - يَعْنِي الْيُسْرٰى - ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ هٰذِهِ الرِّجْلَ - يَعْنِي الْيُمْنٰى - ثَلَاثًا، وَغَسَلَ هٰذِهِ الرِّجْلَ - يَعْنِي الْيُسْرٰى - ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا مَا اَلَوْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ یزید بن براء بن عازب جو ''عمان'' کے گورنر تھے اور بہترین گورنر تھے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ کہا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! تاکہ میں تم لوگوں کو یہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے اور آپ کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے؟ کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں اور کتنا عرصہ تمہارے ساتھ رہوں گا؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنے بال بچوں کو اکٹھا کیا اور وضو کا پانی منگوایا' انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' اپنا دایاں بازو تین مرتبہ دھویا' اپنا یہ والا تین مرتبہ دھویا' اُن کی مراد بایاں بازو تھا' پھر انہوں نے اپنے سر کا اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا' پھر انہوں نے یہ یعنی دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا' پھر یہ یعنی بایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے کہ میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1167 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ (اَبِي) قُرَادٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا قَالَ: فَرَاَيْتُهُ خَرَجَ لِلْخَلَاءِ، فَاتَّبَعْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ اَوِ الْقَدَحِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فَجَلَسْتُ لَهُ بِالطَّرِيْقِ حَتّٰى انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ

اللهِ، الْوُضُوءِ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَكَفَأَهَا، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ قَبَضَ عَلَى يَدِهِ وَاحِدَةً، ثُمَّ قَبَضَ الْمَاءَ قَبْضًا بِيَدِهِ فَضَرَبَ بِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ، فَنَضَحَ بِيَدِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ.

قُلْتُ: هٰكَذَا هُوَ الْأَصْلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ - وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ مِنْهُ: كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ - وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہیں' تو میں برتن' راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ دور تشریف لے جاتے تھے' میں آپ کے لئے راستے میں بیٹھ گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ وضو کریں گے؟ یہاں وضو کا پانی موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے' آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے دھویا' پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کیا' اور چلو میں پانی لے کر اپنے بازو پر ایک مرتبہ بہایا' پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنی مٹھی میں پانی لیا اور اسے اپنے پاؤں کے اوپری حصے پر ڈالا' آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے پاؤں کے اوپری حصے پر پانی چھڑکا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: "اصل" میں یہ روایت اِسی طرح مذکور ہے' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اِس میں سے صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ قضائے حاجت کرنے لگتے' تو آپ دور تشریف لے جاتے" اِس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

1168 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ تَمَضْمَضَ وَمَسَحَ لِحْيَتَهُ بِالْمَاءِ مِنْ تَحْتِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ وَاصِلُ بْنُ السَّائِبِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلی کرتے تھے اور پانی کے ذریعے اپنی داڑھی کا نیچے کی طرف سے مسح کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی واصل بن سائب ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1169 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا.

قُلْتُ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ خَلَا قَوْلَهُ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا آپ نے تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے تین مرتبہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا'' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1170 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ (ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ) ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ سُمَيْعٍ عَنْهُ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَسُمَيْعٌ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَقَالَ: لَا اَدْرِي مَنْ هُوَ، وَلَا ابْنَ مَنْ هُوَ، وَالظَّاهِرُ اَنَّهُ اعْتَمَدَ فِي تَوْثِيْقِهِ عَلَى غَيْرِهِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں سمیع نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے سمیع نامی راوی کا تذکرہ امام ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے اور کس کا بیٹا ہے؟ (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ اُنہوں نے اِسے ''ثقہ'' قرار دینے میں کسی اور پر اعتماد کیا ہے۔

1171 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ تَوَضَّاَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّاَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا فَذَاكَ وُضُوْئِي وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ زَيْدٌ الْعَمِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ وُثِّقَ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَلِابْنِ عُمَرَ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ حَدِيْثٌ مُطَوَّلٌ فِي هٰذَا، وَفِي كُلٍّ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ مَا لَيْسَ فِي الْاٰخَرِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک ایک مرتبہ وضو کرتا ہے (یعنی وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو ایک مرتبہ دھوتا ہے) تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے تو اسے اجر کے دو کفل ملیں گے اور جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کرام کا وضو کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی زید عمی ہے اور وہ ضعیف ہے اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے اس

روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور وہ اس سے طویل حدیث ہے' تاہم دونوں روایات میں کچھ چیزیں ایسی ہیں' جو دوسری میں نہیں ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1172 - وَعَنْ رَاشِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِالزَّاوِيَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ كُنْتَ تُوَضِّئُهُ. قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوُضُوءٍ، فَأُتِيَ بِطَسْتٍ وَبِقَدَحٍ نُحِتَ (يَقُولُ) كَمَا نُحِتَ (فِي أَرْضِهِ) فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، فَأَنْعَمَ غَسْلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ أَمَرَّهَا عَلَى أُذُنَيْهِ، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّيْهِ جَمِيعًا فِي الْمَاءِ. قَالَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❀❀ راشد ابومحمد حمانی بیان کرتے ہیں: میں نے ''زاویہ'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا' تو میں نے اُن سے کہا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسا ہوتا تھا؟ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ اس طرح وضو کر کے دکھاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے' پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' تو ایک طشت اور ایک پیالہ لایا گیا جو پتھر سے بنا ہے' وہ اُن کے سامنے رکھا گیا' انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا' اور پھر دونوں ہاتھ اچھی طرح دھوئے' پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا' پھر اپنا دایاں بازو (آستین سے) نکال کر اُسے تین مرتبہ دھویا' پھر بایاں بازو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا' البتہ انہوں نے اپنے کانوں پر بھی ہاتھ پھیرا اور اُن پر مسح کیا' پھر انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی میں داخل کیں'...... راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1173 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: سَأَلْتَنِي كَيْفَ أَتَوَضَّأُ، وَلَا تَسْأَلُنِي كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟! رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: "بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ _.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَالْبَزَّارُ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❀❀ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں کیسے وضو کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے' کہ میں کیسے وضو کروں؟ تم نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا: کہ آپ نے' اللہ کے رسول کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ (پھر انہوں نے بتایا:) میں نے اللہ کے رسول کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین' تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھوتے تھے' آپ نے یہ ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے اِسی بات کا حکم دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے امام بزار نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1174 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَقَالَ: "هٰذَا الْوُضُوءُ الَّذِي لَا يَقْبَلُ اللهُ الصَّلَاةَ إِلَّا بِهِ". ثُمَّ تَوَضَّأَ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ، فَقَالَ: "هٰذَا وُضُوءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ". ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، فَقَالَ: "هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا' اور ایک' ایک مرتبہ وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ وضو ہے' کہ اللہ تعالیٰ اس کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا' پھر آپ نے دو' دو مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ تم سے پہلے کی امتوں کا وضو کا طریقہ ہے' پھر آپ نے تین' تین مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کرام کا وضو کا طریقہ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1175 - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ. فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، وَرَأَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَلَهُ فِي الْكَبِيرِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَرَّةً مَرَّةً. وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا' دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان صحابی کے حوالے سے معجم کبیر میں یہ روایت منقول ہے:

''میں نے اللہ کے رسول کو تین' تین مرتبہ' دو' دو مرتبہ اور ایک' ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے

ان دونوں روایات کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1176 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ الْوُضُوءُ؟ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَاهِرِ أُذُنَيْهِ مَعَ رَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "هٰكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ فَقَدْ تَعَدَّى وَظَلَمَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَلَهُ فِي الصَّحِيحِ حَدِيثٌ غَيْرُ هٰذَا. وَفِيهِ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى وَجَمَاعَةٌ، وَوَثَّقَهُ دُحَيْمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! وضو کیسے کیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھویا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' اور تین مرتبہ کلی کی' اور ناک میں پانی ڈالا' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اور اپنے سر کا مسح کیا' سر کے ہمراہ آپ نے اپنے دونوں کانوں کے بیرونی حصے کا بھی مسح کیا' پھر آپ نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح وضو ہوگا جو شخص اس سے زیادہ کرے گا' وہ زیادتی اور ظلم کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان صحابی کے حوالے سے ''صحیح'' میں اس کے علاوہ حدیث منقول ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے' جسے امام احمد' یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ دحیم نے اُسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1177 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَطَهَّرُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ إِنَاءٌ قَدْرَ الْمُدِّ، وَإِنْ زَادَ فَقَلَّمَا زَادَ، وَإِنْ نَقَصَ فَقَلَّمَا نَقَصَ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰكَذَا التَّطَهُّرُ؟ قَالَ: "هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت وضو کر رہے تھے' آپ کے سامنے جو برتن موجود تھا' اس میں ایک ''مد'' کی مقدار میں پانی آتا تھا' اگر زیادہ ہوتا' تو تھوڑا سا زیادہ ہوتا' اور اگر کم ہوتا' تو تھوڑا سا کم ہوتا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے' کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ایسا آپ نے تین' تین مرتبہ کیا' آپ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' اور اپنی داڑھی کا خلال کیا' پھر اپنے دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اور اپنے سر اور دونوں کانوں پر دو' دو مرتبہ مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے' اور انہیں اچھی طرح صاف کیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اسی طرح طہارت حاصل کی جاتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی نافع ابوہرمز ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

1178 - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَمِينِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَمَسَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ بِهَا عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثًا، ثُمَّ غَمَسَ الْيُمْنَى فَحَفَنَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ، فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَحَمَلَ بِهِمَا مَاءً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَمَسَحَ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ وَأَدْخَلَ خِنْصَرَهُ فِي دَاخِلِ أُذُنِهِ لِيَبْلُغَ الْمَاءَ، ثُمَّ

مَسَحَ رَقَبَتَهُ وَبَاطِنَ لِحْيَتِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءِ الْوَجْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا حَتَّى جَاوَزَ الْمِرْفَقَ، وَغَسَلَ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى جَاوَزَ الْمِرْفَقَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ، وَمَسَحَ رَقَبَتَهُ وَبَاطِنَ لِحْيَتِهِ بِفَضْلِ مَاءِ الرَّأْسِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ أَصَابِعَهَا وَجَاوَزَ بِالْمَاءِ الْكَعْبَ، وَرَفَعَ فِي السَّاقِ الْمَاءَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَوَضَعَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى تَحَدَّرَ مِنْ جَوَانِبِ رَأْسِهِ، وَقَالَ: "هَذَا تَمَامُ الْوُضُوءِ"، فَدَخَلَ مِحْرَابَهُ، وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ، وَنَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ النَّسَائِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَفِي سَنَدِ الْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ. وَفِي حَدِيثِ الْبَزَّارِ طُولٌ فِي أَمْرِ الصَّلَاةِ يَأْتِي فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ إِنْ شَاءَ اللهُ.

❁❁ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک برتن لایا گیا' جس میں پانی تھا' آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالا' پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' اور اس کے ذریعے بائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالا' پھر اپنے دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈال کر چلو میں پانی لیا اور اس کے ذریعے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' ایسا آپ نے تین مرتبہ کیا' پھر اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کئے' ان میں پانی لیا اور اس کے ذریعے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا' اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا اور اپنی چھوٹی انگلی کان میں داخل کی' تا کہ وہاں تک پانی پہنچ جائے' پھر آپ نے اپنی گردن کا اور داڑھی کے نیچے والے حصے کا' چہرے کے پانی سے بچ جانے والے پانی کے ذریعے مسح کیا' پھر آپ نے اپنا دایاں بازو تین مرتبہ دھویا' یہاں تک کہ کہنی سے اوپر تک دھویا' پھر بایاں بازو اسی طرح کہنی سے اوپر تک دھویا' پھر آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا اور کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کیا' آپ نے اپنی گردن اور داڑھی کے نیچے والے حصے کا' سر کے پانی سے بچ جانے والے پانی کے ذریعے مسح کیا' پھر آپ نے اپنا دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں کا خلال کیا' یہاں تک کہ پانی ٹخنے سے اوپر تک آیا' آپ نے پانی پنڈلی تک ڈالا' پھر اپنے بائیں پاؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا' پھر اپنی دائیں ہتھیلی میں' چلو میں پانی لیا' اور اسے اپنے سر پر ڈال دیا یہاں تک کہ وہ سر کے اطراف سے نیچے آ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکمل وضو ہے' پھر آپ محراب میں داخل ہوئے' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنا لی' آپ نے اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا......۔

علامہ ہیثمی بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ حدیث امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن عبد الجبار ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' امام بزار اور امام طبرانی کی سند میں ایک راوی محمد بن حجر ہے اور وہ

ضعیف ہے امام بزار کی نقل کردہ روایت میں نماز کا تذکرہ طوالت کے ساتھ ہے اور وہ روایت آگے چل کر "نماز کے طریقے" سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1179 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَزَادَ: " ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى " وَفِيْهِ مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنُ مَعِيْنٍ فِيْ رِوَايَةٍ، وَوَثَّقَهُ فِيْ اُخْرٰى.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

"پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز ادا کی"۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی مندل بن علی ہے جسے امام احمد اور علی بن مدینی نے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے "ضعیف" قرار دیا ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق انہوں (یعنی یحییٰ بن معین) نے اُسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1180 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمَرْفِقَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ يُقْبِلُ بِيَدَيْهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِهِ، وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ اِلٰى مُقَدَّمِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: لَا يُرْوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَبَكَّارٌ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، وَابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَالِحٌ. قُلْتُ: وَشَيْخُ الْبَزَّارِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ الْعَوَّامِ لَمْ اَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا آپ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے پھر آپ نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے آپ نے پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے اور بکار نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے اس کا بیٹا عبدالرحمٰن صالح ہے میں یہ کہتا ہوں: امام بزار کے استاد محمد بن صالح بن عوام کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں پایا اس روایت کے بقیہ رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1181 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمَضْمِضْ ثَلَاثًا؛ فَاِنَّ الْخَطَايَا تَخْرُجُ مِنْ وَجْهِهِ، وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ

فِي أُذُنَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ أَبُو مُوسَى الْحَنَّاطُ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص وضو کرے تو اُسے تین مرتبہ کلی کرنی چاہیے کیونکہ (اس کی وجہ سے) اُس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں اور تین مرتبہ دونوں بازو دھونے چاہئیں اور تین مرتبہ سر پر مسح کرنا چاہیے پھر اُسے اپنے ہاتھ کان میں داخل کرنے چاہئیں اور پھر اپنے پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالنا چاہیے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوموسیٰ حناط ہے اور وہ متروک ہے۔

1182 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ صَلَّى؟ قُلْنَا: بَلَى. فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، وَأَمَسَّ أُذُنَيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبًا فَاشْتَمَلَ بِهِ وَصَلَّى. قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ حِبِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبَّادِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيُّ، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ

عبدالرحمن بن عباد بن یحییٰ بن خلاد زرقی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ (کر کے) نہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے اور کیسے نماز ادا کرتے تھے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے سر کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کیا انہوں نے اپنے کانوں پر بھی ہاتھ پھیرا اور دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے پھر انہوں نے کپڑا لے کر اُسے لپیٹا اور نماز ادا کی انہوں نے یہ بتایا: میں نے اپنے محبوب (یعنی) اللہ کے رسول کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس طرح وضو کر کے نماز ادا کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن عباد بن یحییٰ بن خلاد زرقی ہے میں نے کسی کو اُس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1183 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَتَنَاوَلَ الْمَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَرَشَّ عَلَى قَدَمَيْهِ فَغَسَلَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم "بقیع غرقد" کی طرف تشریف لے گئے آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے دونوں بازوؤں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا پھر اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اپنے قدموں پر ڈالا

اور انہیں دھولیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1184 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مرتبہ دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ ان میں سے ہر طرح وضو کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعید مصلوب ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1185 - وَعَنْ اَبِي كَاهِلٍ اَنَّهُ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اَعْطَانَا اللّٰهُ مِنْكَ خَيْرًا كَثِيرًا، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَلَمْ يُوَقِّتْ، وَطَهَّرَ قَدَمَيْهِ وَلَمْ يُوَقِّتْ، وَقَالَ: "يَا (اَبَا) كَاهِلٍ، ضَعِ الطَّهُورَ مَوَاضِعَهُ، وَاَبْقِ فَضْلَ طَهُورِكَ لِاَهْلِكَ، لَا تُعَطِّشْ اَهْلَكَ، وَلَا تَشُقَّ عَلَى خَادِمِكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْهَيْثَمُ بْنُ جَمَّازٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپ اُس وقت وضو کرنے لگے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بہت سی بھلائی عطا کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر کا مسح کیا' تاہم انہوں نے متعین نہیں کیا' اور دونوں پاؤں دھوئے اور متعین نہیں کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! تم وضو کے پانی کو اس کے مخصوص مقام پر ڈالو! اور وضو کا بچ جانے والا پانی اپنے اہل خانہ کے لئے باقی رہنے دو! تم اپنے اہلخانہ کو پیاسا نہ رکھو! اور اپنے خادم کو مشقت کا شکار نہ کرو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن جماز ہے اور وہ متروک ہے۔

1186 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي فِيهِ، وَكَانَ يَبْلُغُ بِرَاحَتَيْهِ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ مَسَحَ بِاِصْبَعَيْهِ مَا اَدْبَرَ وَاُذُنَيْهِ مَعَ رَاْسِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَهٰكَذَا وَجَدْتُهُ فِي الْاَصْلِ

وَفِيهِ وَاصِلُ بْنُ السَّائِبِ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے' تو تین مرتبہ ناک صاف کرتے تھے'

کلی کرتے تھے اپنی انگلی منہ میں ڈالتے تھے جب آپ چہرہ دھوتے تھے تو اپنی ہتھیلیاں کانوں پر بھی پھیرتے تھے اور جب آپ اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو انگلیوں کے ذریعے پیچھے والے حصے کا مسح کرتے تھے سر کے ہمراہ آپ کانوں کا بھی مسح کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے میں نے ''اصل'' میں یہ روایت اسی طرح پائی ہے اس کی سند میں ایک راوی واصل بن سائب ہے اور وہ متروک ہے۔

1187 - وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ عباد بن تمیم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پہلے اپنا چہرہ دھویا اور دونوں بازو دھوئے پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے سر کا مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1188 - وَلَهُ فِي الْكَبِيرِ أَيْضًا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِالْمَاءِ عَلَى لِحْيَتِهِ وَرِجْلَيْهِ. وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ انہی صحابی کے حوالے سے معجم کبیر میں یہ روایت بھی منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنی داڑھی اور پاؤں پر پانی کے ذریعے مسح کیا۔

اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1189 - وَعَنْ نِمْرَانِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا لِلرَّأْسِ مَاءً جَدِيدًا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ، ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي "الثِّقَاتِ".

❁❁ نمران بن جاریہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی دہشم بن قران ہے جسے ایک جماعت نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

1190 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ فَضَلَ مَاءٌ حَتَّى يُسِيلَهُ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے تو کچھ پانی بچا لیتے تھے یہاں تک کہ اُسے سجدہ کے مقام پر بہاتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1191 - وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ مَوْضِعَ سُجُودِهِ بِالْمَاءِ حَتَّى سَيَّلَهُ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے پانی کے ذریعے سجدے کے مقام کو دھوتے تھے یہاں تک کہ آپ سجدہ کے مقام پر پانی بہاتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1192 - وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ بِالْمَاءِ عَلَى رِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ.

❁❁ عباد بن تمیم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے پانی کے ذریعے اپنے پاؤں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد کا معاملہ مختلف ہے۔

1193 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَسْلِ فَغَسَلْنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ تَابِعِيٌّ فَلَا أَدْرِي سَقَطَ الصَّحَابِيُّ مِنْ خَطَإٍ أَوْ هُوَ هَكَذَا، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ عبداللہ بن بدر بیان کرتے ہیں: قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا' لیکن اللہ کے رسول نے ہمیں دھونے کا حکم دیا' تو ہم دھوتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' عبداللہ بن بدر نامی راوی تابعی ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ غلطی کی وجہ سے صحابی کا ذکر نہیں ہوا' یا یہ روایت اسی طرح ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن جابر ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1194 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رَجَعَ قَوْلُهُ إِلَى غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِي قَوْلِهِ (وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)

(المائدة:6).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَقَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے پاؤں دھونے کے حکم کے بارے میں اپنے قول سے رجوع کرلیا تھا' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے: ''اور تم اپنے پاؤں ٹخنوں تک''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' قتادہ نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

(بَابٌ فِي الْأُذُنَيْنِ)

باب: کانوں کا بیان

1195 - عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: اَلَا اُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، (وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا)، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، (وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ) قَالَ: وَاعْلَمُوا اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ.

(ثُمَّ قَالَ: قَدْ تَحَرَّيْتُ لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ _ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ _) رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلَانِ مَجْهُولَانِ.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیسا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے پانی منگوایا اور تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا' تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے' سر کا مسح کیا' اور دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بات جان لو! دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے سامنے اہتمام کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس میں دو مجہول افراد ہیں۔

1196 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيهِ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان' سر کا حصہ ہیں (یعنی سر کی طرح ان کا بھی مسح کیا جائے گا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن سوار ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1197 - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ بْنِ مُفَضَّلٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: اَرَانِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوُضُوءَ، اَخَذَ رِكْوَةً فَوَضَعَهَا عَنْ يَسَارِهِ، وَصَبَّ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدَارَ الرِّكْوَةَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَاَخَذَ مَاءً جَدِيدًا لِصِمَاخِهِ فَمَسَحَ صِمَاخَهُ، فَقُلْتُ: قَدْ مَسَحْتَ اُذُنَيْكَ، فَقَالَ: يَا

غُلَامُ، اِنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ، لَيْسَ هُمَا مِنَ الْوَجْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ، هَلْ رَأَيْتَ؟ وَهَلْ فَهِمْتَ؟ (اَوْ أُعِيدُ عَلَيْكَ؟ فَقُلْتُ: قَدْ كَفَانِي وَقَدْ فَهِمْتُ) قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: وَعُمَرُ بْنُ اَبَانَ لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ. قُلْتُ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁❁ عمر بن ابان بن مفضل مدنی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کر کے دکھایا' انہوں نے پانی کا برتن لے کر اپنے بائیں طرف رکھا اور پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے برتن گھما کر دائیں طرف رکھا اور اسے تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' کانوں کے لیے انہوں نے نئے سرے سے پانی لے کر کان کا مسح کیا' تو میں نے کہا: آپ نے تو کان کا بھی مسح کر لیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! یہ دونوں (کان) سر کا حصہ ہیں' چہرے کا حصہ نہیں ہیں (یعنی سر کی طرح ان کا بھی مسح کیا جائے گا' انہیں چہرے کے ساتھ دھویا نہیں جائے گا) پھر انہوں نے دریافت کیا ہے: اے لڑکے! کیا تم نے دیکھ لیا ہے؟ کیا تم نے سمجھ لیا ہے؟ یا میں تمہارے سامنے دُہرا دوں؟ تو میں نے کہا: میری کفایت ہوگئی ہے' اور میں نے سمجھ لیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول کو اِسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر نقل کی ہے' امام ذہبی فرماتے ہیں: عمر بن ابان نامی راوی کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(بَابُ التَّخْلِيلِ)

باب: خلال کرنا

1198 - عَنْ اَبِي اَيُّوبَ - يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ - وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنْ أُمَّتِي فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے اُن افراد کے کیا کہنے' جو وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1198- مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الطهارات' فی تخلیل الاصابع فی الوضوء - حدیث: 95 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی ایوب الانصاری - حدیث: 22930 مسند عبد بن حمید - حدیث ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ' حدیث: 218 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمہ خزیمۃ - ابوسورۃ ابن اخی ابی ایوب' حدیث: 3952

1199 - وَلَهُ فِي الْكَبِيْرِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَحْدَهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ". قَالُوْا: وَمَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: "اَلْمُتَخَلِّلُوْنَ بِالْوُضُوْءِ، وَالْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ; اَمَّا تَخْلِيْلُ الْوُضُوْءِ فَالْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَبَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَاَمَّا تَخْلِيْلُ الطَّعَامِ فَمِنَ الطَّعَامِ. اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَى الْمَلَكَيْنِ مِنْ اَنْ يَرَيَا بَيْنَ اَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا طَعَامًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ".

وَفِيْ اِسْنَادِهِمَا وَاصِلٌ الرَّقَاشِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ معجم کبیر میں صرف حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میری امت کے خلال کرنے والے افراد کے کیا کہنے! لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! خلال کرنے والے افراد کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں خلال کرنے والے اور کھانے کا خلال کرنے والے جہاں تک وضو کے خلال کا تعلق ہے تو وہ کلی کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اور انگلیوں کے درمیان ہوگا اور جہاں تک کھانے کا خلال کا تعلق ہے تو وہ کھانے کی چیز کے بارے میں ہوگا کیونکہ (انسان کے ساتھ رہنے والے) دونوں فرشتوں کے لیے کوئی چیز اتنی زیادہ گراں نہیں ہوتی جتنی یہ ہوتی ہے کہ وہ دونوں (فرشتے) اپنے ساتھ والے شخص کے دانتوں کے درمیان میں کھانے کی کوئی چیز دیکھیں جبکہ وہ شخص کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا ہو''۔

اِن دونوں روایات کی سند میں ایک راوی واصل رقاشی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1200 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصٍ الْاَنْصَارِيُّ، لَمْ اَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے خلال کرنے والے افراد کے کیا کہنے؟۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابوحفص انصاری ہے میں نے کسی کو اس کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1201 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ بِالْمَاءِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو پانی کے ذریعے اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1202 - وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ: تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَخَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا' اور یہ بات بیان کی: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1203 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے' تو اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی خالد بن الیاس ہے' میں نے کسی کو اُس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1204 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے' تو اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صلت بن دینار ہے اور وہ متروک ہے۔

1205 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ بِفَضْلِ وُضُوئِهِ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِفَضْلِ ذِرَاعَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ تَمَامُ بْنُ نَجِيحٍ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَجَمَاعَةٌ، وَوَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے' وضو کے بچ جانے والے پانی کے ذریعہ اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے' اور بازوؤں (کو دھونے سے) بچ جانے والے پانی کے ذریعے اپنے سر کا مسح کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی تمام بن نجیح ہے' جسے امام بخاری اور ایک جماعت نے "ضعیف" قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ بن معین نے اُسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1206 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَضَّأْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: "بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ وُثِّقُوا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ

(داڑھی کے) نیچے داخل کر کے اپنی داڑھی کا خلال کیا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے اس کا حکم دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1207 - وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَاَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، وَيَزْعُمُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَزَّةَ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ وضو کرتے تھے' تو اپنی داڑھی کا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے' اور یہ بات بیان کرتے تھے: کہ اُنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی احمد بن محمد بن ابو بزہ ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكْبُرَةَ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: التَّخْلِيلُ سُنَّةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عکبرہ رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ فرماتے ہیں: خلال کرنا سنت ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالکریم بن ابوالمخارق ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

1209 - وَعَنْ وَاثِلَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَمْ يُخَلِّلْ اَصَابِعَهُ بِالْمَاءِ خَلَّلَهَا اللّٰهُ بِالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْعَلَاءُ بْنُ كَثِيْرٍ اللَّيْثِيُّ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص (وضو کرتے ہوئے) پانی کے ذریعے اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعے اُن (انگلیوں) کا خلال کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی علاء بن کثیر لیثی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

1210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَتُنْتَهَكَنَّ الْاَصَابِعُ بِالطُّهُوْرِ، اَوْ لَتَنْتَهِكَنَّهَا النَّارُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَوَقَفَهُ فِي الْكَبِيرِ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یا تو وضو میں انگلیوں کا خلال کیا جائے گا' یا پھر آگ اُن کا خلال کرے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ معجم کبیر میں' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1211 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: خَلِّلُوا الْأَصَابِعَ الْخَمْسَ لَا يَحْشُوهَا اللّٰهُ نَارًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

''پانچوں انگلیوں کا خلال کرو' تاکہ اللہ تعالیٰ اُن میں آگ نہ بھرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1212 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَخَلَّلُوا؛ فَإِنَّهُ نَظَافَةٌ، وَالنَّظَافَةُ تَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ مَعَ صَاحِبِهِ فِي الْجَنَّةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ أَحَادِيثُهُ مَوْضُوعَةٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خلال کرو! کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے' اور پاکیزگی ایمان کی طرف دعوت دیتی ہے' اور ایمان اپنے ساتھی کے ساتھ جنت میں ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن حیان ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث ''موضوع'' ہوتی ہیں۔

(بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ)

باب: اچھی طرح وضو کرنا

1213 - عَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَلِيُّ، أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ، وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ، وَلَا تُنْزِي الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ، وَلَا تُجَالِسْ أَصْحَابَ النُّجُومِ".

رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ فِي زِيَادَاتِهِ فِي الْمُسْنَدِ عَلَى أَبِيهِ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْهُ إِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ، وَفِيهِ

الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَفِيْهِ ضَعْفٌ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے علی! اچھی طرح وضو کرنا' خواہ یہ تم پر گراں گزرے اور صدقہ نہ کھانا اور اور گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی نہ کرنا' اور نجومیوں کے ساتھ نہ بیٹھنا''۔

یہ روایت عبداللہ نے اپنی ''زیادات'' میں نقل کی ہے' جو انھوں نے اپنے والد کی ''مسند'' میں اضافے کیے ہیں' امام ابوداؤد نے اس روایت میں سے گدھے کے ذریعے گھوڑی کی جفتی کرنے والا حصہ نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی قاسم بن عبدالرحمان ہے' اور اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

1214 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ امْرَاَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ اَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَقَرَّبْنَا لَهُ طَعَامًا فَاَكَلَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَرَّبْنَا اِلَيْهِ وَضُوءًا فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ: " اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمُكَفِّرَاتِ الْخَطَايَا؟ " قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: " إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ مُحْتَمَلٌ.

عمرو بن عبداللہ بن کعب' (نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر) بیعت کرنے والی ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے ساتھ' بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ ﷺ کے اصحاب بھی تھے' ہم نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا' آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب نے کھانا کھایا' پھر ہم نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی پیش کیا' تو آپ نے وضو کیا' پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! (یعنی آپ بتایئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (طبیعت پر) ناگوار گزرنے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ مساجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں احتمال پایا جاتا ہے۔

1215 - وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكِلَابِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، فَاَسْبَغَ الْوُضُوءَ. قَالَ: وَكَانَتْ رُبَيْعَةُ إِذَا تَوَضَّاَتْ اَسْبَغَتِ الْوُضُوءَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

حضرت عبیدہ بن عمرو کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ربعیہ (نامی خاتون) جب وضو کرتی تھی' تو اچھی طرح وضو کرتی تھی۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

1216 - وَعَنْ حُمْرَانَ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ بِوَضُوءٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ: حَسْبُكَ، وَاللَّيْلَةُ شَدِيدَةُ الْبَرْدِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، وَالْحَدِيثُ حَسَنٌ - إِنْ شَاءَ اللهُ -.

حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' وہ نماز کے لیے جانے لگے تھے' یہ ایک سرد رات کی بات ہے' میں اُن کے پاس پانی لے کر آیا' تو انہوں نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے' میں نے کہا: آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے' آج رات بہت سردی ہے' تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' یہ حدیث حسن ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

1217 - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرتا ہے' اُسے اجر کے دو کفل ملتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی عمر بن حفص عبدی ہے اور وہ متروک ہے۔

1218 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذَهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِمَا يَدْخُلُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الشِّدَّةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے سردی رخصت ہونے پر خوش ہوتے ہیں' اس کی وجہ سے غریب مسلمانوں کو جس مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے' اس کے حوالے سے رحمت (کی وجہ سے وہ ایسا محسوس کرتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی معلی بن میمون ہے اور وہ متروک ہے۔

1219 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُثْمَانُ بْنُ صَفْوَانَ، رَوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَرَوَى عَنْهُ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ، وَلَمْ

اَحَدٌ مَنْ تَرْجَمَهُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا تھا۔

1220 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَنَسٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف جانے والے زیادہ قدم''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' عاصم بن بہدلہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1221 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى حَضَرَتِ الصَّلَاةُ. قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ وَمَضْمَضَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ نَضَحَ تَحْتَ ثَوْبِهِ فَقَالَ: "هٰذَا إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ".

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ. وَاَبُو مَعْشَرٍ يُكْتَبُ مِنْ حَدِيثِهِ الرِّقَاقُ وَالْمَغَازِي وَفَضَائِلُ الْاَعْمَالِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے دریافت کیا: اچھی طرح وضو کرنے سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے' ناک میں پانی ڈالا' کلی کی' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا مسح کیا دونوں پاؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' اور پھر کپڑے کے نیچے پانی چھڑکا اور ارشاد فرمایا: یہ اچھی طرح وضو ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' دل کو نرم کرنے والے موضوعات' غزوات اور فضائل اعمال کے بارے میں ابومعشر نامی راوی سے منقول روایات نوٹ کر لی جائیں گی' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1222 - وَعَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِقَ اللَّوْنِ يُعْرَفُ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: "رَاَيْتُ رَبِّي فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، اَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى؟ فَقُلْتُ: يَا رَبِّي، فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ: إِبْلَاغُ الْوُضُوءِ اَمَاكِنَهُ عَلَى الْكَرِيهَاتِ،

وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الصَّلَوَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

قُلْتُ: وَيَأْتِي أَحَادِيثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّعْبِيرِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ کا رنگ چمک رہا تھا اور آپ کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا' اُس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! کفارات کے بارے میں' اُس نے فرمایا: کفارات کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا: طبیعت کو ناگوار گزرنے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' پیدل چل کر نماز کے لیے جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عبداللہ بن ابراہیم بن حسین نے اپنے والد سے نقل کیا ہے' اور میں نے کسی کو ان دونوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث ''نماز کا انتظار کرنے'' سے متعلق باب میں اور ''تعبیر'' سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1223 - وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ فَقَالَ: " فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ، فَأَمَّا الدَّرَجَاتُ فَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. وَأَمَّا الْكَفَّارَاتُ: فَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَنَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ وَثَّقَهُ وَكِيعٌ.

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کفارات اور درجات کے بارے میں' جہاں تک درجات کا تعلق ہے' تو وہ کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور رات میں اُس وقت نماز ادا کرنا ہے' جب لوگ سو رہے ہوں' اور جہاں تک کفارات کا تعلق ہے' تو وہ سردی میں اچھی طرح وضو کرنا' باجماعت نماز کے لیے (زیادہ دور سے) چل کر جانا' اور ایک نماز کے بعد' دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوسعد بقال ہے' وہ تدلیس کرنے والا ہے' وکیع نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1224 - وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَفَّارَاتِ الْخَطَايَا؟" قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ. وَلَهُ إِسْنَادٌ آخَرُ رِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ كُلُّهُمْ.

سیّدہ خولہ بنت قیس بن فہد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں خطاؤں کا کفارہ بننے والی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: طبیعت کو ناگوار گزرنے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدم اُٹھا کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' جس کے تمام رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1225 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ خَيْثَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِيْ عُبَيْدَةَ بِنْتَ عَمْرٍو الْكَلَابِيَّةَ تَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ خَيْثَمٍ لَمْ أَجِدْ لَهُ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ رَوَى قَبْلَ هٰذَا عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا. وَاللهُ أَعْلَمُ.

سعید بن خیثم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی دادی سیّدہ عبیدہ بنت عمرو کلابیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' تاہم میں نے یہ بات نہیں پائی ہے کہ سعید بن خیثم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے سماع کیا ہو' انہوں نے اِس سے پہلے اپنی دادی کے حوالے سے' اُن کے والد سے روایت نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(بَابُ إِزَالَةِ الْوَسَخِ مِنَ الْأَظْفَارِ)

باب: ناخن سے میل کو صاف کرنا

1226 - عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى سَأَلْتُهُ عَنِ الْوَسَخِ الَّذِي يَكُوْنُ فِي الْأَظْفَارِ، فَقَالَ: "دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ الرَّقِّيُّ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول سے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا' یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس میل کے بارے میں بھی سوال کیا' جو ناخنوں میں ہوتی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے' اُسے چھوڑ کر اُس چیز کی طرف جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی طلحہ بن زید رقی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

1227 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِي لَا أَهِمُ وَرَفْغُ أَحَدِكُمْ بَيْنَ أُنْمُلَتِهِ وَظُفْرِهِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ ابْنُ حِبَّانَ: لَا يَحِلُّ الِاحْتِجَاجُ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے کہ میں وہم کا شکار نہ ہوؤں' جبکہ تم میں سے کسی ایک کی گندگی اُس کے پوروں اور ناخنوں کے درمیان ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ضحاک بن زید ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ الْوُضُوءِ)

باب: آدمی وضو کے بعد کیا پڑھے؟

1128 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - جَالِسًا بِالْمَقَاعِدِ يَتَوَضَّأُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَوَقَفَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ: لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَقُولَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ".

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ عبدالرحمان بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ مقاعد میں بیٹھے ہوئے تھے اور وضو کر رہے تھے ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا' اُس نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے اسے جواب نہیں دیا' وہ وضو کر کے فارغ ہوئے اور مسجد میں آئے تو اس شخص کے پاس آ کر رُک گئے اور بولے: میں نے تمہیں جواب صرف اِس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر تین مرتبہ کلی کرے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھوئے' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کرے' اور دونوں پاؤں دھوئے اور پھر کلام کرنے سے پہلے یہ پڑھ لے:

''میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو اُس شخص کے دو وضوؤں کے درمیان (کے گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن بن بیلمانی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

1229 - وَعَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَعَا بِوُضُوءٍ، فَسَاعَةَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ يَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ - فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِاخْتِصَارٍ، وَقَالَ فِي الْاَوْسَطِ: تَفَرَّدَ بِهِ مِسْوَرُ بْنُ مُوَرِّعٍ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ، وَفِيهِ اَحْمَدُ بْنُ سُهَيْلٍ الْوَرَّاقُ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَفِي اِسْنَادِ الْكَبِيرِ اَبُو سَعِيدٍ الْبَقَّالِ، وَالْاَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ، وَوَثَّقَهُ بَعْضُهُمْ.

❁❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص وضو کرے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے:

"میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں بنا دے' اور تو مجھے اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے والوں میں بنا دے"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ جس (دروازے) میں سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور معجم کبیر میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' معجم اوسط میں وہ یہ فرماتے ہیں: مسور بن مورع نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا جس نے اس کے حالات بیان کیے ہوں' اِس روایت کی سند میں ایک راوی احمد بن سہیل وراق ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب "الثقات" میں کیا ہے' معجم کبیر کی سند میں ایک راوی ابوسعید بقال ہے' اکثر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے اور بعض نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1230 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تَوَضَّاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَقَالَ: "هٰذَا وُضُوءٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ الصَّلَاةَ اِلَّا بِهِ"، ثُمَّ تَوَضَّاَ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَقَالَ: "مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا ضَاعَفَ اللهُ اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ"، ثُمَّ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ: "هٰذَا اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ، وَهٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ خَلِيلِ اللهِ اِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - . مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ: هَكَذَا رَوَاهُ مَرْحُومٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ مَتْرُوكٌ، وَأَبُوهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

❁❁ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا' اور پھر ارشاد فرمایا: یہ وہ وضو ہے' جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا' پھر آپ ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا' اور ارشاد فرمایا: جو شخص اِس طرح وضو کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے دُگنا ثواب عطا کرتا ہے' پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ اچھی طرح وضو کرنا ہے' اور یہ میرا' اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وضو کا طریقہ ہے' جو شخص اِس طرح وضو کرتا ہے اور پھر یہ پڑھتا ہے:

''میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں' کہ وہ جس میں سے چاہے' اندر داخل ہو جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: مرحوم نامی راوی نے یہ روایت اِسی طرح عبدالرحیم بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' معاویہ بن قرہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا سے نقل کی ہے [illegible] راوی نے اِسے معاویہ بن قرہ کے حوالے سے ابن عمرو سے نقل کیا ہے' اور معاویہ بن قرہ کے حوالے سے عبید بن عمیر کے حوالے سے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' عبدالرحیم بن زید نامی راوی متروک ہے' اور اس کے باپ کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1231 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ - كُتِبَ فِي رَقٍّ، ثُمَّ جُعِلَ فِي طَابَعٍ، فَلَمْ يُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ النَّسَائِيَّ قَالَ بَعْدَ تَخْرِيجِهِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ: هَذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفًا. ثُمَّ رَوَاهُ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَغُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْقُوفًا.

❁❁ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا' تو قیامت کے دن اُس کے لئے اتنا نور ہو گا' جتنا اُس کی رہائش گاہ سے مکہ

تک کا فاصلہ ہے اور جو شخص اِس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا' تو اگر دجال بھی خروج کرے' تو وہ بھی اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' اور جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! تیری حمد کے ہمراہ (ہم تیرے پاک ہونے کا اعتراف کرتے ہیں)' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ایک صحیفے پر' یہ کلمہ نوٹ کر کے اُس پر مہر لگا دی جائے گی' جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ امام نسائی نے اپنی کتاب ''الیوم واللیلۃ'' ہمیں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات کہی ہے: یہ غلط ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' پھر انہوں نے اس روایت کو سفیان ثوری اور غندر کے حوالے سے' شعبہ سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(بَابُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ)

باب: جب تم وضو کرو' تو انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو

1232 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ لِلصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَلَمْ اَرَ مَنْ ذَكَرَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کے لیے وضو کرے' تو وہ انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عتیق بن یعقوب ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اور اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1232-صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الصلاۃ' باب النہی عن التشبیک بین الاصابع عند الخروج إلی الصلاۃ - حدیث: 430' سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب النہی عن الاشتباک إذا خرج إلی المسجد - حدیث: 1424' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاۃ' باب التشبیک بین الاصابع - حدیث: 3221' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجمعۃ' 13 جماع ابواب التبکیر إلی الجمعۃ وغیر ذلک - باب لا یشبک بین اصابعہ إذا خرج إلی الصلاۃ' حدیث: 5489' معرفۃ السنن والآثار للبیہقی - کتاب الجمعۃ' المشی إلی الجمعۃ - حدیث: 1805' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمہ احمد - حدیث: 845' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء' عبد الرحمٰن بن ابی لیلی - ابوثمامۃ الحناط' حدیث: 16074

(بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ الْوُضُوءِ)

باب: وضو کے بعد خوشبو لگانا

1233 - عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَأْخُذُ الْمِسْكَ، فَيُدِيفُهُ فِي يَدِهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِ لِحْيَتَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تھے' تو خوشبو لے کر اُسے اپنے ہاتھ پر ملتے تھے' اور پھر وہ ہاتھ اپنی داڑھی پر پھیر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

(بَابٌ فِيمَنْ نَسِيَ مَسْحَ رَأْسِهِ)

باب: جو شخص سر کا مسح بھول جائے

1234 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَسِيَ مَسْحَ الرَّأْسِ، فَذَكَرَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَوَجَدَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلًا - فَلْيَأْخُذْ مِنْهُ، وَلْيَمْسَحْ بِهِ رَأْسَهُ; فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُهُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَلَلًا فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ نَهْشَلُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص (وضو کرتے ہوئے) سر کا مسح بھول جائے' اور وہ اُسے اس وقت یاد آئے' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اگر وہ اپنی داڑھی میں تری پالیتا ہے' تو وہ تری لے کر اُس کے ذریعے اپنے سر کا مسح کر لے' یہ اس کے لیے کفایت کر جائے گا' اور اگر اسے تری نہیں ملتی ہے' تو پھر وہ وضو اور نماز کو دُہرا لے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی نہشل بن سعید ہے اور وہ کذاب ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ لَمْ يُحْسِنِ الْوُضُوءَ)

باب: جو شخص اچھی طرح وضو نہ کرے

1235 - عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ.

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(بعض) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن عتبہ ہے اکثر حضرات نے اُسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

1236 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ هَكَذَا. وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ".

وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَالطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

❁❁ عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"(بعض) ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کے لیے جہنم کی بربادی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کو یوں نقل کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(بعض) ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کے لیے جہنم کی بربادی ہے"۔

امام احمد اور امام طبرانی کے رجال ثقہ ہیں۔

1237 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَخِيهِ قَالَا: أَبْصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ، فَقَالَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طُرُقٍ ; فَفِي بَعْضِهَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَخِيهِ، وَفِي بَعْضِهَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ فَقَطْ، وَفِي بَعْضِهَا عَنْ أَخِيهِ فَقَطْ، وَفِي بَعْضِهَا قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ، فَبَقِيَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَدْرُ الدِّرْهَمِ، فَقَالَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

وَمَدَارُ طُرُقِهِ كُلِّهَا عَلَى لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَقَدِ اخْتَلَطَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف طرق کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے بعض میں یہ مذکور ہے: یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائی سے منقول ہے بعض میں یہ مذکور ہے: یہ صرف حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بعض میں یہ مذکور ہے: یہ صرف حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی سے منقول ہے اور بعض میں یہ مذکور ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' جن کے پاؤں پر ایک درہم جتنی جگہ باقی رہ گئی تھی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے"۔

ان تمام طرق کا مدار لیث بن ابوسلیم نامی راوی پر ہے' اور وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

1238 - وَعَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْهَيْثَمِ قَالَ: رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: "بَطْنُ الْقَدَمِ يَا اَبَا الْهَيْثَمِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَبَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ مَا اَظُنُّهُ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

بکر بن سوادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے ابوالہیثم! پاؤں کے تلوے کا دھیان رکھنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے' بکر بن سوادہ کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا۔

1239 - وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّأَ وَفِي قَدَمِهِ مَوْضِعٌ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبْ فَاَتِمَّ وُضُوءَكَ" فَفَعَلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيْهِ الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص آیا' جس نے وضو کیا تھا اور اُس کے پاؤں میں ایک جگہ پر پانی نہیں پہنچا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنا وضو مکمل کرو! تو اُس شخص نے ایسا ہی کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی وازع بن نافع ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1240 - وَعَنْ اَبِي رُوحٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَقَرَاَ فِيهَا سُورَةَ الرُّومِ، فَلُبِّسَ بَعْضُهَا فَقَالَ: "اِنَّمَا لَبَّسَ عَلَيْنَا الشَّيْطَانُ الْقِرَاءَةَ مِنْ اَجْلِ اَقْوَامٍ يَاْتُونَ الصَّلَاةَ بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَاِذَا اَتَيْتُمِ الصَّلَاةَ فَاَحْسِنُوا الْوُضُوءَ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي رَوْحٍ نَفْسِهِ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ، وَرِجَالُ اَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوروح کلاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھاتے ہوئے' اُس میں سورۂ روم کی تلاوت کی' اس میں کسی جگہ آپ کو مشابہ لگ گیا (تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان

ہمارے لیے قرأت میں الجھن کر دیتا ہے' اس کی وجہ کچھ لوگ ہیں' جو (صحیح طرح سے مکمل) وضو کے بغیر نماز کے لئے آ جاتے ہیں' جب تم نماز کے لیے آؤ' تو اچھی طرح وضو کرو۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور امام نسائی نے اسے ابوروح کے حوالے سے' ایک شخص سے نقل کیا ہے' امام احمد کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1241 - وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَبِيبًا أَبَا رَوْحٍ مِنْ ذِي الْكَلَاعِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِالرُّومِ، فَتَرَدَّدَ فِي آيَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّهُ لُبِّسَ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ. إِنَّ أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الْوُضُوءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

✿✿ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت شبیب ابوروح رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق ذی کلاع سے ہے' انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ روم کی تلاوت شروع کی' آپ کو ایک آیت میں تردد ہوا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: ہمیں قرآن میں مشابہ لگ جاتا ہے' کیونکہ ہمارے ساتھ تم میں سے کچھ ایسے لوگ نماز ادا کرتے ہیں' جو اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو' اُسے اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

(بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ)

باب: وضو کی محافظت کرنا

1242 - عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اسْتَقِيمُوا وَنِعِمَّا إِنِ اسْتَقَمْتُمْ، وَحَافِظُوا عَلَى الْوُضُوءِ، فَإِنَّ خَيْرَ عَمَلِكُمُ الصَّلَاةُ، وَتَحَفَّظُوا مِنَ الْأَرْضِ فَإِنَّهَا أُمُّكُمْ، وَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ عَامِلٍ عَلَيْهَا خَيْرًا أَوْ شَرًّا إِلَّا وَهِيَ مُخْبِرَةٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

✿✿ حضرت ربیعہ الجرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"تم لوگ ٹھیک رہو! اور یہ اچھا ہے اگر تم ٹھیک رہو' اور وضو کی حفاظت کرو (یعنی ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرو' یا اہتمام کے ساتھ پورا وضو کرو) تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے اور تم زمین کی حفاظت کرو' کیونکہ یہ تمہاری اصل ہے' جو بھی شخص اس پر اچھا یا برا جو بھی عمل کرے گا' یہ (اس عمل کے بارے میں) خبر دیدی گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(بَابُ الدَّوَامِ عَلَى الطَّهَارَةِ)

باب: ہمیشہ باوضو رہنا

1243 - عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ تَوَضَّاَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، وَضَعَّفَهُ اَكْثَرُ النَّاسِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے جسے شعبہ اور سفیان نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے جبکہ زیادہ تر لوگوں نے اِسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(بَابٌ فِيْمَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ بَعْدَ الْحَدَثِ)

باب: اُس شخص کا بیان جو حدث لاحق ہونے کے بعد (فوراً) وضو نہیں کرتا

1244 - عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ، فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا يَا عُمَرُ؟" فَقَالَ: مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ، وَلَوْ فَعَلْتُ كَانَتْ سُنَّةً".

رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّهِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهَا، وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ.

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! یہ پانی ہے، تاکہ اس کے ذریعے آپ وضو کر لیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں، تو وضو کر لوں، اگر میں ایسا کر لیتا ہوں، تو یہ سنت ہو جائے گی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے، جسے ابن ابی ملیکہ نے اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور میں نے کسی کو اس خاتون کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا، امام ابویعلیٰ نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے، اُن کے والد کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(بَابُ نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ)

باب: وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

1245 - عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمَّا نَزَلَ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ، فَرَشَّ بِهَا نَحْوَ الْفَرْجِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وُضُوئِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَثَّقَهُ هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهُ آخَرُونَ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' اور آپ کو وضو کی تعلیم دی' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے' تو انہوں نے چلو میں پانی لیا اور اسے شرم گاہ کی طرف چھڑک دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وضو کے بعد پانی چھڑک لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے' جسے ہیثم بن خارجہ نے اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ كَانَ عَلَى طَهَارَةٍ وَشَكَّ فِي الْحَدَثِ)

باب: جو شخص باوضو ہو اور پھر اُسے حدث کے بارے میں شک ہو جائے

1246 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَأَبَسَ بِهِ كَمَا يَأْبِسُ بِدَابَّتِهِ، فَإِذَا سَكَنَ لَهُ أَضْرَطَ بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ لِيَفْتِنَهُ عَنْ صَلَاتِهِ، فَإِذَا وَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِاخْتِصَارٍ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اُسے ڈراتا ہے' جس طرح آدمی اپنے جانوروں کو ڈراتا ہے' اگر وہ شخص پرسکون رہے' تو شیطان اس کی سرین کے درمیان ہوا خارج کرتا ہے' تاکہ اس شخص کی توجہ نماز سے ہٹ جائے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتحال پائے' تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے' جب تک وہ (اپنی ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا بو محسوس نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1247 - وَبِسَنَدِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ، فَأَبَسَ مِنْهُ كَمَا يَأْبِسُ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهِ، فَإِذَا سَكَنَ لَهُ زَنَقَهُ أَوْ أَلْجَمَهُ".

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنْتُمْ تَرَوْنَ ذَلِكَ، أَمَّا الْمَزْنُوقُ فَتَرَاهُ مَائِلًا، وَأَمَّا الْمَلْجُومُ فَتَرَاهُ فَاتِحًا فَاهُ لَا يَذْكُرُ اللهَ.

اِسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے' تو شیطان اُس کے پاس آتا ہے اور اُسے یوں ڈراتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کو ڈراتا ہے' اور جب وہ شخص اُس کے سامنے پرسکون رہتا ہے' تو وہ یا تو اسے تنگی کا شکار کرتا ہے یا اُسے لگام ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو تم لوگ یہ صورتحال پاتے ہو' کوئی شخص ہوتا ہے جو مائل ہو رہا ہوتا ہے' اور جس شخص کو لگام ڈالی گئی ہوتی ہے' یہ وہ شخص ہے' جسے تم دیکھتے ہو کہ اُس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہوتا ہے' اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے۔

1148 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ اَنَّهُ اَحْدَثَ فِيْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يُحْدِثْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، حَتّٰى يَفْتَحَ مَقْعَدَتَهُ فَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ اَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ. فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتَ ذٰلِكَ بِاُذُنِهِ، اَوْ يَجِدَ رِيْحَ ذٰلِكَ بِاَنْفِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا' جسے نماز کے دوران یہ محسوس ہوتا ہے' کہ اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' حالانکہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شیطان تم میں سے کسی شخص کے پاس آتا ہے' جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' یہاں تک کہ شیطان اس کے مقعد کو کھولتا ہے' تو آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اُسے حدث لاحق ہو گیا ہے' حالانکہ اُسے حدث لاحق نہیں ہوا ہوتا ہے' جو شخص اِس طرح کی صورتحال پائے' وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے' جب تک اپنے کان کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا ناک کے ذریعے اُس کی بو محسوس نہیں کر لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1249 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَيَمُدُّ شَعْرَةً مِنْ دُبُرِهِ، فَيَرٰى اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ. فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا".

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى - وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ - وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهٖ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس اُس وقت آتا ہے' جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' پھر وہ اُس کی پچھلی شرمگاہ کے پاس کے بال کو کھینچتا ہے' تو آدمی کو یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے اُسے حدث لاحق ہو گیا ہے' (ایسا) آدمی نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا بو محسوس نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید ہے جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1250 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ يَشُمُّ ثَوْبَهُ، فَقُلْتُ: مِمَّ ذَلِكَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا وَثَّقَهُ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

❁❁ محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ اپنا کپڑا سونگھ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اِس کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وضو (ہوا خارج ہونے کی) بو (محسوس کرنے' یا آواز) سننے پر لازم ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن عبیداللہ ہے اور وہ ضعیف الحدیث ہے' میں نے کسی کو اُس کی توثیق کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَيَأْخُذُ شَعْرَةً مِنْ دُبُرِهِ، فَيَرَى أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ. فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَهُوَ ثِقَةٌ إِلَّا أَنَّهُ مُدَلِّسٌ، وَلَمْ يُصَرِّحْ بِالسَّمَاعِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان کسی شخص کے پاس' اُس کی نماز کے دوران آتا ہے' اور اس کی پچھلی شرمگاہ کا بال پکڑتا ہے' تو آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُسے حدث لاحق ہو گیا ہے (اِس طرح کی صورتحال میں) آدمی اُس وقت تک نماز ختم نہ کرے' جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا بو محسوس نہیں کر لیتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے (اور اس روایت میں بھی) اُس نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے۔

1252 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُطِيفُ بِالرَّجُلِ فِي صَلَاتِهِ لِيَقْطَعَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، فَإِذَا أَعْيَاهُ نَفَخَ فِي دُبُرِهِ، فَإِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا. فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان آدمی کی نماز کے دوران' اُس کے پاس چکر لگاتا ہے' تاکہ اس کی

نماز خراب کر دے' جب آدمی اُسے تھکا دیتا ہے' تو وہ آدمی کی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے (جس سے آدمی کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے) جب تم میں سے کوئی شخص اِس طرح کی صورتحال محسوس کرے' تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے' جب تک وہ بو محسوس نہیں کرتا' یا آواز نہیں سن لیتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1253 - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ) قَالَ: الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ. وَالصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ وائل بن داؤد نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''وضو اُس چیز سے لازم ہوتا ہے' جو (انسان کے جسم سے) خارج ہوتی ہے' اُس سے لازم نہیں ہوتا' جو داخل ہوتی ہے اور روزہ (اُس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے' جو انسان کے جسم میں) داخل ہوتی ہے' اُس سے نہیں ٹوٹتا' جو خارج ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ)

باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا

1254 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَتَتْ سَلْمَى مَوْلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَبِي رَافِعٍ قَدْ ضَرَبَهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي رَافِعٍ: "مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟" قَالَ: تُؤْذِينِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِمَ آذَيْتِهِ يَا سَلْمَى؟" قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا آذَيْتُهُ بِشَيْءٍ، وَلَكِنَّهُ أَحْدَثَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَحَدِهِمُ الرِّيحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَقَامَ يَضْرِبُنِي. فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَيَقُولُ: "يَا أَبَا رَافِعٍ، إِنَّهَا لَمْ تَأْمُرْكَ إِلَّا بِخَيْرٍ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا أَنَّ فِيهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، وَقَدْ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

❁❁ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سلمیٰ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابورافع کی اہلیہ تھیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور آپ کو یہ بات بتائی کہ ابورافع نے اُس کی پٹائی کی ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع سے کہا: اے ابورافع! تمہارا اِس عورت کے ساتھ کیا معاملہ

ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ! یہ مجھے اذیت پہنچاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: سلمٰی تم اُسے اذیت کیوں پہنچاتی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: یارسول اللہ! میں انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچاتی ہوں' یہ نماز ادا کرنے کے دوران بے وضو ہو گئے' تو میں نے کہا: اے ابورافع! نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے' کہ جب اُن میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے' تو وہ شخص وضو کرلے' تو یہ اس بات پر مجھے مارنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنا شروع کر دیا اور ارشاد فرمایا: اے ابورافع! یہ تمہیں صرف بھلائی کا حکم دیتی ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق ہے' اور اُس نے یہ کہا ہے: ہشام بن عروہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1255 - وَعَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ اِلَّا الْحَدَثُ". لَا اَسْتَحْيِيكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِي مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَدَثُ اَنْ يَفْسُوَ اَوْ يَضْرِطَ.

رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ زِيَادَاتِهِ عَلَى اَبِيْهِ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَحُصَيْنٌ، قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ: لَا اَعْرِفُهُ.

❁❁ حصین مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نماز صرف حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہے''۔

جس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حیاء ظاہر نہیں کی' اُس کے حوالے سے میں بھی حیاء کا اظہار نہیں کروں گا'' حدث'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی آواز کے بغیر' یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کرے۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنے والد (کی ''مسند'') پر اپنی ''زیادات'' میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' حصین نامی راوی کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: میں اِس سے واقف نہیں ہوں۔

1256 - وَعَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ - قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَكُوْنُ بِالْبَادِيَةِ وَتَكُوْنُ مِنْ اَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ"، وَقَالَ مَرَّةً: "فِيْ اَدْبَارِهِنَّ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَهُوَ فِي السُّنَنِ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَبْلَهُ كَمَا تَرَاهُ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یا

رسول اللہ! ہم لوگ ویرانوں میں رہتے ہیں' بعض اوقات ہم میں سے کسی ایک کی معمولی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے' جب کوئی شخص ایسا کرے' (یعنی ہوا خارج کرے) تو اُسے وضو کر لینا چاہیے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرنا۔ یہاں راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے (تاہم اُس کا مطلب یہی ہے)۔

امام احمد نے' اِسے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ''سنن'' میں یہ روایت حضرت علی بن طلق حنفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' اِس سے پہلے گزر چکی ہے' جیسا کہ آپ نے اُسے ملاحظہ کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اور اس روایت کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

(بَابُ السَّتْرِ عَلَى مَنْ خَرَجَ مِنْهُ رِيحٌ)

باب: اُس شخص کی پردہ پوشی کرنا' جس کی ہوا خارج ہو جائے

1257 - عَنْ جَرِيرٍ اَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ مِنْ اِنْسَانٍ شَيْءٌ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَى صَاحِبِ هٰذَا اَلَّا تَوَضَّاَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ جَرِيرٌ: لَوْ تَعْزِمُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهَا اَنْ يَتَوَضَّاَ وَاَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ، قَالَ: نِعِمَّا، قُلْتَ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَاَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الضَّحِكِ مِنَ الضَّرْطَةِ.

✿✿ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' کسی شخص کی ہوا خارج ہوگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ یہ ہوا ہے' میں اُسے تاکید کرتا ہوں کہ وہ دوبارہ وضو کر کے نماز نہ دُہرائے' تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ ہر شخص کو یہ ہدایت کریں کہ وہ وضو کر کے نماز دُہرا لے (تو یہ مناسب ہوگا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھی بات کہی ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو اِس بات کا حکم دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' اِس سے پہلے وہ حدیث گزر چکی ہے' جو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

(بَابٌ فِيمَنْ مَسَّ فَرْجَهُ)

باب: اُس شخص کا بیان' جو اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے (یعنی کیا اُس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟)

1258 - عَنْ سَيْفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَرِجَالٌ مَعِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ فَرْجَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسِسْتُ اَوْ اَنْفِي".

رَوَاهُ اَبُو يَعْلَى مِنْ رِوَايَةِ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ دَاَّجٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَيْفٍ، وَهٰؤُلَاءِ

مَجْهُولُوْنَ، وَهُوَ اَقَلُّ مَا يُقَالُ فِيهِمْ.

سیف بن عبداللہ حمیری بیان کرتے ہیں: میں' کچھ افراد کے ساتھ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' ہم نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ لگا دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اِس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے اُسے (یعنی شرمگاہ کو) چھولیا ہے' یا اپنی ناک کو (چھولیا ہے)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' اہل یمامہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حسین بن دفاع کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' سیف سے نقل کی ہے' اور یہ سب لوگ مجہول ہیں' اِن کے بارے میں' کم ازکم یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

1259 - وَعَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحْتَكُّ بَعْضَ جَسَدِيْ، فَاُدْخِلَتْ يَدِيْ اَحْتَكُّ، فَاَصَابَتْ يَدِيْ ذَكَرِيْ. قَالَ: "وَاَنَا يُصِيبُنِيْ ذٰلِكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، ضَعِيْفٌ جِدًّا.

حضرت عصمہ بن مالک خطمی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنے جسم کے کسی حصے پر خارش کررہا ہوتا ہوں' اور خارش کرتے ہوئے' میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ بھی کبھی ایسا ہوجاتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی فضل بن مختار ہے' وہ منکر الحدیث ہے اور انتہائی ضعیف ہے۔

1260 - وَعَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ: حَكَّيْتُ جَسَدِيْ، وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ، فَاَفْضَيْتُ إِلَى ذَكَرِيْ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لِيْ: "اقْطَعْهُ - وَهُوَ يَضْحَكُ - اَيْنَ تَعْزِلُهُ مِنْكَ؟ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

ارقم بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: میں نماز کے دوران اپنے جسم پر خارش کررہا تھا' میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر لگ گیا' میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے ہنستے ہوئے فرمایا: تم اسے کاٹ دو! تم اُسے الگ کیسے کرسکتے ہو؟ وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1261 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا كَطَرَفِ اَنْفِكَ.

وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

عبدالرحمن بن علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت

کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا' اُنہوں نے فرمایا: وہ تمہاری ناک کے کنارے کی طرح ہے۔

اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1262 - وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسِسْتُ اَوْ اَرْنَبَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَكَذٰلِكَ قَتَادَةُ، فَاِنَّهُ رَوَاهُ عَنْهُ اَيْضًا.

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' کہ میں نے اس کو چھولیا ہے یا ناک کو چھولیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' قتادہ کا حال بھی اسی طرح ہے' انہوں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

1263 - وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ خَمْسَةً مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ، وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، وَرَجُلًا آخَرَ - قَالَ بَعْضُهُمْ: مَا اُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي اَوْ اَرْنَبَتِي، وَقَالَ الْاٰخَرُ: فَخِذِي، وَقَالَ الْاٰخَرُ: رُكْبَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مِّنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ، اِلَّا اَنَّ الْحَسَنَ مُدَلِّسٌ، وَلَمْ يُصَرِّحْ بِالسَّمَاعِ

❁❁ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پانچ افراد یعنی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب یہ فرماتے ہیں' ان میں سے کسی نے یہ کہا ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے' یا اپنے ناک کو چھوا ہے' کسی نے یہ کہا ہے: میں نے اپنے زانوں کو چھوا ہے' کسی نے یہ کہا ہے: میں نے اپنے گھٹنے کو چھوا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں اور ''صحیح'' کے رجال میں سے ہیں' البتہ حسن نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' اور اُس نے سماع کی صراحت نہیں کی ہے۔

1264 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " مَنْ

1264-كما يابس بدابته صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء - ذكر خبر ثان يصرح بان عروة بن الزبير سمع بذا الخبر' حديث: 1120' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' حديث: 429سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر - حديث: 759مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطهارات' من كان يرى من مس الذكر وضوءا - حديث: 1705البحر الزخار مسند البزار - ما اسند زيد بن خالد الجهني' حديث: 3175مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان ام المومنين' حديث: 6984المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3152

مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ قَالَ: حَدَّثَنِي.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ ابن اسحاق نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' تاہم یہاں اس نے یہ کہا ہے: اُس نے مجھے حدیث بیان کی۔

1265 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَفْضَى بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ دُونَهُ سِتْرٌ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ، وَوَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کی طرف لے جائے' اور شرمگاہ پر کوئی پردہ نہ ہو تو اس شخص پر وضو لازم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن عبدالملک نوفلی ہے' جسے زیادہ تر لوگوں نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اُسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1266 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُسے وضو کرنا چاہیے' جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے' جس نے ''عنعنہ'' کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

1267 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ، سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - عَنِ الْمَرْأَةِ تُدْخِلُ يَدَهَا فِي فَرْجِهَا؟ فَقَالَ: "عَلَيْهَا الْوُضُوءُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى تَضْعِيفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس عورت پر وضو لازم ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داؤد شاذ کونی ہے' اکثر حضرات نے اُسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْ سَنَدِ الْكَبِيْرِ الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا، وَفِيْ سَنَدِ الْبَزَّارِ هَاشِمُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' معجم کبیر کی سند میں ایک راوی علاء بن سلیمان ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے' امام بزار کی سند میں ایک راوی ہاشم بن زید ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

1268 1269 -وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ شُرَيْحٍ. قَالَ الْاَزْدِيُّ: لَا يَصِحُّ حَدِيْثُهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن شریح ہے' ازدی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی ہے۔

1270 - وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عُتْبَةَ اِلَّا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقَدْ رَوَى الْحَدِيْثَ الْاٰخَرَ حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحَانِ. وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ هٰذَا، ثُمَّ سَمِعَ هٰذَا بَعْدُ، فَوَافَقَ حَدِيْثَ بُسْرَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَسَمِعَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ.

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ' جو اُس وفد میں شامل تھے' جو وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ایوب کے حوالے سے عتبہ سے یہ روایت' صرف حماد بن محمد نے نقل کی ہے' حماد بن محمد نے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے' یہ دونوں احادیث میرے نزدیک صحیح ہیں اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ انہوں نے پہلی حدیث نبی اکرم ﷺ سے اُس سے پہلے سنی ہوگی' اور پھر بعد میں یہ حدیث سنی ہوگی۔

یہ حدیث سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نقل کردہ روایات کے مطابق ہے' جن میں اِن حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کہ آپ ﷺ نے شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیا ہے تو اِن صحابی نے ''ناسخ'' اور ''منسوخ'' (یعنی دونوں قسم کی احادیث سنی ہیں)۔

1271 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنْ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيبُ فَرْجَهَا، فَقَالَ: "تَوَضَّأُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَيَحْيَى فِي رِوَايَةٍ، وَوَثَّقَهُ فِي اُخْرَى، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ بسرہ بنت صفوان بن نوفل رضی اللہ عنہا نے' نبی اکرم ﷺ سے ایک عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو ہاتھ لگاتی ہے' تو اس کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ وضو کرے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن مؤمل ہے' جسے امام احمد نے' اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دوسری روایت کے مطابق یحییٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

1272 - وَعَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ"..

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، وَهُوَ فِي السُّنَنِ خَلَا ذِكْرَهُ الْاُنْثَيَيْنِ وَالرُّفْغَيْنِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ

سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ' یا خصیوں' یا شرمگاہ کے آس پاس کے حصے کو چھولے' تو اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' یہ ''سنن'' میں منقول ہے' تاہم اُس میں خصیوں اور شرمگاہ کے آس پاس کے حصے کا ذکر نہیں ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْاَصْنَامِ

باب: بت کو چھونے پر وضو کرنا

1273 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "مَنْ مَسَّ صَنَمًا فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نبی کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بت کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صالح بن حیان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيْمَنْ مَسَّ كَافِرًا

باب: جو شخص کسی کافر کو چھولے

1274 - عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ، فَاَبَى اَنْ يَّتَنَاوَلَهَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ نَاوَلَهُ يَدَهُ فَتَنَاوَلَهَا، فَقَالَ: "يَا جِبْرِيْلُ، مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْخُذَ بِيَدِي؟" قَالَ: اِنَّكَ اَخَذْتَ بِيَدِ يَهُوْدِيٍّ، فَكَرِهْتُ اَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدًا مَسَّهَا كَافِرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهِ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اُن کی طرف بڑھایا' لیکن اُنہوں نے اپنا ہاتھ آگے نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا' پھر آپ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! پہلے تم نے میرا ہاتھ کیوں نہیں پکڑا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: (کچھ دیر پہلے) آپ نے ایک یہودی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں ایک ایسے ہاتھ کو چھولوں' جسے کسی کافر نے مس کیا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ریاح ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

بَابٌ فِيْمَنْ مَسَّ الْاَبْرَصَ

باب: جو شخص کسی جذام زدہ کو چھولے

1275 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْاَبْرَصِ اِذَا مَسِسْنَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ، وَضَعَّفَهُ النَّاسُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب کسی برص کے مریض کو چھو لیتے تھے' تو اس کے بعد وضو کرتے تھے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے' جسے شعبہ اور ثوری نے "ثقہ" قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ سَالَ مِنْهُ دَمٌ

باب: اُس شخص کا بیان جس کا خون بہہ جائے

1276 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ، ثُمَّ لِيُعِدْ وُضُوْءَهُ وَلْيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ضَعَّفَهُ النَّاسُ، وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: لَا بَأْسَ بِهِ. وَلٰكِنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ أَرْقَمَ عَنْ عَطَاءٍ، وَلَا نَدْرِي مَنِ ابْنُ أَرْقَمَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' تو اُسے نماز چھوڑ کر جا کر خون دھونا چاہیے' دوبارہ وضو کرنا چاہیے اور نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن مسلمہ ہے' جسے لوگوں نے "ضعیف" قرار دیا ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس نے یہ روایت ابن ارقم کے حوالے سے عطاء سے نقل کی ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ابن ارقم کون ہے؟

1277 - وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَالَ مِنْ أَنْفِي دَمٌ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَحْدِثْ لِمَا حَدَثَ وُضُوْءًا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ الْوَاسِطِيُّ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ناک سے خون بہنے لگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ایسا حدث لاحق ہوا ہے' جو وضو کو ختم کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن خالد قرشی واسطی ہے اور وہ کذاب ہے۔

1276-سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب في الوضوء من الخارج من البدن - حديث: 491' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث: 11169

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الضَّحِكِ

باب: (نماز کے دوران) ہنسنے پر وضو لازم ہونا

1278 - عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ فِي بَصَرِهِ ضَرَرٌ، فَضَحِكَ كَثِيرٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوْءَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص مسجد میں آیا اور مسجد میں موجود ایک گڑھے میں گر گیا' اس شخص کی بینائی کمزور تھی' تو بہت سے لوگ ہنس پڑے' حالانکہ وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے' تو (نماز کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (نماز کے دوران) ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ وضو کر کے' دوبارہ نماز ادا کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالملک دقیقی ہے' میں نے کسی کو اس کے حالات ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ قَبَّلَ أَوْ لَامَسَ

باب: جو شخص (باوضو حالت میں' بیوی کو) بوسہ دے' یا چھولے

1279 - عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَاسْتَقْبَلَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَأَكَبَّ عَلَيْهَا فَتَنَاوَلَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَمْ يَنْهَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

❁❁ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نماز ادا کرنے کے لیے آنے لگا تھا' اس کی بیوی اس کے سامنے آئی' تو اس نے اس عورت کو پکڑ لیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو آپ نے اسے منع نہیں کیا (یعنی دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کرنے' سے منع نہیں کیا)۔

1278- مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' من کان یعید الصلاة والوضوء - حدیث: 3866' سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب احادیث القهقهة فی الصلاة وعللها - حدیث: 524' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب ترک الوضوء من القهقهة فی الصلاة' حدیث:

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

1280 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَا يُحْدِثُ وُضُوْءًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى وَابْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَوَثَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ حَاتِمٍ، وَثَبَّتَهُ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ مُوَثَّقُوْنَ.

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے' اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

❁❁ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن سنان رہاوی ہے' جسے امام احمد' یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ امام بخاری اور امام ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' مروان بن معاویہ نے اسے ''ثبت'' قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1281 - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى وَجَمَاعَةٌ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (وضو کر لینے کے بعد) اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے' پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سعید بن بشیر ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

1282 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - قَالَ: الْمُلَامَسَةُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ، وَإِنَّ مَسَّ الرَّجُلُ جَسَدَ امْرَأَتِهِ بِشَهْوَةٍ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، إِلَّا أَنَّ فِيْهِ حَمَّادَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ملامسہ'' سے مراد وہ عمل ہے' جو صحبت کرنے کے علاوہ ہو' اگر آدمی اپنی بیوی کے جسم کو شہوت کے ساتھ چھو لیتا ہے' تو اِس صورت میں وضو لازم ہوگا۔

1281- سنن الدارقطني - "كتاب الطهارة" باب صفة ما ينقض الوضوء وما روى في الملامسة والقبلة - حديث: 442' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث: 4788

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ اس کی سند میں ایک راوی حماد بن ابوسلیمان ہے' جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1283 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ، وَمِنَ اللَّمْسِ بِيَدِهٖ، وَمِنَ الْقُبْلَةِ إِذَا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ. وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43): هُوَ الْغَمْزُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مباشرت کے بعد' ہاتھ کے ذریعے چھو لینے کے بعد' یا بوسے کے بعد' (یعنی جب آدمی اپنی بیوی کا بوسہ لے) تو ان تمام صورتوں میں آدمی وضو کرے گا' وہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے مراد ''غمز'' ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابوعبیدہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے سماع نہیں کیا ہے۔

بَابٌ فِيْمَنْ يَّكُوْنُ بِهِ الْبَاسُوْرُ

باب: جس شخص کو بواسیر کی شکایت ہو

1284 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بِيَ الْبَاسُوْرَ فَيَسِيْلُ مِنِّيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَوَضَّأْتَ فَسَالَ مِنْ قَرْنِكَ اِلٰى قَدَمِكَ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْكَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ الْعُقَيْلِيُّ: صَاحِبُ مَنَاكِيْرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بواسیر کی شکایت ہے' میرا مواد نکلتا رہتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرلو' پھر اس کے بعد وہ (مواد) نکل کر تمہارے پاؤں تک بھی بہتا رہے' تو تم پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالملک بن مہران ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرنے والا فرد ہے۔

بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: سونے سے وضو لازم ہونا

1284-المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عمرو بن دينار' حديث: 10997' السنن الكبرى للبيهقي -كتاب الطهارة' كتاب الحيض - باب الرجل يبتلى بالمذي او البول' حديث: 1548

1285 - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْعَيْنَيْنِ وِكَاءُ السَّهِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِاخْتِلَاطِهِ.

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آنکھیں' شرمگاہ کا بندھن ہیں' جب آنکھیں سوجاتی ہیں' تو بندش کھل جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے اور وہ اختلاط کا شکار ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

1286 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتَّى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا' جو سجدے کی حالت میں سوجاتا ہے' جب تک وہ لیٹ نہ جائے' کیونکہ جب وہ لیٹ جائے گا تو اُس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1287 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ، فَإِذَا وَضَعَ جَنْبَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْجُفْرِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَهُ أَحَادِيثُ صَالِحَةٌ، وَلَا يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیٹھے ہوئے سوجائے' اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا' لیکن جب وہ اپنا پہلو (زمین پر) رکھ دے' تو اُس پر وضو لازم ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حسن بن ابوجعفر جفری ہے' جسے امام بخاری اور

1285- سنن الدارمی - کتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم - حدیث: 756' سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب فی ما روی فیمن نام قاعدا وقائما ومضطجعا - حدیث: 520' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب الوضوء من النوم' حدیث: 538' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث معاویة بن ابی سفیان - حدیث: 16580' مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث معاویة بن ابی سفیان رضی الله عنه' حدیث: 7204' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' من اسمه محمود - عطیة بن قیس الکلابی' حدیث: 16644

دیگر حضرات نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے صالح احادیث منقول ہیں' یہ جان بوجھ کر جھوٹ بیان نہیں کرتا ہے۔

1288 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنِ اضْطَجَعَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لینے لگے' بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وضو اُس پر لازم ہوتا ہے' جو لیٹ جائے (یعنی لیٹ کر سو جائے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن زبیر ہے اور وہ کذاب ہے۔

1289 - وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَضَعُوْنَ جُنُوْبَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَوَضَّاُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَتَوَضَّاُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پہلو رکھ لیتے تھے (یعنی پہلو رکھ کر سو جاتے تھے) تو اُن میں سے بعض حضرات دوبارہ وضو کر لیتے تھے اور بعض (دوبارہ) وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1290 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ اَنَسٍ. وَعَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَضَعُوْنَ جُنُوْبَهُمْ فَيَنَامُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَوَضَّاُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَتَوَضَّاُ.

وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❀❀ یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے بارے میں نقل کی ہے کہ وہ حضرات پہلو رکھ کر سو جاتے تھے' اُن میں سے بعض دوبارہ وضو کر لیتے تھے اور بعض (دوبارہ) وضو نہیں کرتے تھے۔

اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1291 - وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّالشَّعْبِيَّ قَالُوْا فِي الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ: لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ ضَعِيْفٌ، وَلَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَلَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ.

❀❀ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیٹھا ہوا سو جاتا ہے' کہ اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' عبدالکریم نامی راوی ضعیف ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1292 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وُضُوْءُ النَّوْمِ اَنْ تَمَسَّ الْمَاءَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِتِلْكَ الْمَسْحَةِ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ كَمَسْحَةِ التَّيَمُّمِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْعَلَاءُ بْنُ كَثِيْرٍ اللَّيْثِيُّ، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیند کے بعد کا وضو یہ ہے کہ تم پانی کو چھولو اور پھر اُس کے ذریعے اپنے چہرے' دونوں بازوؤں اور پاؤں پر یوں مسح کرلو' جس طرح تیمم میں مسح کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی علاء بن کثیر لیثی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھا لینے) کے بعد وضو کرنا

1293 - عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ لَوْنَهُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''جس چیز کی رنگت کو آگ متغیر کردے' اُس (کو کھانے) کی وجہ سے تم وضو کرلو!''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1294 - وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَرَاَيْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِيْنَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ اَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّاْ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. وَسُلَيْمَانُ لَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ وَالْقَاسِمُ مُخْتَلَفٌ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ قاسم' جو حضرت معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا' تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اکٹھے ہیں اور ایک عمر رسیدہ صاحب انہیں احادیث بیان کررہے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں

نے بتایا یہ حضرت سہل بن حنظلیہ ہیں (راوی قاسم کہتے ہیں:) میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص گوشت کھائے اُسے وضو کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے سلیمان بن ابوربیع کے حوالے سے قاسم ابوعبدالرحمان سے نقل کی ہے' سلیمان نامی راوی کے حالات بیان کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا ہے اور قاسم نامی راوی سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

1295 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سُلَيْمَانَ: إِنَّ ظِئْرَكَ "سَلِيمٌ" "لَا يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَضَرَبَ صَدْرَ سُلَيْمٍ وَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُ الطَّبَرَانِيِّ مُوَثَّقُونَ; لِأَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبُو سُلَيْمَانَ الَّذِي فِي إِسْنَادِ أَحْمَدَ لَا أَعْرِفُهُ وَلَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَهُ.

۞۞ محمد بن طحلاء بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلیمان سے کہا: آپ کے رضاعی عزیز ''سلیم'' آگ پر پکی ہوئی چیز (کھا لینے) کے بعد وضو نہیں کرتے ہیں' تو انہوں نے سلیم کے سینے پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں (کہ انہوں نے یہ بات بیان کی تھی:) نبی اکرم ﷺ آگ پر پکی ہوئی چیز (کھا لینے) کے بعد وضو کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' کیونکہ یہ روایت محمد بن طحلاء نے ابوسلمہ سے نقل کی ہے' امام احمد کی سند میں ابوسلیمان نامی جس راوی کا ذکر ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں اور میں نے کسی کو اس کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1296 - وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ حِبَّانَ.

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھا لینے) کے بعد وضو کر لو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن نصیر ہے' جسے ابوحاتم اور دیگر حضرات نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1297 - وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ أُصْبُعَيْهِ وَيَقُولُ: صُمَّتَا، إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے کانوں پر انگلیاں رکھ کر یہ ارشاد فرمایا: یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

''آگ پر پکی ہوئی چیز (کھالینے کے بعد) تم لوگ وضو کرلو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خالد بن یزید بن ابو مالک ہے اور وہ کذاب ہے۔

1298 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ"، وَقَالَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْاَوْسَطِ بِاخْتِصَارٍ فِي مَسِّ الْفَرْجِ، وَفِيْهِ الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: ''تم لوگ آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے کے بعد وضو کرلو!''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور معجم اوسط میں انہوں نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جو شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں ہے اس کی سند میں ایک راوی علاء بن سلیمان رقی ہے وہ منکر الحدیث ہے۔

1299 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: هَلْ كُنْتُمْ تَوَضَّئُونَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا اَكَلَ اَحَدُنَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ غَسَلَ يَدَيْهِ وَفَاهُ، فَكُنَّا نَعُدُّ هٰذَا وُضُوءًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى الْخُشَنِيِّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ عبدالرحمن بن غنم اشعری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ آگ پر پکی ہوئی چیز (کو کھالینے کے بعد) وضو کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب ہم میں سے کوئی ایک کوئی ایسی چیز کھالے جو آگ پر پکی ہو تو وہ اپنا ہاتھ اور منہ دھو لیتا ہے ہم اسی کو وضو شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور یہ حسن بن یحییٰ خشنی کی نقل کردہ روایت ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1300 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کے بعد) وضو کرنا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں

1301 - وَعَنْ اَبِيْ سَعْدِ الْخَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَغَلَتْ بِهِ الْمَرَاجِلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ فِرَاسٌ الشَّعْبَانِيُّ، وَهُوَ مَجْهُوْلٌ.

حضرت ابوسعد الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آگ پر پکی ہوئی چیز' جس کی وجہ سے ہنڈیا میں جوش آیا ہو' اُسے کھانے کے بعد وضو کر لو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی فراس شعبانی ہے اور وہ مجہول ہے۔

1302 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ تَوَضَّاَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز کھا لیتے تھے' تو (اس کے بعد) وضو کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1303 - وَلَهٗ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، اِلَّا اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِءِ، وَسَمَّاهُ فِي الْحَدِيْثِ قَبْلَهٗ، وَهُوَ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ، وَابْنُ عَبْدِ الْقَارِءِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْقَارِءِ نِسْبَةً اِلٰى جَدِّهٖ.

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدٍ.

اُن کے حوالے سے امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کر لو!''۔

اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے اُس شخص نے یہ روایت بیان کی ہے' جس نے عبداللہ بن عبد قاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اس سے پہلے والی حدیث میں اُنہوں نے اس طرح نام بیان کیا تھا' اور وہ یحییٰ بن جعدہ ہے' جبکہ ابن عبد قاری سے مراد' عبداللہ بن عمرو بن عبد قاری ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' یہ روایت زید بن جبیرہ بن محمود بن جبیرہ' جن کا تعلق بنوعبدالاشہل سے ہے' یہ اُن کے حوالے سے' اُن کے والد جبیرہ بن محمود سے منقول ہے۔

1304 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا دَخَلَا

وَلِيمَةٌ وَسَلَمَةُ عَلَى وُضُوْءٍ، فَأَكَلُوْا ثُمَّ خَرَجُوا، فَتَوَضَّأَ سَلَمَةُ، فَقَالَ لَهُ جُبَيْرَةُ: أَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوْءٍ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مِنْ دَعْوَةٍ دُعِيْنَا لَهَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُضُوْءٍ، فَأَكَلَ ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوْءٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: "بَلَى، وَلٰكِنَّ الْأَمْرَ يَحْدُثُ، وَهٰذَا مِمَّا (قَدْ) حَدَثَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، وَثَّقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، وَضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ، وَاتُّهِمَ بِالْكَذِبِ.

❁❁ حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' اُن کے بارے میں یہ بات منقول ہے: دونوں راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں ولیمہ کی محفل میں داخل ہوئے' تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ باوضو کر رہے تھے' لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر چلے گئے' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ دوبارہ وضو کرنے لگے' تو جبیرہ نے اُن سے کہا: کیا آپ باوضو نہیں تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (یعنی میں باوضو تھا) لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ہم ایک دعوت سے نکلے' جس میں ہمیں بلایا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ باوضو تھے' لیکن آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد دوبارہ وضو کیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ باوضو نہیں تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (یعنی میں باوضو تھا) لیکن بعد میں نیا حکم آجاتا ہے' اور یہ نئے حکم میں سے ہے (یعنی یہ کہ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد دوبارہ وضو کیا جائے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' اسے عبدالملک بن سوید بن لیث نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد اور ایک جماعت نے اُسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

1305 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَلَوِيِّ - وَكَانَ اسْمُهُ إِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَمَرَنَا

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنَ الْغَمَرِ، وَلَا يُؤْذِيْ بَعْضُنَا بَعْضًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن ابوامامہ بلوی' جن (یعنی ابوامامہ) کا نام ایاس بن ثعلبہ ہے' اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ (یعنی عبداللہ) اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم ''غمر'' (یعنی کوئی پکی ہوئی چیز کھا لینے) کے بعد وضو کر لیں' اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اذیت نہ پہنچائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی واقدی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا

باب: اونٹ کا گوشت کھانے' یا اُس کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنا

1306 - عَنْ ذِي الْغُرَّةِ قَالَ: عَرَضَ أَعْرَابِيٌّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تُدْرِكُنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، فَنُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا". قَالَ: فَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ". قَالَ: فَنُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ". قَالَ: أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ: "لَا".

رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَسَمَّاهُ يَعِيشَ الْجُهَنِيَّ، وَيُعْرَفُ بِذِي الْغُرَّةِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُونَ.

❀❀ حضرت ذی غرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چل رہے تھے' اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہمیں نماز کا وقت ہو جاتا ہے' ہم اس وقت اونٹوں کے باڑے میں ہوتے ہیں' کیا ہم وہاں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہم ان کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضو کریں' آپ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہم ان کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضو کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں!

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' انہوں نے ان صحابی کا نام ''یعیش جہنی'' بیان کیا ہے جو ''ذی غرہ'' کے نام سے معروف ہیں' امام احمد کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1307 - وَعَنْ مَوْلًى لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَوْ عَنِ ابْنٍ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَلُحُومِهَا، وَلَا يَتَوَضَّأُ مِنْ أَلْبَانِ الْغَنَمِ وَلُحُومِهَا، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِهَا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❀❀ موسیٰ بن طلحہ کے غلام' یا شاید موسیٰ بن طلحہ کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کا دودھ' یا گوشت (کھا کر یا پی کر) وضو کر لیتے تھے' البتہ آپ بکری کا دودھ یا گوشت (کھانے کے) بعد وضو نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1308 - وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَوَضَّئُوا مِنْ لُحُومِ

الْإِبِلِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي مَنَاخِهَا، وَلَا تَتَوَضَّئُوا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَصَلُّوا فِي مَرَابِضِهَا".

قُلْتُ: لَهُ حَدِيثٌ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ فِي الْوُضُوءِ مِنْ أَلْبَانِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَفِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ اخْتِلَافٌ.

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرلو اور اُن کے باندھنے کی جگہ میں نماز ادا نہ کرو' بکریوں کا گوشت کھانے کے بعداز سرنو وضو نہ کرو اور ان کے باڑے میں نماز ادا کرلو''

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) اِن صحابی کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے ایک حدیث نقل کی ہے' جو اُن کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے' جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1309 - وَعَنْ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ بَادِيَةٍ وَمَاشِيَةٍ، فَهَلْ نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ". قُلْتُ: فَهَلْ نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَأَلْبَانِهَا؟ قَالَ: "لَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.

حضرت سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول سے سوال کیا: میں نے کہا: ہم ویرانوں میں اور جانوروں میں رہنے والے لوگ ہیں' تو کیا ہم اونٹوں کا گوشت کھا کر' یا ان کا دودھ پی کر وضو کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کا گوشت کھا کر یا اُن کا دودھ پی کر وضو کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

1310 - وَعَنْ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَوَضَّئُوا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَلَا تَوَضَّئُوا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، وَضَعَّفَهُ النَّاسُ.

حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرلو اور بکریوں کا گوشت کھا کر دوبارہ وضو نہ کرو' ان بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو' اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے' جسے شعبہ اور سفیان نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اُسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

1311 - عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ مِنْ دَسَمِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ اَيُّوْبُ بْنُ سنان، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دودھ پیا' تو اُس کی چکناہٹ کی وجہ سے کلی کی۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن سنان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

1312 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّقَهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ.

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی مسجد کے دوسرے دروازے پر بیٹھے' انہوں نے کندھے کا گوشت منگوایا اسے کھایا' اور پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کی' انہوں نے دوبارہ وضو نہیں کیا' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: میں اُس جگہ بیٹھا ہوں' جہاں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے تھے' اور میں نے وہی چیز کھائی ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے کھائی تھی اور پھر میں نے وہی کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1313 - وَلِعُثْمَانَ عِنْدَ الْبَزَّارِ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

ضُعِّفَ اِسْنَادُهُ، وَرِجَالُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

❁❁ امام بزار نے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھایا' اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی۔

اس کی سند کو ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے' امام احمد کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

1314 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ اللَّحْمَ ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى

الصَّلَاةِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گوشت کھا لیتے تھے اور پھر نماز کے لیے اُٹھ جاتے تھے آپ ﷺ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1315 - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَقَدْ كَانَ تَوَضَّأَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ: "وَرَاءَكَ" فَسَاءَنِيْ وَاللهِ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَلَّى، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ الْمُغِيْرَةَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِ انْتِهَارُكَ إِيَّاهُ، وَخَشِيَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا خَيْرٌ، وَلٰكِنْ أَتَانِيْ بِمَاءٍ لِأَتَوَضَّأَ، وَإِنَّمَا أَكَلْتُ طَعَامًا، وَلَوْ فَعَلْتُ فَعَلَ النَّاسُ ذٰلِكَ بَعْدِيْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھایا' پھر نماز کھڑی ہوئی' تو آپ ﷺ اُٹھ گئے' آپ اس سے پہلے وضو کر چکے تھے' میں آپ کے لئے پانی لے کر آیا' تاکہ آپ اُس سے وضو کریں' تو آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: پیچھے کرو! (راوی بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم مجھے یہ بات بہت گراں گزری' پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی' میں نے اس کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کی' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے مغیرہ کو جو ڈانٹا ہے' وہ اسے گراں گزرا ہے' اسے یہ اندیشہ ہے کہ شاید آپ اُس سے ناراض ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے من میں صرف بھلائی ہے' یہ میرے پاس پانی لے کر آیا تھا کہ میں وضو کروں' میں نے کھانا کھایا تھا' اگر میں ایسا کر لیتا' تو میرے بعد لوگوں نے بھی ایسا ہی کرنا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1316 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ وَأَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا، فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ، فَقَالَا: لِمَ تَتَوَضَّأُ؟ فَقُلْتُ: لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْنَا. فَقَالَا: أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں' میری والدہ (سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا) اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے' ہم نے گوشت اور روٹی کھایا پھر میں نے وضو کا پانی منگوایا' تو اُن دونوں نے کہا: ہم کیوں وضو کریں؟ میں نے کہا: اس کھانے کی وجہ سے' جو ہم نے کھایا ہے' اُن دونوں نے کہا: کیا ہم پاکیزہ چیز کی وجہ سے وضو کریں گے؟ اس کی وجہ سے اُس ہستی (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے وضو نہیں کیا' جو تم سے بہتر تھی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1317 - وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ، وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ضَعْفِهٖ.

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے (جانور کے) کندھے کا گوشت کھایا اور پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حسن بن مصک ہے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1318 - وَعَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ - قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الثَّرِيْدَ وَيَشْرَبُ اللَّبَنَ، وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَامِرٍ، ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ حَاتِمٍ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَ عَنْهُ الثِّقَاتُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ثرید کھا لیتے تھے دودھ پی لیتے تھے اور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبد الاعلیٰ بن عامر ہے جسے امام احمد اور ابوحاتم نے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: ثقہ راویوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس روایت کے بقیہ رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1319 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَشَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا مِنْ قِدْرِ الْعَبَّاسِ، فَاَكَلَهَا وَقَامَ يُصَلِّيْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہنڈیا میں سے کندھے کا گوشت نبی اکرم ﷺ کے لیے نکالا آپ نے اُسے کھایا پھر دوبارہ وضو کے بغیر نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عمرو بن ابوسلمہ ہے اور اور یہ حدیث حسن ہے۔

1320 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ، ثُمَّ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قَوْلَهُ: ثُمَّ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ

ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا شَيْخِ الْبَزَّارِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کے ٹکڑے کھانے کے بعد وضو کیا' پھر آپ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا اور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' یہ ''صحیح'' میں بھی منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا اور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی''

امام بزار کے استاد کے علاوہ اِس روایت کے تمام رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1321 - وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ لَبَنًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1322 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى وُضُوءٍ، فَأَكَلَ طَعَامًا - لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَبَنَ الْإِبِلِ، إِذَا شَرِبْتُمُوهُ فَتَمَضْمَضُوا بِالْمَاءِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ لَمْ أَرَ مَنْ تَرْجَمَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا: جب کوئی شخص باوضو ہو اور پھر کھانا کھا لے' تو وہ اس کے بعد دوبارہ وضو نہ کرے' البتہ اونٹ کے دودھ کا معاملہ مختلف ہے' جب تم اُسے پیو گے' تو بعد میں پانی کے ذریعے کلی کر لو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ایسے ہیں کہ میں نے کسی کو اُن میں سے کسی ایک کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1323 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبُ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعید مصلوب ہے' اور وہ کذاب ہے۔

1324 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَغَرَفَتْ لَهُ - اَوْ قَرَّبَتْ لَهُ - عَرْقًا، فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ غَرَفَتْ اَوْ قَرَّبَتْ آخَرَ، فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَكَلَ، ثُمَّ اَتَى الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: الْوُضُوْءَ الْوُضُوْءَ، فَقَالَ: "اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلَيْنَا مِمَّا خَرَجَ، وَلَيْسَ عَلَيْنَا مِمَّا يَدْخُلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، وَهُمَا ضَعِيْفَانِ لَا يَحِلُّ الاِحْتِجَاجُ بِهِمَا.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے ہڈی والا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا، وہ انہوں نے آپ کے سامنے رکھا، پھر مزید پیش کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا، پھر موذن آیا تو اس نے کہا: آپ وضو کرلیں، آپ وضو کرلیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم پر وضو کرنا اس چیز کے حوالے سے لازم ہوتا ہے، جو (جسم میں اندر سے) باہر آتی ہے، اس چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا، جو (باہر سے جسم کے) اندر جاتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اُسے عبیداللہ بن زحر نے علی بن یزید سے نقل کیا ہے، یہ دونوں راوی ضعیف ہیں اور ان دونوں سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

1325 - وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَّ اَصَابِعَهُ عَلَى الْجِدَارِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا، وَلَهُ طَرِيْقٌ آخَرُ، وَفِيْهِ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے دستی کا گوشت کھایا، جب آپ فارغ ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں دیوار پر پھیرلیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو کیے بغیر عصر اور مغرب کی نماز یں ادا کیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عمرو بن قیس مکی نے ابراہیم بن محمد بن خالد بن زبیر سے نقل کیا ہے، میں نے کسی کو ان دونوں کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے، یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے، جس میں ایک راوی واقدی ہے اور وہ کذاب ہے۔

1326 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَفِيْ يَدِهِ عَرْقٌ يَتَعَرَّقُ مِنْهُ. قَالَ: فَتَنَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً اَوْ نَهْشَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ اِسْحَاقَ، وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ وَلٰكِنَّهُ عَنْعَنَهُ.

❁❁ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' اُن کے ہاتھ میں ہڈی والا گوشت تھا جس میں سے وہ کھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُسے لیا اور اس میں سے ایک یا دو مرتبہ کھایا' پھر آپ نے دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرنے والا ہے' اور یہ روایت اس نے ''عنعنہ'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

1327 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَيْضًا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَنَاوَلَتْهُ كَتِفَ شَاةٍ مَطْبُوخَةٍ فَأَكَلَهَا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَأَخَذَتْ ثِيَابَهُ. فَقَالَتْ: أَلَا تَوَضَّأُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مِمَّ يَا بُنَيَّةُ؟" قَالَتْ: قَدْ أَكَلْتَ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ. قَالَ: "إِنَّ أَطْهَرَ طَعَامِكُمْ لَمَا مَسَّتْهُ النَّارُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ ثِقَةٌ.

❁❁ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بکری کے شانے کا پکا ہوا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھا لیا' پھر آپ ﷺ اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے میری بیٹی! کس وجہ سے؟ انہوں نے عرض کی: آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے کھانے میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ (کھانا) ہوتا ہے' جو آگ پر پکا ہو۔

اس روایت کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' وہ تدلیس کرنے والا ہے' لیکن ثقہ ہے۔

1328 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ آخِرَ أَمْرَيْهِ لَحْمًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يُوْنُسُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَلَمْ أَرَ مَنْ ذَكَرَهُ.

❁❁ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دونوں معاملات میں سے آخری یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گوشت کھا کر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یونس بن ابو خالد ہے' میں نے کسی کو اُس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1329 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ وَالْفَمِ لِلتَّنْظِيفِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، وَقَدْ نُسِبَ إِلَى الْكَذِبِ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد جو وضو کرنے کا حکم دیا ہے اس سے مراد دونوں ہاتھ اور منہ کو دھونا ہے یہ صفائی کے لیے ہے واجب نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مطرف بن مازن ہے جس کی نسبت جھوٹ بولنے کی طرف کی گئی ہے۔

1330 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْلَخُ شَاةً فَقَالَ لِي: "يَا مُعَاذُ، هَاتِ - أَوْ أَرِنِي - " فَدَسَعَهَا دَسْعَتَيْنِ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالْجِلْدِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا مُعَاذُ، هٰكَذَا. ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اُس وقت بکری کی کھال اتارنے لگا تھا' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! مجھے دو! راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: مجھے دکھاؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے گوشت اور جلد کے درمیان دو مرتبہ ہاتھ ڈالا اور پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! اس طرح کرتے ہیں' پھر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1331 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عَرْقًا، فَجَاءَ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَقَامَ لِيُصَلِّيَ، فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: "مِمَّ أَتَوَضَّأُ يَا بُنَيَّةُ؟" فَقُلْتُ: مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. فَقَالَ: "أَوَلَيْسَ أَطْيَبُ طَعَامِكُمْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟".

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "أَوَلَيْسَ أَطْهَرُ طَعَامِكُمْ". وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وُلِدَ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ، وَالْحَدِيثُ مُنْقَطِعٌ.

❁❁ حسن بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے ہڈی والا گوشت کھایا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو بلانے کے لیے آئے' تو آپ نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھ گئے' میں نے آپ کا کپڑا پکڑا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کی: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارا سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ نہیں ہوتا' جو آگ پر پکا ہو؟۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ لفظ نقل کیا ہے: ''سب سے زیادہ پاک کھانا''۔

حسن بن ابوالحسن نامی راوی کی پیدائش سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ہوئی تھی اور یہ روایت "منقطع" ہے۔

1332 - وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْقِدْرِ فَيَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُصِيبُ مِنْهُ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ ہنڈیا کے پاس سے گزرتے ہوئے ہڈی والا گوشت لے لیتے تھے اور اُسے کھا لیتے تھے اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1333 - وَعَنْ صَفِيَّةَ - يَعْنِي بِنْتَ حُيَيٍّ - قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ كَتِفًا بَارِدًا، فَكُنْتُ أَسْحَاهَا، فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' میں نے آپ کی خدمت میں کندھے کا ٹھنڈا گوشت پیش کیا' میں نے اسے تیار کیا تھا' آپ نے اُسے کھا لیا اور پھر اُٹھ کر نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1334 - وَعَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ أَنَّهَا وَضَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا، فَانْتَهَشَ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَأَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھا یا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1335 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ، فَنَهَشَ مِنْ كَتِفٍ عِنْدَهَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ ذَلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم حکیم بنت زبیر رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے اُن کے ہاں (جانور کے) کندھے کا گوشت کھایا اور پھر نماز ادا کر لی' آپ نے اس کی وجہ سے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1336 - وَعَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ أَنَّهَا قَالَتْ: نَاوَلْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا مِنْ لَحْمٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ سیّدہ اُمّ حکیم بنت زبیر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کندھے کا گوشت پیش کیا' آپ ﷺ نے اس میں سے کھالیا اور پھر نماز ادا کی۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1337 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ أَكَلَ كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - يَعْنِي النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ محمد بن منکدر نے' سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''آپ ﷺ نے کندھے کا گوشت کھایا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کرلی''۔

اُن کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیا' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1338 - وَعَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَشَ مِنْ كَتِفٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ السَّكَنِ، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کندھے کا گوشت کھایا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کرلی۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سکن ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1339 - وَعَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ أَنَّهَا كَانَتْ تَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَتَبْعَثُ بِهِ إِلَيْهِ، وَرُبَّمَا أَتَاهَا

فَأَكَلَ عِنْدَهَا، فَزَعَمَتْ أَنَّهُ أَتَاهَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَتَتْهُ بِكَتِفٍ، فَجَعَلَتْ أَسْحَاهَا لَهُ، وَزَعَمَتْ أَنَّهُ أَكَلَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❁❁ سیّدہ اُمّ حکیم بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ کو پیغام بھیج کر بلوایا' نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اُن کے ہاں تشریف لاکر اُن کے ہاں کھانا کھایا کرتے تھے' وہ

خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن اُن کے ہاں تشریف لائے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کندھے کا گوشت پیش کیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُسے کھالیا اور پھر دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کرلی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1340 - وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ حِزَامٍ، أَنَّهَا " جَعَلَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُورِ نَخْلٍ كَنَسَتْهُ وَطَيَّبَتْهُ، وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ مِنْ لَحْمِهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ سیّدہ عمرہ بنت حزام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے کھجور کے باغ میں صفائی کرکے جگہ تیار کی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے بکری ذبح کروائی' نبی اکرم ﷺ نے اُس کا گوشت کھایا' پھر آپ ﷺ نے وضو کرکے ظہر کی نماز ادا کی' اُس خاتون نے آپ کی خدمت میں اس بکری کا گوشت پیش کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ وضو کیے بغیر عصر کی نماز ادا کرلی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ثابت بنانی ہے اور وہ ضعیف ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1341 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِنْدَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهَا. قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَدَّمْنَا إِلَيْهِ ذِرَاعَ شَاةٍ فَأَكَلَ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طُرُقٍ، وَبَعْضُهَا رِجَالُهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ، إِلَّا هِنْدَ بِنْتَ سَعِيدٍ، وَقَدْ وَثَّقَهَا ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ عمرو بن محمد بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے ہند بنت سعید بن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو اپنی پھوپھی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' تو ہم نے آپ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا' آپ نے اُسے کھالیا' نماز کا وقت ہوا' تو آپ نے کلی کرکے دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا کرلی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف طرق کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں البتہ ہند بنت سعید نامی خاتون کا معاملہ مختلف ہے' ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1342 - وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: قَرَّبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا مَشْوِيَّةً، فَأَكَلَ مِنْهَا

ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْهَا، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَ مُحَمَّدًا هٰذَا.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کندھے کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا' آپ نے اسے کھالیا' پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں محمد بن یوسف نامی راوی کے حوالے سے' اِس خاتون سے نقل کی ہے' میں نے کسی کو محمد نامی اس راوی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1343 - وَعَنْ أُمِّ عَامِرٍ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ - أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ، فَتَعَرَّقَهُ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ صَامِتٍ عَنْهَا، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَ هٰذَيْنِ.

❁❁ سیّدہ اُمّ عامر بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہڈی والا گوشت لے کر حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھایا آپ اس وقت بنو عبد اشہل کی مسجد میں موجود تھے' پھر آپ نے اُٹھ کر نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابوخلیفہ کے حوالے سے' عبدالرحمن بن عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت کے حوالے سے اِس خاتون سے نقل کی ہے اور میں نے کسی کو اِن دونوں کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1344 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: أَتَيْنَا بِقَصْعَةٍ وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فِي الطَّرِيقِ، فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلْنَا مَعَهُ، وَجَعَلَ يَدْعُو مَنْ مَرَّ بِهِ، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، فَمَا زَادَ عَلَى أَنْ غَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ، ثُمَّ صَلَّى.

وَفِي رِوَايَةٍ: أُتِينَا بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ. فَذَكَرَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُمَا مُوَثَّقُونَ.

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک بڑا برتن لے کر آئے' ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' انہوں نے اس برتن کے بارے میں حکم دیا' تو وہ راستے میں رکھ دیا گیا' انہوں نے اس میں سے کھایا' اُن کے ساتھ ہم نے بھی کھایا' وہ ہر گزرنے والے فرد کو بھی دعوت دے دیتے' پھر ہم نماز ادا کرنے کے لئے گئے' تو انہوں نے صرف یہ کیا کہ انگلیوں کے کونے دھو لیے اور منہ میں کلی کر لی' اور پھر نماز ادا کی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک برتن ہمارے پاس لایا گیا' جس نے روٹی اور گوشت موجود تھا...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان دونوں روایات کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1345- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوئی بری بات کرنے کے بعد وضو کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کروں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنا

1346- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَضِّئْنِي". قَالَ: فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَاسْتَنْجَى، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي التُّرَابِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رِجْلَاكَ لَمْ تَغْسِلْهُمَا. قَالَ: "اِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے وضو کرواؤ! میں آپ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے استنجاء کیا' پھر اپنا ہاتھ مٹی میں ڈال کر اُسے پونچھ کر اُسے دھولیا' پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ اپنے پاؤں نہیں دھوئیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں کو جب موزوں میں داخل کیا تھا' تو یہ دونوں پاک (یعنی باوضو) تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1347- وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّهُ نَزَعَ خُفَّيْهِ، فَنَظَرُوا اِلَيْهِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا، وَلٰكِنْ حُبِّبَ اِلَيَّ الْوُضُوْءُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ.

❁❁ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے موزے اُتارے' لوگوں نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول کو اِن دونوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' لیکن مجھے وضو کرنا پسند ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1348 - وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَزَادَ: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: بِئْسَ مَا لِيْ إِنْ كَانَ لَكُمْ مَهْنَاهُ وَعَلَيَّ مَأْثَمُهُ.
وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے تھے اور خود پاؤں دھویا کرتے تھے' اُن سے اِس بارے میں بات کی گئی' تو انہوں نے فرمایا: یہ تو میرے لیے بہت برا ہوگا' کہ اگر اِس کی سہولت تمہارے لئے ہو' اور اِس کا گناہ مجھ پر ہو۔

اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1349 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَنْزِعُ خُفَّيْكَ؟ قَالَ: "لَا، إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ - وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ خَلَا قَوْلَهُ: "ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ" - رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھو لیے' اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کے موزے اتار دوں؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے جب ان دونوں (پاؤں کو موزوں میں) داخل کیا تھا' تو یہ دونوں پاک تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں کبھی ننگے پاؤں نہیں چلا' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ ''صحیح'' میں بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اُس کے بعد میں کبھی بھی ننگے پاؤں نہیں چلا'' اس روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1350 - وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَقَالَ: يَرْوِي الْمَقَاطِيعَ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں اور چادر پر مسح کیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عتبہ بن ابوامیہ ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ ''مقطوع'' روایات نقل کرتا ہے۔

1351 - وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ وَعَنْهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، فَإِنْ كَانَ ابْنَ حَرْبٍ، وَإِلَّا فَإِنِّي لَمْ أَعْرِفْهُ.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالسلام ہے جس نے ازرق بن قیس سے روایت نقل کی ہے اور اُس سے یزید بن ہارون نے روایت نقل کی ہے اگر تو وہ حرب کا بیٹا ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ میں اُس سے واقف نہیں ہوں۔

1352 - وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا لَبِسَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَلِعُمَرَ فِي الصَّحِيحِ ذِكْرٌ فِي قِصَّةِ سَعْدٍ غَيْرُ هَذَا، وَلَهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ آخَرُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے جبکہ آدمی نے انہیں باوضو حالت میں پہنا ہو۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "صحیح" میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا واقعہ منقول ہے جو اس کے علاوہ ہے اُن کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے اس روایت کے رجال ثقہ ہیں۔

1353 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ دَخَلَ الْكَنِيفَ ثُمَّ خَرَجَ، فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَقَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَعِنْدَ الْبَزَّارِ نَحْوُهُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے گئے جب وہ واپس آئے (تو وضو کرتے ہوئے) انہوں نے موزوں پر مسح کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (ایک مرتبہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تھے) جب آپ واپس تشریف لائے (تو وضو کرتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابوحمید ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1354 - وَعَنْ عَوْسَجَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَأَخْطَأَ فِيهِ مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ. قُلْتُ: كَذَا قَالَ، وَيَأْتِي حَدِيثُ عَوْسَجَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

عوسجہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا' آپ موزوں پر مسح کرتے رہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ عوسجہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور مہدی بن حفص نامی راوی نے اس میں غلطی کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے اسی طرح کہا ہے' عوسجہ بن مسلم کے حوالے سے' اُن کے والد سے منقول روایت آگے آئے گی۔

1355 - وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَعَلَيْهِ خُفَّانِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِسْلَامِ الْمُغِيرَةُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْسَحُونَهَا وَيَقُولُونَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: الْخِفَافُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّكُمْ " سَيَكْثُرُ لَكُمْ مِنَ الْخِفَافِ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا بِالْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ؟ قَالَ: " تَمْسَحُونَ أَوْ تَوَضَّئُوا عَلَيْهَا ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' اِسی دوران حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اندر آئے انہوں نے موزے پہنے ہوئے تھے' میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد' سب سے پہلے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو موزے پہنے ہوئے دیکھا لوگوں نے اُن پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور دریافت کرنا شروع کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: موزے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم لوگوں کو بکثرت موزے ملیں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کے لیے وضو کے حوالے سے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِن پر مسح کر لینا' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: ان پر وضو کر لینا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن دینار ہے اور وہ متروک ہے۔

1356 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَضَّأْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ خَلَا قَوْلَهُ: قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَلَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال سے ایک ماہ پہلے' میں نے آپ ﷺ کو وضو کروایا' تو آپ نے موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

"آپ کے وصال سے ایک ماہ پہلے......"۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی علی بن فضیل بن عبدالعزیز ہے، میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1357 - وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❀❀ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں اور چادر پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1358 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى عَلَى غَدِيْرٍ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلْنَا، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا بِلَالُ، قُمْ فَاَذِّنْ " فَانْطَلَقَ بِلَالٌ فَاَهْرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ اَتَى الْغَدِيْرَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَاَهْوَى اِلَى خُفَّيْهِ، وَكَانَ عَلَيْهِ خُفَّانِ اَسْوَدَانِ، وَذٰلِكَ بِعَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بِلَالُ، امْسَحْ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ الْاَزْدِيُّ: ضَعِيْفٌ.

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے' آپ ایک کنویں کے پاس تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا' تو ہم بھی اپنی سواریوں سے اتر گئے' نماز کا وقت ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! اُٹھ کر اذان دے دو! حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے' انہوں نے پیشاب کیا' پھر وہ کنویں کے پاس آئے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر انہوں نے موزوں کی طرف ہاتھ بڑھایا' انہوں نے سیاہ رنگ کے دو موزے پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اُنہیں مخاطب کر کے فرمایا: اے بلال! موزوں اور چادر پر مسح کرلو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی غسان بن عوف ہے' ازدی کہتے ہیں: وہ ضعیف ہے۔

1359 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ خُفَّيْهِ، فَنَخَسَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: "لَيْسَ هٰكَذَا السُّنَّةُ، اُمِرْنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ هٰكَذَا" وَاَمَرَّ يَدَيْهِ عَلَى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ بَقِيَّةُ.

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو وضو کر رہا تھا' اُس نے موزوں بھی دھولیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پاؤں مارا' اور ارشاد فرمایا: سنت اس طرح نہیں ہے' ہمیں موزوں پر اِس طرح مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں موزوں پر پھیر کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: بقیہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

1360 - وَعَنْ جَابِرٍ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ - اِنْ شَاءَ اللهُ.

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

1361 - وَعَنْ جَابِرٍ - يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ بِلَالٍ الْاَشْعَرِيُّ، ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابو بلال اشعری ہے' جسے امام دارقطنی نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1362 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْحَكَمِ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالحکم بن میسرہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1363 - وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ موزوں اور چادر پر مسح کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1364 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ: ذَكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عُمَرَ سَعْدٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: سَعْدٌ اَفْقَهُ مِنْكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَا سَعْدُ، اِنَّا لَا نُنْكِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ، وَلٰكِنْ هَلْ مَسَحَ مُنْذُ نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ، فَاِنَّهَا اَحْكَمَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَكَانَتْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ، اَلَا تَرَاهُ قَالَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ؟ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ - وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ طَرَفًا مِّنْهُ - وَفِيْهِ عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ التَّمَّارُ، وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَقَالَ: يُغْرِبُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے موزوں پر مسح کر ذکر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے) فرمایا: سعد (دینی احکام کی) تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے حضرت سعد! ہم اِس بات کا انکار نہیں کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا تھا' لیکن (سوال یہ ہے) کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت مسح کیا تھا' جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تھی' کیونکہ اس نے ہر چیز کو محکم کر دیا اور وہ قرآن میں' نازل ہونے والی آخری سورت ہے' کیا آپ نے اِس چیز پر غور نہیں کیا؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو کسی نے بھی کوئی بات نہیں کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اس کا ایک حصہ نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی عبید بن عبیدہ تمار ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے۔

1365 - وَعَنْ أُسَامَةَ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، فَلَمْ أَعْرِفْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَلَا يَزِيدَ.

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اسے عبدالرحمن بن یزید نے' اپنے والد کے حوالے سے' عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے' میں نہ تو عبدالرحمن سے واقف ہوں' اور نہ ہی یزید سے واقف ہوں۔

1366 - وَعَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَعَوْسَجَةُ بْنُ مُسْلِمٍ لَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّ الذَّهَبِيَّ قَالَ: عَوْسَجَةُ بْنُ أَقْرَمَ، رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَوْسَجَةَ. حَدِيثُهُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَمْ يَصِحَّ - قَالَهُ الْبُخَارِيُّ.

❁❁ عوسجہ بن مسلم' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے' موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' عوسجہ بن مسلم کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں پایا ہے' البتہ امام ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عوسجہ بن اقرم ہیں' جس نے یحییٰ بن عوسجہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہے اور وہ مستند نہیں ہے' یہ بات امام بخاری نے کہی ہے۔

1367 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا تھا۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عفیر بن معدان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1368 - وَعَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، فِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1369 - وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1370 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صلت بن دینار ہے اور وہ متروک ہے۔

1371 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَدْ رَغِبَ عَنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَنُسِبَ اِلَى الْكَذِبِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص موزوں پر مسح کرنے سے منہ موڑے گا' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن عطیہ ہے' جس کی نسبت جھوٹ بولنے کی طرف کی گئی ہے۔

1372 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ - عَزَّ وَجَلَّ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي لَيْلَى، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل موزوں پر مسح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ (کی روح) کو اللہ تعالیٰ نے قبض کر لیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابولیلیٰ ہے اور اپنے حافظے کی خرابی کی وجہ سے وہ ضعیف ہے۔

1373 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

حضرت عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن عبد الغفار ہے' اور وہ متروک الحدیث ہے۔

1374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ رَوَاحَةَ

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن زید بن اسلم ہے اور وہ ضعیف ہے' جبکہ عطاء بن یسار نامی راوی نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1375 - وَعَنْ عِصْمَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَقَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ، اسْتُرْنِيْ" فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفِّ وَصَلّٰى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يُحَدِّثُ بِالْأَبَاطِيْلِ.

حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے کسی گلی میں' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ کچرے کے ڈھیر کے پاس پہنچے اور ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! میرے لئے پردہ کر دو! پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور وہ وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا کر لی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی فضل بن مختار ہے اور وہ منکر الحدیث ہے وہ باطل روایات نقل کرتا ہے۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَيَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْوَاقِدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ عبداللہ بن طفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی واقدی ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

1377 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَمْسَحُ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَبَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ.

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورۂ مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے اور اس کے بعد اپنے وصال تک مسلسل موزوں پر مسح کرتے رہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سوار بن مصعب ہے جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1378 - وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَهٗ.

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابوعتبہ کی حسن سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1379 - وَعَنْ عُبَادَةَ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، كُلَّمَا يُرِيْدُ الصَّلَاةَ يَخْلَعُهُمَا وَيَتَوَضَّاُ. قَالَ: "لَا، بَلْ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ رِوَايَةِ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَادَةَ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ.

❁❁ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو وضو کرتے

ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر موزوں پر مسح کر لیتا ہے' لیکن جب وہ نماز ادا کرنے لگتا ہے' تو اُنہیں اتار کر وضو کر لیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! وہ اُن (موزوں) پر مسح کرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسحاق بن یحییٰ کی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ اُنہوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1380 - وَعَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ: حُدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

❁❁ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے' موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں' رُخصت بیان کی گئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالسلام بن صالح ہے' جسے دارقطنی نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1381 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1382 - وَعَنْ يَرِيْمَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، وَقَدْ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَمَا اَنْسٰى اَثَرَ اَصَابِعِهٖ عَلَى الْخُفَّيْنِ، لِاَنَّهُمَا جَدِيْدَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَيَرِيْمُ ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهٗ رَاوِيًا غَيْرَ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ.

❁❁ یریم بن اسد بیان کرتے ہیں: میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' اُنہوں نے دس سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی تھی' اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا' میں موزوں پر اُن کے انگلیوں کے نشان نہیں بھولا' کیونکہ وہ دونوں (موزے) نئے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' یریم نامی کا ذکر ابن ابوحاتم نے کیا ہے' اور انہوں نے ابواسحاق سبیعی کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا' جس نے یریم سے روایت نقل کی ہو۔

1383 - وَعَنْ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ هَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِمَاءٍ . قَالَ: فَمَسَحَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

❁ ❁ ہارون بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن حریث کو دیکھا' انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد پانی منگوایا' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کیا' اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کے بارے میں مدت کا تعین کرنا

1384 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ".

رَوَاهُ الْقَطِيعِيُّ مِنْ زِيَادَاتِهِ عَلَى مُسْنَدِ أَحْمَدَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ وَأَبِي يَعْلَى ثِقَاتٌ.

❁ ❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:
''مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہو گی اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہو گی''۔

یہ روایت قطیعی نے ''مسند احمد'' پر اپنی ''زیادات'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ' امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' امام بزار اور امام ابویعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔

1385 - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَنْزِعُهُمَا؟ قَالَ: "نَعَمْ".
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

❁ ❁ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسان ہر وقت موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ یوں کہ وہ انہیں نہ اتارے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1386 - وَلَهَا عِنْدَ أَبِي يَعْلَى قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيَخْلَعُ الرَّجُلُ خُفَّيْهِ كُلَّ سَاعَةٍ؟ قَالَ: "لَا، وَلَكِنْ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا بَدَا لَهُ".

وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

❁ ❁ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' امام ابویعلیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آدمی

موزہ ہر گھڑی میں اتار سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جب تک اُسے مناسب لگے وہ اُن پر مسح کرتا رہے۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی عمر بن اسحاق بن یسار ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

1387 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَهُوَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ مَوْقُوْفٌ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ الْكُوفِيُّ، وَنُسِبَ إِلَى الْكَذِبِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن عطیہ کوفی ہے جس کی نسبت جھوٹ بولنے کی طرف کی گئی ہے۔

1388 - وَلِابْنِ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ الْبَزَّارِ أَيْضًا كُنَّا نَمْسَحُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

وَفِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں تھی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تھی۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی سلیمان بن بشیر ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1389 - وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا وَنَحْنُ مَعَهُ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ بَوْلٍ وَنَوْمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ: رَدِيْءُ الْحِفْظِ يُخْطِئُ.

❁❁ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے تھے کہ ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا معاملہ مختلف ہے پیشاب کرنے یا سونے (کی وجہ سے وضو ختم ہونے کی صورت میں ہم انہیں نہ اُتاریں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایوب بن سوید ہے اور وہ ضعیف ہے تاہم ابن

حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ خراب حافظے کا مالک ہے اور غلطی کرتا ہے۔

1390 - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک' اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1391 - وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ: " ثَلَاثٌ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ. وَأَيُّوبُ بْنُ خُرَيْمٍ لَمْ أَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ غَيْرَ ابْنِ أَبِي حَاتِمٍ، وَلَمْ يَجْرَحْ وَلَمْ يُوَثِّقْ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی مخصوص مدت) مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لیے' ایک دن اور ایک رات ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' ایوب بن خریم نامی راوی کا ذکر کرتے ہوئے' میں نے ابن ابوحاتم کے علاوہ اور کسی کو نہیں پایا' لیکن انہوں نے نہ اس پر جرح کی ہے اور نہ توثیق کی ہے۔

1392 - وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيَّ فَذَهَبْتُ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ لَيْسَ لَهَا يَدَانِ، فَأَلْقَاهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ: " صُبَّ عَلَيَّ " فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ - وَفِي الصَّحِيحِ طَرَفٌ مِنْهُ - وَفِيهِ دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ، وَقَدْ ضَعَّفُوهُ، إِلَّا ابْنَ عَدِيٍّ فَقَالَ: لَمْ أَرَ لَهُ حَدِيثًا مُنْكَرًا جَاوَزَ الْحَدَّ إِذَا رَوَى عَنْهُ ثِقَةٌ، وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ، وَيُقْبَلُ إِذَا رَوَى عَنْهُ ثِقَةٌ، وَهَذَا رَوَى عَنْهُ مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ، فَهُوَ مَقْبُولٌ عَلَى مَا قَالَهُ ابْنُ عَدِيٍّ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے میری طرف اشارہ کیا' تو میں آگے ہوا' میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا'

جس کے بازو نہیں تھے' آپ نے گردن کی طرف سے اُسے اُتارا اور ارشاد فرمایا: مجھ پر پانی ڈالو میں نے آپ پر پانی انڈیلا' تو آپ نے وضو کرتے ہوئے' موزوں پر مسح کیا' مسافر کے لیے سنت تین دن اور تین راتیں ہے' جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے ''صحیح'' میں اس کا ایک حصہ منقول ہے' اس کی سند میں ایک راوی داؤد بن یزید اودی ہے محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' صرف ابن عدی کا معاملہ مختلف ہے' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے' جب کوئی ثقہ شخص اس سے روایت نقل کرے' تو یہ حد سے آگے چلا جاتا ہے' اگرچہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہے' لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اور جب کسی ثقہ شخص نے اس سے روایت نقل کی ہو' تو اسے قبول کیا جائے گا۔

مکی بن ابراہیم نے اس سے روایت نقل کی ہے' اور وہ ''صحیح'' کے رجال میں سے ایک ہیں' تو ابن عدی کے قول کے مطابق یہ راوی مقبول شمار ہوگا' باقی اللہ بہتر ہے۔

1393 - وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ الضَّبِّيُّ بْنُ الْاَشْعَثِ، لَهُ مَنَاكِيرُ.

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ضبی بن اشعث ہے' جس سے منکر روایات منقول ہیں۔

1394 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: لَهُ اَحَادِيْثُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے موزوں پر مسح کے بارے میں مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (کی مدت کا متعین ہونا) نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی قاسم بن عثمان بصری ہے' امام بخاری فرماتے ہیں اس سے ایسی احادیث منقول ہیں' جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

1395 - وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ خِفَافَنَا، لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَا لَمْ يَخْلَعْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ رُدَيْحٍ، ضَعَّفَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ، وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ: صَالِحُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ آخری غزوہ' جس میں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حصہ لیا' اس میں آپ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کریں' مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں' اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تھی' جب تک وہ اسے (یعنی پاؤں کو موزے سے) نکالتا نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ردیح ہے' جس کو ابوحاتم نے "ضعیف" قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

1396 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مُسْلِمٌ الْمُلَائِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلم ملائی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1397 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ، وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً فِي الْحَضَرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مَرْوَانُ اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: مَجْهُوْلٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران موزوں اور عمامہ پر تین دن مسح کرتے تھے اور حضر کے دوران ایک دن اور ایک رات کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مروان ابوسلمہ ہے' امام ذہبی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

1398 - وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مسافر کے لیے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ ہے جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

1399 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الضَّبِّيُّ بْنُ الْاَشْعَثِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''موزوں پر مسح کے بارے میں (مخصوص مدت) مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ضبی بن اشعث ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1400 - وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ اِذَا اَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ".

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ خَلَا قَوْلِهِ: اِذَا اَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ اَبِي لَيْلَى مُحَمَّدٌ، وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسافر کے لئے مدت تین دن اور تین راتیں ہوگی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہوگی وہ اپنے موزوں پر مسح کرتا رہے گا' جبکہ اس نے پاؤں اس (موزے) میں اس وقت داخل کیے ہوں' جب وہ دونوں باوضو ہوں''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں:

''جب اس نے ان دونوں کو باوضو حالت میں داخل کیا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن ابولیلیٰ محمد ہے اور وہ خراب حافظے کا مالک ہے۔

1401 - وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: كُنَّا اِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَنْزِعْ خِفَافَنَا ثَلَاثًا، فَاِذَا شَهِدْنَا فَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے' تو تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے اور جب ہم مقیم ہوتے تھے' تو ایک دن اور ایک رات تک (موزے نہیں اتارتے تھے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1402 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

وَسَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَهُوَ مَوْقُوفٌ كَمَا تَرَى، وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُهُ الْمَرْفُوعُ، وَلَهُ أَسَانِيدُ بَعْضُهَا رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' تو وہ تین دن تک موزوں پر مسح کرتے رہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ ''موقوف'' ہے' جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' اُن کی نقل کردہ ''مرفوع'' حدیث پہلے گزر چکی ہے اور وہ ایسی اسانید کے ساتھ منقول ہے' ان میں سے بعض کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1403 - وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

وَالْحَكَمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَمَعَ ذَلِكَ فِيهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ.

❁❁ حکم بن عتیبہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''مسافر کے لیے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے''

حکم نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی سماع نہیں کیا ہے' اس کے ہمراہ اس روایت کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے۔

بَابٌ فِي التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا بیان

1404 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَوْ أَجْنَبْتُ وَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا مَا صَلَّيْتُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ ابْنُ سُفْيَانَ: لَا يُؤْخَذُ بِهِ.

❁❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے جنابت لاحق ہو جائے اور ایک ماہ تک پانی نہ ملے' تو میں نماز ادا نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' ابن سفیان کہتے ہیں: اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

1405 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ جُدَرِیٌّ، فَاَمَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُرِّبَ تُرَابٌ فِیْ طَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ، فَمَسَحَ بِالتُّرَابِ

وَفِیْهِ اَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ، وَهُوَ ضَعِیْفٌ.

علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو جدری (جلد خراب ہونے) کی بیماری تھی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت طشت یا برتن میں مٹی اس کے بعد لائی جاتی اور وہ مٹی کے ذریعے مسح کر لیتا تھا۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابان بن ابوعیاش ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1406 - وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ "، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: " نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، اُعْطِیْتُ مَفَاتِیحَ الْاَرْضِ، وَسُمِّیتُ اَحْمَدَ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِیْ طَهُوْرًا، وَجُعِلَتْ اُمَّتِیْ خَیْرَ الْاُمَمِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ، وَهُوَ سَیِّءُ الْحِفْظِ. قَالَ التِّرْمِذِیُّ: صَدُوقٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیلَ - یَعْنِی الْبُخَارِیَّ - یَقُوْلُ: كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَالْحُمَیْدِیُّ یَحْتَجُّونَ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَقِیْلٍ. قُلْتُ: فَالْحَدِیْثُ حَسَنٌ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے وہ چیز عطا کی گئی ہے' جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' زمین کی کنجیاں مجھے عطا کی گئی ہیں' میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لیے مٹی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا اور میری امت کو سب سے بہتر امت قرار دیا گیا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے اور وہ خراب حافظے کا مالک ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے' بعض اہل علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے' اس کے بارے میں کلام کیا ہے' میں نے محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: احمد بن حنبل' اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی نے ابن عقیل کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تو یہ حدیث حسن ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1407 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ خَمْسَةَ اَشْهُرٍ، فَتَكُوْنُ فِیْنَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ، فَمَا تَرَی؟ قَالَ:

"عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَقَالَ فِيهِ: " عَلَيْكَ بِالْأَرْضِ ". وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَفِيهِ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ. وَرَوَى عَبَّاسٌ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ تَوْثِيقَهُ، وَرَوَى مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ: ضَعِيفٌ، يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَلَا يُتْرَكُ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں چار یا پانچ ماہ تک ریگستان میں رہتا ہوں' ہمارے درمیان نفاس والی عورتیں' حیض والی عورتیں' اور جنبی لوگ ہوتے ہیں' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر مٹی استعمال کرنا لازم ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: تم پر زمین لازم ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مثنیٰ بن صباح ہے' اکثر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' عیاش نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے اس کی توثیق نقل کی ہے' معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: یہ ضعیف ہے' لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اِسے ترک نہیں کیا جائے گا۔

1408 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّعِيدُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

قُلْتُ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

1407- مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرة رضی الله عنه - حدیث: 7574' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الطہارة' جماع ابواب التیمم - باب ما روی فی الحائض والنفساء ایکفیہما التیمم عند انقطاع الدم' حدیث: 976' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب الرجل یعزب عن الماء' حدیث: 877' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی ہریرة' حدیث: 5735' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث: 2041

1408- صحیح ابن حبان - کتاب الطہارة' باب التیمم - ذکر الخبر المدحض' حدیث: 1329' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب الرجل یعزب عن الماء' حدیث: 879' السنن الکبرٰی للنسائی - بدء التیمم' الصلوات بتیمم واحد - حدیث: 302' سنن الدارقطنی - کتاب الطہارة' باب فی جواز التیمم لمن لم یجد الماء سنین کثیرة - حدیث: 627' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الطہارة' جماع ابواب التیمم - باب التیمم بالصعید الطیب' حدیث: 959' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی ذر الغفاری - حدیث: 20848' البحر الزخار مسند البزار - عمرو بن بجدان' حدیث: 3364

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مٹی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے' خواہ اُسے کئی سال تک پانی نہ ملے' جب اُسے پانی مل جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کو اپنے جسم پر استعمال کرلے' یہ زیادہ بہتر ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بارے میں ہمارے علم کے مطابق' یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں: اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1409 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي، بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً: الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، يُرْعَبُ مِنِّي عَدُوِّي عَلَى مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَأُطْعِمْتُ الْمَغْنَمَ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ: "وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَرْيَتِهِ". وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ كُهَيْلٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ: فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ بَعْضُ الْمَنَاكِيرِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی ہیں' مجھے تمام بنی نوع انسان ہر سرخ فام (یعنی سفید فام) اور سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی' ایک ماہ کی مسافت سے' میرا دشمن مجھ سے مرعوب ہوجاتا ہے' میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا' مجھے شفاعت عطا کی گئی' تو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کے لئے اُسے مؤخر کردیا (یعنی سنبھال کر رکھ لیا)۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہر نبی کو اُس کی بستی کی طرف مبعوث کیا گیا''......اس روایت کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن کہیل ہے اور وہ ضعیف ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس نے اپنے باپ سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں کچھ منکر ہیں۔

1409-سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب : الارض كلها طاهرة ما لا المقبرة والحمام - حديث: 1409' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31007' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2662' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى محمد بن على بن ابى طالب وهو ابن الحنفية' حديث: 592' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7612' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - مجاهد' حديث: 10842

1410 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَبَا ذَرٍّ"، فَسَكَتَ، فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ فَسَكَتَ، فَقَالَ: "يَا اَبَا ذَرٍّ، ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ!". قَالَ: اِنِّي جُنُبٌ، فَدَعَا لَهُ الْجَارِيَةَ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ، فَاسْتَتَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُجْزِئُكَ الصَّعِيْدُ وَلَوْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ جِلْدَكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اپنی بکریوں میں تھے جب وہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! وہ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ بلایا تو وہ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تمہاری ماں تمہیں روئے انہوں نے عرض کی: میں جنبی ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے کنیز کو اُن کے لیے پانی لانے کا حکم دیا وہ پانی لے کر آئی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کی اوٹ میں غسل کیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: مٹی تمہارے لیے کفایت کر جائے گی خواہ تمہیں بیس سال تک پانی نہ ملے اور جب تمہیں پانی مل جائے تو اسے اپنی جلد سے مس کر لینا (یعنی اس کے ساتھ غسل کر لینا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1411 - وَعَنِ الْاَسْلَعِ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: كُنْتُ اُرَحِّلُ نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّحْلَةَ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُرَحِّلَ نَاقَتَهُ وَاَنَا جُنُبٌ، وَخَشِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَاَمُوْتَ اَوْ اَمْرَضَ، فَاَمَرْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَحَّلَهَا، وَوَضَعْتُ اَحْجَارًا فَاَسْخَنْتُ بِهَا مَاءً، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ، فَقَالَ: "يَا اَسْلَعُ، مَا لِيْ اَرَى رَاحِلَتَكَ تَغَيَّرَتْ؟" فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اُرَحِّلْهَا، رَحَّلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ. قَالَ: "وَلِمَ؟" قُلْتُ: اِنِّي اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، فَخَشِيْتُ الْقُرَّ عَلٰى نَفْسِيْ فَاَمَرْتُهُ اَنْ يُّرَحِّلَهَا، وَوَضَعْتُ اَحْجَارًا، فَاَسْخَنْتُ بِهَا مَاءً فَاغْتَسَلْتُ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى) (النساء:43) اِلٰى (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا) (النساء:43).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْهَيْثَمُ بْنُ زُرَيْقٍ. قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِهِ.

❁ حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی پر رکھنے کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا ایک سرد رات میں مجھے جنابت لاحق ہوگئی نبی اکرم ﷺ نے روانگی کا ارادہ کیا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کی اونٹنی کا پالان تیار کروں جبکہ میں جنابت کی حالت میں ہوؤں مجھے یہ بھی اندیشہ ہوا کہ اگر میں ٹھنڈے پانی کے ساتھ غسل کر لیتا ہوں تو میں مر جاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا میں نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو یہ ہدایت کی تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے

پالان تیار کر دیا' میں نے پتھر رکھے' اُن کے ذریعے پانی گرم کیا' غسل کیا اور پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ساتھ آ کر مل گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اسلع کیا وجہ ہے؟ مجھے تمہارا تیار کیا ہوا پالان کچھ مختلف لگ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اِسے تیار نہیں کیا ہے' انصار سے تعلق رکھنے والے' ایک شخص نے اِسے تیار کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کی: مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی' مجھے اپنی ذات کے بارے میں کا اندیشہ ہوا' تو میں نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ پالان تیار کر دے' پھر میں نے پتھر رکھ کر پانی گرم کیا اور اس کے ذریعہ غسل کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو' تو نماز کے قریب نہ جاؤ!''...... یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن زریق ہے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی ہے۔

1412 - وَعَنِ الْأَسْلَعِ - رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الْأَعْرَجِ - بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا أَسْلَعُ، قُمْ فَأَرِنِي كَيْفَ كَذَا وَكَذَا". قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَسَكَتَ عَنِّي سَاعَةً حَتَّى جَاءَهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِالصَّعِيدِ التَّيَمُّمِ. قَالَ: "قُمْ يَا أَسْلَعُ فَتَيَمَّمْ". قَالَ: ثُمَّ أَرَانِي أَسْلَعُ كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمَ. قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، فَدَلَّكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ نَفَضَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت اسلع بن کعب رضی اللہ عنہ' جن کا تعلق بنو اعرج سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے اسلع! تم اُٹھ کر مجھے دکھاؤ کہ فلاں' فلاں چیز کیسی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے' تو آپ نے فرمایا: اے اسلع! تم اُٹھو اور تیمم کر لو!

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت اسلع رضی اللہ عنہ نے مجھے کر کے دکھایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کیسے تیمم کرنے کی تعلیم دی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں زمین پر ماریں' پھر اُنہیں ایک دوسرے کے ذریعے جھاڑا' پھر اُن پر پھونک ماری اور پھر ان کے ذریعے اپنی کلائیوں کے اوپری اور نیچے والے حصے کا مسح کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ربیع بن بدر ہے' اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1413 - وَعَنِ الْأَسْلَعِ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُرَحِّلُ لَهُ، فَقَالَ لِي ذَاتَ لَيْلَةٍ: "يَا أَسْلَعُ، قُمْ فَارْحَلْ". فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ جِبْرِيلُ بِآيَةِ الصَّعِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُمْ يَا أَسْلَعُ فَتَيَمَّمْ". قَالَ: فَقُمْتُ فَتَيَمَّمْتُ، ثُمَّ رَحَلْتُ لَهُ فَسَارَ، فَمَرَّ بِمَاءٍ فَقَالَ لِي: "يَا أَسْلَعُ، مُسَّ - أَوْ أَمِسَّ - هٰذَا جِلْدَكَ". قَالَ: فَأَرَانِي أَبِي التَّيَمُّمَ كَمَا أَرَاهُ أَبُوهُ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' اور آپ کے لیے پالان تیار کرتا تھا' ایک رات آپ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلع! اُٹھو اور پالان تیار کردو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تیمم کے حکم سے متعلق آیت لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اسلع! اُٹھو اور تیمم کرلو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں اُٹھا' میں نے تیمم کیا' پھر میں نے آپ ﷺ کے لیے پالان تیار کیا' آپ روانہ ہو گئے' آپ کا گزر پانی کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے اسلع! اپنی جلد پر یہ لگالو! (یعنی غسل کرلو) یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے تیمم کر کے دکھایا' جس طرح اُن کے والد نے انہیں کر کے دکھایا تھا' ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک ضرب کہنیوں تک' دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ربیع بن بدر ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1414 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ شُعْبَةُ فِيهِ: وَضَعَ أَرْبَعَمِائَةِ حَدِيثٍ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی' اور ایک ضرب کہنیوں تک' دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن زبیر ہے' شعبہ نے اُس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس نے چار سو احادیث ایجاد کی ہیں۔

1415 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ، فَلَمْ أَرَهُ يَمْسَحُ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبُ، وَقِيلَ فِيهِ: كَذَّابٌ، يَضَعُ الْحَدِيثَ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مٹی کے ذریعے تیمم کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن میں نے آپ کو دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کرتے ہوئے صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعید مصلوب ہے اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے۔

1416 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فَقَالَ: كَذَّابٌ خَبِيثٌ، وَجَمَاعَةٌ، وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيُّ: لَا بَأْسَ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تیمم میں دو ضربیں ہوں گی ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن ظبیان ہے جسے یحییٰ بن معین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ کذاب خبیث ہے ایک جماعت نے بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1417 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ أَنْ يَضْرِبَ بِكَفَّيْهِ عَلَى الثَّرَى، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ يَضْرِبُ ضَرْبَةً أُخْرَى فَيَمْسَحُ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْجَزَرِيُّ، قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: مَتْرُوكٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: کہ آدمی اپنی ہتھیلیاں زمین پر مارے گا اور پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے پر مسح کر لے گا پھر وہ ایک اور ضرب مارے گا اور ان دونوں کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کر لے گا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داؤد جزری ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ

1416-المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة - حدیث: 585 مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الطهارات' فی التیمم کیف هو - حدیث: 1663 سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب التیمم - حدیث: 593 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الطهارة' جماع ابواب التیمم - باب کیف التیمم' حدیث: 938 معرفة السنن والآثار للبیهقی - باب التیمم' حدیث: 428 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - نافع' حدیث: 13142

متروک ہے۔

1418 - وَعَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ الْحَرِيشُ بْنُ الْخِرِّيتِ، ضَعَّفَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ وَّأَبُوْ زُرْعَةَ وَالْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تیمم کے بارے میں یہ نقل کرتی ہیں:

"دوضربیں ہوں گی ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے ہوگی"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حریش بن خریت ہے اسے ابوحاتم ابوزرعہ اور امام بخاری نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

1419 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ نَزَلَ الْقَوْمُ، فَبَصُرَ بِهِمَا رَاعٍ فَنَزَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ الصَّعِيدَ، فَتَيَمَّمَ ثُمَّ أَذَّنَ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى الْفِطْرَةِ". قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: "خَرَجَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَفِيْهِ سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ الْمَازِنِيُّ، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے جب نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے پڑاؤ کرلیا ایک چرواہے نے ان دونوں کو دیکھا تو وہ سواری سے نیچے اتر آیا اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر تیمم کیا اور پھر اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے اس نے کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سعید بن راشد مازنی ہے اور وہ متروک ہے۔

1420 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يَغِيبُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، أَيُجَامِعُ أَهْلَهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيْهِ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَفِيْهِ ضَعْفٌ وَلَا يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جو آبادی سے دور ہوتا ہے اور وہ پانی پر قدرت نہیں رکھتا کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے جس میں ضعف پایا جاتا ہے لیکن وہ جان بوجھ کر جھوٹ بیان نہیں کرتا ہے۔

1421 - وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَغِيبُ الشَّهْرَ عَنِ الْمَاءِ

وَمَعِي أَهْلِي، فَأُصِيبُ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَغِيبُ أَشْهُرًا؟ قَالَ: "وَإِنْ غِبْتَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❀❀ حکیم بن معاویہ نے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایک ماہ تک پانی سے دور رہتا ہوں میرے ساتھ میری بیوی ہوتی ہے کیا میں اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں کئی ماہ تک پانی سے دور رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم تین سال تک دور رہو (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ فِي التَّيَمُّمِ

باب: اس سے متعلق تیمم کا بیان

1422 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فَيُهَرِيْقُ الْمَاءَ، فَيَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ؟ قَالَ: "مَا أَدْرِي، لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ".

قَالَ يَحْيَى مَرَّةً أُخْرَى: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهْرَاقَ الْمَاءَ، فَتَيَمَّمَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے پیشاب کیا پھر آپ نے مٹی کے ذریعے مسح کیا (یعنی تیمم کر لیا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پانی آپ کے قریب ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے میں اُس تک نہ پہنچ سکوں۔

ایک مرتبہ یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ تشریف لے گئے آپ نے پیشاب کیا اور تیمم کر لیا آپ کی خدمت میں گزارش کی گئی: پانی آپ کے قریب ہی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1423 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَأْتُوْنَ الْغَابَةَ فَيُدْرِكُوْنَ الْمَغْرِبَ عِنْدَ مِرْبَدِ الْغَنَمِ، فَيَتَيَمَّمُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جنگل کی طرف جاتے تھے اور ''مربد غنم'' کے

پاس انہیں مغرب کا وقت ہو جاتا' تو وہ تیمم کر لیتے تھے۔
یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالمہیمن بن عباس ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ لِأَجْلِ شِدَّةِ الْبَرْدِ

باب: سردی کی شدت کی وجہ سے تیمم کرنا

1424 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ اَمِيْرُ الْجَيْشِ، فَتَرَكَ الْغُسْلَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَالَ: اِنِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ مِنَ الْبَرْدِ، فَصَلّٰى بِمَنْ مَعَهُ جُنُبًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّفَهُ مَا فَعَلَ، فَاَنْبَاَهُ بِعُذْرِهِ، فَاَقَرَّ وَسَكَتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ جنابت لاحق ہو گئی' وہ لشکر کے امیر تھے' انہوں نے اس وجہ سے غسل ترک کر دیا کہ انہوں نے یہ سوچا: کہ اگر میں نے غسل کیا' تو سردی کی وجہ سے مر جاؤں گا' انہوں نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی' جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اندیشے سے آگاہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اور خاموشی اختیار کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اس روایت کو ابوبکر بن عبدالرحمن انصاری نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1425 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، (فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَشِيْتُ اَنْ يَّقْتُلَنِي الْبَرْدُ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ - عَزَّ وَجَلَّ - (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) (النساء:29)، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ خَالِدِ السَّمْتِيُّ، وَهُوَ كَذَّابٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی' جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات بھی ذکر کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ سردی مجھے

مار ڈالے گی' اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے::

''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لیے رحم کرنے والا ہے''

تو نبی اکرم ﷺ اُن کی بات پر خاموش رہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے اور وہ کذاب ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْمَرَضِ

باب: بیماری کی وجہ سے تیمم کرنا

1426 - عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ جُدَرِيٌّ، فَاَمَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُرِّبَ تُرَابٌ فِیْ طَسْتٍ اَوْ تَوْرٍ، فَتَمَسَّحَ بِالتُّرَابِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَيَّاشٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو جدری کی بیماری تھی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ایک طشت یا پیالے میں' مٹی اس کے پاس لائی گئی' اور اس نے مٹی کے ذریعہ مسح کر لیا (یعنی تیمم کر لیا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابان بن ابوعیاش اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ عَلَى الْجِدَارِ

باب: دیوار پر تیمم کرنا

1427 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَاقَعَ بَعْضَ اَهْلِهٖ، فَكَسَلَ اَنْ يَّقُوْمَ - ضَرَبَ يَدَهٗ عَلَى الْحَائِطِ، فَتَيَمَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات' جب اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتے' اور پھر آپ کا اُٹھنے کا ارادہ نہ ہوتا' تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ دیوار پر مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط سے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

بَابُ كَمْ يُصَلِّيْ بِالتَّيَمُّمِ

باب: آدمی تیمم کے ذریعے کتنی نمازیں ادا کرے گا؟

1428 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ

1427-المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 651

لِلْأُخْرَى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عِمَارَةَ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی تیمم کے ذریعے صرف ایک نماز ادا کرے اور وہ دوسری نماز کے لیے پھر تیمم کرلے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسن بن عمارہ ہے' جسے شعبہ' سفیان اور احمد بن حنبل نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ تَيَمَّمَ وَصَلَّى، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ

باب: جو شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے اور پھر وہ پانی پالے

1429 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَجْنَبَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَلَمْ يَجِدْ مَاءً ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ أَتَى الْمَاءَ فِي وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی' اُسے پانی نہیں ملا' لیکن اس نے نماز ادا کرلی' لیکن پھر اُسی نماز کے وقت کے دوران میں وہ پانی تک پہنچ گیا' تو اس شخص نے غسل کرلیا' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَبِيرَةِ

باب: پٹی پر مسح کرنا

1430 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَمَاهُ ابْنُ قَمِيئَةَ يَوْمَ أُحُدٍ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ حَلَّ عَنْ عِصَابَتِهِ، وَمَسَحَ عَلَيْهَا بِالْوُضُوءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر' جب ابن قمیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر مارا' تو (اس کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرنے لگتے تھے' تو پٹی کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر اس پر مسح کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حفص بن عمر عدنی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهِ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ''پانی (یعنی منی کے خروج سے) پانی (یعنی غسل لازم) ہوتا ہے

1431 - عَنْ عِتْبَانَ - اَوِ ابْنِ عِتْبَانَ - الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ مَعَ اَهْلِيْ، فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ اَقْلَعْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

✿✿ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ' راوی کو شک ہے' یا شاید یہ لفظ ہے: حضرت ابن عتبان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا' جب میں نے آپ ﷺ کی آواز سنی' تو الگ ہوا' اور غسل کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی' صرف پانی سے لازم ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1432 - وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى بَطْنِ امْرَاَتِيْ، فَقُمْتُ وَلَمْ اُنْزِلْ، فَاغْتَسَلْتُ، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّكَ دَعَوْتَنِيْ وَاَنَا عَلٰى بَطْنِ امْرَاَتِيْ وَلَمْ اُمْنِ، فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَلَيْكَ، اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

✿✿ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلند آواز میں پکارا' میں اُس وقت اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر رہا تھا' ابھی مجھے انزال نہیں ہوا تھا' میں اُٹھا میں نے غسل کیا' (بعد میں) میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ جب آپ نے مجھے بلایا تھا' اُس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کر رہا تھا اور ابھی مجھے انزال نہیں ہوا تھا' میں نے غسل کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تم پر لازم نہیں تھا' پانی' پانی کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1433 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لِرَاْسِكَ؟" قَالَ: دَعَوْتَنِيْ وَاَنَا مَعَ اَهْلِيْ، فَخِفْتُ اَنْ اَحْتَبِسَ عَلَيْكَ فَعَجِلْتُ، فَقُمْتُ وَصَبَبْتُ عَلَيَّ الْمَاءَ ثُمَّ خَرَجْتُ، فَقَالَ: "هَلْ كُنْتَ اَنْزَلْتَ؟" قَالَ: لَا. قَالَ: "اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَلَا تَغْتَسِلَنَّ، اغْسِلْ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ

فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، وَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ فِي نَهْرٍ إِلَى جَانِبِ دَارِهِ، فَأَقْبَلَ وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدِ اغْتَسَلَ وَمَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ". فَجَاءَ الرَّجُلُ يَعْتَذِرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اغْتَسَلْتَ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْكَ الْغُسْلُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَفِي الْبَزَّارِ عَنْهُ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَأَقْحَطَ فَلَا غُسْلَ".

وَرِجَالُ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرِجَالُ الطَّبَرَانِيِّ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا شَيْخَ الطَّبَرَانِيِّ مُحَمَّدَ بْنَ شُعَيْبٍ، فَإِنِّي لَمْ أَعْرِفْهُ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے دروازے پر تشریف لائے' آپ ﷺ نے سلام کیا' وہ شخص اُس وقت اپنی بیوی کے قریب تھا' اُس نے بیوی کی قربت میں آپ کو سلام کا جواب دیا' نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ سلام کیا' تو اُس شخص نے (سلام کا) جواب دے دیا' لیکن اُٹھا نہیں' جب نبی اکرم ﷺ کو اندر آنے کا نہیں کہا گیا' تو آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے' وہ شخص فارغ ہونے سے پہلے اُٹھا اور نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرتا ہوا آپ کے پیچھے آیا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ کھڑا ہوا تھا' ہم اس کے پاس اکٹھے ہو گئے' اس نے اپنے گھر کے پاس موجود ایک ندی میں غسل کیا تھا' جب وہ آیا تو وہ غسل کر چکا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے غسل کر لیا ہے' حالانکہ اِس پر غسل واجب نہیں ہوا ہے' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں معذرت کرنے کے لیے آیا' اس نے آپ کو اپنی صورت حال کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے غسل کر لیا' حالانکہ تم پر غسل واجب نہیں تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ قربت کرے' اور اُسے انزال نہ ہو' تو غسل لازم نہیں ہوگا''

امام بزار کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' امام طبرانی کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' صرف امام طبرانی کے استاد محمد بن شعیب کا معاملہ مختلف ہے' میں اُن سے واقف نہیں ہوں۔

1436 - وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَذَكَرَ كَلَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَقْحَطَ أَحَدُكُمْ أَوْ أَكْسَلَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، إِلَّا أَبَا إِسْرَائِيلَ الْمُلَائِيَّ: فَإِنَّهُ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ، وَقَدْ وَثَّقَهُ بَعْضُهُمْ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بلایا' اُسے آنے میں تاخیر ہو گئی' پھر وہ باہر آیا اور اس نے کلام (یعنی تاخیر کی وجہ کو) ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو انزال نہ ہوا ہو' تو اُس پر غسل (لازم) نہیں ہوگا' یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس

مِنْكَ، وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ مِنْ طَرِيقِ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو سَلَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ، وَزَيْدٌ لَمْ أَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کو طلب کرنے کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے اُسے بلایا' جب وہ انصاری گھر سے باہر آیا' تو اُس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے سر کو کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: جب آپ نے مجھے بلایا تھا' اس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری وجہ سے آپ کو انتظار نہ کرنا پڑے' میں جلدی سے اُٹھا میں نے اپنے اوپر پانی بہایا اور باہر آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں انزال ہو گیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اس طرح کرو' تو غسل ہرگز نہ کرو' عورت کا جو مواد تمہیں لگ جاتا ہے' اُس کو دھو لو اور پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو' کیونکہ پانی' پانی کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے زید بن سعد کے حوالے سے' ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے حوالے سے' اُن کے والد سے نقل کی ہے' ابوسلمہ نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' اور زید نامی راوی کے حالات بیان کرتے ہوئے' میں نے کسی کو نہیں پایا ہے۔

1434 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا حَبَسَكَ؟" قَالَ: كُنْتُ حِينَ أَتَانِي رَسُولُكَ عَلَى الْمَرْأَةِ، فَقُمْتُ فَاغْتَسَلْتُ، فَقَالَ: "وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَغْتَسِلَ مَا لَمْ تُنْزِلْ". قَالَ: فَكَانَ الْأَنْصَارُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بلوایا' اُسے آنے میں تاخیر ہو گئی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس چیز نے تمہیں روک لیا تھا؟ اس نے بتایا: جب آپ کا پیغام رساں میرے پاس آیا' میں اس وقت اپنی بیوی کے قریب تھا' میں اُٹھا' میں نے غسل کیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوتا تھا' اگر تم غسل نہ بھی کرتے' جب کہ تمہیں انزال نہ ہوا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انصار ایسا ہی کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوسعد بقال ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1435 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ، وَالْأَنْصَارِيُّ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ لَمَّا لَمْ يَأْذَنْ لَهُ. فَقَامَ الْآخَرُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ وَخَرَجَ فِي أَثَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُهُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

کے رجال ثقہ ہیں' صرف ابواسرائیل ملائی کا معاملہ مختلف ہے' وہ اپنے حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے' بعض حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1437 - وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا لَمْ نُنْزِلْ لَمْ نَغْتَسِلْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ مَا خَلَا ابْنِ إِسْحَاقَ، وَهُوَ ثِقَةٌ إِلَّا أَنَّهُ يُدَلِّسُ.

❁❁ عبید بن رفاعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم ایسا کیا کرتے تھے' کہ جب ہمیں انزال نہیں ہوتا تھا' تو ہم غسل بھی نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' صرف ابن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہے' لیکن تدلیس کرتا ہے۔

1438 - وَعَنْ بَعْضِ وَلَدِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: نَادَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي فَقُمْتُ وَلَمْ أُنْزِلْ، فَاغْتَسَلْتُ وَخَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي وَأَنَا عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي، فَقُمْتُ وَلَمْ أُنْزِلْ فَاغْتَسَلْتُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَلَيْكَ، الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ". قَالَ رَافِعٌ: ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْغُسْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ: عَنْ سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ، وَفِيهِ رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ.

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا میں اُس وقت اپنی بیوی کے قریب تھا' میں اُٹھ گیا' ابھی مجھے انزال نہیں ہوا تھا' میں نے غسل کیا' اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا' میں نے آپ کو بتایا کہ جب آپ نے مجھے بلایا تھا' اُس وقت میں اپنی بیوی کے قریب تھا' میں اُٹھ گیا' ابھی مجھے انزال نہیں ہوا تھا' اور میں نے غسل کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر کوئی گناہ نہیں ہوتا تھا' کیونکہ پانی' پانی کی وجہ سے لازم ہوتا ہے۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایسی صورتحال میں غسل کرنے کا حکم دیا۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سہل بن رافع کے حوالے سے' اُن کے والد سے منقول ہے' اس کی سند میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے اور وہ خراب حافظے کا مالک ہے۔

1439 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ - وَكَانَ عَقَبِيًّا بَدْرِيًّا - قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ - رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ - فَقِيْلَ

لَهُ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ - رَحِمَهُ اللَّهُ - يُفْتِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ بِرَأْيِهِ فِي الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ. قَالَ: أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ، أَوَ لَقَدْ بَلَغْتَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ؟! قَالَ: مَا فَعَلْتُ، وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عُمُومَتِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَيُّ عُمُومَتِكَ؟ قَالَ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَبُو أَيُّوبَ وَرِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ. فَالْتَفَتَ عُمَرُ - رَحِمَهُ اللَّهُ - إِلَيَّ فَقَالَ: مَا يَقُولُ هَذَا الْغُلَامُ؟ فَقُلْتُ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: سَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِهِ. قَالَ: فَجَمَعَ النَّاسَ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ، إِلَّا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَقَالَا: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ - رَحِمَهَا اللَّهُ - فَقَالَتْ: لَا عِلْمَ لِي، فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ - رَحِمَهَا اللَّهُ - قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ. قَالَ: فَتَحَطَّمَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَعْنِي تَغَيَّظَ - ثُمَّ قَالَ: لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ أَحَدًا فَعَلَهُ إِلَّا أَنْهَكْتُهُ عُقُوبَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ مُدَلِّسٌ وَهُوَ ثِقَةٌ، وَفِي الصَّحِيحِ طَرَفٌ مِنْهُ، زَادَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ: ثُمَّ أَفَاضُوا فِي الْعَزْلِ، فَقَالُوا: لَا بَأْسَ، فَسَارَّ رَجُلٌ صَاحِبَهُ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْمُنَاجَاةُ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَزْعُمُ أَنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّهَا لَا تَكُونُ مَوْءُودَةً حَتَّى تَمُرَّ بِسَبْعِ تَارَاتٍ ; قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - (وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ - ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ)(المؤمنون:12-13) إِلَى قَوْلِهِ: (فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)(المؤمنون:14). قَالَ: فَتَفَرَّقُوا عَلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ' جنہیں بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جب انہیں یہ بتایا گیا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کو یہ فتویٰ دیتے ہیں' جو اُن کی اپنی رائے کی بنیاد پر ہے کہ جو شخص صحبت کرے اور اسے انزال نہ ہو' تو اُس پر غسل لازم نہیں ہوتا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے جلدی سے میرے پاس لاؤ' اُنہیں لایا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم اللہ کے رسول کی مسجد میں' اپنی رائے کی بنیاد پر لوگوں کو فتویٰ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے ایسا نہیں کیا' میرے چچاؤں نے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے کون سے چچا نے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم ایسا کیا کرتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارے میں دریافت کیا تھا؟ تو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے یہی کہا

کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم یہ کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا' تو لوگوں کو اس بات پر اتفاق تھا کہ غسل صرف منی کے خروج کی وجہ سے لازم ہوتا ہے' صرف حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا معاملہ مختلف تھا' ان دونوں حضرات کا یہ کہنا تھا: کہ جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! اِس مسئلے کے بارے میں سب سے زیادہ علم' نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے پاس ہوگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا' تو انہوں نے فرمایا: جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جائے گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے کا اظہار کیا' اور ارشاد فرمایا: اب اگر مجھے کسی کے بارے میں یہ پتہ چلا کہ اُس نے ایسا کیا ہے' تو میں اُسے سزا دوں گا۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال ثقہ ہیں' صرف یہ ہے کہ ابن اسحٰق نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' ویسے وہ ثقہ ہے' ''صحیح'' میں اِس روایت کا ایک حصہ منقول ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر اُن لوگوں نے عزل کے بارے میں گفتگو شروع کی' تو اُن کا یہ کہنا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے سرگوشی میں اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی بات چیت کی' تو انہوں نے دریافت کیا: یہ سرگوشی میں کیا بات ہو رہی ہے؟ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: یہ کہہ رہا ہے: یہ تو چھوٹی قسم کا زندہ درگور کرنا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زندہ درگور کرنا' یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اُس پر سات مراحل نہیں گزر جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے تخلیق کیا' پھر ہم نے اسے ایک مضبوط جگہ پر نطفہ کی شکل میں رکھ دیا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو سب لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے مطابق قائل ہو کر منتشر ہوئے' کہ اس (یعنی عزل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1440 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

یہ روایات امام بزار نے نقل کی ہیں' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1441 - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ مِنَ

الْجِمَاعِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَعَمَّا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ. فَقَالَ مُعَاذٌ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: "إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، وَأَمَّا الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتَوَشَّحْ بِهِ، وَأَمَّا مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ فَإِنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ، وَالِاسْتِعْفَافُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مِنْهُ قِصَّةَ الْحَائِضِ، وَرِجَالُ أَبِي دَاوُدَ فِيهِمْ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِتَدْلِيسِهِ، وَإِسْنَادُ هٰذَا حَسَنٌ.

❁ عبدالرحمن بن عائذ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: صحبت کرنے کے حوالے سے کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور حیض والی عورت کے ساتھ کس حد تک تعلق جائز ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے' جہاں تک ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توشیح کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کی تھی' جہاں تک حیض والی عورت کے ساتھ قربت کا تعلق ہے' تو تہبند سے اوپر والے حصے کے ساتھ تعلق رکھنا جائز ہے' لیکن اِس سے بھی بچ کے رہنا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس میں سے حیض والی عورت کا واقعہ ذکر کیا ہے' امام ابوداؤد کے رجال میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے' اور وہ تدلیس کرنے کی وجہ سے ضعیف ہے' اس روایت کی سند حسن ہے۔

1442 - وَعَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالًا يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِذَا خَالَطْتُ أَهْلِي فَاخْتَلَعْنَا وَلَمْ أُمْنِ، أَغْتَسِلُ؟ قَالَ: "نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَعَ أَهْلِي فَلَمْ أُمْنِ، فَاغْتَسَلْنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ الْوَسَاوِسِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁ ابن سمط بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں اپنی بیوی کے ساتھ قربت کرتا ہوں' لیکن انزال سے پہلے ہم الگ ہو جاتے ہیں' تو کیا میں غسل کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کبھی میں بھی اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتا ہوں اور مجھے انزال نہیں ہوتا' لیکن ہم غسل کر لیتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسماعیل بن علی وساوسی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1443 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ، وَكِلَاهُمَا ضَعِيْفٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے جعفر بن زبیر نے قاسم سے نقل کیا ہے' اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

1444 - وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ، قَالُوْا: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ. وَفِيْهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:

''جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

اس کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1445 - وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْأَةَ فَلَا يُمْنِي. قَالَ: أَمَّا أَنَا فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْأَةِ اغْتَسَلْتُ. قَالَ: سُفْيَانُ وَالْجَمَاعَةُ عَلَى الْغُسْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے جب اپنی اہلیہ کے ساتھ اِس طرح کی صورتحال درپیش ہوتی ہے' تو میں غسل کر لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: سفیان اور اہل علم کی ایک جماعت غسل (لازم ہونے) کی قائل ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ الْاِحْتِلَامِ

باب: احتلام کا بیان

1446 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا احْتَلَمَ نَبِيٌّ قَطُّ، إِنَّمَا الْاِحْتِلَامُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسی بھی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا' کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالعزیز بن ابوثابت ہے' جس کے

ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1447 - وَعَنْ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَغْتَسِلُ اِحْدَانَا اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: " نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم عورتوں میں سے کسی ایک کو اگر احتلام ہوجائے' تو کیا وہ غسل کرے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! جب وہ پانی (یعنی احتلام کا نشان دیکھے)

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1448 - وَعَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَصْنَعُ الشَّيْءَ تَعْطِفُ بِهِ زَوْجَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا، وَلَا خَلَاقَ فِي الْاٰخِرَةِ". قَالَتْ: اَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ اِذَا رَاَتْ فِيْ مَنَامِهَا الِاحْتِلَامَ، اَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

اس خاتون کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا' جو کوئی ایسا کام کرتی ہے' جس کے ذریعے وہ اپنے شوہر کو رام کر لے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دنیاوی فائدہ ہے' آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا' اس خاتون نے عرض کی: ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو خواب میں احتلام دیکھتی ہے' کیا وہ غسل کرے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ پانی (یعنی احتلام کا نشان دیکھے گی) تو وہ غسل کرے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1449 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَاَلَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ - وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الْمَرْاَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ وَاَنْزَلَتْ فَلْتَغْتَسِلْ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ، ضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَّغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا' جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر عورت بھی وہ چیز دیکھے' جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اگر عورت کو احتلام ہوجائے' تو کیا حکم ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت وہ چیز دیکھے اور اُسے انزال ہوجائے' تو اُسے غسل

کرنا چاہیے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالجبار بن عمر ایلی ہے جسے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے "ضعیف" قرار دیا ہے محمد بن سعد نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1450 - وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَتْ:

كَانَتْ مُجَاوِرَةً أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ زَوْجَهَا جَامَعَهَا فِي الْمَنَامِ، أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَضَحْتِ النِّسَاءَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، وَإِنَّا أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا أُشْكِلَ عَلَيْنَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ نَكُونَ مِنْهُ عَلَى عَمْيَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سَلَمَةَ، عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ". فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهَلْ لِلْمَرْأَةِ مَاءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَنَّى يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟ هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ، وَإِسْحَاقُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ.

❁❁ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ اپنی دادی سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں رہتی تھیں' سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی عورت خواب میں یہ دیکھتی ہے کہ اُس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر رہا ہے' تو کیا وہ عورت غسل کرے گی؟ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تم نے اللہ کے رسول کے سامنے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے' سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے' ہمیں جس معاملے میں الجھن درپیش ہوتی ہے' اُس کے بارے میں' ہم اللہ کے رسول سے سوال کر لیں' یہ اِس سے بہتر ہے کہ ہم اُس کے حوالے سے اندھیرے میں رہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ سلمہ! بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا' جب وہ پانی (یعنی احتلام کا نشان) پاتی ہے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا عورت کا بھی پانی (یعنی احتلام کا مواد) ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُس (عورت) کا بچہ کس وجہ سے اُس سے مشابہت رکھتا ہے؟ یہ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہوتی ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ "صحیح" میں اختصار کے ساتھ منقول ہے' اسحاق نامی راوی نے سیدہ اُمّ سلیم سے سماع نہیں کیا ہے۔

1451 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ، هَلْ عَلَيْهَا غُسْلٌ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُشَيْرِيُّ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: كَانَ يَكْذِبُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا: جسے احتلام ہو جاتا ہے' کیا اس پر غسل لازم ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جب وہ پانی (یعنی احتلام کا نشان) پایا' تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمن قشیری ہے' ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا ہے۔

1452 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: "إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ". قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا فُلَانَةُ، فَضَحْتِ النِّسَاءَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعِيهَا، فَإِنَّ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ يَسْأَلْنَ عَنِ الْفِقْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّفَاوِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَدْ قِيلَ فِيهِ: إِنَّهُ مُدَلِّسٌ فَقَطْ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے' ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے' جو مرد دیکھتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت یہ چیز دیکھے' تو اُسے غسل کرنا چاہیے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے فلانہ! تم نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! انصار کی خواتین دینی احکام کے بارے میں سوال کرتی ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبید طفاوی ہے اور وہ ضعیف ہے' اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ صرف تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت بھی اُس نے ''عنعنہ'' کے طور پر نقل کی ہے۔

1453 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ أَنْزَلَتْ كَمَا يُنْزِلُ الرَّجُلُ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ، وَإِنْ لَمْ تُنْزِلْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ - وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ - وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى الْغَزَّالُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا: جو خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے' جو مرد دیکھتا ہے' اور اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اُسے اسی طرح انزال ہو جاتا ہے' جس طرح مرد کو انزال ہوتا ہے' تو اُس پر غسل واجب ہوگا؟ اور اگر اُسے انزال نہیں ہوتا' تو اُس پر کوئی چیز

لازم نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' یہ ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ منقول ہے'اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیسیٰ خزاز ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ وَالنَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِالْفَضَاءِ

باب: غسل کرتے ہوئے پردہ کر لینا اور کھلی جگہ پر غسل کرنے کی ممانعت

1454 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنِ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّي، فَاسْتَحْيُوا مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ لَا يُفَارِقُوْنَكُمْ اِلَّا عِنْدَ ثَلَاثِ حَالَاتٍ: الْغَائِطُ وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ، فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ بِالْعَرَاءِ فَلْيَسْتَتِرْ بِثَوْبِهِ، اَوْ بِجِذْمَةِ حَائِطٍ، اَوْ بِبَعِيرِهِ ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: لَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيِّنٌ.

قُلْتُ: جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ، وَكَذٰلِكَ بَقِيَّةُ رِجَالِهِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں برہنہ ہونے سے منع کرتا ہے' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے اُن فرشتوں سے حیاء کرو' جو تم سے جدا نہیں ہوتے ہیں' صرف تین صورتوں میں جدا ہوتے ہیں'

پاخانہ کے وقت' جنابت کی حالت میں' اور غسل کے وقت' جب کوئی شخص کھلی جگہ پر غسل کرنے لگے' تو اسے کپڑے کے ذریعے پردہ کر لینا چاہیے' یا دیوار کی' یا اپنے اونٹ کی اوٹ میں ہو جانا چاہیے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' یہ صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' جعفر بن سلیمان نامی راوی کمزور ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جعفر بن سلیمان ''صحیح'' کے رجال میں سے ایک ہے' اس روایت کے بقیہ رجال کا بھی یہی معاملہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1455 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَعَرَّ الْمَرْءُ عِنْدَ اَرْبَعَةِ خِصَالٍ: اِذَا نَامَ مُسْتَلْقِيًا، وَاِذَا نَامَ وَحْدَهُ، وَاِذَا نَامَ فِيْ مِلْحَفَةٍ مُعَصْفَرَةٍ، وَاِذَا اغْتَسَلَ بِفَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَغْتَسِلَ بِفَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی چار صورتوں میں عاری (یعنی فرشتوں سے الگ ہو جاتا) ہے' جب وہ چیت لیٹ کر سو جائے' جب وہ اکیلا ہو جائے'

جب وہ مصنفر لحاف میں سو جائے یا جب وہ کھلی جگہ پر غسل کرے جو شخص استطاعت رکھتا ہو وہ کھلی جگہ پر غسل نہ کرے اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو وہ زمین پر لکیر لگا لے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مروان بن سالم ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

1456 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ عَلِيًّا فَوَضَعَ لَهٗ غُسْلًا، ثُمَّ اَعْطَاهُ ثَوْبًا فَقَالَ: "اسْتُرْنِيْ وَوَلِّنِيْ ظَهْرَكَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لئے غسل کا پانی رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کپڑا دیا اور فرمایا: اس کے ذریعے میرے لیے پردہ کرو اور اپنی پیٹھ میری طرف کرلو۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1457 - وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَاَتَيْتُهُ. فَجَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيْهَا مَاءٌ. قَالَتْ: اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ. قَالَتْ: فَسَتَرَهٗ اَبُوْ ذَرٍّ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قِصَّةِ اَبِيْ ذَرٍّ، وَسَتْرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْاٰخَرَ.

سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقے میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بڑا برتن لے کر آئے جس میں پانی موجود تھا سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس میں آٹے کا نشان دیکھا وہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے پردہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لئے پردہ کیا تو انہوں نے بھی غسل کرلیا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں یہ روایت "صحیح" میں بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ نہیں ہے اور یہ نہیں ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے لئے پردہ کیا تھا۔

1458 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَاءَ لَمْ يُلْقِ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يُوَارِيَ عَوْرَتَهٗ فِي الْمَاءِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ مُخْتَلَفٌ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پانی میں داخل ہوتے تھے تو اپنے کپڑے اس وقت تک نہیں اتارتے تھے جب تک اُن کی شرمگاہ پانی میں چھپ نہیں جاتی تھی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے' البتہ علی بن زید نامی راوی سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1459 - وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَأَخَذَ حِفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهِي، وَقَالَ: "وَرَاءَكِ أَيْ لَكَاعُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❀❀ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپ اس وقت غسل کر رہے تھے' آپ نے چلو میں پانی لے کر میرے چہرے پر مارا اور فرمایا: پیچھے چلے جاؤ اے لڑکی!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

1460 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ، وَمَا رَأَى عَوْرَتَهُ أَحَدٌ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُسْلِمٌ الْمُلَائِيُّ، وَقَدِ اخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمْرِهِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیواروں کے پیچھے غسل کرتے تھے اور کسی نے کبھی آپ کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلم ملائی ہے' جو عمر کے آخری حصے میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

1461 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ يَصُبُّ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: " أَتَغْتَسِلُونَ وَلَا تَسْتَتِرُونَ؟! وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَى أَنْ تَكُونُوا خَلَفَ الشَّرِّ - يَعْنِي الْخَلَفَ الَّذِي يَكُونُ فِيهِمُ الشَّرُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

❀❀ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم لوگ اکٹھے غسل کر رہے تھے' اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے' انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ پردہ کیے بغیر غسل کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم میرے بعد میں آنے والے برے لوگ ہو گے' اُن کی مراد یہ تھی کہ ایسے بعد میں آنے والے لوگ ہو' جن میں برائی پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1462 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ فِي سَتْرِ الْعَوْرَةِ فِي الصَّلَاةِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی شرمگاہ کی طرف دیکھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی علاء بن سلیمان ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نماز کے دوران پردہ پوشی کے بارے میں احادیث آگے آئیں گی۔

بَابُ أَيِّ وَقْتٍ يُكْرَهُ الِاغْتِسَالُ

باب: کون سے وقت میں غسل کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے؟

1463 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَعِنْدَ الْعَتَمَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَرَائِطَةُ أُمُّ وَلَدِ أَنَسٍ لَا تُعْرَفُ.

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نصف النہار کے وقت اور شام کے وقت غسل کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے رائطہ نامی خاتون حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ''ام ولد'' ہے اُس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کا بیان

1464 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: كَمْ يَكْفِينِي مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: مُدٌّ. قَالَ: كَمْ يَكْفِينِي مِنَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: صَاعٌ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا يَكْفِينِي. قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ، قَدْ كَفَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَى غَيْرِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ فِيمَا يُجْزِءُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے دریافت کیا: میرے لئے وضو کے لئے کتنا پانی کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ایک مد اُس شخص نے دریافت کیا: میرے غسل کے لئے کتنا پانی کفایت کر جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ایک صاع' اُس شخص نے کہا: یہ تو میرے لیے کافی نہیں ہوگا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے' یہ پانی اُن کے لیے کفایت کر جاتا تھا' جو تم سے بہتر تھے اور وہ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اُس پر کلام پہلے گزر چکا ہے اور دیگر احادیث بھی پہلے گزر چکی ہیں' جو اس باب میں ہے' جس میں یہ مذکور ہے: کہ وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی کفایت کرتا ہے؟

1465 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ بِيَدِهٖ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا. قَالَ رَجُلٌ: اِنَّ شَعْرِیْ كَثِيْرٌ. قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' ایک شخص نے کہا: میرے بال تو بہت زیادہ ہیں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول کے بال تم سے زیادہ تھے' اور زیادہ پاکیزہ تھے۔

یہ روایت امام بزار اور امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1466 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: ثَلَاثًا، فَقَالَ: اِنِّیْ كَثِيْرُ الشَّعْرِ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ شَعْرًا وَاَطْيَبَ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ عَطِيَّةُ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ، وَضَعَّفَهٗ جَمَاعَةٌ تَضْعِيْفًا لَيِّنًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تین' اس نے کہا: میرے بال زیادہ ہیں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال زیادہ تھے اور زیادہ پاکیزہ تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عطیہ ہے' اسے یحییٰ بن معین نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جو ایک کمزور تضعیف ہے۔

1467 - وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ سَاَلُوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا لَهٗ: اِنَّا اَتَيْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَعَنِ الرَّجُلِ مَا يَصْلُحُ لَهٗ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا. فَقَالَ: اَسُحَّارٌ اَنْتُمْ؟ لَقَدْ سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهُ اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا نُوْرٌ، فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهٗ، وَقَالَ فِيْهِ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا، وَقَالَ فِیْ الْحَائِضِ: لَهٗ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ.

قُلْتُ: رَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْهُ قِصَّةَ الصَّلَاةِ فِی الْبَيْتِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ هٰكَذَا عَنْ رَّجُلٍ لَمْ يُسَمِّهٖ، عَنْ عُمَرَ.

اُن افراد میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا' اُن لوگوں نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں' تا کہ آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کریں' یہ کہ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنا' غسل جنابت' اور جب عورت حیض کی حالت میں ہو' تو مرد اُس کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھ سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جادوگر ہو؟ جب سے میں نے ان چیزوں کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس کے بعد کبھی کسی نے' اِس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا' اور اب تم نے مجھ سے (ان امور کے بارے میں) سوال کیا ہے' پھر انہوں نے بتایا: آدمی کا اپنے گھر میں نفل ادا کرنا نور ہے' اب جو شخص چاہے' وہ اپنے گھر کو نورانی کردے' اِس روایت میں انہوں نے یہ فرمایا: غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی شرمگاہ دھوئے گا' وضو کرے گا' اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے گا' حیض والی عورت کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا: تہبند سے اوپر' اُس کے ساتھ تعلق رکھا جا سکتا ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:): میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ نے اِس میں سے ''گھر میں نماز ادا کرنے'' کا واقعہ روایت کیا ہے' یہ روایت امام احمد نے اسی طرح ایک شخص کے حوالے سے' عمرو سے نقل کی ہے' اور انہوں نے اُس شخص کا نام بیان نہیں کیا ہے

1468 - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوْا: جِئْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ. قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالُوْا: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا، مَا هِيَ؟ وَمَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهٖ حَائِضًا؟ وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ: اَسَحَرَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا نَحْنُ بِسَحَرَةٍ. قَالَ: اَفَكَهَنَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا، فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلْتُمُوْنِيْ عَنْ ثَلَاثٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ تَطَوُّعًا فَنُوْرٌ، فَنَوِّرْ بَيْتَكَ مَا اسْتَطَعْتَ. وَاَمَّا الْحَائِضُ فَلَكَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ، وَلَيْسَ لَكَ مَا تَحْتَهُ. وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتُفْرِغُ بِيَمِيْنِكَ عَلَى شِمَالِكَ، ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَكَ فِي الْاِنَاءِ فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ وَمَا اَصَابَكَ، ثُمَّ تَوَضَّاُ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تُفْرِغُ عَلَى رَاْسِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تُدَلِّكُ رَاْسَكَ كُلَّ مَرَّةٍ.

وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْقِ، وَرِجَالُ اَبِيْ يَعْلَى ثِقَاتٌ، وَكَذٰلِكَ رِجَالُ اَحْمَدَ، اِلَّا اَنَّ فِيْهِ مَنْ لَمْ يُسَمَّ، فَهُوَ مَجْهُوْلٌ.

امام طبرانی نے معجم اوسط میں عاصم بن عمرو بجلی کے حوالے سے حضرت عمر کے غلام عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کس سلسلے میں آئے ہو؟ انہوں نے بتایا: ہم آپ کے پاس اِس لیے آئے ہیں' تا کہ ہم آپ سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کریں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: آدمی کا اپنے گھر میں نفل ادا کرنا' یہ کیا ہے؟ اور آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ اور غسل جنابت کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں' حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جادوگر ہو؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! ہم جادوگر نہیں ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کیا تم لوگ کاہن ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے تین ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے بارے میں سوال کیا تھا' اُس کے بعد سے لے کر اب تک تم سے پہلے کسی اور نے مجھ سے اِن کے بارے میں سوال نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جہاں تک آدمی کے گھر میں نفل ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ نور ہے' تم سے جہاں تک ہو سکے' اپنے گھر کو نورانی کرو' جہاں تک حیض والی عورت کے مسئلے کا تعلق ہے' تو تہبند سے اوپر کا حصہ تمہارے لیے جائز ہے' اس سے نیچے والا تمہارے لئے جائز نہیں ہے' جہاں تک غسل جنابت کا تعلق ہے' تو تم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو' پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرو' اور اپنی شرمگاہ کو' اور جو مواد تمہیں لگا ہے' اُسے دھولو' پھر تم نماز کے وضو کی طرح وضو کرو' پھر تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالو' اور ہر مرتبہ اپنے سر کو مل لو!

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اس سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے رجال ثقہ ہیں' امام احمد کے رجال بھی اسی طرح ہیں' البتہ اس میں ایک شخص ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا' تو وہ مجہول ہے۔

1469 - وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ، فَمَا يَكْفِينَا مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: "اَمَّا اَنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا".

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے کے وفد نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا علاقہ' ٹھنڈا علاقہ ہے' تو غسل جنابت میں ہمارے لیے کیا چیز کفایت کرے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہادیتا ہوں۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1470 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، فَاَخَذَتْ اُمِّي بِيَدِي فَانْطَلَقَتْ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ رَجُلٌ وَلَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَّا قَدْ اَتْحَفَتْكَ بِتُحْفَةٍ، وَاِنِّي لَا اَقْدِرُ عَلٰى مَا اُتْحِفُكَ بِهٖ اِلَّا ابْنِيْ هٰذَا؛ فَخُذْهُ، فَلْيَخْدِمْكَ مَا بَدَا لَكَ. فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا ضَرَبَنِيْ ضَرْبَةً، وَلَا سَبَّنِيْ سَبَّةً، وَلَا انْتَهَرَنِيْ، وَلَا عَبَسَ فِيْ وَجْهِيْ، وَكَانَ اَوَّلَ مَا اَوْصَانِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ: "يَا بُنَيَّ، اُكْتُمْ سِرِّيْ تَكُنْ مُؤْمِنًا". فَكَانَتْ اُمِّيْ وَاَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلْنَنِيْ عَنْ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اُخْبِرُهُنَّ بِهٖ، وَلَا اُخْبِرُ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا اَبَدًا، وَقَالَ: "يَا بُنَيَّ، عَلَيْكَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ يُحِبُّكَ حَافِظَاكَ، وَيُزَادُ فِيْ عُمُرِكَ، وَيَا اَنَسُ، بَالِغْ فِي الِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ؛

فَإِنَّكَ تَخْرُجُ مِنْ مُغْتَسَلِكَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ ذَنْبٌ وَلَا خَطِيئَةٌ". قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ الْمُبَالَغَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "تَبُلُّ أُصُولَ الشَّعْرِ وَتُنَقِّي الْبَشَرَةَ. وَيَا بُنَيَّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَزَالَ عَلَى وُضُوءٍ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَأْتِيهِ الْمَوْتُ وَهُوَ عَلَى وُضُوءٍ يُعْطَى الشَّهَادَةَ. وَيَا بُنَيَّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَزَالَ تُصَلِّيَ؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَيْكَ مَا دُمْتَ تُصَلِّي. وَيَا أَنَسُ، إِذَا رَكَعْتَ فَأَمْكِنْ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ. وَيَا بُنَيَّ، إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَمْكِنْ كُلَّ عُضْوٍ مِنْكَ مَوْضِعَهُ؛ فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ. يَا بُنَيَّ إِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ وَكَفَّيْكَ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَا تَنْقُرْ نَقْرَ الدِّيكِ، وَلَا تُقْعِ إِقْعَاءَ الْكَلْبِ - أَوْ قَالَ: الثَّعْلَبِ - وَإِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي النَّافِلَةِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ. وَيَا بُنَيَّ، إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَلَا تَقَعَنَّ عَيْنُكَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا سَلَّمْتَ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّكَ تَرْجِعُ مَغْفُورًا لَكَ. وَيَا بُنَيَّ، إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ. وَيَا بُنَيَّ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ

لِأَحَدٍ؛ فَإِنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْكَ فِي الْحِسَابِ. يَا بُنَيَّ، إِنِ اتَّبَعْتَ وَصِيَّتِي فَلَا تَكُنْ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَزَادَ: "يَا بُنَيَّ، إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَلَا يَقَعَنَّ بَصَرُكَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا ظَنَنْتَ أَنَّ لَهُ الْفَضْلَ عَلَيْكَ. يَا بُنَيَّ، إِنَّ ذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ". وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اُس وقت میں آٹھ سال کا تھا' میری والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار سے تعلق رکھنے والے ہر مرد اور ہر عورت نے آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کیا ہے' میں آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کرنے کی قدرت نہیں رکھتی' البتہ میرا یہ بیٹا ہے' آپ اسے (خادم کے طور پر) رکھ لیں' جب تک آپ کو مناسب لگے گا' یہ آپ کی خدمت کرتا رہے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے دس سال' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی' آپ نے کبھی مجھے مارا نہیں' کبھی برا نہیں کہا' کبھی مجھے جھڑکا نہیں' کبھی میرے سامنے ماتھے پر بل نہیں ڈالے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سب سے پہلے جو تلقین کی وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میرے "سِرّ" کو چھپا کے رکھنا' تم مؤمن ہو جاؤ گے' پھر میری والدہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "سِرّ" کے بارے میں دریافت کرتی تھیں' تو میں انہیں اس بارے میں نہیں بتاتا تھا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "سِرّ" کے بارے میں' میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم پر لازم ہے کہ اچھی طرح وضو کرو' تمہارے دونوں محافظ فرشتے تم سے محبت رکھیں گے' تمہاری عمر لمبی ہوگی' اور اے انس! غسل جنابت میں مبالغہ کرنا' کیونکہ جب تم غسل خانے سے نکلو گے' تو تم پر کوئی گناہ اور کوئی خطاء نہیں ہوگی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مبالغہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بالوں کی جڑوں کو تر کرنا' اور جلد کو صاف کرنا۔

اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے' تو تم ہمیشہ باوضو رہنا' کیونکہ جس شخص کو ایسی حالت میں موت آئے کہ وہ باوضو ہو' تو اُسے شہادت کا مرتبہ دیا جائے گا۔

اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے' تو تم نفل نماز ادا کرتے رہنا' کیونکہ جب تک تم نماز ادا کرتے رہو گے' فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔

اے انس! جب تم رکوع کرو' تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر جما کے رکھنا' اپنی کہنیاں کشادہ رکھنا' اپنے بازوؤں کو پہلو سے دور رکھنا۔

اے میرے بیٹے! جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ' تو اپنے ہر ایک عضو کو اس کی مخصوص جگہ پر ٹھہرا دینا' کیونکہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو رکوع اور سجدے کے درمیان اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا ہے۔

اے میرے بیٹے! جب تم سجدہ کرو' تو اپنی پیشانی اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر جما کے رکھنا' تم مرغ کے ٹھونگا مارنے کی طرح ٹھونگے نہ مارنا' اور تم کتے۔ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:)۔ لومڑی کی طرح ''اقعاء'' کے طور پر نہ بیٹھنا' اور نماز کے دوران اِدھر اُدھر نہ دیکھنا' کیونکہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا باعث ہے' اگر اُس کے بغیر چارہ نہ ہو' تو نفل نماز میں ایسا کر لینا' فرض میں ایسا نہ کرنا۔

اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر سے نکلو' تو تمہاری نظر اہل قبلہ میں سے' جس شخص پر بھی پڑے' تم اُسے سلام کرنا' جب تم واپس آ ؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی۔

اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو' تو اپنے اوپر' اور اپنے اہل خانہ پر' سلام بھیجنا۔

اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے' تو تم ایسی حالت میں صبح و شام کرنا' کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کھوٹ' یا کینہ نہ ہو' اس طرح تمہارے لیے حساب دینا آسان ہوگا۔

اے میرے بیٹے! اگر تم نے میری ہدایت کی پیروی کی' تو تمہارے نزدیک کوئی بھی چیز موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر سے نکلو' تو تمہاری نگاہ اہل قبلہ میں سے' جس شخص پر بھی پڑے' تو تم یہی گمان کرنا کہ وہ تم پر فضیلت رکھتا ہے۔

اے میرے بیٹے! یہ چیز میری سنت ہے' اور جو شخص میری سنت کا احیاء کرے گا' وہ مجھ سے محبت رکھے گا' اور جو شخص مجھ سے

محبت رکھے گا' وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی محمد بن حسن بن ابو یزید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1471 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَکْفِیْ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ سِتَّةُ اَمْدَادٍ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِیْهِ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِیُّ، وَقَدْ ضَعَّفُوْهُ کُلُّهُمْ: الْبُخَارِیُّ، وَیَحْیَی وَفِیْ اِحْدَی الرِّوَایَتَیْنِ عَنْهُ وَالنَّسَائِیُّ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ فِیْ رِوَایَةٍ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"غسل جنابت کے لیے چھ مد کفایت کر جاتے ہیں"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن عبدالملک نوفلی ہے' جسے تمام محدثین نے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام بخاری نے' اور دو میں سے ایک روایت کے مطابق' یحییٰ بن معین نے' اور امام نسائی نے اسے ضعیف کہا ہے' جبکہ ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1472 - وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ، وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ رِوَایَةِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْفَنَّادِ، وَقَالَ: لَیْسَ بِهِ بَاْسٌ. وَبَقِیَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے' اور ایک صاع کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے ابراہیم بن سلیمان فناد سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1473 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - یَعْنِیْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ - قَالَ: السُّنَّةُ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنْ تَغْسِلَ کَفَّكَ حَتّٰی تُنَقِّیَ، ثُمَّ تُدْخِلُ یَمِیْنَكَ فِی الْاِنَاءِ (فَتَصُبُّ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی یِسَارِكَ) فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ حَتّٰی تُنَقِّیَ، ثُمَّ تَضْرِبُ یَسَارَكَ عَلَی الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ فَتُدَلِّکُهَا، ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْهَا بِیَمِیْنِكَ فَتَغْسِلُهَا، ثُمَّ تَوَضَّاُ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ، اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْاَصْفَهَانِیَّ، فَاِنِّیْ لَمْ اَعْرِفْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غسل جنابت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ دھوؤ' یہاں تک کہ اسے اچھی طرح صاف کرو' پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرو' اور دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو' اور اپنی شرمگاہ کو دھو لو' یہاں تک کہ اُسے اچھی طرح صاف کر لو' پھر اپنا بایاں ہاتھ دیوار پر' یا زمین پر رکھ کر اُسے مل لو' پھر اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے

اس پر پانی ڈال کر اُسے دھولو پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے صرف عبداللہ بن محمد بن عباس اصفہانی کا معاملہ مختلف ہے میں اُس سے واقف نہیں ہوں۔

1474 - وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ اَنَّهَا قَالَتْ: اَفْتِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ: "تَبُلُّ اُصُوْلَ الشَّعْرِ، وَتُنَقِّي الْبَشَرَةَ؛ فَاِنَّ مِثْلَ الَّذِيْنَ لَا يُحْسِنُوْنَ الْغُسْلَ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ اَصَابَهَا مَاءٌ، فَلَا وَرَقُهَا يَنْبُتُ وَلَا اَصْلُهَا يُرْوٰى، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَحْسِنُوا الْغُسْلَ؛ فَاِنَّهَا مِنَ الْاَمَانَةِ الَّتِيْ حُمِّلْتُمْ، وَالسَّرَائِرِ الَّتِي اسْتُوْدِعْتُمْ". قُلْتُ: كَمْ يَكْفِي الرَّاْسَ مِنَ الْمَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، وَلَمْ اَرَ مَنْ تَرْجَمَهُمَا.

❁❁ سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں غسل جنابت کے بارے میں حکم بیان کیجیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بالوں کی جڑوں کو تر کرو اور جلد کو صاف کرلو جو لوگ اچھی طرح سے غسل نہیں کرتے ہیں اُن کی مثال اس درخت کی مانند ہے جس تک پانی پہنچ جاتا ہے لیکن نہ اس کا پتہ پھوٹتا ہے نہ اس کی جڑ سیراب ہوتی ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور اچھی طرح غسل کرو یہ ایک امانت ہے جو تمہارے ذمہ ڈالی گئی ہے اور ایک پوشیدہ چیز ہے جو تمہارے سپرد کی گئی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سر کے لیے کتنا پانی کفایت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تین مرتبہ دونوں ہاتھ ملا کر ڈالنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عثمان بن عبدالرحمان کے حوالے سے عبدالحمید سے نقل کی ہے میں نے کسی کو ان دونوں کے حالات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

1475 - وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنْتُ فِي النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ اَهْدَيْنَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اصْبُبْنَ اِذَا صَبَبْتُنَّ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاُمُّ حَكِيْمٍ مُوْلَاةُ اُمِّ عَطِيَّةَ لَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَهَا.

❁❁ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُن خواتین میں شامل تھی جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کو تیار کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اُس کے سر پر پانی ڈالو تو غسل جنابت میں تین مرتبہ پانی ڈالنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کی کنیز اُمّ حکیم کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں پایا ہے۔

1476 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخَلَ اُصْبُعَهُ فِيْ سُرَّتِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ غسل کرتے ہوئے آنکھیں کھولتے تھے اور ناف

میں انگلی داخل کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1477 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَجْمَرْتُ رَأْسِي اِجْمَارًا شَدِيدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ، اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ عَلَى كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، اِلَّا اَنَّ فِيهِ رَجُلًا لَمْ يُسَمَّ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے سر کے بالوں کو مضبوطی سے باندھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے؟

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1478 - وَعَنْ سَالِمٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنَّ اَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلْنَ رُءُوسَهُنَّ اَرْبَعَةَ قُرُونٍ، فَاِذَا اغْتَسَلْنَ جَمَعْنَهُ عَلَى وَسَطِ رُءُوسِهِنَّ، وَلَمْ يَنْقُضْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ اَكْثَرُ النَّاسِ، وَوَثَّقَهُ قُتَيْبَةُ وَغَيْرُهُ.

حضرت سالم رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سر کے بالوں کی چار چوٹیاں بناتی تھیں' اور جب وہ غسل کرنے لگتی تھیں' تو سر کے درمیان میں انہیں اکٹھا کر لیتی تھیں' انہیں کھولتی نہیں تھیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن ہارون ہے' جسے زیادہ تر لوگوں نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ قتیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1479 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ حَيْضِهَا نَقَضَتْ شَعْرَهَا وَغَسَلَتْهُ بِخِطْمِيٍّ وَاُشْنَانٍ، وَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّتْ عَلَى رَاْسِهَا الْمَاءَ وَعَصَرَتْهُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ سَلَمَةُ بْنُ صُبَيْحٍ الْيَحْمَدِيُّ، وَلَمْ اَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب عورت حیض کے بعد غسل کرے گی' تو اپنے بال کھولے گی اور انہیں خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوئے گی' لیکن جب وہ جنابت کے بعد غسل کرے گی' تو اپنے سر پر پانی ڈال لے گی' اور بالوں کو نچوڑ لے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلمہ بن صبیح یحمدی ہے' میں نے کسی کو اس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَنْسَى بَعْضَ جَسَدِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

باب: جو شخص (غسل کرتے ہوئے) جسم کا کچھ حصہ بھول جائے اور اسے نہ دھوئے

1480 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَيُخْطِءُ بَعْضَ جَسَدِهِ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَغْسِلُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ ثُمَّ يُصَلِّيْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو جنابت کے بعد غسل کرتے ہوئے' جسم کے کچھ حصے پر پانی نہیں ڈالتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اس جگہ کو دھولے گا اور پھر نماز ادا کرلے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ

باب: جنبی شخص' اپنے سر کو خطمی کے ذریعے دھوئے گا

1481 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ جُنُبٌ بِالْخِطْمِيِّ، ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلْيَغْسِلْ رَأْسَهُ اِنْ شَاءَ بِالْمَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جنابت کی حالت میں غسل کرنے لگے' تو اسے خطمی استعمال کرنی چاہیے پھر اس کے بعد غسل کرنا چاہیے' اگر وہ چاہے' تو اپنے سر کو صرف پانی کے ذریعے دھوسکتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1482 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ، فَيَغْتَسِلُ وَلَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ.

1480-المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8243' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث: 10366' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل من الجنابة - باب تفريق الغسل' حديث: 827

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: غسل جنابت میں وہ اپنے سر کو خطمی کے ذریعے دھوتے تھے وہ دھو لیتے تھے اور سر کو (پانی کے ذریعے) نہیں دھوتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ ہے۔

1483 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ غَسَلَ رَأْسَهُ وَهُوَ جُنُبٌ بِخِطْمِيٍّ فَقَدْ أَبْلَغَ، وَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَلَيْسَ فِي رِجَالِهِ مَنْ ضُعِّفَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص غسل جنابت میں اپنے سر کو خطمی کے ذریعے دھوتا ہے اور اچھی طرح دھو لیتا ہے اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس پر پانی نہیں بہاتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے "ضعیف" قرار دیا گیا ہو۔

بَابٌ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: جو شخص غسل کے بعد وضو کرے

1484 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ فَلَيْسَ مِنَّا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ، وَفِي إِسْنَادِ الْأَوْسَطِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، كَذَّبَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ عَبْدَانُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص غسل کے بعد وضو کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر، معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے، معجم اوسط کی سند میں ایک راوی سلیمان بن احمد ہے اُسے یحییٰ بن معین نے جھوٹا قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اُسے "ضعیف" قرار دیا ہے عبدان نے اُسے ثقہ کہا ہے۔

بَابُ اغْتِسَالِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: مردوں اور خواتین کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

1485 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ وَأَهْلُهُ - أَوْ قَالَ: بَعْضُ أَهْلِهِ -

1484- المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه اسلم، حديث: 295، المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف، من اسمه : اسلم - حديث: 3109، المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس، حديث: 11483

يَغْتَسِلُوْنَ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ (یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) وہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا

1486 - عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُتَوَضَّأُ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کے غسل جنابت سے بچائے ہوئے پانی سے وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

باب: جو شخص جنبی ہو اور وہ سونے کا' یا کھانے یا پینے کا ارادہ کرے

بَابٌ فِيْمَنْ اَرَادَ النَّوْمَ وَالْاَكْلَ وَالشُّرْبَ وَهُوَ جُنُبٌ

1487 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَرْقُدَنَّ جُنُبٌ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنبی شخص اُس وقت تک ہرگز نہ سوئے' جب تک وہ وضو نہیں کر لیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1488 - وَلِاَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْاَوْسَطِ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا وَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ.

وَفِيْهِ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَرْقَسَانِيُّ، وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

❁❁ معجم اوسط میں' امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب جنبی ہوتے اور کچھ کھانے' یا سونے کا ارادہ کرتے' ایک تو آپ وضو کر لیتے تھے۔

اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم قرقسانی ہے اور اِس روایت کی سند حسن ہے۔

1489 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْنَبَ لَمْ يَطْعَمْ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے تھے تو اُس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

1490 - وَلِأُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكَبِيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّطْعَمَ غَسَلَ يَدَيْهِ.

وَرِجَالُ الْكَبِيْرِ ثِقَاتٌ، وَرِجَالُ الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ فِيْهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے معجم کبیر میں یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہاتھ دھو لیتے تھے۔

معجم کبیر کے رجال ثقہ ہیں معجم اوسط اور معجم صغیر کے رجال میں ایک راوی جابر جعفی ہے جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1491 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَاقَعَ بَعْضَ أَهْلِهِ، فَكَسَلَ أَنْ يَّقُوْمَ - ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ فَتَيَمَّمَ.

وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتے اور پھر آپ کا اُٹھنے کا ارادہ نہ ہوتا تو آپ اپنا ہاتھ دیوار پر مار کر تیمم کر لیتے تھے۔

اس روایت کے بارے میں کلام تیمم سے متعلق باب میں گزر چکا ہے یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1492 - وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ قَالَ: أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: "اسْتُرْ عَلَيَّ حَتّٰى أَغْتَسِلَ". فَقُلْتُ: كُنْتَ جُنُبًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ،

فَقَالَ: "نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ، وَلَا أَقْرَأُ وَلَا أُصَلِّي حَتَّى أَغْتَسِلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ. وَفِيهِ ضَعْفٌ. وَفِيهِ مَنْ لَا يُعْرَفُ.

❁❁ حضرت مالک بن عبداللہ غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھایا' پھر آپ نے فرمایا: میرے لئے پردہ کر دو تاکہ میں غسل کرلوں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ جنابت کی حالت میں تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِس بارے میں بتایا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے گزارش کی: اِس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے جنابت کی حالت میں کھالیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جب میں وضو کرلوں' تو میں کھالیتا ہوں اور پی لیتا ہوں' لیکن میں قرأت اُس وقت تک نہیں کرتا' اور نماز اُس وقت تک نہیں پڑھتا' جب تک میں غسل نہ کرلوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' جس میں ضعف پایا جاتا ہے اور اس میں ایک راوی ایسا ہے' جو معروف نہیں ہے۔

1493 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: "اسْتُرْ عَلَيَّ حَتَّى أَغْتَسِلَ". فَقُلْتُ لَهُ: أَكُنْتَ جُنُبًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، وَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ أَيْضًا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مالک غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھایا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے پردہ کردو' تاکہ میں غسل کرلوں' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ جنبی تھے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِس بارے میں بتایا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اِس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے جنابت کی حالت میں کھالیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب میں وضو کرلوں' تو میں کھالیتا ہوں اور پی لیتا ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی ابن لہیعہ ہے۔

1494 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ التُّنُوسِيُّ، تَرْجَمَ لَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي كِتَابِهِ، وَقَالَ: إِنَّهُ صَدُوقٌ. وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے' تو

آپ وضو کر لیتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی احمد بن یحییٰ بن مالک تنوسی ہے ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب میں اس کے حالات بیان کیے ہیں اور یہ بات کہی ہے: یہ صدوق ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اس روایت کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

1495 - وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُنُبِ، أَيَنَامُ؟ قَالَ: "يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ، وَضَعَّفَهُ آخَرُوْنَ، وَلَمْ يُنْسَبْ إِلَيْهِ كَذِبٌ.

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا وہ (غسل کیے بغیر) سو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی قیس بن ربیع ہے جسے شعبہ اور سفیان نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دیگر لوگوں نے اُسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے تاہم اُس کی طرف جھوٹ کی نسبت نہیں کی گئی ہے۔

1496 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ، قَالَ فِيْهِ ابْنُ مَعِيْنٍ: كَذَّابٌ، خَبِيْثٌ، عَدُوُّ اللّٰهِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ رخصت دی ہے کہ جب کچھ کھانے لگے یا سونے لگے تو وضو کر لے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یوسف بن خالد سمتی ہے جس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: یہ کذاب خبیث اور اللہ کا دشمن ہے۔

1497 - وَبِسَنَدِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ الْجُنُبَ وَلَا الْمُتَضَمِّخَ حَتَّى يَغْتَسِلَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيْهِ الْكَلَامُ الَّذِي قَبْلَهُ.

❀❀ اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک فرشتے جنبی شخص اور (ممنوع) خوشبو لگانے والے کے پاس نہیں آتے جب تک وہ دونوں غسل نہیں کر لیتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے بارے میں بھی وہی کلام کیا جائے گا' جو اس سے پہلی روایت کے بارے میں ہے۔

1498 - وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ يَأْكُلُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: "لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ". قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ يَرْقُدُ الْجُنُبُ؟ قَالَ: "مَا أُحِبُّ اَنْ يَّرْقُدَ وَهُوَ جُنُبٌ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ، فَاِنِّي اَخْشٰى اَنْ يُّتَوَفّٰى، فَلَا يَحْضُرُهُ جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الْحَرَّانِيُّ الطَّرَائِفِيُّ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صَدُوْقٌ، وَقَالَ اَبُوْ عَرُوْبَةَ الْحَرَّانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ: لَا بَأْسَ بِهِ، يَرْوِي عَنْ مَّجْهُوْلِيْنَ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الْحَاكِمُ: يَرْوِي عَنْ قَوْمٍ ضِعَافٍ، وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ بَقِيَّةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الضُّعَفَاءِ.

❁❁ سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی ایک جنابت کی حالت میں کچھ کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اُس وقت تک کچھ نہ کھائے' جب تک وضو نہیں کر لیتا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنبی شخص سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ جنابت کی حالت میں سو جائے' جب تک وہ وضو نہیں کر لیتا' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر وہ ایسی حالت میں انتقال کر گیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اُس کے پاس نہیں آئیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عثمان بن عبدالرحمٰن نے عبدالحمید بن یزید سے روایت کیا ہے' اور عثمان بن عبدالرحمن نامی راوی' حرانی' طرائفی ہے' جسے یحییٰ بن معین نے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' ابوعروبہ حرانی اور ابن عدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس نے مجہول لوگوں سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری اور ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس نے ضعیف لوگوں سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم بیان کرتے ہیں: ضعیف لوگوں سے روایت نقل کرنے میں یہ بقیہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: غسل سے پہلے سونے کی رخصت

1499 - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے' پھر بیدار ہوتے تھے' پھر سو جاتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

بَابُ طَهَارَةِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کی طہارت

1500 - عَنْ أَبِي مُوسَى - يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ فَرَأَى أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَسَحَ وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ. قَالَ: فَخَرَجَ يَوْمًا فَلَقِيَ حُذَيْفَةَ، فَخَنَسَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا حُذَيْفَةُ، رَأَيْتُكَ ثُمَّ انْصَرَفْتَ؟ "قَالَ: لِأَنِّي كُنْتُ جُنُبًا. قَالَ: "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ يَنْجُسُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا شَيْخِ الطَّبَرَانِيِّ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر تشریف لاتے تھے' تو آپ اپنے اصحاب میں سے جسے بھی دیکھتے تھے اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اسے دعا دیتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ کو سامنے نظر آئے' لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ سے ملے بغیر ایک طرف ہوگئے' پھر جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے حذیفہ! میں نے تمہیں دیکھا تھا' لیکن پھر تم مڑ گئے' اُنہوں نے عرض کی: اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جنابت کی حالت میں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی کے استاد کے علاوہ اِس کے تمام رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1501 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَافَحَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ، وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ وَوَثَّقَهُ فِي أُخْرَى، وَوَثَّقَهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مصافحہ کر لیا' حالانکہ میں جنابت کی حالت میں تھا' یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مندل بن علی ہے' جس کو امام احمد نے' اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دوسری روایت کے مطابق اُنہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' معاذ بن معاذ نے بھی اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1502 - وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَسْتَدْفِئُ بِامْرَأَتِهِ فِي الشِّتَاءِ وَهِيَ جُنُبٌ وَقَدِ اغْتَسَلَ هُوَ، وَيَتَبَرَّدُ بِهَا فِي الصَّيْفِ وَهُمَا كَذَلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ.

❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سردیوں میں اپنی اہلیہ کو ساتھ لگا کر گرمائش حاصل کرتے تھے حالانکہ وہ خاتون جنابت کی حالت میں ہوتی تھیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کر چکے ہوتے تھے اسی طرح گرمی میں وہ اس خاتون کے ذریعے ٹھنڈک حاصل کرتے تھے حالانکہ وہ دونوں اسی حالت میں ہوتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔

بَابُ فِيمَنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: اگر غسل کے بعد کسی شخص کا مواد نکل آئے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

1503 - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ ظَهَرَ مِنْ ذَكَرِهِ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

❁ حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص غسل کر لے اور پھر اس کی شرمگاہ سے کوئی چیز ظاہر ہو تو اسے وضو کر لینا چاہیے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے اس نے یہ روایت "عنعنہ" کے ساتھ نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى لِلْمُحْدِثِ

باب: بے وضو شخص کا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

1504 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَائِطِ - يَعْنِي أَنَّهُ تَيَمَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

❁ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر پہلے پیشاب کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ نے دیوار پر ہاتھ پھیرا یعنی تیمم کیا (اور پھر اُس کے سلام کا جواب دیا)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1503-المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة الحكم بن عمير الثمالي - حديث: 3114

1505 - وَعَنِ الْبَرَاءِ - يَعْنِي ابْنَ عَازِبٍ: أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى فَرَغَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اُس وقت پیشاب کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب اُس وقت تک نہیں دیا' جب تک آپ فارغ نہیں ہو گئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

1506 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سُمْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ. قُلْتُ: وَلَمْ أَجِدْ مَنْ ذَكَرَهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت پیشاب کر رہے تھے' میں نے آپ کو سلام کیا' آپ نے مجھے جواب نہیں دیا' پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے' آپ نے وضو کیا' پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا: وعلیکم السلام!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: فضل بن ابوحسان اِسے نقل کرنے میں منفرد ہے (علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے کسی کو اِس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا ہے۔

1507 - وَعَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَلَا آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ - قَالَ هُشَيْمٌ: آيًا مِنَ الْقُرْآنِ - قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ابوسلام بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' کہ آپ نے پیشاب کیا اور پھر پانی استعمال کرنے سے پہلے (یعنی وضو کرنے سے پہلے) آپ نے قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت کی' (یہاں ہشیم نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا قرأت کرنا

1508 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

1508- البحر الزخار مسند البزار - اوّل حديث ابى موسىٰ' حديث: 2675' سنن الدارقطنى - كتاب الطهارة' باب فى النهى للجنب والحائض عن قراءة القرآن - حديث: 368

لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَأَنْتَ جُنُبٌ". قُلْتُ لِعَلِيٍّ: إِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةَ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِي إِسْنَادِهِمَا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اُس وقت قرآن کی تلاوت نہ کرنا' جب تم جنبی ہو' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' جبکہ جنابت نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں ایک راوی ابومالک نخعی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1509 - وَلِعَلِيٍّ عِنْدَ أَبِي يَعْلَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: هٰكَذَا لِمَنْ لَيْسَ بِجُنُبٍ، فَأَمَّا الْجُنُبُ فَلَا وَلَا آيَةً.

وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

امام ابویعلیٰ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور پھر قرآن کا کچھ حصہ پڑھ لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس طرح اب وہ کر سکتا ہے جو جنبی نہ ہو' جہاں تک جنبی کا تعلق ہے' تو وہ (قرآن مجید) نہیں پڑھ سکتا' ایک آیت بھی نہیں۔

اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے

1510 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْرَاقَ الْمَاءَ نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا (وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا)، حَتّٰى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ فَيَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، نُكَلِّمُكَ فَلَا تُكَلِّمُنَا، وَنُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَلَا تَرُدُّ عَلَيْنَا (قَالَ). حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الرُّخْصَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة:6) الْآيَةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے' تو ہم آپ کے ساتھ بات کر لیتے (یعنی آپ کو کچھ کہہ دیتے) تھے' آپ ہمارے ساتھ بات نہیں کرتے تھے' ہم آپ کو سلام کر لیتے تھے' آپ ہمیں سلام کا جواب نہیں دیتے تھے' یہاں تک کہ آپ گھر تشریف لے گئے' آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ کلام کیا لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کام نہیں کیا' ہم نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے ہمیں جواب نہیں دیا' راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ رخصت والی آیت نازل ہوگئی:

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس روایت کی سند میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1511 - وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُقْرِءُ رَجُلًا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى شَاطِءِ الْفُرَاتِ بَالَ وَكَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: أَحْدَثْتَ. قَالَ: اقْرَأْ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ، وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پڑھا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ دریائے فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہاں انہوں نے پیشاب کیا' وہ شخص اُن سے پیچھے ہٹ گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا: آپ کا وضو ختم ہو گیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تلاوت شروع کرو! اس نے تلاوت شروع کی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُس کو لقمہ دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِيْ مَسِّ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کو چھو لینا

1512 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کو صرف پاک شخص مس کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1513 - وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: "لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ، ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَعِيْنٍ فِيْ رِوَايَةٍ وَوَثَّقَهُ فِيْ رِوَايَةٍ، وَقَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، حَدِيْثُهُ حَدِيْثُ أَهْلِ الصِّدْقِ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کو صرف اس وقت چھونا' جب تم پاک ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سوید ابوحاتم ہے' جسے امام نسائی نے

1512-المعجم الصغير للطبراني - من اسمه يحيى' حديث: 1159' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث: 12996

اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے "ضعیف" قرار دیا ہے' ایک روایت کے مطابق اُنہوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کی نقل کردہ حدیث اہل صدق کی نقل کردہ حدیث ہے۔

1514 - وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ - وَكَانَ شَابًّا: وَفَدْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدُوْنِيْ اَفْضَلَهُمْ اَخْذًا لِلْقُرْآنِ، وَقَدْ فَضَلْتُهُمْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ اَمَّرْتُكَ عَلٰى اَصْحَابِكَ وَاَنْتَ اَصْغَرُهُمْ، وَلَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا وَاَنْتَ طَاهِرٌ.

قُلْتُ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ فِيْ جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْمَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ، وَفِيْهِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: ثِقَةٌ مُّقَارِبُ الْحَدِيْثِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بتایا: جب وہ نوجوان تھے' تو وہ وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ بیان کرتے ہیں: میرے ساتھیوں نے مجھے پایا' کہ قرآن یاد رکھنے کے حوالے سے' میں ان سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں' اور مجھے اُن پر سورۂ بقرہ (حفظ ہونے) کے حوالے سے بھی فضیلت حاصل تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' تمہارے ساتھیوں کا امیر مقرر کرتا ہوں' اگرچہ تم اِن سے عمر میں سب سے چھوٹے ہو' تم قرآن کو صرف اُس وقت چھونا' جب تم پاک ہو۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام طبرانی نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو ان صورتوں کے بارے میں ہے' جن میں زکوۃ واجب ہوتی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن رافع ہے' جسے یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ثقہ لیکن مقارب الحدیث ہے۔

بَابٌ فِي الْحَمَّامِ وَالنُّوْرَةِ

باب: حمام اور نورہ (یعنی بال صفا پاؤڈر) کا بیان

1515 - عَنْ قَاضِي الْاَجْنَادِ بِالْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِاِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ رَجُلٌ لَّمْ يُسَمَّ.

قسطنطنیہ میں' لشکروں کے قاضی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب گردش کرتی ہو'

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا ہے۔

1516 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ ذُكُورِ أُمَّتِي فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ أَبُو خَيْرَةَ، قَالَ الذَّهَبِيُّ: لَا يُعْرَفُ.

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جس کا تعلق میری امت کے مردوں سے ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوخیرہ ہے امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

1517 - وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: خَرَجْتُ مِنَ الْحَمَّامِ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مِنْ أَيْنَ يَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ؟". فَقُلْتُ: مِنَ الْحَمَّامِ، فَقَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ أَحَدٍ مِنْ أُمَّهَاتِهَا إِلَّا وَهِيَ هَاتِكَةٌ كُلَّ سِتْرٍ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الرَّحْمٰنِ - عَزَّ وَجَلَّ"۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِأَسَانِيدَ، وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حمام سے نکلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: اے اُمّ درداء! تم کہاں سے آرہی ہو؟ میں نے عرض کی: حمام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو بھی عورت اپنی ماؤں میں سے کسی ایک کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اپنے اور رحمن کے درمیان موجود ہر پردے کو پھاڑ دیتی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1518 - وَعَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ نِسْوَةً دَخَلْنَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، فَسَأَلَتْهُنَّ مِمَّنْ أَنْتُنَّ؟ فَقُلْنَ: مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتْرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب بیان کرتے ہیں: کچھ خواتین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُن

خواتین کا تعلق حمص سے تھا' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حمص کے رہنے والوں سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے گھر کے علاوہ' کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1519 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " احْذَرُوْا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ: الْحَمَّامُ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُنَقِّي الْوَسَخَ. قَالَ: "فَاسْتَتِرُوْا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَذْهَبُ بِالدَّرَنِ، وَيَنْفَعُ الْمَرِيْضَ. وَرِجَالُهُ عِنْدَ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، إِلَّا أَنَّ الْبَزَّارَ قَالَ: رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اُس گھر سے بچ کے رہنا' جسے حمام کہا جاتا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میل کو ختم کر دیتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پردہ کر لینا (یعنی پردہ کر کے اُس میں داخل ہونا)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میل کو ختم کر دیتا ہے اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے''۔

امام بزار کی نقل کردہ روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ امام بزار نے یہ بات کہی ہے: لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1520 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَسْعَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَمَنِ اسْتَغْنَى عَنْهَا بِلَهْوٍ وَتِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ، وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَالْبَزَّارُ بِاخْتِصَارِ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ، وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْأَلْهَانِيُّ، ضَعَّفَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ وَابْنُ عَدِيٍّ، وَوَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ جمعہ کے لیے جلدی چلا جائے' جو شخص دلچسپی کی کسی چیز' یا تجارت کی وجہ سے' اس (یعنی جمعہ) سے

بے نیازی اختیار کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس سے بے نیازی اختیار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق حمد ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بزار نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں صرف جمعہ کا ذکر ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہے' جسے ابو حاتم اور ابن عدی نے "ضعیف" قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1521 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، وَقَدْ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ. وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ.

❁❁ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو' اور تمہاری خواتین میں سے' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو' وہ حمام میں داخل نہ ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ہے' جو لیث کا کاتب ہے' اسے امام احمد اور دیگر حضرات نے "ضعیف" قرار دیا ہے' عبدالملک بن شعیب بن لیث فرماتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

1522 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمَّامِ فَقَالَ: " اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ حَمَّامَاتٌ، وَلَا خَيْرَ فِي الْحَمَّامَاتِ لِلنِّسَاءِ ". فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا تَدْخُلُهُ بِاِزَارٍ، فَقَالَ: " لَا، وَاِنْ دَخَلَتْهُ بِاِزَارٍ وَّدِرْعٍ وَّخِمَارٍ، وَمَا مِنِ امْرَاَةٍ تَنْزِعُ خِمَارَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا كَشَفَتِ السِّتْرَ فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا.

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاخْتِصَارٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد عنقریب حمام ہوں گے' لیکن عورتوں کے لیے حمام میں بھلائی نہیں ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت تہبند کے ساتھ اُس میں داخل ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! وہ تہبند' قمیص اور چادر

کے ساتھ بھی (اس میں) داخل نہیں ہو سکتی' جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ' اپنی چادر اتارتی ہے' وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان موجود پردے کو ختم کر دیتی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1523 - وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أُفُقًا فِيهَا بُيُوتٌ يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ، حَرَامٌ عَلَى أُمَّتِي دُخُولُهَا". فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا تُذْهِبُ الْوَصَبَ، وَتُنَقِّي الدَّرَنَ. قَالَ: "فَإِنَّهَا حَلَالٌ لِذُكُورِ أُمَّتِي فِي الْأُزُرِ، حَرَامٌ عَلَى إِنَاثِ أُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُشَنِيُّ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب تم لوگ دور کے علاقے فتح کرو گے' وہاں کچھ ایسے گھر ہوں گے' جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' اُن میں داخل ہونا میری اُمت پر حرام ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تھکن کو ختم کر دیتا ہے اور میل کو صاف کر دیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہوگا' جبکہ اُنہوں نے تہبند باندھے ہوں' لیکن وہ میری امت کی عورتوں کے لئے حرام ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلمہ بن علی خشنی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1524 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَرُّ الْبَيْتِ الْحَمَّامُ، تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ، وَتُكْشَفُ فِيهِ الْعَوْرَاتُ "فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يُدَاوَى فِيهِ الْمَرِيضُ، وَيَذْهَبُ الْوَسَخُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَنْ دَخَلَهُ فَلَا يَدْخُلْهُ إِلَّا مُسْتَتِرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ السَّمْتِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَوَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں' اور شرمگاہ بے پردہ ہوتی ہے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس میں بیمار کے لیے بہتری ہوتی ہے اور میل ختم ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اُس میں داخل ہو' وہ پردے کے بغیر داخل نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن عثمان سمتی ہے' جس کو امام بخاری اور امام نسائی نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوحاتم اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال

ہیں۔

1525 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَشْرَبِ الْخَمْرَ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مَحْرَمٌ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو حَاتِمٍ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہونا' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے' جس پر شراب پی جاتی ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ہو' کہ اس شخص اور اس عورت کے درمیان (عورت کا) کوئی محرم موجود نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی ہے' اسے امام بخاری اور ابوحاتم نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1526 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا صُنِعَتْ لَهُ النُّورَةُ وَدَخَلَ الْحَمَّامَاتِ - سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، فَلَمَّا دَخَلَهُ وَجَدَ حَرَّهُ وَغَمَّهُ. قَالَ: أَوَّهْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، أَوَّهْ أَوَّهْ قَبْلَ أَنْ لَا تَنْفَعَ، أَوَّهْ أَوَّهْ أَوَّهْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ الْأَوْدِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے پہلے جن کے لیے ''نورہ'' تیار کیا گیا اور جو سب سے پہلے حمام میں داخل ہوئے' وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں' جب وہ اس میں داخل ہوئے' تو انہیں اس کی تپش اور غم محسوس ہوا' تو انہوں نے فرمایا: افوہ! یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں سے ہے' افوہ' افوہ' اس سے پہلے کے تو نفع دے''۔ فوہ' افوہ' افوہ!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل اودی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1527 - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ: "نِعْمَ مَوْضِعُ الْحَمَّامِ هٰذَا، فَبُنِيَ فِيهِ حَمَّامٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ کے پاس سے ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمام کے لیے یہ اچھی جگہ ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو اُس جگہ حمام بن گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن یعلی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1528 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ حَبِيْبٌ كَاتِبُ مَالِكٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حبیب ہے' جو امام مالک کا کاتب ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

1529 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ، فَيُنَوِّرُهُ صَاحِبُ الْحَمَّامِ، فَإِذَا بَلَغَ حِقْوَهُ قَالَ لِصَاحِبِ الْحَمَّامِ: اُخْرُجْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

''وہ حمام میں داخل ہوئے' تو حمام کے مالک نے انہیں نورہ لگایا' جب وہ اُن کے تہبند باندھنے کے مقام پر پہنچا' تو انہوں نے حمام کے مالک سے کہا: تم چلے جاؤ!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1530 - وَعَنْ سُكَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَجَارِيَةٌ تَحْلِقُ عَنْهُ الشَّعْرَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّوْرَةَ تُرِقُّ الْجِلْدَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

سکین بن عبدالعزیز نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' ایک کنیز اُن کے بال مونڈ رہی تھی' انہوں نے فرمایا: نورہ جلد کو خراب کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابُ فِيمَا يُكْشَفُ فِي الْحَمَّامِ

باب: حمام میں کون سے حصے کو بے پردہ کیا جا سکتا ہے؟

1531 - وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: الْفَخِذُ فِي الْمَسْجِدِ عَوْرَةٌ، وَفِي الْحَمَّامِ لَيْسَتْ بِعَوْرَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. قُلْتُ: وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي بَابِ الْحَمَّامِ قَبْلَ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: شَرُّ الْبَيْتِ الْحَمَّامُ، تُكْشَفُ فِيهِ الْعَوْرَاتُ. وَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لِلَّذِي يُنَوِّرُهُ إِذَا بَلَغَ حِقْوَيْهِ: اخْرُجْ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَرُوَاتُهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثِقَاتٌ.

❁❁ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زانو مسجد میں قابل ستر شمار ہوگا' لیکن حمام میں قابل ستر نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے پہلے حمام والے باب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے: ''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں پردے کا خیال نہیں رکھا جاتا''۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس شخص کو یہ کہنا' جو انہیں نورہ لگا رہا تھا' اور جب وہ تہبند باندھنے کی جگہ پر پہنچا' تو انہوں نے فرمایا: تم نکل جاؤ!''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے' امام اوزاعی سے اس روایت کو نقل کرنے والے افراد ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ

باب: منی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1532 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ. قَالَ: "إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ أَوِ الْبُزَاقِ، أَمِطْهُ عَنْكَ بِخِرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑے پر لگ جاتی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ بلغم اور تھوک کی طرح ہے' تم کسی کپڑے' یا گھاس کے ذریعے اُسے صاف کر دو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبیداللہ عرزمی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1533 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ،
وَفِيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر ہذلی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1534 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نَسْلِتُهُ بِالْإِذْخِرِ وَالصُّوفَةِ - يَعْنِي الْمَنِيَّ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اُسے گھاس اور روئی کے ذریعے صاف کر دیتے تھے' اُن کی مراد منی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيْضِ وَالْمُسْتَحَاضَةِ

باب: حیض اور استحاضہ والی عورت کے بارے میں کیا منقول ہے؟

1535 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ، وَأَكْثَرُهُ عَشْرٌ". رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ الْكُوفِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ، لَا نَدْرِي مَنْ هُوَ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے عبدالملک کوفی نے' علاء بن کثیر سے نقل کیا ہے' ہمیں نہیں معلوم یہ کون ہے؟

1536 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَائِضُ تَنْظُرُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشْرٍ، فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ فَهِيَ طَاهِرٌ، وَإِنْ جَاوَزَتِ الْعَشْرَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ; تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ احْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْأَرْبَعِيْنَ، فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلُ فَهِيَ طَاهِرٌ، وَإِنْ جَاوَزَتِ الْأَرْبَعِيْنَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ ; تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ احْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ".

1-1535 المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث: 605' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما اسند ابوامامة - مکحول الشامی' حدیث: 7423

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ الْحُصَيْنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حیض والی عورت دس دن تک دیکھے گی' اگر وہ طہر دیکھ لیتی ہے' تو وہ پاک ہو جائے گی' اور اگر دس دن سے زیادہ ہو جاتے ہیں' تو پھر وہ استحاضہ والی عورت شار ہو گی' وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی' اگر زیادہ خون نکلتا ہے' تو وہ روئی رکھ کر کپڑا باندھ لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی' نفاس والی عورت چالیس دن تک رہے گی' پھر اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لیتی ہے' تو وہ پاک شار ہو گی اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاتے ہیں' تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہو گی' وہ غسل کر کے نماز ادا کر لے گی' اگر زیادہ خون نکل رہا ہو' تو وہ روئی رکھ کر کپڑا باندھ لے گی' اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمر بن حصین ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1537 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لِتَنْتَظِرِ الْحَائِضُ خَمْسًا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا، فَإِذَا مَضَتِ الْعَشْرُ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت پانچ' سات' آٹھ' نو اور دس دن انتظار کرے گی' جب دس دن گزر جائیں گے' تو وہ مستحاضہ شار ہو گی۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی جلد بن ایوب ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1538 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلْحَائِضِ دُفُعَاتٌ، وَلِدَمِ الْحَيْضِ رِيحٌ يُعْرَفُ بِهِ، فَإِذَا ذَهَبَ قُرْءُ الْحَيْضِ فَلْتَغْتَسِلْ إِحْدَاكُنَّ، ثُمَّ لِتَغْسِلْ عَنْهَا الدَّمَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَهُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حیض والی عورت کے مخصوص دفعات (شاید اس سے مراد' حیض کے خون کے نکلنے کا مخصوص طریقہ ہے) ہوتے ہیں' اور حیض کے خون کی مخصوص بو ہوتی ہے' جس کی وجہ سے وہ پہچانا جاتا ہے' جب حیض کا وقت گزر جائے' تو پھر عورت غسل کر لے' اور اپنے آپ سے خون دھو لے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس ہے اور وہ ضعیف ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

1538- المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11310

1539 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي اَسْتَحَاضُ، فَقَالَ: "دَعِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَتَوَضَّئِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قَوْلِهِ: "وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ طَرِيْقِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَنْسُبْهُ، فَقِيْلَ: هُوَ عُرْوَةُ الْمُزَنِيُّ، وَهُوَ مَجْهُوْلٌ، وَقِيْلَ: عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَلَمْ يَسْمَعْ حَبِيْبٌ مِّنْهُ، وَحَبِيْبٌ مُدَلِّسٌ، وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اُس نے کہا: میں استحاضہ کا شکار ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے مخصوص ایام میں نماز ترک کردو' پھر غسل کرلو اور ہر نماز کے وقت وضو کرلو' خواہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''خواہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور ان کا اسم منسوب بیان نہیں کیا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد عروہ مزنی ہے اور وہ مجہول ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد عروہ بن زبیر ہیں' لیکن حبیب نامی راوی نے اُن سے سماع نہیں کیا ہے' حبیب نامی راوی تدلیس کرنے والا ہے' اس نے یہ روایت ''معنعنہ'' کے طور پر نقل کی ہے۔

1540 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ: "تِلْكَ رَكْضَةٌ مِّنْ رِكَاضِ الشَّيْطَانِ فِيْ رَحِمِهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا چبھونا ہے' جو وہ عورت کے رحم میں چبھوتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1541 - وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: "تَقْعُدُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ، ثُمَّ تَحْتَشِيْ وَتُصَلِّيْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام میں بیٹھی رہے گی' اور پھر طہر کے وقت غسل کر کے کپڑا باندھ لے گی' اور نماز ادا کرے گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

1542 - وَلِجَابِرٍ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

وَرِجَالُ الْاَوَّلِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَرِجَالُ الْاَوْسَطِ فِيْهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، وَهُوَ مُخْتَلَفٌ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا تھا۔

پہلی روایت کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' اور اوسط کے رجال میں ایک شخص عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے' جس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1543 - وَعَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ جَعْفَرٌ عَنْ سَوْدَةَ، وَلَمْ اَعْرِفْهُ.

❁❁ سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مستحاضہ' حیض کے مخصوص ایام میں نماز ترک کیے رکھے گی' جن ایام میں وہ پہلے بیٹھی رہتی تھی' پھر وہ ایک مرتبہ غسل کرلے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کرلے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں یہ مذکور ہے: اسے جعفر نے' سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور میں اس شخص سے واقف نہیں ہوں۔

1544 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ قُرْءٍ اِلٰى قُرْءٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ، وَفِيْهِ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَهُوَ مُدَلِّسٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''استحاضہ والی عورت' ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے لیے غسل کرے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے اور وہ تدلیس کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي النُّفَسَاءِ

باب: نفاس والی عورت کا حکم

1545 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن سوار ہے' جسے یحییٰ بن معین نے "ثقہ" قرار دیا ہے' اِس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1546 - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: وَقَّتَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نفاس والی عورتوں کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1547 - وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو - وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ - قَالَ: نَفِسَتِ امْرَأَتُهُ فَرَأَتِ الطُّهْرَ (بَعْدَ عِشْرِيْنَ) يَوْمًا فَاغْتَسَلَتْ، ثُمَّ جَاءَتْ لِتَدْخُلَ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ فَوَجَدَ مَسَّهَا، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: فُلَانَةٌ. قَالَ: مَا بَالُكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي رَأَيْتُ الطُّهْرَ فَاغْتَسَلْتُ. فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ فَأَقَامَهَا عَنْ فِرَاشِهِ، وَقَالَ: لَا تُغْوِيْنِيْ عَنْ دِيْنِيْ حَتّٰى تَمْضِيَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ بَشِيْرٍ الْمُرِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَلَمْ يُوَثِّقْهُ أَحَدٌ إِلَّا مَا رَوَاهُ عَبَّاسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ. وَرَوَى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ.

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ' جو اُن افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے (بیعت رضوان کے موقعہ پر) درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: اُن کی بیوی کو نفاس ہو گیا' اُس نے بیس دن کے بعد ایک دن طہر دیکھ لیا اور غسل کر لیا' پھر وہ آئی تا کہ اُن کے ساتھ ان کے لحاف میں داخل ہو' جب اُن صاحب نے (اندھیرے میں) اُس عورت کی قربت کو محسوس کیا' تو دریافت کیا: کون ہے؟ اس خاتون نے کہا: فلانی' اُن صاحب نے کہا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے کہا: میں نے طہر دیکھ لیا ہے' تو میں نے غسل کر لیا ہے' تو اُن صاحب نے اس خاتون کو پاؤں مارا' اور اسے اپنے بستر سے اُٹھا دیا اور بولے: تم مجھے میرے دین کے حوالے سے بھٹکانے کی کوشش نہ کرو' جب تک چالیس دن نہیں گزر جاتے (تم میرے پاس نہ آنا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی صالح بن بشیر مری ہے اور وہ ضعیف ہے اسے کسی نے "ثقہ" قرار نہیں دیا البتہ اس روایت کا معاملہ مختلف ہے جو عباس نے یحییٰ بن معین سے نقل کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ راوی ضعیف اور متروک ہے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمُضَاجَعَتِهَا

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا اور اس کے ساتھ لیٹنا

1548 - عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: "مَا فَوْقَ الْإِزَارِ.

رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

❁❁ عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: مرد کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ جبکہ عورت حیض کی حالت میں ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کے اوپر۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1549 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لِيْ مِنَ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: "تَشُدُّ اِزَارَهَا، ثُمَّ شَاْنَكَ بِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی بیوی کے ساتھ کس حد تک تعلق رکھ سکتا ہوں؟ جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہو؟ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: وہ تہبند باندھ لے اور پھر تم اس کے ساتھ رہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابونعیم ضرار بن صرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1550 - وَعَنْ عُبَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ امْرَاَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: "مَا فَوْقَ الْإِزَارِ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ مِنْهَا حَرَامٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى، لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَاَيْضًا فَلَمْ يُدْرِكْ عُبَادَةَ.

❁❁ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عورت جب حیض کی حالت میں ہو تو آدمی اُس کے ساتھ کیا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کے اوپر جو تہبند سے نیچے ہے وہ حرام ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن یحییٰ ہے اس سے موسیٰ بن عقبہ کے

علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور یہ پہلو بھی ہے کہ اس نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1551 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَصَبْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْتِقَ نَسَمَةً، وَقِيمَةُ النَّسَمَةِ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

قُلْتُ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ خَلَا عِتْقِ النَّسَمَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ تَمِيْمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کے حیض کے دوران اُس کے ساتھ صحبت کرلی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ایک جان آزاد کرے (راوی بیان کرتے ہیں:) ان دنوں ایک جان کی قیمت ایک دینار تھی۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے جان آزاد کرنے کا ذکر نہیں کیا' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن یزید بن تمیم ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1552 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا أُمُّ سَلَمَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مُضَاجِعَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتْ كَأَنَّهَا مُسْتَخْفِيَةٌ، فَقَالَ: "مَا لَكِ، نَفِسْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: "لَا بَأْسَ، خُذِي عَلَيْكِ وُضُوْءَكِ، ثُمَّ ارْجِعِي إِلَى مَكَانِكِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھیں' اسی دوران وہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئیں' جیسے انہیں اندیشہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' تم اپنا کپڑا استعمال کرو اور پھر واپس اپنی جگہ پر آجاؤ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عیسیٰ حنفی ہے' جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے "ضعیف" قرار دیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

1553 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَتَّقِي سَوْرَةَ الدَّمِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُبَاشِرُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

قُلْتُ: لَهَا حَدِيْثٌ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ وَغَيْرِهِ خَلَا قَوْلِهَا: يَتَّقِي سَوْرَةَ الدَّمِ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، وَثَّقَهُ شُعْبَةُ، وَاخْتُلِفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ سیّدہ اُمّ سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تین دن تک خون کے زیادہ ہونے کی وجہ سے احتیاط کرتے تھے اس کے بعد آپ مباشرت کر لیتے تھے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن کے حوالے سے یہ روایت امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے: ''تین دن تک خون سے بچتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی سعید بن بشیر ہے جسے شعبہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي دَمِ الْحَائِضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض والی عورت کا خون کپڑے پر لگ جانا

1554 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَحِيضُ فِيْهِ. قَالَ: "فَاِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيْ مَوْضِعَ الدَّمِ، ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ". قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ لَمْ يَخْرُجْ اَثَرُهُ؟ قَالَ: "يَكْفِيكِ الْمَاءُ، وَلَا يَضُرُّكِ اَثَرُهُ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں: خولہ بنت یسار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف ایک کپڑا ہے اسی میں مجھے حیض آ جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم پاک ہو جاؤ تو خون کی جگہ کو دھو لو اور پھر اُس کپڑے میں نماز ادا کر لو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر اُس کا نشان ختم نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے پانی کفایت کر جائے گا اور اُس کا نشان تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1555 - وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَحِيضُ وَلَيْسَ لِيْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ. قَالَ: "اغْسِلِيهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ". قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ يَتَعَاقَبُهُ اَثَرُ الدَّمِ. قَالَ: "لَا يَضُرُّكِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

❁❁ سیّدہ خولہ بنت حکیم ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے حیض آ جاتا ہے اور میرے پاس صرف ایک کپڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو دھو کر اُس میں نماز ادا کر لو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کے بعد خون کا

1554-مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 8586' سنن ابی داؤد - کتاب الطہارۃ' باب المراۃ تغسل ثوبہا الذی تلبسہ فی حیضہا - حدیث: 313' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاۃ' جماع ابواب الصلاۃ بالنجاسۃ وموضع الصلاۃ من مسجد وغیرہ - باب ذکر البیان ان الدم إذا بقی اثرہ فی الثوب بعد' حدیث: 3830

نشان باقی رہ جائے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی وازع بن نافع ہے اور وہ ضعیف ہے۔

1556 - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا غَسَلَتْ مَا أَصَابَهُ، ثُمَّ صَلَّتْ فِيهِ، وَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ تُفَرِّغُ خَادِمَهَا لِغَسْلِ ثِيَابِهَا يَوْمَ طُهْرِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

سیدہ اُمِ سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کسی ایک عورت کو کپڑوں میں حیض آ جاتا' پھر جب اس کے طہر کا دن ہوتا' تو اس کپڑے پر جو لگا ہوتا' وہ اس کو دھو لیتی تھی اور پھر اُسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتی تھی' اور آج تم لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تم میں سے کوئی ایک عورت اپنے طہر کے دن کے لیے' اپنی خادمہ کو صرف اِس کام کے لیے مخصوص رکھتی ہے' تاکہ وہ اُس کے (حیض والے) کپڑے دھو دے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

باب: حیض والی عورت کا مسجد میں داخل ہونا

1557 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ"، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَحْدَثْتُ، فَقَالَ: "أَوَحَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ؟".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

حضرت عبداللہ بن عمر ﷞ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ ﷞ سے فرمایا: مجھے مسجد میں سے چٹائی پکڑا دو! انہوں نے عرض کی: مجھے حدث (یعنی حیض) لاحق ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں ہے۔

1557-صحيح مسلم - كتاب الحيض' باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجيله وطهارة سورها والاتكاء في - حديث: 476 مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الحيض والاستحاضة' بيان إباحة شرب سور الحائض - حديث: 698صحيح ابن حبان -كتاب الطهارة' باب الحيض والاستحاضة - ذكر الإخبار عن استخدام المرء المراة الحائض في اسبابه' حديث: 1372سنن الدارمي -كتاب الطهارة' باب الحائض تبسط الخمرة - حديث: 804مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الحيض' باب ترجيل الحائض - حديث: 1213مصنف ابن ابي شيبة -كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' في الحائض تناول الشيء من المسجد - حديث: 7301السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' استخدام الحائض - حديث: 258السنن الكبرى للبيهقي -كتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل من الجنابة - باب ليست الحيضة في اليد والمومن لا ينجس' حديث: 856مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - حديث: 5434

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں۔

1558 - وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ". قَالَتْ: اِنِّي حَائِضٌ قَالَ: "اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے چٹائی پکڑا دو! اُنہوں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

1559 - وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِخَادِمِهِ: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ". فَقَالَتْ: اِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: "نَاوِلِينِي".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم (یعنی کنیز) سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑا دو' اُس کنیز نے عرض کی: میں حائضہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے (پھر بھی چٹائی) پکڑا دو!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ

باب: کافر شخص کا اسلام قبول کرنے پر غسل کرنا

1560 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ - اَوْ اُثَالَةَ - اَسْلَمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبُوا بِهِ اِلَى حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ، فَمُرُوهُ اَنْ يَغْتَسِلَ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ وَزَادَ: "بِمَاءٍ وَسِدْرٍ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثمامہ بن اُثال' راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: اُثالہ نے اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے بنوفلاں کے باغ میں لے جاؤ' اور اسے یہ ہدایت کرو کہ یہ غسل کر لے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے (غسل کر لے)۔

1561 - وَلَهُ عِنْدَ اَبِي يَعْلَى: لَمَّا اَسْلَمَ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

وَفِي اِسْنَادِ اَحْمَدَ وَالْبَزَّارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَاَبُو اَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ، وَضَعَّفَهُ

غَيْرُهُمَا مِنْ غَيْرِ نِسْبَةٍ إِلَى كَذِبٍ، وَقَالَ أَبُو يَعْلَى: عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: إِنْ كَانَ هُوَ الْعُمَرِيَّ فَالْحَدِيثُ حَسَنٌ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابویعلیٰ نے یہ روایت نقل کی ہے: جب ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ غسل کر کے دو رکعات ادا کرے۔

امام احمد اور امام بزار کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عمر عمری ہے' جسے یحییٰ بن معین اور ابواحمد بن عدی نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ان دونوں کے علاوہ حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' لیکن اس کی نسبت جھوٹ کی طرف نہیں کی ہے۔

امام ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے حوالے سے سعید مقبری کا یہ قول منقول ہے: اگر تو یہ عمری ہے' تو پھر یہ حدیث حسن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1562 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمْتُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "اغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَفِيهِ مَنْصُورُ بْنُ عَمَّارٍ الْوَاعِظُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرو' اور اپنے آپ سے زمانہ کفر کے بال دور کردو!۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی منصور بن عمار واعظ ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

1563 - وَعَنْ قَتَادَةَ أَبِي هِشَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا قَتَادَةُ، اغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاحْلِقْ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ". وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مَنْ أَسْلَمَ أَنْ يَخْتَتِنَ وَإِنْ كَانَ ابْنَ ثَمَانِينَ سَنَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

قتادہ ابوہشام بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے قتادہ! تم پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرو' اور اپنے آپ سے زمانہ کفر کے بال مونڈ دو!۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اسلام قبول کرنے والے شخص کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ ختنہ کرلے خواہ اُس کی عمر اَسّی سال ہی ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا يُغْسَلُ مِنَ النَّجَاسَةِ

باب: نجاست کو کیسے دھویا جائے؟

1564 - عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَسْقِيْ رَجُلَيْنِ مِنْ رَكْوَةٍ بَيْنَ يَدَيَّ، فَتَنَخَّمْتُ، فَاَصَابَتْ نُخَامَتِيْ ثَوْبِيْ، فَاَقْبَلْتُ اَغْسِلُ ثَوْبِيْ مِنَ الرَّكْوَةِ الَّتِيْ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَمَّارُ، مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوْعُ عَيْنَيْكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الَّذِيْ فِيْ رَكْوَتِكَ اِنَّمَا تَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَالْمَنِيِّ مِنَ الْمَاءِ الْاَعْظَمِ وَالدَّمِ وَالْقَيْءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِنَحْوِهٖ وَاَبُوْ يَعْلٰى.

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں اپنے برتن میں سے دو آدمیوں کو پانی پلا رہا تھا' اسی دوران مجھے تھوک آیا' تو میرا تھوک میرے کپڑے پر بھی لگ گیا' میں نے اپنے سامنے موجود برتن میں سے اپنے کپڑے کو دھونا شروع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تمہارا بلغم اور تمہاری آنکھوں کے آنسو تو اس پانی کی مانند ہیں' جو تمہارے برتن میں موجود ہے' تم اپنے کپڑے سے پیشاب' پاخانہ' منی' خون اور قے کو دھولیا کرو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1565 - وَلَهٗ عِنْدَ الْبَزَّارِ قَالَ: رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَدْلُوْ مَاءً فِيْ رَكْوَةٍ لِيْ، فَقَالَ: "مَا تَصْنَعُ؟" فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَغْسِلُ ثَوْبِيْ مِنْ جَنَابَةٍ اَصَابَتْهُ، فَقَالَ: "يَا عَمَّارُ، اِنَّمَا يُغْتَسَلُ الثَّوْبُ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ".

وَمَدَارُ طُرُقِهٖ عِنْدَ الْجَمِيْعِ عَلٰى ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

❁❁ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' امام بزار نے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا میں ایک کنویں کے پاس موجود تھا' اور ڈول کے ذریعے اپنے برتن میں پانی ڈال رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے کپڑے کو دھو رہا ہوں' جس پر جنابت لگ گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کپڑے پر سے پاخانہ' یا پیشاب' یا قے' یا خون کو دھویا جائے گا۔

ان تمام روایات کے طرق کا مدار ثابت بن حماد نامی راوی پر ہے اور وہ انتہائی ضعیف ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَذْيِ

باب: مذی کا بیان

1566 - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً، فَسَدَّدَ رَجُلًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ الْمَذْيُ، وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِيْ، تَغْسِلُهٗ

بِالْمَاءِ وَتَوَضَّأْ وَصَلِّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مذی کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا' انہوں نے ایک شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ مذی ہے' اور ہر مرد کی مذی خارج ہوتی ہے' تم اسے پانی کے ذریعے دھوکر وضو کرو اور نماز ادا کرلو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عطاء بن عجلان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

1567 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ، فَكَرِهَ أَنْ يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَسْأَلُهُ لِمَكَانِ فَاطِمَةَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ يَرَى الْمَرْأَةَ فَيَمْذِي، أَعَلَيْهِ الْغُسْلُ؟ فَقَالَ: "تِلْكَ يَلْقَاهَا فُحُولَةُ الرِّجَالِ، يُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ، وَأَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' تاکہ وہ آپ سے مذی کے بارے میں دریافت کرے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کیونکہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ تھیں' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی عورت کو دیکھتا ہے' تو اُس کی مذی خارج ہوجاتی ہے' کیا اس پر غسل لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس چیز کا سامنا جوانمردوں کو کرنا پڑتا ہے' ایسی صورت میں تمہارے لئے وضو کفایت کرجائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوہارون عبدی ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

بَابٌ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالْجَارِيَةِ

باب: بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم

1568 - عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى صَدْرِهِ أَوْ بَطْنِهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - فَبَالَ، فَرَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيعَ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: "دَعُوا ابْنِي، لَا تُفْزِعُوهُ حَتَّى يَقْضِيَ بَوْلَهُ" ثُمَّ أَتْبَعَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ بَيْتَ تَمْرِ الصَّدَقَةِ وَمَعَهُ الْغُلَامُ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَاسْتَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

❁❁ حضرت ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ کے سینے پر (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کے پیٹ پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ موجود تھے' انہوں نے پیشاب کر دیا' میں نے ان کے پیشاب کی لکیریں دیکھیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے کو رہنے دو! اسے پریشان نہ کرو' جب تک یہ پیشاب مکمل نہیں کر لیتا' پھر آپ نے اُس پر پانی ڈال دیا' پھر آپ ﷺ اُٹھے اور اس گھر میں داخل ہوئے' جس میں صدقہ کی کھجوریں موجود تھیں' آپ کے ساتھ وہ بچہ بھی تھا' اُس نے ایک کھجور پکڑی اور اپنے منہ میں ڈال لی' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ باہر نکال دی اور ارشاد فرمایا: صدقہ' ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1569 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ الْعَبَّاسِ، فَوَضَعَتْهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَتْ، فَاخْتَلَجَتْهَا أُمُّ الْفَضْلِ، ثُمَّ لَكَمَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ اخْتَلَجَتْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعْطِنِي قَدَحًا مِنْ مَاءٍ" فَصَبَّهُ عَلَى مَبَالِهَا، ثُمَّ قَالَ: "اسْكُبُوا الْمَاءَ فِي سَبِيلِ الْبَوْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو زُرْعَةَ وَأَبُو حَاتِمٍ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَعِينٍ فِي رِوَايَةٍ وَوَثَّقَهُ فِي أُخْرَى.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا (جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں) وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو لے کر آئیں' اور انہیں نبی اکرم ﷺ کی گود میں بٹھا لیا' اُس بچی نے پیشاب کر دیا' سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کو اس پر شرمندگی ہوئی تو اُنہوں نے بچی کے دونوں کندھوں کے درمیان مارا' پھر انہیں شرمندگی ہوئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے پانی کا پیالہ دو! نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی اس پیشاب پر بہا دیا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشاب کی جگہ پر پانی بہا دیا کرو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ ہے' جسے امام احمد' ابوزرعہ' ابوحاتم' امام نسائی اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1570 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاقِدٌ فِي بَعْضِ بُيُوتِهِ عَلَى قَفَاهُ إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ يَدْرُجُ، حَتَّى قَعَدَ عَلَى صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَجِئْتُ أُمِيطُهُ عَنْهُ فَانْتَبَهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "وَيْحَكَ يَا أَنَسُ، دَعِ ابْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي؛ فَإِنَّهُ مَنْ آذَى هَذَا فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ"، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَى الْبَوْلِ صَبًّا، فَقَالَ: "يُصَبُّ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزَ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی گھر میں سوئے ہوئے تھے اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر بیٹھ گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر پیشاب کر دیا' میں انہیں ہٹانے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے' آپ نے فرمایا: اے انس! تمہارا ستیاناس ہو میرے بیٹے کو اور میری جان کے ٹکڑے کو چھوڑ دو! کیونکہ جو شخص اس کو اذیت پہنچائے گا' وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وہ پیشاب پر بہا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جائے گا' اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی نافع ابو ہلال ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1571 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ (وَهُوَ فِي حِجْرِهِ) فَبَالَ، فَذَهَبُوا لِيَتَنَاوَلُوهُ فَقَالَ: "ذَرُوهُ" فَتَرَكَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لایا گیا' تو آپ نے انہیں بوسہ دینا شروع کیا' انہوں نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا' لوگوں نے انہیں الگ کرنا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! آپ نے انہیں رہنے دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہوئے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عفیر بن معدان ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

1572 - وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَائِمًا عِنْدَهَا وَحُسَيْنٌ يَحْبُو فِي الْبَيْتِ، فَغَفَلَتْ عَنْهُ، فَحَبَا حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ عَلَى بَطْنِهِ، ثُمَّ وَضَعَ ذَكَرَهُ فِي سُرَّتِهِ فَبَالَ. قَالَتْ: فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَحَطَطْتُهُ عَنْ بَطْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعِي ابْنِي" فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَخَذَ كُوزًا مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّهُ يُصَبُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ مِنَ الْجَارِيَةِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَفِيهِ ضَعْفٌ.

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں سوئے ہوئے تھے' اور حسین گھر میں گھٹنوں کے بل چل رہے تھے' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی اُن سے توجہ ہٹی' تو وہ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پیٹ پر چڑھ گئے' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف پر اپنی شرمگاہ رکھی اور پیشاب کر دیا' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی

ہیں: نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے' میں اُٹھ کر حسین کی طرف بڑھی اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے ہٹانا چاہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو رہنے دو! جب انہوں نے پیشاب کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن لے کر اُس پر بہا دیا' اور ارشاد فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جائے گا' اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے' اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

1573 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَنَضَحَهُ، وَاُتِيَ بِجَارِيَةٍ، فَبَالَتْ عَلَيْهِ فَغَسَلَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا' اُس نے آپ پر پیشاب کر دیا' تو آپ نے اس پیشاب پر پانی چھڑک دیا' اگر کسی بچی کو لایا جاتا' اور وہ آپ پر پیشاب کر دیتی' تو آپ اُسے دھو لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1574 - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ بَالَ عَلٰى بَطْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُزْرِمُوْا ابْنِيْ - اَوْلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ -" فَتَرَكَهُ حَتّٰى قَضٰى بَوْلَهُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ - اِنْ شَاءَ اللهُ - لِاَنَّ فِيْ طَرِيْقِهٖ وِجَادَةً.

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے (جب وہ بچے تھے)' نبی اکرم ﷺ کے پیٹ پر پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے کو پریشان نہ کرو (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اس سے جلدی نہ کرواؤ' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں رہنے دیا' یہاں تک کہ انہوں نے پیشاب کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے' اگر اللہ نے چاہا' کیونکہ اس کی سند میں ''وجادہ'' پایا جاتا ہے۔

1575 - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ الْغُلَامُ لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ صُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ، وَاِذَا كَانَتِ الْجَارِيَةُ غُسِلَهُ".

قُلْتُ: رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ ایسا ہو کہ وہ کچھ کھاتا نہ ہو تو اُس کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جائے گا اور اگر بچی ہو تو اُس (کے پیشاب کو) کو دھو لیا جائے گا۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام ابوداؤد نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِيمَا صُبِغَ بِالنَّجَاسَةِ

باب: جس چیز کو نجاست کے ذریعے رنگا گیا ہو

1576 - عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ اَنْ يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ، فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَرَادَ اَنْ يَنْهَى عَنْ حُلَلِ الْحِيرَةِ ; لِاَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ، فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، قَدْ لَبِسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبِسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ.

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَلَا مِنْ أُبَيٍّ.

حسن (بصری) بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ حج تمتع سے منع کر دیں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کو اِس بات کا اختیار نہیں ہے' کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول کے ساتھ حج تمتع کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ "حیرہ" کے حلّوں سے منع کر دیں' کیونکہ اُن پر پیشاب کے ذریعے رنگ کیا جاتا ہے' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کو یہ اختیار نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا پہنا ہے' اور آپ کے زمانے میں' ہم نے بھی اُسے پہنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' حسن نامی راوی نے نہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' اور نہ ہی حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ بِطَهَارَةِ الْاَرْضِ

باب: زمین کی طہارت کا حکم

1577 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے' اور پاؤں کے نیچے آنے والی (گندی چیز) کی وجہ سے دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

1578 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِءٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ أَبُو قَيْسٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابوقیس محمد بن سعید مصلوب ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي الْأَرْضِ تُصِيبُهَا النَّجَاسَةُ

باب: جب زمین پر نجاست لگ جائے

1579 - عَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَانِهِ فَاحْتُفِرَ وَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ، الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَعْمَلْ بِعَمَلِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ سِمْعَانُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. وَقَالَ ابْنُ خِرَاشٍ: مَجْهُولٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی آیا اور اُس نے مسجد میں پیشاب کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جگہ کے بارے میں حکم دیا' تو اُسے کھودا گیا اور وہاں پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا' اُس دیہاتی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص' کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' لیکن اُن کے عمل جیسا عمل نہیں کرتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی' اُس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سمعان بن مالک ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن خراش کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

1580 - وَرَوَى أَبُو يَعْلَى عَقِبَهُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ.

❁❁ امام ابویعلیٰ نے اس روایت کے بعد' ایک ایسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' جس کے رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1581 - عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْحِيطَانِ تَكُونُ فِيهَا الْعَذِرَةُ وَأَبْوَالُ النَّاسِ وَرَوْثُ

الدَّوَابِّ، فَقَالَ: إِذَا سَالَتْ عَلَيْهِ الْأَمْطَارُ وَجَفَّفَتْهُ الرِّيَاحُ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيهِ. يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ الرَّقِّيُّ، ضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَزْدِيُّ، وَوَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمِ بْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَهُ أَحَادِيثُ صَالِحَةٌ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا شَيْخِ الطَّبَرَانِيِّ.

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن باغات کے بارے میں دریافت کیا گیا: جن میں گندگی لوگوں کا پیشاب اور جانوروں کا گوبر ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اُس پر بارشوں کا پانی بہہ جائے' اور ہوائیں اُسے خشک کر دے' تو پھر اُس جگہ پر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن عثمان کلابی رقی ہے' جسے ابوحاتم اور ازدی نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوحاتم بن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اِس کے حوالے سے صالح احادیث منقول ہیں' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد کا معاملہ مختلف ہے۔

1582 - وَعَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَلَمْ يَدْخُلْ". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: "مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟ فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا بَوْلٌ.

رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.

قُلْتُ: وَتَأْتِي أَحَادِيثُ فِي قِصَّةِ الرَّجُلِ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبرائیل میرے ہاں آئے' تو اندر نہیں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: تم اندر کیوں نہیں آ رہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں تصویر' یا پیشاب موجود ہو''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن خالد ہے' جس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُس شخص کے واقعے کے بارے میں' احادیث آگے آئیں گی' جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا' اور وہ احادیث ''کتاب الصلوٰۃ میں آئیں گی۔

1583 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَهِّرُوا أَفْنِيَتَكُمْ؛ فَإِنَّ الْيَهُودَ لَا تُطَهِّرُ أَفْنِيَتَهَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا شَيْخِ الطَّبَرَانِيِّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے صحنوں کو پاک رکھو' کیونکہ یہودی اپنے صحن صاف نہیں رکھتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے استاد کے علاوہ' اِس کے تمام رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِي السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ

باب: بلی اور کتے کا حکم

1584 - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ أَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ. وَمَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لِغَيْرِ صَيْدٍ وَّلَا زَرْعٍ وَّلَا غَنَمٍ أَوَى إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ مِّنَ الْإِثْمِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَإِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِحْدَاهُنَّ بِالْبَطْحَاءِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ طَرِيقِ الْجَارُودِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، وَالْجَارُودُ لَمْ أَعْرِفْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں اُنہیں مار دینے کا حکم دیتا' البتہ تم اُن میں سے کالے سیاہ کتے کو مار دو' جو شخص شکار کے علاوہ' یا کھیت' یا بکریوں کی حفاظت کے علاوہ' کتا پالتا ہے' تو روزانہ اُس کی طرف اُحد پہاڑ جتنا گناہ کا قیراط آ جاتا ہے اور جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے' تو آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے' جن میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں' جارود کے حوالے سے' اسرائیل سے نقل کی ہے' جارود نامی شخص سے میں واقف نہیں ہوں۔

1584-صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب قتل الحيوان - ذكر الإخبار عما اراد المصطفى صلى الله عليه وسلم زجره عن' حديث: 5734سنن الدارمي - ومن كتاب الصيد' باب في قتل الكلاب - حديث: 1987مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصيد' ما قالوا في قتل الكلاب - حديث: 19519السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيد' صفة الكلاب التي امر بقتلها - حديث: 4656السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع ابواب بيوع الكلاب وغيرها مما لا يحل - باب ما جاء فيما يحل اقتناوه من الكلاب' حديث: 10326مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عبد الله بن مغفل المزني عن النبي صلى الله عليه - حديث: 16490مسند ابن الجعد - حديث المبارك بن فضالة بن ابي امية مولى عمر بن الخطاب' حديث: 2672مسند عبد بن حميد - عبد الله بن مغفل' حديث: 504مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث: 2385المعجم الاوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه احمد - حديث: 510المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11768

1585 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَأْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِيْ دَارَنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا". قَالُوْا: فَإِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "السِّنَّوْرُ سَبُعٌ".

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَفِيْهِ عِيْسَى بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْوُضُوْءُ بِفَضْلِهَا.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک محلے میں تشریف لائے' جس سے پہلے ایک اور محلہ بھی تھا وہاں کے لوگوں کو یہ بات گراں گزری' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں محلے میں تشریف لائے ہیں' اور ہمارے محلے میں تشریف نہیں لائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے محلے میں کتا تھا' لوگوں نے عرض کی: تو اُن کے محلے میں بلی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلی' ایک درندہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عیسیٰ بن مسیب ہے اور وہ ضعیف ہے' بلی کے بچائے ہوئے (یعنی جوٹھے) پانی کے ذریعے وضو کرنے سے متعلق حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

1586 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ، وَفِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، وَثَّقَهُ اَحْمَدُ، وَاخْتُلِفَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

''جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو اُسے سات مرتبہ دھویا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ ہے' جسے امام احمد نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1587 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ"، اَحْسَبُهُ قَالَ: "اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ خَلَا قَوْلِهِ: "اِحْدَاهُنَّ".

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا شَيْخِ الْبَزَّارِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے' تو آدمی کو اُس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جن میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے''۔

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' میں منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جن میں سے ایک مرتبہ......'' یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام بزار کے استاد کے علاوہ' اِس کے تمام رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِيمَنْ رَّكِبَ حِمَارًا فَعَرِقَ

باب: جو شخص گدھے پر سوار ہو' اور اُسے پسینہ آ جائے

1588 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ: يَعْفُورٌ فَعَرِقْتُ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَغْتَسِلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ الضَّحَّاكُ، وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَيَحْيَى وَأَبُو زُرْعَةَ، وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُمْ.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں گدھے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا' اُس گدھے کا نام ''یعفور'' تھا' مجھے پسینہ آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں غسل کروں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ضحاک ہے' جسے امام احمد' یحییٰ اور ابوزرعہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور دیگر لوگوں نے اسے ضعیف کہا ہے۔

بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ وَالنَّجَاسَةِ تَقَعُ فِي الطَّعَامِ أَوِ الشَّرَابِ

باب: چوہے' یا نجاست کا' کھانے یا پینے کی چیز گر جانا

1589 - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي الطَّعَامِ أَوِ الشَّرَابِ، أَأَطْعَمُهُ؟ قَالَ: لَا، زَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

❁❁ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اُس چوہے کے بارے میں دریافت کیا' جو کھانے یا پینے کی چیز میں مر جاتا ہے' کیا میں اس چیز کو کھا لوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اور وہ ضعیف ہے۔

1590 - وَعَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

1588-المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - الضحاك' حديث: 12437

1590-مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 26240السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الضحايا' جماع ابواب ما لا يحل اكله وما يجوز للمضطر من الميتة - باب السمن او الزيت تموت فيه فارة' حديث: 18244مؤطا مالك - كتاب الاستئذان' باب ما جاء فى الفارة تقع فى السمن - حديث: 1764 (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ لَهُمْ جَامِدٍ، فَقَالَ: "أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ.
قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ وَغَيْرِهِ خَلَا أَنَّهَا هِيَ السَّائِلَةُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيِّ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَرَوَى عَنْهُ، وَضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَجَمَاعَةٌ

❁❁ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس چوہے کا حکم دریافت کیا' جو جمے ہوئے گھی میں گر گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس چوہے کو' اور اُس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو' اور اپنا گھی کھا لو!

(علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''صحیح'' اور دیگر کتابوں میں منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''وہ بہنے والا (یعنی مائع شکل میں) تھا۔

یہ روایت امام احمد نے' محمد بن مصعب قرقسانی سے نقل کی ہے' اس شخص کو امام احمد نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور اس سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1591 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْفَأْرَةُ تَقَعُ فِي الْإِدَامِ، فَقَالَ: "أَلْقِهَا عَنْكَ، ثُمَّ اغْرِفْ بِكَفَّيْكَ ثَلَاثَ غُرُفَاتٍ، ثُمَّ كُلْهُ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَفِيْهِ مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُشَنِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے بتایا: چوہا سالن میں گر گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے پھینک دو! پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے تین مرتبہ اس کو لو' اور اُسے کھا لو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مسلمہ بن علی خشنی ہے' اور وہ انتہائی ضعیف ہے۔

1592 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ، فَقَالَ: "اطْرَحُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَكُلُوهُ إِنْ كَانَ جَامِدًا" . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنْ كَانَ مَائِعًا؟ قَالَ: "

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) سنن الدارمی - کتاب الطہارۃ' باب الفارۃ تقع فی السمن - حدیث: 771 مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الاطعمۃ' ما قالوا فی الفارۃ تقع فی السمن - حدیث: 23878 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الفرع والعتیرۃ' الفارۃ تقع فی السمن - حدیث: 4453 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الضحایا' جماع ابواب ما لا یحل اکلہ وما یجوز للمضطر من المیتۃ - باب السمن او الزیت تموت فیہ فارۃ' حدیث: 18245 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث میمونۃ بنت الحارث الہلالیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 26234 مسند الحمیدی - احادیث میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی' حدیث: 307 مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 6918 المعجم الاوسط للطبرانی - باب الحاء' من اسمہ الحسن - حدیث: 3494 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء' ما اسندت میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ما روی ابن عباس' حدیث: 19859

انْتَفِعُوا بِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ: كَانَ بِإِفْرِيقِيَّةَ وَكَانَ ثِقَةً، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ.

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو گھی میں گر گیا تھا' تو آپ نے فرمایا: اُسے نکالو اور اُس کے اردگرد کے گھی کو بھی نکال لو اور باقی بچ جانے والے گھی کو کھالو! اگر وہ جما ہوا تھا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر وہ مائع ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس سے نفع حاصل کرلو (یعنی کھانے کے علاوہ کسی اور مصرف میں استعمال کرلو!)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عبدالجبار بن عمر ہے' محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: وہ افریقہ میں تھا' اور ثقہ تھا' ایک جماعت نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

1593 - وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ عَجِينٍ وَقَعَ فِيهِ قَطَرَاتٌ مِنْ دَمٍ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَقَالَ دُحَيْمٌ: ثِقَةٌ، وَكَانَ لَهُ أَحَادِيثُ يَغْلَطُ فِيهَا، وَأَثْنَى عَلَيْهِ هُشَيْمٌ خَيْرًا.

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوندھے ہوئے آٹے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں خون کے چند قطرے گر جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھانے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہے' جسے ایک جماعت نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دحیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں' جن میں یہ غلطی کرتا ہے' ہشیم نے اس کی اچھائی کے ہمراہ تعریف بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي سُؤْرِ الْكَافِرِ

باب: کافر کے جوٹھے کا حکم

1594 - عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَرَّ عَلَيَّ الشَّيْطَانُ

1594-صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر خنق المصطفى صلى الله عليه وسلم الشيطان الذي كان يؤذيه - حديث: 6510' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو' الاخذ بحلق الشيطان - حديث: 546 مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3811 مسند عبد بن حميد - من مسند ابى سعيد الخدرى' حديث: 947 مسند ابى يعلى الموصلي - مسند ابى بريرة' حديث: 5814 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اوّل اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8381

فَأَخَذْتُهُ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى لَأَجِدُ بَرْدَ لِسَانِهِ فِيْ يَدِيْ، فَقَالَ: أَوْجَعْتَنِيْ أَوْجَعْتَنِيْ ".

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شیطان میرے پاس سے گزرا' تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور اس کی گردن دبائی' یہاں تک کہ اُس کی زبان کی ٹھنڈک' مجھے اپنے ہاتھ پر محسوس ہوئی' اُس نے کہا: آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے' آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے بقیہ رجال ''صحیح'' کے رجال ہیں۔

****

حدیث کی مایہ ناز تصنیف ابوداؤد

شریف کا ترجمہ اور شرح و تخریج

نعمۃ الودود

فی شرح

سنن ابی داؤد

(مکمل 12 جلد) -/10800

تصنیف

امام ابوداؤد بن اشعث سجستانی علیہ رحمۃ اللہ

ترجمہ شرح مع تخریج

علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ محمد مجاہد القادری عفی عنہ

شاہ جمال آستانہ عالیہ بھلار شریف

نظر ثانی

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی نور بخش سعیدی مدظلہ العالی

جامعہ نور الہدیٰ مظفر گڑھ

پسند فرمودہ و مصدقہ

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

1

3 جلد مکمل سیٹ

مصنف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
37352022